اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض

حق طبع وتالیف

جس میں ہر شخص اپنی استعداد کے موافق

جلد سوم

خلاصۃ الفقہ

سنہ ۱۳۲۱ھ

مدرسہ مین محفوظ ہے

قومی پریس لکھنؤ مین چھپی

سورۃ بنی اسرائیل مکیۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اس سورتکا نام بنی اسرائیل و سورہ انبیا ہے مکے مین نازل ہوئی اسمین ایکسو دس یا گیارہ آیتین ہین

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی

پاک ہے وہ ذات کہ تیگئی بندے کو اپنے رات مسجد کعبہ سے طرف مسجد بیت المقدس کے

الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝

ایسے کہ مبارک کردیا ہمنے گرداگرد اسکا کہ دکھاوین ہم اُسے نشانیان اپنی بیشک وہ سُنتا دیکھتا ہے

پاک اور منزہ ہے وہ ذات اقدس جو اپنے بندے کو راتا رات لے گئے مکہ معظمہ سی بیت المقدس تک جس کے گرد گرد ہم نے برکت دی اور مبارک کردیا تاکہ ہم اُسے اپنی قدرت اور جلال کے آثار دکھائین بیشک۔ اللہ سنتا دیکھتا ہے **سبحان** اسم علم ہے تسبیح کا یعنے پاکی و تقدس و تنزیہ اور بمعنے تازہ و نورانیت بھی آتا ہے **اسرا** لشب راہ رفتن احمدی لیل کو اس لیے ذکر کیا کہ اشارہ ہو مدت قلیل و سفر طویل کی طرف **ف** اس لیے کہ لیل ظرف ہے ضرور ہے کہ تمام سیر ایک ہی رات کے اندر اور اُس کے کسی حصے مین ہو۔ اور تعدیہ اسکا تعلیم کرتا ہے کہ نیاز و طلب و شوق و خلوص و امید (جو عبودیت کے آثار ہین) تمہارے جانب سے ہون باقی رہا مراتب قرب پر علو اور محفل اُنس مین حضور محض بفضل الٰہی ہے عبد اسکے رموز صفحۂ آیندہ مین آتے ہین مگر باتفاق و اجماع مراد اس سے حضور اقدس سرور عالم سید بنی آدم ہین **ف** چونکہ مطلق فرد کامل کی طرف منصرف ہوتا ہے اور بندگی مین فرد کامل ہمارے اور تمام عالم کے سردار سید مختار ہین لہذا حضور ہی مراد ہین **لیلاً** نکرہ ہے ایک رات اور ظرف ہے حصۂ شب بھر آیت ظاہر ہے قصۂ معراج مین اور نص ہے کمال قدرت الٰہی مین کہ وہ ایسے عجیب امور کرتا ہے جو فہم سے باہر قوت سے زائد ہین اور اشارہ ظاہر ہے کہ آپ صاحب معجزات دشوار ہین اس لیے کہ اسرا ایک معجزہ ہے جو آپ سے اللہ نے ظاہر

کرایا اور اسرار ذات وخزائن علوم اس مین منکشف ہوے احمدی اسکی تعین مین بہت
اختلاف ہے کہا گیا کہ ماہ ربیع الاول یا ربیع الثانی یا رمضان یا شوال تھا مگر صحیح ومشہور رد
معتمد ستائیسوین رات رجب کی ہے نبوت کے بارہ برس کے بعد مسجد حرام مکہ معظمہ
احمدی نام ہے کہ عین مسجد ہو یا اُس کا حرم اسلئے کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ مسجد
اقصی تک جانا ثابت بنص قرآنی ہے اور داخل ہونے سے اس آیت مین بحث نہین
ف شاید امام نے نظر باختلاف مسئلہ ایسا تجویز کیا ورنہ قرائن قویہ شہادت دے رہے ہین
کہ مراد یہان دخول مسجد اقصی ہے ورنہ مشاہدۂ آیات ناقص رہتا اور تصریح کی دخول پر
جناب استاذی مولانا ابو الحسنات نے حاشیہ عمدۃ الرعایہ مین مسجد اقصی بیت المقدس
چونکہ اُس وقت تک کوئی مسجد اس سے دور اور اس کے اُس طرف نہ تھی لہذا اسے
اقصی کہا بارکنا اپنی طرف نسبت برکت کی کی تاکہ عظمت زائد اور برکت معتد سمجھی جاے
اور مراد اس سے برکت اثمار واشجار وتازگی وبہار و برکت وجود انبیا ومقابر رسل
ہے اور وہ فضائل جو مروی ومنقول ہین اپنے مقام پر حولہ گرد بیت المقدس اور
وہ سرزمین شام ہے من خواہ ابتدائیہ ہے خواہ بیانیہ ہے اور تبعیضیہ سمجھا جاے جیساکہ
ظاہر ومتبادر ہے تو دلیل ہے اس کی کہ جمیع آیات الٰہی کا احاطہ ومعاینہ کسی مخلوق
کے اختیار مین نہین نکتہ اس تبعیت سے منظور یہ ہے آتش عشق بھڑکے اب وصال
روغن کی طرح سوزش دل کو بڑہاے یعنے اے حبیب کریم ہمارے جمال
جہان آرا وحسن جان بخش کی صرف شعاع تھی جو جلوہ گر ہوئی طلب مین قصور حاضر پر
کفایت سزاوار نہین شعر اے برادر بے نہایت درگہیست ٭ انچہ بروے میرسی
بروے نایست ٭ آیات جمع آیت۔ آثار ونشانی حضرت خلیل کو لیکن فرمایا کہ ملکوت
سموات دکھائے اور آپ کے لیے کہا ہماری ذات کی نشانیان دیکھین اور ظاہر ہے
فرق درمیان ملکوت آسمانی وملکوت حضرت سبحانی کے سمیع یعنے سنتے ہین خفی وجلی
کو آپ کے نعرہاے اندرونی ومعروضات پنہانی جو ہماری طلب وحضور کے لیے تمام
سننے والون سے مخفی تھی یا سنتے ہین ملاء اعلی کی ہاے وہو وطلب وجستجو محبوب کریم
کی زیادت کے لیے ہین اور ان جلی ہوئی بے تاب جانون کی صداے سوزش جنکو
نہ زبان عطا ہوئی نہ نطق لبصیر دیکھنے مین ہر محجوب ومکشوف عیان ونہان اعراض و

جواہر۔ امور ذہنی و خارجی پس بلالیا آپکو اُس مقام پر جس کے آپ سزوار تھے یا جس کی تنا پاک دلون اور نورانی جانون مین تھی احمدی کہا اہل سنت نے کہ آپکا بیت المقدس تک تشریف لیجانا قطعی منکر اس کا کافر ہے اور وہان سے آسمانون پر جانا اخبار مشہور مین مذکور اور سورۂ نجم سے مستفاد پس منکر اس کا مبتدع اہل ضلال وعناد ہے اور بہشت و دوزخ کی سیر اور دوسرے عجائبات کا معائنہ اخبار آحاد مین آیا ہے منکر اس کا فاسق **شرح عقائد** کہا گیا آپ جنت تک گئے اور کہا گیا عرش تک اور کہا گیا فوق العرش گئے اور ثابت ہے کہ یہ سیر عالم بیداری مین ہوئی اور جسم شریف سے آپ گئے گو اس مین کچھ کلام ہوے ہین مگر قول متفق علیہ در روایت مقبول یہی ہے اس کا خلاف خلاف پر ہے **ف** ہم اُن دلائل سے جو اس مقام پر ہین قطع کر کے ایک بات کہتے ہین جو غالبا مان ہی لی جاے منطوق آیت مین اگر کوئی تاویل و تکلف (جسکی ضرورت بھی نہین) نکرد تو یہ سیر جسم و بیداری سے متعلق سمجھی جاے گی نہ خواب و کشف سے۔ اگر خواب مین ایسا ہوتا تو کوئی فخر و تعجب کی بات نہ تھی اس قدر نہ سہی قریب قریب اس کے اولیاے اُمت کو بھی نظر آیا کرتا ہے اور اگر جسم شریف نہ جاتا تو بھی کوئی عجیب و بڑی مدح کا امر نہ تھا **قصۂ معراج** صحیح بخاری کی حدیث پوری اور تفسیر ابن کثیر کی متعدد حدیثون کا خلاصہ یکجا کر کے ایک مسلسل بیان مختصراً لکھا جاتا ہے **بخاری** آپ نے فرمایا مین حطیم مین تھا اور بسا اوقات کہا کہ سنگ اسود کے پاس لیٹا تھا۔ آنے والا آیا (یعنے جبریل) اور میرا سینہ چاک کیا اور سونے کے طشت مین جو ایمان سے بھرا تھا دھو کر پھر ویسا ہی کر دیا اور براق پر جو حمار سے اونچا اور بغلے سے چھوٹا تھا مجھے سوار کر کے لے گیا۔ **ابن کثیر** یہ براق سفید رنگ نورانی تھا بوقت سواری دُم ہلانے لگا جبریل نے کہا اے براق بس بس واللہ ایسا شہسوار تجھپر نہین سوار ہوا ہے۔ اس براق کا قدم منتہاے نظر پر پڑتا تھا ایک روایت مین ہے کہ جبریل نے میکائیل سے کہا کہ طشت آب زمزم سے لا کر دل و سینۂ مبارک دھو و پھر تین بار غسل دیا اور سینۂ اقدس علم و حلم و ایمان و یقین و اسلام سے بھر دیا اور آپ کے دونون شانون مین مہر نبوت کر دی جب چلے تو راہ مین ایک پیر زال ملی اور ایک شے میری طرف مائل مجھے پکارتی تھی

اور ایک مخلوق نے مجھپر سلام کیا جبرئیلؑ نے کہا انکا جواب دیجیے پھر دوسرا گروہ ملا پھر تیسرا اور آپ نے
سلام کے بھی جواب کی اجازت لی تھپر پانی اور دودھ اور شراب الگ الگ ظرف مین پیش کی گئی مین نے
دودھ پی لیا تو جبرئیلؑ نے کہا آپ نے فطرت یعنے اسلام کو پالیا اگر پانی پیتے تو آپ بھی ڈوبتے
اور آپکی اُمت بھی اور شراب پیتے تو آپکی اُمت گمراہ ہو جاتی پھر کہا وہ پیرزال دنیا تھی یعنے عمر
اُسکی اسی قدر باقی ہے اور یہ مائل بلانے والا شیطان لعین تھا اور مجھے راہ مین تین جگہ نماز
پڑھوائی ۱ مدینے مین اور کہا یہ مدینہ آپکی ہجرت کی جگہ ہے ۲ طور سینا پر اور کہا یہ مقام کلام
موسیٰ علیہ السلام ہے ۳ بیت اللحم مین اور کہا یہ مولد عیسیٰؑ بن مریم ہے پھر بیت المقدس مین میرا
براق اُس پتھر سے باندھا جہاں انبیا کی سواریاں بندھا کرتی تھین اور اذان کہی گئی جبرئیلؑ نے
مجھے امام کیا سب نے نماز میرے پیچھے پڑھی اور کہا جبرئیلؑ نے آپکے مقتدی انبیاء علیہم السلام
تھے **جامی** دران مسجد امام انبیا شد بصف پیشینیان را پیشوا شد **بخاری** پھر آسمان
اول پر گئے اور دروازہ کھلوایا دار وغۂ آسمان نے پوچھا کون جبرئیلؑ نے کہا مین اوسنے کہا تمہارے
ساتھ کون ہین جبرئیلؑ نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فرشتے نے کہا کیا تم اونکی طرف بھیجے گئے
تھے جبرئیلؑ نے کہا ہان تب دروازہ کھولا اور کہا مرحبا کیا اچھا آنا آئے اسیطرح ہر آسمان پر
سوال وجواب ہوا **لطیفہ** اسمین اشارہ ہے کہ ترقی مدارج باطنی و طے مقامات معرفت کے لیے
ہر جگہ روک ٹوک اور رہبر لازم ہے **بخاری** آسمان اول پر حضرت آدمؑ سے اور آسمان دوم پر
عیسیٰؑ و یحییٰؑ سے آسمان سوم پر یوسفؑ سے چوتھے آسمان پر ادریسؑ سے پانچوین پر ہارونؑ سے چھٹے
پر موسیٰؑ سے ساتوین پر ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی علیہم السلام آپنے ہر پیغمبر کو سلام کیا اور ہر سے تعظیم و محبت جواب
پایا جب آپ حضرت موسیٰؑ کے پاس سے چلے تو دیکھا کہ آپ روتے ہین کہا گیا کہ اے موسیٰؑ تمکو
کس نے رُلایا بولے میرے بعد ایک لڑکا پیغمبر ہوگا جسکی اُمت میری اُمت سے زیادہ داخل جنت
ہوگی **ابن کثیر** حضرت موسیٰؑ کہتے تھے کہ لوگ جانتے ہین کہ مین اللہ کے پاس اکرم الناس ہون
حالانکہ آپ مجھ سے زیادہ اللہ کے حضور مین کرم ہین اور حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا کہ بیت المعمور سے
تکیہ لگائے ہوے ہین مین بیت المعمور مین گیا اور سفید پوش آدمی میرے ساتھ تھے مین نے نماز پڑھی
اور باہر آیا۔ ستر ہزار فرشتے روز بیت المعمور کا طواف کرتے ہین جنکی پھر کبھی باری نہ آئیگی۔
بخاری یہان ایک جام شراب دوسرا قدح شیر تیسرا پیالہ شہد لایا گیا مین نے دودھ پیا جبرئیلؑ نے
کہا آپنے فطرت یعنے اسلام اختیار کیا پھر مجھپر پچاس وقت کی نماز روزانہ فرض ہوئی جب مین واپس

آیا حضرت موسیٰ نے کہا میں نے بنی اسرائیل کو جو قوی اور توانا تھے آزمایا آپسے نہو سکا آپ تخفیف کی درخواست کریں حضور نے رجوع فرمائی دس وقت کم ہوگئے پھر حضرت موسیٰؑ نے ایسا ہی کہا بار بار آپ رجوع فرماتے اور دس دس کی تخفیف ہوئی آخرکار پانچ وقت رہ گئے تب آپنے کہا مجھے شرم آتی ہے اپنے پروردگار سے بار بار عذر کروں میں مطیع و راضی ہوں پھر ندا آئی میں نے اپنا فرض ثابت کردیا اور اپنے بندوں سے تخفیف کی اور آپنے سدرۃ المنتہیٰ کو دیکھا جس کے ورق مثل گوش فیل اور پھل مثل خم تھے اور نور چھایا تھا۔ یہاں چار نہریں جاری تھیں دو باطنی جو جنت میں گئی ہیں اور دو ظاہری جو دنیا میں ہیں یعنے نیل و فرات **ابن کثیر** حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ صبح کو آپنے یہ قصہ بیان کیا کفار ہنسنے لگے اور ابوبکرؓ سے آکر کہا کہ تمھارے دوست یعنے محمدؐ رسول اللہ یہ کہتے ہیں صدیق نے کہا اگر آپنے فرمایا ہے تو سچ ہے جب ابوجہل نے سنا کہنے لگا آپ قوم کے سامنے بھی ایسا کہہ سکتے ہیں فرمایا ہاں وہ پکارا اور لوگ جمع ہوے آپنے تمام ماجرا بیان کیا لوگ متحیر تھے اور انکار کرتے تھے پھر کہا اگر سچ ہے تو آپ بیت المقدس کے مقامات بیان فرمایئے آپکو بیان میں کچھ شبہ ہوا تھا کہ جبرئیلؑ نے بیت المقدس سامنے اور نزدیک کردیا آپنے ذرا ذرا بیان فرمایا کہا ابن کثیر نے کہ ابوسفیانؓ نے ہرقل شاہ روم سے قصہ معراج اس غرض سے بیان کیا تھا کہ وہ آپ کو دروغگو جانے ایلیا کا سردار قیصر روم کے پاس تھا بولا میں اس رات کو جانتا تھا قیصر نے کہا کیا کہا اس رات میں نے مسجد کے سب دروازے بند کرلیے تھے صرف ایک در کھلا تھا میں نے مع اپنے ملازموں کے بہت سعی کی کہ بند کروں وہ دروازہ بند نہو سکا پھر بڑھئیوں کو بلوایا وہ بولے کچھ ہو یہ نہ ہلیگا بمجبوری وہ دروازہ کھلا چھوڑا صبح کو آکر دیکھا تو وہ پتھر جسمیں سواریاں انبیا کی باندھی جاتی تھیں سوراخ دار ہے اور کسی جانور کے باندھنے کا نشان موجود ہے میں نے کہا کوئی پیغمبر رات کو یہاں آیا اور نماز پڑھی **ف** ہمنے نہایت مختصر بیان کیا اور بہت کچھ ترک کردیا اور اکثر حالات مافوق آسمان اور بعض احکام متعلق رویت وغیرہ اسلیے چھوڑ دیے ہیں کہ وہ بالتمام سورۂ نجم میں مذکور ہوں انشاء اللہ تعالےٰ

وَاٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ

اور دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور بنایا ہمنے اُسے ہدایت واسطے بنی اسرائیل کے کہ نہ بناؤ میرے

دُوْنِیْ وَكِیْلًا ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝

غیر کو کارساز اے اولاد اسکی جسے سوار کیا ہمنے ساتھ نوح کے بیشک وہ تھا بندہ شکرگذار

ہم نے موسیٰ کو کتاب یعنے توریت عنایت فرمائی اور اُسے بنی اسرائیل کے لیے رہنما بنایا (وہ ہدایت

یہ تھی کہ میرے غیر کو اپنا کارساز نہ بناؤ اے اولاد اونکی جنھین نوح کے ساتھ ہمنے کشتی پر سوار کرکے نجات دی بیشک نوح شکر گذار بندے تھے ف آیت مین کئی رمز ہین رمز حضور کا ذکر مقدم کیا حالانکہ حضور معراج نزول توریت سے موخر ہے مگر اسمین اشارہ ہے کہ آپ مرتبے مین مقدم اور مقام مین عالی ہین رمز معراج و توریت کا مقابلہ بتا رہا ہے کہ وہان جستجو و پیغام ہے یہان وصل و مقام رمز حضور کو بکلمہ عبد اور جناب کلیم کو نام لیکر یاد فرمایا اسمین کئی رمز تھے منہ محبوبیت) محبوب کا لقب اور وہ لقب جو اپنی طرف مخصوص ہو نام سے زیادہ لذیذ ہوتا ہے منہ کمال عبودیت) کہ جب عبد کا اطلاق ہو مصداق اول و مدلول کامل اوسکے آپ ہی ہین ذہن دوسری طرف منتقل نہین ہو سکتا منہ غایت فنا یعنے غلبہ عبودیت و غایت محویت مین ہستی کا نام بھی باقی نہ رہے منہ (کمال غیرت) یہ گوارا نہین کہ دوسری زبانین بے پردہ نام محبوب سے سرفراز ہون بلکہ حبیب پکارین کہین اللہ کا بندہ سبحان اللہ خود حضرت حق جل وعلی حجاب جمال محمدی دمعراج وصال احمدی بنتا ہے یعنے جبتک حضرت سبحانہ تعالیٰ کا تصور و تذکر ہو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تصور نہ آنی پائے منہ (اتحاد) تاکہ فرقنا و اسما مغایرت موہوم نہو علم بالضرور ایک ذات معین پر دلالت کرتا ہے اور وصف مضاف ذات مضاف الیہ پر رمز بنی اسرائیل مین لام تخصیص یا نفع کا ہے یعنے توریت خاص بالغرض نفع بنی اسرائیل ہے معلوم ہوا کہ نبوت موسوی بنی اسرائیل ہی تک تھی حکم شرک نکرو اور دوسرون کو کارساز ومشکل کشا نہ ٹھہراؤ کبیر حق سبحانہ تعالیٰ نے بعد ذکر معراج و رسالت موسیٰ و وصف توریت شرک سے منع فرمایا تاکہ معلوم ہو کہ زمین سے آسمان تک جانا اور آسمان سے زمین پہ اوترنا اور توریت کو وصف ہدایت دینا ان سب کی غرض یہی ہے کہ شرک سے بچو موعد بنجاؤ پس مقام توحید اعلیٰ ترین مقامات ہے اور سب مقصود بالغیر اور یہ مقصود بالذات کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ امام ابو القاسم انصاری نے کہا کہ جب حضور مراتب علیا پر مشرف ہوے حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد مین تمکو کس چیز سے شرف عطا کرون عرض کی کہ مجھے اپنی ذات کیطرف عبودیت سے منسوب کیجیے تو تازل ہوا سبحان الذی الخ ذریۃ خواہ منادی ہے بحذف حرف ندا یعنے یا ذریۃ من الخ یا حال ہے اور ان دونون صورتون مین تنبیہ و ترغیب منظور ہے یعنے شرک نہ کرو اے اسرائیل کے بیٹو (چونکہ اسرائیل یعنے عبد اللہ نام ہے یعقوب علیہ السلام کا اور اونھون نے مرتے وقت تاکیداً عہد لیا اور وصیت کی کہ ایک ہی اللہ کی پرستش کیجائے تو اونکے بیٹے کیونکر شرک کر سکتے ہین) درآنحالیکہ تم لوگ اونکی اولاد سے ہو جو شرک سے بیزار ہو کر تمام دنیا چھوڑ کر کشتی نوح مین پناہ گزین ہوئے تھے اور بہ برکت توحید کے اللہ نے اونھین بچا لیا تھا۔ یا شرک نہ کرو

یعنی وہ لوگ جو اولاد ہو اصحاب نوحؑ کے جو شرک سے نافر اور توحید کے مقر تھے دھر اسی لیے نوحؑ کو بصفت شکر گذاری یاد فرمایا کہ جب سب کے پدر بزرگوار اور خلاص و نجات کے باعث یعنے نوحؑ علیہ السلام شکر گذار بندے تھے تو تم کا فرنا شکرے مشرک باغی کیونکر ہو گئے معراج جب حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پر ٹھہری اور یہ بچے ہوے آدمی از سر نو آباد ہوے صرف تین ہی آدمی تھے بیٹے نسل جاری رہی ۱۔ سام بن نوحؑ ۲۔ حام بن نوحؑ ۳۔ یافث بن نوحؑ پس تمام عالم انھیں تین کی اولاد ہے اور یہ نوحؑ کے بیٹے ہین اسی لیے آپکو آدم ثانی کہتے ہین اور اس طریقے سے بنی اسرائیل بھی ذریہ نوحؑ مین داخل ہین شکور مبالغہ صفت کے لیے ہے یعنے بڑا شکر گذار اور حضرت نوحؑ ایسے ہی تھے ابن کثیر جب نوح علیہ السلام کچھ کھاتے پیتے الحمد اللہ کہتے اور ہر حال مین شکر کرتے تھے۔

وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَاءِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا ۝

اور فیصلہ کر دیا ہمنے طرف بنی اسرائیل کے کتاب مین البتہ فساد کروگے تم زمین مین دوبار اور سر اٹھاؤگے تم سر اٹھانا بڑا

قضٰی حکم۔ فیصلہ کتاب توریت یا لوح محفوظ الارض مصر یا شام علو بلندی و غلبہ یعنے حکومت حاصل ہوگی کبیر بڑا۔ یہ صفت ہے علو کی کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ مراد اس سے غایت ناحق ہے حاصل یہ ہے کہ توریت مین بنی اسرائیل کی نسبت فیصلہ کر دیا اور خبر دیدی کہ تم لوگ دو بار فساد عظیم برپا کروگے (معاصی و مظالم و قتل انبیا وغیرہ سے) اور دو بار ملک مین غالب و حاکم ہو جاؤگے اور بہت بڑا غلبہ حاصل ہوگا

فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا أُولِي بَأْسٍ

پھر جب آگیا وعدہ پہلا دو کا مقرر کر بھیجے ہم اوپر غلام اپنے لڑنے والے

شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ ۚ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا ۝

سخت تو در آئین گے درمیان گھرون کے اور ہے وہ وعدہ پورا کیا گیا

جب پہلا ان دو وعدون کا آجائیگا ہم اپنے کچھ بندے بھیجد ینگے جو بڑے لڑنے والے ہین وہ بنی اسرائیل کے گھرون مین گھس آئینگے اور ہمارا یہ وعدہ پورا ہو چکا تھا سراج کہا حضرت علیؓ نے پہلا فساد حضرت زکریا کا شہید کرنا اور دوسرا حضرت یحییٰؑ کا شہید کرنا ہے۔ کبیر جاء ثم اول جزاء تسلط جالوت ہے جس نے بروایت ثعلبی الیاسؑ پیغمبر کے بعد ایسے وقت مین خروج کیا کہ بنی اسرائیل کو حلال و حرام مین امتیاز مشروع ممنوع سے احتراز باقی نہ رہا تھا

اسنے ہزارون مرڈ الے ہزارون پکڑ لے گیا صرف شاہی خاندان سے چارسو چالیس لڑکے قید کیے چارسو برس بعد حضرت شمویل پیغمبر کی برکت سے طالوت بادشاہ مقرر ہوا اور حضرت داؤدؑ نے جالوت کو قتل کیا از سر نو بادشاہی اور نبوت اونمین قایم ہوئی ۔ خواہ حادثۂ اول سے بخت نصر کی خونریزی اور لشکر کشی مراد ہے جس نے بنی اسرائیل کو گویا زندہ درگور کردیا یا یہ مجوسی تھے جنکی سلطنت خاندان کیانی مین نہایت قوت سے تھی اور اسفندیار و بہمن انھین سے تھا جبتک بنی اسرائیل تبیع شریعت موسوی رہے آتش پرستون پر رعب چھایا رہا جب خود رو ہو گئے تو انھین جرأت بڑی اور بنی اسرائیل کو درہم برہم کردیا سراج سنحاریب اور اوسکے لشکری مراد ہین بہرحال جو ہو بنی اسرائیل کو بغاوت و سرکشی کا پورا مزا چکھادیا ف یہ جسقدر قصے لکھے جاتے ہین بنی اسرائیل کے بیان کیے ہین اور قرآن سے تو یہ ثابت ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے بعد ہون اسلیے کہ وعدۂ ثانی مین فرمایا لِیَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ کَمَا دَخَلُوْہُ اور بیت المقدس کی ابتدا داؤد علیہ السلام سے ہے تو اوسنے پہلے مسجد بھی کہان جسمین وہ داخل ہوتے مگر جو کچھ ہو بنی اسرائیل پر دو مصیبتین پیش آئین مین مورخین کی بھول چوک ہوگی ۔ عِبَادًا لَّنَا یعنے ہمارے غلام ۔ ہرچند یہ نسبت تکریم و ایمان پر دلالت کرتی ہے مگر یہان اظہار قدرت کاملہ و سلطنت قاہرہ کے لیے فرمایا یعنے وہ کافر مغرور بھی جو بنی اسرائیلؑ پر مسلط ہونگے ہمارے ہی مطیع و منقاد ہین وَعْدًا اگرچہ زمانۂ آئندہ سے متعلق اور عدم و وقوع اوسمین ممکن ہے مگر باری تعالے کے تمام افعال اور ارادے قدیم موجود ہین نہ اونمین حدوث ہے نہ تغیر اسی لیے فرمایا مَفْعُوْلًا یعنے وہ ہو چکا اب حادث ہونے والا نہین البتہ ہمارے اعتبار سے ہونے والا ہے الغرض جب بنی اسرائیل کا وعدۂ اول آگیا اور انمین فسق و فجور بڑھ گئے تو کوئی زبردست قوم اونپر مسلط کردی گئی

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ

پھر پھیر دیا یعنے تمھارے لیے غلبہ اون پر اور مدد کی یعنے تمھارے مال

ہوے اور اصلاح کی عطا فرمایا اور انکو	وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا اور اولاد سے اور کردیا تمکو زیادہ گروہ مین	پھر جب نادم و تائب یعنے اونکا ملک انھین

اپنے دشمنون پر غلبہ حاصل ہوا اور مال مین برکت اولاد مین کثرت عنایت کی کبیر غلبۂ مکرر فتح طالوت کی ہے ابو السعود جب بہمن بن اسفندیار اپنے دادا گشتاسپ کی جگہ بادشاہ ہوا تو اوسے انکے حال پر رحم آیا قیدی شام کو بھیجدیے اور دانیال پیغمبر کو اونپر حاکم بناکر انکا ملک انھین واپس دیا ۔
ف ظاہر نص مشیر ہے کہ یہ خود دشمنون پر غالب آئے

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ قف وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ

اگر اچھائی کروگے تو اچھائی کروگے واسطے اپنی جانون کے اور اگر برائی کروگے تم تو وہان بھی لیے

یعنے اے بنی اسرائیل ہم نے تمھارا ملک دوبارہ تمکو عطا فرمایا اور بتادیا کہ اگر اطاعت وعدل کروگے دنیا مین عزیز آخرت مین سعید ہوگے اُسکا نفع تمھارے ہی لیے ہے اور اگر برائی اور فسق فجور طلب دنیا مین غافل ہوگے تو اوسکی خرابی تمھارے ہی لیے ہے دنیا مین ذلیل آخرت مین ناری ہوگے وہم نکات جملہ اسمیہ دوسرے کا استفادہ بھی تاجے ہے پھریہ جسمیں کیسی وقوع پہ بھی اوکھین کے توقیر وخوشی لیے ہے

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ

پھر جب آئیگا وعدہ دوسرا البتہ برے کردینگے منھ تمھارے اور داخل ہونگے مسجد مین

كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝

جیسے وہ داخل ہوے اوسمین پہلے مرتبہ اور ہلاک کردینگے اُسے جسپر غالب ہوے ہلاک کرنا

پھر جب دوسرا وعدہ آجائیگا دشمن جو تمھاری سزا کے لیے مسلط کیے جاینگے تمھارا منہ برا کردینگے یعنے خوار وذلیل ومغموم بنادینگے اور مسجد بیت المقدس مین ویسے ہی قبضہ کرلینگے جیسے پہلے بار کرلیا تھا اور جس شے پر غالب ہونگے اوسے تباہ وبرباد کرڈالینگے کہا ارباب تفسیر نے یہ وعدہ دوسرا قتل زکریا ویحیی کا ہے جسکے انتقام مین خون یہود کی ندیان بہادی گئین اور مسجد بیت المقدس کی توہین کا کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رہا ابو سعود یہ بادشاہ بابل کا تھا جسکا نام خودرو یا حردوس تھا کیسی قسطنطین شاہ روم تھا ما علو خواہ یہ مراد ہے کہ جسپر غالب ہونگے یا جبتک غالب ہین گے ربط ہن تنبیہ وتعذیب بعد ناید

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝

قریب ہے کہ رب تمھارا رحم کرے تم پر اور اگر پھر ایسا کروگے پھر سزا دینگے اور بنائی ہمنے دوزخ کافرون کے لیے جگہہ

اے بنی اسرائیل اگر اب بھی باز آؤ اور رسید سے چلو تو پروردگار رحمت کریگا اور اگر کہین تم نے وہی بغاوت کی تو ہم بھی وہی سزا دینگے اور صرف دنیا ہی مین نہین بلکہ کفار کے لیے جہنم جگہہ ہے ثت بعد وعدۂ ترحم وفہمایش ڈرادیا کہ پھر سر اوٹھایا تو ویسی ہی سرکوبی ہوگی خود سر نہو اور عود سے ہمارے حضور کی نبوت سے انکار مضامین توریت مین اخفا مشرکین کی مدد مومنین سے خصومت مراد ہے پھر کیسی سزا پائی یہود بنو نضیر وبنو قریظہ وخیبر جزیرۂ عرب سے نکال دیے گئے اور آخرت مین دوزخ موعود ہے یہ تینون مرحلے یہود پر ختم ہوگئے اور بالکل لوٹ پھوٹ گئے تنبیہ اے مومنین انجام مین دیکھو اور سوچو ڈرو توبہ کرو مخالفت قرآن وپیغمبر سے باز آؤ فسق وفجور

چھوڑو جسطرح یہود پیس ڈالے گئے تم بھی پیس جاؤ گے یہانتک تو دیکھ چکے اب یونہین رہے تو پچھتاؤ گے وہم کیا یہود پر صرف یہی دو یا تین حادثے گزرے حالانکہ تاریخ مین اسنے زیادہ مصیبتون کا بھی نشان ملیگا دفع یہ دو سزائین مذکور ہین انکے علاوہ اور ہوئین تو ہرج ہی کیا ہے۔

صفت قرآن

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ وَیُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ

بیشک یہ قرآن رہنمائی کرتا ہے اوس چیز کی کہ وہی زیادہ سیدھی اور خوشی سناتا ہے مومنوں کو جو کرتے ہین نیکیان

ع ۱

اَنَّ لَھُمْ اَجْرًا کَبِیْرًا وَّاَنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ اَعْتَدْنَا لَھُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا

بیشک انکے لیے ثواب بڑا ہے اور جو لوگ نہین ایمان لاتے آخرت پر مہیا کیا ہمنے انکے لیے عذاب دردناک

بیشک یہ قرآن ایسی راہ کیطرف رہنمائی کرتا ہے جو بالکل سیدھی ہے اوسمین کجی نہین اور وہ مومن جو نیکیان کرتے ہین اونھین بشارت سناتا ہے کہ اونکے لیے اجر بڑا ہے اور جو لوگ آخرت کو نہین مانتے اونکے لیے ہمنے دردناک عذاب موجود کیا ہی

انسان جلد باز ہے

وَیَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَہٗ بِالْخَیْرِ وَکَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا

اور دعا کرتا ہی آدمی برائی کی دعا کرنا اُسکا اچھائی کا اور ہے آدمی جلد باز

آدمی برائی کو اسطرح مانگتا ہے جیسے بھلائی کو اور آدمی جلد باز ہے کبیر انسان سے مراد نضر بن حرث ہے جو کہتا تھا اے اللہ اگر یہ دین یا قرآن حق ہے تو میری گردن مار اور بعض کفار کہتے ہین ہم پر عذاب نازل کر ارشاد ہوا کہ آدمی بھلائی کیطرح برائی مانگتا ہے - کہا گیا اسمین ذکر عادت انسانی ہے کہ سختی کے وقت اپنے نفس کو برا بھلا کہنے لگتا ہے عجول جب حضرت آدم علیہ السلام کے جسد مبارک مین روح آنے لگی ابھی ناف تک روح آئی تھی کہ آپنے اوٹھنے کا قصد کیا ف مراد آیت یہ ہے کہ انسان اُن لذائذ اور عجائب کو جو حقیقت مین اُسے مضر ہین امر مفید وخیر کیطرح طلب کرتا ہے اور غور و تامل نہین کرتا اور بڑا جلد باز ہے کہ موجودہ راحت و لذت کی طلب مین آنے والی ابدی راحت کا انتظار نہین کرتا اشارۃً معلوم ہوا کہ ۱؎ اہتمام طلب دنیا و اسباب تعیش و تلذذ فانیہ مثل اہتمام طلب دین و ثواب آخرت نہونا چاہیے ۲؎ آپکو کوسنا اپنے حق مین دعائے بد کرنا منع ہے ۳؎ خیر محض کے علاوہ اُن امور مین جو خیر و شر سے مرکب ہین بہت غور و توقف و صبر چاہیے ربط بعد تخویف و تہدید کے دلائل توحید و آثار قدرت و کمال ربوبیت کا ذکر فرمایا کہ کچھ ڈر کر کچھ سمجھکر اللہ کی طرف جھکین

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَا اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا

اور بنائی ہمنے رات اور دن دو نشانیاں پھر مٹا دی ہمنے نشانی رات کی اور بنائی نشانی دن کی دکھلانیوالی کہ ڈھونڈھو

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝

فضل کو رب سے اپنے اور جانو گنتی برسوں کی اور حساب اور ہر شے بیان کیا ہمنے اسے تفصیل کر کے

ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہیں (کہ ارباب نظر قدرت وصناعت کا تماشا کریں اور عرفان حاصل ہو) پھر مٹا دی ہمنے نشانی رات کی (یعنے رات ختم ہوگئی دن نکل آیا) اور بنا دی نشانی دن کی دکھلانے والی اسلیئے کہ تم ہلو پھرو تدبیر معاش ونظم ملک اسباب معاد میں اپنے رب سے فضل طلب کرو اور اسلیئے کہ سال اور ماہ کی گنتی اور حساب معلوم ہو اور ہر شئے کو ہمنے صاف اور واضح کر کے بیان کر دیا ہے **آیۃ اللیل** خواہ چاند ہے خواہ وہی رات اور آیۃ النہار خواہ آفتاب ہے خواہ دن کبیر آفتاب اور ماہتاب دونوں کی روشنی برابر تھی اللہ تعالی نے جبریل کو بھیجا کہ اپنا بازو قمر کے منھ پر مل دیں فوراً چاند کی چمک جاتی رہی لہذا فرمایا فمحونا آیۃ اللیل **ابن کثیر** حضرت سے پوچھا گیا کہ یہ داغ چاند میں کیسا ہے فرمایا کیا قرآن میں نہیں پڑھا فمحونا آیۃ اللیل **کل شئ** سے مراد اشیائے ضروری محتاج الیہ ہیں یعنے ضرورتوں کی تمام اشیا تم پر ظاہر اور واضح کردیں
ف آیت میں بیان ہے کمال قدرت وغایت لطف وکرم کا معلوم ہوا کہ رات اور دن حقایق موجودہ سے ہیں نہ یہ کہ ظہور شمس عبارت ہو دن سے اور محجوبی شمس عبارت ہو رات سے

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور ہر آدمی باندھ دیے ہمنے اسکے عمل گلے میں اسکے اور نکالینگے ہم اسکے لیئے دن قیامت کے

كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا

کتاب کہ دیکھیگا اسے کھلا ہوا

(طائر) سے مراد اعمال خیر ہوں یا شر (الزمنا فی عنقہ) یہ کنایہ ہے لزوم سے یعنے انسان سے جدا نہیں ہوسکتے **یعنے** ہر آدمی کے اعمال اسکے گلے باندھ دیے ہیں وہ اسنے علیحدہ نہیں ہوسکتا اور قیامت کے دن ان اعمال کو بصورت کتاب نکالینگے کہ آدمی اسے دیکھیگا کہ کھلے ہوئے ہیں بلا تکلف اپنے کیے سے مطلع ہوجائیگا **کتابا** یعنے مکتوب خواہ حال ہے طائر کی ضمیر مستکن سے خواہ مفعول بہ ہے فعل سے اور مراد وہی طائر ہے **کبیر** اعمال خیر قیامت میں مثل طوق کے زیور ہونگے اور اعمال بد مثل زنجیر گلوگیر اور یہی نامۂ اعمال جو دنیا میں اسکی نظر سے مخفی تھا قیامت میں اسے دیا جائیگا اعمال نیک داہنے جانب اور اعمال شر بائیں طرف سے **ف** یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جو

تقدیر مین لکھا ہے نامۂ اعمال سے ملایا جاوے اور دکھایا جاوے کہ دیکھو کہین سر مو فرق نہین ہے

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا

پڑھ کتاب اپنی کافی ہے جان تیری آج تجھپر محاسب

یعنے اپنا نامۂ اعمال پڑھ اور خود حساب کرلے دوسرے کی ضرورت نہین دیکھو تجھپر نہ ظلم ہوتا ہے نہ کمی

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا

جس نے راہ پائی پس نہین راہ پائی مگر واسطے اپنے اور جو بہکا پس نہین بہکتا ہے مگر اپنے ضرر پر اور نہین

تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا

اٹھاتا اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور نہین ہم عذاب کرنے والے یہانتک کہ بھیجین کسی رسول کو

جو راہ راست پاجاتا ہے تو اپنے فائدے کے لیے اور جو بہک جاتا ہے اپنا ضرر کرتا ہے کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہین اوٹھا سکتا اور ہم عذاب نہین کرتے جبتک کوئی پیغمبر ہادی نہین بھیجتے تاکہ حجت تمام ہو قرآن مین اسکی تصدیق موجود ہے كُلَّمَا اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ جب کوئی گروہ جہنم مین ڈالا جاتا ہے تو اوسکے محافظ پوچھتے ہین کیا تمہارے پاس ڈرانے سمجھانے والے نہ آئے تھے بولے ہان آئے تو تھے **ف** اول منفعت ہدایت کی اور مضرت ضلالت کی انسان کی ذات کے لیے ہے دوسرون پر اونکی آمیزش وغیرہ کے بدلے مین وبال پڑ سکتا ہے ثواب تعلیم وہدایت وترغیب واعانت والزام اعانت شر واغوا وغیرہ دوسرے کیطرف سے نہین اپنے ہی کیے کا عوض ہے **مسئلہ** وہ وجوب جو بدن سے متعلق ہین جیسے صوم وصلوۃ یا قصاص حدود تعزیر حبس وغیرہ انمین نیابت جائز نہین آور مسئلہ تعدد ہوئے اسمر آخر ہی **مسئلہ** وہ حقوق جو مال سے متعلق ہون جیسے دَین یا دیت وتاوان وغیرہ انمین نیابت جائز ہے اس لیے کہ انکا تعلق فعل سے نہین مال سے ہے یہان تک کہ بدون فعل ورضا سے مدیون وذمہ دار تاوان وغیرہ کے اُسکا مال لینا جائز اور سقوط ثابت ہے **مسئلہ** وجوب مالی جو اللہ کے حقوق مین ہون مثل زکوۃ وفطرہ وکفارہ کے ان مین نیابت بشرط اذن ورضا جائز ہے اسلیے کہ فراغ ذمہ صرف ادا سے اور فعل سے متعلق نہین بوجہ معنی ثواب کے نیت ورضا بھی شرط ہے **بحث** کوئی شخص عذاب نہ کیا جائیگا جبتک اُسے ہدایت نہ کرلی جائے پس بعض کے لیے انبیا اور بعض کو اونکے احکام اور قایم مقام علما رہنما ہوے اور بعض کو عقل وبلوغ صرف اقرار توحید وترک شرک کے لیے ہدایت کافی ہے اور وہ احادیث جو اولاد مشرکین مین وارد ہوئی کہ وہ اپنے آبا کے ساتھ دوزخ مین ہین

معارض ہین دوسری حدیثون سے جنمین اونکا خادم اہل جنت ہونا مروی ہے ابن کثیر قیامت مین مجنون نابالغ اور وہ جنکے پاس کوئی رسول نہین پہنچا عذر کرینگے کہ ہم ناواقف تھے جانتے تو کیون نہ مانتے ارشاد ہوگا اب سہی جاؤ دوزخ مین قریب جاکر اوسکی گرمی اور غل شور سے واپس آئین گے ارشاد ہوگا کیون پھرے عرض کرین گے اوسکی حرارت اور غل سے ارشاد ہوگا تم کہتے تھے کہ ہم حکم مانتے پھر قول و قرار ہوکر دوسری بار بڑھین گے پھر وہی جلن وہی ہنگامہ دیکھکر بھاگین گے ارشاد ہوگا جب اور دور رہو یہ قیل و قال ہے تو پیغمبرون سے ضروریت و لعل کیا ہوگا اب جاؤ دوزخ مین خوار و مجبور ہوکر یہی فیصلہ ہے

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا

اور جب چاہتے ہین ہم کہ ہلاک کرین بستی حکم کرتے ہین مالدارون کو اوسکے پھر نافرمانی کرتے ہین اوسمین پس ثابت ہوجاتا ہے اوسپر

الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝

قول پھر ہلاک کرتے ہین ہم ہلاک کرنا

جب ہم چاہتے ہین کسی قوم کو برباد کرین تو اونکے مالدارون کو حکم کرتے ہین وہ کہنا نہین مانتے اور پھر قول عذاب ثابت ہوجاتا ہے پھر ہم اوسے بالکل ہلاک و برباد کردیتے ہین امرنا کی مراد مین اختلاف ہے کہا بعض نے امرنا بالفسق ففسقوا حکم فسق کا ہم دیتے ہین پھر وہ فسق کرنے لگتے ہین اور کہا بعض نے امرنا بطاعۃ ففسقوا کسی اطاعت کا حکم کرتے ہین تو وہ کہنا نہین مانتے **تحقیق** مقام یہ ہے کہ امر الٰہی دو قسم کے ہین ۱ (امر تخلیقی) یعنے کسی شے کے موجود ہوجانیکا حکم اور یہ عام ہے خیر و شر سب کے لیے ہوتا ہے اسکی تعمیل نہ مامور کے اختیار مین ہے نہ اوسے کچھ اجر و ثواب جیسا کہ فرمایا اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا يَّقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ جب کچھ کرنا چاہتا ہے خیر ہو یا شر اوسے کہتا ہے ہوجا وہ ہوجاتے ہین ۲ (امر تکلیفی) یعنے جسکی تعمیل مین اجر و رضا ہے اور ترک مین غضب اسمین نہ مامور مضطر ہے نہ یہ امر متعلق بہ شر اسیکا نام اختیار و کسب ہے لیس تقریر اول مین امر تخلیقی ہے اور تقریر ثانی پر تکلیفی مترفوہا کی تخصیص اس لیے ہے کہ جسقدر انمین غفلت و بغاوت کا مادہ زیادہ ہوتا ہے اسیقدر یہ نافرمانبرداری مین مورد غضب زیادہ ہین اس لیے کہ انکو نعمتین زیادہ عطا ہوئی ہین حدیث مین وارد ہوا کہ مین تمپر غنا سے ڈرتا ہون کہ دنیا دی لذات مین تمکو غرق نہ کردے **ف** ۱ سبب اول نزول عذاب کا دولتمندی اور سبب دوم مخالفت امر الٰہی ہے بے ان دونون کے کوئی قوم تباہ نہین ہوتی ۲ ہر قوم کی ترقی اوسکے اخلاق کی اصلاح اور امر الٰہی کی اتباع پر موقوف ہے اور تنزل بداخلاقی و فسق و فجور کے لیے لازم ۳ ایسے معذب قوم

بل نہین سکتی اسلیئے کہ تاکید آفرمایا اصل وبنیاد سے ہلاک کردیتے ہین ۔ جس قوم کے علما دسطی مین مشغول اور اغنیا مین ترک تقویٰ وتساہل اور عوام مین محبت اغنیا پیدا ہوا وسیر عذاب آیا ہوا سمجھو اسلیے کہ علما سے مالدار سے کمال زہد وحق گوئی دشوار وامرائے غیر متقی سے ترک فسق مشکل اور عوام دولت پرست پر ترحم الٰہی غیر متوقع اب عذاب رکے تو کیونکر

افسوس کہ ہماری قوم مین یہ تینون بلائین ہین

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ

اور بہت ہلاک کیے ہم نے اہل زمانہ سے بعد نوح کے اور کافی ہے تیرا رب گناہون پر اپنے

قرون جمع قرن بمعنے زمانۂ طول یا چالیس یا اسی یا سو برس	عِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ۞ بندون کے خبردار نگران	زمانۂ طول یا بمع (ابوسعود) یعنے بہت

زمانے والے نوح کے بعد ہلاک کیے کفار عذاب سے اور مومن موت معینہ سے اور تیرا رب اپنے بندون کے گناہ جاننے مین کافی ہے ظاہر و باطن صغیرہ وکبیرہ کوئی اُس سے مخفی نہین اُنکے

حیات دیکھتا ہے اور مابعد حیات جانتا ہے

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ

جو چاہتا ہے دنیا کو جلدی کرتے ہین اُسکے لیے دنیا مین جو چاہین جسکے لیے چاہین

ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۞

پھر بنائی ہم نے اُسکے لیے دوزخ داخل ہو اُسمین بدحال مردود

جو دنیا کو چاہتا ہے ہم اُسے دنیا مین دیتے ہین جسکو اُن چاہنے والون سے چاہتے ہین اور جسقدر چاہتے ہین بعد ازان جہنم اُسکا ٹھکانا بنا دیتے ہین جسمین بحال بدملعون ہوکر داخل ہو یعنے دنیا چاہنے والون سے جسے ہم چاہتے ہین اور جسقدر چاہتے ہین عطا کرتے ہین آیت مین دنیا ملنے کی دو شرطین ہین ۱ طلب دنیا دوسرے مشیئت الٰہی شبہہ اس تقریر پر دو شبہے ہین شبہۂ اول مشیت عبد تابع مشیئت الٰہی ہے تو عبد مجبور ہے اور مشیت الٰہی کو تابع کہنا محذور اور استقلال مشیتین خلاف اصل حل ۱ یہ مسئلۂ تقدیر متعلق ہے کہ زید ایسا کریگا تو یہ ہوگا اور زید کا کرنا نہ کرنا علم خاص مین مختفی وحاضر ہے ۲ یا یہ کہ بعض دنیا چاہنے والے بتعلق مشیئت الٰہی دنیا پاتے ہین اور صرف علم الٰہی مین کسی امر کا متحقق ہونا موجب حیرت نہین ہے شبہۂ دوم جب حصول دنیا دنیا طلبی پر موقوف ہے تو بعض انبیا مثل حضرت یوسفؑ وحضرت سلیمانؑ اور بعض اولیا مثل بعض صحاب

رسول کے کیا دنیا طلب کیے جائینگے حالانکہ اسباب دنیا سے بہت کچھ اونکو عنایت ہوا حل ار
حضرات نے جو پایا وہ محض فضل و انعام و اظہار اعزاز و شوکت اسلام تھا نہ دنیا جو ملعون و مبغوض ہے
اسلیے کہ یہ اسباب انکے لیے موجب رونق دین و تحصیل رضاے رب العالمین و مزید شکر و کفالت مساکین
تھی نہ محض تلذذ و سرمایۂ تفاخر معاصی و جاہ و تمکین دنیا وہ ہے جو خدا سے دور کرے اشتغال فانی مین
طلب باقی سے روکے سد کثرت مال و جاہت و زرع و تجارت ہو دل باخدا ایست خلوت نشینی
عاجلہ کنایہ ہے دنیا سے جو جلد ختم ہونیوالی ہے **عجل** بدون توقف و وعدہ کوئی کام کرنا۔
مدحور رحمت الٰہی سے دور کیا ہوا مطرود **ف** ۱ دنیا کو مقصود اہم بنانا حرام ہے اسلیے کہ وعید
نار ہے ۲ دنیا طلب سے بھی بقدر مقسوم ملتی ہے ۳ دنیا مین زیادہ کامیابی خالی از خدشہ نہین
کہ مبادا تمام اجر دنیا ہی مین دیا گیا ہو اور آخرت مین حصہ نہ رہے حدیث مین وارد ہوا دنیا اور جو دنیا
مین ہے سواے ذکر خدا کے سب ملعون ہے

وَمَنْ أَرَادَ	الْآخِرَةَ	وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا	وَهُوَ مُؤْمِنٌ		فَأُولَٰئِكَ
اور جو چاہتا ہے	آخرت کو	اور کوشش کرے اسکے لیے پوری کوشش اپنی	حالانکہ وہ مومن ہے		پس وہی ہین

شکر قدردانی مشکور	كَانَ	سَعْيُهُم	مَّشْكُورًا	وہ جسکی قدر کرین یعنے
جو آخرت کو چاہتا ہے	کہ ہے	سعی انکی	قدر کیگئی	اور اوسکے لیے پوری

کوشش کرتا ہے اور ایمان والا بھی ہے بے ایمان کے کوئی عمل معتبر نہین وہی لوگ ہین جنکی سعی قابل قدر
ہے یعنے ایسون کو ثواب عظیم عطا ہوگا آیت دلالت کرتی ہے کہ ۱ مومن ہو ۲ آخرت کو مقصود
اصلی بنا کر پوری کوشش کرے تو اونکی کوششون کی پوری قدردانی کیجائیگی **ف** معلوم ہوا کہ
طلب دنیا مین کامیابی موقوف ہے مشیئت پر اور طلب آخرت مین کامیابی کا اللہ کیطرف سے وعدہ
حتمی ہوچکا ہے پس دنیا ملنا موہوم ہے اور اللہ کا ملنا قطعاً معلوم بڑے بدنصیب وہ لوگ جو فانی
اور قلیل اور موہوم کے لیے باقی اور عظیم اور یقینی کو چھوڑ دین۔

كُلًّا نُّمِدُّ	هَٰؤُلَاءِ	وَهَٰؤُلَاءِ	مِنْ عَطَاءِ	رَبِّكَ	وَمَا كَانَ	عَطَاءُ رَبِّكَ	مَحْظُورًا
سبکو مدد دیتے ہین ہم	اونکو	اور انکو	بخشش سے	تیرے رب کی	اور ہے	بخشش تیرے رب کی	ممنوع

ہم سب کو دیتے ہین ان دنیا طلبون کو بھی اور اُن خدا پرستون کو بھی یہ عطا و کرم ہے پروردگار عالم کا
اور عطا سے رب ممنوع اور روکی گئی ہے یعنے اوسکو تم پا نہین سکتے جسے خود چاہے عنایت
کرے اسے دنیا پرستو اگر اپنی مشکل کشائی و کامیابی غیر خدا سے جانتے ہو تو یہ آیت تمکو کافی

تا ہے اور اگر خدا ہی کو کارساز سمجھو تو کیسی بے شرمی ہے کہ جس سے امید اوسی سے مخالفت

اُنظُر كَيفَ فَضَّلنَا بَعضَهُم عَلٰى بَعضٍ وَلَلاٰخِرَةُ اَكبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكبَرُ تَفضِيلًا ۝

دیکھ کسطرح فضل دیتے ہین ہم ایک کو انمین دوسرے پر اور واسطے آخرت کے بڑے درجے ہین اور زیادہ فضیلت

اے حبیب کریم آپ دیکھیے کہ ہم نے کسطرح ایک کو دوسرے پر فضل عطا کیا جسے جسقدر چاہا دیا اور آخرت کے لیے درجے ہین اور فضل زیادہ یعنے گو دنیا مین تفاوت نظر آئے مگر فضائل دنیا فضائل آخرت کے مساوی نہین ہو سکتے یا جسطرح آپ دنیا مین مراتب عزت و ذلت مین تفاوت دیکھتے ہین آخرت مین یہ تفاوت بدرجہا بڑھا ہے تفاوت درجات جہنم و تفاوت مقامات بہشت **ابن کثیر** حدیث صحیح مین وارد ہے کہ بلند درجے کے بہشتی علیین والون کو اسطرح دیکھین گے جسطرح کوئی ڈوبتا ہوا تارا آسمان کے کنارے پر نظر آئے ڈوبتے تارے سے اس لیے تشبیہ دی کہ وہ چھوٹا اور بے نور ہوتا ہے اور یہ علامت ہے کمال بعد و علو کی **ف** آیت مین کمال ترغیب و تشویق ہے کہ غیرت والے ترقی مدارج کے لیے رات دن سعی کرین ایسا نہو پیچھے رہین مین حقارت و خفت ہو

لَا تَجعَل مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقعُدَ مَذمُومًا مَّخذُولًا ۝

نہ بنا ساتھ اللہ کے معبود دوسرا تو بیٹھے تو بدحال رسوا

خبردار اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ بنا لینا اگر ایسا کیا تو آخر کار بدحال اور ملامت نصیب ہوگا اور خذلان و خواری پائیگا قعود سے مراد ہوجانا **ف** جبکہ خذلان و ذم لوازم شرک سے ہے تو مدح و عزت خواص توحید سے ضرور ہے

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعبُدُوا اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالوَالِدَينِ اِحسَانًا ؕ اِمَّا يَبلُغَنَّ

اور حکم دیدیا رب نے تیرے یہ کہ نہ پوجو مگر اوسیکو اور کرو والدین سے احسان اگر پہنچے

عِندَكَ الكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَو كِلٰهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنهَرهُمَا

سامنے تیرے بڑھاپے کو ایک انکا یا دونون پس نہ کہہ انکو اُف اور نہ ڈانٹ انکو

وَقُل لَّهُمَا قَولًا كَرِيمًا ۝

اور کہہ انکو بابت تعظیم کی

قضیٰ فیصلہ قطعی و نافذ **اُف** تافیف سے خواہ اسم فعل ہے یا صوت جو بوقت زجر و تنگدلی زبان سے نکلتی ہے معنے اس کے تنگدلی و بیزاری۔ قرأت اسکی بالکسر و بالفتح و بالضم مع تنوین و بے تنوین ہر طرح مروی ہے (ابو سعود) کبر بڑائی اشارہ ہے بڑھاپے سے **عند** پاس کنایہ ہے وقت حیات سے **قول کریم** ادب اور تعظیم کی بات حاصل تیرے

رب نے فیصلہ کر دیا کہ اُسکے سوا کسی اور کی پرستش نہ کرو اور ماں باپ سے احسان کرو جب ایک
تیرے سامنے بڑھے ہو جائیں تو اُنھیں اُف بھی نہ کہو اور تعظیم و ادب سے باتیں کرو۔ آیت
احکام و لطائف ہیں ۱؎ حق الوہیت الوہیت پر مقدم فرمایا پس ایمان عمل پر مقدم ہے اور حق العبد
بعد حق معبود ہے ۲؎ ایک ہی جملے میں دونوں حکم جمع کر دیے تاکہ وجوب و ضرورت میں مساوی سمجھے
جائیں نہ وہ ترک ہو نہ یہ سہو ہو ۳؎ دونوں حقوق میں مناسبت من وجہ موجود ہے حق سبحانہ تعالیٰ
خالق و رب و منعم حقیقی اور یہ مجازی ہے ۴؎ جب ماں باپ کی نسبت جو اعتبار ربی کرم و محسن ہیں
یہ اہتمام ہے تو حق سبحانہ تعالیٰ کے حق میں جو حقیقی معبود و منعم ہے کیسے تاکید ہوگی **بحث**
یہ شرط کہ جب بڑھے ہوں تو اُنھیں اُف نہ کہو احترازی نہیں بلکہ باعتبار غالب احوال ہے اکثر
بڑھے آدمی کا مزاج خراب حرص زیادہ عقل کم ہو جاتی ہے اور غالبًا جب باپ بڑھا ہوگا اولاد جوان
ہوگی تند خوئی گرم مزاجی سرکشی خود رائی پیدا ہوگی لہذا یاد دلایا کہ ایسے وقت میں زیادہ لحاظ
رکھنا چاہیے فرمایش بیجا غصۂ بے محل ملامت بے سود کا تحمل لازم ہے **اصل** کسی حکم کا وصف
یا شرط سے تعلق دلالت نہیں کرتا کہ اُس وصف یا شرط کی نفی سے یہ حکم بھی منتفی ہو جائے
یہاں نفی کبر سے حرمت اُف مرتفع نہوگی **مسئلہ** اُف کی ممانعت عبارۃً ثابت اور ضرب
و شتم کی حرمت جو اس سے سخت تر ہیں دلالۃً مستنبط ہے **مسئلہ** صرف قولی تکریم کافی
نہیں اسلیے کہ اول قول محض نفاق و ریا کی علامت ہے اور فعل خلوص و اخفا پر دال پس
قول بے فعل نہ مطلوب ہے نہ محمود

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا

اور جھکا دے اُنکے لیے بازو خواری کے نرم دلی سے اور کہہ اے رب رحم کر اپنر

كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا ؕ

جسطرح پالا مجھے ان دونوں نے چھٹپن میں

جناح شہپر جس سے جانور اُڑتے ہیں یہاں کنایہ ہی
بازو سے ذل ذلت کنایہ ہے خدمت و عجز و اطاعت
سے پھر جناح ذل استعارہ ہے کمال خدمت و فروتنی سے **کما** اسمیں کیف و کم ترحم کی تشبیہ
نہیں اسلیے کہ رحمت الٰہی ہرگز ترحم بشری کے مانند نہیں بلکہ تمثیل ہے فعل رحمت سے یعنے
جسطرح اونکی پرورش ثابت ہے تیرا رحم بھی پایا جائے **نکتہ** اظہار عجز فعل اعضا ہے اور
ترحم فعل قلب ان دونوں کے جمع کرنے سے اشارہ ہے کہ ظاہر و باطن غمخوار و خادم بنجا **حاصل**
اور جھکا ماں باپ کے لیے بازو عجز کے نرم دلی اور ترحم سے اور دعا کر اے رب رحم کر ان

دونوں پر جیسا کہ اُنھوں نے میرے لڑکپن میں پرورش کی ترمذی ابن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے
حضورؐ سے عرض کی کہ کون عمل افضل ہے فرمایا نماز وقت پر پڑھنا میں نے کہا پھر یا رسول اللہ
فرمایا ماں باپ سے سلوک کرنا مسلم ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ بیٹا باپ کے احسان
کا عوض نہیں کر سکتا مگر یہ کہ باپ کسی کا غلام ہو اُسے خرید کر آزاد کر دے۔ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے
ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ من احق بحسن صحابتی قال امک قال ثم قال امک قال ثم قال
امک قال ثم قال ابوک یا رسول اللہ کون احسان کا مستحق تر ہے فرمایا تیری ماں کہا پھر فرمایا
تیری ماں کہا پھر فرمایا تیری ماں کہا پھر فرمایا تیرا باپ (بخاری) مسلم من ابر البر صلۃ
الرجل اھل ود ابیہ بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے سلوک کرے مسلم ابو ہریرہؓ
سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جریج نامی ایک عابد بنی اسرائیل میں تھا اپنے عبادت خانے
میں نماز پڑھتا تھا کہ ماں نے پکارا عابد نے کہا اے رب ماں بلاتی ہے اور میں نماز میں ہوں
اور جواب نہ دیا ماں پھر گئی دوسرے دن پھر تیسرے دن یہی معاملہ پیش آیا تب تو ماں نے
دعا کی اے اللہ جب تک یہ زانیہ عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے نہ مرے رفتہ رفتہ بنی اسرائیل میں
اوس کے زہد و عبادت کا شہرہ ہوا ایک عورت حسین کہنے لگی کہو تو میں اسے پھانس لوں
یہ کہکر جریج کے پاس گئی اُس اللہ والے پر اسکا افسون کیا چل سکتا تھا ناچار ایک چرواہے
سے جو جریج کے عبادت خانے میں رہتا تھا فعل بد کرایا اور لڑکا جنی لوگوں سے کہا یہ لڑکا جریج
سے ہے مخلوق جمع ہوئی عبادت خانہ گرا دیا اور عابد کو پکڑ لائے خدا پرست یہ آشوب دیکھکر
بولا خیر ہے وہ کہنے لگے تو نے اس عورت سے زنا کیا جریج نے کہا لڑکا کہاں ہے لاؤ جب
وہ بچہ لایا گیا آپنے نماز پڑھی اور اوسکے پیٹ میں ٹھوکا دیکر کہا بتلا تیرا باپ کون ہے وہ بولا
فلاں چرواہا اب کیا تھا لوگ نادم ہوئے بحال عذر خواہی عرض کی فرمایئے تو آپ کا عبادتخانہ
سونے کا بنا دیا جائے خدا پرست نے کہا نہیں ویسا ہی مٹی سے بنا دو۔ بہر حال ماں کی بات
نہ سننے کی زحمت آنکھوں سے دیکھ لی مشکوٰۃ ان اللہ حرم علیکم عقوق الامہات ووأد البنات ومنع
وھات وکرہ لکم قیل وقال وکثرۃ السؤال واضاعۃ المال (متفق علیہ) بیشک اللہ نے حرام
کر دی تم پر نافرمانبرداری ماؤں کی اور زندہ درگور کرنا بیٹیوں کا اور بخل اور مانگنا اور مکروہ کیا گیا
تم پر زیادہ بک بک اور دل سے گڑھ گڑھ کر مسئلے پوچھنا۔ اور مال بیہودہ ضایع کرنا ترمذی
آپنے فرمایا کہ تمام کبیرہ گناہوں سے بدتر دو گناہ ہیں الاشراک باللہ وعقوق الوالدین اور اللہ سے

شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی ابن عمر سے مروی ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رِضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی خوشنودی ماں باپ کی خوشنودی مین ہے اور اللہ کا غصہ انکی ناخوشی مین ہے کہا ابن عمر نے میرے نکاح مین ایک عورت تھی جسے مین بہت چاہتا تھا میرے باپ عمر اُس سے ناراض تھے مجھ سے فرمایا طلاق دیدو مین نے تعمیل ارشاد نہکی تو حضور نے سُنا اور فرمایا چھوڑ دو۔ اور حدیث مین آیا اَنْتَ وَمَالُکَ لِاَبِیْکَ تو اور تیرا مال تیرے باپ کے لیے ہے ہدایہ ضرورت کے وقت باپ بیٹے کا مال صرف کرسکتا ہے بحث بعض روایتون مین وارد ہے کہ حج اگر فرض نہو اور جہاد فرض عین نہوجائے تو انمین بھی رضاے والدین مقدم ہے پس یہ تمام وجوہ وجوب اطاعت پر دال ہین مگر مطلقاً نہین بلکہ تین امرون کے لحاظ سے اول (مطاع) یہ والدین ہین انمین بغرض تصحیح امر عقل یعنے عدم جنون شرط ہے باقی ہر حال مین واجب الاطاعت ہین عالم و دانا ہون یا نادان وجاہل عادل ہون یا ظالم مومن ہون یا کافر لیکن دانا و عادل و مومن مین ابوت ان اوصاف سے موکد اور زیادہ تر مستحق ہے۔ اور نادان ظالم۔ کافر مین ابوت وصف مخالف کے اجتماع سے ضعیف ہوگئی پس مقدار واجب پر کفایت اور زیادہ اخلاص واختلاط سے احتراز ہوگا اسی لیے فرمایا اگر ماں باپ کفر و شرک کا حکم کرین تو کہنا نہ مان اور دنیا مین شرعی طور پر مصاحب رہ۔ چونکہ امر کو دوام و تکرار سے تعلق نہین ہوتا ایک بار یا بوقت طلب وضرورت تعمیل امر کافی ہوگی اور والدین مومن کے لیے دوام و قیام دکمال خلوص ومبالغہ ودعاے خیر وایصال ثواب اولے وموجب سعادت دوم (مطیع) یہ اولاد ہے انکے لیے دو شرطین ہین ایک (عقل و بلوغ) تاکہ تکلیف متحقق و اہلیت وجوب ثابت ہو دوسرے (قدرت صحیحہ) تاکہ تکلیف مالایطاق لازم نہ آئے پس باپ دختر حائضہ سے قرآن منگاے یا اُسے مسجد مین کسی کام کے لیے بھیجے یہ حکم تعمیل نہ کیا جائے اس لیے کہ قدرت صحیحہ نہین بوجہ امتناع شرع کے یا پسر مفلس سے مال طلب کرے تو دینا لازم نہوگا اس لیے کہ بوجہ افلاس کے حقیقۃً مسلوب القدرۃ ہے یا ایسا حکم کرے جو شرعاً مباح مگر بحسب مصالح معاش نہایت مضر ہو تو دیکھا جائے کہ درصورت عدم قبول باپ کا ضرر بیٹے کے ضرر سے مساوی یا غالب ہے یا بالکل ضرر ہی نہین۔ اگر باپ کا کچھ ضرر نہین تو بیٹے پر تعمیل مستحب واولی ہے نہ واجب اسلیے کہ ضرر قدرت صحیحہ کو سلب کرتا ہے مگر نہ مطلقاً بلکہ یہ اختیار ضرر مباح پر قادر ہے اور اسیقدر اختیار اولیت واستحباب رضاے والدین کے لیے کافی ہے اور اگر باپ کا ضرر مساوی یا غالب ہے

تو بیٹے پر وہ حق جو اُسکے وجود و بقا کا سبب ہے اپنے حقوق نفس پر جو اُسی کی پرورش و عنایت کا
اثر ہے مقدم تر ہیں تعمیل ارشاد کرے اور اپنے ضرر کا عوض اللہ سے پائیگا سوم (وہ امر جسمیں اطاعت
کیجائے) چار حالون سے خالی نہیں ۱ باپ کا حکم معاصی پر شامل ہو یہ مردود ہے حدیث میں
ہے کہ معصیت خالق میں مخلوق کی اطاعت نہیں آور خود فرمایا کفر و شرک میں اطاعت نہ کرو اور بیٹے
کو باپ سے بقا و وجود مجازاً حاصل ہے اور حضرت رب العالمین حقیقۃً سب کا خالق و رب ہے
حقیقت کے سامنے مجاز کوئی چیز نہیں ۲ خلاف مصالح معاش و موجب ضرر) اسکا اختیار و اتباع
نہیں کا ضرر ولا ضرار فی الاسلام اسلام میں ضرر و ضرر رسانی نہیں آور حدیث ابن عمرؓ کی
استحباب بالتعلیم یا دوسری کسی مصلحت مخفی پر محمول ہے جیسے حضرت عمرؓ جانتے ہونگے ابن عمرؓ نہ جانتے
ہونگے ۳ وہ حکم جو صرف بیٹے کی خوشی کے خلاف ہو شرعی مخالفت یا اور کوئی مضرت پائی نہ جائے
اسکی تعمیل ضروری ہے ۴ اگر والدین کی حاجت و دفع ضرر و جلب منفعت سے متعلق ہو
بیٹے کو اسمیں سوا مشقت کے اور کچھ نقصان نہیں اسکا ترک کمال درجے کی ناشکری و
شقاوت ہے بحث جب باپ کو تکلیف دینا اور زبان سے اُف کہنا ممنوع ہے تو جواز قتل
کیونکر ہو سکتا ہے جیسا کہ روایات فقہ سے واضح ہے کہ کافر باپ اگر لشکر کفار کے ساتھ ہو تو
بیٹا خود قتل نہ کرے بلکہ اُسے حرب و ضرب کے فنون سے مشغول رکھے تاکہ دوسرا غازی کام تمام
کردے اور اگر باپ خود حملہ کرے تو قتل کرنا اپنے ہاتھ سے بھی جائز ہے جواب اس اشکال کا تد
دقیق پر مبنی ہے یعنے عظمت والدین انکی بکمال شفقت و پرورش کی وجہ سے ہے اور صورت جہاد
میں مقابل آنا ان دونوں وصفون کا منافی اگر ایسے حال میں بھی ابوت کا پورا لحاظ رہے تو
اجتماع نقیضین تسلیم کرنا پڑے مگر جبتک اُدھر سے صرف مقابلہ ہے صورۃً ابوت اور ابنیت قائم
یہ دونوں امر قتل کو مانع ہیں نصرت اسلام و دفع مضرت مسلمین کی مانع نہیں ہو سکتے لہذا خود ہاتھ
روکے رکھے اور دوسرے کو موقع دے اور جب باپ نے حملہ کیا تو ابوت صوری بھی نہ رہی اور بنیت
بھی جو فرع ابوت ہے ساقط ہو گئی اور حکم قتل کافر و نصرت اسلام واجب العمل ہوا اور یہ دست درازی
ایذا بھی نہیں بلکہ ضروریات حفظ نفس و نصرت دین و دفع شر عن المسلمین و کسر کفر و اعلاء کلمۃ اللہ
سے ہے پس بیٹے نے اپنے فعل و شرارت سے باپ کو ایذا نہیں دی بلکہ اوسکی شرارت نے اُسے
خود خوار کیا اور ممکن ہے کہ کہا جائے کہ حالت اضطرار میں برعایت نصوص متعددہ احکام حقوق
والدین مخصوص ہونگے دو طرح پر ۱ یہ آیت مخصوص منہ البعض ہے جیسا کہ فلا تطعہما سے مفہوم ہے

سورہ لقمان میں ۲ جگہ ۱۴

اسلیے کہ باپ اپنے مرغوب اور محبوب امر مین جب بیٹے کو نافرمان پائیگا اُسے ضرور دلی صدمہ ہوگا لیکن
جبکہ کفر و معصیت مین حکم منع ایذا ساقط ہوا تو اس ضرورت و اضطرار مین بھی باجماع اُمت یا
بآثار مقبول دوسری تخصیص جائز ہوگی باقی احکام بحال رہے ۔۲ کافر کے [illegible] سے بعض احکام
آدمیت مثل عصمت نفس و مال و حرمت رقیت و ولایت ساقط ہوجاتے ہین اور باپ بھی باوجود کمال
عظمت میراث وغیرہ سے محروم ہو جاتا ہے [illegible] اپنی نہایت و کمال کو پہنچ جاتا ہے
احکام سقوط آدمیت بھی کامل ہوجاتے ہین [illegible] اور پس یہ قتل و رحم مقابل و سنت کفر
اسقاط آدمیت [illegible] ہوگا [illegible] کہ وہ آدمیت حقیقی ہے اور آدمیت
کفرت [illegible] زائل ہوگی ۔ یہ فعل ہوا ہے
نفس [illegible] بلکہ [illegible] باپ ہے [illegible] نے اپنے رب خالق کی ناشکری
[illegible] اُسکا [illegible] اُسے ذلیل و رسوا
کیا اور بھی مسائل [illegible] موجود ہین مثلاً قاضی خلیفہ کا باپ اگر کوئی جرم قابل تعزیر یا حد
کرے [illegible] زیادہ مین [illegible] کہ قاضی خود
حکم نہ کرے [illegible] دعا سے ترحم بحق
والدین مامور ہے [illegible] کہ واجب ہو اگرچہ [illegible] دعا مستحب ہوگی ۔
جواب والدین کافر کے حق مین دعا [illegible] مشرکین سے منسوخ ہے
اور کہا بعض نے آیت بحق والدین کافر مخصوص ہے یعنے اُنکے لیے دعا نکی جائے اور کہا بعض نے
مامور دعا [illegible] والدین کافر ہون تو دعا سے ہدایت
و ایمان [illegible] مغفرت و رضوان چاہیے مسئلہ بعد موت والدین مالی یا بدنی
ثواب پہنچانا [illegible] فاتحہ کہتے ہین آیت سے ثابت ہاں وہ زوائد محظور جو
عوام نے ایجاد کیے ہین [illegible] قرآن اور اکثر حدیثون سے واضح ہے کہ اللہ کے حقوق کے
بعد حق والدین پر کسی کو ترجیح نہین مگر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب اور حقوق اتباع
اس سے بھی بڑھا ہوا ہے [illegible] سامنے زور سے نہ بولو ۔ آپکے بلانے
کو دوسرون کے بلانے کے برابر نہ سمجھو (گو یہ دوسرے ماں باپ ہی کیون نہون) آپکی اطاعت
اللہ کی اطاعت ہے اس سے باطل ہوگیا زعم اُنکا جو سمجھے ہین کہ حضور مثل بڑے بھائی کے ہین
باپ کی اطاعت مین شروط و قیود بالا ملحوظ ہین اور رسول کی اطاعت مین مطلقاً انقیاد و قبول ہے

لطیفہ باپ کی تعظیم منصوص ہے اور استاد دین و شیخ طریقت کی تعظیم و حقوق پیغمبر کی تعظیم و حقوق سے ماخوذ ہیں لیکن وہ باعتبار نفس او لطیفہ ہے اور یہ باعتبار اصل اقوی لطیفہ باپ خروج حقیقت سے منشعبی مجاز ہیں اسکے سبب اور شیخ مجاز سے حقیقت کا مسئلہ اگر باپ خلاف بیٹے کو کسی شیخ کی خدمت وصحبت سے روکے طالب کو چاہیے کہ اس تحریک کو عین امر و رضائے شیخ سمجھکر گوارا کرے اور شیخ کو چاہیے کہ امر کرے اس بیٹے کو اطاعت والدین رضائے حق ہے شیخ و مرید دونون اس کے طالب ہیں الا منصب علم و طریق معرفت میں اطاعت نہیں اس لیئے کہ جاہل علم و معرفت حق والدین کی نہیں پہچان سکتا

رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ إِن تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ
رب تمہارا خوب جانتا ہے جو دلون میں تمہارے ہے اگر ہوگے تم نیک تو وہ ہے

پروردگار عالم تمہارے اگر تم نیک ہو گے	كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا واسطے رجوع کرنے والوں کے بخشنے والا	تمہاری بات خوب جانتا ہے تو اللہ تعالے اوابین

کے گناہ بخشدیتا ہے اواب بروزن فعال مبالغے کے لیے ہے یعنے بسیار رجوع کنندہ ف یعنے یہ توحید و ترک شرک و احسان و تعظیم والدین و دعائے خیر اگر کسی غرض فاسد سے نہیں ہے تو ضائع نہیں پس تم اپنی نیت صالح یعنے خوف خدا و تحصیل رضا کیوجہ سے اواب ہوجاؤگے اور اللہ کو غفور پاؤگے

وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا
اور دے قرابت والے کو حق اسکا اور مسکین اور مسافر کو اور خرچ نہ کر بیجا خرچ کرنا

اور حق قرابت ادا کر اور مسکین و مسافر کو دے اور صرف بیجا نہ کر ف آیت میں خرچ کے ساتھہی اسراف سے روکا تاکہ مصالح انتظامی فوت نہ ہون اس سے معلوم ہوا کہ مفلس محض ہوجانا مقصود و مطلوب شارع نہیں تبذیر کہا ابن مسعود نے بیجا مال اوڑانا ف ہر ایسا خرچ جو موجب عصیان یا مانع ادائے حقوق ہو یا اُس سے کوئی جائز فائدہ نہو تبذیر ہے اور شرع میں ممنوع حقہ سے مراد حقوق واجبہ ہین پس حق مسکین و مسافر مال زکوۃ سے متعلق ہے اور نفقہ اقارب ہر مال مملوک سے پھر نفقہ تین چیزون سے متعلق ہوتا ہے ۱ اتحاد دین ۲ فقر مستحق ۳ غناء معطی پھر حقدار تین درجے کے ہین ۱ جو بدون ان تینون شرطون کے مستحق ہین جیسے اولاد صغیر و زوجہ کہ خواہ مومن ہون خواہ کافر محتاج ہون یا توانگر معطی مفلس ہو یا صاحب زر نفقت

واجب الاداء ہے ۔ دوجنمین سوا سے دین کے دونون شرطون کا لحاظ ہے جیسے نفقہ والدین کا فرو مومن دونون پاتین بشرطیکہ خود محتاج اور اولاد مالدار ہو ۔ جنمین تینون امر مشروط ہین یہ دوسرے ذی رحم اقارب ہین مشکوۃ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَهٗ فِیْ رِزْقِهٖ وَیُنْسَاَ لَهٗ فِیْ اَثَرِهٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ ۔ جو دوست رکھے کہ اوسکا رزق کشادہ ہو اور اُسکی عمر بڑھ جائے تو صلۂ رحم کیا کرے

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ کَفُوْرًا ۝

البتہ فضول خرچ ہین بھائی شیطانون کے اور ہے شیطان اپنے ربکا ناشکرا

یعنے فضول خرچ شیطانون کے بھائی اور مددگار ہین اور شیطان اپنے رب سے کفر کرتا ہے اسلیے کہ مال اللہ کی نعمت ہے انتظام معاش و اہتمام امور دین مال سے متعلق ہے تو ایسی نعمت کو ضایع کرنا مستحق کو نہ دینا ناشکری اور شیطنت ہے

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا

اور اگر روگردانی کرے تو اونسے طلب رحمت مین اپنے رب سے کہ امیدوار ہے اوسکا

یہ معطوف ہے وآت ذا القربی پر اور اگر آپ اُن سے بانتظار مال و اُمید رحمت ذوالجلال

فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّیْسُوْرًا ۝

پس کہہ تو اونسے بات آسان

اعراض کرین تو تعظیم اور محبت کی باتین کیجیے تاکہ دل شکستہ نہون جار ابتغا سے مراد انتظار یعنے بانتظار مال اونسے روگردانی ہو رحمۃ کنایہ ہے فراغت و وسعت مال سے کیونکہ فقر سبب ہے طلب مال کا اور طلب مسبب ہے لہٰذا سبب کو مسبب کے نام سے ذکر کیا حاصل یہ ہے کہ اگر کچھ نہ دے سکو اس لیے کہ مال موجود نہین تو اونسے اچھی بات کہو سمجھا دو یا وعدہ کرو نرم زبانی و شیرین بیانی سے خوش کرو ۔ مسئلہ بحالت مقدرت بعض مصارف خیر واجب اور بعض مستحب ہین اور بحالت فقر و تنگدستی جواب شیرین و کلمات تسکین لازم ۔ ربط ذکر ہ و منع اسراف و تعلیم حالت فراغت و افلاس کے بعد ایک قاعدۂ کلیہ ارشاد ہوتا ہے

وَلَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

اور نہ کر ہاتھ اپنا بندھا گردن مین اور نہ کھول اُسے پورا کھولنا

اپنے ہاتھ گردن مین بخل کا سا کہ نہ اختیار کرو اور مٹھی بند نکرلو باندھکر نہ ڈالو یعنے

فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۝

تاکہ بیٹھے ملامت زدہ حسرت والا

اور نہ کھولو اُسے پورے طور پر یعنے سب مال خرچ نہ کر ڈالو تاکہ انجام کار مین بوجہ شومی نحوست

ف ۵ دادا نانا بھی ماں باپ مین داخل ہین ۱۲ منہ ف ۶ معتبر نسخون مین بعض مفسرین لکھتے ہین بعض

بخل کے یا بسبب افلاس و تہیدستی اسراف کے ملامت زدہ دل میں پچتاتے لوگون کے طعنے سنتے تھے متاسف نہ بیٹھو ف آیت سے افراط و تفریط کی ممانعت ظاہر مالی انتظام اور رفقیر اور نفس دونون کی رعایت ملحوظ معالم جابرؓ نے کہا ایک لڑکا حضور مین آکر کہنے لگا میری مان حضور سے کپڑا مانگتی ہے اسوقت صرف وہی قمیص تھا جو آپ پہنے تھے وعدہ فرمایا پھر وہ لڑکا آیا اور کہا کہ مان یہی قمیص عطر مانگتی ہے حضور حجرے مین چلے گئے اور کرتا اوتار دیا جب اذان ہوئی آپ بجائے برہنگی جا نہ سکے مشتاق جمال مضطرب ہوے آئے تو دیکھا کہ حضور برہنہ ہین آ نہین سکتے حضرت حق سے خطاب آیا اے نبی کریم اسقدر داد دہش کہ خود برہنہ رہین اور ہاتھ نہ رُکے بس کیجیے اور اندازہ تو سطاً ہاتھ سے نہ دیجیے ف بخل کی حرمت ظاہر مگر داد دہش کی تحدید قابل غور ہے اس لیے کہ اگر ممنوع اسراف ہے تو کل البسط زائد ہوا جاتا ہے فضول خرچی حرام ہے کم ہو یا زیادہ اور اگر مصارف کی حد بیان فرمائی گئی ہے تو ایثار کے جو محمود و مختار ہے کیا معنے ہونگے صحابہ سے ایسے مصارف کہ ایک حبہ اپنے لیے نہ چھوڑا ہو اکثر محل مدح مین مذکور ہین۔ اور محل نزول پر قیاس کرنا ہو نہین سکتا مورد خاص ہو تو ہوا کرے حکم تو عام ہی رہیگا۔ بس ضرور ہوا کہ تو آداون مصارف سے ممانعت کی گئی ہے جنکا کوئی اچھا عوض نہ دنیا مین ہے نہ دین مین بلکہ محض ناموری نکات ہمتِ نفس کے لیے مال اوڑایا جائے جیسے ہمارے ملک مین شادی بیاہ کے بعض خرچ خواہ وہ مصارف مراد ہین جو خیر کے پردے مین حد شرعی سے متجاوز ہو جاتے ہین جیسے مساجد کی تزئین مین بیجا تکلف یا روشنی وغیرہ بضرورت مصارف اور مجالس خیر شان و تجمل مین مبالغہ جو من وجہ خیر نظر آتے ہین مگر حقیقۃً فضول ہین کیا مجالس کے زرین نقش و نگار اور بیش قیمت فرش اور نہایت پر تکلف روشنی سے کسی نمازی کو کچھ فائدہ ہو سکتا ہے بلکہ عابدان عند اد وست کو کبھی کبھی اوسکے تعجب اور تماشے سے لذت حضور و احراق قلب و خشیت مین کمی پائی جاتی ہے لہذا اسے موجب ملامت و تحسر فرمایا اور جبکہ ایسے مصارف سے آدمی کو چارہ نہین ایک مناسب حدتک اجازت بھی دیدی

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ط اِنَّهٗ كَانَ

بیشک رب تیرا کشادہ کرتا ہے روزی جسکے لیے چاہیے اور تنگ کرتا ہے البتہ وہ ہے اپنے

بیشک رب تیرا جسکا چاہے اور تنگ	بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا	کشادہ کرتا ہے رزق کرتا ہے وہ لپنے بندونکا
	بندون پر خبردار نگہبان	

ع ۸
۳

محافظ اور اُن کے حال سے خبردار ہے ربط بعد اثبات رزاقی و تحفظ فرمایا

وَلَا تَقْتُلُوٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ

اور نہ قتل کرو اولاد کو اپنی خوف سے فاقے کے ہم کھلاتے ہیں ان کو اور تم کو

خبردار اپنی اولاد کو کر انھیں کھانا

اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝

بیشک قتل کرنا انکا ہے گناہ کبیرا

مار نہ ڈالو اس ڈر سے کون دیگا ہم انھیں

اور تمھیں دونوں کو روزی دیتے ہیں ہو انکا مار ڈالنا بڑا گناہ ہے **مسئلہ** باپ بیٹے کو قتل کر ڈالے تو قصاص سے محفوظ اور میراث سے محروم ہے ایسے ہی دادا۔ نانا۔ دادی۔ ماں۔ نانی اور تخفیف بحق پرورش دنیا میں ہے آخرت میں نہیں **مسئلہ** حمل گرا دینے کے دیت میں آنحضرتؐ نے ایک غلام دلوایا ہے **کبیر** عرب ایام جاہلیت میں لڑکیوں کو مار ڈالتے کہ نہ یہ مرد میدان ہیں نہ صاحب خنجر و سنان انکی زندگی سے عار مصاہرت و بار کفالت کے سوا کیا حاصل املاق فقر سے متعلق نہیں اس لیے کہ قتل بے حق شرعی ہر حال میں حرام ہے نیس یہ قید انکی عادت کے اعتبار پر محمول ہے خطا قرآن میں وارد ہوا اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ جس زندہ در گور سے پوچھی جائے کہ کس قصور پر ماری گئی زیادہ بیان اسکا پارۂ عم سورۂ والشمس کورت میں آئیگا ابن کثیر ابن مسعودؓ نے حضور سے کہا کون گناہ بڑا ہے فرمایا شرک عرض کی پھر فرمایا یہ کہ اپنی اولاد کو مار ڈالے اس لیے کہ تیرے ساتھ کھائیگا۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝

اور نہ پاس جاؤ زنا کے بیشک وہ ہے بے حیائی اور بری راہ

لا تقربوا سے مراد لا تفعلوا اسلیے کہ زنا فعل ہے اور فعل سے نہ قرب ممکن ہے نہ بعد ہیں مجاز ہے (لا تزنوا) سے مگر لفظ قرب سے بوس و کنار و نظر داعی زنا و خلوت اجنبیہ دل میں تذکر و تصور عزم و تلذذ بذکر فحش وغیرہ سب ممنوع ہو گئے جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا کہ آنکھ کان یہ سب زنا کرتے ہیں مگر فرج انکی مصدق ہے یا مکذب یعنے یہ اگر سب کچھ ہوا اور کچھ نہ ہوا تو بری ورنہ ماخوذ ہیں فاحشہ بے حیائی جس کے فعل یا قول سے صاحب طبع سلیم کو حیا آئے ابن کثیر ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضور میں ایک نوجوان آیا اور زنا کرنے کی اجازت مانگی لوگ اسپر جھکے اور کہا چپ چپ آپنے فرمایا اسے قریب لاؤ جب پاس آیا بٹھلایا اور فرمایا اپنی ماں سے زنا پسند کرتا ہے بولا نہیں یا رسول اللہ اللہ مجھے آپ پر فدا کرے اور نہ کوئی آدمی ماں سے زنا پسند کرتا فرمایا

بھی سے چاہتا ہے یہی جواب دیا پھر بہن اور بیٹی اور خالہ کا ذکر کیا اور ہر بار وہ مرد یہی کہتا تب
دست مبارک اُسپر رکھا اور کہا اے اللہ اسکے گناہ بخش اور دل پاک کر اور عفت عطا فرما پھر وہ
جوان کسی پر نظر نہ ڈالتا ف زنا وہ بے حیائی ہے جسے انسان خود بھی پسند نہیں کرتا اسواسطے
کہ دنیا میں اسکی سزا رجم یا سو کوڑون کی مار اور آخرت مین نار ہے مشکوۃ لَا يَزْنِي الزَّانِي
حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ نہین زنا کرتا کوئی زانی جب زنا کرتا ہو اور مومن بھی رہے اور ابن عباسؓ
نے اپنی انگلیون مین انگلیان ڈالکر نکال لین اور کہا اسطرح ایمان سے علیحدہ ہو جاتا ہے پھر اگر
توبہ کی تو ایمان پھر آجاتا ہے اور کہا بخاری نے نہ مومن کامل ہوگا نہ نور ایمان رہیگا ابو مسعود
حذیفہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا زنا سے بچتے رہو اسمین چھ خرابیان ہین دنیا مین
تین ۱ کم قدری و بے وقعتی ۲ محتاجی ۳ عمر کم ہونا اور تین آخرت مین ۴ اللہ کا غضب
۵ حساب کی سختی ۶ دوزخ مین مدت دراز تک رہنا مشکوۃ يُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ
اللَّيْلِ فَيُنَادِي مُنَادٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى هَلْ مِنْ
مَكْرُوبٍ فَيُفَرَّجَ عَنْهُ فَلَا يَبْقَى مُسْلِمٌ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
لَهُ إِلَّا الزَّانِيَةَ تَسْعَى بِفَرْجِهَا أَوْ عَشَّارًا آسمان کے دروازے آدھی رات سے کھولدیے جاتے
ہین تو ایک پکارنے والا پکارتا ہے کوئی دعا کرنے والا ہے کہ قبول کیا جاوے اسکے لیے ہے کوئی سائل کہ
دیا جائے ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اُسے کشادگی دیجائے پھر کوئی ایسا مسلمان باقی نہین رہتا
کہ دعا کرے اور اسکی دعا قبول نہو مگر زانیہ جو اپنی شرمگاہ سے کسب وسعی کرتی ہے یا وہ ٹیکس لینے
والا (جو خلاف حکم شرع ظلمًا آدمیون کے مال پر دست درازی کرین) ان دونون کی دعا قبول
نہین ہوتی ترغیب اور فرمایا اِنَّ الزُّنَاةَ تَشْتَعِلُ وُجُوهُهُمْ نَارًا زانیون کے مُنھ
انگارون کی طرح شعلہ زن ہونگے اور فرمایا اِذَا زَنَى الرَّجُلُ اُخْرِجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ فَكَانَ عَلَيْهِ
كَالظُّلَّةِ فَاِذَا اَقْلَعَ رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ جب آدمی زنا کرتا ہے ایمان اوسکا اُس سے علیحدہ
ہوکر سائبان کیطرح رہتا ہے جب علیحدہ ہوتا ہے پھر ایمان آجاتا ہے۔ حضرت علیؓ سے مروی
ہے کہ قیامت مین ایک ہوا سے بدبو چلیگی جس سے سب پریشان ہونگے پھر ایک آواز
آئیگی تم جانتے ہو کہ یہ بو کیسی ہے سب کہین گے ہمکو نہین معلوم جواب ملیگا یہ بو ہے بدزانیون
کے شرمگاہ کی ہے جو بے توبہ کیے مرگئے۔ فرمایا اَلْمُقِيْمُ عَلَى الزِّنَا كَعَابِدِ وَثَنٍ جو زناکاری
پر اڑا رہے وہ مثل بت پرست کے ہے فرمایا جہان سود اور زنا شایع ہوجایگا محتاجی

پھیل جائیگی (جسطرح ہمارے زمانے مین یہ دونون امر بکثرت شائع ہین مصیبتاً شرفائی دوقتن مین

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَمَن قُتِلَ

اور نہ قتل کرو جان کو جسے حرام کیا اللہ نے مگر حق پر اور جو قتل کرے

مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ ۖ

مظلوم کو تو تحقیق بنائی ہمنے اسکے ولی کے لیے حجت پس نہ زیادتی کرے قتل میں

إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا

بیشک مقتول ہے مدد دیا گیا

اور قتل نفس جسے اللہ تعالے نے حرام کردیا ہے بدون حق کے نہ کرو اور جو کسی
مظلوم کو قتل کریگا تو (رسوا و مغلوب وخاسر ہوگا اسلیئے کہ) ہمنے ولی مقتول کے لیے حجت وغلبہ
عطا کیا ہے پس اسے قاتل اپنی جان کو ضایع وتباہ نہ کر بوجہ قتل ناحق کے بیشک مقتول دنیا مین
باعانت حکام وگروہ انصاف پرست منصور اور آخرت مین بوجہ قصاص غالب ہے اور بعض تفسیرون
مین یون بھی ہے کہ اسے ولی مقتول تو قصاص قتل مین اسراف اور حد سے تجاوز نہ کر اور مظلوم ہونے
کے بعد ظالم نہ بن اسلیئے کہ ہم نے تجھے صاحب نصرت وحجت کردیا ہے تجھے زیادتی زیبا نہین یا اگر
تو عوض قتل مین اسراف کریگا تو قاتل مدد دیا جائیگا بحق سے وہ لوگ نکل گئے جو کافر حربی یا واجب
القتل ہون یا بحق سے مراد قصاص یا رجم یا کفر وارتداد وغیرہ **مظلوماً** یعنے بعد قتل پس جو
شخص ظالم ہو مگر شرعاً قتل اسکا حلال نہو تو وہ بھی بعد قتل مظلوم سمجھا جائیگا ولی وارث مقتول جو
مدعی ہوگا **سلطان** حجت غلبہ تفصیل اسکی سورۂ بقرہ مین گذر گئی یعنے قصاص یا دیت **یسرف**
بیا و تا دونون قرائتین ہین (کبیر) **فی القتل** فی اقدام القتل یا فی انتقام القتل **منصور** مدد دیا گیا
دنیا مین اور آخرت مین ترمذی نے روایت کی کہ حضور نے فرمایا دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ
فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ
اور دعا مظلوم کی اللہ تعالی بالائے غمام بلند کرتا ہے اور آسمان کے دروازے اسپر کھولدیے جاتے
ہین اور فرماتا ہے پروردگار عالم مجھے اپنی عزت کی قسم مین تیری مدد کرونگا اگرچہ تھوڑے دیر بعد ہو

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ

اور نہ پاس جاؤ مال یتیم کے مگر اس طریق سے کہ وہی اچھا ہے یہانتک کہ پہونچے

أَشُدَّهُ ۚ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا

جوانی کو اپنے اور پورا کرو وعدہ بیشک وعدہ ہے پوچھا گیا

اور مال یتیم کے پاس نہ جاؤ یعنی اُسمین تصرف و دست اندازی نہ کرو مگر اُس عنوان سے جو مشروع و قرین مصلحت ہے (اسکی تفصیل صفحہ ۱۵۰ جلد اول مین گزری) یہانتک کہ یتیم جوان و عاقل ہوجائے اگرچہ کسی کا مال کھا لینا جائز نہین مگر یتیم کا ذکر بغرض مزید احتیاط و کمال تاکید فرمایا اور اسلیے کہ بوجہ ولایت یا بوجہ عدم حراست مال یتیم مین تصرف بیجا کا موقع اکثر ملتا ہے ابو سعودی نے غایت اُس تصرف احسن کی بیان فرمائی جو مال یتیم مین بلفظ احسن کیا جاتا ہے نہ غایت عدم اکل اسلیے کہ وہ ہمیشہ ہے اور اپنے وعدے پورے کرو خواہ حقوق اللہ مین ہون خواہ حقوق العباد مین بیشک دنیا مین کفار کلام و آخرت مین بیشک عہد وفاے عہد و نقض عہد سے بازپرس ہوگی مسلم لکل غادر لواء یوم القیامۃ ہر بدعہد کے لیے قیامت مین ایک جھنڈا ہوگا یعرف بہ اس سے وہ پہچانا جایگا

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ذٰلِكَ

اور پوری کرو ناپ جب ناپو تم اور تولو اوس ترازو سے کہ سیدھا ہے یہ اچھا ہے

اپنے ناپ تول پوری	خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا	کرو یہ اچھا طریقہ ہے
ترغیب کہا ابن عمرؓ نے	اور نیک بازگشت ہے	فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے مین پناہ مانگتا ہون کہ یہ پانچ امر تم مین جاری ہون ۱ فحش جس قوم مین شایع ہوا طاعون اور ایسے دردون مین گرفتار ہوگی جو پہلے نہ تھے ۲ ڈنڈی مارنے یعنے ناپ تول مین کمی کی شامت سے ظلم سلطان و قلت آمدنی ہوتی ہے ۳ منع زکوۃ سے پانی نہین برستا اور نہوتے جانور تو ذرا بھی پانی نہ برستا ۴ اللہ و رسول کا عہد توڑنے سے دشمن غالب ہوجاتا ہے اور اُنکا مال چھین لیتا ہے ۵ خلاف کتاب حکم کرنے والے آپسمین لڑا دیے جاتے ہین - افسوس کہ یہ پانچون عیب ہماری قوم مین جاری ہین اور ہم بے خبر تنبیہ ان گناہون کو ایسی سزائین لازم ہین مگر یہ بلائین انھین گناہون پر موقوف نہین ربط بعض امور کا حکم اور بعض کی ممانعت فرماکر ایک کلیہ تعلیم کیا کہ تزکیہ کامل و صفا حاصل ہو اور غالبا ممنوعات کے پاس بھی نجائین

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا

اور نہ پیروی کر اوسکی کہ نہین اُسکی تجھکو علم بیشک کان اور آنکھ اور دل سب یہ ہین اُس سے پوچھے گئے

اوس چیز کے پیچھے نہ پڑ جسکا تجھے علم نہین اسلیے کہ کان آنکھ - دل سے بازپرس ہوگی ف آیت کی تعلیمات اسقدر وسیع ہین کہ ایک دفتر بھی غالبا کافی نہو اور شاید اسی وجہ سے مفسرین نے

اسپر زیادہ زور نہین دیا یا سمجھنے والون کے فہم پر اعتماد کیا گیا تاچیز اجمالاً کچھ عرض کرتا ہے لاتقف
نہی تحریمی ضرور ہے مگر جسطرح علم کے طریقے مختلف ہین حکم بھی مختلف ہے اول بے سمجھی بوجھی بات
اگر منسوب وہی ہے تو حمق و زیانکاری ہے اور دینی ہے تو حرام - اسی بنا پر تمام ادیان باطلہ و
رسم پرستی قابل ملامت قرار پائی اس لیے کہ دہریت و بت پرستی وغیرہ کے لیے کوئی علم اللہ
کی طرف سے نہین اور اسمین شک نہین کہ بے سمجھی بوجھی بات اگر دینی امور مین داخل کیجائے
تو دین کو تباہ کرتی ہے اور دنیاوی کامون مین دنیا کو خراب کرتی ہے - افسوس کہ جاہل مسلمان بھی
بہت کچھ لیے پرکی اوڑاتے ہین یہود و نصاریٰ نے دعویٰ کیا کہ ہم اللہ کے بیٹے اور دوست ہین
جنت ہمارا گھر ہے دوسرے کا اوسمین گزر نہین - یہ بھی جنت اپنی ملک سمجھے ہین پیغمبر کی بات مانین
یا نہ پیغمبر انکی شفاعت ضرور کرینگے اللہ والون کے لیے اللہ کے احکام کی ضرورت نہین شریعت اور
ہے اور فقیری اور - ایسے ہی سالار کا جھنڈا - تعزیہ داری اور اوسکے متعلقات امور یا پیر پرستی
قبر پرستی کے قواعد عرسون مین بعض عجیب طریقے باپ دادا کی رسمین ملک و قوم کی تقلید جنکے
لیے نہ کوئی سند ہے نہ دلیل مگر اڑے ہوے ہین فرض ترک ہو واجب چھوٹے مگر رسم نہ ٹوٹے
دوم علم ہو مگر صرف تجربون اور قرینون سے اللہ و رسول سے تعلق نہین - یہ خیال دنیا مین
معتبر و مفید ہے مگر دین مین انکا دخل نہین جیسے خواص طب - تفصیلات علم ہیئت - اور دوسرے
علوم عقلیہ - اسی بنا پر ہم کہتے ہین کہ مسئلہ گردش فلک و سکون ارض و ماہیئت برق و ابر
و علت خسوف و کسوف وغیرہ کو دین سے کچھ واسطہ نہین سوم علم ہو دلائل شرعیہ سے مگر مرتبۂ
یقین تک نہین جیسے اخبار احاد یا تاویلات نصوص یا استنباط مجتہدین یا وہ حکم جو کسی وصف و علت
کے رو سے دیا جائے مگر وہ وصف و علت محض تجربے یا عقل سے ثابت ہو جیسے ایک
طبیب نے کہا کہ زید کو پانی یا فاقہ مضر ہے اس بنا پر اوسے تیمم و افطار کی اجازت دی گئی یا
تجربے سے ایک شے کا مسکر یا زہر ہونا ثابت ہوا اسی بنا پر اوسکی حرمت کا حکم دیا گیا ایسے
علم پر عمل واجب اور اعتقاد غیر لازم ہے اور اسی قبیل سے ہے وہ علم جو اللہ والون کو
مکاشفات سے حاصل ہو نہ تو ظاہر شرع کے خلاف معتمد ہوگا اور نہ دوسرون پر حجت ہے
حکم کشفی مین کچھ عموم نہین + اور نہ اوسپر عمل لزوم نہین + چہارم علم قطعی جو کتاب اللہ و کتاب الرسول
یا اجماع امت سے حاصل ہو اسکے دو درجے ہین ۱ ثابت غیر مامور جیسے آسمان زمین جن
شیاطین وغیرہ انکا وجود قطعی ہے مگر حکم نہین دیا گیا کہ تم ان پر ایمان بھی لاؤ پس انکار انکا کفر ہے

تاکہ تکذیب خدا اور رسول لازم نہ آئے اور سکوت انمین جائز ۔ اسلیے کہ امر یقین ہے مگر ثابت و مانو
جیسے وجود ملک و جنت و نار و حشر و نشر انکا انکار کفر اور تصدیق فرض ہے اور یہ پچھلی صورت
نہی مین داخل ہی نہین ان السمع الخ صرف تین قوتون یعنے کان ۔ آنکھ ۔ دل کا بیان اور باقی
چار قوتون یعنے ہاتھ ۔ پاؤن ۔ زبان ۔ عضو نہانی سے سکوت خواہ اسلیے ہے کہ بحث ہے
حصول علم کی اور یہ سے آلے علم کے یہی ہین یا دوسری قوتین انمین ضمناً داخل ہین ۔ مثلاً زبان
بہت کچھ کر سکتی ہے مگر سر چشمہ اوسکے طاقت کا وہ علم ہے جو کان اور آنکھ کے ذریعے سے حاصل
ہوا اور وہ خیالات جو دل مین قایم ہون ایسے ہی ہاتھ گو انکا فعل قوی ہے مگر غالباً پاؤن کا پابند
اور اعضاے نہانی تو بالکل مجبور سے ہین یا یہ کہ سابق و مابعد مین انکا بھی ذکر آگیا ہے مشی
جو فعل ہے پاؤن کا آیندہ آتی ہے اور زنا اور قتل اور والدین کے حق مین کلمہ گستاخ اونکا ذکر
ہو چکا مسئلہ واجب ہے علم بقدر ضرورت اسلیے کہ عمل بے علم جائز نہین اجتہاد حضر
صوفیہ انھین آیتون سے ہے کہ تمام اعضا حساب مین محفوظ رہین اور ہر قوت اپنی اپنی
حیثیت سے ذکر و تعبد حضرت حق مین مشغول کر دی جائے تاکہ ادای امانت جسکی تاکید ہے
اور ادا سے شکر جو موجب مزید نعمت متحقق ہو اور رفتہ رفتہ یہ تمام قوتین انواع علم مذکورہ
سے فارغ ہو کر ایک اور ہی لطیف علم کے تابع بنجائین جو منتہاے ادراک اور جوہر
علوم ہے جسکی طرف اشارہ ہے وکذلک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض من اینما اسوقت انکی قوتین
مظہر صفات جلیلۂ قدیمہ بنجاتی ہین جیساکہ حدیث مین وارد ہوا کہ ہم اوسکے سمع و بصر بنجاتے ہین
مسئلہ مراتب سوال بحسب احوال عباد متفاوت ہین بعض سے انکار و کفر کا سوال ہوگا بعض
سے اطاعت و معصیت کی پرسش کسی سے امتناعت و عدم شکر کی بازپرس اور بعضون
سے یہ خطاب ہوگا کہ ہماری دی ہوئی قوتین ہماری غیر کیطرف تو متوجہ نہین کیگئین اسی بنا پر
حضور نے فرمایا کہ نجات بدون ترحم و فضل و عفو ممکن نہین

وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ

اور نہ چل | زمین مین | اکڑتا ہوا | بیشک تو نہ پھاڑ سکیگا | زمین کو | اور نہ

اور فخر و غرور سے اسلیے کہ تو اپنی قوت

تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝

پونہچیگا | پہاڑ کو | طول مین

اتراتا ہوا اکڑ کر نہ چل سے زمین کو پھاڑ نہ سکیگا

اور نہ اسقدر طول القامت ہے کہ پہاڑ تک پہونچ جائے پھر کیا حاصل ۔ یہ دونون عقلی وجوہ

ہین کہ آدمی اپنے ضعف اور حقارت کو دیکھے تکبر اور بڑائی نہ کرے ابن کثیر آپ نے فرمایا کہ تم مین سے پہلے ایک مرد تھا کہ عمدہ کپڑے پہنکر تبختر کیا کرتا اللہ نے اُسے زمین مین دھنسا دیا قیامت تک برابر یونہین دھنستا جائیگا اور ابن عمرؓ نے ایک شخص کو بہ تبختر چلتے دیکھکر فرمایا اِنَّ الشَّیَاطِیْنِ اِخْوَانًا شیطان کے لیے بھائی ہین۔ حدیث مین وارد ہوا کہ اللہ تعالے تبختر کو پسند نہین فرماتا مگر وہ تبختر جو مرد غازی بمقابلہ کفار صف جنگ مین کرے اور اللہ کے دشمنون کو ڈرائے مقبول و محبوب ہے

كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۝

سب یہ ہے بُرا پاس رب کے تیرے ناپسندیدہ

یہ تمام امور مذکورہ بالا یا یہ تکبر بنفسہ بد اسے اور تیرے رب کے حضور مین ناپسند ہے بعد دلیل عقلی کے نقلی وجہ بیان فرمائی کہ اللہ تعالے بھی پسند نہین کرتا۔

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا

اس سے کہ وحی کی طرف تیرے رب نے تیرے حکمت سے اور نہ بنا ساتھ اللہ کے معبود

اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝

دوسرا پس ڈالا جاۓ تو دوزخ مین ملامت کردہ

یہ احکام و ضوابط انہین سے ہین جو اللہ تعالی نے آپ پر وحی کی حکمت و احکام تعلیم کردہ آسمانی سے اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہرا نہین تو دوزخ مین ڈالدیا جائیگا ملامت کیا گیا اور مردود ہوکر تعلیم اخلاق کے اول و آخر مسئلہ توحید اس لیے بیان فرمایا کہ ابتدا بھی اسی سے ہے بے ایمان کا کوئی عمل مقبول نہین اور انتہا مین بھی یہی مقدم ہے اگر توحید پر خاتمہ نہو الخ سب کیا دھرا برباد ہے حکمت نبوت و احکام قرآن

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ

کیا برگزیدہ کیا تمکو رب نے تمہارے بیٹون سے اور خود اختیار کین فرشتون سے لڑکیان

اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ۝

بیشک تم البتہ کہتے ہو بات بڑی

آیا کیا یہ بات ہے کہ تمکو اللہ تعالے نے بیٹے چنے بہت مردانگی بخشی اور اپنے لیے فرشتون سے لڑکیان اختیار کین بیشک تم لوگ بہت بڑی بات کہتے ہو یعنے یہ قول تمہارا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین نہایت سخت بات ہے

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝

اور البتہ طرح طرح بیان کیا ہم نے اس قرآن مین تاکہ نصیحت پکڑین اور نہین زیادہ ہوتی انکو مگر نفرت

ع ۱۰

اور بیشک ہم نے اس قرآن میں بار بار نئی نئی عبارتیں اور مثالیں بیان کیں تاکہ نصیحت اختیار کریں سو یہی سمجھیں مگر کفار کے لیے سوا گریز و پرہیز کے اور کچھ فائدہ نہوا وہ کفر و انکار و وحشت و فرار میں ترقی کرتے گئے ربط ان نمائشوں کے بعد ایک دلیل مسکت سے یوں قائل کیا

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا

کہدیجیے اگر ہوتے ساتھ اللہ کے معبود جیسا کہ کہتے ہیں تو البتہ ڈھونڈتے

یعنے اے رسول کریم آپ الزاما انسے کہدیجیے اگر اللہ کے ساتھ اور	اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا	آپ الزاما انسے کہدیجیے
	طرف مالک عرش کے راہ	بھی دوسرے معبود

ہوتے جیسا کہ مشرکین کہتے ہیں تو البتہ وہ معبود مالک عرش یعنے خدا سے تنازع کی طرف کوئی راہ ڈھونڈتے مراد راہ سے غلبہ اور مقابلہ ہے یعنے دوسرا معبود موجود نہیں اور اگر ہوتا تو ضرور معبود حقیقی سے مخالفت و مقابلہ کرتا اسلیے کہ اگر عاجز ہوتا معبود مقابل نہوتا اور قادر ہوتا تو اپنے ارادوں میں اللہ تعالی کے ارادوں کا مقابلہ کرتا اور جبکہ یہ مسلم نہیں تو وہ بھی صحیح نہیں (اسکی تصریح اور پوری دلیل جو مشرکین کو دم مارنے نہ دے تفسیر آیہ وَلَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ میں آئے گی۔

پاک ہے اللہ تعالی	سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا	ان تمام تہمتوں سے
کہ مشرک کرتے ہیں	پاک ہے وہ اور برتر ہے اُس سے کہ کہتے ہیں کمال برتری	بعید و بالاتر ہے

کمال علو اور کمال بڑائی سے یقولون گو بحسب سیاق نظم مخصوص مشرکین ہے مگر باعتبار علو ذات پاک تمام موجودات کی نسبت کسی کا قول اور ادراک بیان کے لیے کافی نہیں فیضی

بتو عید تو ہر کس اندر عمل	بر مورچہ زد عماری فیل

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ

پاکی کرتے ہیں اسکے لیے آسمان سات اور زمین اور جو انمیں ہیں اور نہیں کوئی شے

اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا

مگر پاکی کرتی ہے حمد سے اسکی لیکن نہیں سمجھتے تم تسبیح انکی بیشک وہ ہے بردبار بخشنے والا

سعدی بذکرش ہر چہ بینی در خروش ست دلے داند درین معنی کہ گوش ست سات آسمان اور زمین اور جو کچھ انمیں ہے اور نہیں ہے کوئی اور شئے مگر یہ کہ سب اللہ تعالے کی تسبیح کیا کرتے ہیں ہاں یہ ہے کہ تم انکی تسبیح نہیں سمجھتے بیشک وہ بڑا بردبار ہے تمہارے گناہ

اور سرکشی دیکھتا ہے اور درگذر کرتا ہے بڑا غفور ہے کہ معاف کر دیتا ہے مَن ذوی العقول کے لیے ہے لیکن مراد اس سے عام ہے ہر موجود بے جان ہو یا حیوان اسلیے کہ ۱۔ اگر صرف ذوی العقول مراد ہوتے تو نہ اوس میں مخاطب بن سکتے اور نہ اونکی تسبیح غیر مفہوم کہی جاتی ۲۔ باعتبار شرف و غلبہ غیر ذوی العقول تابع بنادیے گئے ۳۔ چونکہ معرفت الٰہی اور تسبیح رحمٰن کی عقل سب کو ہے لہذا ہر شے کو ان کے تحت مین لانا احسن ہے و ان الخ چونکہ سات آسمانون کی قید سے عرش و کرسی جو ہنوز نہین کے ذکر سے جو کچھ انکے ماورا فرض کیا جاسے غیر داخل تھا فرمادیا (تمام موجود است) نفی جز لی نے کسی تخصیص کی گنجائش نہ رکھی یعنے نہین ہے کوئی ایک شے حقیر و عزیز

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا

اور جب پڑھتا ہے تو　قرآن　کر دیتے ہین ہم درمیان تیرے اور درمیان انکے　جو　نہین ایمان لاتے　آخرت پر　پردہ

مَّسْتُوْرًا ۙ وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا

چھپا ہوا　اور کر دیتے ہین ہم　دلونپر انکے　پردے　یہ کہ　سمجھین اُسے　اور　کانونمین انکے　بوجھ

اور جب آپ قرآن پڑھتے ہین ہم آپکے اور کفار کے درمیان مین مخفی پردے جو اُنکو نظر نہین آتے ڈال دیتے ہین اور اسلیے کہ وہ قرآن سمجھ نہ سکین اُنکے دلون پر پردے اور کانون مین ثقل پیدا کر دیتے ہین ابن کثیر جب سورۂ تبت ید اُتری ابولہب کی بی بی ایک پتھر لے کر آئی حضور اقدس جلوہ افروز تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ایسا نہو یہ حضور کو دیکھ لے ارشاد ہوا وہ مجھے نہ دیکھ سکے گی پھر نزدیک آئی حضور کو نہ دیکھا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا تمھارے دوست نے میری ہجو کی ہے آپنے کہا نہین بخدا ای کعبہ پھر چلی گئی تفسیر کبیر میں اور روایتین بھی ایسی ہی منقول ہین ف یعنے قرآن پڑھتے وقت آپکو اُنکی نظرون سے چھپا لیتے ہین تاکہ ایذارسانی و بدعوائی نہ کرنے پائین اور انکے دل و گوش پر حجاب ڈال دیے کہ سمجھ نہ سکین معلوم ہوا کہ توفیق و فہم دین اللہ کے فضل پر ہے۔

وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝

اور جب یاد کرے تو ربکو اپنے　قرآمین　اکیلا　پھرین　پیٹھونپر اپنے　بھاگتے ہو

اور جب حق سبحانہ تعالےٰ کی توحید و تنزیہ قرآن مین مذکور ہو تو یہ مشرک پیٹھ پھیر کے بھاگ گئے ہین ف توحید سے مکدر ہونا علامت ہی مشرکین کی

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ

ہم　خوب واقف ہین اس بات سے کہ سنتے ہین وہ اسے جب کان لگاتے ہین طرف تیرے اور جب وہ

نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝

سرگوشی کرتے ہیں جبکہ کہتے ہیں ظالم نہیں پیروی کرتے تم مگر مرد جادو زدہ کی

یستمعون یہ ممکن ہے کہ متعدی کہا جائے (یعنی سناتے ہیں جیسے) کہا ابوسعود نے کفار حضور سے قرآن سنکر لغویات ملاکر مشہور کرتے۔ اور ہو سکتا ہے کہ لازم رہے یعنے خود طلب سمع کرتے ہیں نجوی کسی امر کے لیے چند آدمیوں کا مشورہ کرنا مسحور جسپر جادو کیا جائے یا دماغ بگڑا ہوا کفار عرب حضور کو ساحر مجنون زدہ کا ہن کہتے اور قرآن کو غلط طور پر شایع کرتے ارشاد ہوا ہم خوب جانتے ہین جو کچھ یہ لوگ سننا چاہتے ہین یا جو کچھ دوسرون کو آپکے نام سے سنانا چاہتے ہین جبکہ یہ لوگ آپکی باتون کیطرف کان لگاتے ہین اور جب آپکے بارے مین صلاح کرتے ہین تو ظالم یعنے ولید بن مغیرہ کہتا ہے اگر تم اسلام لائے اور آپکے پیرو ہوگئے تو نہوگے مگر ایک مرد جنون زدہ سحر کردہ کے پیرو

معالم

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝

دیکھ کیسی ماریں تیرے لیے مثالیں پس بہکے پھر نہ پاسکے کوئی راہ

ذرا آپ ملاحظہ تو فرمائیے آپکی کیسی کیسی مثالین بتا رہے ہین پس اپنے ان بیہودہ خیالون سے بہک گئے اور کوئی دلیل وحجت ومخلص نہ پاسکے

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝

اور بولے کیا جب ہوگئے ہم ہڈی اور ریزہ ریزہ کیا ہم اٹھائے جائینگے پیدایش نئی

اور تمسخر وتعجب سے کہتے ہین کیا جب ہم ہڈی اور خاک ہوگئے ذرہ ذرہ منتشر ہوگیا تو پھر نئے سرسے پیدا ہوکر اوٹھائے جائین گے

قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۝ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ فَسَيَقُوْلُوْنَ

کہہ ہوجاؤ پتھر یا لوہا یا کوئی خلقت انمین سے کہ بڑی معلوم ہوتو نمین تمہارے پھر کہینگے

مَنْ يُّعِيْدُنَا ۝ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ

کون دوبارہ بنائیگا ہمکو کہہ وہ ذات جسنے بنایا تمکو پہلے مرتبہ تو جھکا لینگے وہ طرف تیری سر اپنے اور کہینگے

تعجب کے جواب مین بنجاؤ یا لوہا یعنے نہایت	مَتٰى هُوَ ۝ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝ کب ہوگا وہ کہہ شاید کہ ہو نزدیک	اے نبی کریم آپ اونکے کہدیجیے خواہ تم پتھر

سخت وقوی ہوجاؤ یا کوئی اور ایسی مخلوق ہو جو تمہارے دلون مین بڑی نظر آئے جیسے پہاڑ

دریا آسمان وغیرہ (جواب محذوف ہے یعنے اس ضعف مین تو یہ دعویٰ بعض لغو ہے اگر یہ نہایت قوی وعظیم الخلقت ہوجاؤ تب بھی مرنے کے بعد جینا ضرور ہے) وہ کہین گے کہ اچھا ہمین دوبارہ کون زندہ کریگا ایسی قدرت کسے ہے اور بعد انتشار وانعدام کون حالت اصلی پر لاسکتا ہے تو تو آپ کہدیجیے وہی ذات قادر جس نے تمکو پہلے معدوم سے موجود کیا اب ایک حالت سے دوسری حالت پر نہ لاسکیگا یہ سنکر لاجواب ہوکر آپکی طرف سر جھکا دینگے یعنے خاموش ونادم ہوجائین گے یا تعجب وانکار سے آپ کیطرف متوجہ ہوکر کہین گے یہ بتایئے کہ وہ وقت جسے آپ قیامت کہتے ہین جسمین بلا بلانے کی دھمکی دیجاتی ہے کب آیگا کہدیجیے شاید کہ وہ وقت نزدیک ہی ہو یعنے اسکا تو علم سواے خدا کے کسی کو نہین مگر ہوسکتا ہے کہ قریب ہو ابن کثیر جب قبرون سے مردے اوٹھائے جائینگے اور اونکو نکلنے کا حکم ہوگا سب کے سب مطیع ہوجائین گے اور اوسکی حمد وثنا کرینگے اور حدیث مین وارد ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کہنے والون پر قبر مین وحشت نہوگی قبرون سے خاک جھاڑتے ہوے اوٹھین گے اور کہین گے لا الٰہ الا اللہ ایک روایت مین ہے کہ کہین گے الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن

يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ وَتَظُنُّونَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا ۝ ع

وہ دن کہ بلائیگا تمکو تو جواب دوگے اُسکی تعریف سے اور سمجھوگے نہ ٹھہرے تھے تم مگر تھوڑی دیر

یعنے قیامت کا وہ دن ہے کہ اُسمین تمکو حق سبحانہ تعالیٰ طلب فرمائیگا تو تم سب (جو آج سرکشی وتمسخر کررہے ہو اُسدن) جواب دوگے ثنا وصفت کرتے ہوے اور دل مین یہ سمجھوگے کہ دنیا مین ہم زندہ نہین رہے مگر تھوڑی دیر۔ پس گو تمکو دنیا کی عمر بڑی معلوم ہو مگر وہ بہت کم ہے **ف** اسمین اشارہ ہے طرف مضمون قریب کے

وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ

اور کہہ میرے بندونکو کہین وہ بات کہ وہی اچھی ہے بیشک شیطان وسوسے ڈالتا ہے اُنمین بیشک شیطان

اسے نبی کریم ہمارے غلامون سے کہدیجیے کہ وہ بات کہا کرین جو اچھی ہے

كَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا ۝

ہے واسطے آدمی کے دشمن کھلا ہوا

بیشک شیطان تمہارے درمیان مین وسوسے ڈالتا ہو بیشک شیطان آدمی کا کھلا ہوا دشمن ہو معالم کفار مومنین کو تنگ کرتے اور ایذا دیتے ارشاد ہوا تم جواب حسن ونرم بات کہو اسلیے کہ شیطان مفاسد برپا کرنے پر آمادہ ہے اور کہا گیا حسنیٰ کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہے یعنے تم اللہ ہی اللہ کیے جاؤ شیطانی وسوسون میں آکر کلمہ کسی حال اور کسی وقت مین بہتر نہین کہ آدمی غضب وغیظ یا جواب مخالف

جو تمھین مین وہ باتین منہ سے کہے جسمین اسکا فائدہ نہو بلکہ ہمیشہ وہی کہا کرے جو اُسکے حق مین مفید ہو۔

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝

رب تمھارا خوب جانتا ہے اگر چاہے رحم کرے تمپر اور اگر چاہو عذاب کرے تمپر اور نہین بھیجا ہمنے تجھے اُنپر کارکن

اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے چاہے تمپر (اے آدمیو) رحم فرمائے اور چاہے تو عذاب کرے اور ہمنے آپکو اے نبی کریم اونپر وکیل بناکر نہین بھیجا کہ اونکے نیک و بد کی پرسش آپ سے ہو آپ پیغام رسانی کر دین کوئی مانے یا نہ مانے ابو سعود یہ بیان ہے احسن کا یعنے تم اچھی ہی بات کہے جاؤ اسلیے کہ یہ تو اللہ جانے کسے توفیق ایمان دے اور رحم کرے اور کسے منہ زدل و گمراہ رکھے اور عذاب کرے

وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ

اور رب تیرا دانا ہے اوسکو جو آسمانون مین ہے اور زمین مین اور تحقیق فضیلت دی ہمنے بعض پیغمبرون کو بعض پر

تیرا رب خوب جانتا ہے اور زمینون مین اور	وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝	جو کچھ آسمانون مین ہے یہ تحقیق ہمنے بعض
	اور دی ہمنے داؤد کو زبور	

پیغمبرون کو بعض پر فضل عطا فرمایا ہے اور حضرت داؤدؑ کو زبور عنایت کی مَن عام ہے جملہ موجودات کو بے شعور باشعورون مین تغلیباً داخل ہین لبعض یہ بعض جسے دوسرون پر فضل دیا گیا ہے مجمل ہے پس تفسیر اسکی احادیث سے ہوگی اور حدیث صحیح مین وارد ہوا کہ مین سردار ہون اولاد آدم کا اور کچھ فخر نہین ۔ پس معلوم ہوا کہ وہ بعض ہمارے حضور ہی ہین سب پر افضل ابو سعود چونکہ زبور مین حضور کی سیادت و نبوت کا ذکر ہے لہذا بطور شہادت فرمایا کہ اونکی زبور مین دیکھ لو

ف یا یہ کہ ہم نے ایک کو دوسرے پر اسطرح فضل عطا کیا کہ ایک کو ایک وصف دوسرے کو دوسرا دیا جسطرح داؤد کو زبور اور اوسکی خوش الحانی پس ہر پیغمبر دوسرے پر ایک اعتبار سے فائق ہے

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝

کہدیجیے پکارو اُنھین کہ گمان کیا تمنے سوائے خدا کے پس نہ مالک ہونگے کھولنے پر مشکل کے تمپر اور نہ ٹالدینے کے

آپ کہدیجیے کہ اے مشرکو اُنھین پکارو جنکو تم خدا کے سوا قابل پرستش یا فریادرس سمجھے ہوئے ہو تو وہ ہرگز نہ تمھارے مصیبت آسان کرنے پر قادر ہونگے نہ اُوسے دوسری حالت پر بدل سکین گے اور جب یہ مجبوری ہے تو پھر خودسری اور سرکشی سے کیا حاصل

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ

وہ جنھین پکارتے ہین وہ ڈھونڈھتے ہین اپنے رب کی طرف وسیلہ جو انکا نزدیک تر ہے اور امید رکھتے ہین

رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۝

اوسکی رحمت کی اور ڈرتے ہین اوسکے عذاب سے بیشک عذاب تیرے رب کا ہے خوفناک

بعد تفضیح مشرکین و عجز صریح الٰہ غیر اللہ کے اوسپر ترقی فرمائی کہ صرف یہی نہین کہ تمھارے فرضی معبود عاجز ہین بلکہ یہی سب جنھین تم پکارتے اور مشکل کشا جانتے ہو اپنے رب کی طرف وسائل و ذرایع تلاش کرتے ہین کہ کون وسیلۂ قریب و آسان ملے اور ہمکو قرب و خصوصیت مزید حاصل ہو (مراد وسیلے سے اعمال صالحہ ہین مثل نماز و دعا و ذکر وغیرہ کے) اور وہ اللہ کی رحمت کے اُمیدوار اور اوسکے عذاب سے خائف رہتے ہین اور اسمین شبہہ نہین کہ تیرے رب کا عذاب ڈرایا گیا ہے اوس سے خوف و حذر لازم ہے۔ پس جب تمھارے فرضی معبود یہان سر بسجود ہین تو تم کیون اونکی طرف جھکتے ہو اور کس گمان پر اقرار توحید سے رکتے ہو ف مراد ان معبودون سے وہ حضرات ہین جنھین اتہامًا و ظلمًا کفار نے معبود ٹھہرالیا ہے جیسے حضرت مسیح و حضرت عزیز اور ہوسکتا ہے کہ عام معبود مراد ہون اس اعتبار سے کہ وہ سب باعتبار عجز مخلوقیت یا باعتبار عموم تسبیح الوہیت حضرت خداوند عالم مین سر نگون و خائف و لرزان امیدوار رحمت و غفران ہین جیساکہ ارشاد ہوچکا کُلٌّ لَّهٗ قَانِتُوْنَ سب اُسکے حضور مین باادب خاشع و خاضع دعا کرنے والے ہین یا ہر شے اوسکی تسبیح کرتی ہے **عبرت** اے وہ لوگو جو آپکو مسلمان و محمدی کہتے ہو دیکھو اور سوچو توبہ کرو باز آؤ۔ تم نے جو شہدا و اولیا صلحا کو مشکل کشا حاجت روا بنا لیا ہے اونکے نام کی نذر و نیاز جو خاصۂ حضور بے نیاز ہے کرتے ہو اونکی قبر کے سجدے طواف اور دوسرے افعال خلاف اپنی سعادت جانتے ہو اونکا نام اُسیطرح رٹتے ہو جسطرح حق سبحانہ تعالےٰ کا نام سوا پہر کا روزہ اور صحنک اور بکرا مرغا وغیرہ مخصوص یا کسی پیر کا فقیر بننا چوٹی رکھوانا اپنی اولاد کو عطیۂ زید و بکر اور اونکو مختار نفع و ضرر جاننا یہ تمام مشرکیات اختیار کرتے ہو خوب یقین رکھو کہ یہ بزرگ تم سے بری تمھارے افعال سے بدل ناخوش ہین اگر وہ قابو پاتے تو پہلا کام اونکا تمھارا اقتال و ہلاک ہوتا وہ سب بزرگ حق سبحانہ تعالےٰ کے آستانے پر سر رکھے ہوئے نہایت عجز و عبودیت سے رو رو کر اپنی خطاؤن کی بخشش کے اُمیدوار اور اپنے مشکل کشائیون کے خواستگار رہتے ہین

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ

اور نہین ہے کوئی بستی مگر ہم ہلاک کرنے والے ہین اُسکے قبل روز قیامت کے یا عذاب کرنے والے ہین اوسکو عذاب سخت

قیمت یعنے اہل قریہ ہلاک | كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝ | سے مراد موت سختی سے
جان نکلے یا آسانی سے | ہے یہ کتاب میں لکھا ہوا | عذاب سے مراد غضب الٰہی

کتاب لوح محفوظ یعنی کوئی بستی ایسی نہین جو باقی و محفوظ رہے خواہ موت سے ہلاک ہو گئے اگر مومن صالح ہین خواہ ہمارا غضب اُنکو مٹا دیگا اگر کافر و عاصی ہین اور یہ ہلاک و عذاب لوح محفوظ مین لکھا ہوا ہے معلوم ہوا کہ مصائب و ہلاک مومن کے موجب فنا و رحمت ہین مگر آثار غضب نہین اور کافر کے حق مین عین غضب و عذاب ہین **ف** اس آیت نے اون مہلک واقعات کا (جو اس اُمت اسلامی پر ہوے اور نہین لاکھون مسلمانون کی جانین اور مال تلف ہوے مثل فتنۂ چنگیز خان وغیرہ کے) پورا فیصلہ کر دیا کہ یہ ہلاک و قتل لازم ہی تھا مومن و مقبول ہو یا کافر ملعون

وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ۝
اور نہین منع کیا ہمکو کہ بھیجین ہم نشانیان مگر یہ کہ جھٹلایا اُسے اگلون نے

ارشاد ہوتا ہے کہ جو معجزے تم مانگتے ہو ہم وہ بھی ظاہر کر سکتے ہین ہمکو کسی چیز نے منع نہین کیا کہ ہم اپنے پیغمبر اُن فرمایشی معجزات کے ساتھ بھیجین مگر یہ امر کہ اگلے ان نشانیون کو جھٹلا چکے ہین تو اب بھی کچھ فائدہ نہین **الایات** مین لام عہد ہے یعنے وہ معجزے جو تم مانگتے ہو نکتہ آیت مین اشارہ ہے کہ ہمکو اس اُمت پر اگلون کی طرح عذاب کرنا منظور نہین اسلیے وہ معجزے جنکے انکار سے اگلے ہلاک ہوے تمپر نہین ظاہر کرتے کہ ایسا نہو تم بھی انکار کرو اور ہلاک ہو جاؤ پھر بعض کو بسبیل تصریح و تمثیل ذکر فرمایا نکتہ ایک اور خوفناک اشارہ ہے کہ جب قوم پروا نہین کرتی تو وہ نشانیان جو موجب عبرت ہون ملتوی کرکے انتقام و عذاب شروع ہو جاتا ہے پس اسے امت اسلامی تم اس راحت و امن پر غافل نہ ہو کہ تمپر مثل اگلون کے تشدد نہین بلکہ ڈرو کہ مبادا غیرت الٰہی جو عاصی کے تاک مین ہے جوش زن ہو

وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ۭ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ۝
اور دیا ہمنے ثمود کو ناقہ دکھلانے والا تو ظلم کیا اُسپر اور نہین بھیجتے ہم نشانیان مگر واسطے ڈرانے کے

حضرت صالح پیغمبر پر بطلب قوم ثمود پہاڑ سے ناقہ نکالا اور وہ ایسا معجزہ تھا جو آنکھون سے نظر آتا راہ حق بتاتا تاہم اسکے انکار و قتل سے ظلم کیا اور ہم تو معجزے اسی لیے بھیجتے ہین کہ لوگ ڈرین سوچین باز آئین تو جب ڈر نہو معجزون سے کیا فائدہ

وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ۭ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً
اور جب کہا ہمنے تجھ سے بیشک رب نے تیرے گھیر لیا آدمیون کو اور نہین بنایا ہمنے اُس خواب کو کہ دکھلائے ہمنے تجھے مگر فتنہ

لِلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِی الْقُرْاٰنِ ۭ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا

آدمیون کے لیے اور درخت ملعون کو قرآن مین اور ڈراتے ہین ہم انکو پس نہین زیادہ کرتا ہے انکے لیے مگر سرکشی بڑی

اے نبی کریم آپ یاد کرین جب ہم نے آپ سے کہدیا کہ آپکا رب تمام آدمیون کو گھیرے ہے بے حکم الہی ذرہ نہین ہل سکتا نہ آپکے مخالف آپکا کچھ بگاڑ سکتے ہین نہ آپکی سعی مزید انکے کام آسکتی ہے آپ اپنا کام کیے جائین نہ کسی سے ڈرین نہ انکی نافہمی پر غم کھائین اور ہمنے جو خواب آپکو دکھایا اور جس درخت ملعون کا قرآن مین ذکر فرمایا وہ اسی لیے ہے کہ لوگون کے حق مین آزمایش ہو ماننے والے انعام پائین سزایاب ہون جو منکر ہین اور ہم اونکو قرآن مین کفر ومعصیت سے ڈراتے ہین مگر اس نصیحت سے اور شرارت اونکی بڑھتی جاتی ہے رویا خواب اور آنکھ سے دیکھنا بخاری کہا ابن عباسؓ نے دکھانے سے آنکھ کا دیکھنا مراد ہے جو شب معراج مین آپ کو دکھایا گیا معالم کہا گیا کہ وہ خواب مراد ہے جو آپنے مدینے مین دیکھا تھا کہ ہم مکے مین داخل ہوے اور اسی بنا پر تشریف لے گئے اور حدیبیہ مین روکے گئے کبیر وہ خواب بھی مراد ہے جسمین آپنے قتل گاہ کفار بدر کے دیکھ لی تھی بہرحال قصہ معراج کا موجب آزمایش ضرور تھا جس نے تکذیب کی زندیق ہوا جس نے تصدیق کی صدیق ہوا اور یہ خواب بھی من حیث تسلیم وانکار محل امتحان ہے شجرۂ ملعونہ کہا معالم نے عرب ہر بُری کھانے کو ملعون کہتے ہین بخاری کہا ابن عباسؓ نے مراد اس سے درخت زقوم ہے کفار اسپر طرح طرح کے تمسخر کرتے کوئی کہتا جبکہ دوزخ کی آگ پتھر جلاتی ہے تو پھر کیونکر درخت اگاتی ہے اور کہا عبداللہ بن زبعری نے کہ ہمکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم درخت زقوم سے ڈراتے ہین اور ہم تو یہی جانتے ہین کہ زقوم ایک کھانا ہے مسکے اور خرمے کا اسکی توضیح کے لیے ابوجہل نے اپنی لونڈی سے کہا ہمارے لیے زقوم تیار کر وہ مسکہ اور خرمے لے آئی ابوجہل نے لوگون سے کہا لو اسی سے ہمکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ڈراتے ہین ربط شیطان پرستون کو ڈراکر اونکے پیشوا رہبر عزازیل کی فضیحتی کا قصہ شروع فرمایا

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا

اور جب کہا ہمنے فرشتون سے سجدہ کرو آدم کا تو سجدہ کیا مگر ابلیس نے کہا کیا سجدہ کرون اسکا کہ پیدا کیا تو نے مٹی سے

اور جب ہم نے فرشتون سے کہا آدم علیہ السلام کا سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے سرکشی کی اور کہا کیا مین اوسکا سجدہ کرون جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا نکتہ کسی کو حقیر جاننا سنت شیطانی ہے شیطان نے بے وجہ مٹی کو حقیر جانا حقیر کردیا گیا نکتہ خاکسارون کو مبتذل جاننا

ع ۵ چھیاسی فرمایا ادب ناکی ۱۲

تفسیر زقوم

ذلیل خواری ہے نکتہ ادب کلام کلید سعادت وگستاخانہ تقریر شقاوت ہے شیطان نے نسبت خلق کی اللہ تعالیٰ کیطرف کرکے آدم کی تحقیر کی پس یہ تحقیر اوسکی تذلیل کی علت ہوئی

قَالَ أَرَءَيْتَكَ هَٰذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ

بتا تو مجھے یہی ہے وہ جسے بزرگی دی تونے مجھ پر اگر ڈھیل دیگا تو مجھے روز قیامت تک البتہ ہلاک کر ڈالونگا

شیطان نے کہا کہ تو مجھے فضل واکرام دیا یہی ہے	ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا ۝ اولاد کو اسکی مگر تھوڑے سے	بتا کہ وہ جسے تونے مجھپر اگر تو مجھے مہلت دے

یعنے قیامت تک زندہ رکھے تو مین اسکی تمام اولاد کو ہلاک وگمراہ کر دونگا مگر تھوڑے سے جوسلامت رہے واستقامت طبع سے بچ رہین معالم ک ضمیر تکرار و تاکید خطاب کے لیے ہے ہذا یہ تحقیر آگیا یہی ہے یہ حقیقت وکم قدر کرمت بصیغہ خطاب تاکید وتعجب ہے یعنے تیری حکمت وشان سے بعید ہے کہ خاک ظلمانی پاک ہو اور نار نورانی ہلاک لاحتنکن نسبت فعل اپنی طرف کی اور آپ کو مستقل فاعل قرار دیا یہ بھی شیطان کا کفر وموجب خذلان تھا قلیل سے بندگان خاص مراد ہین جیسے انبیا علیہم السلام

قَالَ اذْهَبْ فَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ جَزَاءً مَّوْفُورًا ۝

کہا جا پھر جو پیروی کرے تیری انمین سے بیشک دوزخ بدلا تمھارا ہے بدلا پورا

فرمایا اے لعین دفع ہو تو اور تیرے پیرو سبکا بدلا دوزخ ہے اور یہ پوری سزا ہے ف اذہب تنفر اور کنایہ قبول درخواست ہے یعنے دور ہو اور قیامت تک مہلت دی گئی دیکھین تو تو کیا کر سکتا ہے (تبع) سے اگر اتباع اعتقاد مراد ہے تو جہنم دائمی ہے اور اگر عمل مین اتباع ہے تو جہنم چند روزہ (کم) ضمیر جمع راجع ہے شیطان اور اوس کے تابعین یعنی انسان کیطرف۔

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُم بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ

اور ہلادے جسے ہلاسکے تو انمین سے آواز سے اپنی اور للکار اونپر سوار اپنے اور پیادے اپنے

وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ۝

اور شریک ہو انکا مالون مین اور اولاد مین اور وعدے کر انسے اور نہین وعدہ کرتا ہے انسے شیطان مگر فریب کا

اور اپنی چیخ پکار سے جسے ہلا سکے صراط مستقیم سے ہلا اور اونپر اپنے سوار و پیادون کو للکار اور جمع کر اور اونکے مال اور اولاد مین شریک ہو کر زہر یلے اثر ڈال اور اونھین سبز باغ دکھلا اور شیطان کا وعدہ کرنا فریب ہے استفزاز تعزیدن یعنے تابعین کو جنبش دے کر الگ کرلے

وسواس شیطانی

اصوات شیطانی

اور راہ سے پھسلادے **صوت** آواز مراد یہ ہے کہ گمراہی اور معصیت کیطرف بلا اور پکار اور مخفی نہین بآواز بلند تہا نہین اپنے اعوان و انصار پیادہ و سوار کے ساتھ **معالم** کہا مجاہد نے صوت شیطانی غنا و مزامیر ہے **ف** ہر ایسی بات جو دل مین گناہ کا اثر ڈالے اور ذکر خدا و سماع حق سے مانع ہو اور انسان کو فریفتہ کردے مثل قصہ ہاے فحش اشعار فاسقانہ مذاکرۂ نسوان راگ باجا غیبت وغیرہ یہ سب آواز شیطانی ہے واضح رہے کہ حدیث نفس کی چار قسمین ہین ۱ خیر ۲ شر ۳ مباح ۴ مخلوط پس محض خیر مقام عصمت و اثر نفس مطمئنہ ہے انھین کے حق مین فرمایا الا قلیلا یعنے یہ لوگ حکم وسوسۂ شیطانی سے بالکل علیحدہ ہین اور اگر شر خفیف ابتدا مین پھر دور ہوگیا تو یہ شر صوت شیطانی اور غیر مقام حفظ و توفیق رحمانی و اثر نفس لوامہ ہے انکے حق مین فرمایا اِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ انپر حملہ ہے غلبہ نہین اور اگر شر محض ہے کہ ندامت و احتراز نام کو بھی نہو یہ کمال صوت ابلیس و مصداق صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ اور بَلْ هُمْ أَضَلُّ کا ہے یہ شقی ازلی ہین انپر توفیق کا سایہ بھی نہین پڑا اور اگر ابتدا مین کچھ ندامت و خوف تھا پھر نہ رہا تو یہ بھی صوت شیطانی و غلبۂ نفس امارہ و مقام کفر و فسق و کمال غفلت ہے اور خطرہ مباح اگر عوام کے لیے ہے تو خیر اور خواص و عباد کے حق مین تسویل شیطانی سے خالی نہین اور خطرہ مخلوط بخیر و شر یہ ہے کہ توفیق و فیضان ملکوت اور وسوسۂ ابلیس دونون برابر ہون یہ اسرار تجربی اور ذکر و فتوح غیب سے متعلق ہین جسے خدا دے **اجلب** کہا صاحب تفسیر کبیر نے فراء کے نزدیک جلبۃ سے مشتق ہے معنے اسکے چیخ و پکار کہا زجاج نے سوارون کو جمع کرنا کہا ابن سکیب نے مدد کرنا کہا ابن اعرابی نے کسی کو خوف کا وعدہ دینا یا کسی سے لڑنے کے لیے جماؤ کرنا **خیل** ابو سعود رضؓ نے کہا کہ کہا ابن عباس رضؓ نے جو سوار ہو یا پیادہ غیر خدا کے لیے لڑے وہ گروہ شیطان ہے کبیر ہو سکتا ہے کہ بعض شیاطین سوار ہون بعض پیادہ **ف** ہر بہکانے والا جن ہو یا انس گروہ شیطانی ہے اور سوار و پیادہ بطور استعارہ مذکور ہوا پس سوار وہ مغوی جسکا اثر عام اور قوی اور سریع ہو جیسے مکار مولوی یا درویش یا بازاری عورتین ناچ گانے والی یا وہ انجمنین جو بخلاف قواعد اسلام کے اسلامی نام سے بدعات و معاصی شایع کرین اور اسی قسم کی کتابین اور دوسرے آلات وغیرہ سوار ہین اور ہمارے زمانے کی نئی روشنی بلند پروازی ترقی کے جدید خیالات سوار کیا شہسوار ہین جو نوجوانون کے رگ و ریشے مین خون کیطرح دوڑتے ہین اور جسکا اثر خفیف ہو یا بہکانے گر بہکانا مقصود نہ ہو یہ سب پیادے ہین **شرکت مال** کہا

انسان کے خطرات

مفسرین نے مراد ترغیب طلب مال ہے بدون لحاظ حرام وحلال جیسے سود رشوت چوری معاوضۂ زنا وغنا وبیوع فاسدہ واجارات فاسدہ اور منع زکوٰۃ اور مصارف فضول ومعاصی جسطرح آجکل بیاہ شادی مین معمول ہے یہ سب شیطانی اشتراک ہے **شرکت اولاد** کہا مفسرین نے اس سے مراد بہکانا اور بچون کو معاصی ولہو ولعب پر رجھانا ہے اونکے نام شیطان کے نام پر رکھنا کسی پیر کا فقیر محرم مین یا بزنجیر بنانا جن - دیو - پری - پیر - شہید کی چوٹی رکھنا یا کسی غیر خدا کا عطیہ جانتا - صحیحین مین وارد ہوا کہ بوقت ہمبستری ازواج یہ دعا پڑھ لیا کرو تاکہ اولاد وسوسۂ شیطانی سے محفوظ رہے اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا اور فرمایا کہ کوئی بچہ شیطان کی چھیڑ سے نہین بچتا مگر عیسیٰ بن مریم - اور فرمایا ہر آدمی کے ساتھ ایک شیطان مغوی ہے مگر میرا شیطان مجھپر اسلام لایا اور فرمایا شیطان خون کیطرح آدمی کی رگ رگ مین پھرتا ہے - **ف** آیت مین کمال غضب سے ارشاد ہوا ہے کہ اے لعین کر جو کر سکے کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھنا ہم دیکھتے ہین کہ ہم پر فدا ہونے والے جو اہمارے بندے ہمارے کسطرح حملے روکتے ہین

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَکَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیْلًا ○

بیشک بندے میرے نہین تجھے اونپر غلبہ اور کافی ہے رب تیرا کارساز

اے مردک جو ہمارے بندگان خاص ہین اونپر تیرا کچھ قابو نہین اور اے رسول کریم تیرا رب اونکا کارساز ہے **ف** ۱ زجر ورد ہے شیطان پر کہ صرف عباد قلیل ہی نہین بلکہ میرا ہر بندۂ خاص تیرے وسواس سے بے غم رہیگا ۲ تسکین ہے نبی محبوب کی کہ آپ نہ گھبرائین ہم اپنے بندون کے لیے کافی ہین **بحث** قلیل اور عبادی الخ مین فرق کرنا قول جدید ہے **جواب** اگر دونون ایک معنی پر لیے جائین تو سوا اسے تاکید کیا فائدہ ہوگا اور تاسیس اولے ہے تاکید سے اور قلیل چونکہ مستثنیٰ ہے مستثنیٰ منہ مین اول سے غیر داخل لہذا یہ گروہ انبیای معصوم ہے اور عبادی پر غلبہ کی نفی کی حملے کی نہ کی لیں یہ گروہ محفوظ صلحا و اتقیا کا ہے ربط شیطان کے ذکر کے بعد اوسکے ایک اغوا کا ذکر فرمایا -

رَبُّکُمُ الَّذِیْ یُزْجِیْ لَکُمُ الْفُلْکَ فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ ؕ

رب تمھارا وہ ہے جو چلاتا ہے تمھارے لیے کشتی دریا مین تاکہ ڈھونڈھو فضل سے اوسکے

اِنَّہٗ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا ○

بیشک وہ ہے ساتھ تمھارے مہربان

تمھارا پروردگار وہ ہے جو تمھارے لیے دریا مین کشتی چلاتا ہے تاکہ تم اوسکا فضل یعنے مال تجارت یا اور کوئی حاجت حاصل کرو وہ تمپر مہربان ہے

وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ

اور جب پہونچ جاتی ہے تکو برائی دریا مین بھول جاتے وہ کہ پکارتے تھے مگر اُسی اللہ کو (پکارو) پھر جب نجات دے تمکو طرف خشکی کے

جب دریا مین تمکو کوئی مصیبت پڑے تا اُونکو جنکو خدا کے سوا پکار تے تھے اُنھین بھول جاتے ہو

اَعْرَضْتُمْ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا

منہ پھیر لو تم اور ہے انسان ناشکرا

مگر اللہ ہی یاد رہتا ہے پھر جب تمہارا بیڑا پار لگا یا اور خشکی مین آئے اللہ تعالے سے منہ پھیر لیا انسان تو ناشکرا ہی ہے

اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ۙ

کیا پس بیخوف ہوگئے اگر دھنسا دے تکو طرف خشکی کے یا بھیجے تمپر آندھی پھر نہ پاؤگے تم کوئی کارساز

کیا تم نڈر ہوگئے کہ زمین مین دہنس جاؤ یا آندھی چلے اور پھر کوئی تمکو مددگار بچانے والا نہ ملے۔

اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ

کیا نڈر ہوگئے تم یہ کہ پھیر دے تکو اُسی مین بار دوم پھر بھیجے تمپر باد مخالف

فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ۝

تو ڈبو دے تکو بسبب اُسکے کہ کفر کیا تم نے پھر نہ پاؤگے اپنے لیے ہمپر کوئی پیچھا کرنے والا

کیا تم دریا سے نکلکر بیغم ہوگئے کہ اللہ پھر تمکو اُسی دریا مین ڈالدے اور باد مخالف بھیجے اور وہ تمکو ڈبو دے بسبب اُس ناشکری کے جو تم نے کی پھر تم اللہ پر کوئی معین و نصیر نہ پاؤگے قاصف شکنندہ و ہواے سخت یہان مراد ہے باد مخالف سے تبیع پیچھا کرنے والا جو یا خبر گیر یا در

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ

اور البتہ بزرگی دی ہمنے اولاد آدم کو اور سوار کیا ہمنے انکو خشکی مین اور تری مین اور روزی دی ہمنے اونکو

مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝

اچھی چیزون سے اور فضل دیا ہمنے اونکو بہتون پر اوسکے کہ پیدا کیا ہمنے فضل دینا

اور بتحقیق ہم نے بنی آدم کو شرافت و کرامت عطا فرمائی اور اونکو خشکی و تری مین سوار کیا اور عمدہ عمدہ لطیف و پاک چیزین کھانے کو دین اور اونکو بہت سی مخلوق پر اچھی طرح فضل دیا آیت مین کئی بحثین ہین اول حملنٰھم الخ کرمنا کا بیان ہے یعنے انسان کی کرامت یہ ہے ۱ے خود سوار ہوتا ہے اور دوسرے پیادے ہین ۲ے اُسے عمدہ عمدہ کھانے میسر ہین دوسرون کو نہ یہ سلیقہ ہے نہ یہ سامان ۳ے اُسے اکثر مخلوق پر فضل ہے دوم کرامت ایک وصف ہے

تخویف عذاب بر ناشکری

کرامت انسانی ع

اور یہ چارون بھی اوصاف مستقلہ ہیں یعنی کرامت دی اور سوار کیا اور رزق اور فضل دیا اسلیئے کہ واو عاطفہ مغایرت کو چاہتا ہے اسکی تفسیر مین امام رازی نے سب سے زیادہ طبع آزمائی کی ہے۔ ابن عباسؓ نے روایت کی کہ انسان انگلیون سے کھاتا ہے دوسرے منھ سے نقل مفتی ابو یوسفؒ ہارون رشید کے دربار مین بیٹھے تھے کہ کھانا لایا گیا بادشاہ نے چمچے منگائے آپنے فرمایا تمھارے جد امجد سے ابن عباس کی تفسیر مین ہے کہ کرامت انسانی یہ ہے کہ وہ انگلیون سے کھاتا ہے ہارون نے فوراً چمچے پھیر دیئے واپس حال اونکے جو چھری کانٹے کو فخر جانتے ہین کرامت انسانی کی قدر نہین کرتے ۲۔ ضحاک نے کہا وہ کرامت نطق ہے جس سے کلیات وجزئیات کا ادراک ہوتا ہے ۳۔ عطا نے کہا طوالت قد حسن صورت تعلیم خط جس سے علوم کی بقا و تکلم غائبانہ اور ہزارون فائدے متعلق ہین ۴۔ کہ انسانی سے ہین ۵۔ ان چارون عنصرون سے فائدہ لیتا ہے اسلیئے کہ سبکا ہم جنس ہے ۵۔ انسان قوت عقلیہ وحیوانیہ دونون کا جامع ہے عقل مین ملائکہ اور شہوت وغضب دتہور مین تمام حیوانون سے بڑھا ہوا ہے ۶۔ انسان گو حادث ہے مگر ابدی ہے حشر ونشر کفر وایمان سب اسی کے لیے ہین ۷۔ روح انسانی عالم علوی سے ہے جو جوہر اشرف ہے ۸۔ انسان مقرب حضرت خداوندی ہے جیسا کہ فرمایا نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ الخ ہم آدمی کیطرف نزدیک تر ہین اور اللہ تعالیٰ اکرم موجودات ہے تو اوسکا مقرب بھی اکرم ہوگا ۹۔ انسانکو دست قدرت سے بنایا دوسری مخلوق کُن سے یہ تمام وجوہ اسکی کرامت کے ہین **ف** یہ تمام فضائل کافی نہین بعض جزئی بعض غیر معتبر ہین **ہاں** مکرم ہونا اسکا باعتبار کرامت کلیہ ہے ۱۔ عبودیت کہ باایں‌ہمہ شہوات مطیع ہے ۲۔ امانت وہ جسکی قرآن مین تعریف ہے یعنے خلافت ومظہریت حق۔ وجود انکہ وفنائے مطلق سیرت مین مخلق باخلاق رحمانی صورت مین محسود ملائک نورانی حامل نور محمدی عارف خزائن سرمدی۔ گرم پر واز ہوائے جبروت۔ عشقباز حسن خانہ لاہوت۔ ایجاد عالم کا مقصود۔ جامع ضدین بحضور خالق فانی ومعدوم بمقابل خلق مالک و موجود مسموم کرامت کو مطلق اور فضل کو مقید بہ اکثر اس لیے فرمایا کہ کرم ایک وصف ہے جو بدون لحاظ ذات کریم مین قائم ہوتا ہے اور فضل بمعنی افزونی وصف اعتبار ہے کہ بے تصور مفضل علیہ متصور نہین ہوتا پس کرامت مین انسان کا کوئی مقابل نہین اور فضل مین مدارج ہین کفار تمام مخلوق سے اشر واذل انبیا تمام موجودات سے اشرف وافضل رہے مومنین انکے خواص ملائکہ مرسل سے اور عوام خواص ملائکہ سے افضل نہین اور ممکن ہے کہ کثیر بمعنی کل ہو پس انسان باعتبار ماہیت وجنس تمام مخلوق سے اکرم واشرف ہے اور افضل برائے تمام نہین بلکہ

فضل ظاہر سوال یہ فضائل اولاد آدم کے ہین نہ آدم کے جواب آدم کی فضیلت پہلے سجود ملائکہ و خلافت اللہ وغیرہ سے مسلم ہو چکی پھر بیان سے بدلالت النص یعنی بدرجہ اولے نکلی

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍۭ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ

جسدن بلائینگے ہم ہر گروہ کو ساتھ اُنکے پیشوا و کے پس جو دیا گیا کتاب اپنے داہنے ہاتھ مین پس وہی

يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۝

پڑھینگے کتاب اپنی اور نہ ظلم کیے جا وینگے تاگے برابر

وہ دن یاد کرو جسدن تمام آدمی گروہ گروہ اپنے سرداروں اور پیشواؤن کے ساتھ بلائے جائینگے تو جسکی کتاب یعنی نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین ملیگی وہ اپنی کتاب پڑھینگے اور سر مو اُنپر ظلم نہوگا نہ ناکردہ خطا پر الزام ہوگا نہ کسی نیکی مین نقصان **ف** ظاہر آیت سے مفہوم ہوا کہ قیامت مین ہر شخص اپنے اُستاد شیخ نبی کے ساتھ ہوگا کبیر ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا قیامت مین پکارینگے یا اُمت ابراہیم یا اُمت موسیٰ یا اُمت عیسیٰ یا اُمت محمدؐ تو جو لوگ انبیا کے پیرو تھے اپنے اپنے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین پائینگے پھر پکارینگے یا اتباع فرعون یا اتباع نمرود وغیرہ ترمذی ابو ہریرہؓ سے منقول ہے جسے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین ملیگا اُسکا قد ساٹھ گز کا ہو جائیگا اور چہرہ چمکنے لگیگا اور سر پر تاج گوہر رکھا جائیگا پھر وہ اپنے ساتھیون کے پاس آئیگا وہ لوگ بھی یہی تمنا کرینگے ارشاد ہوگا تم سبکو ایسا ہی عطا ہوگا کتاب نامۂ اعمال

وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ۝

اور جو تھا اس دنیا مین اندھا تو وہ آخرت مین اندھا ہے اور بہت گمراہ

اعمیٰ آیت مین کنایہ ہے بے معرفت بے ایمان کور باطن فاسق سے اسلیے کہ قیامت مین نقصان عضو پر نظر نہوگی بلکہ بہشتیون مین کوئی نقصان رہنے ہی نہ پائیگا پس اعمیٰ اول یعنی کور باطن کافر غافل فاسق نظارہ پرست جمال فانی تماشائی حسن عارضی اور اعمیٰ دوم یعنی محروم جمال حق و سیر جنت گم کردہ راہ نجات **تنبیہ** خوب خیال رہے کہ اس آیت سے جو کسی نابینا کو الزام دیگا اور سیر دو گناہ مین ملے متسخر بکلام الٰہی کہ یہ کفر ہے ملے تو ہین حضرات اکابر جو بینا نہ تھے جیسے ابن ام مکتوم جن کے لیے پیغمبر محبوب پر تادیبا عتاب حق آیا اور جنکو اللہ تعالیٰ نے بلفظ اعمیٰ ملقب فرمایا جنکی نابینائی پہ ہماری ہزار آنکھین تصدق حاصل جو اس دنیا مین بے معرفت کور باطن رہا وہ آخرت مین بھی جمال حق و تماشائے جنت سے اندھا رہیگا اور نہایت گمراہ و ناکامیاب ہوگا **لطیفہ** فرمایا بعض صوفیہ نے کہ نابینا سے مراد ناآشنائے درد عشق محروم ذوق توحید و فنا ہے وہ قیامت مین گو بخشا بھی جائے حور و قصور

یہی مرتبہ اگر اسے مگر ذوق حضور لذت نظر و نور العشق اسے ہوئی دل سے محروم ہی رہیگا

وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ

اور تحقیق نزدیک تھے کہ پھسلا دین تجھے اس سے کہ وحی کی ہمنے طرف تیرے تاکہ افترا کرے تو ہمپر غیر اسکے

ابو سعود یہ آیت بنی ثقیف میں نازل ہوئی انھوں نے کہا کہ آپ ہماری کچھ باتین مانیں تو ہم مسلمان ہون

وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا

اور اسوقت البتہ بنا لیتے تجھے دوست

ہمین اس سے تمام عرب پر افتخار ہو جائے اور آپ یہ کہدین کہ خدا کا یہی حکم ہے ۱ ہمپر جسکا سود باقی ہے وہ ساقط اور ہمارا واجب الادا ہو ۲ لات سے ایک سال ہم نفع اٹھائیں ۳ ہمارا جنگل وادی مکہ کیطرح حرام ہو جائے آپ نے بطمع ایمان سکوت فرمایا تھا کہ یہ حکم نازل ہوا معالم بنی ثقیف نے کہا کہ ۱ ہم بتون کو نہ توڑینگے ۲ لات سے ایک سال فائدہ اٹھائینگے ۳ نماز مین نہ جھکین گے فرمایا اس دین مین خیر نہین جسمین رکوع و سجود نہو۔ اور تم بت اپنے ہاتھ سے نہ توڑنا ہالات مین تمکو اس سے منع نہ کرونگا وہ بولے تو آپ یون کہدین کہ یہ حکم آسمانی ہے آپ خاموش ہوے تھے کہ یہ مانعت اتری ابن کثیر یہود نے کہا کہ مدینہ چھوڑ کر شام کو چلیے جو معدن انبیا ہے مگر قول ضعیف ہے اس لیے کہ آیت مکی ہے حاصل اگرچہ کفار آپکو بہکا چلے تھے اور آپ اس طمع پر کہ وہ مسلمان ہو جائینگے کچھ جھکے تھے کہ احکام وحی بدل کر اللہ پر وہ بات باندھیں جو وحی مین نہ آئی تھی اگر ایسا ہوتا تو وہ لوگ آپکو ضرور دوست بنا لیتے مگر اللہ تعالی کی حمایت سے نکل جاتے

وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ۙ

اور اگر نہ ہوتا یہ کہ ثابت رکھتے ہم تجھے البتہ ہو جاتا تو مائل طرف انکے قدرے قلیل

اور اگر اپنے نبی معصوم ہم آپکو صراط مستقیم پر ثابت قدم نہ رکھتے تو آپ انکی باتون کیطرف کچھ کچھ مائل ہو جاتے اس لیے کہ وہ وعدۂ ایمان کرتے تھے اور آپ ایمان کے حریص تھے ف یہ ارشاد الزام نہین بلکہ کمال رغبت و آمادگی کا مظہر ہے مسئلہ شر ذریعہ خیر نہین ہوسکتا مسئلہ اسلامی احکام کسی طمع سے نرم نہین ہوسکتے ورنہ اسلام تابع مصلحت ہو جاتا مسئلہ ارتکاب شر ہماری شامت سے ہوتا ہے جیساکہ فرمایا تم مائل ہو چلے تھے مسئلہ توفیق خیر اللہ کیطرف سے ہے جیساکہ فرمایا ہم نے بچا لیا مسئلہ انبیا معصوم ہین اور اللہ انکا محافظ۔

اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا

اسوقت چکھاتے ہم تجھے دو چند عذاب زندگی کا اور دونا موت کا پھر نہ پاتا تو اپنے لیے ہمپر مددگار

اگر تم انکی طرف ادنی توجہ کرتے تو ہم وہ عذاب چکھاتے جو دوسرون کی زندگی اور موت کے عذاب سے دونا ہوتا اور تم اپنے لیے کسی کو ہمارے مقابلے مین مددگار نہ پاتے ف حضرت رسالت کیطرف ایسے خطابات خواہ اسلیے ہین کہ نعمتین ظاہر ہون اسطرح بچاتے ہین یون دستگیری فرماتے ہین خواہ دوسرون کی تنبیہ منظور ہے کہ جب پیغمبر پر یہ خطاب ہے تو دوسرے پر کسقدر عذاب ہے مسئلہ علما وخواص پر جاہل عوام سے سخت تر گرفت ہوگی۔ مباح انکی شان سے بعید اور مکروہ سزاوار وعید ہے مسئلہ اللہ کے پھٹکارے کا کوئی دستگیر نہین ہوسکتا

وَإِنْ كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا وَإِذًا لَا يَلْبَثُونَ

اور تحقیق قریب ہے کہ ہلادین تجھے زمین سے کہ نکالدین تجھے اُس سے اور اوسوقت نہ ٹھہر سکینگے

خِلَافَكَ إِلَّا قَلِيلًا

بعد تیرے مگر تھوڑی دیر

اور کفار چاہتے ہین کہ آپکو زمین مکہ سے جنبش دین اگر ایسا کیا تو آپ کے بعد ہی انھین بھی وہان رہنا نصیب نہوگا مگر تھوڑے دن ف ایسا ہی ہوا آپ نے مکے سے ہجرت کی اور اہل مکہ بلا مین گرفتار ہوئے الارض زمین مکہ

سُنَّةَ مَنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا

راہ اونکی کہ بھیجا ہمنے پہلے تجھسے اپنے پیغمبرون سے اور نہ پائیگا تو ہماری عادتون کے لیے تغیر

یہ ہلاک کرنا طریقہ ہے اونکا جنکو ہمنے آپ سے پہلے بھیجا اور آپ ہماری سنت مین تبدل وتغیر نہ پائیے گا۔ ربط بعد ذکر کفار وانجام اشرار لذت ذکر وذوق حضور کیطرف متوجہ کیا کہ دل وجد مین آئے روح زندہ ہوجائے

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ

قائم کر نماز وقت زوال آفتاب سے تاریکی شب تک اور (پڑھ) نماز فجر کی بیشک نماز فجر

كَانَ مَشْهُودًا

ہے حضوری کا وقت

نماز پڑھو دن ڈھلے رات کی تک اور قرات یا نماز صبح کی اداکر نماز صبح وقت حضوری کا ہے تفسیر آیت مین متعدد قول ہین معالم ابن عباس وابن عمر اور اکثر تابعی دلوک یعنی زوال ومیلان آفتاب قرار دیتے ہین پس نماز ظہر وعصر دونون ثابت ہوگئین اور غسق یعنی وقت اجتماع تاریکی شب اسکے ابتدا مین مغرب اور انتہا یا وسط مین عشا ہے اور کہا ابن مسعود ونخعی وغیرہ نے دلوک یعنی غروب ہے پس دلوک سے مغرب اور غسق سے عشا ثابت ہوئی ف جو آیت سے پانچ وقت کی نماز

کہ لاتے ہیں وہ اقرب اول سے متمسک کرتے ہیں اور اصحاب تاویل ثانی تین ہی وقت پر کفایت کیے
ہیں میرے نزدیک دونوں قول خالی از تکلف نہیں ہیں اور تمام آیتیں اوقات نماز میں بال ہیں
اور حدیث جبریل انکا بیان اور اس آیت میں صرف مغرب و صبح کا ثبوت مصرح ہے اس لیے کہ اگر
دلوک سے ظہر و عصر مراد لیا جائے تو غسق تک امتداد مشکل اور مغرب قرار دیں تو غسق کا قول
باطل اور یہ سلسلہ جو کلمہ الی سے مفہوم ہے غیر مسلم پس استدلال اہل جمع کا فاسد اور تمسک اصحاب
اوقات کا ضعیف میرے نزدیک سیاق آیت اور ہی کچھ ہے یعنی انتظام معاش و معاد و تقسیم
اوقات و تدبیر و تفکر و ترتیب و ترغیب اقتصاد و توغل ملحوظ ہے تمام رات دن کے تین حصے
کردیے ہیں پہلا حصہ تدبیر معاش صبح سے دوپہر تک جو غالباً ۶ گھنٹے ہوا اور اس سے زیادہ محنت
دشوار ہے ۲ حصہ عبادت و تدبیر آخرت دوپہر ڈھلے سے غروب شفق یعنی عشا تک
یہ بھی ۸ گھنٹے ہیں ۳ حصہ استراحت عشا کے بعد سے فجر تک یہ بھی ۸ گھنٹے ہیں اس سے زیادہ
استراحت و خواب نحوست ہے اور یہ نہایت عمدہ تقسیم ہے اب اگر ذوق و شوق بڑھا ہے تو
ہر دو حصہ ہائے معاش و استراحت میں کمی کرکے ادھر بڑھا دو انعام مزدوری دولت ولایت
پاؤ ورنہ وہ مقدار بھی بس ہے پس زوال آفتاب سے حضور و ذکر میں مشغول ہو اور غسق لیل یعنی
عشا تک چار نمازوں کے اہتمام و مشغولی میں یہ سلسلہ ہائے دھو برابر جاری ہے پھر قدرے خواب
استراحت ہو اور منہ اندھیرے سے اٹھکر تلاوت و نماز میں محو ہو اسلیے کہ وہ وقت حضور ملائکہ و
التفات خاصہ رب العزت ہے ہاں بعد صبح دوپہر تک رخصت ہے زیارت احباب اعانت
مساکین کارسازی اقارب اصلاح عوام تدبیر منزل سیاست مدن تحصیل معاش وغیرہ جو کچھ چاہو
کرو سعادت دارین کا مضمون ہاتھ آئے اور اگر ہمت عالی و طبع مشتاق و جان طالب ہو بسم اللہ
تہجد گزار اور شب بیدار بن جاؤ مقام محمود عبودیت و تقرب میں در آؤ پس یہ آیت صرف نماز فرض
سے متعلق ہوگی البتہ ایک ضروری مسئلہ اشارۃ النص سے حل ہوجاتا ہے کہ سبب وجوب نماز

[illegible]

حکم نماز و روزہ بلاد قطبیہ

وقت ہے جیسا کہ گئے اسکی طرف علماء اصول اسلیے لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ بتا رہا ہے کہ نماز آفتاب ڈھلنے سے واجب ہوتی ہے پھر دوسرے اوقات بھی یونہین موجب ہین اور اس سے ظاہر ہو گیا کہ جن ملکون مین چھ چھ ماہ کا ایک دن ہوتا ہے یا رات بہت چھوٹی ہوتی ہے ادھر آفتاب ڈوبا اور شفق غروب ہوئی کہ طلوع فجر ہو گیا وہان بھی نماز اسی معینہ حساب سے فرض ہوتی ہے اس لیے کہ نماز مقادیر پر نہین ہے اوقات پر ہے ورنہ گرمیون کے دنون مین چودہ گھنٹے مین تین نمازین اور رات کو دس گھنٹے مین دو اور جاڑون مین اسکے برعکس البتہ قابل غور ہوتا اور ایسے ہی رمضان وہان کا وہین کے دنون کے حساب سے ہوگا جیسا کہ فرمایا فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ جو رمضان کو پائے وہ روزہ رکھے پس اسباب وجوب اوقات ہین طول و قصر کو اسمین دخل نہین البتہ یہ وہم کہ دجال کے زمانے مین تقدیر مروی ہے یعنی جب حضور نے فرمایا کہ دجال کا ایک دن مثل ایک سال کے ہوگا اور ایک دن مثل ایک ماہ کے اور ایک دن برابر ایک ہفتے کے صحابہ نے عرض کی کیا ہمکو ایک ہی دن کی نماز کافی ہو جائیگی فرمایا نہین بلکہ اندازہ کر لینا یعنی وقت کے اندازہ سے نماز پڑھا کرنا اور اسی بنا پر بعض نے کہا کہ ان ملکون مین بھی اندازہ کیا جائے اور جواب دیا دوسرون نے کہ یہ حکم خاص ہے قیاس کے خلاف اپنے محل پر مختصر رہیگا یعنی ایام دجال کے سوا دوسرے وقتون مین اسکا حکم نہین ہے اور مین کہتا ہون کہ اس تخصیص اور ضعف سے فائدہ بیشک حدیث موافق قیاس اور اپنے حکم مین عموم پر دال ہے لیکن دجال کے زمانے مین رات دن گھٹ بڑھ نہ جائیگا بلکہ مثل دوسرے خوارق کے یہ بھی ہوگا کہ مدت یوم دراز نظر آئے یا آفتاب نکلے اور اوسکی نورانیت ظاہر نہو پس باعتبار حقیقت حکم تقدیر کا فرمایا جیسا کہ ابر کے دنون مین۔ اور بلغار وغیرہ مین حقیقۃً آفتاب کا طلوع وغروب یونہی ہے پس حکم اوسی کے رو سے دیا جائیگا جیسا کہ ایام گرما اور لیالی شتا مین مگر ایک قوی شبہہ اور پیدا ہوا کہ نماز مین تو جو چاہو کر سکتے ہو رمضان کا کیا حال ہوگا اور جواب یہ ہے کہ معمولی طوالت جیسی کہ گرمی مین ہوا کرتی ہے بمقدار تحمل انسانی ہے اوسپر کوئی لحاظ نہ کیا گیا البتہ قوت سے زیادہ طوالت جسکا آدمی متحمل ہو نہ سکے خواہ محمول ہے معذور کے حال پر یا محمول ہے شیخ فانی مسلوب الطاقت پر اور یہ دونون فیصلے انشاء اللہ کافی ہین۔ قرآن کہا زجاج نے بمعنی نماز ہے جسطرح رکوع و سجود کو باعتبار رکنیت نماز کہتے ہین قرأت بھی رکن ہے مشہود مجمل احادیث اسکی تفسیر ہین مراد حضور ملائکہ ہے چنانچہ ترمذی و بخاری وغیرہ نے اس آیت کے تحت مین حضور ملائکہ کا تبان اعمال کا ذکر کیا ہے

حضوری ملائکہ

بخاری ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے فرشتے آیا کرتے ہین وہ عصر سے صبح تک اعمال آدمی کے لکھا کرتے ہین اور یہ ملائکۃ اللیل ہین پھر فجر سے عصر تک دو فرشتے آتے ہین وہ ملائکہ روز ہین اور فجر و عصر مین دو مجتمع ہوتے ہین اور جب جاتے ہین تو حضور عالم الغیب سے استفسار ہوتا ہے کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ تم نے ہمارے غلامون کو کس حال مین چھوڑا وہ عرض کرتے ہین تَرَکْنَاھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ ہم نے انھین چھوڑا نماز پڑھتے ہوئے اور ہم انکے پاس آئے وہ نماز مین تھے (یہ نمازی کے لیے ہے وائے حال ہم غافلان تباہ روزگار کے کہ ملائکہ ہماری غفلت و بے حیائی حضور اقدس و اعلی مین عرض کرتے ہونگے) بہر حال آیت سے فضل نماز فجر و قرات قرآن مصرح و ثابت ہے اسی لیے فجر مین طول قرات مسنون و مذکور ہے مسلم مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَھُوَ فِیْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ جس نے نماز صبح پڑھی وہ اللہ کے ذمے مین ہے اور فرمایا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَۃِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا اگر لوگ جانتے جو ثواب نماز صبح و عشا مین ہے تو اس نماز کے لیے حاضر ہوتے اگرچہ گھٹنون کے بل آسکتے فرمایا مَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا صَلَّی اللَّیْلَ کُلَّہٗ جس نے نماز صبح بجماعت پڑھی گویا تمام رات نماز پڑھا کیا مشکوۃ مَنْ غَدَا اِلٰی صَلٰوۃِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَایَۃِ الْاِیْمَانِ جس نے نماز صبح کی پڑھی صبح کی ایمان کے نشان کے ساتھ مسائل آیت مین کئی مسئلے ہین ۱؎ ذکر نماز پنجگانہ ۲؎ جمع بین الصلاتین انکی بحث گزر گئی ۳؎ فضیلت غلس جیسا کہ مستفاد ہے قرآن فجر سے لیکن جبکہ فجر کا اطلاق طلوع آفتاب تک ہے پس خصوصیت غلس کی کیا ہے ۴؎ یہ کہ آخر وقت مغرب شفق سفید تک ہے اس لیے کہ تاریکی شب اُس سے متصل ہے اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہؒ کا اور یہی مصرح ہے

وَمِنَ الَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ ۖ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝

اور رات سے پس تہجد پڑھ زیادتی واسطے تیرے قریب ہے کہ اٹھائے تجھے رب تیرا اُس مقام محمود مین

اور کچھ رات سے جاگو تلاوت قرآن مین یعنے تہجد پڑھو کہ یہ فضل و ثواب زائد آپکے لیے ہے اُمید کہ اللہ تعالی آپ کو مقام محمود پر مبعوث فرمائے (تو یہ تہجد اداے شکر کی ہے یا حصول صلاحیت مقام محمود کی) تہجد بفتح جیم امر ہے ہجود کچھ رات سونا کچھ جاگنا مگر اصطلاح مین نماز شب کو کہتے ہین کبیر نماز تہجد آنحضرتؐ پر فرض تھی جیسا کہ مقتضاے صیغۂ امر ہے اور مسلم نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ اول سورۂ مزمل مین تہجد فرض ہوئی تو آپ اور آپکے اصحاب برابر پڑھا کیے پھر بارہ برس کے بعد آخر سورت نازل ہوئی اور تخفیف کر دی گئی پھر نفل ہوگئی احمد ہی صرف حضورؐ ہی پر فرض تھی

جیسا کہ کلمہ لک سے ثابت ہے زاہدی اسکی دو تاویلین ہین ایک یہ نماز فرض تھا اور یہ خاص آپ ہی کے لیے ہے یا فضل و ثواب زائد ہے مخصوص آپ کے واسطے کیونکہ آپکے اعمال مین نقصان نہ تھا جس کا تکملہ ہوتا اور نہ آپ پر بار عصیان تھا جسکا کفارہ ہوتیں ثواب زائد و تقرب افزون ہوگا بخلاف دوسرون کے کہ تہجد سے اُنکے قصورون اور نقصان کی تلافی ہوتی ہے ف ایک اور دلیل خصوصیت کی وعدہ مقام محمود ہے جو آپ ہی کے لیے ہے شامی اگر سمجھا جائے کہ نماز تہجد آپ پر فرض رہی اور یہ دوام بوجہ فرضیت تھا تو صرف قول شریف ہمارے حق مین مثبت استحباب ہے اور اس بنا پر کہ پہلے فرض تھی پھر نفل ہوگئی تو یہ مواظبت و مداومت (جیسا کہ حضرت عایشہ رض سے حدیث مسلم مین مروی ہے کہ جب کبھی آپ کسی عذر سے شب کو تہجد نہ پڑھتے تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیتے) موجب سنیت ہے پھر وقت اسکا تمام شب ہے مگر بعد نماز عشا و بعد نوم کے اور اسی مذہب کو مرجح و مدلل کیا صاحب الرد المحتار نے نہایت قوی اور منصفانہ دلیل سے پھر کہا اگر آدھی رات مین نماز پڑھی تو نصف آخر افضل ہے اور اگر ایک تہائی رات مین نماز پڑھی تو ثلث اوسط یا سدس رابع وخامس افضل ہے یعنے رات کے چھ حصے کرے اور دو حصون مین خواب و عشا پھر دو حصون مین تہجد پھر استراحت کرے یا پہلے تین حصون مین عشا و خواب اور چوتھے یا پانچوین حصے مین نماز تہجد پھر چھٹے حصے مین استراحت یا تولی اور ذکر کرکے نماز صبح ادا کرے اور یہ پچھلا قول احادیث صحیحہ سے ماخوذ ہے اس لیے کہ حدیث مین ہے کہ حق سبحانہ تعالی پچھلی تہائی رات مین آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے پس یہ تہائی افضل ہے اور دوسری حدیث مین ہے کہ بہترین صلوۃ صلوۃ داؤد علیہ السلام ہے کہ آدھی رات سوتے اور تہائی رات بیدار رہتے پھر چھٹے حصے مین آرام کرتے یہ حدیث چاہتی ہے کہ سدس رابع وخامس افضل ہو اور اسی حدیث پر عمل اولی واقوی ہے اس لیے کہ یہ نص ہے سدس رابع وخامس مین اور پہلی حدیث ظاہر ہے فضل ثلث آخر مین اور نص قوی ہے ظاہر سے اور تعداد رکعات دو سے بارہ تک ثابت اور دو دو افضل اور طول قرأت مسنون ہے مگر کھڑے ہونے مین ثواب دوچند ہے باقی یہ نماز اُسی طرح پڑھی جاتی ہے جسطرح اور نمازین ہان باعتبار دوسری نمازون کے اسمین مجاہدہ زیادہ ثابت ہے اکثر آپ ہر دو رکعت کے لیے طہارت و مسواک کرتے اسطرح کہ دو رکعت پڑھی اور آرام فرمایا پھر اوٹھے اور دو رکعت پڑھی اور آرام کیا اور طول قیام و سجود اس قدر تھا کہ پاے مبارک ورم کر آتے بخاری حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ حضور تہجد کا ایک سجدہ مقدار پچاس آیت سے زیادہ کرتے اور طول قیام کرتے حتی تفطر قدماہ یہانتک کہ دونون پاے مبارک شق ہوجاتے

اور مغیرہ سے روایت ہے حَتّٰی تَرِمَ قَدَمَاہُ اَوْسَاقَاہُ یہانتک کہ ورم کر آتے دونون پاؤن یا پنڈلیان آپکی اور ابن مسعود نے کہا مین نے ایک بار تہجد حضور کے ساتھ پڑھی تو بوجہ طول قیام میرے دل مین آیا کہ بیٹھ جاؤن

فضل تہجد بخاری نے ابوہریرہ سے روایت کی یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کُلَّ لَیْلَۃٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ یَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَہٗ مَنْ یَّسْئَلُنِیْ فَاُعْطِیَہٗ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَسْتَغْفِرَ لَہٗ حق سبحانہ تعالی پچھلی تہائی رات سے آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے کون دعا کرتا ہے کہ قبول کرون کون مانگتا ہے کہ دون کون عفو چاہتا ہے کہ بخشون۔ (یہ خطاب برابر صبح تک رہتا ہے) **ترمذی** عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَاْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ لازم پکڑو نماز شب اس لیے کہ یہ طریقہ ہے نیکون کا جو تم سے پہلے تھے وَھُوَ قُرْبَۃٌ لَّکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ اور یہ ثواب و قبول ہے پروردگار کیطرف وَمُکَفِّرَۃٌ لِّلسَّیِّئَاتِ وَمَنْہَاۃٌ عَنِ الْاِثْمِ اور گناہون کے لیے کفارہ ہے اور عصیان سے منع کرنے والا ہے **مشکوٰۃ** ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا تین چیزون سے اللہ تعالی ضحک فرماتا ہے یعنے خوشنود ہوتا ہے) ۱ نماز شب ۲ صف نماز ۳ صف قتال **فرمایا** اَشْرَافُ اُمَّتِیْ حَمَلَۃُ الْقُرْاٰنِ وَاَصْحَابُ اللَّیْلِ بہتر اُمت کے شریف وہ ہین جو قرآن کے حافظ و عامل و دانا ہین اور شب بیدار و تہجد گزار ہین **بخاری** فرمایا کہ جب کوئی سوتا ہے شیطان اسکے سر مین تین گرہین باندھ دیتا ہے اور گرہ مین پھونک دیتا ہے عَلَیْکَ بِاللَّیْلِ الطَّوِیْلِ نِیْلِ پھر جب آدمی جاگا اور اللہ کا نام لیا ایک گرہ کھلی وضو سے دوسری نماز سے تیسری گرہ وا ہوئی صبح کو بشاش شگفتہ خاطر اٹھتا ہے ورنہ سست پریشان افسردہ اٹھتا ہے **فرمایا** بَالَ الشَّیْطَانُ فِیْ اُذُنِہٖ شیطان اسکے کان مین پیشاب کر دیتا ہے

مقام محمود اسکی کئی تاویلین ہین اور ایک تفسیر **تاویل** وہ مقام جسکی مدح کیجائے اور یہ ہر مقام خیر ہے اور ہر بندۂ مطیع اسکا امیدوار **تاویل** وہ مقام جسے حمد الٰہی سے خصوصیت ہو کہ تصور غیر دو کرما سواءاللہ آئے یہ خاصہ اولیائے فانی و علمائے ربانی ہے **تاویل** کہا بعض نے کہ وہ مقام فوق عرش ہے جسپر اللہ تعالی اپنے محبوب مقبول کو قیامت مین جگہ دیگا مگر اسمین صاحب تفسیر کبیر نے کلام کیا ہے **تفسیر** بخاری و ترمذی نے تفسیر آیت مین کہا کہ یہ مقام شفاعت ہے اور اسی پر متفق ہین علمائے تفسیر و ائمۂ حدیث اور یہی ثابت ہے احادیث مرفوعۂ صحیحہ سے **نکتہ** اولاالعلم اور اہل ریاضت و ارباب مجاہدہ فرمایا اَقِمِ الصَّلٰوۃَ الخ مغرب سے عشا تک نماز و ذکر مین رہو پھر تھوڑی دیر استراحت کرو۔ (اسی لیے اول شب کا سونا سنت ہے) پھر شب بیداری و تہجد گزاری مین مصروف ہو (جو روشنی دل سوختگان سینہ ریش و طالبان بخویش ہے) اور یہ تمام اسی لیے ہے

کہ صلاحیت تامہ حاصل ہو شکر دوام سے روز افزون نعمتین ملین اور غایت تقرب عطا ہو اور یہ وعدۂ مقام محمود ہے اور کمال صدق و ثنا حقیقت ہستی نابود معدوم موجود ۔ قصد و مقصود ۔ تعبد و معبود منتہائے سیر ۔ پایان نظر ۔ اتمام خیر ؎ جبرئیل عذر لنگ کند خضر راہ گم + از رہبری دل بمقامے رسیدہ ایم ۔ (لیکن مقام محمود) بخاری و مسلم کی متفرق روایات سے بطور انتخاب قلم بند ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَھَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا ذٰلِکَ مین قیامت مین تمام آدمیون کا سردار ہون معلوم ہے کہ کس لیے پھر فرمایا تمام اگلے پچھلے آدمی ایک مقام مرتفع پر مجتمع ہونگے اور آفتاب قریب مصائب شدید آدمی گھبرا کر حضرت آدمؑ سے کہین گے آپ ابو البشر ملائکہ کے مسجود ہین اللہ تعالیٰ نے آپکو دست قدرت سے بنایا اپنی روح پھونکی دیکھیے ہم کیسی بلا نازل ہوئی ہے سفارش کیجیے آپ فرمائین گے آج پروردگار تمہارا غضبناک ہے نہ کبھی ایسا غضبناک ہوا تھا نہ ہوگا مین دانۂ گندم کی ندامت مین اپنی خیر منا تا ہون نفسی نفسی تم کسی اور سے چارہ جوئی کرو ایسے ہی نوحؑ و ابراہیمؑ و موسٰیؑ و عیسٰی علیہم السلام کے پاس جائین گے اور جواب خشک پائین گے تب بہدایت جناب مسیحؑ میرے پاس آئین گے اور کہین گے یا محمد انت رسول اللہ و خاتم الانبیا آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہین ملاحظہ ہو کہ ہم کس مصیبت و بیکسی مین گرفتار ہین جامی زمہجوری برآمد جان عالم + ترحم یا نبی اللہ ترحم + نہ آخر رحمۃ للعالمینی + زمحرومان چرا غافل نشینی + مین عرش کے تلے جاؤنگا اور سجدہ طولانی کرونگا مجھے وہ حمد و ثنا الہام ہوگی جو کسی پر ظاہر نہوئی تھی پھر ارشاد ہوگا یا محمد اِرْفَعْ رَاْسَکَ سَلْ تُعْطَہٗ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ اے محمد سر اوٹھاؤ مانگو پاؤ گے بخشے جائینگے جسے بخشواؤ گے پھر مین سر اوٹھا کر عرض کرونگا اُمتی یارب اُمتی ایک تعداد معین ہوگی مین دوزخ سے جنت مین داخل کراؤنگا پھر بار دوم دعا کرونگا اور ایک حد تک اجازت ملیگی اسی طرح تمام ناری جنتی ہوجائین گے مگر وہ جنھین قرآن نے روک رکھا یعنے اُنکے عفو کی ممانعت کردی جیسے منکرین قرآن وغیرہ پھر یہ آیت پڑھی ف اسی کو شفاعت کبریٰ کہتے ہین اس لیے کہ آپ سے پہلے نہ کسی کو مجال کلام ہوگی نہ اذن ملیگا گو بعد اسکے دوسرے انبیا اور صلحا شفاعت کرائین گے بخاری ابن مسعود نے حضور سے روایت کی جس نے اذان سنکر دعاے اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ الخ پڑھی اُسپر میری شفاعت لازم ہوگئی (لیکن مقام صدق) فرمایا

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ

اور کہہ اے رب داخل کر مجھے داخل کرنا سچائی کا اور نکال مجھے نکالنا سچائی کا اور بنا میرے لیے

اور کہہ اے رب مجھے داخل کر نکال نکالنا سچائی کا اور بنا

مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا۝

پاس سے اپنے غلبہ مددگار

داخل کرنا سچائی کا اور میرے لیے اپنے پاس سے

حجت معین کبیر مدخل سے مراد مدینہ اور مخرج سے مراد مکہ اور یہ اشارہ ہے اذن ہجرت کیطرف اور کہا گیا مدخل قبر ہے اور مخرج بعث وحشر ہے یہ لفظ عام ہے جسقدر تاویلین کیجائین ہوسکتی ہین مگر مقتضا سیاق آیت دو امر ہین اول عموم احوال و زمان یعنے میرے تمام فعل وقول صدق پر مبنی ہون دوم طلب مقام صدیقین پس (ادخال) سے افعال وجودی اور (اخراج) سے افعال عدمی مراد ہین کہ جو کرون وہ سچائی سے کیا جائے جو چھوڑون وہ بھی سچائی سے چھوڑا جائے اور صدق سے مراد وفا ہے عہد قدیم یعنے (توحید) کہ وہم دوئی نہ آنے پائے اور (عبودیت) کہ رد وقبول امر کا اختیار اپنے ہاتھ مین نہ رہنے اور (خلوص) کہ جو ہو وہ اللہ ہی کے لیئے ہے نہ ریا نہ غرض نہ طلب محض رضا و بندگی مقصود رہے مقام وما ینطق عن الھوے ثابت و اتحاد ومارمیت اذرمیت ولکن اللہ رمی حاصل ہو اور اگر بمقتضاے بشریت وعجز مخلوقیت کوئی امر پیش آئے تو اسکی کارسازی بدون تدبیر و توسط غیر تیرے ہی فضل وکرم سے ہوجائے وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ چونکہ سالک طالب کو بحسب وسعت طلب و امتحان مطلوب مختلف وغیر محدود حوادث پیش آیا کرتے ہین لہذا امر جامع تعلیم فرمایا کہ ہر حال مین سلطان نصیر یعنے حجت مددکنندہ عطا ہو اس مقام سے بعض صوفیہ نے ایک فائدہ لطیف و امر شریف استنباط کیا ہے اور طریقہ سلطان الذکر جو ہر بن مو کو زبان شوق اور سراپاے طالب کو محو ذوق بنا دیتا ہے متعین فرمایا ہے توضیح اسکی کامیاب حضرات کی تعلیم پر موقوف ہے بعد تعلیم دعا و آداب طلب حصول مدعا کی بشارت منائی

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۝

اور کہہ آگیا حق اور نابود ہوا باطل بیشک باطل تھا مٹنے والا

آپ کہہ دیجیے آگیا حق اور مٹگیا باطل باطل تو مٹنے ہی والا تھا حق اسلام وقرآن و دلائل ظاہرہ جبریل و رسول مقبول و توحید اور بظاہر یہان حق سے یہی مراد ہے اس لیے کہ جبریل وکلام الٰہی اول بھی آیا کیے اور اسمین بھی شبہہ نہین کہ مسئلہ توحید جس بسط و شرح وصحت وتحقیق سے ہمارے حضور نے سکھایا اور دکھایا کبھی حاصل نہ ہوا تھا بخاری جب آپنے مکہ فتح کیا اور کعبہ مین داخل ہوے اوسکے گرد تین سو ساٹھ بت تھے آپ ہر ایک کو چھڑی سے مارتے اور یہ آیت پڑھتے ابو سعود وہ اوندھے گر پڑتے نکتہ اہل حق کے لیے یہ دعا ہر مصیبت ومشکل مین اللہ کیطرف

سے اعانت کی خبر سنا رہی ہے باطل ضد حق امر بے بنیاد یہاں کفر و غیر پرستی مراد ہے اور ارباب حق کے نزدیک باطل ماسوے اللہ ہے جدھر دیکھیے اللہ ہی اللہ ہے جہانتک یہ نقش و نگار نظر و فکر مین آتے ہین وجود ظلی و تصویر عکسی دکھاتے ہین ہستی ہماری نابود عدم ہمارا وجود گو یہ مسئلہ بطور نزاع لفظی محل کلام ہے مگر اللہ ہی اللہ کہنے مین کیا الزام ہے نفی و اثبات تعلیمی بات ہے مٹے ہوؤنکو ادھر کب التفات ہے بیدل تا در تو زپندار تو ہستی باقیست + پیدا است یقین کہ بت پرستی باقیست گفتی بت پندار شکستم رستم + این بت کہ تو پندار شکستی باقیست + ربط جب ان مراتب عالیہ و اسرار خفیہ کا ذکر ہوا تو طالبان سالک اور درد مندان ہالک کو مژدۂ جان بخش سنایا کہ تمکو اپنے مقصود کی تدبیر مصائب اور درد دل کا علاج مجرب کہین ڈھونڈھنا نہین بلکہ

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ۝

اور اتارتے ہین ہم قرآن سے جو کہ وہی شفا اور رحمت ہی مومنین کے لیے اور نہین بڑھاتے ظالمون کو مگر نقصان

جو کچھ ہمنے قرآن مین نازل فرمایا ہے وہ شفا و رحمت ہے ایمان والون کے لیے اور ظالمون کو سوا خسارے کے اور کچھ نصیب نہین من کو مفسرین نے بیان کے لیے ہے جنس کے تبعیض کے لیے نہین پس تمام قرآن شفا ہے شفا فرمایا دوا نہ کہا کہ دوا وسیلہ اور محتمل النفع ہے اور قرآن مقصود و عین نفع رحمت اسمین اشارہ ہے کہ اصحاب قرآن امراض ظاہر یعنی خبث افعال اور امراض باطن یعنے سوء اخلاق سے بچکر مقامات تقرب و تحقیق مین گرم پرواز اور کمالات علمی و عملی سے سرافراز ہین اور ان تمام منازل مین انپر آسانی و مہربانی کیجاتی ہے دشواری سامنے نہین آتی خسارہ خواہ کمالات سے محرومی خواہ ظاہر و باطن علتون مین آلودگی جو منکرین قرآن کے لیے مخصوص ہے

وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ ۚ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوسًا ۝

اور جب نعمتین دین ہمنے انسان کو منھ پھیر لیا اور ہٹا کروٹ پر اپنی اور جب چھو گئی اسے برائی ہے نا امید

اور جب ہم آدمی پر احسان و انعام کرتے ہین تو ہم سے دور عیش و عشرت فخر و تکبر مین مغرور رہتا ہے اور جب اُسے شر اور برائی پہنچی تو نا امید ہو جاتا ہے ف انسان کی شرارت بیان فرمائی کہ دولتمند ہے تو رات دن مست و مدہوش اور مفلس ہے تو پریشان و مایوس نہ نعمت مین شکر ہے نہ مصیبت مین امید و صبر

ع ۹ قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ أَهْدَىٰ سَبِيلًا ۝

کہدے کہ ہر شخص کرتا ہی اپنے مناسب پر پس رب تمہارا خوب جانتا ہی اُسے کہ وہ بہت اچھا راہ پانے والا ہی

آپ کہدیجیے کہ جو جیسے مناسب نظر آتا ہے کرتا ہے اور یہ تو اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کون راہ راست

ہے کون نہیں جیسا کہ فرمایا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ہر گروہ جو انکے پاس ہے اسی چیز پر خوش ہے ف حضور سرورِ عالم کو کفار کے مطاعن اور مومنین کی شکستہ دلی اور اپنی تعلیم اور قوم کی بے پروائی پر نہایت قلق رہتا چونکہ اُس وقت تک حکم جہاد نہ تھا ایسے مضامین تسکین نازل ہوا کرتے مگر بعد آیۂ قتال یہ صلح جوئیاں نہ رہیں بخاری آپ ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے کہ کچھ یہود گزرے بعض نے کہا آپ سے روح کی بات پوچھو بعض نے کہا مت پوچھو پھر روح کا حال پوچھا آپ خاموش ہو رہے تو یہ حکم آیا

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا

اور پوچھتے ہیں آپ سے روح سے کہدیجیے روح امر سے ہے میرے رب کے اور نہیں دیے گئے تم علم سے مگر کم

آپ سے روح کی ماہیت و حقیقت دریافت کرتے ہیں آپ کہدیجیے کہ روح ہمارے رب کا حکم ہے اور تمہیں علم تھوڑا ہی دیا گیا ہے معالم کہا ابن عباس نے کہ قریش کیا ہو کر کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں پرورش پائی کبھی انہیں جھوٹ بولتے نہیں دیکھا اور اب جو دعوی کیا وہ ظاہر ہے پھر یہود کے پاس مدینے میں کسی کو بھیجکر استفسار کیا یہود نے کہا تین باتیں پوچھو اگر دو بتائیں اور ایک سے سکوت کریں تو پیغمبر ہیں اور سب بتائیں یا ایک بتائیں یا کچھ نہ بتائیں تو پیغمبر نہیں اور سوال یہ ہے ۱ گروہ گم شدہ زمانہ گذشتہ کا کیا قصہ ہے ۲ وہ کون مرد ہے جو زمین کے مغرب و مشرق تک پہنچ گیا ۳ روح آپ نے کل کا وعدہ کیا اور انشاء اللہ نہ کہا وحی نہ آئی آپ محزون و ملول تھے کہ جبریل آئے اور کہا جو بات کرنا ہو اُس میں انشاء اللہ ضرور کہہ لیا کیجیے اور پہلا قصہ اصحاب کہف کا دوسرا ذوالقرنین کا نازل ہوا روح کی تفصیل سے خاموشی کا حکم ہوا واضح رہے کہ مفسرین نے معنی روح میں دو تاویلیں کی ہیں ۱ یہی روح جسے ہم جان و مایۂ حیات کہتے ہیں ۲ روح سے خواہ عیسی روح اللہ خواہ جبریل روح الامین خواہ کلام الہی یا وہ روح جو ایک قسم کی مخلوق ہے مراد ہے معالم حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ روح ایک فرشتہ ہے اسکے ستر منہ ہر منہ میں ستر زبانیں ہر زبان سے تسبیح کرتا ہے مجاہد نے کہا روح ایک مخلوق ہے بنی آدم کی صورت اُنکے ہاتھ پاؤں سر ہیں کھاتے پیتے بھی ہیں نہ ملک ہیں نہ بشر سعد بن جبیر نے کہا اللہ کی کوئی مخلوق روح سے بڑی نہیں سوائے عرش کے۔ اگر چاہے تو ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کا ایک نوالہ کر جائے قیامت کو عرش کے داہنے جانب کھڑا ہوگا اور وہ اللہ کے حضور میں اقرب الخلق ہے اور اہل توحید کی شفاعت کیا کرتا ہے اگر اسمیں اور ملائکہ میں حجاب نور حائل نہو تو آسمان والے اُسکے نور سے جل جائیں الحبائک تعداد روح کی فرشتوں سے زائد ہے کوئی فرشتہ نہیں جسکے ساتھ روح نہو انکی ہر تسبیح

سے ملائکہ پیدا ہوا کرتے ہین قیامت کو گرد عرش عام فرشتے چھ قطار مین ہونگے اور روح صرف ایک قطار
پر شب قدر مین دنیا پر نازل ہوتے ہین نمازیون کے لیے دعا کرتے ہین انکا مقام حظیرۃ القدس ہے
انکو ہین عام فرشتے نہین دیکھ سکتے جسطرح فرشتون کو ہم نہین دیکھ سکتے لیکن تاویل اول صحیح ہے
اور اسی کے جواب سے حضور کو ممانعت کی گئی وہم حضرت رسالت اور آپ کے خواص راز روح
سے نابلد اور عرفان حق سے بے خبر دار یہ عجیب اسرار ہے دفع ہوا یہ گمان ہے کہ آپ روح کو نہین
جانتے ان بیان بتصریح سے منع کیا وہ بھی منکرین کے سامنے ہے اسی لیے سائلین سے علم کو منتفی کیا
کہ اے اہل کتاب تمکو علم قلیل ہے نہ یہ کہ حضور اور آپ کے اصحاب قلیل العلم ہون ہے اور ارباب
تصوف کے نزدیک تو یہ لاعلمی بھی عین علم ہے اس لیے کہ جبتک خود فراموشی نہو خدا دانی غیر ممکن
چونکہ یہ ہر روح ذرات حقیر کیطرح بحضور آفتاب جلال شعاع شوق مین گرم پرواز ہے ارباب نظر
اسیر نظر ذوالمنن یا نور آفتاب ذات پیا و ردکھین بھی تو کیا ہستی ہے جو نظر آئے نکتہ اگر قلت علم بمقابلہ
باریتعالی ہے تو بیان بے سود اور اگر بمقابل حضور ہے تو مخاطب اسکے خواہ تمام اہل عالم خواہ صرف
اہل کتاب بہرکیف اشارہ ہے وسعت علم حضرت رسالت کیطرف کہ آپکے علم وسیع کے سامنے یہ تمام
قلیل و حقیر ہین نکتہ مخلوق دو ہی قسم کی ہے ہے وہ جو محض امر کن سے موجود ہوگئی اُنکے لیے کوئی اصل
مادہ منقول و معلوم نہین ہے وہ جو کسی اور شے سے بنائی گئی پس اول محدود و معروف نہین ہوسکتی
اسلیے کہ تعریف چاہتی ہے تنکیر کو اور تخصیص مقتضی ہے تعمیم کو اور یہ معدوم مین غیر ثابت پس تعریف
کیونکر ہوسکتی وہان کون شریک ہے جو خارج ہو صرف یہ کہہ سکتے ہین کہ امر سے پیدا ہوئی وہی
ارشاد ہوا قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي اور دوم قابل تعریف و تحدید ہے عروض عارضی بوجہ ترکیب
کے اُسے دوسرون سے ممتاز کرتا ہے نکتہ یہ ممانعت و اخفا عجیب حکمت پر مبنی ہے اس لیے کہ اگر
انسان روح کی ماہیت جان لیتا اور وہ تعلقات خاصہ و توجہات عامہ جو حضرت حق کو اسکے ساتھ
ہین معلوم ہوتے اور اپنی ابتدائی حالت اور اُس حسن روح پرور سے تعشق و فراق اور مراتب
قرب سے تقرب و بعد کے اسرار کھل جاتے تو بیک نعرہ آتشین اپنی ہستی کیا تمام کائنات خاک مین
ملا دیتا اور جولانگاہ اعتبار جو گوئی و چوگان تعشق کے لیے ہموار کیا گیا ہے عکس حبابی کیطرح نمود بے بود
ہوجاتا لہذا محرم راز و دانا ے نظر باز کو اشارۂ سکوت ہوا کہ خاموش یہ بساط نشاط ابھی کچھ دن
اور قائم رہے پھر پردہ فاش ہو ہی جائیگا جو چھپا ہے نظر آئیگا ؎ ستانی زبان از رقیبان راز
کہ تا راز سلطان نگویند باز ؎ امر سے مراد کن قلیل اسمین حکما کی ہمہ دانی کا رد ہے اور مومنین کی

تسکین کہ صاحب علم قلیل اگر بعض اشیا کو نہ جانتے تو عجب ہی کیا ہے یا اشارہ ہے خزائن اسرار کیطرف کہ انکو علوم ہی کیا ہے صرف روح کو دیکھ کر مشتاق بیان ہوے اگر ملکوت آسمانی وجبروت سبحانی کے عجائب دیکھتے تو کیا ہوتا مسئلہ اس جواب کے سوا دوسرا جواب مسئلہ روح مین غلط وخطا ہے اسلیے کہ ترک امر واختیار امر ممنوع ہے اور جو مباحث اکابر کے پائے جائین وہ محمول بیان لطائف و طبع آزمائی پر ہین نہ یہ کہ وہ ایسا ہی سمجھتے تھے

وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ

اور اگر چاہین ہم البتہ لیجائین ہم اُسکو جو کہ وحی کی ہم نے طرف تیری پھر نہ پائیگا تو اسکے لیے ساتھ اُسکے ہم پر کارساز مگر رحمت رب تیرے

اگر ہم چاہین تو یہ علوم جو نازل ہوے تھے لیجائین	إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا / بیشک فضل اُسکا ہے تجھپر بڑا	حکمت جو بذریعہ وحی آپ پر یعنے اسکا ادراک اسکا

اثر اسکی برکت دور ہو پھر آپ کو ہمارے مقابل ہین یا ہمارے راضی کر لینے کے لیے اس سلب علم پر کوئی کارساز نہ ملیگا مگر رحمت رب وہی کارسازی کر سکتی ہے اور اسمین شک بھی نہین کہ اللہ کا فضل آپ پر بہت بڑا ہے ف اسمین تنبیہ ہے کہ ہماری دی ہوئی نعمت پر اتراؤ نہین ہم چاہین تو ابھی مفلس کر دین اور پھر کسی ذریعہ اور سفارش سے تم کچھ پاسکو ممکن ہی نہین صرف ہماری رحمت سلب علم سے مانع ہے یا بعد سلب وعتاب بھی اگر کارسازی ہو سکتی ہے تو رحمت ہی سے یہ بیان تھا امر واقعی اور اختیار وحید حقیقی کا اور یون تو ہمارا فضل وترحم آپ پر بہت کچھ ہے عتاب وخفگی کی گنجائش نہین عتاب گو خطاب مخصوص بسرور عالم ہے مگر ہر اُمتی آپکے طفیل سے داخل اور ادنی فضل قبول ایمان و اعلی درجہ اسکا اللہ جانے مسئلہ آپ کو فضل خدا سے محروم جاننا گناہ ہے

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ

کہدے تجھیہ اگر جمع ہو جائین آدمی اور جن اس بات پر کہ لاوین مثل اس قرآن کا نہ لا سکینگے مثل اسکا

اگر تمام جن وانس اتفاق آمادہ ہون تو بھی اسکا	وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا / اگرچہ ہو بعض اُنکا بعض کا مددگار	کرکے ایسا قرآن بنانے پر مثل نہ لا سکین گے

اور اگر ایک دوسرے کا مددگار بھی ہو جائے بس یہ قرآن نہین ہے مگر خدا کیطرف سے اس لیے کہ مخلوق عاجز ہے وہم کیا سبب ہے کہ صرف انس وجن کا ذکر کیا حالانکہ مخلوق اور بھی ہے دفع اس لیے کہ منکرین انھین میں تھے اس لیے کہ وہ مخلوق جو عقل وادراک رکھتے تین قسم کی ہے ملائکہ انھین عصیان ہے نہ کفر نہ انکار انکا ذکر مناسب تھا آدمی و جن انکا عجز بیان فرمایا باقی قابل التفات ہین نہ ہنر اور ذکر

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝

اور البتہ بیان کی ہمنے آدمیون کے لیے اس قرآن مین ہر مثال پس انکار کیا اکثر آدمیون نے مگر ناشکری کرنا

ہم نے قرآن مین آدمیون کے لیے ہر قسم کی مثالین ذکر کردین تو اکثر آدمیون نے سواے ناشکری کرنے کے تمام امور سے انکار کیا یعنے نہ اسکے واقعات مین غور کیا۔ نہ مناظرے پر قایم ہوے کہ اُمید ہدایت ہوتی بس انکار ہی انکار کرنے لگے ۔ بقول ابن عباس رض اہل مکہ کے لیے ہے اور ظاہر ہے کہ یہ خطاب اہل مکہ سے مخصوص ہے گو معنے اسکے عام ہون

وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنْبُوعًا ۝ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ

اور بولے ہم ایمان نہ لائینگے تجھپر یہانتک کہ بہا نکالے ہمارے لیے زمین سے سوتا یا ہو تیرے لیے باغ خرمے سے

وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ۝ أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ

اور انگور سے پھر نکالے تو نہرین درمیان میں اسکے نکالنا یا گرا دے آسمان جیسا کہ گمان کرتا ہے تو ہمپر ٹکڑے یا لے آ تو اللہ

وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا ۝ أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِنْ زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَنْ نُؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ

اور فرشتون کو مقابل یا ہو تیرے لیے گھر سونے کا یا چڑھ تو آسمان پر اور ہم ایمان نہ لائینگے تیرے چڑھنے پر

حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَقْرَؤُهُ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا ۝ ع ۱۰

یہانتک کہ اوتار لاوے ہمپر کوئی کتاب پڑھین ہم اسے کہدیجیے سبحان اللہ مین تو نہین مگر آدمی بھیجا ہوا

حق سبحانہ تعالیٰ نے ان چند کلمات مین کفار کے چند قول واہی نقل فرمائے کہ وہ ہمارے پیغمبر سے ایسی ایسی باتین کرتے ہین ۔ یعنے کفار کہتے ہین ہم آپ پر ایمان نہ لائینگے جبتک تو ہمارے لیے زمین سے کوئی چشمہ نہ جاری کردے یا آپکے ساتھ باغ خرمے اور انگور کا ہو پھر آپ اوسمین کوئی نہر پھوڑ نکالین یا جیساکہ آپ ہمکو ڈرایا کرتے ہین آسمان سے کوئی ٹکڑا ہم پر گرادین یا آپ اللہ اور فرشتون کو سامنے ہمارے لے آئین یا آپکے لیے کوئی گھر سونے کا ہو یا آپ آسمان پر چڑھ جائین مگر صرف چڑھنا کافی نہین بلکہ وہان سے ایک کتاب اوتار لائین جسے ہم پڑھین (ان سبکے جواب مین بحکم۔ جواب جاہلان باشد خموشی) اعراض فرماکر تعلیم فرمایا آپ اسی قدر کہدین رب میرا پاک ومنزہ ہے اور مین تو صرف ایک بشر رسول ہون میرا کیا اختیار معالم ابن عباس سے مروی ہے کہ عتبہ اور شیبہ بن ربیعہ والو سفیان وغیرہ مغرب کے وقت کعبے کے پاس جمع ہوے اور کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بلاؤ اور گفتگو کرو حضور سرور عالم یہ سنکر خوش ہوے اور امید کی کہ شاید میری قوم کی آنکھین کھلین تشریف لائے یہ لوگ بولے ہمنے آپکو اس لیے بلایا ہے کہ آج

کچھ فیصلہ کر ڈالین عرب سے کوئی ایسا نہین ہوا جس نے ہمارے عادات وافعال واصنام کی ایسی فضیحتی کی
ہو خیر اگر آپ یہ سب باتین مال کے لیے کرتے ہین تو ہم حاضر ہین اور اگر سرداری وملک کے خواہان ہین
تو یہ بھی ممکن ہے اور اگر کوئی خیال غالب ہوگیا ہے تو اوسکے بدلنے مین ہم سعی کرین (یعنے بذریعہ کاہن
اور جن وغیرہ کے) آپنے فرمایا یہ کوئی امر نہین مین تو رسول اللہ ہون اگر مانوگے دین ودنیا درست ہوجائیگی
نہین تو صبر کرونگا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے بولے اچھا آپ ہمارا کہنا نہین مانتے تو ہمارے
ملک مثل شام وغیرہ کے شاداب چشمے جاری باغ سرسبز ہوجائین اور ہمارے کسی اگلے شخص کو
زندہ کردیجیے جس سے ہم آپکی تصدیق کرلین آپنے فرمایا مین اس لیے نہین آیا مینے دلائل ظاہر اور
نصایح مفید سنادیے اب مانو یا نہ مانو تم جانو بولے اچھا آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ کوئی فرشتہ آکے
آپکی تصدیق کرے اور دعا کیجیے کہ آپکے لیے باغ اور سونے کا محل تیار ہوجائے آپکا بازار جانا اور
عام لوگون کی طرح طلب معاش مین رہنا نہ رہے فرمایا مین اس لیے بھی نہین آیا ہون بولے پھر تو ہم ایمان
نہ لائینگے مگر یہ کہ آپ اللہ کو اور فرشتون کو سامنے لے آئین جب یہ کلمۂ گستاخ سنا حضور اقدس بکمال
غیظ وغضب اٹھ کھڑے ہوئے تو آپکے ساتھ ابن ابی امیہ اٹھا اور کہنے لگا آپسے قوم نے جو کچھ چاہا
آپ نے قبول نہ فرمایا پس بخدا ہم کبھی ایمان نہ لائینگے جبتک آسمان پر سیڑھی لگا کر آپ نہ چڑھ جائین
اور ہم دیکھتے رہین پھر آپ خواہ اللہ کو ساتھ لائین خواہ کوئی فرمان لائین جسے ہم پڑھین اور اسکے
ساتھ فرشتے گواہ ہون آپ یہ سنکر نہایت ملول ومحزون دولت خانے پر واپس آئے تو یہ آیت
نازل ہوئی اور بکمال تسکین کے لیے ارشاد ہوا

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَاۗءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ
اور نہین روکا آدمیون کو ایمان لانے سے جب آگئی اونکی پاس ہدایت مگر یہ کہ بولے کیا بھیجا اللہ نے

ہدیٰ قرآن۔ دلائل۔ معجزے ذات پیغمبر
بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝
کسی آدمی کو پیغمبر بناکر
استفہام بمعنی نفی۔ یعنے جب ہدایت ظاہر ہوگئی پھر ایمان
لانے سے اہل مکہ کو کسی نے نہین روکا مگر انکے اس تعجب نے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کو پیغمبر بنا بھیجا ہے خلل ہے

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰۗىِٕكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَىِٕنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ
کہدیجیے اگر ہوتا زمین مین فرشتے چلتا بہ آرام البتہ اتارتے ہم اوپر

یعنے یہ تعجب کفار کا بیجا ہے ہان اگر زمین پر فرشتے ہوتے
مِّنَ السَّمَاۗءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝
اسپر آسمان سے فرشتے کو رسول بناکر
چلتے اور بستے البتہ انکی رہنمائی کے لیے فرشتہ پیغمبر ہوتا اور

آدمیون کے واسطے ملک غیر جنس پیغمبر کیونکر ہوسکتا ہے بمشئون چلتے پھرتے مطمئن براحت واطمینان مسکن گزین یہ قید اس لیے بڑھائی کہ فرشتون کا زمین پر ہونا ثابت ہے مگر مسکن انکا آسمان ہے گو زمین پر بھی کسی خدمت خاص کے لیے مدلون رہین

قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا

کہدیجیے کافی ہے اللہ گواہ ہم مین اور تم مین بیشک وہ ہے بندون پر اپنے خبیر بصیر

آپ کہدیجیے ہمارے تمہارے درمیان اللہ کی گواہی بس ہے اور وہ اپنے بندون پر خبیر ہے بصیر ہے

وَمَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِهِ

اور جسے راہ دکھائے اللہ تو وہ راہ پر ہی اور جسے گمراہ کرے تو نہ پائیگا تو انکے لیے ولی سوائے اللہ کے

اور جسے اللہ راہ راست دکھائے وہ رو براہ ہے اور جسے گمراہ کرے اور توفیق سے محروم رکھے تو اوسکے لیے کوئی دوست وحمایتی غیر خدا نہ پاؤ گے۔

وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا ۖ مَّأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ

اور حشر کرینگے ہم اونکا بروز قیامت انکے مونھون پر اندھا اور گونگا اور بہرا اور ٹھکانا اونکا جہنم ہے

اور انکو ہم قیامت مین کہ منہ کے بھل چلائے جائینگے

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا

جب ذرا بجھنے لگی بڑھا دیتے ہین ہم انکے سوزش مین

اسطرح اوٹھائینگے اور اندھے بہرے گونگے ہونگے

اور انکا ٹھکانا دوزخ ہے جب آگ اسکی سست وکم ہوتی ہے اسطرح کہ تمام جسم جلا دیا اب کچھ نہ رہا تو ہم اسکی سوزش اور بھڑک بڑھا دیتے ہین اسطرح کہ دوسرا جسم بدل دیا ابن کثیر انسؓ سے مروی ہے کہ مین نے کہا یا رسول اللہ منہ کے بھل کسطرح حشر ہوگا فرمایا جس نے پاؤن کے بھل چلایا ہے وہ منہ کے بھل چلانے پر زیادہ قادر ہے

ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُم بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا وَقَالُوا أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا وَرُفَاتًا أَإِنَّا

یہ سزا انکی ہی کہ انھون نے کفر کیا آیتون سے ہماری اور بولے کیا جب ہوگئے ہڈی اور راکھ کیا ہم

یہ سزا انکی ہے اسلیے کہ انھون نے کہا کہ ایسا ہوسکتا ہے جب

لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا

اٹھائے گئے ہونگے خلق نئی

کفر کیا اور تمسخر وطعن سے ہم ہڈی اور راکھ ہوگئے

کیا ہم نئی خلقت کرکے اٹھائے جائینگے یعنے بعثت کے منکر تھے

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ

کیا نہین دیکھا بیشک اللہ جسنے بنائے آسمان اور زمین قادر ہے اسپر کہ پیدا کرے مثل انکے

وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۝

اور ٹھرائی اُنکے لیے کوئی مدت کہ شک نہین اُس مین پس انکار کیا ظالمون نے مگر کفر کرنے سے

کیا نہین دیکھا اور نہین اعتقاد کیا کہ وہ اللہ جس نے زمین و آسمان پیدا کیے اُنکے مثل دوسری مخلوق پیدا کرنے پر قادر ہو (اور ایسی قدرت والے کو مار کر جلانا کیا دشوار ہے) اور اُنکے لیے کوئی مدت بعثت کی معین کی جسمین شبہہ و تردد نہین مگر ظالم بعد ان دلائل کے بھی سوائے کفر و انکار کرنے کے تمام امور سے انکار کرتے ہین

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ

کہدیجیے اگر تم مالک ہوتے خزانون رحمت رب کے اسوقت روکتے تم خوف سے خرچ ہو جانے کے

آپ کہدیجیے اگر تم لوگ اللہ مالک ہوتے تو بیشک اُسکے	وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝ اور ہے انسان تنگی کرنے والا	کی رحمت کے خزانون کے روک رکھتے اس خوف سے

کہ مبادا خرچ ہو جائے اور انسان کی خلقت مین تنگی ہے اور جب خزانے انکے ہاتھ مین نہین تو اے مومنین حق کو حق پسند سمجھین انکے انکار و قرار سے کیا ڈر ہے کیونکہ کفار نے نہر و باغ و خزانے کے معجزے مانگے تو ارشاد ہوا اگر تمکو اپنے خزانے بھی حوالے کر دین تو بھی تم اُسے بھی بخل سے روکوگے ت لے کوئی شخص انکے خزانون کا مالک نہین پس نفع و ضرر خلق اللہ ہی کے اختیار مین ہے ہے بخل نہایت مذموم صفت ہے بلے یہ ڈر کر روپیہ خرچ اور ہم تنگدست ہو جائینگے صفات رذیلہ سے ہے بشرطیکہ مصارف اتو فضول نہون۔ ملہ قتور یعنے تنگدلی انسان کی سرشت مین ہے تو اس سے نجات نہین مگر ترک قوی و تدبیر صائب سے ربط بعد ان سرزنشون کے اپنے حبیب کے اطمینان کے لیئے وہ قصہ شروع کیا جسمین ایسی ہی سرگذشت تھی

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ

اور بتحقیق دین ہمنے موسیٰ کو نو نشانیان ظاہر تو پوچھ بنی اسرائیل سے جب آئے اُنکے پاس تو کہا اُس سے

موسیٰ کو ہمنے نو نشانیان عطا کین (جنکی تفصیل صفحہ ۹ جلد دوم مین گزرگئی)	فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ۝ فرعون نے مین البتہ گمان کرتا ہون تجھے اے موسیٰ سحر کردہ	آپ بنی اسرائیل سے

پوچھیے جب موسیٰ اونکے پاس آئے اور فرعون نے اُن سے کہا کہ مین تمکو اے موسیٰ مسحور و مجنون پاتا ہون یعنے اہل دانش اور صحیح المزاج ایسے دعوی نکرتا۔ فسئل یہ سوال اونکے قائل کرنے کے لیے ہے کہ وہ مجبور ہو کر آپ کی تصدیق کرین

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَاۤ اَنْزَلَ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّيْ

کہا بتحقیق جانا تو نے نہین اُتارا انکو مگر رب نے آسمانون اور زمینون کے بصیرت اور مین

کہا موسیٰ نے اسے فرعون اور دلائل کو نہین اتارا اگر | لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا | توخوب جانتا ہے کہ ان معجزات زمین و آسمان کے رب نے
البتہ گمان کرتا ہون تجھے اے فرعون ہلاک کیا گیا

اور مین خیال کرتا ہون کہ تو اسے فرعون اس انکار و ابہام سے ہلاک ہونے والا ہے ظن اس لیے فرمایا کہ ممکن ہے توبہ کرے اور نجات پائے۔

فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ۙ
پھر چاہا کہ جڑ سے انکو زمین سے تو ڈبو دیا ہمنے اوسے اور کو ساتھ تھے اسکے سب کے سب

پھر چاہا فرعون نے کہ جنبش دے اور نکالدے موسیٰ اور انکی قوم کو زمین مصر سے تو ڈبو دیا ہمنے فرعون کو اور اسے کہ فرعون کے ساتھ تھا سب کے سب دریا مین غرق کر دیے گئے۔

وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ
اور کہا ہمنے بعد اسکے بنی اسرائیل سے رہو زمین مین پھر جب آئیگا وعدہ آخرت کا

الارض مراد مصر لفیف مراد مختلف قبیلون کی جماعتین | جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ؕ | پیچیدہ جامع لفیف سے حاصل ہمنے بعد غرق
لائینگے ہم تم سب کو باہم

فرعون بنی اسرائیل سے کہا ملک مصر مین سکونت کرو (یہ تو اسوقت کا فیصلہ ہے) پھر جب آئیگا دوسرا وعدہ روز قیامت کا ہم تم سبکو مجمع لائین گے اور جزا و سزا پورے طور پر ہو جائے گی۔

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۘ
اور ساتھ حق کے اتارا ہمنے اسے اور حق سے اترا ہی اور نہین بھیجا ہمنے تجھے مگر خوشی سنانے والا اور ڈرانے والا

یہ قرآن ہمنے حق کے ساتھ اوتارا ہے اور یہ حق پر اوترا ہے (یہ تکرار لطور تاکید و توضیح ہے کہ نہ اترنا بدون حق ہے۔ اُتارنا یا یہ کہ نہ اوتارنے مین کچھ آمیزش تھی نہ اوترنے مین ہوئی اور ہو سکتا ہے کہ حق سے مراد جبریل یا آنحضرت ہون) اور نہین بھیجا ہمنے آپ کو اے حبیب کریم مگر مومنین کو خوشی سنانے والا اور منکرین کو ڈرانے والا۔

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا
اور قرآن کو جدا جدا کیا ہمنے اسکو تاکہ پڑھو تو اسے آدمیون پر درنگی سے اور اتارا ہمنے اسے اتارنا

اور جدا جدا کیا ہمنے قرآن کو تاکہ آپ آدمیون پر پڑھکر سنائین درنگی اور آہستگی سے اور اوتارا ہمنے اسے تھوڑا تھوڑا اوتارنا ف قرآن کا متفرق اوترنا ایک ایک مضمون کئی کئی بار ہونا۔ بے عنبر مرتب ہونا مثل ایک اصول کے احکام کا مسلسل نہونا یہ سب عجیب لطف بندہ نوازی ہے

سے پہلے کہ اس طور پر اثر قوی اور تحصیل و تعلیم آسان اور مذاق عام ہوتا ہی رفتہ رفتہ تذکیہ اور بعض اہم اور دقیق معانی کا اخذ اور ثبات حاصل ہوتا ہے پس سمجھانے اور راہ پر لانے کے لیے اس سے عمدہ کوئی طریقہ نہین غور سے یہ بات حل ہوتی ہے۔

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ

کہدیجیے ایمان لاؤ اسپر یا نہ ایمان لاؤ بیشک جو دیے گئے علم پہلے سے اسکے جب پڑھا جاوے اُنپر

يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ وَيَخِرُّوْنَ

گرین ٹھڈیونکے بھل سجدہ کرتے اور کہین پاک ہے رب ہمارا بیشک ہے وعدہ ہمارے ربکا کیا گیا اور گرتے ہین

اے نبی کریم آپ کہدیجیے پہلے جو علم والے تھے جنھین

لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۝

ٹھڈیون کے بھل روتے ہوے اور بڑھاتا ہے انھین ڈر مین

لوگو ایمان لاؤ یا نہ آپ سے آسمانی کتب اور ارشاد

انبیا سے حق و باطل معلوم تھے انپر جب قرآن پڑھا جاتا ہے وہ مُنھ کے بھل سجدے مین گر پڑتے ہین اور کہتے ہین پاک ہے رب ہمارا اور ہمارے رب کا وعدہ وفا کیا گیا ہے اور گرتے ہین ٹھڈیون کے بھل اور بڑھاتا ہے انکو یہ حکم یہ تلاوت خشوع و خوف یہ کی ضمیر قرآن کیطرف پھرتی ہے جسکا ذکر ہو رہا تھا علم سے مراد علم دین کہا صاحب معالم نے اہل علم سے مراد سلمان و ابوذر وغیرہ ہین رضی اللہ عنہم اس لیے کہ یہ لوگ آنحضرت سے بھی پہلے طالب حق و جویاے دین تھے اور ہر عالم منصف اس مین داخل ہے جو نور عقل و ہدایت علم سے حق و باطل پہچانے اور بحضور ارشاد رب العباد انقیاد و فروتنی و تسلیم ظاہر کرے پس آیت فضل علم پر مشیر ہے کہ علم کو عمل سے اتصال ذاتی ہے اور بے عمل گو بظاہر علم والا نظر آئے مگر حقیقت مین جاہل ہے بتاکید اہل علم کو ساجد و خاشع فرمانا مشیر ہے کہ غیر ساجد و غیر خاشع علم والا نہین ہوتا قبلہ سے مراد قبل زمانۂ بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتلی سے مراد تلاوت قرآن یخرون للاذقان مراد اس سے سجدہ یا گریہ و زاری یا منہ کے بھل گرنا معالم مفعول یعنے وفا یا پورا کیا گیا اسین فضل سجود و خشوع پر اشارہ اور بوقت سماعت قرآن خوف و اطاعت پر صراحت ہے ابن ماجہ مین ہے کہ سورۂ بنی اسرائیل مین سجدہ ہے اور وہ یہے مقام مسلم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَءَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اِعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ يَقُوْلُ يَا وَيْلَهٗ اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ فرمایا جب آدمی آیت سجدہ پڑھکر سجدہ کرتا ہے شیطان ایک گوشے مین بیٹھکر روتا ہے اور کہتا ہے خرابی ہے میری اولاد آدم کو سجدے کا حکم کیا گیا اُسنے سجدہ کیا اُس کے لیے جنت ہے اور مجھے سجدے کا حکم ہوا مینے انکار کیا

تو مجھے دوزخ ہے معالم ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا لا یلج النار من بکی من خشیۃ اللہ حتی یعود اللبن فی الضرع آتش دوزخ مین نہ پڑیگا جو رویا اللہ کے ڈر سے یہانتک کہ دودھ تھنون مین عود کرے (سبحان ربنا) اس کلمے مین اشارۂ لفظی ہے کہ سجدے مین سبحان ربی الاعلی پڑھا جائے اور حضور کا اختیار اور دوام اسی طرف ہدایت فرمارہا ہے

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى

کہہ دیجیے پکارو اللہ یا پکارو رحمن رکھکر جس نام سے پکاروگے لیس واوسی کے لیے ہین اسماء حسنی

معالم کہا ابن عباس نے حضور نے ایک رات سجدہ کیا اور مقام قرب وشوق مین اپنے پروردگار کو بار بار پکارتے تھے یا اللہ یا رحمن ابوجہل نادان بولا خوب ہمکو توکئی معبودون کی پرستش سے ممانعت اور خود دو معبودون کی عبادت وہ احول ایک کو دو سمجھا ارشاد ہوا خواہ اللہ کہکر پکارو خواہ رحمن کہو یہ تمام اسماے حسنی اوسی ذات واحد کے لیے ہین حدیث مین وارد ہوا کہ اللہ کے ننانوے ۹۹ نام ہین جو انکو پڑھے جنت مین داخل ہو مسئلہ ذکر افضل ہے ذکر سے اس لیے کہ آیت ظاہر ہے مساوات وجواز ذکر جملہ اسماے الٰہی مین اور نص ہے بنا بنا حضرت وحدت وجناب الوہیت مین جیساکہ کلمۂ (قلہ) سے صاف واضح ہے پس صاحب فکر صاحب مقام اعلی ومقصد اقصی ہے اور صاحب ذکر صاحب لذات متنوعہ ومثوبات حسنی ہے مسئلہ آیت نص ہے کہ تمام اسماے باریتعالی کے باہم مساوی ہین اور یہی اعتقاد ہے اہل حق کا وہ تفاوت اثر وفیض یا تجدد لذت وذوق اور شے ہے اور مساوات ذاتی اور پس مضایقہ نہین کہ کسی اسم مین خاص صورت کی تاثیر وبرکت ہو جو دوسرے مین نہو مگر اس سے تفاضل باہمی لازم نہین آتا۔

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا

اور نہ جہر کر نماز مین اپنی اور نہ آہستہ کر اسے اور ڈھونڈھو درمیان مین اسکے راہ

اور نہ جہر کر نماز مین اپنی اور نہ خفا کر اسمین اور اختیار کر درمیان جہر وخفا کے راہ صلوۃ کہا بخاری نے مراد دعا ہے معالم اعرابی دعا مین شور کرتے اور کہتے اے اللہ مال اور اولاد دے یہ تعلیم ہوئی۔ بخاری صلوۃ سے مراد نماز ہے آپ مکے مین قرآن باواز بلند نماز مین پڑھتے مشرکین برا بھلا کہتے ارشاد ہوا نہ ایسا جہر کیجیے کہ دشمن سنین اور نہ اسقدر آہستگی کیجیے کہ مشتاق سراپا گوش محروم رہین ابن کثیر حضرت صدیق آہستہ قرأت کرتے اور کہتے مین دعا کرتا ہون وہ میری حاجتون سے آگاہ ہے اور حضرت فاروق جہر کرتے اور فرماتے مین سوتون کو بیدار شیطان کو رو بفرار کرتا ہون ارشاد

اسماء حسنی

اسماء حسنی کی مساوات

ہو طریق متوسط اختیار کرو حضرت ابو بکرؓ سے کہا گیا کچھ جہر بھی کیجیے اور حضرت عمر کو قدرے خفا کا حکم ہوا کہا گیا کہ یہود تلاوت توریت مین خفا کرتے پھر ایک آواز بلند کرتا سب اُسکے ساتھ آواز ملاتے فرمایا کہ ایسا نکرو احمدی آیت منسوخ ہے تضرعا وخفیۃ سے ممکن ہے کہ سنت مشہور و اجماع ماثور اسکا ناسخ ہو۔ بعض نے کہا کہ امر ونہی مجاز ہین نہ امر وجوب کے لیے ہے نہ نفی تحریم کے لیے پس اولیت ثابت ہوگی ہو ف کچھ ہو مطلق جہر وخفا دونون کی نفی صحیح نہین اس لیے کہ کلام جہر وخفا سے خالی نہین ہو سکتا پس ضرور ہے کہ آیت مجمل ہوا اور سنت پیغمبر اسکی مفسر یعنے نہ ایسا جہر کرو کہ قاری وسامع پر شاق گزرے حضور قلب مین خلل واقع ہو اور نہ اسقدر خفا کرو کہ تصور ہی تصور پیش نگاہ رہے نہ حروف ادا ہو سکین نہ آداب تلاوت اسی لیے فقہا نے فرمایا جہر کا ادنیٰ یہ ہے کہ دوسرے سنین اور خفا کا ادنیٰ یہ ہے کہ حروف زبان سے ادا ہون مجرد تصور وحدیث نفس پر مدار نہو اور خود سن لے بحث نماز اور دعا اور ذکر قریب اسکے ہین ایک کا اطلاق دوسرے پر وارد ہے تو چاہیے کہ اشغال صوفیہ نہ جہر آجائز ہون نہ خفائے جواب نماز مین ممانعت جہر بعلت عدم حضور ونہی خفا بخوف ترک آداب تلاوت وارد ہے اس لیے کہ زیادہ چیخنے مین حضور قلب واطمینان متعذر اور کمال خفا مین ربودگی ہوگی غالب ہے کہ طریق مسنون کی رعایت نہو سکے لہذا فرمایا نہ بیہوشی ہو نہ سخت کوشی بلکہ آمادگی رہے اور گرمجوشی اور چونکہ ذکر مین نہ جہر مانع حضور ہے نہ بیہوشی سے کچھ فتور بلکہ ربودگی ومحویت مقصود ومنظور اور جہر مین اشتعال شوق وجوش محبت مشاہدہ ماثور پس قیاس اسکا نماز پر اس باب خاص مین نہ کریگا مگر تاثیرات باطن ولذائذ ذکر ودقائق معارف سے بیخبر ومعذور

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

اور کہدیجیے سب تعریف اللہ کو جسنے نہ بنائی اولاد اور نہ ہے اسکے لیے کوئی شریک ملک مین اور نہین اسکے لیے

مقرا ع ۱۲ ۱۲

آپ کہیے تمام حمد اللہ ہی

وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا

کوئی حمایتی ذلت مین اور بڑائی کر اسکی بڑائی کرنا

کے لیے ہے جسنے نہ کوئی اولاد بنائی (جیسا کہ زعم کرتے ہین مشرک قریش ونصاریٰ) اور نہ کوئی اُسکے ملک وحکومت مین شریک ہے جیسا کہ مجوس سمجھے ہین اور نہ کوئی مصیبت ودشواری مین اُسکا حمایتی ہے جیسا کہ تمام مخلوق کے لیے لازم ہے اور بڑائی کر اُسکی اچھی طرح ۔

ف یہ تعلیم ہے طریق صواب کی جسمین نہ شک ہے نہ شرکت اور تمام عقائد فاسدہ واوہام کا سد ہے خلاص حاصل ہوتا ہے اسمین وہ تعلیم ہے کہ نعمت زیادہ ہو اس لیے کہ شکر موجب ازدیاد نعمت ہے اور وہ ارشاد ہے کہ ثواب مزید ملے عجز عبودیت وپستی فنا ہر وقت پیش نظر رہے اس لیے کہ

تکبیر موجب اجر جزیل و ملاحظہ ذات حضرت رب جلیل ہے مسئلہ شکر و تکبیر دونوں واجب ہیں ۔

سورۂ کہف | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | مکی ہے

شروع ہی نام سے اللہ رحمن اور رحیم کے

نام اسکا سورۂ کہف ہے مکہ میں نازل ہوئی کہا صاحب تفسیر کبیر و جامع البیان وغیرہ نے آیۂ و ان یکادو الخ مدنی ہے اتقان اسمیں ۱۰۵ یا ۱۰۶ یا ۱۱۰ یا ۱۱۱ آیتیں ہیں مگر ۱۱۱ (اور) ۱۱۰ کی روایتیں دوسری تفسیروں میں بھی ہیں مسلم ابو درداؓ نے آنحضرتؐ سے روایت کی کہ فرمایا مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَفِیْ رِوَایَةٍ مِنْ اٰخِرِ الْکَهْفِ جس نے دس آیتیں اول سورۂ کہف سے پڑھیں وہ فتنۂ دجال سے محفوظ رہیگا اور ایک روایت میں آخر سورۂ کہف ہے اور ترمذی میں ہے کہ تین آیتیں اول سورۂ کہف کی پڑھے تو فتنۂ دجال سے محفوظ رہے ترمذی براء سے روایت ہے کہ ایک شخص سورۂ کہف پڑھ رہا تھا کہ گھوڑا اُسکا بدکا دیکھا تو کچھ مثل ابر کے چھایا ہوا ہے حضور سے عرض کی فرمایا تِلْكَ السَّكِیْنَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْاٰنِ یہ سکینہ ہے کہ قرآن کیساتھ اترا ہے اُسکے مشہور قصوں سے ذکر اصحاب کہف و ذوالقرنین و ملاقات حضرت موسیٰ و حضرت خضر ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ

سب تعریفیں واسطے اللہ کے ہیں جسنے اُتاری بندے پر اپنے کتاب اور نہ گردانا اُسکے لیئے کجی کو

تمام حمد و ثنا اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے بندے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کتاب یعنے قرآن نازل فرمایا اور یہ نزول یا قرآن کا کوئی جز اُسکے حق میں موجب کجی نہ بنایا جیسا کہ فرمایا یُضِلُّ بِهٖ مَنْ یَّشَاۗءُ جسے چاہے قرآن کے انکار و ترک سے گمراہ کردے اسمیں اشارہ ہے کہ قرآن کی تسلیم و تعمیل و فہم میں حضور کو اور حضور کے طفیل میں خادمان خالص کو دقت و ضیق نہیں ف معلوم ہوا کہ نعمتیں دو ہیں ۱ حصول نعمت ۲ نعمت کا ناقدری یا نافہمی وغیرہ سے بلا نہ ہو جانا

قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

قایم رکھنے والے تاکہ ڈرائے تو عذاب سخت سے پاس سے اللہ کے اور خوشخبری سنائے مومنین کو

الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ مَّاكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا ۙ

جو کرتے ہیں نیکیاں البتہ واسطے اُنکے ہے ثواب نیک رہنے والے اس میں ہمیشہ

اوتارا قرآن درانحالیکہ وہ قایم رکھنے والا ہے تاکہ آپ عذاب سخت سے جو اللہ کے پاس سے کفار پر ہوگا

ڈرائین اور مومنین کو خوشخبریان سنائین جو اچھے کام کرتے ہین اونکو اجر خیر ملیگا اور تھوڑے دنون کے لیے نہین ہمیشہ ہمیش اسی خیر و ثواب مین رہین گے اجر حسنہ کنایہ ہے جنت سے اس لیے کہ ثواب سبب ہے اور جنت مسبب

وَّيُنذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۝ مَّا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ

اور ڈرائے تو انھین کو جو کہتے ہین بنا لیا اللہ نے ولد نہین انکو اسکا کچھ علم اور نہ باپ دادون کو انکے

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ إِن يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ۝

بڑی بات ہے کہ نکلی منھون سے انکے نہین کہتے ہین مگر جھوٹ

تاکہ آپ ڈرائین انھین جو کہتے ہین کہ اللہ نے لڑکا یا لڑکی اختیار کی ہے اور اونکو نہ اونکے باپ دادونکو اس اہتمام کا کوئی علم تھا یہ نہایت بڑی اور بُری بات ہے جو انکے منھون سے نکلتی ہے وہ کچھ نہین کہتے مگر دروغ ولد عام ہے لڑکا ہو جیسا کہ یہود و نصاریٰ کا زعم تھا یا لڑکی جیسا کہ مشرکین قریش کا بیان تھا علم دلیل و سند علم حق کبرت مراد اس سے نامناسب و ناسزاوار بات افواہ جمع فوہ یعنی دہن یعنے وہ بات جو منھ سے بدون تعلق دل جو محض عقل و ادراک سے نکلتی ہے

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا ۝

پس شاید تو ہلاک کرنیوالا ہو جان اپنی پیچھے انکے اگر نہ ایمان لاے اس بات پر افسوس سے

پس شاید آپ غایت حزن و افسوس سے انکے پیچھے اپنی جان تباہ و ہلاک کرنے والے ہین اگر وہ اس بات یعنے قرآن پر ایمان نہ لائے ف آیت مین دو اشارے ہین پہلا ممانعت یعنے آپ زیادہ فکر نہ کرین کہ عدم باز پرس اس لیے کہ اور پیغمبرون کی طرح اگر آپ پر بھی امت کی تعلیم و ہدایت کا بار ہوتا تو منع کرنا مناسب نہوتا اور اس سے کمال درجہ شفقت کی ثابت ہوتی آقا اپنے ملازمین کو ادائے خدمت پر ترغیب دیتا ہے اور یہان خدمت کی بے پایانی موجب تسکین ہے کہ بس نہین زیادہ کوشش نفرمایئے

ربط بعد بیان شرارت کفار اوسکی وجہ بیان فرمائی کہ یہ لوگ کیون بندۂ دنیا بنے ہین

إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا ۝

بیشک ہمنے بنائی جو کچھ زمین پر ہے زینت زمین کے لیے تاکہ آزمائین انکو کون ہے ان مین کا اچھا کام والا اور ہم بنانیوالے ہین جو کچھ اسپر ہے زمین چٹیل

زمین پر جو قسم قسم کی اشیا موجود ہین ہمنے انھین زمین کی زینت بنایا تاکہ امتحان کرین کون بڑا نیکوکار ہے اور ہم بنائین گے جو کچھ اسپر ہے زمین چٹیل کچھ باقی نرہیگا صنعت ایجاد و حکمت اعدام دونون دکھائین گے ف آیت مین زہد و ترک دنیا کے فضائل ہین اس لیے کہ اشیاے زمین کو زینت اور زینت کو محل امتحان اور ثابت قدمی کو احسن اعمال قرار دیا پس زاہد احسن الاعمال ہے مسلم بابؓ سے روایت ہے کہ آپ

ایک مردہ بکری پر گزرے تو فرمایا کوئی چاہتا ہے کہ یہ ایک درہم کو خریدے بولے یہ تو ہم مفت بھی نہ
لین گے اور اسے کیا کرین گے فرمایا چاہتے ہو کہ یہ تمکو ملے بولے نہین واللہ اگر زندہ ہوتی تو بھی عیب
تھی اور اب تو مردار ہے فرمایا فواللہ الدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم بخدا کہ دنیا اللہ کے نزدیک
ذلیل تر ہے اس مردار سے اسامہ بن زید سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا قمت علی باب الجنۃ فاذا عامۃ
من دخلھا المساکین واذا اصحٰب الجد محبوسون مین جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ زیادتر اسمین داخل
ہونے والے مسکین تھے اور دولتمند روکے گئے تھے حساب کے لیے ابن کثیر حضور نے فرمایا ان الدنیا حلوۃ
خضرۃ وان اللہ مستعملکم فیھا فناظر ماذا تعملون فاتقوا الدنیا واتقوا النسآء فان اول
الفتنۃ بنی اسرآئیل کانت فی النسآء بیشک دنیا شیرین و سبز ہے اور اللہ تمکو خلیفہ و بادشاہ بنائیگا دنیا مین پھر دیکھیگا
کہ تم کیا کرتے ہو تو بچو دنیا سے اور بچو عورتون سے پس بیشک پہلا فتنہ بنی اسرائیل کا عورتون سے تھا۔

۹ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝

کیا جانا تو نے بیشک اصحاب کہف اور رقیم تھے نشانیون سے ہماری عجب

کیا آپ سمجھتے ہین کہ سرگزشت اصحاب کہف اور رقیم کی ہماری قدرت سے عجیب ہے یا ہماری دوسری
نشانیون سے زیادہ تر تعجب خیز ہے کہف درکوہ (بخاری) غار کوہ (معالم) رقیم کتاب یعنے مرقوم۔
(بخاری) معالم ابن جبیر نے کہا یہ تو حین سیسے یا پتھر کی تھین جنپر نام و سرگزشت اصحاب کہف کے لکھکر
ایک صندوق مین رکھے گئے اور وہ صندوق غار کے دروازے پر تھا۔ ابن عباسؓ سے مروی ہی کہ رقیم میدان
جو ایلہ اور غطفان کے درمیان فلسطین کے پاس ہے۔ کہا گیا نام ہے غار اصحاب کہف کا۔ کہا کعب احبار نے
اوس گاؤن کا نام رقیم تھا جہان یہ تھے۔ عرائس نعمان بن بشیر نے حضور سے روایت کی کہ اصحاب رقیم
وہ تین مرد تھے جنپر در غار کوہ مسدود ہوگیا پھر بہ برکت اعمال صالحہ مفتوح ہوا **ف** اس حدیث کا
ترجمہ ہم نے بالتفصیل بیان کیا ہے مگر اصحاب رقیم کا نام اوسمین نہین ہے واللہ اعلم بہرکیف روایت
اول مین اصحاب رقیم و اصحاب کہف ایک ہین۔ اور روایت دوم پر دو علیحدہ علیحدہ قصے ایک کا
ذکر قرآن مین دوسرے کا حدیث صحیح مین مصرح ہے شان نزول سوال روح کے ساتھ
کفار کا یہ بھی سوال تھا جسکی توضیح ہوئی

۱۰ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝

جب پناہ لی جوانون نے طرف غار کے تو کہا ای رب ہمارے دے ہمکو اپنے پاس سے رحمت اور موجود کر ہمارے لیے کامون ہمارے

جب یہ نوجوان یعنے اصحاب کہف غار کوہ مین پناہ گزین ہوے تو دعا کی اے ہمارے رب ہمکو اپنے

پاس سے رحمت عطا کر ہمارے کام سنوار دے

فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۝۱۱

تو مارے ہمنے کانون پر اُنکے غار مین برس گنتی

پھر ہم نے مارا (یعنے حجاب ڈالدیے) اُنکے کانون پر غار مین (تاکہ کچھ نہ سنین اور سوتے ہوئے پڑے رہین) کئی برس (اسے مجمل چھوڑا آگے تین سو نو بیان فرمائے یعنے ہمنے اُنھین سُلا دیا (یہ عجب اول ہے)

ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ۝۱۲

پھر اٹھایا ہمنے انکو تاکہ جان لین کون دو گروہون سے اچھا گننے والا ہے اُسکا کہ ٹھہرے وہ مدت مین

پھر ہمنے اونکو بیدار کیا تاکہ جان لین کون گروہ دو گروہون سے (جو آپسمین اختلاف کرتے ہین تعداد مدت و شمار اصحاب کہف مین) اچھا گننے والا ہے اس مدت کا جسمین وہ بحالت نوم ٹھہرے رہے (یہ عجب دوم ہے) یہانتک ذکر اجمالی تھا اب تفصیل ارشاد ہوتی ہے۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ۚ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۝۱۳ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

ہم بیان کرتے ہین تجھپر خبر انکی بطور صدق بیشک وہ جوان تھے ایمان لائے رب اپنے پر اور بڑھایا ہمنے انکو ہدایت مین اور مستحکم کیا ہمنے دلون انکے

اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ۝۱۴

جب کھڑے ہوئے تو بولے اے رب ہمارے رب آسمانون کے اور زمین کے ہرگز نہ پکارینگے ہم سوا اُسکے کسی معبود کو البتہ کہی ہمنے اب تو بات زائد

ہم اصحاب کہف کا قصہ آپ پر بیان کرتے ہین راست طور پر یہ لوگ نوجوان تھے ایمان لائے اپنے رب پر اور ہمنے اُنکو ہدایت مین بڑھادیا اور امر ہدایت اُنکے دلون مین راسخ ہوگیا اور اونکے دلون مین اتحاد وارتباط باہمی تقویت ایمانی اور ربط قلب بحق عطا کیا جسوقت یہ لوگ آمادہ اور قایم ہوگئے کفر سے بچنے اور ایمان پر قایم رہنے کی دعا کرنے لگے اے ہمارے رب اے آسمانون اور زمین کے رب ہم ہرگز تیرے سوا کسی اور کو معبود کہکر نہ پکارینگے اگر ہم ایسا کرین تو گویا ہمنے قول فضول اور سخن زائد کہا **ف** جواز قصص ثابت ہے یہ کہ اصحاب کہف کو بمجرد استقلال وثبات غیب سے مدد توفیق دی گئی پس ہر مرید صادق کی رہنمائی بارشاد غیب ہوتی ہے ربطنا اسمین اشارہ ہے کہ شیوخ اپنے طالب وسالک کے دل کا تعلق اپنی طرف کر دیتے ہین نکتہ یہین سے حضرات صوفیہ نے ربط قلب بشیخ اختیار فرمایا اور یہ ایک عمدہ طرق اذکار سے ہے جسکے ذریعے سے افاضۂ ارشاد غیب واقتباس انوار شیخ میسر آتا ہے اذ ظرف ہے ان تمام افعال مذکور کا قصہ اصحاب کہف یہان سے تفصیل شروع فرمائی معالم جب اصحاب انجیل مین معاصی ومفاسد حد سے

بڑھ گئے اور سلاطین سرکش پیدا ہوے بتون کی پرستش شیاطین کی قربانی ہونے لگی اس زمانے مین دقیانوس
بادشاہ تھا جس ملک مین جاتا مومنین خدا پرست پر مصیبت آتی اونھین جمع کرکے کہتا جان عزیز ہے تو ایمان نذر
دو شان کردو انکو پکارو اور پھر جانور قربان کرو جب یہ شہر افسوس مین داخل ہوا چند نوجوان اشراف روم سے
جنکو اصحاب کہف کہتے ہین یہ ظلم دیکھکر آپس مین متفق ہوے اور دعا کرنے لگے اے اللہ ہماری مشکل
آسان کر ایمان والون کی مدد فرما نماز و دعا مین تھے کہ دقیانوس نے انھین بلایا اور کہا تم کیون ہمین
ہماری قربانی اور عبادت مین حاضر ہوتے انمین بڑا مکسلمینا بولا ہمارا معبود ہے آسمان و زمین
کا خالق و رب ہم اسی کی بندگی کرتے ہین اور دوسرے ساتھیون نے بھی یہی جواب دیا بادشاہ
غضبناک ہوا مگر کچھ سوچکر بولا تمکو ایک وقت تک غور و فکر کرنے کی رخصت دیجاتی ہے یہ کہکر دقیانوس
کسی مہم پر گیا اور یہ سب خدا پرست متفق ہوکر پہاڑ کیطرف چلے گئے جسکا نام بنجلوس تھا ایک
کتا ساتھ ہو لیا ہر چند ہنکایا نہ گیا اور آخر کو بزبان فصیح گویا ہوا مین خدا دوستون کو دوست رکھتا ہون
ساتھ نہ چھوڑونگا آپ آرام فرمائین مجھے پاسبان بنائین پھر یہ جوان مرد ذکر و نماز مین مشغول ہوگئے
جب ضرورت ہوتی تو یملیخا کو بلباس گدایان کھانا لانے شہر مین بھیجتے ایک بار یملیخا نے آکر کہا
دقیانوس واپس آیا اور تمام اشراف و سادات قربانگاہ مین جمع کیے گئے تمہاری روپوشی سے
نہایت غضبناک ہے پھر بعد غروب آپس مین باتین کر رہے تھے کہ دفعۃً نیند غالب ہوئی اور سوگئے
جسکا اشارہ آیۂ فضربنا الخ مین گزرا۔ دقیانوس نے جب انکے بزرگون کو تنگ کیا تو معلوم ہوا کہ
یہ پہاڑ مین مخفی ہوے ہین اسکے دل مین آیا کہ درغار بند کرادون زندہ درگور ہوجائینگے دو خدا پرستون
نے اس قصے کو لوح سنگ یا رصاص پر لکھکر ایک صندوق مین کرکے وہان رکھدیا کہ
یادگار رہے اور اسی کو رقیم کہتے ہین ایک روایت مین ہے کہ اندر جانیکا عزم کیا مگر رعب طاری
ہوا قدم نہ بڑھ سکا در غار بند کیا اسکی طرف آیندہ اشارہ آئیگا۔

هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ۭ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۭ ۶
یہی قوم ہے ہماری بنالیا غیر کو اللہ کے معبود کیون نہین لاتے اپر حجت ظاہر پس کون زیادہ ظالم اس سے کہ باندھے اللہ پر جھوٹ

یہ یعنے دقیانوسی ہماری قوم ہے جس نے غیر خدا کو اپنا معبود بنالیا ہے کیون نہین ان معبودان باطل
پر کوئی دلیل لاتے ہیں کون زیادہ ظالم اس سے ہے کہ اللہ پر جھوٹا افترا باندھے

وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا
اور جب کنارہ کرلیا تمنے انکو اور اسے کہ پوجتے تھے وہ غیر خدا کی پس پناہ لو طرف غار کے کشادگی دیگا تمکو تمہارا رب اپنی رحمت سے اور مہیا کریگا تمہارے لیے کام مین تمہارے

اے اصحاب کہف نے آپس میں کہ جب تم نے چھوڑ دیا ان قوسیوں کو اور ان معبودان باطلہ کو جنھیں وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے تھے تو اب آؤ پناہ لو غار کو میں پروردگار عالم تمھارے لیے اسمیں فرح و کشود عطا کریگا اپنی رحمت سے اور تمھارے لیے وہ اسباب مہیا کردیگا جنسے تم نفع لے سکو

وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي

اور تو دیکھے آفتاب کو جب طلوع ہو جھک جاتا ہے غار سے انکے داہنے جانب اور جب ڈوبے کترا کے نکلے بائیں طرف حالانکہ

فَجْوَةٍ مِنْهُ ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُرْشِدًا ۝

میدان کشادہ میں ہیں اسکے یہ ہے نشانیوں سے اللہ کی جسے راہ دکھائے اللہ وہی راہ پانے والا ہے اور جسے بہکائے تو اسکے لیے کوئی حمایتی راہ بتانا

اور تو اے مخاطب اگر دیکھتا تو یوں دیکھتا کہ آفتاب جب طلوع ہوا تو داہنے جانب مائل ہوجاتا ہے اور جب ڈوبنے لگا تو بائیں طرف کترا جاتا ہے غرض اسکی دھوپ نہیں پڑتی حالانکہ وہ لوگ میدان کشادہ اور وسیع میں تھے کوئی آڑ اور مانع نہیں پس ضرر شمس سے محفوظ اور منافع ہوا و نور سے محظوظ ہیں کبیر اسمیں دو قول ہیں کہا بعض نے غار کا منھ ایسی جانب ہوگا آفتاب کی سیر طلوع کے وقت داہنے طرف اور بوقت غروب بائیں طرف ہوا کرتی ہے وہ محفوظ رہتے ہیں مگر اس قول کو رد کر دیا اس طرح کہ یہ ایک معمولی امر ہے اسکے لیے عبارت قرآنی میں اتنا تکلف کیوں ہوتا اور یہ بھی صحیح ہو تو یہ ارشاد کہ یہ ہماری قدرت کی نشانیوں سے ہے بیفائدہ ہوتا لہذا معلوم ہوا کہ اصحاب کہف اگرچہ غار میں ہیں مگر غار فراخ میدان کا حکم رکھتا ہے جیساکہ خود فرمایا وہ غار کے میدان فراخ میں ہیں اور آفتاب انکے مقابل نہیں آتا خود کترا جاتا ہے اور کچھ ضرور نہیں کہ اس مقابلے کے ترک کرنے سے آفتاب کے چال چلن میں فرق آئے وہ قادر ہے جو چاہے کر دکھائے اور نہ یہ بعید ہے کہ اجرام علویہ میں کوئی صفت حادث کیجائے اسی لیے فرمایا یہ اعجوبہ نمائی ہماری نشانیوں سے ہے جیسے شق القمر رد الشمس ایسے ہی یہ بھی ہے جسے اللہ تعالیٰ چاہے اپنے عجائب صنائع وغرائب قدرت پر بلا تردد یقین لانے کی راہ دکھائے وہی رو براہ ہے نہ اسے شبہہ ہے نہ شک وہ سمجھتا ہے کہ ہم سمجھ سکیں یا نہ ہو اسنے خبر دی وہ برحق ہے اور جسے گمراہ کرے یعنی یقین و توفیق عطا نہ فرمائے اسکے لیے عقل و دلیل سے حمایتی اور راہنما پانا دشوار ہے (یہ عجب سوم ہے) ف مراد غروب سے زوال ہے ورنہ بوقت غروب نہ دھوپ ہوتی ہے نہ اوسکی غضب

وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ

اور تو سمجھتا ہے انکو جاگتا ہوا حالانکہ وہ سوتے ہیں اور پھیرتے ہیں ہم انکو داہنے اور بائیں اور کتا ان کا پھیلائے ہاتھ چوکھٹ پر

اور تو انھیں دیکھے تو جاگتا سمجھے حالانکہ وہ سو رہے ہیں اور ہم کروٹ دیتے ہیں اونکو داہنے

اور بائین جانب اور اُنکا کُتا اپنے دونون بازو پھیلائے ہے غار کے کنارے پر اول کہا بعض نے
اس لیے وہ جاگتے نظر آتے کہ اُنکی آنکھین کھلی ہین کہا بعض نے کروٹون کی وجہ سے جاگتے نظر آتے ہین مگر
یہ وجہین نہ منقول ہین نہ مقبول بلکہ اسمین اشارہ ہے کہ بیدار دل ذاکر خواب مین بھی ایسے بیخبر نہین ہوتے
کہ سونون کی طرح بےحس نظر آئین بلکہ جاگنے والون کی طرح گوش بر آواز دکھائی دیتے ہین اور اصحاب کہف
کو اس خواب مین مشغولی ذکر و لذت فکر عطا کی گئی ہے یا یہ کہ افسردگی خواب و خموشی نوم اُنکی تازگی و رونق
چہرۂ نورانی سے نمایان نہین ہوتی دوم کہا بعض نے کہ ملائکہ معین ہین ہر سال مین دوبار یا بروز
عاشورہ یا نوبرس مین ایک بار اُنھین کروٹ دلا دیتے ہین مگر یہ تفصیل کسی خبر معتمد مین نہین کہا
ابن عباسؓ نے کروٹ اس لیے دلائی جاتی ہے کہ بدن سڑ کے گلے نہین (یہ خواب عجیب چہارم ہے
اور انقلاب عجیب پنجم اور کُتے کا ہمراہ در پر رہنا عجیب ششم ہے) سوم حدیث مین وارد ہوا
کہ جس گھر مین کُتا یا تصویر ہو وہان فرشتۂ رحمت نزول نہین کرتا اور یہ غار مقدس غالبًا محل نزول
ملائکۂ رحمت ہے جواب ۱ ممکن ہے کہ مثل جواز تصویر ادیان سابقہ مین کُتا بھی ایسا مبتذل
نہو ۲ ممکن ہے کہ باتباع شیران راہ خدا وہ کُتا اس عام حکم سے مخصوص ہو ۳ یہ الزام بشرط پرورش
و تعلق کلب و تخصیص مکان مملوک و مقبوض ہے اصحاب کہف نے نہ خود کُتا پالا نہ غار اُنکا مملوک و
مقبوض تھا پھر اُنپر الزام کیونکر ہو سکتا ہے نہ اللہ کے زمین سے کُتے نکالے جا سکتے ہین نہ رحمت دوری
قبول فرمائیگی ابن کثیر کہا بعض نے کہ کلب بمعنے شیر ہے جیسا کہ حدیث مین پہلے وارد ہوا ہے پس
یہ شیر محافظ تھا کلب نہ تھا اور کہا بعض نے کہ یہ کُتا خارج غار تھا معالم کہا خالد بن سعدان نے جنت
مین کوئی جانور نہ جائیگا مگر حمار بلعام و کلب اصحاب کہف ف اس روایت کی صحت و سقم اللہ جانے
ہان اسقدر ضرور ہے کہ صحبت عجیب اثر رکھتی ہے برکات شیران خدا کی کچھ کچھ اس کلب کو بھی شامل
ہوگئی ہونگی اگر تو سنگ صخرہ و مرمر شوی + چون بصاحب دل رسی گوہر شوی اس مقام سے حضرات صوفیہ نے
صحبت کو تمام ریاضتون پر مقدم رکھا ہے ع یک زمان بودن حضور اولیا + بہتر از صد سالہ زہد و اتقا +

لَوِاطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۝

اور اگر جھانکے تو اُنکو البتہ پیٹھ پھیرے اُن سے بھاگتا ہوا اور بھر جائے (دل مین تیرے) اُن سے رعب

یعنے اگر اُنھین جھانک کر دیکھے تو ایسی ہیبت طاری ہو کہ دل مین ڈر بھر جائے اور پاؤن تھم نہ سکین بھاگ
نکلے (یہ عجیب ہفتم ہے) مفسرین نے وجہ ہیبت مین بہت کچھ کلام کیا مگر بدون روایت صحیح قابل تسکین نہین
بلکہ اونکی تصدیق سے تطویل ہے ترک عبث یا یہ کیا کم ہے جو کسی اور وجہ کے مقرر کرنے کی ضرورت ہو یہ خوف بغرض حفظ

قدرتی طور پر قایم ہے معالم کہا ابن عباسؓ نے کہ ہمنے معویہؓ کے ساتھ روم کے ملکون مین جہاد کیا جب غار اصحاب کہف پر پہونچے امیر معویہؓ نے کہا کاشکے اسکا در کھلتا تو ہم دیکھتے مین نے کہا جو تم سے افضل تھے وہ منع کیے گئے یعنے حضور سرور عالم جیسا کہ ارشاد ہوا (لو لیت منہم) پھر معویہؓ نے کسی کو بھیجا جب یہ پہنچے اور داخل ہونے لگے ایک ہوا آئی انھین نکالدیا

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا

اور ایسا ہی اٹھایا ہمنے انکو کہ پوچھین وہ آپس مین کہا کہنے والے نے انمین سے کسقدر ٹھہرے تم بولے ٹھہرے ہونگے

يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

ایک دن یا کم دن سے بولے رب تمھارا دانا ہے اس مدت کا کہ ٹھہرے تم پس بھیجو کسی کو اپنی اس چاندی کے ساتھ طرف شہر کے

فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ۝

پس دیکھے جو لطیف تر ہے کھانا پس لے آئے تمھارے پاس کوئی کھانا اسمین سے اور چاہیے کہ نرمی کرے اور ہرگز نہ بتائے تمکو کسیکو

اور ایسا ہی اوٹھایا ہمنے انھین کہ آپسمین سوال کرین کہا ایک کہنے والے نے انمین سے کسقدر سوئے بولے ایک دن یا کچھ کم (جب یہ عقدہ حل نہوسکا تو) کہا اللہ ہی جانے کسقدر ہم سوئے خیر اب کسی کو بھیجو اپنے اس روپیہ کے ساتھ شہر کیطرف تو دیکھے کہ کون پاکیزہ کھانا ہے تو چاہیے کہ کچھ کھانا اوسمین سے لائے اور چاہیے کہ معاملات مین لطف و نرمی ظاہر کرے اور کسی کو ہمارا نشان نہ بتائے احمدی آیت جواز وکالت بیع پر دال ہے بلکہ بعبارۃ النص جواز شراکت ثابت ہے اس لیے کہ خرید مین سب شریک تھے اور شریک وکیل بھی ہوتا ہے

اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝

بیشک وہ اگر غالب ہولے تمپر سنگسار کرینگے تمکو یا پھیر دینگے تمکو دین مین اپنے اور ہرگز نہ چھوٹوگے اسوقت کبھی

یعنے اگر دقیانوسی تمپر غالب آگئے تو خواہ تمکو اپنے دین مین لے آئینگے خواہ سنگسار کرینگے اور اگر تم انکے دین مین آگئے تو پھر کبھی رستگار نہوگے معالم کہا محمد بن اسحاق نے ایک مدت دراز کے بعد تندوسیس نامے مرد خدا پرست صالح وہان کا بادشاہ ہوا اسکے عہد مین ایسے لوگ بکثرت تھے جو بعث و نشر سے منکر یا بت پرست ہون بادشاہ نے بہت کوشش کی کچھ پیش نہ گئی گھر کا دروازہ بند کیا اور لباس زاہدون کا پہنا اور خاکستر پر بیٹھا رو رو کر اللہ تعالیٰ سے عرض کرنے لگا اے رب العالمین کوئی ایسی نشانی بھیج کہ ان اندھون کو سجھائی پڑے ایک مرد اولیاس نامے جو خدا پرست و صالح تھا اسکے دل مین آیا کہ در غار پر مکان بنائے جو پتھر غار کو بند کیے تھے اپنی تعمیر مین لگانے لگا دروازہ کھل گیا ادھر حکم ہوا کہ سونے والے بیدار ہون اصحاب کہف جاگے ہنسے اور خوش خوش ایک نے دوسرے کو سلام کیا اور باہم کہنے لگے ہم کسقدر سوئے ہونگے کسی نے

کہا ایک دن دوسرے نے کہا نہین ایک دن سے کم آخر کو کہنے لگے خدا جانے کسقدر سوئے پھر یملیخا سے کہا
کہ روپیہ لو اور شہر مین جاکر ہمارے واسطے کھانا خرید لاؤ یہ چھپے چھپے شہر مین گئے اور ڈرتے تھے کہ مبادا دقیانوس
اور اُسکے تابعین نہ دیکھ لین شہر کو دیکھتے ہین تو رنگ ہی اور ہے دروازون پر علامات ایمان دیوارون پر نام پاک
مسیح کہان تعظیم و ذکر حضرت رحمٰن آبادی اور انتظام کا دوسرا طور ہے یہ دل مین کہتے کیا مین راہ بھولا ایک شخص
سے پوچھا اس شہر کا کیا نام ہے وہ بولا (افسوس اوّل) اب اور گھبرائے کہ نام وہی مقام وہی مگر آدمی دوسرے
انتظام بدلا ہوا ظلمات کفر کی جگہ نور ایمان پھیلا ہوا یہ کیا معاملہ ہے خواب ہے یا بیداری اسی حیرت و
تعجب مین ادھر اودھر گرم رفتاری آخرکار نان فروش کو روپیہ دیا کہ کھانا خرید کے آسنے دقیانوسی سکہ جسے
مدتین گزر گئین تھین دیکھا دوسرے شخص کو دیا لوگ مجتمع ہوئے حیرت دیکھتے کہ یہ سکہ کیسا اور کسکا ہے روپیہ
ہاتھون ہاتھ پھرنے لگا یملیخا دل مین ڈرے اور کہا تم نے ہمارا روپیہ لے لیا خیر ہم جاتے ہین کھانے سے
ہاتھ اٹھاتے ہین لوگون نے کہا اے شخص تو کون ہے کدھر سے آیا اور یہ خزانہ کہان سے پایا اگر نہ بتائیگا
تو حاکم کے پاس لے چلین گے سزا سے کردار پائیگا یہ بیچارے چپ تھے کیا کہین اور کیا کرین لوگ پکڑکر
دو سردارون کے پاس لائے جو سردار شہر تھے یملیخا کو یقین ہوا کہ اُسی منحوس دقیانوس کا سامنا ہوگا دیکھیے
کیا گزرے روئے اور اللہ تعالےٰ سے صبر و ثبات مین اعانت طلب کی اور دل مین ٹھان لی کہ جان رہے
یا جائے کلمۂ کفر زبان سے نہ نکلنے پائے جب حکام نے انسے پوچھ پاچھ کی یہ عنوان تقریر سے پھر گئے کہ
وہ کافر جہنم رسیدہ ہوا اب بادشاہ مومن و خداپرست ہے سب ماجرا بیان کیا سردارون نے کہا امید ہے
کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات سے پھر کوئی نشانی ظاہر کرے جس سے منکرون کی آنکھ کھلے پھر اونکو لیکر غار
کیطرف چلے اصحاب غار مین اپنے یار کے منتظر تھے آنے والون کی چاپ سنی ڈرے اور روئے اور
۵۲
نماز مین مشغول ہوئے کہ یملیخا آئے سب ماجرا بیان کیا سردار مع اکابر شہر اندر آئے اور وہ صندوق
مین لوح ارزیر کی تختی ہوا لکہا دیکھا تو لکہا تھا کہ مکسلمینا و مثلینا و یملیخا و مرطونس و کشفوطس
و [illegible] و [illegible] و ابطونس و قالوس اور ایک کتا جسکا نام قطمیر ہے بادشاہ ظالم
دقیانوس سے بھاگ کر ایمان بچانے کے لیے اس غار مین چھپے اور بادشاہ نے دروازہ بند کرا دیا
[illegible] یہ سرگزشت لکھی کہ آنے والون کو اطلاع ہو پھر اصحاب کہف کو دیکھا کہ نہ کپڑے میلے ہوئے
نہ بدن پر کوئی علامت کہنگی یا موت کی تھی ذکر و نماز مین مشغول ہین ارلوس جو اس گروہ کا سردار تھا
ملاحظۂ قدرت الٰہی سے سجدے مین گر پڑا اور نعرہ ہائے تکبیر و تقدیس ہر طرف سے بلند ہوئے اور
انکی حضرت سے باتین کین پھر تندوسیس بادشاہ کو خبر کی وہ بہت خوش ہوا اور بقصد زیارت

آیا بعد ازان یہ بزرگ انتقال کر گئے۔

وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا

اور ایسا ہی خبردار کیا ہمنے انپر تاکہ جانین بیشک وعدہ اللہ کا حق ہے اور بیشک قیامت نہین تردد اس مین

ہمنے ایسا ہی مطلع کیا بادشاہ تندوسیس اور اوسکے تابعین کو یا آپکو اے نبی کریم تاکہ لوگ جان لین کہ جسطرح یہ مرکر جیے ایسے ہی اللہ کا وعدہ یعنے مرکر جینا حق ہے اور قیامت کے آنے مین کوئی شک و تردد نہین چونکہ قوم تندوسیس کو حشر و نشر مین تردد تھا یہ نشانی ظاہر کی گئی

إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَانًا رَّبُّهُمْ

جب جھگڑنے لگے آپس مین کام مین اپنے تو کہا بناؤ انپر عمارت رب اُنکا

أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا

خوب جانتا ہے انکو اور بولے جو غالب ہوئے کام پر اپنے البتہ بنائینگے ہم انپر مسجد

یا اُسوقت جب آپس مین جھگڑنے لگے اپنے کام مین (یعنے حشر و نشر یا عمارت مین) تو کہا در غار پر کوئی عمارت بنا دو پالنے والا اللہ تعالی اونکے یا اونکی نیت اور اعمال سے خوب واقف ہے اور کہا انھون نے جو اپنے رائے مین غالب آ گئے ہم اس غار پر مسجد بنائین گے تاکہ یادگار رہے معالم کہا مشرکین نے ہم کوئی مکان بنائین گے اور مومنین نے کہا مسجد بنائینگے مسئلہ یادگار بنانے کا جواز یہان سے نکلتا ہے

سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ

کہینگے تین ہین چوتھا اُنکا کتا اُنکا اور کہتے ہین پانچ ہین چھٹا اُنکا کتا اُنکا

رَجْمًا بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم

اٹکل غیب پر اور کہتے ہین سات ہین آٹھوان اُنکا کتا اُنکا کہدیجیے رب میرا خوب جانتا ہے گنتی انکی

مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ

نہین جانتے انکو مگر تھوڑے

کہین گے تین تھے چوتھا انکا کتا تھا اور کہین گے پانچ تھے چھٹا کتا انکا اٹکل پچو اور کہتے ہین سات تھے آٹھوان کتا تھا

آپ کہدیجیے اللہ اونکی گنتی جانتا ہے نہین جانتے اونکو مگر تھوڑے ف یہ خبر ہے کہ ایسا اختلاف ہوگا چنانچہ نصاری مین بھی اختلاف واقع ہوا کہ پہلا قول مسلمانونکا تھا کہ اصحاب کہف سات اور اُنکا کتا آٹھوان ہے اسی لیے (رجما بالغیب) کے بعد فرمایا گر مین وجہ صحت پر دلالت کرے لیکن جبکہ غیب پر حکم لگانا ایمان و عقل سے بعید تھا تعلیماً فرمایا کہ یہ علم اللہ پر محول کرو ف آیت مین تینون قولون سے نہ کسی کی تکذیب ہے نہ تصدیق ہان یہ ضرور ہے کہ دو پہلے دل سے مجرد زعم پر کہتے تھے اونکی خبر کاذب ہو

یا صادق مگر یہ کاذب ضرور تھے اور تیسرے کی نسبت سکوت فرمایا وہم یہ واقعہ تاریخی ہے اسے غیب کیوں فرمایا دفع ۱ اس لیے کہ وہ دونوں مدعی بے علم کہتے تھے ۲ ممکن ہے کہ یہ علم کسی خاص مصلحت سے اوٹھا لیا گیا ہو اور اسی طرف کلمہ قلیل مین اشارہ ہے کہ وہ لوگ جو قبل محو علم جان چکے یا وہ جنکو پیچھے کسی مصلحت سے بتلا دیا جاتے ہین مگر کمتر ہین مسئلہ وہ مسائل اختلافی جنکے علم سے کوئی بڑا فائدہ نہین قابل سکوت ہین ورنہ یہان کوئی فیصلہ کر دیا جاتا

فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا ۖ وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا

پس نہ جھگڑا انہین مگر جھگڑنا کھلا ہوا اور نہ سوال کر ان مین ان سے کسی سے

آپ جھگڑنے والوں سے اسباب مین مباحثہ نہ کرین ہان کھلی اور ظاہر بات مین جو وحی وتعلیم الٰہی سے ثابت ہو گفتگو کیجیے اور اس قصے مین کسی سے پوچھ پاچھ بھی نہ کیجیے علم قرآنی وتعلیم آسمانی بہ کفایت فرمائے مسئلہ ایسے مسائل مین جنہین تردد ہے اور ایک جانب مرجح نہو بحث نکرنا چاہیے اس لیے کہ ممکن ہے کہ جانب مخالف حق پر ہو اور تو مخالف حق۔ لہذا فرمایا مراءً ظاہراً مسئلہ جن امور کی خالفت قرآن سے مفہوم ہو جیسے روح وتعداد اصحاب کہف وماہیت ہلال انہین دوسرون سے سوال جائز نہین جیسا کہ فرمایا (ولا تستفت) تاکہ مصلحت اخفا واجمال فوت نہو اور بخلاف منشا حضرت حق تمنائے اظہار وتسلیم لازم نہ آئے۔

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ۝ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُر رَّبَّكَ

اور ہرگز نہ کہہ کسی بات کو مین کرنیوالا ہون کل مگر (کہہ) اگر چاہے اللہ اور یاد کر رب کو اپنے

إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ۝

جب بھول جائے تو اور کہہ قریب ہے کہ راہ دکھائے مجھے رب میرا نزدیک تر اس سے رہنمائی کے

خبردار کسی بات مین یہ نہ کہو کہ مین کل ایسا کرونگا مگر انشاء اللہ کہلو اور اپنے رب کو یاد کرو جب بھول جاؤ اور کہو امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے قریب راہ دکھلائے یعنے اس سہو مین جو شر تھا وہ دور کر دے اور راہ آسان دکھائے یا جو خیر وبرکات انشاء اللہ مین تھے اوس سے زائد عطا فرمائے اور دشواری نہو کہیں جب حضور سے پوچھا گیا کہ ذوالقرنین واصحاب کہف کا کیا واقعہ ہے اور روح کی ہستی کیا ہے فرمایا کل جواب دیا جائیگا۔ اور انشاء اللہ نہ کہا۔ پندرہ یا چالیس دن وحی نہ آئی پھر جبریلؑ آئے بھی تو یہ پیغام لائے کہ بدون انشاء اللہ کوئی بات نہ کیا کرو (بخاری) حضرت سلیمانؑ نے کہا کہ آج کی رات اپنی ستر یا نوے ۹۰ بیبیون سے ہمبستر ہونگا اور ہر ایک سے ایک ایک لڑکا پیدا ہوگا جو

راہ خدا مین جہاد کریگا اونکے ساتھی نے کہا انشاء اللہ کہو آپنے نہ کہا پھر کوئی عورت حاملہ نہوئی مگر ایک
اُسکا بھی حمل ساقط ہوگیا (یہ ساتھی بعض کے نزدیک فرشتہ تھا اور بعض کے نزدیک کوئی آدمی
ہمنشین) آنحضرت نے فرمایا اگر حضرت سلیمانؑ انشاء اللہ کہتے تو سب عورتین لڑکا جنتین اور وہ
راہ خدا مین جہاد کرتے ۔ آیت مین مباحث ہین ۱ے لاتقولن نہی ہوکہ جسے انبیا اور کبار امت سے اسکا
وقوع کیون ہوا جواب یہ نہی نہین بلکہ حکم امر مین ہے اور امر بھی استحبابی ہیں نہ لزوم ہے الزام اور یہ
اسی لیے ہے کہ استثنا کلم بالباقی ہے اور باقی منفی سے مثبت ہے یعنے ہر عزم پر انشاء اللہ کیا کرو
پھر یہ امر تکرار سبب یعنے ذکر عزم مکرر ہوتا ہے مگر وجوبًا نہین استحبابًا اس لیے کہ سے تعالیٰ واجمال ساعت
صالح وہ نہین پایا گیا ۲ے موضوع اسکا ایک امر عقلی ات ظاہرہ ہے پس اعتقاد باطن پر مقصود رہیگا اسلیے
کہ صفات واجب تعالیٰ دو قسم کے ہین ایک خاص جیسے خالق رحمن انکا اطلاق غیر پر قولًا و اعتقادًا حرام
دوسرے عام جسمین دوسرے اسماء و مجاز اشتراک ہین جیسے رب ۔ مولی ۔ مالک ۔ ضار نافع وغیرہ
انکا اطلاق دوسرون پر عمومًا شائع بلکہ قرآن وحدیث مین بھی وارد ہے اور یہ مسئلہ بھی اسی قسم ثانی کا ہے یعنی
اختیار و فاعلیت غیر کی نفی ہے اسکا اطلاق لفظی بضرورت عرف و عادت و بنظر ظاہر غیر پر مباح اور
اعتقادًا گناہ ہیں انشاء اللہ کہنا اولیٰ اور ترک جائز ہوا ۳ے لشیء اسکی تنوین تنکیری ہے استغراق
و عموم کو مفید ۔ ہر امر پر انشاء اللہ کہنا چاہیئے تاکہ معلوم ہو کہ ہم کچھ نہین کر سکتے امر خفیف ہو یا ثقیل
پس اسمین رد ہے مذہب کا معتزلہ کے کہ وہ بندون کو بعض افعال کا خالق جانتے ہین اور اسوجہ سے
کہ بعد مشیت ہم کچھ کر سکتے ہین رد ہے اہل جبر کا جو آپکو جماد و مجبور محض سمجھے ہوے ہین اور ہمارے
علما نے کہا کہ ہر خیر و شر کا خالق اللہ ہوا اور بندہ کا سبب مگر فائدہ تاکید تنبیہ ہے اعتقاد حقیقت و امر
باطن یعنی اپنی مجبوری اور اللہ تعالیٰ کے اختیار عام پر انی ضمیر متکلم مقام مفید حصر و تاکید ہے پس جو
امر اپنے اختیار اور زمان آیندہ کیطرف منسوب ہون وہی مراد ہین ۴ے فاعل زمانہ مستقبل کے لیے
ہے بدلیل کلمہ غد پس اخبار ماضیہ اس حکم مین داخل نہین عجب ہے انشاء اللہ کہنا قرآن مین ماموربہ اور
فقہا کے نزدیک عہود و اقرارات مین ناجائز جواب ۱ے فقہا صرف اسیقدر کہتے ہین کہ بعد ذکر
انشاء اللہ وجوب و لزوم عہد نہ رہیگا اور یہ امر ماموریت کے منافی نہین اس لیے کہ وجوب وفا احکام
ہے اسے امر و نہی سے تعلق نہین دیکھو تبرع مین وجوب ضمان نہین حالانکہ ثواب مزید ہے ۲ے آیت
انھین کلمات کو شامل ہے جو بطور اخبار زمان مستقبل ہون اور جنکو فاعل باختیار خود کرنا چاہتا ہو اور
معاہد ایسے نہین آدمی ابتدا وعدہ کرنے نہ کرنے مین مختار ہے مگر انتہاءً مجبور و مضطر ۔ بظاہر عہد و پیمان

ہین فرمان مستقبل مذکور اور بعض امور مشروط ہوتے ہین مگر حقیقۃً انہین خبر دیجاتی ہے ایک حق ثابت وامر
لازم کی جو وعدہ کرنے والا اپنے ذمہ کر چکا ہے پس یہ خبر ہے وجوب وثبوت فی الذمہ کی اور ضرور ہے کہ
یہ وجوب وعدہ سابق ہو اور وقوعاً لاحق پس عزم اور عہد دونون مفترق ہین آیت عزم آئندہ سے متعلق
اور وعدہ لازم سے ساکت ہے اور دوسرے نصوص وجوب وفا پر ناطق ہین۔ غدا گسے مراد زمانہ
آئندہ ہے نہ وقت خاص۔ الا حرف استثنیٰ ہے یعنے الا ان تقول انشاء اللہ مگر قول سے قول زبانی
شرط نہین اس لیے کہ یہ مسئلہ متعلق ہے اعتقاد سے اسمین تصدیق قلبی کافی ہے البتہ مجرد نیت
وتصور اسکا حکم ظاہر کے لیے حجت نہین مسئلہ زید کسی وعدہ سے یا قسم کے بعد دل مین کہے یا نیت کرے
انشاء اللہ تعالیٰ عند اللہ نہ لزوم ہے نہ اثم مگر قاضی تصدیق نہین کر سکتا ہے۔ اذکر الخ اسمین کئی بحثین ہین۔
ترتیب مین تقدیم وتاخیر ہے اس لیے کہ یاد کرنا نسیان کے وقت نہ ممکن ہے نہ مامور ہے پس اصل
یون ہے ان نسیت ہذا فاذکر یعنے نقل انشاء اللہ حین ذکرت کہا صاحب تفسیر کبیر نے آیت مین
دو تاویلین ہین تاویل آیت ماقبل سے متعلق اور جواز استثنائے منفصل پر ناطق ہے یعنے اگر انشاء اللہ
بھول جائے تو جب خیال آئے کہہ لے اسی بنا پر ابن عباسؓ نے کہا جب چاہو انشاء اللہ کہلو۔
کہا طاوس نے ادسی جلسے مین کہہ سکتا ہے۔ کہا عطا نے جتنی دیر مین اونٹنی دوہی جائے کہہ سکتا ہے۔
کہا سعید بن جبیر نے ایکدن یا ایک ہفتہ یا ایک ماہ یا ایک سال اسکی مدت ہے۔ مگر ابن عباس تعین
وقت نہین فرماتے اس لیے کہ نص مطلق ہے تاویل کلام جدید ہے یعنے اگر انشاء اللہ بھول جائے
تو استغفار وتسبیح کرو یا نماز و یاد خدا بھولے تو جب خیال آئے یاد کرنے جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا
جو نماز بھول جائے یا سو جائے تو جب یاد آئے یا آنکھ کھلے پڑھے اور جسطرح تاویل اول بحسب
سیاق عبارت سابقہ مناسب ہے تاویل ثانی بھی بحسب دلالت لاحقہ صحیح ہے بحث امام ابوحنیفہ رح
کا مذہب ہے کہ انشاء اللہ منفصل کہنا مفید حکم نہین چنانچہ سلطان منصور عباسی کی مجلس مین شکایۃً
کہا گیا کہ امام تمھارے دادا ابن عباس کے مذہب کو تسلیم نہین کرتے منصور نے آپ سے وجہ پوچھی چونکہ
بحضور سلطان جواب صاف دینے مین ایک نوع کا تردد تھا کہا اگر یہی ہے تو اللہ تیری بیعت مین برکت
دے یعنے جو تجھ سے بیعت خلافت کر چکے ہین اونکو حق ہے کہ آج انشاء اللہ کہکر سبکدوش ہو جائین۔
(اس لیے کہ جس اقرار مین انشاء اللہ شریک ہو وہ واجب الوفا نہین رہتا) منصور یہ سنکر متحیر ومبہوت ہو گیا
کہا صاحب تفسیر کبیر نے اس جواب مین نص قرآنی کی تخصیص رائے سے لازم آتی ہے ف ایسا ہرگز نہین
بلکہ بحسب تاویل ثانی یہ آیت اس حکم پر دال ہے اگر تاویل اول ہی تسلیم کیجائے تو بھی امام کے

مذہب پر کوئی الزام نہین آسکتا اس لیے کہ آیت مین مذکور نسیان ہے اور نسیان ایسے فعل کے ترک یا اختیار کو کہتے ہین جو اصل ومقصود کے خلاف ہو حالانکہ معاہدات مین انشاء اللہ کا ملانا مقصود ہے نہ ماموربہ بلکہ انشاء اللہ ملانا اُسکے علم وغرض کو فاسد کرتا ہے تو ترک عین تذکر ہے نسیان کیسا رہین اور باتین اُنین خواہ انشاء اللہ متصل ہو خواہ منفصل کوئی اختلاف نہین کرتا ہمارا کلام مواعید واجبہ مین ہے نہ مطلق کلام مین اور جب کسی نے کہا مین ایسا کرونگا تو یہ کلام اگر تام سمجھا جائے تو پھر شمول استثنیٰ جو مقتضی ہے نقصان کلام کو خلاف اصل ہوگا اور اگر ناقص کہئے تو قواعد اسکے منافی ہین کیونکہ کسی مستقل جملے کا تغیر بدون نسخ و تعارض کے ممکن نہین ۔ وقل الخ یہ متعلق ہے واذکر کا یعنے بعد نسیان جب اللہ کو یاد کر تو یہ کہہ ۔ ؎ اقرب سے مراد طریق سہل یا ثواب مزید یا امر اصلح ہے اس لیے کہ ثواب توبہ وتحسر وندامت کا بہت کچھ ہے اور نادم وتائب مستحق ترحم شدہ من ہذا سے خواہ یہ سہو مراد ہے خواہ انشاء اللہ کہنا امر اول تو ظاہر ہے اس لیے کہ نسیان سے ذکر کا ثواب یقیناً زیادہ ہے اور امر ثانی بھی بوجہ کثرت ذکر و کمال تحسر وندامت وامتثال امر کے افضل واولیٰ ہے اور کچھ ہو مادا امید کے لیے کوئی حد معین نہین فرمائی گئی اسرار آیت تاویل وتفسیر ہو چکی اسکی تعلیم پر بھی نظر رہے ؎ یہ ارشاد کہ ہربات پر انشاء اللہ کہو کلید سعادت دارین ہے اس لیے کہ جب بندہ ہرحال ہربات مین اللہ کو یاد کریگا نسیان وعصیان سے بچیگا اللہ سے مدد مانگے گا ۔ ناکام نرہیگا ۔ اپنا اختیار اُسکے اختیار مین فنا وہلاک کریگا ۔ اُسے ملامت وحسرت سے تعلق نہوگا اور رفتہ رفتہ توحید افعالی کی روشنی ظلمات شرک خفی کو فنا کردیگی عالم وجود آفتاب توحید سے نورانی اور عبد ضعیف حضرت رب قوی مین فانی ہوجائیگا اسکے آگے توحید ذاتی کی خلوت سرا ہے پونہچے جسکی تقدیر رسا ہے یہ کلمۂ تمناے عبودیت ہے کہ مین کیا اور میرے ارادے کیا مولیٰ مختار جو چاہے کرے ۔ اسکے عزم حکم دعا مین ہین دعوی مقام التجا مین ہین ؎ یہ ارشاد کہ رب کو یاد کرو جب بھولو یعنے جب تمام تعینات وموجودات بلکہ اپنی ذات بھی بھول جاؤ تب قابل ذکر ہو والین جو عبودیت ہوگے اشارے ہو رہے ہین کہ خبردار غیر کا محفل مین ہماری نام بھی نہ لیا جائے حضرت عزت مین ذرات ذلیل کا تصور تک نہ آئے ؎ اس حضور وقرب مین خبر دار تغافل نہو تا کفا نہ کرنا اور کہے جانا اسے رب ہمین اس سے بھی قرب زائد اور رشد کامل عطا کر اس لیے کہ حضرت الوہیت بے انتہا وبے حد ہے ملا کریگا جہانتک جد وکد ہے پس اول تعلیم ہے اکتساب فناے افعال کی دوم تلقین ہے وقوع فناے ذات کی سوم ارشاد ہے علوے ہمت ووفور طلب پر اور اشارہ ہے کہ تلذذ وحضور وکرشمۂ لطف تمہارے شوق طویل وعشق غیر محدود سے بھی زیادہ تر ہین ۔

سه اے برادر بے نہایت درگہیست + ہرچہ بروے میرسی بروے مایست +

وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا

اور ٹھہرے غار میں اپنے تین سو برس اور زیادہ رہے نو برس کہدیجے اللہ ہی خوب جانتا ہے جسقدر ٹھہرے

اور اصحاب کہف درۂ کوہ میں تین سو نو برس ٹھہرے آپ کہدیجیے اللہ ہی خوب جانتا ہے جسقدر وہ ٹھہرے کبیر یہ پہلی آیت ہے قصۂ کہف میں اور اسمین دو تاویلیں ہیں ۱۔ آیت سیقولون سے متعلق ہے یعنے جسطرح عدد میں کلام ہے مدت قیام میں بھی گفتگو ہے اور جسطرح اسمین اٹکل پچو باتین بنائے تھے اسمین بھی راہ سے بہک جاتے ہین پس قل اللہ سے رد ہے زاعمین کا ۲۔ یہ خبر ہے بابت مدت قیام اللہ کیطرف سے اور کلمہ قل میں تردید نہین بلکہ تائید ہے یعنے آپ زاعمین مخالفین سے کہدیجیے کہ چون وچرا عبث ہے اللہ خوب جانتا ہے جو فرماتا ہے وہ حق ہے دم نزار و نکتہ نو کو علیحدہ فرمایا ذکر نہ کہا تاکہ اشارہ ہو کہ شمسی حساب سے تین سو ہیں اور قمری سے نو زائد ہاں کسور جو قواعد حساب سے بڑھتے ہیں وہ معتبر نہیں مہرچین تعداد اصحاب کہف قطعاً مشکوک اور مدت قیام ایک اعتبار سے مخدوش اور دوسرے طور پر مقبول ہے واللہ اعلم اور یہ مدت وقت دخول غار سے بیداری تک ہے مسئلہ نور کو علم الٰہی پر مفوض کرنیکی ہدایت اسلیے ہوئی کہ یہ حسابی مناظرے بنزاع ارشاد یوت نہ تھے

لَهُ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ مَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا

اسکے لیے ہے غیب آسمانوں کا اور زمین کا کیا دیکھنے والا اسکا اور سننے والا نہیں انکے لیے سوائے اسکے دوست کوئی اور نہیں

اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کا غیب ہے وہ بہت اچھا دیکھنے والا	يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا شریک کرتا حکم میں اپنے کسیکو	اور سننے والا ہے

آسمان و زمین والوں کے لیے نہ اسکا کوئی حامی ہے نہ اسکے حکم میں کوئی شریک ہے۔

وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَن تَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا

اور پڑھ جو وحی کی گئی طرف تیرے کتاب سے تیرے رب کی نہیں کوئی بدلنے والا اسکے کلموں کا اور ہرگز نہ پائیگا تو اسکے سوا جائے پناہ

قرآن جو آپ پر اوتارا ہے پڑھیے اور احکام الٰہی کے لیے کوئی بدلنے والا نہیں اور تیرے لیے اسکے سوا کوئی جائے پناہ نہیں ف آیت میں تین امر ہیں ۱۔ وجوب تلاوت قرآن و امر نصیحت ۲۔ یہ کہ اللہ کی باتیں کسی کے مٹائے مٹ نہیں سکتیں ایمان والوں کو یقین کامل اور دل مطمئن چاہیے ۳۔ سوائے اللہ کے کوئی کسی کا پناہ دینے والا نہیں

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ

اور روک نفس کو اپنے ساتھ انکے جو پکارتے ہین رب کو اپنے دن کو اور رات کو چاہتے ہین رضا اسکی

وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ

اور نہ ہٹاؤ دونوں آنکھیں اپنی اُن سے چاہتا ہے تو زینت حیات دنیاوی کی اور نہ اطاعت کر اُسکی کہ غافل کر دیا ہمنے دل اُسکا

ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا

اپنی یاد سے اور پیرو ہوا خواہش کا اپنی اور تھا کام اُسکا حد سے گذرا ہوا

اپنے دل کو اُنکی مصاحبت اور محبت مین روکیے اور خوشی و کرہًا راضی کیجیے جو رات دن اپنے رب کو پکارا کرتے ہین اور اس دعا سے شیا روزی مین انھین رضا ہے آلہی مقصود و مراد ہے اور طرف نظر نہین اور اپنی دونون آنکھین اُنکی طرف سے نہ پھیریے (کیا آپ) دنیاوی زندگی کے طالب ہین اور اونکی اطاعت نہ کیجیے جنکے دل ہمنے اپنے ذکر سے غافل و محروم کردیے اور وہ خواہش نفس کے تابع ہو گئے اور اُنکے کام اعتقادی ہون یا عملی حد سے متجاوز ہین معالم حضور سرور عالم کی خدمت مین فقرا ے صحابہ حاضر رہتے جیسے سلمانؓ تو بعض سادات قریش نے کہا آپکو اُنکی بو سے بدن سے تکلیف نہین ہوتی ہم قوم مضر کے سردار ہین اگر ہم ایمان لائینگے تو دوسرے آدمی بھی سب ایمان لائینگے اور ہم آپکے تابعین سے صرف انھین چند آدمیون کو منع کرتے ہین ارشاد ہوا اے نبی کریم آپ غافلان محروم دتابعان نفس شوم کی نہ سنین اپنے دلدادہ جگرسوختہ خادمون کی طرف سے نظر نہ پھیرین یہ رات دن ہماری ہی یاد مین ہین نہ دنیا پر التفات نہ نفس کا لگاؤ ہر حال مین ہماری ہی رضا پیش نہادہمت اور اُن بیخبرون کا کام حد سے گزر گیا ہے ف آیت مین آداب صحبت کی تعلیم فرمائی ہے کہ اللہ والون کی مصاحبت اختیار کرو خدا فراموش حد سے گزرے ہوؤن سے دور رہو اور فرمایا کہ اچھون سے دوری اور نفس پرستون کی نزدیکی و حضور بھی بندۂ دنیا تابع ہوا ہو جائیگا البصر اسمین اشارہ ہے کہ خدا پرستون کے پاس جی نہ لگے گا بظاہر نظر آئیگا نہ لذات نفسانی نہ مرغوبات شہوانی نہ تفاخر باطل نہ لہو لعب کے مشاغل ولا تعد اسمین تعلیم ہے کہ ہمارے نام لینے والون کے حضور مین باادب امیدوار بیٹھو ادھر اودھر نظر نہ پھیرو اونکو حقیر اُنکی صحبت بے سود نہ سمجھو اور ترحم و شفقت و محبت منظور و ملحوظ رکھو الحاصل بزرگون کی خدمت مین امر خلاف طبع پر صبر واجب اور دوام و قیام مستحب ہے ولا تطع نہی تحریمی ہے اس سے اتباع فساق حرام ہوئی اغفلنا سے مراد ہے کہ ہمنے توفیق نہ دی یا اونکی تقدیر مین ہدایت نہ تھی اور مشیت ہماری اُنکی رہنمائی سے متعلق نہ ہوئی۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ

اور کہدیجیے حق ہو رب سے تمھارے پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے ہمنے مہیا کی ہے واسطے ظالمون کے آگ گھیر لیا اونکو

سُرَادِقُهَا ۚ وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ ۚ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا

سراپردون نے اُسکے اور اگر فریاد چاہینگے فریاد رسی کیے جائینگے اُس پانی سے کہ مثل پگھلے ہوے تانبے کے ہی بھون ڈالتا ہو منہ برا ہے پینا اور برا آرامگاہ

آپ صاف کہدیں کہ دین حق تمہارے پروردگار کیطرف سے ہے جسکا جی چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کافر رہے ہم نے بھی ظالمون کے لیے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کے پردون نے ظالمون کو چارون طرف سے گھیر لیا ہے اور جب اُس آگ کی جلن اور پیاس کی شدت سے فریاد کرینگے مدد چاہین گے تو انکو ایسے پانی سے مدد دیجائیگی جو پگھلے تانبے کے مثل ہے جھلس دیتا ہے منہ اور بُرا اپینا ہے اور بُرا نفع اُٹھانا مہل کہا ابن عباس نے مہل گاڑھا پانی جیسے تیل کا تلچھٹ کہا مجاہد نے مثل خون اور پیپ کے عکرمہ نے کہا وہ شئے جسکی حرارت حد کو پہونچی ہو وہ مسرون نے کہا پگھلی ہوئی چیز کہا ابن مسعودؓ نے سونا پگھلا ہوا جب جوش مارے اور بھین اُٹھے تو کہا جاتا ہے مثل مہل کے ہے کہا ضحاک نے جہنم کا پانی سیاہ ہے (ابن کثیر) سرادق سے خواہ آگ مراد ہے بطور استعارہ یا بالکنایہ کے خواہ اُسکے درجے اور طبقے مراد ہین فلیکفر کہا اصولیین نے کہ یہان امر کے حقیقت متعذر ہے اختیار نہین بلکہ زجر و توبیخ ہے جیساکہ دلالت کرتا ہے وعید نار

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۚ

بیشک جو ایمان لائے اور کیے کام نیک ہم نہین ضائع کرینگے مزدوری اُسکی جو اچھا ہے کام مین

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے یعنے اتباع امر و اجتناب نہی پر آمادہ رہے تو ہم اُسکی مزدوری جو اعمال مین احسن اور اعتقاد مین صادق ہے ضائع نہین کرتے —

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ

وہی ہین اُنکے لیے جنتین ہین ہمیشہ بہار جاری تلے اُنکے نہرین پہنائے جائینگے اُس مین کنگن

ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَاۗىِٕكِ ۭ

سونے کے اور پہنائے جاوینگے کپڑے سبز نازک اور دبیز تکیہ کرنیوالے اس مین تختون پہ

اساور جمع سوار یعنی نازک استبرق دیبای	نِعْمَ الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝ اچھا ثواب ہے اور اچھا نفع اُٹھانا ہے	کنگن سندس دیباے سطبر یعنے دبیز ارائک

جمع اریکہ تخت کہا ابن کثیر نے اریکہ وہ تخت جو سائبان کے تلے ہو حاصل یہی ہین جنکے لیے باغ ہمیشہ بہار ہین اُنکے تلے نہرین جاری اور انکو کنگن سونے کے پہنائے جائین گے اور سبز پوشاک ہوگی نازک و دبیز ہر قسم کی جو جی چاہے اور اُن باغون مین تختون پر تکیے لگائے ہونگے کیا اچھا ثواب ہے اور کیا اچھا فائدہ اُٹھانا ہے یدور کوئی جنتی ایسا نہوگا جسے تین تین جوڑ کنگن کے نہ پہنائے جائین ایک چاندی کا ایک سونے کا ایک موتی کا

ف جنت کی نعمتین پانچ قسم کی ہین ۱ جو دنیا مین مباح اور اُنکے نظائر موجود ہین اور یہ کثیر ہین جیسے گوشت اور میوے وغیرہ ۲ جو دنیا مین ممنوع ہین اور یہ شراب ہے اور راگ ہے ۳ وہ جو خاص مردون پر

ع ۹

حرام ہین جیسے چاندی سونے کے زیور وغیرہ ہے وہ جس سے عورتین محروم ہین جیسے طہارت دائمی ہے وہ جسکی
یہان تمنا ہے اور حصول جنت مین مخصوص ہے جیسے دیدار و رضا ہے دائم لیکن اقسام ممنوعہ وہی ہین جنکے منع
پر کوئی دلیل قائم ہو چکی ہو نہیں لباس نازک پہننا مرد اور عورت دونون کو بشرط کمال ستر جائز ہے

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ

اور بیان کر اُنکے لیے مثال دو مردون کی بنائے ہمنے ایک کے لیے دو باغ انگور سے اور گھیر لیا اُن کو خرمے سے

وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۖ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا ۙ وَّفَجَّرْنَا

اور بنائے اُن مین کھیت دونون باغ لائے پھل اپنے اور نہ کم کیا اُس مین سے کچھ اور جاری کی ہمنے

یعنے اے نبی کریم آپ ان منکرین کو ایک اور مثال	خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۙ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ	
سنائے مثلاً دو مرد مین ایک کو	درمیان مین اُسکے نہر اور تھا اُسکے لیے پھل	ہم نے دو باغ عطا کیے امراد

دوسرے زائد از ضرورت اور مال وافر اس لیے کہ ایک ادنی درجہ ہے کہ اُنمین انگور تھے اور وہ خرمے کے درختون
سے گھرا ہوا تھا اور درمیان درمیان کی زمین خالی نہ تھی بلکہ قسم قسم کے اناج اُسمین پیدا ہوتے اور دونون باغ پھولے
پھلے اور اُنمین کچھ کم نہوا یعنے کسی آفت اور بلا نے اُسکے پھل کم کر دیے اور درمیان درمیان اُنکے نہرین بھی جاری تھین
اور اُسکے واسطے پھل بھی تھے اس فراغ بالی اور شگفتہ حالی مین

فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا

پس کہا اپنے ساتھی سے اور وہ باتین کرتا تھا اُس سے مین زیادہ ہون تجھسے مال مین اور غالب ہون آدمیون مین

اپنے ساتھی یعنے دوسرے مرد سے کہا جبکہ وہ اس سے سوال جواب اور رد خطاب کر رہا تھا مین مال مین
تجھسے زیادہ اور اولاد مین غالب ہون اسی گفتگو مین

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۙ

اور داخل ہوا باغ مین حالانکہ وہ ظالم تھا اپنی جان پر کہا نہین گمان کرتا مین کہ ہلاک ہوگا یہ کبھی

داخل ہوا اپنے باغ مین اور وہ بسبب اس فخر یا کفر یا اُس گمان کے جو ابھی ظاہر کریگا اپنی جان پر ظالم
یعنے نافرمان فاسق کافر تھا تو کہا مجھے ہرگز گمان نہین کہ یہ میرا باغ کبھی ہلاک ہو

وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا

اور نہین گمان کرتا مین کہ قیامت قائم ہونیوالی ہے اور اگر پھیر گیا مین طرف اپنے رب کے البتہ پاؤنگا مین اچھا اس سے جائے بازگشت

ایک تو مجھے خیال ہی نہین کہ قیامت آئیگی اور اگر ایسا ہوا اور مین اپنے پروردگار کے پاس گیا جیساکہ لوگ
کہتے ہین تو البتہ مجھے اس باغ سے اچھا جائے بازگشت یعنے باغ و مکان عطا فرمائیگا یہ تمسخر سے کہا۔

قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ

کہا اُس سے ساتھی نے اسکے حالانکہ وہ باتین کرتا تھا اُس سے کیا کفر کیا تو نے اُس سے جسنے پیدا کیا تجھے مٹی سے پھر

نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا ۝ لَّكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا

نطفہ سے پھر درست کیا تجھے مرد مگر مین (کہتا ہون) وہی اللہ ہی رب میرا اور نہین شریک کرتا مین رب کا اپنے کسیکو

کہا اُس فخر کرنے والے سے اسکے ساتھی نے بحالت گفتگو کیا تو کفر کرتا ہے اُس ذات سے جس نے تجھے پیدا کیا مٹی سے پھر نطفے سے پھر درست وہموار کیا تجھے بصورت مرد مگر مین تو ایمان لایا ہون اور کہتا ہون وہی اللہ میرا رب ہے اور مین نہین شریک کرتا اپنے رب کے ساتھ کسی کو ف اُس نے بعد مرنے کے جینے سے انکار کیا تھا لہذا خلقت کا ذکر کرکے کہا جس نے ابتداءً موجود کیا وہ انتہاءً نہ پیدا کرسکیگا مٹی سے پیدا کرنا خواہ باعتبار خلقت آدم علیہ السلام ہے خواہ بحسب مادہ وخلط زائد وغالب نطفے سے بنانا باعتبار خلقت اُخریٰ ہے جسکا وقوع والدین سے ہوتا ہے

وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ إِن تَرَنِ أَنَا

اور کیون نہ جب داخل ہوا تو باغ مین اپنے کہا تو نے جو چاہے اللہ نہین قوت کسیکی مگر باعانت الٰہی اگر دیکھتا ہے تو مجھکو

أَقَلَّ مِنكَ مَالًا وَوَلَدًا ۝ فَعَسَىٰ رَبِّي أَن يُؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّن جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا

کہ مین کم ہون تجھسے مال مین اور اولاد مین تو امید ہے کہ رب میرا دے مجھے اچھا باغ سے تیرے اور بھیجے اس پر

حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا

عذاب آسمان سے تو ہو جائے زمین پھسلتی

اور کیون نہ کہا تو نے جب اپنے باغ مین داخل ہوا (ماشاء اللہ) یعنی یہ تمام خیر و برکت اللہ ہی کے ارادے اور مشیت سے ہے میرا کیا اجارہ (لا قوۃ الا باللہ) مجھے کسی خیر وخوبی کی قوت نہین مگر بتوفیق واعانت حق سبحانہ تعالیٰ (بعد تسلیم آداب وطریق شکر کہا) اگر تو مجھے دیکھتا ہے کہ مین تجھ سے مال واولاد مین کم مفلس بے دینار ودرم ہون (تو اُس پر ناز نکر) ممکن ہے کہ انقلاب ہو اور میرا ایمان مجھے آباد اور تیرا کفر تجھے برباد کرے امید ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے اچھا باغ عطا فرمائے اور تیرے باغ پر آسمان سے بلا نازل کرے کہ زمین پھسلتی ہوجائے کچھ اُسمین باقی نہ رہے حسبان سے مراد صاعقہ وبرق اور اولے اور باران بیوقت اور مثل اُسکے آسمانی بلائین (ابو سعود) صعید سے مراد زمین صاف جسمین کوئی شے نہو زلق پھسلنے والی

زمین مراد ہے جیسا کہ بعد برف و باران کے ہوجاتی ہے ف آیت مین دو تعلیمین ہین ۱ یہ کہ اچھی چیز دیکھکر ماشاء اللہ کہے ابن کثیر اللہ تعالی اپنے بندے کو کوئی نعمت مال و اولاد سے نہین دیتا اور وہ ماشاء اللہ ولا قوۃ الا باللہ نہین کہتا مگر یہ کہ اُسے کوئی بلا موت کی سوا نہین ہوتی ابوھریرہؓ نے روایت کی کہ آپ نے فرمایا مین تمکو جنت کے خزانون سے ایک خزانہ بتادون وہ لا قوۃ الا باللہ ہے اور امام احمد کی روایت مین زیادہ ہے کہ یہ خزانہ زیر عرش ہے معالم عروہ جب کوئی شے عجیب دیکھتے کہتے الا ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یا پانی اوسکی نہرون کا خشک ہوجائے تو تو اوسکی جستجو وطلب نہ کرسکیگا ف نفی طلب سے نفی مطلوب مراد ہے یعنے پانہ سکیگا

أَوْ يُصْبِحَ مَاؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَبًا ۝

یا ہو جائے پانی اُسکا خشک پس ہرگز نہ سکیگا تو اُسکے لیے طلب کرنا

وَأُحِيطَ بِثَمَرِهِ فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَىٰ مَا أَنْفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا

اور گھیرا گیا میوہ اُسکا تو ہوگیا ملتا تھا ہتیلیان اپنی اسپر کہ خرچ کیا اُس مین حالانکہ وہ الٹا پڑا تھا اپنی چھتون پر

اور پھل اُسکے بلائی ناگہانی و عذاب آسمانی سے گرگئے اور درخت و عمارت اُسکی اپنی سرون کے بل گری پڑی تھی

وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا ۝

اور کہتا تھا کاشکے نہ شریک کیا ہوتا اپنے رب کے کسیکو

تو مالک باغ افسوس سے ہاتھ ملتا اور جو مال اُسمین لگایا اُسپر حسرت کرتا اور کہتا کاشکے مین اپنے رب کا کسی کو شریک گردانتا

اُسکے لیے کوئی ایسی جماعت نہ تھی کہ بخلاف حکم حضرت ذوالجلال اُسکی

وَلَمْ تَكُنْ لَهُ فِئَةٌ يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ۝

اور نہ تھا اُسکے لیے کوئی گروہ کہ مدد کریں اُسکی غیر اللہ کی اور نہ تھا وہ مدد دیا گیا

فریاد رسی کرتی اور وہ خود مدد اور انتقام پر قادر نہ تھا و اصح رہے کہ اضرب لہم سے منتصرا تک نظم آیت متحد اور سلسلۂ سخن مسلسل ہے مفسرین نے اسمین دو وجہین بیان کین ایک یہ کہ کسی واقعہ گذشتہ کی خبر ہے دوسرے یہ کہ فرضی مثال ہے کہ اے منکرو اگر ہم تمھارے امراے متکبر سے ایسا ہی معاملہ کرین تو کیا کوئی تمھاری مدد کرسکتا ہے کیا تم خود بچ سکتے ہو اور یہ نہین تو سواے حسرت بیسود و افسوس بیفائدہ کے اور کیا حاصل ہوگا اور مساکین مومنین ہر حال مین امیدوار ترحم و نوازش ہین اس تقریر پر ان بے بنیاد حکایات اور قصون کے جواز مین تردد نہین رہتا جنسے صرف عبرت و نصیحت مقصود ہو بشرطیکہ دعوی راستبازی و تکلف سخن سازی نہو اور بظاہر یہی مذہب ثانی صحیح تر ہے اس لیے کہ جو قصے اس آیت کے متعلق بیان کیے جاتے ہین وہ غالباً احادیث صحیحہ سے موید نہین پس کیونکر ہوسکتا ہے کہ قرآن قطعی کی تاویل اخبار مترددہ کی بنا پر کیجائے بہرکیف معالم مین ہے کہ عطاے خراسانی نے کہا دو بھائی تھے اونکو میراث مین آٹھ ہزار دینار ملے تھے بعد تقسیم ایک نے ہزار دینار کی زمین مول لی دوسرے نے کہا اے اللہ میرے بھائی نے ایک ہزار کی زمین خریدی مین تجھ سے جنت مین جگہ مول لیتا ہون اور ہزار

دینار غریبون کو دیے پھر اُس کے بھائی نے ہزار دینار کا گھر بنوایا اس نے کہا اے اللہ
مین تجھ سے جنت مین گھر مول لیتا ہون اور ہزار دینار للہ دے ڈالے پھر اوسکے بھائی نے
ہزار دینار خرچ کرکے نکاح کیا اس نے کہا الٰہی مین ہزار دینار للہ دیکر حور جنت سے نکاح
کرتا ہون اور ہزار خیرات کردیے پھر اوسکے بھائی نے ایک ہزار کا اسباب اور غلام خریدا اس نے
بھی ہزار تصدق کرکے کہا اے اللہ مین تجھ سے جنت کی خدم ومتاع خریدتا ہون پھر اس غریب شخص کو کوئی
حاجت پیش آئی تو بھائی سے ملا کہ شاید کچھ سلوک کرے اُسنے اسے دیکھا اور حال پوچھا جب سب قصہ سنا
تو طعن سے کہا تو بڑا تصدق کرنے والا ہے جا مین تجھے کچھ نہین دے سکتا پھر وہ دونون مرگئے اُن دونو
کی شان مین یہ مثال نازل ہوئی اور اسکے علاوہ اور وجوہ بھی مذکور ہین القصہ بعد اس مثال کے ارشاد ہوا

یا بمقام مین اللہ ہی	هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۚ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ۟	ایسے اس حال
ولایت ہے اللہ	اس جگہ حکومت ہو واسطے اللہ کے حق ہو وہ اچھا ہے ثواب دینے مین اور اچھا ہے انجام کار مین	کے لیے حکومت اور

اچھا ثواب دینے والا ہے اور انجام کار مین کام آنے والا یا آخرکار و انجام مین ہر شئ کا اسے سے تعلق خیر ہے
پس دوسری طرف التفات عبث ہے اور ادھر ادھر بھٹکنا جہل

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ
اور بیان کر واسطے اُنکے مثال زندگی دنیاوی کی مثل پانی کے اُتارا ہم نے اُسے آسمان سے پھر مل جل گئی اُس سے
الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝
روئیدگی زمین کی پھر ہوگیا سوکھکر چورچور اُڑاتی ہیں اوسے ہوا اور ہے اللہ ہر شئے پر قادر ہے

آپ انسے حیات دنیاوی کی مثال بیان کردیجیے جیسے پانی آسمان سے برسایا اور زمین مین نبات سے مخلوط
ہوگیا اور شاداب وشگفتہ نظر آرہا ہے (یہ مثال ہے قطرۂ نطفہ کی جو بصورت انسان خوش رو و خوش رفتار
پھر ہوگیا خشک اور ریزہ ریزہ اوڑاے پھرتی ہے ہوا (یہ مثال ہے موت اور سڑگل کر مٹی ہوجانے کی)
اور ہے اللہ ہر شئے پر قادر (کچھ اُس سے یہ بعید وعجیب نہین) ربط بعد تمثیل تفاخر وحیات دنیاوی مال واولاد
کا ذکر فرمایا کہ معلوم ہو ان تعلقات کا انجام کیا ہے

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ
مال اور اولاد زینت حیات دنیاوی ہین اور باقیات نیک اچھے ہین اس رب کے نزدیک

کی زینت ہین آخرت مین	ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝	مال اور اولاد حیات دنیاوی
اور باقیات صالحات اچھے	ثواب مین اور اچھے ہین امید مین	اُنکا نفع منظور ہین

ہین حضور پروردگار عالم اور امید و آرزو برلانے مین خیر ہین (باقیات صالحات) کی تفسیر مین نماز پنجگانہ و تسبیح و تحمید وغیرہ مروی ہے مگر حق یہ ہے کہ عموم دلالت نظم ہر ایسے عمل کو شامل ہے جو رضاے الٰہی و اتباع امر و اجتناب نواہی کے لیے کیا جاوے پس وہ عمل صالح ہے اور ثواب اسکا دائم و باقی سوال مال و اولاد کو صرف دنیا سے متعلق فرمایا حالانکہ حدیث مین وارد ہے کہ اپنی زوجہ سے ہمبستری مین اولاد کی نیت کرو کہ ثواب ملے۔ اور فرمایا ولد صالح صدقہ جاریہ ہے اور ماں باپ کی شفاعت اولاد کے ذریعے سے خصوصًا اطفال صغیر کی وجہ سے مروی ہے اور مال کا موجب انتظام و قیام و ثواب ہونا ابواب خیرات مین مذکور جواب یہان مال و اولاد سے صرف مال و اولاد کا ہونا اور انکو محض حظ نفس و زینت دنیا کے لیے رکھنا مراد ہے اس لیے کہ اگر شائبہ للہیت آئیگا تو یہ بھی باقیات صالحات کے تحت مین آجائین گے اور سوال مین جو صورتین ہین وہ خدا پرستی و دین طلبی سے متعلق ہین اس لیے کہ طلب اولاد بغرض کثرت جماعت مسلمین ہے جیسا کہ ارشاد ہوا ان عورتون سے نکاح کرو جنکے لڑکے زیادہ ہوتے ہین کہ مین تمھاری کثرت سے دوسری امتون پر فخر کرونگا۔ اور نفقات و پرورش مین صلہ رحم و خدا ترسی ظاہر ہے اور صدقات مین افنائے مال ہوتا ہے نہ ابقاء جمع ہر کیف آیت دال ہے کہ دنیا کی تمام آرائش اور زینت ہیچ ہے اور آخرت کے لیے جو سامان ہو وہ خیر اور مفید ہے

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا

اور جسدن چلاوینگے ہم پہاڑون کو اور دیکھیگا تو زمین کو کھلی ہوئی اور جمع کیا ہم نے انکو پھر نہ چھوڑا ہم نے ان مین سے کسی کو

اور (یاد کر جس) دن ہم پہاڑون کو چلا دینگے اور تو زمین کو دیکھیگا کہ کھل گئی اور عمارات و اشیا سے صاف ہو گئی اور اسمین نشیب و فراز کچھ نہ رہا اور تمام مخلوق کو ہم نے جمع کیا اور ایک کو بھی نہ چھوڑا سب کے سب حاضر ہین

وَعُرِضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا

اور پیش کیے گئے اپنے رب پر صف بصف

میدان قیامت مین تمام جن و انس اپنے رب کے حضور مین صف بصف حاضر کیے جائین گے یعنے مختلط و متفرق نہونگے باعتبار اعمال ہر گروہ کی جماعت علیحدہ ہوگی ابو سعود حدیث مین وارد ہوا کہ اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو ایک میدان مین صف بستہ حاضر کردیگا ابن مردویہ معاذ بن جبل نے آنحضرتؐ سے روایت کی کہ میدان حشر مین حضرت واحد قہار ملک جبار سے ندا ہوگی یَا عِبَادِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا اے میرے غلامو کوئی عبادت کا سزاوار نہین مگر مین مین سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہون سب حاکمون کا حاکم۔ سب سے زیادہ کریم۔ نہایت جلد حساب کرنے والا۔ اے میرے بندو نہ تمکو ڈر ہے نہ غم اپنی اپنی نجات کی دلائل پیش کرو حساب آسان لیا جائیگا تم سے سوال و حساب ہوگا۔ اے میرے فرشتو میرے بندون کو صف بصف اپنی انگلیون کے کنارون پر کھڑا کرو۔ بعد ازان ارشاد ہوگا۔

لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ۝

البتہ آئے تم ہمارے پاس جیسا پیدا کیا تھا ہم نے تمکو پہلی مرتبہ بلکہ گمان کیا تم نے کہ ہرگز نہ بنائینگے ہم تمہارے لیئے وعدہ گاہ

اے میرے بندون تم ہماری سرکار مین ویسے ہی بے بس و بیکس حاضر ہوے جیسا کہ ہم نے تمکو پہلی بار شکم مادر سے پیدا کیا تھا بلکہ نہین تم سمجھتے تھے کہ ہم تمہارے لیئے کوئی وعدہ گاہ نہ قرار دینگے ف کہا بعض مفسرین نے کہ کما خلقناکم سے مراد برہنہ تن و برہنہ پا آنا ہے جیسا کہ قرآن مین مذکور اور احادیث مین منقول ہے مگر اسمین کوئی نئی بات نہین بلکہ مراد یہ ہے کہ جسطرح پہلے بدون اختیار و یار و مددگار آے تھے یہان بھی مجبورانہ حاضر ہوگے نہ سامان ہوگا نہ سواری نہ زاد نہ رفیق تن تنہا ہوگئے گو تمام عالم اردگرد ہو۔ یل اہ

یہ زجر و تنبیہ خاص ہے کفار کے لیے جو حشر و نشر کے منکر ہین۔

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ

اور رکھی جائیگی کتاب تو دیکھیگا تو گنہگارون کو ڈرتے اس سے کہ اس مین ہے اور کہینگے

يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ

خرابی ہو ہماری کیا ہے واسطے اس کتاب کے نہین چھوڑتی چھوٹا اور نہ بڑا مگر یہ کہ گن لیا اُسے

نامۂ اعمال آدمیون کے ہاتھون مین رکھے جائین گے تو اُسوقت گنہگارون کو تو دیکھیگا کانپتے تھرتھراتے ڈرتے ہین اُس سے کہ اس کتاب مین ہے یعنے دل مین خوف بھرا ہے کہ آیا اسمین کیا لکھا ہے اور جب دیکھین گے تو کہین گے ہماری خرابی اور تباہی ہو اس کتاب کو کیا ہوگیا ہے ۔ کہ نہ چھوٹی نہ بڑی کوئی چیز نہین چھوڑتی مگر گن لیا ہے اُسے یعنے ذرہ ذرہ اُسمین لکھا ہے جیسا کہ فرمایا کہ جو ذرہ برابر نیکی کریگا دیکھ لیگا اور جو ذرہ برابر بُرائی کریگا دیکھ لیگا۔

وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝

اور پا لیا جو کیا تھا سامنے اور نہین ظلم کرتا تیرا رب کسی پر

اور جو کچھ نیک یا بد کیا تھا وہ سب پیش نظر موجود پائینگے اور تیرا رب کسی پر ظلم و جبر نہ کریگا ۔ احد انکرہ علے سبیل البدل ہر کافر و مسلم کو شامل ہے پس حقوق باہمی مین اُنکے دعوی بھی باطل نہین ہو سکتے اور قصاص کی صورتین جہانتک منقول مین جارہی ہین ۱ مع یہ سبحانہ تعالی مظلوم کو بعطاے بہشت یا بہ تخفیف عذاب راضی کردے ۲ ظالم کی نیکیان مظلوم کو ملین ۔ یہ دونون امر کافر کو مفید نہین ۳ مظلوم کی برائیان ظالم پر ڈالی جائین یہ البتہ موجب تخفیف عذاب ہو سکتا ہے ۴ ظالم کو سزا ملے یہ بھی ممکن ہے

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ

اور جب کہا ہمنے فرشتون سے سجدہ کرو آدم کا تو سجدہ کیا مگر ابلیس نے تھا قسم جن سے پھر نکل گیا حکم سے اپنے رب کے

ربع

ع

أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۚ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا

کیا بناؤ گے تم اسے اور اولاد کو اسکی حمایتی سوائے میرے حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہین بُرا ہے ظالمون کے لیے عوض

جب ہم نے فرشتون سے کہا کہ آدم کا سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا اور وہ جنون سے تھا پھر نکل گیا حکم سے اپنے رب کے تو کیا تم اسے آدمیو شیطان اور اولاد شیطان کو اپنا دوست بناؤ گے حالانکہ وہ تمھارے دشمن ہین اگر تم نے ایسا کیا تو ظالم ہوگے اور ظالمون کے لیے بُرا عوض ہے کہ اللہ کے بدلے شیطان کو ولی بناتے ہین

مَا أَشْهَدْتُهُمْ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنْفُسِهِمْ وَمَا كُنْتُ

نہ حاضر کر لیا تھا مین نے انکو بنانے مین آسمانون کے اور زمین کے اور نہ بنانے مین انکی جانون کے اور نہ تھا مین

مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا

بنانے والا بہکانے والون کا قوت بازو

ہم نے نہ حاضر کر لیا تھا انکو آسمان بنانے مین اور زمین نہ تھا کہ بہکانے والون کو اپنا معین بناؤن لیں جبکہ تم اسوقت موجود نہ تھے تو بے جانے بوجھے ملائکہ کو اناث اور جنون کو شرکت واحد قہار کا ہم جنت اور آدمیون کو اُسکا بیٹا کیون کہتے ہو تمکو تو اپنی خلقت کی بھی خبر نہین اور ہم ایسے نہین کہ بہکانے والے شیاطین کو اپنا معین و شریک بنالین

وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ

اور جسدن کہیگا پکارو میرے شرکا کو کہ گمان کرتے تھے تم پس پکارا انکو تو نہ جواب دیا انکو

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَوْبِقًا

اور بنائی ہمنے درمیان مین انکے جاے ہلاک

جسدن فرمائیگا ہمارے شرکا کو پکارو جنکو تم نے اپنے خیال مین شریک باری ٹھہرا رکھا تھا تو کفار انکو پکارینگے اور جواب نہ ملیگا اور ہم درمیان مین انکے جاے ہلاک بنا دینگے موبق مہلک کہا قتادہ نے موبق جہنم مین ایک وادی ہے پیپ لہو کا (ابن کثیر) کہا عکرمہ نے وہ ایک نہر ہے جسمین آگ بہتی ہے (معالم)

وَرَأَى الْمُجْرِمُونَ النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُمْ مُوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا

ع ۱۹ اور دیکھی گنہگارون نے آگ تو گمان کیا کہ وہ گرنے والے ہین ُسمین اور نہ پائی اُس سے جگہ پھرنے کی

اور گنہگارون نے دوزخ کو دیکھا تو یقین کیا کہ وہ ضرور اُسمین پڑینگے اور اُس سے بھاگنے اور پھرنیکی جگہ نہ پائے

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا

اور تحقیق بیان کی ہمنے اس قرآن مین آدمیون کے لیئے ہر قسم کی مثل. اور ہے آدمی بڑا جھگڑالو

ہم نے قرآن مین ہر قسم کی مثالین بیان کردین مگر انسان تمام چیزون سے زیادہ جھگڑالو ہے یعنے الوہیت وربوبیت مین باوجود ان تمام دلائل وشواہد کے قیل وقال کرتا ہے

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ

اور کسنے روکا آدمیون کو کہ ایمان لائین جب آگئی انکے پاس ہدایت اور استغفار کرین رب سے اپنے مگر یہ کہ آجائے انکو پاس طریقہ

کہ ایمان لائین اور اپنے انکے پاس ہدایت یعنی	الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا اگلون کا یا آجاے انپر عذاب سامنے سے	اور کس نے آدمیون کو منع کیا رب سے استغفار کرین جبکہ

قرآن و رسول آگیا مگر یہ کہ اگلون کی سنت یعنی ہلاک مقدر انپر آجائے اور وہ مرین یا سامنے آنکھون کے عذاب آجائے

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ

اور نہین بھیجتے ہم پیغمبرون کو مگر خوشی سنانیوالے اور ڈرانیوالے اور جھگڑتے ہین جو کافر ہوئے باطل پر

لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا

تاکہ مٹا دین اُس سے حق کو اور بنالین میری آیتون کو اور اُسے کہ ڈرائے گئے وہ دل لگی

اور ہم کسی پیغمبر کو نہین بھیجتے مگر خوشخبری بہشت کی سنانے والا اور عذاب جہنم سے ڈرانیوالا اور کافر باطل کے ساتھ ہوکر جدال کرتے ہین تاکہ حق کو باطل کرین اور ہماری آیتین اور وہ اخبار جنسے یہ لوگ ڈرائے گئے ہین تمسخر قرار دین

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۚ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

اور کون زیادہ ظالم اس سے جو کہ نصیحت کیا گیا آیتون سے اپنے رب کی پس روگردانی کی اُس سے اور بھول گیا اسے جو آگے بھیجا دونون ہاتھون نے اسکے ہم نے بنایا انکے دلون پر

اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا

پردے کہ سمجھین اور کانون مین انکے بوجھ ہے اور اگر بلاے تو انھین طرف ہدایت کے پس نہ راہ پاوینگے اسوقت ہرگز

اُس سے زیادہ ظالم کون ہے جسکو ہماری آیتون سے نصیحت کیجائے اور وہ روگردانی کرے اور اُن افعال کو بھول جائے جو اُسنے کیے ہین (پھر فرمایا) ہم نے انکے دلون پر پردے ڈالدیے ہین کہ نہ سمجھین اور اونکے کانون مین ثقل و گرانی ہے تاکہ نہ سنین (اب ہدایت ہو تو کیونکر لہذا فرمایا) اگر آپ انھین ہدایت کی طرف بلائین تو وہ راہ نہ پائین اسوقت ہرگز

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ بَلْ لَّهُمْ

اور رب تیرا بخشنے والا صاحب رحمت ہے اگر پکڑتا انکو اُسپر کہ کیا انھون نے البتہ جلدی کرتا انکے لیے عذاب بلکہ انکے لیے

رحمت ہے اگر وہ آدمیون کو افعال پر توسعا عذاب بھیجتا	مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا وعدہ گاہ ہے ہرگز نہ پاوینگے سوائے اسکے پناہ	اور تیرا رب بخشنے والا صاحب پکڑتا اونکی شامت اعمال کی سزا کے

بلکہ اُنکے لیے ایک وعدہ گاہ یعنی روز قیامت معین فرمایا ہے ہرگز اللہ کے سوا کسی سے پناہ و امن نہ پائین گے

وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝ ع ۶ ۲۰

اور یہ بستیان ہین کہ ہلاک کیا ہمنے انکو جبکہ ظلم کیا اور بنایا ہمنے انکے ہلاک کے لیے وعدہ گاہ

سلہ نبی معطوف ہے اعرض پر اور ما قدمت ... یفقھوہ

اور یہ بستیاں یعنے نوح و لوط و ہود و صالح علیہم السلام وغیرہ کی جنکو اُنکے ظالمانہ افعال اور کافرانہ اقوال کی سزا مین ہلاک کیا انکے ہلاک کے لیے ہم نے ایک وقت مقرر کیا تھا جسکی خبر اُنکے پیغمبر اونکو دیتے رہے ایسے ہی منکرین مکہ کے لیے بھی وقت مقدر ہے اپنے کفر و انکار کا مزا چکھین گے ربط ان نصایح اور تخویف کے بعد ایک تعجب انگیز معرفت خیز قصے کی بنا ڈالی کہ سوچین سمجھین غفلت و انکار سے چھوٹین فرمایا۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا

اور جب کہا موسیٰ نے خادم سے اپنے نہ باز آؤنگا یہانتک کہ پہونچون مجمع البحرین کو یا گزار دون مین سالہا سال

جب کہا موسیٰ نے اپنے خادم سے نہ باز آؤنگا مین جبتک مجمع البحرین تک نہ پہنچ جاؤن یا مدتین طلب مین گزر جائین تفسیر آیت مین اقوال متعدد ہین **اول** بخاری نے روایت کی کہ ابن عباسؓ سے کہا گیا کہ نوف قصہ کہتا ہے یہ موسیٰ صاحب توریت و پیغمبر بنی اسرائیل نہ تھے اور کوئی شخص ہین آپنے فرمایا تو جھوٹا ہے اسے عدو اللہ۔ اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ وہی موسیٰ ہین جن پر توریت اُتری بنی اسرائیل کے رسول تھے **دوم** (فتٰی) یعنی نوجوان یہان مراد شاگرد و خادم ہے اس لیے کہ غالبًا یہ لوگ نوعمر ہوا کرتے ہین پھر کہا بعض نے کہ یہ سعادت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف علیہ السلام کو میسر آئی اور یہی صحیح ہے اور کہا گیا کہ انکے بھائی تھے **مجمع البحرین** جہان دریاے روم و فارس کا مشرقی جانب ملا ہوا ہے (کبیر) اور کہا گیا طنجہ اور کہا گیا افریقہ (ابو سعود) **حقب** زمانہ طویل۔ اسی برس اسکے علاوہ اور بھی قول ہین یہان کنایہ ہے تمام عمر سے کبیر حضرت موسیٰ نے بوقت شرف ہمکلامی عرض کی کہ الٰہی اعلم تر کون ہے یا مجھ سے افضل و اعلم کون ہے۔ ارشاد ہوا جو علم خلق سے طلب کرے تاکہ کوئی بات ایسی سُنے جو ہدایت کیطرف رہنما اور بُرائی سے چھڑانے والی ہو۔ عرض کی اگر مجھ سے کوئی زیادہ عالم ہے تو اُسکا پتا بتایا جاے۔ فرمایا خضر کو علم دیا گیا ہے عرض کی وہ کہان ہین ارشاد ہوا دریا کے کنارے پتھر کے پاس **بخاری** حضور نے فرمایا ایک دن حضرت موسیٰ نے وعظ کیا لوگ رونے لگے دل نرم ہوے جب پھرے تو ایک مرد نے سوال کیا اے رسول اللہ دنیا مین آپ سے بھی زیادہ کوئی عالم ہے فرمایا نہین حضرت عالم الغیب سے عتاب ہوا کہ کیون نہ علم کو اللہ پر حوالے کیا پھر عرض کی اے رب وہ مرد دانا کہان ہے فرمایا مجمع البحرین مین عرض کی کوئی نشانی تعلیم ہو فرمایا جہان تیری مچھلی تجھے چھوڑ دے یعنے ایک مردہ مچھلی ساتھ رکھو جہان جی جاے وہین مجمع البحرین ہے آپنے مچھلی لی اور یوشع سے کہا کہ مین تمکو زیادہ تکلیف نہین دیتا ہان اسقدر کہ جب مچھلی جی اوٹھے مجھے مطلع کر دینا **ف** معلوم ہوا کہ مشایخ کو اپنے شاگردون سے کام لینا ۲ سفر مین رفاقت ۳ علو ہمت اور طلب خیر مین دوام۔ سنت انبیا ہے ۴ علم کے لیے سفر مامور بہ ہے **سوال** (او) تردید کے لیے ہے پس چاہیے کہ

مرد رہو یا وصول مجمع البحرین سے یہ عزم تمام ہوجائے حالانکہ کمال ہمت وصول مطلوب ہے نہ امر آخر
جواب ۱ چونکہ حصول مقصود مجمع البحرین پر باختیار الٰہی متیقن تھا لہذا یہ دونون امر ایک سمجھے گئے ۲
(مضی حقبا) مراد منتہائے عمر ہے اور مجمع البحرین محل ولازم مقصود

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا

پھر جب پہنچ گئے وہان کہ مجمع تھا درمیان مین ان دو کے بھول گئے اپنی تلی مچھلی نے راہ اپنی دریا مین گراہ خشک

جب وہ دونون اُس مقام پر پہونچے کہ مجمع البحرین اُسکے وسط مین واقع تھا مچھلی کو بھول گیے اور مچھلی نے دریا کیطرف اپنی راہ لی بچارے حضرت موسیٰ پتھر پر سر رکھکر سو گئے اور مچھلی تڑپکر دریا مین چلی گئی اللہ تعالیٰ نے پانی کو روک دیا جس سے راہ کا نشان بنگیا۔ وہان چشمۂ آبحیات تھا جس سے ہر مردہ زندہ ہوجاتا ہے ف ایسے چشمے کا ہونا حدیث صحیح سے ثابت البتہ یہ امر کہ کہان ہے اور ہمیشہ جاری رہتا ہے اور جو چاہے اُسے پا سکتا ہے اللہ جانے ممکن ہے کہ تھوڑی دیر کے لیے جاری کیا گیا ہو یا رسائی ونظر انسان سے مخفی رکھا گیا ہو۔

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا

پھر جب گذر گئے اُس سے کہا اپنے خادم سے دے ہمکو ناشتہ ہمارا بتحقیق ملی ہمکو اس سفر سے مشقت

حضرت موسیٰ اور یوشع اُس مقام سے چلے اور آگے بڑھ گئے بچارے باقی دن اور رات چلے۔ تو موسیٰ نے یوشع سے کہا لاؤ ہمارا کھانا ہمکو اس سفر مین ماندگی اور مشقت زیادہ لاحق ہوئی بچارے حضرت موسیٰ کو اس تمام سفر مین ماندگی لاحق نہوئی مگر جب آپ مقام موعود ومحل مقصود سے آگے بڑھ گئے ف معلوم ہوا کہ سالکین کے لیے دو کیفیتین پیش آتی ہین ۱ عبودیت کہ حاضر ہے مگر حالت چاہتی ہے ۲ محبت کہ ذوق مین سرشار شوق مین مست شب بیداری مین لطف سوم یہ کہ ذوق ومسئلہ صاحب کا ذکر بدون گلہ وشکایت ممنوع نہین جیساکہ حضرت کلیم نے (نصب) کا کلمہ فرمایا۔ اور یہ کمال رحمت وپرورش ہے کہ انسان کے ضعف واضطرار وتحمل پر نظر فرماکر اپنے مقبول ومحبوب بندے کی زبان سے بیان کرادیا کہ ہم سے عاجزون کو آسانی ہوجائے

قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰىنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ

کہا کیا دیکھا تونے جب جا پہنچے طرف پتھر کے پس مین بھول گیا مچھلی کو اور نہین بھلایا مجھے یہ مگر شیطان نے

اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ۝

کہ ذکر کرون اُسکا اور لی مچھلی نے راہ اپنی دریا مین عجب سے

جب آپنے کھانا مانگا اور مچھلی کو نہ پایا تو کہا یوشع نے آپنے دیکھا کہ ہم اور آپ جب اُس پتھر کے تلے سوئے اور آرام لیا مین مچھلی کو بھول گیا اور نہین بھلایا مجھے مگر وسوسۂ شیطانی نے کہ مین اُسکا ذکر آپ سے کرون

پھر قصہ بیان کیا) اور مچھلی نے دریا کی راہ لی یہ عجیب بات ہے ایک تو مردے کا زندہ ہونا دوسرے دریا میں خشک سا کیطرح نشان بن جانا معلوم ہوا کہ یوشع نے مچھلی کا جانا دیکھا پھر بھول گئے صاحب عرائس نے ایسا ہی لکھا ہے **ف** معلوم ہوا کہ سونا موجب ضرر و خسران ہے ۔

کہا موسیٰ نے	قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا	یہی جگہ وہ ہے
جسے ہم ڈھونڈھتے	کہا یہ وہ ہے کہ تھے ہم تلاش کرتے پھر پھرے وہ دونوں قدموں پر اپنے ڈھونڈھتے	تھے پھر الٹے پھر

اپنے قدموں کے نشان پر دیکھتے بھالتے **ف** معلوم ہوا کہ مجتہد کو اپنی رائے سے رجوع اور سالک کو کسی شغل کا ترک اور طالب علم کو رٹی ہوئی کتاب کا اعادہ بشرط ضرورت و ظہور خطا لازم ہے جیسا کہ حضرت کلیم نے کیا ۔

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝

تو پایا ایک بندہ بندوں سے ہمارے کہ دی تھی ہمنے اسے رحمت پاس اپنے اور ہمنے سکھایا اسے پاس سے اپنے علم

پھر جب یہ دونوں بزرگوار اسی پتھر کے پاس پہنچے جہاں مچھلی جی اٹھی تھی ایک بندہ ہمارے بندوں سے پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت عطا کی علم خاص سکھایا تھا بخاری یہ بندۂ خاص خضر علیہ السلام تھے جسم کا ایک گوشہ چادر سے پاؤں تک ڈھکا ہوا اور دوسرے گوشے سے سر چھپایا ہوا تھا ۔ عرائس حضرت خضر سبز چٹائی پر نماز پڑھتے تھے ۔ حضرت موسیٰ نے سلام کیا آپنے روئے مبارک کھولا اور تعجب سے پوچھا اس زمین میں سلام کہاں سے آیا (اس لیے کہ وہاں کوئی اہل اسلام و صاحب ایمان نہ تھا) تم کون ہو حضرت کلیم کریم نے نام بتایا کہا وہی موسیٰ جو بنی اسرائیل کے پیغمبر ہیں آپنے کہا ہاں آیت میں کئی فائدے ہیں اول باتفاق مفسرین و محدثین ثابت ہے کہ یہ بزرگ خضر علیہ السلام تھے دوم خطابات حضرت الوہیت بتا رہے ہیں کہ یہ عبد بزرگوار یعنے خضرؑ پیغمبر تھے اس لیے کہ ۱ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر جلیل ہادی بنی اسرائیل کو انکی زیارت اور انسے استفادے کی ترغیب دلائی ۲ عبدیت و رحمت و علم کو اپنی ذات پاک کے ساتھ مخصوص کیا ۳ یہ امر کہ تنوین عبد و رحمت و علم تعظیمی و تخصیصی ہے ایسا امر نہیں کہ کچھ شبہ ہو سکے پس تمام خصوصیات گو فرداً فرداً غیر نبی میں پائے جائیں مگر باعتبار مجموعی غیر نبی میں متعذر نظر آتی ہیں اسی لیے اکثر حضرات حضرت خضرؑ کی نبوت کے قائل ہیں **مسئلہ** حضرت خضرؑ کی نبوت مختلف فیہ ہے واللہ اعلم اقرار میں ہرج نہیں انکار میں خطر ہے سوم رحمت و علم کی نکارت میں عجیب حکمت ہے ہر علم پر اسکا حمل جائز اس لیے کہ نکرے میں عموم علی سبیل البدل ہوتا ہے اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ایسا علم ہے جسکی تعیین و تعریف عموماً دشوار چہارم اسمیں اشارہ ہے کہ گو حضرت خضر علم میں حضرت موسیٰ سے بڑھے ہوں مگر یہ ضرور نہیں کہ علم متعلق بہ ہدایت و نبوت میں زیادہ ہوں جائز کہ وہ کسی خاص قسم کا علم ہو جس سے حضرت موسیٰ کو

باعتبار نبوت تعلق نہ تھا اور اس سے لازم نہین آتا کہ حضرت خضر موسیٰ سے افضل ہی ہون اس لیے کہ فضل جزئی موجب فضل کلی نہین ہوسکتا بلکہ ظاہر یہ ہے کہ حضرت موسیٰ افضل ہین اسلیے کہ انکا علم متعلق بامر نبوت تھا اور حضرت خضر کا یہ علم متعلق بغیر نبوت اور جبکہ صفت نبوت جمیع صفات بشری سے افضل ہے علم نبوت بھی جمیع علوم سے افضل ضرور ہوگا قصۂ خضر علیہ السلام عرایس مین ہے کہ نام انکا بلیا بن ملکان بن فالغ بن عامر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام اور خضر اسلیے مشہور ہوے کہ زمین صاف پر بیٹھے وہ سبزی سے لہلہانے لگی اور مجاہد نے کہا جہان آپ نماز پڑھتے گرد گرد اسکا سبز ہوجاتا حضور اقدس نے فرمایا کہ مین شب معراج آسمان کیطرف جا رہا تھا کہ ناگاہ خوشبو پیدا ہوئی مین نے جبریل سے پوچھا کہا کہ ایک بادشاہ تھا اوسکے اخلاق اچھی عادتین نیک اپنے لڑکے کو جسکا نام خضر تھا اوستاد کے سپرد کیا لڑکے کی راہ مین ایک عابد رہتا تھا رفتہ رفتہ یہ لڑکا عابد کا معتقد ہوگیا اور اوسکی صحبت مین رہتا استاد جانتا گھر مین ہے اور باپ جانتا اوستاد کے پاس ہے جب یہ لڑکا جوان ہوا باپ نے نکاح کردیا خضر نے عورت سے خلوت مین کہا مین تجھے ایک راز بتاتا ہون اگر چھپایگی دنیا مین امن آخرت مین امان پائیگی اور اگر ظاہر کیا تو فضیحت ہوگی مصیبت اٹھائیگی اوسنے کہا بتاو آپنے کہا مین اپنے باپ کے دین پر ہون نہ عورتون سے مجھے تعلق ہے اگر میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو میرا دین قبول کر اور صبر کر نہین تو اپنے گھر جا اوسنے کہا مین ایمان لائی اور خدمت مین بسر کرونگی مدت گزر گئی اور کوئی لڑکا نہوا تو باپ نے بجبر اسے طلاق دلائی دوسرا نکاح کیا اوس سے بھی یہی معاملہ پیش آیا تب باپ نے عورت سے باصرار تمام پوچھا معلوم ہوا کہ خضر عورتون سے التفات نہین کرتے جب خضر کو افشاے راز کا علم ہوا ڈرسے اور بھاگے باپ نے سو آدمی یکے بعد دیگر تلاش مین بھیجے دس آدمی جزیرہ بحری مین خضر تک پہونچے خضر نے انسے بھی کہا کہ مین تم سے ایک بات کہتا ہون چھپاؤگے تو دین و دنیا مین امن پاؤگے نہین تو پچھتاوگے وہ بولے کیا ہے فرمایے آپنے دین حق بتایا اور کہا کیا باپ نے اور آدمی بھی بھیجے ہین یہ بولے ہان کہا تم میرا حال کسی سے نہ کہنا اور پھر جاؤ غرضکہ یہ دسون واپس آے بادشاہ کا سامنا ہوا تو نونے راز کہدیا ایک عہد پر قائم رہا بادشاہ نے اوسنے کہا جاؤ اور خضر کو لاؤ وہ گیے اور اونکو نہ پایا بادشاہ سے مایوسی بیان کی اوسنے ان سب کو قتل کیا اور دسوین کو چھوڑ دیا (دعاے خضر کا اثر ظاہر ہوا) پھر دوسری عورت کو بلاکر کہا تیری وجہ سے میرا بیٹا بھاگا اور اسے بھی قتل کیا پہلی بی بی جس نے رازداری کی تھی بھاگ گئی اور وہ دسوان آدمی بھی ڈر کر بھاگا اور دونون ایک ہی بستی مین جا چھپے مرد نے عورت کی زبان سے ایکدن بسم اللہ سنی تو پوچھا غرضکہ دونون نے اپنی اپنی داستان کہی اور باہم نکاح کرکے خدا پرستی مین مشغول ہوے

قصۂ خضر علیہ السلام

پھر دونون ایک شہر مین آئے چونکہ باشندے وہان کے کافر تھے یہ لوگ علیحدہ رہتے اور وصیت کی کہ جو مرے اسی گھر مین دفن ہو تاکہ قبور کفار سے دور رہے وہان کے بادشاہ کو معلوم ہوا کہ یہ لوگ موحد خدا پرست ہین عورت کو بلا کر ڈرایا کہ یہ دین چھوڑ دے مفید نہوا تو کھولتے ہوے سیسے مین اوسکے بڑی بیٹی کو ڈالا پھر چھوٹے بچے کی نسبت حکم دیا یہ گود مین تھا عورت گھبرائی تھی کہ یہ شیر خوار بحکم حضرت قادر قہار بولا اور کہا اسے مان صبر کر ہم تم سب جنت مین ہین پھر جب عورت کی باری آئی وصیت کی کہ مجھے اسی گھر مین دفن کر دینا یا رسول اللہ یہ خوشبو انھین فدائیان حضرت حق کی ہے۔ اور ایک روایت یہ ہے کہ جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ خضر کے شہر کے کچھ آدمی بغرض تجارت کشتی پر سوار ہوکر چلے طوفان آیا کشتی ڈوب گئی دو آدمی بچ نکلے خضر کو ملے اپنے پوچھا معلوم ہوا کہ ہموطن ہین فرمایا اگر یہان رہو اور اللہ اللہ کرو تو رزق تمکو ملیگا اور کہو تو تمھارے گھر پہونچا دون مگر راز چھپانا کہ موجب امن و دفع عذاب ہے نہین تو دین و دنیا خراب دونون نے وطن کی خواہش کی آپنے اُس ابر کو جو اُنھر جانیوالا تھا طلب فرمایا وہ اُترا اور اونکو سوار کرلیا اور جہان انکا ارادہ تھا انھین اُتارا ایک نے اخفاے راز کیا دوسرے نے بادشاہ کو خبر دی اور کہا مین تیرے بیٹے سے ملا اور یہ معاملہ پیش آیا بادشاہ نے رازدار کو قید کیا اور مخبر کو بغرض گرفتاری خضر بھیجا وہان خضر کہان تھے پھر انکو بجرم کذب قتل کیا گیا چھپانے والا رہا ہوا (یہ اثر دعا تھا) پھر اس شہر کے لوگون پر شامت اعمال سے عذاب آیا جبرئیل امین نے تختہ پر دون پر اٹھاکر آسمان تک بلند کیا اور اولٹ دیا پھر یہ مرد رازدار اور وہ عورت صاحب اسرار دونون بچ رہے اور اُس مقام سے نکلکر باہم نکاح کیا اور بادشاہ ظالم کے ظلم سے جیسا کہ منقول ہوا شہید ہوے اور اُنھین کی یہ خوشبو تھی۔ حضرت خضر فریدون بادشاہ کے زمانے مین تھے اور ذوالقرنین اعظم کے مقدمہ سپاہ تھے اور یہ ذوالقرنین اعظم حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے مین تھا اور بیر الیسع پر انتقال کیا یہ کنوان حضرت خلیل نے کھودا تھا اپنے جانورون کو پانی پلاتے تھے اور یہ خضر ذوالقرنین کے ساتھ آبحیات تک پہونچے اور پانی نوش فرمایا اور کہا گیا آپ پیغمبر تھے ناشتہ بن اموص بادشاہ بنی اسرائیل کے وقت مین کہا صاحب عرائس نے کہ اسمین اخبار مختلف اور اقوال مختلط ہین اور ممکن ہے کہ حضرت خضر افریدون کے زمانے مین پیدا ہوے ہون اور ناشتہ بن اموص کے زمانے مین جو زمانہ ہے بخت نصر اور کوارشب بادشاہ ایران کا پیغمبر ہوے ہون اور مروی ہے کہ خضر فارسی ہین اور الیاس اسرائیلی سال مین ایک بار یہ دونون بزرگ اک جا ہوتے ہین اور عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ الیاس و خضر زندہ رہین گے جبتک قرآن دنیا مین ہے جب قرآن اُٹھ جائیگا یہ بزرگ انتقال فرمائینگے اور انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک دن ہم ہمراہ حضور پر نور کے تھے کہ ایک آواز

ذوالقرنین ابراہیم کے زمانے مین تھا

مقام موت ذوالقرنین

آئی ارشاد ہوا اے انس جا اور دیکھ یہ آواز کہان سے آئی ہے گئے تو دیکھا کہ ایک مرد نماز پڑھتا ہے اور دعا کرتا ہے اے اللہ مجھے محمد صلعم کی اُمت بنا انس نے حضور مین قصہ عرض کیا فرمایا جاؤ اور ہمارا سلام کہو اور پوچھو کہ تم کون ہو حضرت خضر نے حضور کے سلام کے جواب مین کہا کہو کہ آپکا بھائی خضر آپ کو سلام کرتا ہے آپ دعا کرین کہ مین آپکی اُمت سے ہون

قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝

کہا اُن سے موسیٰ نے کیا ساتھ ہو لون تمہارے اس امید پر کہ سکھاؤ تم مجھے اُس سے کہ سکھائے گئے تم ہدایت کو

حضرت موسیٰ نے کہا کیا مین آپکے ساتھ ہولون اس بنا پر کہ آپ مجھے اُس علم سے کچھ سکھائیں جو آپ کو من جانب اللہ سکھایا گیا ہے ف شاگرد کو اوستاد کی اتباع کرنا اور اجازت لینا چاہیئے بخاری

خضر نے کہا آپکو کافی نہین کہ آپکے پاس توریت ہے اور وحی آتی ہے مجھے وہ علم دیا گیا ہے جسکا سیکھنا آپکی شان سے نہین (اس لیے کہ آپ بغیبر حکم ظاہر پر مامور و مبعوث ہین) اور آپکو وہ علم دیا گیا ہے جو میرے لایق نہین (اس لیے کہ مین امور باطن پر مامور و متعین ہون)

قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝

کہا بیشک تو ہرگز نہ کر سکیگا میرے ساتھ صبر اور کیونکر تو صبر کریگا اُسپر کہ نہین گھیرا تو نے اُسکے خبر سے

کہا خضر نے اے موسیٰ تم میری رفاقت مین صبر نہین کر سکتے (اور یہ امر آپکے نقصان کا نہین بلکہ) آپ کیونکر ایسے امر کے متحمل ہو سکتے ہین جسکا علم آپکو نہین ہے ف معلوم ہوا کہ ۱؎ پایۂ علم عمل پر مقدم اور عرفان مکاسبات سے افضل ہے ۲؎ عارف عالم صبر و رضا کا زیادہ مستحق ہے اور نادان بغیر اضطراب اضطرار مین معتوب نہین ہو سکتا اس لیے کہ حضرت خضر نے تحمل کو بدون علم امر عجیب خیال کیا اور امر نادر و عجب کا ترک موجب الزام نہین -

حضرت موسیٰ نے جواب دیا آپ مجھے انشاء اللہ تعالیٰ

قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ۝

کہا موسیٰ نے پائیگا تو مجھے اگر چاہا اللہ نے صبر کرنے والا اور نہ خلاف کرونگا کسی حکم مین واسطے تیرے

صبر کرنیوالا پائینگے اور مین آپکی نافرمانی نہ کرونگا مسائل ۱؎ انشاء اللہ کے ملانے سے اقرار عہد و پیمان نہین ہوتا ورنہ حضرت موسیٰ اسکے خلاف سے پیمان شکن اور عاصی ہوتے ۲؎ گو انشاء اللہ سے الزام و اتہام نہین رہتا تاہم ترک اولیٰ ضرور ہے ورنہ حضرت موسیٰ قابل ترک صحبت نہ قرار دیے جاتے ۳؎ عہد مطلق جائز اور قدر ضرورت خود بخود مستثنیٰ ہے اسی لیے حضرت موسیٰ نے امر نکرہ فرمایا یعنے کسی امر مین کیسا ہی کیون نہو خلاف ورزی نہ کرونگا حالانکہ بجمیع وجوہ موافقت نہ ممکن ہے نہ جائز جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا مخلوق کی طاعت معصیت خالق مین جائز نہین اور فرمایا اللہ کی شرط مستحق تر ہے اگرچہ تم سو شرطین بھی کرو یہیں معنے یہ ہوے کہ امور

سیاح مین اگر خدا نے چاہا تابع رہونگا پھر آپکے اعتراض امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر مبنی تھے نقض عہد نہین اسکی تصریح آئی جاتی ہے

قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْئَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰۤی اُحْدِثَ لَکَ مِنْهُ ذِکْرًا

کہا پس اگر پیروی کرتا ہے تو میری تو نہ سوال کر تو مجھسے کسی شے کا یہانتک کہ بیان کرون مین واسطے تیرے اس سے ذکر

حضرت خضر نے کہا اگر آپ میری پیروی کرنا چاہتے ہین تو مجھ سے کسی امر کا سوال بھی نہ کیجیے گا جبتک مین خود آپ سے اسکا ذکر نہ کرون ف یہ شرط زائد ہے حضرت موسیٰ نے صرف عدم مخالفت کا وعدہ کیا تھا خضر نے سوال سے بھی روکا اور اسمین تعلیم ہے کہ شیخ کے حضور مین طالب دم نہ مارے اور کنایہ بھی کہ شیخ ہر مرید پر ہر عقدہ حل نہ کرے بلکہ صلاحیت کا انتظار فرمائے اور یہ بھی اشارہ ہے کہ جب شیخ متوجہ ہو طالب کو سوال و دفع شبہات کا موقع ملجاتا ہے

فَانْطَلَقَا حَتّٰۤی اِذَا رَکِبَا فِی السَّفِیْنَةِ خَرَقَهَا قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا

پھر چلے دونون یہانتک کہ جب سوار ہوئے کشتی مین شق کیا اسے کہا موسیٰ نے کیا شق کیا اسکو کہ ڈبو دے تو اہل کشتی کو

بعد اس اقرار کے دونون چلے یہانتک کہ جب کشتی پر سوار ہوے اُسے شق کر ڈالا تو حضرت موسیٰ نے کہا کیا

لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا

بیشک لایا تو ایک شے بڑی

آپنے اس لیے اُسے شق کیا کہ کشتی والون کو ڈبود ... حق یہ ہے کہ یہ ایک بات بڑی ہے یعنے گناہ عظیم ہے اور میری عہد سے خارج بخاری یہ دونون دریا کے ... پر پونہچے تو خضر کو لوگون نے پہچانا بدون اجرت سوار کیا اتنے مین ایک گرگریا آئی اور کنارہ کشتی سے دریا مین چونچ ڈالی تو خضر نے کہا اے کلیم کریم میرا اور آپکا اور تمام خلق کا علم دریاے بے پایان علم الٰہی کے حضور مین اسی قدر ہے پھر خضر نے بسولے سے کشتی مین سوراخ کردیا اب حضرت موسیٰ کو تاب نہ رہی اور فرمایا قوم نے ہمین سوار کیا ہمارے ساتھ سلوک کیا اور آپنے انکی کشتی مین سوراخ کردیا کہ وہ سب ڈوب جائین رکبا صیغہ تثنیہ یعنے خضر و موسیٰ اور ظاہر یہ ہے کہ یوشع بھی ہمراہ ہونگے مگر اس لیے کہ وہ تابع موسیٰ تھے ذکر نہ کیا مسئلہ معلوم ہوا کہ امور عامہ مین ماموم کا اعتبار نہین امام کا اعتبار ہے جیسے نیت اقامت وغیرہ مسئلہ جائز ہے کہ امر حق و مسائل دین مین استاد پر اعتراض کیا جائے قال الخ حضرت موسیٰ نے گو خلاف عہد کیا مگر ہماری تقریر اول سے کہ امور مخالف شرع تحت عہد مین داخل نہین آپ پر الزام نہین آسکتا اس لیے کہ نقصان غیر و تدبیر ضرر بندگان خدا امر ممنوع ہے اسمین کسی کی اطاعت نہین

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا

کہا کیا نہین کہا تھا مین تجھسے بیشک تو ہرگز نہ کر سکیگا میرے ساتھ صبر

خضر نے کہا مین نے پہلے ہی کہدیا تھا کہ آپ میرے ساتھ برداشت نہ کرسکین گے امر خلاف ظاہر پر ضرور ٹوکین گے

میری بھول پر	قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا	کہا موسیٰ نے
اور مجھ پر میرے	کہا نہ پکڑ تو مجھے اسپر کہ بھول گیا مین اور نہ ڈال مجھپر میرے کام مین دشواری	مواخذہ نہ کیجیے

کامون مین دشواری نہ ڈالیے **فوائد** ۱ بیان نسیان حضرت کلیم آگے آتا ہے ۲ پیغمبر سے نسیان اور بحالت نسیان خطا ممکن ہے جیساکہ ہمارے حضور نماز مین رکعتین بھول گئے ۳ سہو و نسیان عفو ہی جیساکہ حدیث صحیح مین وارد ہوا کہ میری امت سے سہو و نسیان کا گناہ اٹھا لیا گیا ۴ نسیان حقوق و معاملات مین عذر نہین اس لیے کہ حقوق اثر سے متعلق ہوا کرتے ہین اور اثر نسیان سے باطل نہین ہوتا اور معصیت الٰہی فعل سے متعلق ہے اور فعل نسیان سے حکم عدم مین سمجھا جاتا ہے اور یہ کہ نسیان سے درگزر کرنا کرم ہے اور ترک کرم موجب الزام نہین خصوصاً بندۂ محتاج کو ہان خداے بے نیاز کی شان علو و ترحم اس دنائت کو گوارا نہین فرماتی اور اسی طرف اشارہ ہے لا تؤاخذنی مین اس لیے کہ گویہ نہی التماس ہے مگر صاحب شریعت و نبوت کا قول عام اقوال کے مساوی نہین ہوسکتا نہی تنزیہی ضرور ہوگا ۶ ایسی خطا پر جو سہواً ہوئی زیادہ تشدد غیر مستحسن اور انتقام مین باعتبار عمد ۵ اگر نرمی ہوسکے تو انسب ہے ۸ بھول کر خطا کرنے والے کو نادم ہونا ضرور ہے بے پروائی معیوب جیساکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عذر خواہی کی۔

فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ

پھر چلے دونون یہانتک کہ جب ملے ایک لڑکے سے تو قتل کیا اسے کہا کیا مارا تونے جان بیگنہ کو بدون جان کے

مین ایک لڑکا دیکھا	لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا	پھر دونون چلے اور راہ
کرڈالا تو موسیٰ نے کہا	بتحقیق لایا تو شے بری	اسے حضرت خضر نے قتل

کیا تونے ایسی جان کو مارڈالا جو بے خطا تھی بدون قتل کسی نفس کے البتہ یہ بات بہت بُری کی **ابو سعود** نکرا سے مراد یہ ہے کہ یہ گناہ پہلے سے بھی سخت تر ہے وہ ذریعۂ ہلاک و غرق تھا اور تدارک اوسکا من وجہ ممکن اور یہ مین ہلاک ہے اور تدارک محال **مسئلہ** جان کی عوض جان مارنا شرایع سابقہ مین بھی تھا اور اب بھی ہے **مسئلہ** اشارۃً معلوم ہوا سواے قصاص کے اور وجوہ مین بھی قتل جائز ہے جیساکہ قید کلمہ (زکیۃ) سے مستفاد ہوتا ہے اور یہ لوگ قابل قتل کافر یا باغی وغیرہ ہین

سُوْرَۃُ کَہْف | قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّکَ | پارۂ شانزدہم

تمہید جب حضرت خضر نے مکرر اپنے خیال کو صحیح پایا اور سمجھے کہ یہ اللہ کے رسول امر و نہی پر مامور احکام ظاہر پر مجبور رہا سے اسرار مخفی و امور باطنی پر کیونکر صبر کر سکتے ہیں اور جواب خشک بھی مناسب نہیں اُسی اگلی بات کو دوہرایا کہ الزام ہو مگر ادب کے ساتھ کہا

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ

کہا کیا نہ کہا میں نے تجھے تحقیق کہ تو ہرگز نہ طاقت رکھیگا میرے ساتھ صبر کی کہا اگر سوال کروں میں تجھسے

عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ۝

کسی شے سے بعد اسکے پس نہ مصاحب رکھ مجھے تحقیق پہنچ گیا تو میرے پاس سے عذر کو

کہا خضر نے میں نے آپ سے پہلے ہی کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہ کر سکیں گے موسیٰ نے جواباً کہا اگر اب کی بار میں آپ سے سوال کروں تو آپ مجھے اپنی صحبت میں نہ رکھیے گا میری طرف سے آپکو کمال عذر پہنچ چکا مسئلہ شرط کرنا جائز ہے مسئلہ ایک بار عذر نہیں ہے ورنہ حضرت موسیٰ یہ شرط زائد نہ کرتے۔

مسئلہ قبول عذر اگرچہ مکرر ہو شیوۂ اہل کرم ہے

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهْلَ قَرْيَةِ ۣاسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا

پھر چلے دونوں یہانتک کہ جب آئے ایک بستی والوں میں کھانا مانگا اہل سے اسکے پس انکار کیا انہوں نے ضیافت کرنیں انکی پھر پائی

فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ۝

شہر میں ایک دیوار چاہتی تھی کہ گر پڑے تو سیدھا کر دیا اسے کہا اگر چاہتا تو البتہ لیتا تو اسپر مزدوری

پھر یہ دونوں اور آگے چلے ایک بستی میں آئے وہاں کے آدمیوں سے کہا کچھ کھانا لاؤ انھوں نے انکار کیا اور مہمانداری نہ کی پھر ایک دیوار دیکھی کہ گر رہی ہے خضر نے اُسے ہاتھ سے سیدھا کر دیا تو موسیٰ نے کہا اے خضر اگر تم چاہتے تو اس کام پر ان سے مزدوری لیتے۔

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝

کہا خضر نے یہ جدائی ہے میرے اور تیرے درمیان اب میں تجھے آگاہ کروںگا کہ نہ سکا تو اسپر صبر کرنا

حضرت خضر نے موافق شرط کے کہا یہ یعنے اسی وقت جدائی ہے میرے اور آپکے درمیان میں میں اب آگاہ کرتا ہوں اُن امور کے مصالح سے جنپر آپ صبر نہ کر سکتے تھے مسئلہ الزام کے لیے دلیل اور سائل کی تسکین ضرور ہے تاکہ وہ دل میں شاکی و بداعتقاد نہ رہے۔

اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِى الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ

مگر کشتی پس تھی مسکینون کی کام کرتے وہ دریا مین پس چاہا مینے کہ عیب دار کردون اوسکو اور تھا آگے اُنکے

مگر کشتی یہ غریبون کی تھی آدمی اور اسباب لادتے

مَلِكٌ يَّأْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا

بادشاہ کہ چھین لیتا ہے کشتی کو غصب سے

وہ دریا مین محنت کرتے مین نے چاہا کہ اُسکو عیب

عیب دار کردون اس لیے کہ اُنکے سامنے ایک بادشاہ ظالم تھا جو کشتی نکلتی اُسے غصب کرلیتا اس عیب کی وجہ سے دست اندازی نکریگا بخاری ورآء یہان بمعنے امام ہے یعنے جدھر جاتے تھے اُدھر راہ مین بادشاہ ظالم تھا عرائس یہ بادشاہ ہر سالم کشتی چھین لیتا تھا چنانچہ اوسکی حد سے گزرنے کے بعد وہ سوراخ حضرت خضر نے بند کردیا مسئلہ آلات حرفہ و تجارت پر زکوۃ نہین جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اصحاب کشتی کو باوجود ملک و مالیت مسکین فرمایا کہا گیا کہ کشتی ہزار دینار کے قیمت کی تھی

وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا

اور لیکن لڑکا پس تھے ماں باپ اُسکے ایمان والے تو ڈرے ہم کہ ڈھانک لے اُنکو سرکشی اور کفر سے

یعنے اُس لڑکے کے ماں باپ مومن تھے ہمکو خدشہ ہوا کہ مبادا اس لڑکے کی شقاوت اور بد افعالیان ان بیچارون کو بھی گھیرلین اور مبتلا ہو جائین ف ہر چند یہ امر مسلم ہے کہ کسی کا گناہ دوسرے پر نہین ڈالا جاتا اور اولاد صالح سے والدین کو ثواب ملتا ہے اور فاسق و کافر کے وبال سے ماں باپ بری رہتے ہین مگر اسمین شک نہین کہ اولاد نا خلف باعث فساد ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا تمھاری اولاد فتنہ ہین اور یہ بلا مختلف وجوہ سے آتی ہے کبھی اونکی محبت سے اُنکے بُرے افعال پر راضی ہوتے ہین کبھی اونکی اعانت و حمایت کرتے ہین کبھی اونکی خوشی کے لیے اونکی راہ پر ہو جاتے ہین کبھی اونکی بدچلنی کا وبال دنیا مین انکے مال اور عزت اور جان پر آتا ہے کبھی اونکی ضد سے ناکردنی کرتے ہین مسئلہ اولاد کے گناہ مین والدین بھی درصورت تغافل وعدم منع و رضا ماخوذ ہونگے

فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا

تو چاہا ہمنے کہ بدلدے اُنکو رب اُنکا فرزند سعید اُس سے پاکیزگی مین اور نزدیک تر صلۂ رحم مین

ہم نے چاہا کہ اُنکے لیے اُنکا رب فرزند سعید اس لڑکے سے بدلدے جو پاکیزہ خصال اور صاحب احسان و صلۂ رحم کرنے والا ہو عرائس کہا ابن عباس رضؓ نے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس نے زمانہ حضرت یونسؑ کا پایا اور ایک پیغمبر کے نکاح مین آئی اور اُس سے ایک پیغمبر پیدا ہوے جنسے ہزارون کو ہدایت ہوئی

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا

اور لیکن دیوار سو تھی واسطے دو بچون یتیمون کے شہر مین اور تھا تلے اسکے خزانہ اونکا اور تھے ماں باپ انکے

صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ

نیک پس چاہا رب نے تیرے کہ پہنچ جاوین جوانی کو اپنی اور نکالین خزانہ اپنا رحمت سے تیرے رب کی

اور دیوار جو بنادی تھی وہ دو یتیم بچون کی تھی اسکے تلے انکا خزانہ ہے اور انکے ماں باپ اچھے آدمی تھے اللہ تعالے نے چاہا کہ وہ جوان ہون اور اپنا خزانہ نکالین یہ رحمت پروردگار عالم ہے مین نے دیوار بنادی کہ دوسرون کی دست اندازی سے خزانہ ظاہر نہو اور محفوظ رہے کنز اصطلاحی معنی مین وہ خزانہ ہے جسکی زکوۃ نہ دیجائے اور لغت مین مطلق خزانہ اور یہان یہی مراد ہے ورنہ بخیل کی مذمت قرآن مین وارد نہوتی عرائس ابن عباسؓ نے کہا کچھ اوراق تھے اوپر علوم لکھے ہوئے کہا حسن اور جعفر صادق نے سونے کی تختیان تھین اوپر بسم اللہ اور دوسری دعائین مرقوم تھین اور کہا بعض نے کہ مال تھا صالحا محل تعلیل مین مشیر ہے کہ والدین کی صلاحیت اولاد کو فائدہ پہونچاتی ہے اگر یہ بھی قابل وصالح ہون ورنہ پسر نوحؑ کی محرومی معلوم ہے مسئلہ اولاد کے لیے مال محفوظ کرنا بعد اداے حقوق کے جائز ہے

وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۭ

اور نہین کیا مین نے یہ حکم سے اپنے یہ مراد ہے اوسکی کہ نہ کرسکا تو ساتھ میرے صبر

اور یہ تمام امور مین نے اپنی طرف سے نہین کیے بلکہ احکام آسمانی ومصالح الٰہی یوہین تھے **ف** جسطرح انبیا امر نبوت مین اپنے دل سے کچھ نہین کرتے اولیاے اہل خدمت بھی مدارج خدمت مین تابع حکم رہتے ہین اسکی تصدیق حدیث مین وارد ہے مشکوۃ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا مین اوسکا کان ہوجاتا ہون جس سے سنتی مین اوسکی بینائی ہوجاتا ہون جس سے دیکھے مین اوسکا ہاتھ بنجاتا ہون جس سے کام کرے مین اوسکا پانون ہوجاتا ہون جس سے چلے یعنے اوسکے فعل اور ارادے میرے ارادے اور فعل مین نیست ہوجاتے ہین اور اوسے اپنی حرکات وسکنات مین اپنے ارادے مراد نہین ہوتے واضح رہے کہ اس قصے سے کئی سوال متعلق ہین اول باوجود ہمکلامی وعالی مقامی حضرت موسیٰ اس مخفی امر سے آگاہ نہ تھے جواب ۱ پیغمبر کو علوم متعلقہ نبوت سے اطلاع شرط ہے نہ تمام علوم سے ۲ ہر پیغمبر باعتبار ضرورت بعض علوم اور معجزات مین ممتاز ومخصوص ہوتا ہے ممکن ہے کہ خضر مصالح تکلیمیہ کے علوم مین متفرد ہون دوم حضرت موسیٰ نے کیون وعدے کیے تین الزام آپکے ذمے ہوے ۱ وعدہ خلافی ۲ بار بار کے استاد پر نکتہ چینی جواب یہ آپکا کمال علو ہے

ع ۱۳ له اشارۃ النص سے معلوم ہوا ... ان کے ماں باپ کو صالح فرمایا اور ... رکھا ہوا ۱۲

نہ نقص اور بیان اسکا پیچیدہ ہے وفور طلب ۔ جوش عشق ۔ رفعت ہمت ذات طالب سے نہین ہے بلکہ
اثر قوت جاذبہ وکشش حسن محبوب سے ہے جسقدر جذب قوی حسن دلفریب ہے اُسی قدر طلب وافر
ہمت وسیع خود رفتگی غارتگر شکیب ہے ۔ حضرت موسیٰ کا قرب وحضور غایت کمال مین تھا اور طلب وشوق
بھی حد سے متجاوز ۔ زیادت علم کی خواستگاری کی کہ قرب وتلذذ اور زیادہ ہو پھر جب معلوم ہوا کہ علم جو معراج یا
وصال ہے اتباع وسکوت پر موقوف طلب کی کشش دل کی خواہش مین قبول سے چارہ نہ تھا ۔ مگر جب
وہ معاملہ پیش آیا جسے خلاف رضائے حضرت الوہیت جانتے تھے مقصود ومراد کو رضا پر فدا کیا امر نبوت
یعنے نہی عن المنکر سے سکوت نہو سکا اور بات یہ تھی کہ آپ نبی مرسل مامور ہدایت تھے افعال خضر گو
واقعی مین کچھ ہون بظاہر توریت شریف اُسے جائز نہ رکھتی تھی اور حکم ظاہر ہی پر ہے واقعہ اللہ جانے
بندگی اطاعت ہے نہ مشورت وتحقیق الغرض حضرت موسیٰ بحکم امر بالمعروف ونہی عن المنکر مجبور رہتے
وہ وعدے جو وفور شوق مین کرتے کرشمۂ رضائے محبوب سے نسیاً منسیاً ہو جاتے اسی لیے آپنے فرمایا مین بھول
گیا یعنے اتباع امر نبوت مین مجھے وعدہ بھول گیا مین نے جان بوجھ کر نہین کیا کہ مواخذہ کے قابل ہون
نکتہ معلوم ہوا کہ مردان خدا رضا کو لقا وتمنا پر مقدم رکھتے ہین نکتہ شرع ظاہر حکم باطن پر بھی نافذ ہے
اور جزا وسزا اسی ظاہر پر ہے نکتہ کوئی شغل وکسب اگرچہ اپنے آثار نورانی اور حرارت پنہانی سے صیقل
قلب ومزکی نفس بھی ہو مگر جبکہ ظاہر شرع کے خلاف ہوگا نہ مباح نہ معاف ہوگا دیکھو حضرت موسیٰ اُس
علم سے جس کے لیے سفر کیا دست بردار ہوے مگر خلاف منصب نبوت روا نہ رکھا سوم خرق کشتی و
قتل طفل مین حرف گیری مسلم مگر دیوار بنانے سے کیون ناخوش ہوے اور آپنے بخلاف شان ارباب
ہمت شہر والون سے کھانا کیون مانگا **جواب** غالباً طلب طعام اس لیے تھا کہ وہ آپکے حال سے
مطلع ہون یا بعد انتظار بسیار رفع حجت جہل منظور ہو بہر کیف سوال عند الضرورت مباح ہے اور
مہمانداری اگرچہ امر محبوب ہے واجب نہین مگر ممکن ہے کہ اُنکی شریعت مین واجب ہی ہو یا یہ کہ بوقت
ہلاک وغلبۂ جوع حفظ جان کے لیے واجب ہے بہر حال اہل بلد بوجہ خساست وبخل وسخت دلی و
خدا ناترسی سزاوار عتاب سمجھے گئے ۔ اور چونکہ حضرت موسیٰ کی نظر انتظام ظاہر پر تھی الیسون کے ساتھ
احسان رائگان سمجھے تا کہ وہ عادی اور خوگر نہون ترحم وعفو اگرچہ محبوب ہے مگر ہر جگہ نہین **چہارم**
جبکہ مدار حکم ظاہر پر ہے خضر کو خلاف کیون جائز ہوا **جواب** حضرت خضر نے جو کام کیے وہ بحیثیت
ظاہر نہین کیے ورنہ جوابدہ قرار پاتے **پنجم** معلوم ہوا کہ ارباب باطن باطنی طور پر خلاف شرع ظاہر بھی
کر سکتے ہین **جواب** ہان مگر بطور باطن ہو سکے حسب حکم الٰہی ہو مجبور نہ محکم نفوا ور ظاہر ہے کہ مصلح

مدار ظاہر شرع پر ہے ویسے ظاہر عمل پر گرفت بھی ہے نہ باطنی علم معتبر ہے نہ عمل **ششم** فائدے اس سفر
کے دو مین ہ یہ کہ حضرت موسیٰ کا کمال شوق غایت طلب اور اوسی کے ساتھ کمال پابندی واستقلال کا
امتحان **شعر** کوچۂ عشق مین پابند رہا وضع کا مین + پاؤن میرے نہ ہٹے پیچھے نہ مر کے آگے + ۷ یہ معلوم
ہوا کہ علوم الٰہی غیر متناہی ہین اور رحب مصالح باطن پر علم مشکل ہو قضا و قدر مین گلہ و **شکایت**
تمنا پر اصرار خلاف طبع مین اضطرار عبث و بیکار ہے **نظامی** زبان تازہ کردن باقرار تو
نہ انگیختن حجت از کار تو

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ ۖ قُلْ سَاَتْلُوا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا
اور پوچھتے ہین تجھسے ذو القرنین سے کہدے کہ پڑھتا ہون تمپر اوسکے کوئی ذکر

آپ سے ذو القرنین کا قصہ پوچھتے ہین آپ کہدین کہ مین اب تمپر اونکا قصہ بیان کرتا ہون **ف** یہ تیسرا سوال ہے
اور ذو القرنین مین کئی قول ہین بعض نے کہا یہ دارا کی طرف منسوب ہین اور بعض فیلقوس رومی کا بیٹا بتاتے
ہین اور کہا بعض نے کہ یہ اولاد ابراہیم خلیل سے ہین اور یہ بھی کہا گیا کہ ذو القرنین دو تھے **اول** حضرت
خلیل کے زمانے مین تھے اور اونکے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا حضرت خضر انکے وزیر تھے **دوم** وہ
جنکا وزیر ارسطو تھا دارا کے ہمعصر صاحب تفسیر کبیر کے نزدیک یہی پچھلے ذو القرنین ہین جنکا نام سکندر
ہے مگر کوئی قول موجب یقین نہین واللہ اعلم **بہرحال** یہ ذو القرنین جنکا ذکر مذکور ہے بعض کے نزدیک
پیغمبر اور پیغمبر نہون تو مرد صالح باخدا اور اعظ حقنا ضرور تھے **ابن کثیر** حضرت علی سے پوچھا گیا تو کہا
بندہ ناصح تھے اپنی قوم کو دعوت حق کی لوگون نے ایک طرف مارا یہانتک کہ مر گئے پھر اللہ نے
جلایا پھر دعوت اسلام کی پھر دوسری طرف مارا تو جان بحق تسلیم ہوئے اسی لیے ذو القرنین نام ہوا
شعبہ سے مروی ہے کہ مشرق سے مغرب تک سیر کی اسی لیے ذو القرنین مشہور ہوئے دوسری وجوہ بھی مذکور ہین

إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِى الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ سَبَبًا ۙ فَاَتْبَعَ سَبَبًا
ہمنے جگہ دی اوسے زمین مین اور دیا اوسے ہر شئے سے سبب تو درپے ہوا ایک سبب کے

سبب اول یعنے وسیلہ و آلہ دوم بمعنے راہ یعنے ہم نے انکو زمین کی بادشاہت اور حکومت عطا کی اور جملہ امور متعلقہ
سلطنت وحکمت کی تدابیر و اسباب و آلات و وسائل عنایت کیے تو سکندر ایک راہ پر چلے **کل شئی** سے مراد یہ نہین کہ
تمام اشیا دیے تھے اس لیے کہ یہ خلاف عقل و عادت ہی بلکہ وہی اسباب ضروری پس یہ تخصیص عقلی ہے تفسیر ابن کثیر الامحی نہین

حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِىْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۵
یہانتک کہ جب پہنچا جا کے غروب آفتاب تک پایا اوسے ڈوبتا ہے کیچڑ کے چشمے مین اور پائی پاس اسکے ایک قوم

یہانتک چلے کہ آفتاب کے ڈوبنے کی جگہ پر پہنچ گئے پایا آفتاب کو کہ کیچڑ کے چشمے یعنے دلدل مین ڈوبتا ہے اور جاوے غروب آفتاب کے پاس اوس چشمے کے ایک قوم کو پایا **ف** یعنے جب مغربی سفر ختم ہوا اور یہانتک آدمی جا سکتا تھا ذوالقرنین پہنچ گئے تو دو امر دیکھے ۱؎ یہ کہ آفتاب دلدل مین ڈوبتا دکھائی دیا ۲؎ ایک قوم آباد پائی کبیر ۱؎ حمہ بمعنے کیچڑ ۲؎ حامیۃ الف سے یعنے ہمزہ کے بمعنے آب گرم اور یہ قراءت ابن مسعود ہے۔ اور کعب سے پوچھا گیا تو کہا توریت مین ہے کہ آفتاب دلدل مین ڈوبتا ہے اور بادشاہ تبع ۳؎ سے اسمین شعر منقول ہین۔

قَدْ كَانَ ذُو الْقَرْنَيْنِ قَبْلِي مُسْلِمًا — مَلِكًا تَدِينُ لَهُ الْمُلُوكُ وَيَسْجُدُ
بتحقیق تھا ذوالقرنین مجھسے پہلے اسلام والا — بادشاہ کہ دین قبول کیا اوسکا بادشاہون نے اور سجدہ کیا

بَلَغَ الْمَشَارِقَ وَالْمَغَارِبَ يَبْتَغِي — أَسْبَابَ أَمْرٍ مِنْ حَكِيمٍ مُرْشِدِ
پہنچا مشرقون اور مغربون کو ڈھونڈھتا ہوا — وسیلے کامون کے حکیم رہنما سے

فَرَأَى مَغِيبَ الشَّمْسِ عِنْدَ غُرُوبِهَا — فِي عَيْنِ ذِي خُلُبٍ وَثَأْطٍ حَرْمَدِ
پس دیکھا جاے غروب آفتاب کو وقت ڈوبنے کے اوسکے — چشمے مین کیچڑ اور دلدل کے

تغرب سے یہ مراد نہین کہ فی الواقعہ دلدل ہی مین ڈوبتا تھا بلکہ جسطرح سمندر مین معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب پانی سے نکلا اور پانی مین ڈوبا ایسا ہی وہان دلدل مین ڈوبتا نظر آیا اور اسی کی طرف اشارہ ہے کلمہ (وجد) مین یعنے ذوالقرنین نے ایسا جانا اس سے یہ ضرور نہین کہ تھا بھی ایسا ہی اور یہی مختار ہے محققین اہل تفسیر کا مثل امام رازی وغیرہ کے اور فائدہ تقریر بیان انتہا سفر ہے یعنے ایسے مقام تک پہونچ گئے **عندہا** کا ضمیر اگر آفتاب کیطرف ہے تو مراد اس سے قرب اضافی ہے یعنے باعتبار نظر اقوام دیگر یہ قوم آفتاب سے نزدیک تھی نہ یہ کہ حقیقت مین نزدیک تھی اس لیے کہ عندیت حقیقیہ شمس اور آبادی امر غیر ممکن ہے۔ اور اگر ضمیر چشمے کیطرف راجع ہے تو ممکن ہے کہ اوس قوم کا مسکن دلدل سے قریب ہو قوماً نکرہ ہے انکا حال اللہ جانے مگر کہا ابن کثیر نے کہ ابن جریج کی تفسیر مین ہے کہ ایک شہر تھا جسکے بارہ ہزار دروازے تھے اگر اوسکے رہنے والون کی آواز کا غل نہوتا تو آدمی آواز غروب آفتاب سنتے تھا ازان حق سبحانہ تعالی نے سکندر سے فرمایا کہ ہم تمکو مختلف زبانون کے آدمیون پر مبعوث کرینگے اور نور وظلمت کو اونکا تابع کردیا تب آپنے اطراف عالم کا دورہ کیا زمین کے طول مین دو قومین مغرب کی طرف ایک انکا نام **ناسک** مشرق کی جانب دوسرے انکا نام **منسک** اور جانب عرض زمین مین تیسری قوم **ہاویل** اور بائین طرف چوتھی قوم **تاویل** انکے درمیان مین یاجوج ماجوج۔ جن۔ انس

سب آباد ہین یہ چارون منتہا سے ارض ہین ہین - تو پہلے سکندر ناسک پر گئے عرالیس اس قوم کو ہین
لشکرون سے گھیرا اور تاریکی کو اوپر بھیجا جب سب یکجا ہو گئے روشنی ظاہر ہوئی اور اللہ کیطرف سے
دعوت ایمان کی بعض ایمان لائے بعض کافر رہے تقاریر تاریکی مسلط کی اونکے ناکون ہکانون مونہون
گھرون مین ظلمت در آئی تو بہت اونمین مطیع ہو گئے اور سکندر بطور علاوہ اونپر بھیجا گیا

قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّآ أَنْ تُعَذِّبَ وَإِمَّآ أَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ه

کہا ہمنے اے ذوالقرنین خواہ یہ کہ عذاب کرے تو اور خواہ یہ کہ اختیار کرے تو انمین حسن سلوک

کہا ہمنے اسے ذوالقرنین خواہ تو اونپر عذاب کرے خواہ انکے ساتھ اچھائی کرے قلنا سے اگر وحی
مراد ہے تو یہ نبی ہونگے اور الہام مراد ہے تو نبا اولی ہے اور اگر تعلیم بزبانی نبی ہوی تھی تو مومن
تھے ف اگر مراد اباحت و مساوات ہے یعنے جو چاہو کرو سب جائز ہے تو ضرور ہے کہ وہ لوگ
کافر ہاغی - یاغی ہون لیں عذاب تخویفاً اور احسان تالیفاً جائز ہوگا اور اگر مراد بیان اختیار و سلطنت
ہے یعنے تمکو حکومت دی گئی دنیا مین جسطرح چاہو تصرف کرو تو ضرور نہین کہ وہ لوگ مومن ہون
یا کافر اور آیت آیندہ اسی کی معین ہے

قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُّكْرًا ه

کہا مگر جسنے ظلم کیا تو اب عذاب کرینگے ہم اسپر پھر پھیرا جائیگا طرف اپنے رب کے تو عذاب کریگا اسے عذاب برا

وَأَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ نِ الْحُسْنٰى ج وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ه

اور لیکن جو ایمان لایا اور کیے کام نیک پس اسکے لیے بدلا اچھا ہے اور کہینگے ہم اسکے لیے کام سے اپنے آسانی

کہا ذوالقرنین نے مگر جو ظلم کریگا تو مین اوسپر عذاب کرونگا دنیا مین بسزا اسکے کفر و ظلم پھر بعد موت
کے اللہ تعالی کیطرف پھیرا جائیگا تو اللہ تعالی اوسپر نہایت شدید عذاب کریگا مگر جو ایمان لایا اور
اچھے کام کیے اوسکے لیے نیک بدلا یعنے جنت ہے اور ہم اوسکے حق مین اپنے احکام آسان
کردینگے یہ نصیحت و ہدایت ہے جو سکندر نے اپنی رعایا اور فوج سے کی اور کہا کہ ظالم و کافر مین بھی
عذاب کرونگا اور اللہ تعالی بھی سزا دیگا اور اچھون کے لیے عوض خیر یعنے جنت ہے اور میرے احکام بھی
اوسکے حق مین آسان ہونگے ف کہا مفسرین نے کہ خطاب حضرت حق دلالت کرتا ہے کہ وہ پیغمبر ہون مگر یہ امر
محتمل ہے ممکن ہے کہ یہ ارشاد بطور الہام و رویا و وساطت ملک ہوا اور ممکن ہے کہ بطور وحی ہو -

ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ه حَتّٰى إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ

پھر پیچھے پڑا ایک راہ کے یہانتک کہ جب پہونچا جائے طلوع آفتاب تک پایا اسے کہ طلوع ہوتا ہے ایک قوم پر کہ نہ بنایا ہمنے انکے

سفر مغرب کے بعد سکندر نے مشرق کی طرف منہ کیا اور ایک راہ پر ہو لیے یہانتک کہ پہونچے جائے طلوع آفتاب

مِنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۙ

اس طرف انکے کوئی پردہ

تک آئے پایا کہ ایسی قوم پر نکلتا ہے کہ ہم نے اونکے لیے دوسرے جانب کوئی پردہ نہ بنایا تھا کبیر ستر سے مراد یہ ہے کہ اس قوم کے ملک مین پہاڑ اور درخت وغیرہ آفتاب کے حائل نہین یا یہ کہ وہ مثل حیوانون کے بسر کرتے ہین ستر ولباس نہین پھر کہا کہ بوقت طلوع آفتاب یہ لوگ کاروبار نہین کر سکتے بلکہ تہ خانون اور غارون اور پانی مین رہتے ہین اور غروب کے وقت نکلتے ہین اور کام کرتے ہین اور بعض کتب مین ہے کہ ایک سیاح نے جب چین سے تجاوز کیا تو اس قوم کا حال پوچھا معلوم ہوا کہ رات بیسے کی راہ ہے جب وہان گیا دیکھا کہ کان اُنکے اسقدر دراز ہین کہ ایک بچھاتے ہین دوسرا اوڑھتے ہین پھر جب وقت طلوع آفتاب قریب آیا تو کھڑکھڑاہٹ سُنی اور بیہوش ہوگیا جب ہوش آیا تو اُن آدمیون نے تیل سے اوسکی مالش کی اور دیکھا کہ جسطرح تیل پانی مین اوپر اوپر رہتا ہے آفتاب پانی کے اوپر نظر آتا ہے سب آدمی اپنے تہ خانون اور غارون مین گھس گئے اور جب آفتاب بلند ہوا تو مچھلیان شکار کرکے دھوپ مین ڈال دین وہ بھُن گئین عرائس یہ قوم منسک تھے بعد فتح ناسک سکندر نے قوم ہاویل پر چڑھائی کی اور دریا مین کشتیون پر گئے اور ناسک کی طرح اِنکو بھی فتح کرکے قوم منسک پر گئے جو مطلع شمس مین آباد تھی اور اسکے بعد زمین کی بائین جانب قوم ناویل کو فتح کیا۔

كَذٰلِكَ ۖ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۝

ایسا ہی تھا اور بتحقیق گھیر لیا ہمنے اُس شے کو کہ پاس اُسکے تھی خبر سے

یعنے ذوالقرنین کا قصہ ایسا ہے اور ہم اُسکے تمام اخبار کو اپنے علم وسیع سے محیط ہین ـ

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ

پھر درپے ہوا ایک راہ کے یہانتک کہ جب پہونچا درمیان دونون دیوار کے پائی اُس پار اُنکے ایک قوم

یعنے منتہائے مشرق سے پھر ایک جانب رجوع کی اور سدین کے درمیان مین پونہچے اوسکے پار ایک

لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۝

نہ تھے کہ سمجھین کوئی بات

قوم پائی جو بات نہ سمجھ سکتی تھی سدین (دو دیوارین) کبیر ظاہرا یہ مقام کنارۂ شمالی مین ہے اور کہا گیا یہ دو پہاڑ ہین ارمینیہ اور آذربیجان کے اور کہا گیا یہ مقام زمین ترک کی حد پر ہے اور محمد ابن جریر نے روایت کی کہ صاحب آذربیجان نے بوقت فتح نواح خزر سے ایک آدمی اس دیوار کیطرف بھیجا اوسنے دیکھا اور کہا کہ یہ بلند دیوار ہے گہری خندق کے اُسپار یفقہون غالبًا اسی قوم کی نسبت

ناقہمی کا ذکر اس لیے فرمایا کہ یہ دوسری زبان نہ سمجھتے ہونگے بخلاف دوسری قوموں کے کہ وہ اور زبانیں کچھ کچھ سمجھتی تھیں

قَالُوا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ

بولے اے ذوالقرنین　بیشک یاجوج　اور ماجوج　فسادی ہین　زمین مین تو کیا مقرر کرین ہم واسطے تیرے

اُس قوم نے کہا اے ذوالقرنین یاجوج ماجوج زمین مین فساد کرتے ہین

خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝

خرچ اس شرط پر کہ بنائے تو درمیان ہمارے اور اونکے ایک دیوار

کیا ہم تمھارے لیے کوئی خرچ مقرر کرین کہ ہمارے اور اونکے درمیان مین حد فاصل بنا دیجیے کہ وہ اودھر نہ آسکین۔ **یاجوج ماجوج** یہ اولاد نوحؑ سے ہین اس لیے کہ بعد طوفان حضرت انہی کی نسل دنیا مین پھیلی آپکے تین بیٹے تھے ۱ سام۔ عرب اور فارس اور روم انکی اولاد ہین ۲ **حام**۔ سودان اونکی اولاد ہین ۳ **یافث** ترک اور یاجوج ماجوج انکی اولاد سے ہین **کبیر** انکے بیان مین اختلاف ہے بعض نے کہا یہ بالشتیے ہین اور بعض نے کہا یہ طویل القامت ہین انکے ناخن تیز اور داڑھین قوی مثل درندون کے **مفسدون**۔ کہا گیا کہ آدمی کا گوشت کھاتے ہین۔ کہا گیا کہ فصل ربیع مین نکلتے اور کوئی چیز نباتات سے باقی نچھوڑتے (کبیر) **عر** اُس قوم نے کہا اے ذوالقرنین یاجوج ماجوج مثل حیوان کے ہین گھاس پھوس کھاتے ہین اور کیڑے مکوڑے وحشی جانور پھاڑ ڈالتے ہین سانپ بچھو سب کھا جاتے ہین۔ اللہ نے کوئی مخلوق ایسی نہین پیدا کی جو انکے برابر بڑھتی ہو **خرج** سے مراد اسباب وآلات ومعاوضہ درستی سد ہے **ف** سلطان کو جائز ہے کہ رعایا کی درخواست سے اُنکی عام رفاہ وتحفظ کے سامان معاوضہ و اجرت درست کردے

قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝

کہا وہ جسنے قادر کیا مجھے اُس مین رب نے میرے اچھی ہے پس مدد کرو تم میری زور سے　بنادون مین تم مین اور اُن مین دیوار مستحکم

سکندر نے کہا وہ مال جسپر میرے پروردگار نے مجھے قدرت دی اور مالک بنایا خیر ہے (تمھارے مال کی حاجت نہین مین موجود ہون) پس مدد کرو تم میری (قوت) یعنے محنت اور عمل سے مین بنادونگا تمھارے اونکے درمیان ایک دیوار **مسئلہ** سلطان کو بدون حاجت ومجبوری رعایا سے رفاہ عام کے کامون مین کچھ لینا اچھا نہین اگرچہ بشرط رضا جائز ہو اس لیے کہ خزانہ شاہی نہ کسی کا مملوک ہے نہ کوئی اُسے صرف خاص مین لانیکا مستحق بلکہ عام ضرورت کے لیے ہے **مسئلہ** بوقت ضرورت استعانت جائز ہے مالی

[illegible]

ہو یا مال مسئلہ دونون آیتون سے اجرت کا جواز ثابت پہلی مین اجیر ہونیکا ذکر ہے دوسری مین اجیر
بننے کا ذکر مسئلہ جسقدر معاوضۂ اجرت مال سے صحیح ہے عمل سے یا عمل اور مال دونون سے
صحیح ہے اسطرح کہ عمل کا عوض عمل ہو یا عمل یا مال کا عوض عمل و مال دونون ہو اس لیے کہ سکندر نے کہا
تم کام کرو مین دیوار بنا دونگا اسمین مال بھی ہے اور کام بھی

اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ

لاؤ تم میرے پاس تختیان لوہے کی یہانتک کہ جب برابر کر دیا درمیان دونون پہاڑون کا کہا پھونکو یہانتک کہ جب کر دیا اسے

نَارًا قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ؕ

آگ کہا لاؤ تم میرے پاس کہ ڈالون مین اسپر تانبا گلا ہوا

اے لوگون میرے پاس لوہے کے ٹکڑے لاؤ وہ لوہا لائے یہانتک کہ جب دونون پہاڑونکا وسط بھر گیا اور راہ بند ہو گئی (استحکام کے لیے) کہا کہ آگ پھونکو یہانتک کہ اُسے مثل آگ کے لال کر دیا تو کہا لاؤ گلا ہوا تانبا اسپر ڈالین تاکہ درزین وصل ہو جائین اور ایک سل دوسری سے چسپان رہے دیوار مضبوط ہو عرائیس لوگون نے
کہا کہ ہم اسقدر لوہا اور تانبا کہان سے لائین سکندر نے اُنکو معادن بتایے اور ایک دوسری قسم کی کان
نکالی جسے ساہون کہتے تھے اور وہ نہایت سفید ہوتی ہے پھر نیو کھدوائی یہانتک کہ پانی نکل آیا اور
پچاس فرسخ کا عرض رکھا اور طول دیوار سو فرسخ تھا پھر لکڑیان بچھائین اُسپر لوہے کی تختیان رکھین
پھر اُسپر لکڑیان اُسپر لوہا اسی طرح چنتے گئے جب دونون پہاڑ و نکا رخنہ برابر ہو گیا پھر حکم دیا کہ پھونکو
اور تانبا گلا ہوا ڈالنا شروع کیا جو جو لکڑی جلتی تانبا اُسکی جگہ بھر جاتا اور لوہا گرم ہو کر اسمین تانبے کے
ذریعے سے چسپان ہو جاتا آخر کار تمام دیوار ایک ڈل ہو گئی - اسی کا نام سد سکندری ہے -

فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ۝ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ

پھر نہ سکے کہ غالب آئین اُسپر اور نہ کر سکے واسطے اوسکے سرنگ کہا یہ رحمت ہے

رَّبِّیْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ؕ

رب سے میرے پھر جب آئیگا وعدہ میرے رب کا بنا دیگا اُسے ریزہ ریزہ اور ہے وعدہ میرے رب کا حق

پھر یاجوج ماجوج نہ اُس دیوار پر غالب آسکے یعنے چڑھ نہ سکے اور نہ کوئی سوراخ کر سکے کہا
سکندر نے یہ رحمت ہے میرے رب کی طرف سے پھر جب وعدہ میرے رب کا آئیگا میرا رب اُسے ریزہ
ریزہ کر دیگا اور وعدہ میرے رب کا حق ہے اُسکے آنے مین شبہہ نہین - سکندر دیوار کی بنا اور اسکا استحکام
اور یاجوج ماجوج کا انسداد دیکھکر بطور شکر یہ کہنے لگے یہ میرے رب کی رحمت ہے اور جب وعدۂ رب
یعنے قیامت آجائیگا اس دیوار کو ریزہ ریزہ کر دیگا اور قیامت کا آنا حق ہے ف اشراط قیامت مین

مذکور ہے کہ قرب زمان قیامت مین دجال کے قتل کے بعد اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو اس دیوار سے
نکلنے کی اجازت دیگا وہ تمام عالم مین پھیل جائینگے صرف حضرت عیسیٰ اپنے ہمراہیون کے ساتھ پہاڑ پر
چڑھ جائینگے پھیر دریاؤنکا پانی پی جائینگے اور درخت وحیوانات کھالین گے صرف مکہ و مدینہ وبیت المقدس
مین آنے نپائینگے پھر ایک حیوان پیدا ہوگا جو کانون مین گھس گھس کر انکو ہلاک کر دیگا غرضا یسطرح تفاسیر مین جو
شرح ہوتا ہے وہ دوحال سے خالی نہین ۔ اوّل وہ جو قرآن سے معمولی طور پر مفہوم ومستفاد ہو اُسکی صحت
قرآن کی ذمہ داری مین ہے ۔ دوم جو بعض برعایت مقام وتفصیل تمام تواریخ سے ملحق کیا جائے اوسکے
صدق وکذب سے قرآن کو تعلق نہین ایسے ہی ذوالقرنین کے متعلق عجائبات منقول ہین خصوصًا طلاقات
مین تو بہت کچھ حیرت افزا واقعات ہین لیکن وہی حصہ جو قرآن سے ثابت ہے واجب الاعتقاد ہے
باقی اللہ جانے البتہ اُسکی قدرت سے تعجب اور سمجھ مین نہ آنے والی باتون سے انکار جہل وکوتاہ نظری
ہے کیا ہمارا نہ سمجھنا یا ہمکو نہ ملنا یا اب باقی نہ رہنا دلیل ہے کہ فی الواقعہ موجود نہین یا جو آج نہین وہ
کل بھی نہ تھا بیس اس قصے مین ۱ ذوالقرنین کا وجود خواہ سکندر رومی ہون یا کوئی اور ۲ منتہاے
مغرب ومشرق تک رسائی ۳ وہان کی آبادی ۴ آفتاب دلدل مین ڈوبے نظر آتا ۵ یاجوج ماجوج
۶ سد ہونین ۔ یہ تمام امور قرآن سے ثابت اعتقاد مین داخل موجود فی الواقع ہین نئی روشنی والے
نہ دیکھ سکین تو کیا شپرہ کے انکار سے آفتاب کی نورانیت مین دھبا آسکتا ہے ۔ صیغۂ مضارع حال
واستقبال کو شامل ہے معلوم ہوا کہ یہ دیوار قیامت تک یاجوج ماجوج کو روکے رہیگی

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا

اور چھوڑینگے ایک کو اُنکے　اُسدن موج مارتا تھا دوسرے مین اور پھونکا گیا صور مین پھر جمع کیا ہمنے انکو جمع کرنا

اور ہم نے اونکو چھوڑ دیا کہ اوسدن آپس مین غلط ومضطرب ہون اور صور پھونکا گیا تو سبکو جمع کر لیا
پھیر یا اوسدن کا ذکر ہے جب دیوار بنائی گئی تھی ۱ یا جب دیوار ٹوٹے گی اور یاجوج ماجوج جوق
جوق نکلین گے ۔ ۳ یا قیامت مین جن وانس سب ایک جا ہو جائینگے تو شیطان کہیگا مین اسکی خبر
دیتا ہون پھر مشرق کی طرف جائیگا اور دیکھیگا کہ ملائکہ نے چھپا لیا زمین کو پھر مغرب وشمال وجنوب
زمین یونہین پائیگا تو کہیگا آج بھاگنے کی جگہ نہین اسی اضطراب مین اُسے ایک راہ تاریک ملیگی
جسمین سے مع اپنی ذریات کے دوزخ پر جا نکلیگا پاسبان جہنم الزامًا کہین گے کیا تجھے اللہ تعالیٰ نے
جنت مین جگہ نہ دی تھی شیطان کہیگا یہ دن الزام وعتاب کا نہین آج اللہ تعالیٰ مجھپر کچھ فرض کرے تو
سب سے زیادہ ادا کرون فرشتے کہین گے اللہ نے تجھپر ایک امر فرض کیا ہے کہیگا وہ کیا ہے حکم ہوگا کہ میں

آپ کہہ دیجیے کہ اگر تمام دریا علم و حکمت الٰہی لکھے جائیں	وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا اگرچہ لائیں ہم مثل اسکے مدد	سیاہی بن جائیں تاکہ کلمات تو دریا تمام ہو جائے اس سے

پہلے کہ کلمات رب تمام ہوں اگرچہ ان دریاؤں کے برابر اور مدد بھی ہم موجود کر دیں یعنی یہ مخلوق اور اتنی اور حق سبحانہ تعالیٰ کے علم و حکمت کی تحریر تقریر سے عاجز ہیں چونکہ اس صورت میں عجائب قدرت وغرائب حکمت مذکور ہیں ارشاد ہوا کہ ہمارے علم کا احاطہ تم سے ممکن نہیں

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ

کہدے یہ نہیں ہوں میں مگر آدمی مثل تمہارے وحی کی جاتی ہے طرف میرے نہیں معبود تمہارا مگر معبود واحد پس جو ہے

يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا

کہ امیدوار رکھتا ہے ملنے کی رب اپنے چاہیے کہ کرے کام اچھے اور نہ شریک کرے عبادت میں اپنے رب کی کسیکو

آپ فرما دیجیے کہ میں تو تمہاری طرح آدمی ہوں صرف فرق یہ ہے کہ مجھ پر حکم الٰہی آتا ہے اور تمہارا معبود تو معبود واحد ہی جو اپنے پروردگار سے ملنے کا امیدوار اور حساب و کتاب کا یقین رکھنے والا ہے اُسے چاہیے کہ اچھے کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے ف آیت میں کئی مسئلے ہیں ملہ بیان نبوت) یعنے نبوت وحی آنیکا نام ہے نہ دوسرے اوصاف انسانوں کے خلاف جیسا کہ کفار کہتے فرشتہ ہوتا یہ تو کھاتے پیتے ہماری طرح جیتے ہیں ملہ (حق نبوت) یعنے پیغمبر واجب الاطاعت ہے اس لیے کہ اُسپر احکام الٰہی نازل ہوتے ہیں ملہ اور واجب التصدیق ہے اس لیے کہ اُسے غیب سے تعلیم ہوتی ہے ہم سمجھ سکیں یا نہ اوسکی خبر حق ہے اور یہ نہیں کہ پیغمبر ہی کو خدا کیطرح پوجنے لگیں مشکلکشا عالم الغیب حاضر و ناظر سمجھیں جیسا کہ یہود نے حضرت عزیز اور نصاریٰ نے حضرت مسیح کے حق میں حد سے تجاوز کیا اور بعض روافض نے حضرت علی کو مشکلکشا بلکہ خدا سمجھ لیا اور کچھ نادانوں نے اپنے بزرگوں کو باعتبار برکات روحانی و قبول دعا ظہور کرامات وغیرہ غیب دان واجب التعظیم بلکہ معبود و مقصود بنا رکھا ہے اسی لئے حضور نے دعا فرمائی اے رب میری قبر کو بت نہ بنا کہ پوجیں ملہ (حق اللہ) وہ توحید ہے کہ فرمایا معبود واحد ہے کوئی کیوں نہو مقرب یا مردود اُسکا شریک نہیں ملہ (طریق نجات) یعنے اگر یقین ہے کہ حساب و کتاب ہوگا حق تعالیٰ کے سامنے حاضر کیے جائیں گے تو اچھے کام کرو یعنے رسول کی اطاعت میں حاضر رہو اور خدا کے ساتھ دوسرے کو شریک نہ کرو اور کسی کو مستحق تعظیم و قابل عبادت نہ قرار دو ملہ (علماء و مشائخ) جبکہ پیغمبر کو حکم ہوا کہ کہدو ہم تم سے آدمی ہیں کوئی زیادتی نہیں تو اُمتی گو وہ کسی درجے کے ہوں بدرجہ اولیٰ اُنکو تمام آدمیوں کے مثل جانیں

ان پیغمبر پر وحی آتی انکو علوم سکھائے گئے یہ فضل ہے پس جو کرامت ہے وہ باعتبار عبودیت و اطاعت حضرت معبود برحق ہے ذاتی فضل وحقیقی کرامت کسی مین نہین ہے قل صیغۂ امر وحی ہی ہے پیغمبر کو جنس بشر اور خلقت بشر سے سمجھنا لازم ہے نہ ملک ہے نہ جنس آخر تاکہ عصمت و اطاعت کا تفاخر باقی و وہم الوہیت باطل رہے۔

مکیۃ ھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۂ مریم

اسکا نام سورۂ مریم ہے اس لیے کہ انکے ابتدائی حالات اور عجائب واقعات مذکور ہین۔ اسمین حضرت زکریا وحضرت یحییٰ اور دوسرے پیغمبرونکا مذکور ہے اتقان اسمین اٹھانوے یا ننانوے آیتین ہین مکے مین نازل ہوئی

کھیعص ۝ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا ۝

ذکر ہے رحمت کا تیرے رب کی بندے پر اسکے زکریا

یعنے یہ مذکور ہے اُس رحمت کا جو تیرے رب نے اپنے بندے زکریا پر کی زکریا علیہ السلام آپ پیغمبر ہین قوم نے انکو ظلم سے شہید کیا حدیث مین وارد ہوا کہ حضرت زکریا ہمیشہ نجاری کرتے تھے (مسلم) عرائیس یہ زکریا بن یوحنا نسل سلیمان بن داؤد علیہ السلام سے ہین کھیعص یہ حروف مقطعات و متشابہات سے ہین مذہب یہی ہے کہ جو انکی مراد اللہ کے نزدیک ہو وہ مسلم ہے باقی تاویلین بطور لطائف و نکات ہین نہ بحیثیت حکم اور نہ داخل اعتقاد

إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ

جب پکارا رب کو اپنے پکارنا آہستہ کہا اے رب تحقیق سست ہوئے استخوان میرے اور جلنے لگا سر

شَيْبًا وَلَمْ أَكُن بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝

بڑھاپے سے اور نہ تھا مین پکار مین تیری اے رب بدنصیب

جب پکارا زکریا نے اپنے رب کو آہستہ پکارنا اور عرض کی اے رب میری ہڈیان سست و ضعیف ہوگئین اور سر پیر بڑھاپے سے جلنے لگا اور مین تیری دعا مین بدنصیب نہ تھا یعنے ہمیشہ تیرا کرم قبول دعوات و بر آرئ حاجات فرماتا رہا اب بھی وہی امید ہے یا تیری طرف دعا کرنے کی نعمت سے مین محروم نہین ہوا ابو السعود اسمین توسل ہے اعمال صالحہ و اجابت سابقہ سے ف معلوم ہوا کہ ضعف و پیری و موے سفید و اطاعت دائم و قبول متواتر موجب ترحم باری تعالیٰ ہین

وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ۝ يَرِثُنِي

اور مین ڈرتا ہون وارثون سے پیچھے میرے اور ہے بی بی میری بانجھ پس عطا کر مجھے پاس سے اپنے وارث کہ وارث ہو میرا

اور مین اپنے بعد وارث سے کو ڈرتا ہون کہ کسے یہ

وَّيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۚ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝

اور وارث ہو آل یعقوب سے اور کردے اُسے اے رب پسندیدہ

منصب نبوت سپرد کیا جائے اور میری زوجہ بانجھ ہے

امید اولاد نہین تو اے رب تو مجھے اپنے پاس سے یعنے اپنی قدرت کاملہ سے وارث عطا فرما جو میرا اور آل یعقوب کا وارث ہو اور اے رب تو اُسے قابل پسند کے کردے **بحث** ظاہر آیت سے انبیا مین میراث ثابت ہے جیساکہ فرمایا (یرثنی) **جواب** یہان میراث سے علم و نبوت مراد ہے ورنہ (یرث من اٰل یعقوب) کہنا صحیح نہوتا آل یعقوب کی میراث تمام بنی اسرائیل مین عام ہے صرف حضرت زکریا اور اُنکی اولاد کی تخصیص کیا تھی مگر اسی نبوت مین اور ایسا ہی مضمون ہے (وورث سلیمان) کا بھی اور اگر ہوتا بھی تو جب حضور سرور عالم نے فرمایا کہ ہم معشر انبیا ہین نہ وارث ہوتے ہین نہ وارث بناتے ہین جو چھوڑتے ہین صدقہ ہے (بخاری) ایسی حکایت قول حضرت زکریا بدون تاویل مذکور اسلام مین حجت نہوگی اس لیے کہ انکار شارع موجود ہے **ف** طلب اولاد مستحب ہے اور اولاد کے حق دعاے خیر و صلاح سنت انبیا

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝

ای زکریا ہم خوشخبری سناتے ہین تجھے لڑکے کی نام اُسکا یحییٰ نہ بنایا ہمنے اسکے لیے پہلے سے ہم نام

حضرت زکریا کی دعا کا جواب یون عنایت ہوا اے زکریا ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری سناتے ہین جسکا نام یحییٰ ہے اور اوسکا ہمنام اُس سے پہلے ہم نے نہ بنایا تھا حضرت یحییٰ حضرت زکریا کے بیٹے ہین سمیا ہمنام او شبیہ **معالم** قتادہ نے کہا کوئی اُنکا ہمنام نہین ہوا تھا۔ کہا سعید نے مثل نہ تھا ابن عباس سے مروی ہے کہ جسطرح وہ بانجھ عورت سے پیدا ہوے ایسا نہین ہوا **ف** یہ امر کہ کوئی اُنکا مثل نہ تھا انبیاے اولوالعزم سے منقوض اور یہ کہ صرف اُنھین کی مان بانجھ تھین قصۂ حضرت سارہ سے غیر مسلم ہان یہ بات کہ اس نام کا کوئی آدمی یا بنی اسرائیل یا پیغمبر نہین گزرا بے تکلف ثابت۔ اور بعض

اوصاف خاصہ مین آپ بےنظیر سمجھے جائین تو کوئی خصوصیت نہوگی۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝

کہا اے رب کہان سے ہوگا میرے لڑکا حالانکہ ہے بی بی میری بانجھ اور تحقیق پہنچ گیا مین بڑھاپے کی حد سے زیادہ

اس بشارت پر زکریا نے کہا اے رب میرے لڑکا کیونکر ہوگا میری بی بی تو بانجھ ہے اور مین حد سے زیادہ بڈھا ہوگیا **ف** یہ تعجب فرط سرور سے تھا ورنہ آپ پیغمبر تھے آپکو ایسے تعجب سزاوار نہ تھے آپکو اپنی دادی سارہ کا قول اور فرشتون کا جواب سورۂ ابراہیم کے جو (جلد ثانی) مین گذرا ضرور یاد ہوگا پھر ایسا کیون فرماتے البتہ یہ کہا جائے کہ آپنے نظر بہ سنت الٰہی در رعایت اسباب جاری کی

وجہ انکار ۵

بخاری ۱۲

ایسا کہا ہو اور غرض ایسے کلمات سے مزید اطمینان وعلم اُن امور کا ہے جو موجب تسکین وتقویت ہون۔

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ۝

کہا ایسے ہی فرمایا رب نے تیرے وہ مجھ پر آسان ہے اور بتحقیق پیدا کیا تجھے پہلے سے اور نہ تھا تو کچھ

اولاً فرمایا ہم ایسا ہی کرتے ہیں یا حکم کسی سبب کا محتاج نہیں پھر فرمایا بطور دلیل اسے زکریا دیکھو یہ امر ہم پر آسان ہے ہم نے تجھے بنایا جب تو کوئی شئے نہ تھا تو اب کیون تعجب ہے ابو سعود مراد قبل ابتداے خلقت بشر یا امر آدم علیہ السلام ہے

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝

کہا اے رب بنا میرے لیے نشانی کہا نشانی تیری یہ ہے کہ نہ کلام کرے تو آدمیون سے تین راتین برابر

حضرت زکریا نے عرض کی اے پروردگار اس عطیہ کے لیے کوئی علامت وآثار معین کردے فرمایا علامت یہ ہے کہ آدمیون سے تین دن برابر بات نہ کرسکے عالم تین دن آپکو مجال کلام نہوئی صرف اللہ ہی کے نام لینے کو زبان کھلتی تھی اور کہا گیا کہ ممانعت ہوئی کہ تم کلام نہ کرو اور اسی قول کی تصحیح کی صاحب معالم وابن کثیر نے

فَخَرَجَ عَلٰي قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝

پس نکلا قوم پر اپنی محراب سے پھر اشارہ کیا طرف انکے کہ تسبیح کرو اللہ کی صبح اور شام

اوحی صیغہ ماضی بمعنے اومیٰ یعنے اشارہ سے کہا ف بیان سے وطایفہ مین اشارون سے کلام ثابت ہے یعنے آپ عبادتگاہ سے نکلے اور قوم مین داخل ہوے اور انکو اشارون سے تعلیم فرمایا کہ رات دن اللہ کی تسبیح کیا کرو ربط پھر بعنایت الٰہی حضرت یحیی پیدا ہوے اور آپکو بچپن مین نبوت ملی تو اُنسے خطاب ہوا۔

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝

اے یحیی لے لے کتاب کو قوت سے اور دیا ہمنے اسے حکم بحالت طفلی

ہم نے کہا اے یحیی تم کتاب یعنے توریت کو مضبوط تھام کر اسپر عمل اور حکم کرو اور کوئی امر متروک نہو اور ہم نے یحیی کو لڑکپن مین حکم یعنے نبوت وفہم کتاب وتعلیم خلق عطا فرمائی عالم آپ تین برس کے تھے ف ہمارے حضور کے بعض اولیاے امت سے بھی یہ کرامت ظاہر ہوئی کہ ماں کے پیٹ یا لڑکپن مین قرآن یاد کیا

وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ۝ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝

اور مہربانی پاس سے جناب اور پاکیزگی اور تھے پرہیزگار اور اچھائی کرنیوالے اپنے ماں باپ اور نہ تھے جبار نافرمانبردار

یعنے حکم دیا اور مہربانی دی اپنے پاس سے بلا شرکت غیرے اور تزکیہ نفس عطا فرمایا اور وہ متقی ڈرنے والے تھے اور اپنے ماں باپ سے نیکی کرتے تھے اور سرکش اور نافرمان نہ تھے

وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝

اور سلامتی ہو اسپر جسدن پیدا ہوا اور جسدن مریگا اور جسدن اٹھیگا زندہ

سلام یہان بطور عموم مجاز بمعنے امن وحفظ یعنے امان ہے اُسے شیطان سے بوقت ولادت اور عذاب قبر سے وقت موت اور جہنم اور بازپرس سے روز حشر مین **ابن کثیر** حضور نے فرمایا کہ کوئی اللہ سے بے گناہ نہ ملیگا مگر یحیی بن زکریا **ف** اسمین غایت مدح وثنا یحیی کی ہے ۱ آپکا وجود قبول دعا سے ہے ورنہ تحلیق طبعی ووجود مادی وہان تھا ہی نہین ۲ لڑکپن مین علم ونبوت ملا ۳ آپکو لطف ورحمت سے حصۂ خاص عطا کیا گیا ۴ آپکی صفا سے قلب تزکیۂ نفس وکمال اتقا پر اللہ تعالی کی تصدیق ۵ اور اسے حقوق عباد کا لحاظ و خدمت والدین کی پوری رعایت ۶ آپسے جبر ومعاصی کی نفی ۷ جب دنیا مین آئے ۸ افات شیاطین و تاثیر صحبت ارذال وہواے نفس وغیرہ سے محفوظ تمام آفتون سے مامون تھے ۹ خاتمہ بھی بخیر ہوا ۱۰ مژدۂ نجات اخروی بھی سنایا گیا **مسئلہ** ذکر میلاد ووفات سرور کائنات دلالۃً آیت سے ثابت اس لیے کہ جب یحیی علیہ السلام کا ذکر اللہ تعالی نے فرمایا تو آپ بدرجۂ اولی مستحق ہین **مسئلہ** آپکے ولادت کے ذکر مین سلام پڑھنا اشارات قرآنی سے مستفاد ہے **عرائس** کہا کعب احبار نے کہ حضرت زکریا نہایت شکیل وجمیل تھے بال جسم مبارک پر کم۔ انگلیان کوتاہ ناک دراز۔ دونون ابرو پیوستہ نرم آواز نہایت غیور۔ عبادت مین قوی۔ اپنے کمال زہد وخدا پرستی سے تمام آدمیون کے سردار ہوگئے تھے اور حضرت یحیی کے حالات شریف مین منقول ہے کہ آپ لڑکپن مین کھیل کود سے بری تھے اور لڑکون کو وعظ ونصیحت کرتے جب آپ شام مین آے اور دیکھا کہ احبار ورہبان بالون کا لباس اور درویشانہ پوشاک پہنے ہوے ریاضات شاقہ کررہے ہین آپنے اپنی مان سے کہا مجھے ایسے ہی کپڑے بنادو کہ مین اللہ کا ذکر کرون حضرت زکریا نے کہا ابھی تم کمسن ہو یحیی نے عرض کی اے پدر بزرگوار آپنے دیکھا ہے کہ مجھ سے چھوٹے مرے یا نہ حضرت زکریا سمجھ گئے اور فرمایا انکو لباس درویشانہ پہناؤ پھر آپ بیت المقدس مین آئے اور خدا پرستی مین مصروف ہوے بالون کے لباس نے آپکا گوشت کھا لیا ایک دن یحیی اپنے اس حال زار پر روے حق سبحانہ تعالی نے وحی کی اے یحیی تم بالون کے لباس پر جس نے تمھارا گوشت گلا دیا روتے ہو میرے عزت وجلال کی قسم اگر تم دوزخ کی آگ دیکھتے تو لوہے کی چادر غنیمت سمجھتے یہ سنکر نبی اللہ یحیی روئے یہانتک کہ آنسوؤن سے رخسارۂ انور کا گوشت گل گیا اور داڑہین ظاہر ہوگئین آپکی والدہ آئین اور تمام راہب واحبار جمع ہوے حضرت زکریا نے کہا مین نے تمکو دعا کرکے اس لیے مانگا تھا کہ میری آنکھین ٹھنڈی ہون یہ نہین کہ تم اپنا یہ حال بناؤ حضرت یحیی نے کہا آپ ہی نے تو مجھے یہ حکم دیا زکریا نے فرمایا مین نے کب

ایسا کہا یحییٰ نے کہا آپنے نہین فرمایا کہ جنت و دوزخ کے درمیان مین ایک گھاٹی ہے جسے رونے والے ہی قطع کرین گے زکریا نے فرمایا ہان مین نے کہا پھر اونکی مان نے کہا کہو تو مین دو ٹکڑے روئی کے تمھارے رخسارون پہ رکھدون جس سے آنسو خشک ہون اور رواڑ ہین محفوظ رہین آپنے فرمایا اختیار ہے یہ دو ٹکڑے آپکی والدہ نے رکھدیے مگر آپ اسقدر روتے کہ یہ دونون تر ہو جاتے اور نچوڑتے تو انگلیون سے آنسو ٹپکتے حضرت زکریا انکو دیکھکر بارگاہ الٰہی مین عرض کیا کرتے اے ارحم الراحمین یہ میرا بیٹا اور یہ اسکے آنسو۔ اور آپکی عادت تھی کہ جب وعظ فرماتے داہنے بائین دیکھ لیتے اگر یحییٰ موجود ہوتے تو جنت اور دوزخ کا ذکر نہ کرتے (کہ مبادا انکا جی پھٹ جاے اور ہلاک ہون) ایک دن آپنے ادھر ادھر دیکھا یحییٰ کو نہ پایا حالانکہ آپ اپنی عبا مین سر ڈہانکے ایک گوشے مین موجود تھے حضرت زکریا نے کہا مجھسے حدیث کی میرے دوست جبریل نے اللہ عزوجل سے کہ دوزخ مین ایک پہاڑ ہے جسکا نام سکران اسکی جڑ مین ایک میدان ہے جسکا نام غضبان اسمین ایک کنوان ستو برس کی راہ اوسکی گہرائی اور اس کنوین مین آگ کے صندوق ہین ان صندوقون مین دوسرے صندوق آگ کے ہین اور کپڑے اور زنجیرین آگ کی ہین۔ یہ سنتا تھا کہ حضرت یحییٰ نے سر اوٹھایا اور کہا وَا غَفْلَتَاہُ عَنِ السَّكْرَانِ وَعَنْ غَضَبِ الرَّحْمٰنِ اور مبہوت ہوکر بھاگے حضرت زکریا مجلس وعظ سے اوٹھے اور اونکی مان سے کہا کہ اپنے بیٹے کی خبر لو آپ تلاش کو نکلین ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے دیکھا کہ پانی مین کھڑے آسمان کیطرف منہ کیے کہہ رہے ہین اے میرے مولا تیرے ہی عزت کی قسم کہ پانی نہ پیونگا جب تک اپنا ٹھکانا نہ دیکھ لون آپکی والدہ آئین اور سر اونکا گود مین لیا اور اللہ کی قسمین دلائین کہ گھر چلو آپ گھر آئے مان نے جامۂ صوف پہنایا اور مسور ہیں کر پکائے آپنے نوش فرمائے اور تھوڑی دیر آنکھ لگ گئی نماز کو نہ اوٹھے کہ خواب مین انکو ندا دی گئی اے یحییٰ ہمارے گھر سے کوئی اور اچھا گھر چاہتے ہو اور ہماری ہمسائگی سے اچھی ہمسائگی طلب کرتے ہو آپ چونک پڑے اور کھڑے ہو گئے اور قسم کھا کر کہا اے رب سواے بیت المقدس کے دوسرے سائے مین نہ بیٹھونگا اور وہی لباس پشمی پہنکر چلے مان نے دامن تھاما حضرت زکریا نے کہا چھوڑو یہ عیش و عشرت کے لیے نہین بنائے گیے پھر آپ بیت المقدس مین آکر عبادت مین مشغول ہو گئے آپکے قتل کا دردناک واقعہ مختلف وجوہ پر مذکور ہے۔ کہا بعض نے بادشاہ کی بی بی انکے حسن بے مثال پر فریفتہ ہوکر خواستگار ہوئی آپنے فرمایا تیرے لیے بادشاہ مستحق تر ہے اور مجھے عورتون سے اطلاع بھی نہین یہ سنکر اسے غصہ آیا اور افشاے راز سے ڈری اور بادشاہ سے آپکو مانگ لیا جبکہ آپ بیت المقدس مین زیر محراب داؤد علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے اسکے فرستادون نے سر مبارک جدا کیا۔ اور کہا گیا کہ یہ زوجۂ بادشاہ زانیہ تھی آپ اسے زجر و ملامت کرتے

اسپر برافروختہ ہوئی- اور سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ آپنے بھتیجی کے نکاح سے منع فرمایا تھا اور
بادشاہ اپنی بھتیجی پر عاشق تھا جب اسکی ماں نے سُنا بیٹی کو سمجھایا کہ جب بادشاہ تجھ سے خواستگاری
کرے تو یحییٰ کا سر مانگنا چنانچہ شراب پیکر جب بادشاہ مست ہوا اس نے آپکا سر مانگا پہلے کچھ انکار کیا پھر
بحکم شاہی آپ شہید کیے گئے جب سر اقدس مجلس شاہی مین لائے تو یہی ندا آتی تھی کہ یہ تجھپر حلال نہین
الغرض آپکا خون برابر جوش مارتا ہرچند مٹی ڈالتے مگر خون اوپر آجاتا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے اس گروہ
پر بخت نصر کو مسلط کیا اُسنے قتل عام کیا اور کوئی درجہ ذلت وخواری کا اٹھا نہ رکھا خون کی ندیان بہادین
مگر جوش خون پیغمبر ویسا ہی تھا بخت نصر نے یہ جوش دیکھا اور یہ ماجرا سُنا تو ستّر ہزار آدمی قتل کیے تب
جوش فرو ہوا اور ایک روایت مین ہے کہ اللہ نے زمین کو مع اہل کے دھنسا دیا- کہا منذری نے کہ
حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے یحییٰ ؑ
کو پانچ باتون کا حکم کیا کہ بنی اسرائیل کو حکم کرین اور آپنے اسمین درنگی کی تو حضرت عیسیٰ نے اُنسے کہا
کہ یا آپ ایسا کرین نہین تو مین بنی اسرائیل سے کہون حضرت یحییٰ نے کہا مین ڈرتا ہون کہ اگر آپ سبقت
کرین تو اللہ تعالیٰ مجھے (بوجہ درنگی تغافل کے) زمین مین دہنسادے یا کوئی اور عذاب کرے پھر
آدمیون کو بیت المقدس مین جمع کیا اور فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے پانچ باتون کو فرمایا ہے کہ خود بھی عمل
کرون اور تمکو تعلیم کرون تم بھی عمل کرو ۱؎ اللہ کی بندگی کرو اور شرک نکرو مثلاً اگر کوئی ایک غلام اپنے
مال سے خرید کرکے کہے کہ یہ میرا گھر ہے اور یہ کام ہے تو کام کر اور مزدوری اسکی مجھے دے پھر وہ غلام مزدوری
کسی اور کو دے کیا تم ایسا غلام پسند کروگے ۲؎ اللہ نے حکم کیا ہے کہ نماز مین کسی اور طرف التفات نکرو
بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کیطرف مُنہ کرلیتا ہے (نماز مین) جبتک ادھر اودھر التفات نہ کرے-
۳؎ روزے کا حکم دیا ہے اور یہ ایسا ہے جیسے کسی کی تھیلی مین مشک ہو اور اوسکی خوشبو ہر شخص پسند کرے
اور روزہ دار کے منہ کی بو خوشبوے مشک سے اللہ کے نزدیک پسندیدہ تر ہے ۴؎ اور صدقہ کا
حکم دیا اور مثال اسکی ایسی ہے کہ ایک شخص کو دشمن نے پکڑ لیا اور مشکین باندھلین کہ گردن مارے
پھر اوسنے کچھ مال دیکر اپنی جان چھڑالی ۵؎ اور تمکو ذکر کا حکم دیا اور مثال اوسکی ایسی ہے کہ ایک آدمی کے
پیچھے دشمن دوڑا وہ بھاگ کر ایک قلعہ مین جا چھپا ایسے ہی بندہ حملۂ شیطان سے حصار ذکر اللہ مین
بچ سکتا ہے پھر حضور نے فرمایا کہ مین بھی تمکو پانچ باتون کا حکم کرتا ہون جسکا مجھے اللہ نے حکم دیا ۱؎ بگوش دل
احکام الٰہی کو سننا (یہ کنایہ ہے علم سے) ۲؎ عمل کرنا ۳؎ جہاد ۴؎ ہجرت ۵؎ اتباع جماعت پس جسنے جماعت کو
ایک بالشت دور کیا تو گویا رسی اسلام کی اپنے گردن سے نکال ڈالی مگر یہ کہ پھر متبع جماعت ہوجاے الغرض جب حضرت زکریا

قتل زکریا علیہ السلام

نے خبر قتل یحییٰ کی سنی ڈر سے اور بھاگے ایک باغ مین گذر ہوا درخت نے پکارا اے نبی اللہ یہان آئیے آپ اُس درخت مین در آئے شیطان نے چادر پکڑ لی کونا باہر رہگیا درخت ویسا ہی برابر ہوگیا بادشاہ کے سپاہی اُنکے تعاقب مین تھے اس درخت کے پاس آئے تو شیطان نے کہا اس درخت مین جادوگر زور سے چلے گئے ہین اونکی چادر دیکھو یہود نے آرہ درخت پر رکھا اور چیر ڈالا۔ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو بھیجا کہ زکریا کو غسل دین اور دفنائین۔ منقول ہے کہ چالیس دن تک آفتاب یحییٰ علیہ السلام پر رویا اور رونا اوسکا یہ تھا کہ بوقت طلوع وغروب سُرخ ہوجاتا۔ اور یہ کہ حضرت یحییٰ سید الشہدا ہین قیامت مین علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام **ف** جس غضب وعذاب مین یہود گرفتار ہوے مسلمان بھی اُسی بلا مین بجرم قتل جگر گوشگان رسول روح علی وجان بتول یعنی حسنؑ مظلوم وحسینؑ مقتول گرفتار ہوکر آج تک غیرون کے ہاتھون سے ذلتین اُٹھاتے ہین۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۙ

اور ذکر کر کتاب مین مریم کا جبکہ جا پڑین گھر والون سے اپنے مکان شرقی مین

مکان شرقی سے مراد جانب شرقی بیت المقدس کہا سدی نے کہ حائضہ ہوئی تھین اس لیے مسجد سے باہر گئین اور کہا گیا غسل کے لیے بہر کیف۔

فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۣ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا

پھر ڈالدیا دوسری طرف اُنکے پردہ تو بھیجا ہمنے اسکی طرف روح کو اپنی پس بنگیا اسکے لیے آدمی ہموار

یعنے مریم نے قوم کی دوسری طرف پردہ ڈالدیا تاکہ اغیار کی نظر سے حجاب ہوجاے اس خلوت مین ہمنے اپنی روح یعنے جبریل کو بھیجا وہ ایک آدمی کی صورت بن گئے (تاکہ وحشت نہو اور ڈرین نہین)

کہا مریم نے اللہ سے پناہ مانگتی ہون میں تیری شر سے

قَالَتْ اِنِّىْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا

کہا مین پناہ مانگتی ہون ساتھ رحمن کے تجھسے اگر ہے تو ڈرنیوالا

(نیچ تو اور بچا مجکو) اگر تو پرہیزگار اور مومن ہے۔ یہ سمجھین کہ مرد اجنبی ہے

جبریل نے کہا (اے مریم مقام خوف وخطر نہین) مین فرستادہ

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا

کہا نہین مین مگر فرستادہ تیرے رب کا تاکہ بخشون تجھے لڑکا پاکیزہ

رب مہربان ہون اس لیے آیا ہون کہ تجھے پاکیزہ وطاہر لڑکا عطا کرون

الربع

مریم بولین میرے لڑکا کیونکر ہوگا مجھے تو کسی آدمی نے

قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا

بولین کہان سے ہوگا میرے لڑکا حالانکہ نہین چھوا مجھے آدمی نے اور نہین مین بدکار چھوا نہین اور

نہ مین زانیہ ہون (یعنے مین مخالطت ومباشرت سے بری ہون) نہ نکاح شرعی سے نہ طریق مذموم سے

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ

کہا اسیطرح کہا رب نے تیرے یہ مجھپر آسان ہے اورتا کہ بنائین ہم اُسے نشانی واسطے آدمیون کے اور مہربانی اپنے سے

وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝

اور ہے امر ایک کام مقرر کیا ہوا

کہا جبریل نے اسیطرح تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ کام مجھپر آسان ہے اور ہم اُسے یعنے ابن مریم کو آدمیون کے لیے اپنی قدرت کی نشانی بنائین گے اور یہ امر ہماری رحمت کا باعث ہے اور یہ کام تو مقرر ہو چکا ہے

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۝ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ

پھر حاملہ ہوئی اُس سے تو جا پڑی ساتھ اسکے مکان بعید مین پھر لایا اُسے دردزہ پاس شاخ

النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۝

درخت کے کہنے لگی کاشکے مرجاتی مین پہلے اس سے اور ہوتی مین بھولی بھلائی

جب حضرت مریم حضرت عیسیٰ سے حاملہ ہوئین تو ایک دور مقام پر چلی گئین عرائس حضرت مریم پانی بھرنے گئین تھین کہ ایک مرد کو دیکھا کہ اُسنے کہا مین اللہ کا بھیجا جبریل فرشتہ ہون حکم ہوا ہے کہ تمکو لڑکا دون آپنے کہا یہ کسطرح ہو سکتا ہے نہ میرے شوہر نہ مین زانیہ جبریل نے کہا اللہ تعالےٰ ایسا ہی کریگا اور اوسپر یہ امر آسان ہے پھر آثار حمل ظاہر ہوے بعض نے کہا نو ماہ یا آٹھ ماہ یا چھ ماہ حاملہ رہین اور کہا ابن عباسؓ نے تین ساعت یا ایک ساعت مین حمل و ولادت کا زمانہ تمام ہو گیا جب دردزہ اوٹھا تو یہ کہنے لگین کاشکے مین نہوتی یا مرگئی ہوتی (جہان حضرت مریم بخوف قوم چلی گئین تھین اور دردزہ شروع ہوا تھا اُس جگہہ کا نام بیت لحم تھا۔)

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝

پھر پکارا اُسے تلے سے اُسکے خبردار نہ رنج کر تحقیق بنایا رب نے تیرے نیچے تیرے چشمہ

پھر آواز دی اُسے تلے سے اُسکے کہ خبردار غمگین نہو تیرے رب نے تیرے نیچے چشمہ جاری پیدا کر دیا فنادیٰ معالم مین ہے کہ جبریل نے پکارا اور کہا گیا کہ حضرت عیسیٰ نے پیدا ہوتے ہی مان کو تسکین دی تحتہا درخت کے تلے سے یا مکان کی پشت سے (ابوسعود) تحتک اُس مکان کے تلے جہان مریم تھین - اور کہا گیا زیر فرمان ہے اگر تم حکم کرو چشمہ جاری ہو منع کرو نہ بہے (ابوسعود)

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ

اور ہلا تو طرف اپنے شاخ کو درخت کے گرائیگا تجھپر خرمے تازے پس کھا تو اور پی تو اور ٹھنڈی کر آنکھ

اے مریم درخت خرمے کی شاخ ہلا وہ تجھپر تروتازہ پھل گرائیگی تو اُن پھلوں سے کھانا اور اُس چشمے
سے پینا اور اس خورد ونوش سے لطف اُٹھاتا یا فرزند دلبند سے آنکھین ٹھنڈی کرنا ع الیس یہ درخت
خشک تھا ماوردی سے منقول ہے کہ جب عورت کو ولادت مین سختی پیش آئے تو خرمے سے بہتر کوئی
شے مفید نہین ف اس ارشاد مین ایک تو حضرت مریم کی تسکین اور بھوک پیاس کا سامان ہے دوسرے
قال خیر یعنے درخت خشک سے خرمائے تازہ اور زمین خشک سے چشمہ جاری فرمایا کہا حضرت عائشہ رض
نے کہ حضور اقدس صحابہ کے بچون کے منہ مین خرما چبا کر دیتے ۔

یہ وقت درد زہ کے شاخ خرما مفید ہے

فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ

پھر اگر تو دیکھے آدمی سے کسیکو تو کہہ مین نے نذر کیا ہے واسطے رحمٰن کے روزہ پس نہ

پھر تو کسی آدمی کو دیکھے تو اُس سے کہہ کہ مین نے آج کا
روزہ اللہ تعالیٰ کی نذر کیا آج مین کسی آدمی سے بات

أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا

کلام کرونگی مین آج کسی آدمی سے

نہ کرونگی (اس لیے کہ اُنکی شرع مین روزے مین طعام کیطرح کلام بھی نہ تھا (ابو سعود) ع انس
کہا کلبی نے کہ یوسف نجار حضرت مریم کو ایک غار مین لیگئے اور وہان حضرت عیسیٰ پیدا ہوے اور بعد
چالیس دن کے جب نفاس سے فارغ ہوئین اور وہان سے نکلین تو یہود سے گفتگو ہوئی اور حضرت
مریم نے بعذر صوم سکوت کیا اور حضرت عیسیٰ نے کلام کیا - اور یہ روایت اصولاً صحیح ہے اس لیے
کہ ایام نفاس مین عذر صوم باطل تھا اور اگر یہ گفتگو بعد نفاس ہوئی ہو تو دونون امر برابر ہین واللہ اعلم

جب مریم حضرت عیسیٰ کو
گود مین لیے ہوے اپنی قوم مین آئین

فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا

پھر لائی بچے کو اپنی قوم کے پاس اُٹھائے تھی اوسے بولے اے مریم تحقیق لائی تو ایک بات عجیب

تو وہ لوگ طعن وعتاب سے کہنے لگے اے مریم تو عجیب اور عظیم امر لائی ہے یعنے یہ امر نہایت برا ہے
ع انس چالیس دن تک حضرت مریم غار مین رہین بعد فراغ نفاس جب گھر آئین تو لوگ دیکھکر
نہایت برآشفتہ ہوے اور کہا کہ یہ تو بات بڑی اور بری ہے ۔

يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا

اے بہن ہارون کی نہ تھا باپ تیرا آدمی برا اور نہ تھی ماں تیری زنا- اور تو اشارہ کیا طرف اُسکے بولے

اے ہارون کی بہن نہ تیرا باپ بُرا اور بدکار آدمی
تھا نہ تیری ماں زانیہ اور بدراہ (پھر تجھ مین یہ اثر

كَيْفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا

کیونکر بات کرین ہم اُس سے کہ ہے گہوارے مین بچہ

بد کہان سے آیا) تو مریم نے حضرت عیسیٰ کیطرف اشارہ کیا کہ اس سے پوچھو لوگ کہنے لگے یہ تو بچہ

شیر خوار بچے اس سے ہم کس طرح بات کریں ہارون کہا صاحب معالم نے کہ ہارون نام ایک مرد صالح تھا بنی اسرائیل نے مریم کو باعتبار زہد و صلاح اُخت ہارون کہا یا وہ حضرت ہارون پیغمبر کی بھائی کی اولاد سے تھیں غیرت دلانے کو ایسا کہا - اور کہا گیا کہ ہارون مرد فاسق تھا اُسکے ساتھ نظیر و تشبیہ دی

حضرت عیسیٰ نے فرمایا میں اللہ کا بندہ | قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۣ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۙ | اسی شیر خوارگی میں ہوں اللہ نے مجھے

کہا میں بندہ خدا ہوں دی مجھے کتاب اور بنایا مجھے پیغمبر

کتاب یعنے انجیل یا علم کتاب عطا فرمایا اور مجھے پیغمبر بنایا معالم کہا حسن نے انجیل شکم مادر میں آپکو بطور الہام سکھائی گئی تھی -

وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۙ

اور بنایا مجھے مبارک جہان کہیں ہوں میں اور وصیت کی مجھے نماز اور زکوٰۃ کی جبتک ہوں میں زندہ

اللہ نے مجھے مبارک بنایا ہے جہاں ہوں اور مجھے نماز و زکوۃ کی وصیت فرمائی ہے | وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِيْ ۡ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا

اور حسن سلوک ماں سے اور نہ بنایا مجھے سرکش بدنصیب

جبتک زندہ رہوں اور بنایا مجھے نیکی کرنے والا اپنی ماں سے اور مجھے سرکش سخت دل بدبخت نہیں بنایا معالم مبارک سے مراد بقول مجاہد معلم خیر - عطا نے کہا اللہ اور اوسکی توحید کیطرف بلانے والا - کہا گیا اپنے تابعین کے حق میں موجب برکت عرائس قوم یہ معجزہ دیکھکر خاموش ہو رہی نہیں تو پتھر اُٹھون لیے آمادہ سنگساری تھی - حضرت عیسیٰ نے اس کلام کے بعد پھر بات نہ کی جبتک بات کرنے کے قابل نہوے فوائد ۱ اقرار عبودیت تاکہ قوم خدا نہ سمجھلے ۲ نبوت کا دعویٰ کہ اطاعت واجب ہو - ۳ مبارک فرمایا کہ امید وار رہیں ۴ عمدہ احکام یعنے نماز و زکوۃ کا ذکر فرمایا کہ انھین ترک نہ کریں ۵ ماں کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر کیا کہ موکدترین حقوق ہے اور بد زبانوں کی زبان بندی ہو ۶ جبر و شقاوت کی نفی کی کہ شان نبوت کے خلاف ہے اور تاکہ قوم او پر جبر نہ کرے بیمر فرمایا -

اور سلام ہے مجھپر جسدن میں پیدا ہوا اور جسدن میں وفات پاؤن اور جسدن | وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا

اور سلام ہو مجھپر جسدن میں پیدا ہوا اور جسدن میں مرا اور جسدن اٹھون زندہ

اٹھون زندہ ہوکر یعنے قیامت میں مراد اس سے عموم حالت ہے مسئلہ ذکر وفات و میلاد خیر العباد اور بوقت ولادت یا سعادت عرض سلام بدرجہ اولی ثابت اور کلمہ اذکر سے موکد ہے رہے دوسرے صلحا یا اور واقعات انکا ذکر بطور قیاس مشروع ہے

ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ

یہ ہیں عیسیٰ بیٹے مریم کے ہین کتنا سچا ایسا کہ جس میں شک کرتے ہین

ذلک اشارہ ... قرأت میں منصوب ہے ... قال الحق اور دوسری قرأت میں مرفوع ...

یہ جو مذکور ہوا حقیقت ہے عیسیٰ بن مریم کی یہ وہ سچی بات ہے جسمین یہود نصاریٰ تردد و اختلاف کرتے یا یہی
عیسیٰ بن مریم قول حق ہن جسمین لوگ مشتبہ ہین

مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحٰنَهٗ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

نہ تھا اللہ کہ بنا لے لڑکا پاک ہے وہ جب کرتا ہے کوئی کام بس سوائے اس کے کہتا ہے اس سے ہوجا تو ہوجاتا ہے

اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہین کہ کسی کو اپنا لڑکا بنائے وہ پاک ہے جب کوئی حکم کرتا ہے یہی کہتا ہے کہ ہوجا بس وہ ہوجاتا ہے

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ

اور تحقیق اللہ رب میرا ہے اور رب تمھارا تو پوجو اسکو یہ راہ سیدھی ہے

اور تحقیق یہ بات ہے کہ اللہ ہمارا اور تمھارا سب کا رب ہے تو سب ملکر اسکی بندگی کرو یہی راہ راست ہے

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ

پھر مختلف ہوئے گروہ آپس مین تو ہلاکی ہے انکی جو کافر ہوئے حاضر ہونے سے حضور یوم عظیم سے

پھر گروہ آپس مین مختلف ہو گئے (یعنے کہا یہودنے کہ عیسیٰ پیغمبر نہین اور کہا نصاریٰ نے بلکہ ابن اللہ
ہین) تو ہلاکی ہے اُس دن کے حاضر ہونے سے انکار کرنے والون کے لیے جو بہت بڑا ہے
یعنے قیامت اور وہان کی حاضری سے منکر ہین۔

اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

بڑا سننے والا انکا اور دیکھنے والا اُسدن کہ آئینگے ہمارے پاس مگر ظالم آج گمراہی ظاہر مین ہین

یعنے یہی غافل و منکر جس دن ہمارے حضور مین آئینگے بڑے شنوا و بینا ہوجائینگے مگر (کیا فائدہ)
ظالم اُسدن کھلے کھلے ضلال و ہلاک مین ہونگے

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اور ڈرا انکو دن سے حسرت کے جب فیصل ہوجائیگا کام حالانکہ وہ ہونگے غفلت مین اور وہ نہین ایمان لاتے

آپ انھین اُس دن سے ڈرائین جسمین عاصیان غافل کو حسرت و ندامت ہوگی اور فیصلہ کردیا جائیگا
ایسی حالت مین کہ یہ غفلت مین ہونگے اور ایمان والے نہ ہونگے یوم حسرت قیامت اس لیے
کہ عاصی کو اپنے افعال سے اور مطیع کو قصور و ترک سے حسرت ہوگی۔ اور کوئی کسی کے کام نہ اسکیگا
بخاری آپ نے فرمایا موت مینڈھے کی صورت مین لائی جائیگی اور ندا کی جائیگی اے جنت والو تم اسے
پہچانتے ہو کہین گے ہان موت ہے پھر پکارینگے اے دوزخ والو تم اسے جانتے ہو کہین گے ہان یہ
موت ہے پھر وہ مینڈھا ذبح کردیا جائیگا اور کہا جائیگا اب موت نہین جنت والے جنت مین اور دوزخی

دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ آیت پڑھی

اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ۝ ع ۵

ہمیں وارث ہیں زمین کے اور اُسکے کہ اُس پر ہے اور ہمارے ہی طرف رجوع کرینگے

زمین کی میراث اور جو کچھ زمین پر ہے یعنے تمام عالم کے ملک مخصوص ہمارے لیے ہے اور یہ سب ہماری ہی طرف پھرینگے وہم زمین کی تخصیص کیوں کی سبب اُسی کا دفع آسمان پر تو کبھی کسی مدعی کا خیال بھی نہ پہونچا البتہ زمین مدعیان باطل املاکان مجازی میں مشترک رہے لہذا اُسکی نفی کردی۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا۝

اور کتاب میں ابراہیم کا ذکر کیجیے کہ وہ تھے سچے پیغمبر

اور کتاب میں ابراہیم کا ذکر کیجیے کہ وہ راستباز پیغمبر تھے صدیق بعد نبی کے صدیق کا مرتبہ ہے اور آپکو انتہائی مرتبۂ صدق حاصل تھا جس سے آپکی سیادت وفضیلت دنیا میں سمجھی جاتی ہے۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا۝

جب کہا اپنے باپ سے اے باپ کیوں پوجتا ہے تو اُسے کہ نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور نہ کافی ہوتا ہے تجھے کچھ

جب ابراھیم نے اپنے باپ آذر سے کہا اے باپ تو ایسی چیزوں کو کیوں پوجتا ہے جو نہ سُنے نہ دیکھے نہ کام آئے

يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا۝

اے باپ بیشک آگیا مجھے علم سے وہ کہ نہ آیا تیرے پاس تو پیروی کر میری میں راہ دکھا دوں تجھے راہ راست

اے باپ میرے پاس وہ علم (یعنے نبوت ومعرفت حق ووحی) آیا ہے جو تیرے پاس نہیں آیا تو میری پیروی کر میں تجھے راہ راست دکھاؤں **ف** ہدایت کی نسبت اپنی طرف اس لیے کی کہ ذکر حق سے وحشت نہو اسی لیے بار بار (ابت) کا لفظ فرمایا کہ کمال اُنس سے باپکا اثر پڑے **مسئلہ** جہال کو علما کی اتباع لازم ہے اور یہیں سے استنباط **مسئلہ** تقلید کیا جاتا ہے اس لیے کہ علم مجتہد روایۃً ودرایۃً مقلد سے بڑھا ہوتا ہے **مسئلہ** فضل نسبی فضل کمال وعلم کے برابر نہیں ہوسکتا **مسئلہ** باپ کو بیٹے سے استفادہ وتلمذ جائز ہے ورنہ حضرت ابراہیم ایسا نہ فرماتے

يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا۝ يٰٓاَبَتِ

اے باپ نہ پوج شیطان کو بیشک شیطان ہے واسطے رحمن کے نافرمان اے باپ

اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا۝

میں ڈرتا ہوں کہ چھو جائے تجھے عذاب رحمن سے پس تو ہوجائے شیطان کا ساتھی

اے باپ شیطان کی پرستش نہ کر بیشک شیطان رحمٰن سے نافرمان ہے اے باپ مجھے ڈر ہے کہ تجھے حضرت رحمٰن کا عذاب پہنچے تو تو شیطان کا دوست اور ساتھی بن جائے

قَالَ أَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ ۖ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ ۖ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا

کہا کیا نفرت کرتا ہے تو معبودون سے میرے اے ابراہیم اگر نہ باز آیا تو البتہ سنگسار کرونگا تجھے اور چھوڑ دے مجھے مدت دراز

آذر نے کہا اے ابراہیم کیا تو میرے معبودون سے نفرت و اعتراض کرتا ہے اگر تو اس سے باز نہ آیا تو تجھے سنگسار کر ڈالونگا اور تو مجھے تھوڑے دنون کے لیے چھوڑ دے اپنے سامنے سے ٹل جا کہ میرا غصہ فرو یا تیرا خیال تبدل ہو جائے۔

قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ ۖ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي ۖ إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا

کہا سلام ہے تجھے بخشش مانگونگا تیرے لیے رب سے اپنے بیشک وہ ہے مجھ پر مہربان

حضرت ابراہیمؑ نے کہا تجھ پر سلامتی ہو مین تیرے حق مین اپنے پروردگار سے طلب بخشش کرونگا (مجھے امید قبول ہے اس لیے کہ) وہ مجھ پر مہربان ہے **بحث** کافر کے لیے استغفار کیونکر صحیح ہوا۔ **جواب** خواہ یہ کہ آپ نے اُس کے ایمان کی دعا کا وعدہ کیا تھا جو موجب عفو گناہ ہے خواہ یہ وعدہ قبل علم منع تھا جیسا کہ اس سے پہلے گزر گیا کہ استغفار ابراہیمؑ کا برعایت وعدہ تھا اور جب معلوم ہوا کہ وہ بدنصیب اور اللہ کا دشمن ہے آپ بیزار اور بری ہو گئے **ف** اسمین حسن اخلاق کی تعلیم ہے کہ بُرون سے جواب مین نرمی چاہیے اور بُرون سے اچھائی کرنا اخلاق حمیدہ ہے۔

وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ

اور چھوڑے دیتا ہون تمکو اور جنکو پکارتے ہو تم سوائے اللہ کے اور پکارونگا رب کو اپنے تاکہ نہ ہو جاؤن مین

بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا

پکارنے مین اپنے رب کے بدنصیب

مین تمکو چھوڑے دیتا ہون اور انھین بھی جنکو غیر خدا کے تم پوجتے ہو اور مین اپنے رب کو پکارونگا امید ہے کہ مین اپنے رب کی دعا مین محروم و بدنصیب نہون اس طرح کہ توفیق و لذت ذکر یا قبول دعا سے محروم رہون

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ

پھر جب علیحدہ کیا انکو اور جو پوجتے تھے سوائے اللہ کے بخشا ہمنے اُسے اسحاق

وَيَعْقُوبَ ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا

اور یعقوب اور سب کو بنایا ہمنے پیغمبر

یعنی جب ابراہیمؑ نے آذر اور اُسکے معبودون کو چھوڑ دیا اور وطن سے ہجرت کرکے شام مین آئے ہم نے اُس خانہ بربادی کے انعام مین اسحاقؑ اور اُنکے بعد یعقوبؑ کو اُسے عطا فرمایا اور اُن سب کو پیغمبر کیا

وَوَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا

اور عطا کیا ہم نے اُنکو رحمت سے اپنی اور بنائی ہم نے اُنکے لیئے زبان سچائی کی بلند

یعنی ہم نے ان سب کو اپنی رحمت عطا فرمائی یعنی نبوت و کتاب و علم و احکام دیا اور صاحب نشان صدق بنایا جو بات کہتے سچی کہتے جو دعا مانگتے مقبول ہوتی اور برتری او علو عنایت فرمایا۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَىٰ إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا

اور یاد کر کتاب میں موسیٰ کو بیشک وہ تھے خالص اور تھے فرستادہ خبردار

اور ذکر کیجیے کتاب مین موسیٰ کا بیشک تھے وہ خالص اور تھے پیغمبر خبر دینے والے مُخلِص صاحب خلوص یعنی ریا و شرک و تعلق غیر سے بری **نکتہ** حضرت موسیٰ نے کمال قرب و اجابت کے مقام پر اللہ سے اللہ ہی کو طلب کیا اور طرف نظر نہ ڈالی اور کہا رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ لہذا مخلص قرار پائے اور اہل کوفہ کی قراءت مُخلَص بفتح لام یعنی منتخب کردہ ہی ہے رسول فرستادہ جیسے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف ہدایت و تبلیغ احکام کے لیے بھیجے **نبی** صاحب خبر یعنے احکام الٰہی سے خبردار

وَنَادَيْنَاهُ مِن جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا

اور پکارا ہمنے اسے گوشہ طور مبارک سے اور مقرب کیا اُسے باتیں کرنیوالا

اور پکارا ہم نے موسیٰ کو طور کے داہنے جانب سے اور اپنا مقرب بنایا اُسے درانحالیکہ وہ ہم سے باتین کرتا تھا **نجی** آہستہ باتین کرنے والا اور مناجات کرنے والا۔ یہ بیان ہے اخلاص و رسالت کا۔

اور حضرت موسیٰ کی تقویت وَوَهَبْنَا لَهُ مِن رَّحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا و اعانت کو اپنی رحمت سے
اور عطا کیا ہمنے اسے رحمت سے اپنی اُسکا بھائی ہارون انحالیکہ نبی تھا
اُنکو اُنکا بھائی ہارون عطا کیا اور وہ بھی

بحالت نبوت تھے جب حضرت موسیٰ وادی ایمن مین شرف تکلم سے سرفراز و خلعت نبوت سے ممتاز ہوے حضرت ہارون کو جو آپ کے بھائی تھے آپ کی اعانت کے لیے پیغمبر بنا کر بھیجا (تفصیل اس قصے کی اپنے مقام پر آئے گی)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا

اور ذکر کیجیے کتاب مین اسمٰعیل کا بیشک وہ تھے سچے وعدے کے اور تھے پیغمبر فرستادہ

آپ کتاب مین اپنے جد امجد اسمٰعیل کا ذکر کیجیے وہ وعدے کے سچے او پیغمبر خبردار تھے **ابن کثیر** کہا ابن جریج نے حضرت اسمٰعیل کوئی وعدہ نہ کرتے کہ وفا نہ کرتے سہیل بن عقیل سے مروی ہے کہ اسمٰعیل سے ایک شخص ایک جگہ ملنے کا وعدہ کر کے بھول گیا آپ رات بھر وہین رہے جب وہ مرد آیا تو عذر کیا

[illegible]

کہ مین بھول گیا تھا آپنے فرمایا مین یہین رہتا جبتک تو نہ آتا۔ سفیان ثوری نے کہا سال بھر منتظر رہے
ابن شوذب نے کہا آپنے اُسی مقام پر مسکن بنا لیا **ف** یہ امور تو دوسرے وفاداروں سے بھی مسموع
ہوے ہین حضرت اسمٰعیلؑ کا صدق وعدخواہ قبول ذبح تھا خواہ ترک تعلق۔ کمال خلوص اتباع اوامر
الٰہی ہو اصل وعدہ ہے بہرکیف وفاے عہد اخلاق انبیا وشعار صلحا ہے

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۖ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ○

اور تھے حکم کرتے اپنے گھر والون کو نماز کا اور زکوٰۃ کا اور تھے پاس اپنے رب کے پسندیدہ

اور اُنکے اخلاق حمیدہ سے یہ بھی تھا کہ وہ اپنے گھر والون کو نماز و زکوٰۃ کا حکم کرتے اور اللہ کے حضور مین
پسندیدہ تھے **مسئلہ** معلوم ہوا کہ نماز پڑھانے کی سعی بخصوص اپنے اقارب واحباب ومتعلقین
مین کرنا نہایت عمدہ بات ہے کہ بمقابل رسالت ونبوت مذکور ہوئی

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِدْرِيْسَ ۚ إِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ○ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ○

اور ذکر کر کتاب میں ادریس کا بیشک وہ تھے سچے نبی اور بلند کیا ہمنے اُسکو جگہ برتر پر

اور کتاب مین حضرت ادریسؑ کا ذکر کیجیے وہ صدیق وراستباز تھے اور پیغمبر تھے اور ہم نے اونکو مقام
بلند پر مرتفع فرمایا **بخاری** فرمایا کہ جب مین شب معراج مین چوتھے آسمان پر پونہچا تو ادریسؑ کو دیکھا
اور اُنپر سلام کیا ادریس نے جواب دیا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ **جلالین** آپ چوتھے
یا چھٹے یا ساتوین آسمان پر ہین جنت مین **ابن کثیر** کعب سے مروی ہے کہ اللہ نے ادریسؑ کیطرف
وحی کی کہ جسقدر تمام آدمیون کی نیکیاں روز ہوتی ہین اُسیقدر آپ کی نیکیان بھی آسمان پر جاتی ہین ادریسؑ
کو پسند آیا کہ ہین اور زندہ رہون تاکہ ثواب زائد ملے ایک فرشتہ آپکا دوست تھا جب وہ آیا تو آپنے
کہا کہ میرے باب مین ملک الموت سے سفارش کرو کہ کچھ تاخیر کرے فرشتہ آپ کو پرون پر بٹھا کر آسمان
پر لیچلا چوتھے آسمان پر دیکھا کہ ملک الموت اُترتے آتے ہین فرشتے نے ادریس کی حاجت بیان کی
ملک الموت نے کہا ادریسؑ کہان ہین اُسنے کہا میری پشت پر ہین ملک الموت نے کہا مجھے حکم ہوا تھا
کہ چوتھے آسمان پر اُنکی روح نکالون متعجب تھا کہ وہ یہان کیونکر آئینگے پھر روح پر فتوح قبض کرلی
کہا ابن کثیر نے اس روایت مین نکارت ہے۔ اور دوسری روایت ابن عباس سے ہے کہ حضرت
ادریسؑ خیاط تھے یہ فن آپہی سے ایجاد ہوا جب سوئی ڈالتے سبحان اللہ کہتے کہا مجاہد نے کہ آپ کا
انتقال نہین ہوا حضرت عیسیٰ کیطرح اُٹھا لیے گئے **عرائس** ادریسؑ کا نام اخنوخ ہے بسبب تعلیم وتدریس
صحائف آدم واحکام آسمانی ادریسؑ نام ہوا یہ اولاد قابیل کے پیغمبر تھے کتابت اور خیاطت اور علم نجوم و

حساب انکی ایجاد ہے ایک دن آپکو دھوپ گران گزری تو فرمایا اے رب مین تو ایک دم مین پریشان ہوگیا جو اسے پانسو برس کے دن مین اُٹھاتا ہے اسکا کیا حال ہوگا اے اللہ اُس اُٹھانے والے سے اسکا بوجھ اور گرمی کم کردے آپکی دعا کی برکت سے اُس فرشتے نے جو آفتاب پر معین ہے ثقل وحرارت کم پائی۔ بارگاہ رب جلیل مین عرض کیا ارشاد ہوا ہمارے بندے ادریسؑ نے سفارش کی فرشتے نے کہا اے رب میری اوسکی ملاقات کرا اور آپس مین محبت عطا کر فرشتہ بارشاد الٰہی ادریسؑ کے پاس آیا تو ادریس نے اُس سے سفارش چاہی اور موافق قصہ مذکور گئے اور انتقال فرمایا

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَ

یہ وہی ہین کہ انعام کیا اللہ نے انپر پیغمبرون سے اولاد آدم سے اور

مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا

اُن مین سے کہ اوٹھایا ہمنے ساتھ نوح کے اور اولاد ابراہیم سے اور یعقوبؑ سے اور انمین سے کہ راہ دکھائی ہمنے اور برگزیدہ کیا ہمنے

إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا

جب پڑھی جاتی ہین انپر آیتین رحمن کی گرتے ہین سجدہ کرتے اور روتے

یہ لوگ جنکا اوپر مذکور ہوا نعمتین کمین وہ پیغمبرون سے وہ ہین جنپر اللہ تعالےٰ نے ہین اور آدمؑ کی اولاد سے اور اونمین سے جنکو ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی پر سوار کرکے طوفان سے بچایا اور سوا ابراہیمؑ اور یعقوبؑ کی اولاد ہین اور اُنمین سے ہین جنکو ہم نے راہ راست دکھائی اور مقبول و منتخب فرمایا جب اونپر آیات سبحانی پڑھی جاتی ہین روتے ہوے سجدہ مین گرتے ہین فت آیت ہذا انبیا نوع انسانی کو شامل ہے اسطرح کہ آدم (من النبیین) مین اور ادریسؑ ونوحؑ اور وہ پیغمبر جو نوحؑ سے قبل ہوے (ذریۃ ادم) مین اور ابراہیم اور تمام پیغمبر جو انکے وقت تک ہوے (حملنا) مین اور حضرت اسمٰعیل و اسحاق وغیرہ (ذریۃ ابراہیم) مین اور انبیاے بنی اسرائیل (ذریۃ اسرائیل) مین اور تمام صلحا اور انبیا انکے سوا (ہدینا واجتبینا) مین داخل ہین اس طریقے سے آیت سبکو شامل ہوگی پھر دوسری علامت ایمان و صلاح بیان فرمائی کہ ہمارا ذکر سنکر روتے ہوے سجدے مین گرتے ہین **مسئلہ** اس آیت کے آخر پر سجدہ واجب ہے (ابن ماجہ) اور یہ مذہب مختار حنفیہ کا ہے اور وہ اسی آیت پر سجدہ کرتے ہین۔
ابن کثیر حضرت عمرؓ نے یہ آیت پڑھی سجدہ کیا تو آپنے فرمایا سجدہ تو کیا رونا کہان ہے۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ ۖ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا

پھر جانشین ہوے بعد انکے ناخلف ضائع کی نماز اور پیرو ہوئے خواہشون کے تو اب ملینگے غی سے

خَلف بسکون لام ناخلف کو کہتے ہین اور بفتح لام جانشین لائق و اولاد صالح (ابو سعود) **ف** اضاعت

تارک سے بعض کے نزدیک ترک مراد ہے اور بعض نزدیک تساہل و ترک احتیاط و عدم مراعات شرائط و اوقات مراد ہے اور یہ تاویل قوی ہے ورنہ اللہ تعالی ترک کا کلمہ فرماتا اور اتباع شہوات مین وہ تمام امور داخل ہین جو احکام الٰہی کے خلاف ہون غی شر و خسارہ ابن کثیر کہا ابن مسعود نے غی ایک میدان ہے جہنم مین جسکی گہرائی بہت ہے کھانا اُسکا خبیث ہے اور ابو عیاض سے مروی ہے کہ یہ وادی پیپ کا ہے ۔ عجلان باہلی نے حضور سے روایت کی کہ اگر کوئی پتھر دس اوقیہ کا دوزخ کنارہ جہنم سے پھینکا جاے اور پچاس برس تک چلا جائے تب غی اور آثام تک پونہچے راوی نے عرض کی غی اور آثام کیا شے ہے فرمایا دو کنوئین ہین جہنم کی تہ مین اُنمین دوزخیون کا پیپ ہے انکین کا اللہ نے قرآن مین ذکر کیا اور یہ آیت پڑھی ۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا

مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور کی نیکیاں پھر یہ داخل ہونگے جنت مین اور نہ ظلم کیے جاینگے کچھ

اُنمین جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کیے وہ جنت مین داخل ہونگے اور اُنپر ذرا ظلم نہوگا اسطرح کہ ثواب کم یا گناہ زیادہ کیے جائین ف توبہ بمقابل جملہ معاصی ہے جو آیت بالا مین مذکور ہوے اور ایمان بمقابل اضاعت نماز اور عمل صالح بمقابل اتباع شہوات پس باشارۃ النص معلوم ہوا کہ تارک نماز کا ایمان باقی نہین رہتا جیساکہ حدیث مین وارد ہوا مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ جس نے عمداً نماز چھوڑ دی اُس نے کفر کیا اسی بنا پر بعض ائمہ نے تارک نماز پر حکم کفر جاری کیا بہرکیف کفر نہ سہی مگر قریب بکفر ضرور آجاتا ہے یہان ترک نماز کو کفر اور سیقول مین نماز کو ایمان فرمایا مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اللہ تمھاری نماز ضایع نہین کریگا

جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا

جنتین دائمی وعدہ کیا اللہ نے بندون سے لیئے ساتھ غیب کے بیشک شان یہی کہ وعدہ اللہ کا لایا ہوا

داخل ہونگے اُن جنتون مین جو ہمیشہ رہنے والی ہین وعدہ کیا رحمٰن نے غیب پر (یعنے انھین انکا علم بطور خبر غیب و ایمان بالغیب ہے دیکھا نہین) اور اُسکا وعدہ تو وفا کیا ہوا ہے یعنے وعدہ اُسکا ایسا نہین کہ محل تردد مین ہو بلکہ وہ پورا ہو چکا ہے ۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا

نہ سنینگے اُس مین لغو مگر سلام اور انکے لیے رزق انکا ہے اُس مین صبح اور شام

اہل جنت اُسمین لغو و فضول باتین نہ سنینگے مگر باہمی سلام اور رزق انکا اُسی جنت مین موجود ہے

صبح و شام لغو باطل و فحش و فضول کہا مقاتل نے جھوٹی قسم (معالم) سلام یعنی فرشتونکے و باہم سلام کرینگے بحث جنت مین صبح و شام نہین مگر مراد اس سے اوقات معینۂ دنیا یعنی
ضرورت اور خواہش کے وقتون پر رزق ملیگا یا اشارہ ہے دوام سے

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا

یہ جنت ہے کہ وارث بنا دینگے اپنے بندون سے اسے کہ جو ڈرنے والا

یہ وہ جنت ہے جسکا ہم اپنے پرہیزگار بندون کو وارث بنائین گے لطیفہ کلمۂ میراث مین اشارہ ہی کہ جنت محض تفضل و انعام ہے نہ صلۂ عمل و قیمت شئے جسطرح میراث کے لیے صحت نسب کافی ہی جنت کے لیے وجود ایمان بس ہے **شان نزول** ایک دن حضور نے جبریل سے کہا کہ جسقدر آتے ہو اس سے زیادہ کیون نہین آتے (معالم) کبیر قریش نے جب بتعلیم یہود تین باتین حضور سے پوچھین اور آپنے بدون انشاء اللہ کے وعدہ کرلیا اور مدت تک وحی نہ آئی تو نازل ہوا

وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ وَمَا نزول ملائکہ بے اذن الٰہی نہین

اور نہین اترتے ہم مگر حکم سے تیرے رب کے اسکے لیے جو ہے سامنے ہمارے اور پیچھے ہمارے اور درمیان اسکے اور نہین

كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا

ہے رب تیرا بھولنے والا

یعنے ہم ملائکہ نہین اوترتے مگر بارشاد رب العباد اسی کی ملک ہے جو کچھ ہمارے آگے ہے اور پیچھے ہے اور اسکے درمیان مین ہے اور تیرا رب فراموش کار نہین ہر حاجت و مصلحت سے خبردار ہے **ف** یہ مقولہ بطور عذر کے جبریل کیطرف سے ہے اور کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ قول جنتیون کا ہو بوقت نزول جنت کہین کہ یہ بادشاہ و عنایات رحمانی ہے نہ عوض اعمال و اثر تدبیر انسانی اور اس تاویل مین تین فائدے ہین ١ ربط آیت سابقہ ٢ ربط آیت لاحقہ (کہ جب جنت اسکی رضا پر ہے تو اسکی عبادت مین صبر و ثبات کرو ٣ دفع اعتراض کہ قرآن شان نزول پر مخصوص و موقوف ہوا جاتا ہے اگر قول ملائکہ مانا جائے اس لیے کہ کوئی قرینہ حالی و مقالی نہین صرف روایت سے ایسا مانا جاتا ہے اور یہ امر خلاف اصول و عنوان معقول ہے لیکن جنتیون کی طرف اسکی نسبت بلا تکلف ہو سکتی ہے **ف** علاوہ اس تاویل کے دوسرا جواب یہ ہے کہ اخبار و قصص قرآنی کا کسی بیان خارجی سے تعلق و توقف ممتنع نہین بلکہ کثیر الوقوع ہے اور یہ بھی حالت جبریل کی خبر ہے اور ممکن نہین کہ یہ فعل اللہ تعالی کیطرف منسوب ہو ورنہ اسکی اجازت پر توقف نہو تا پس ضرور ہوا کہ اسکا قائل کوئی قرار دیا جاے اور وہ خواہ اہل جنت ہین خواہ ملائکہ اور ملائکہ کے قول بھی قرآن مین مذکور ہین

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۭ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۝ ۱۵ع

رب آسمانون کا اورزمین کا اور جو ہی درمیان مین اُن دونون کے پس بندگی کر اُسکی اور صبر کر عبادت پر اُسکی کیا جانتا ہی تو اُسکا ہمنام

آسمانون اورزمین کا اور جو کچھ آسمان و زمین مین ہے ان سب کا رب ہے اُسی کی بندگی کر اور جو مصائب وتکرہ اُسکی اطاعت وعبادت مین پیش آئین اونپر صبر کر کیا تجھے اُسکا کوئی ہمنام معلوم ہے (معالم) لیس اللہ کا ہمنام کوئی بطور حق نہین اگرچہ مشرک بزعم فاسد کوئی ہمنام قرار دین - یا اسم پاک (اللہ) دائمی طور پر مشرکین ومنکرین کی دست اندازی سے محفوظ ہے انہین نہ کوئی شریک ہوا نہ ہوگا ف جبکہ نام مین کوئی شریک نہین تو تعظیم وعبادت مین کون شریک ہوسکتا ہے

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ۝ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ

اور کہتا ہے آدمی جب مرگیا مین کیا نکالا جاؤنگا زندہ کیا نہین یاد کرتا آدمی

مرجاؤنگا تو پھر زندہ ہوکر	اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ۝	آدمی کہتا ہے جب مین
ممکن نہین (تردیداً فرمایا)	ہمنے پیدا کیا ہمنے اُسکو پہلے سے اور نہ تھا کچھ	اُٹھایا جاؤنگا یعنے ایسا

کیا آدمی یاد نہین کرتا کہ ہم نے اُسے پیدا کیا اس سے پہلے اور وہ کچھ نہ تھا مسئلہ ان آیات سے نفی ہیولیٰ پر دلائل قاہرہ قائم ہین اس لیے کہ ہیولیٰ شی ہے اور آدمی قبل آدمی ہونے کے کوئی شے نہ تھا پس ہیولیٰ بھی نہ تھا اور نہین ہوسکتا ہے کہ انسان کا مادہ شے ہو سکے۔

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝

پس قسم ہے تیرے رب کی البتہ جمع کرینگے ہم اونکو اور شیاطین کو پھر حاضر کرینگے ہم اونکو گرد دوزخ کے زانو کے بل گرتے ہوئے

قسم ہے تیرے رب کی ہم اونکو ضرور جمع کرینگے اور شیاطین جو بہکاتے تھے اونکو بھی ہم حاضر کرینگے دوزخ کے گرد گرد زانو کے بل گرے ہوئے تاکہ مومنین کو سرور اور کفار کو ذلت مزید ہو ابن کثیر جب قیامت کے ہول سے جن والنس مخلوط ہوجائینگے اور متحیر ہونگے کہ کیا آفت ہے ابلیس کہیگا مین تمکو اسکی خبر دیتا ہوں مشرق کی طرف جائیگا دیکھے گا کہ فرشتون نے زمین کو گھیر لیا مغرب مین آئیگا یہی معاملہ پائیگا جنوب وشمال مین یہی حال دیکھکر کہے گا آج بھاگنے کی جگہ نہین ہے اسی اضطراب مین ایک راہ تاریک نظر آئیگی جسمین معہ ذریات داخل ہوگا اور دوزخ پر جانکلے گا پاسبانان جہنم الزاماً کہین گے کیا تجھے اللہ تعالیٰ نے جنت مین جگہ نہ دی کہ یہان آیا ہے شیطان کہیگا یہ دن الزام وعتاب کا نہین آج اللہ تعالیٰ اگر مجھپر فرض کرے تو سب سے زیادہ ادا کرون فرشتے کہینگے اللہ نے تجھپر ایک بات فرض کی ہے وہ کہیگا کیا حکم ہوگا آگ مین چلا جا تب شیطان آئیگا اور ذریات سمیت دوزخ مین پھینکدیا جائیگا۔

[illegible] نفی ہیولیٰ کی نفی نہین ہوئی [illegible] مقتضی ہے [illegible] ۱۲

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ۚ ثُمَّ لَنَحْنُ

پھر نکال لینگے ہم ہر گروہ سے جو انکا سخت ہے رحمٰن پر بغاوت میں پھر ہم

اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا

خوب جانتے ہین انکو کہ وہ اولی ہین ساتھ جہنم کے دخول کے

پھر ہم ہر گروہ سے اوسکو علیحدہ کرلین گے جو اللہ تعالی پر زیادہ سرکشی وبغاوت کرنے والا تھا ہم جانتے ہین اونکو جو دوزخ مین داخل ہونے کے زیادہ تر سزاوار ہین - یعنے ہر فرقے اور ہر دین سے بڑے نافرمانون کو چھانٹ لین گے اور اس انتخاب مین غلطی ممکن نہین اس لیے کہ سزاوار سزا و لائق دخول جہنم کو ہم خوب جانتے ہین **ف** آیت دال ہے کہ ہر مذہب والے اور ہر گروہ کے آدمی بجالت بغاوت وعصیان دوزخ مین جا سکتے ہین کوئی فرقہ محفوظ و مامون نہین جیسا کہ خود ارشاد فرماتا ہے۔

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۚ ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

اور نہین کوئی تم مین مگر جانے والا اس مین ہے رب پر تیرے قطعی حکم کیا گیا پھر نجات دینگے ہم انکو جو متقی ہوئے

وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا

اور چھوڑ دینگے ہم ظالمون کو اوس مین گرے ہوئے

ف آیت مین کئی بحثین ہین **اول** (منکم) خطاب ہے اونھین کیطرف جنکا ذکر ہو رہا ہے یعنے تم سب اے منکرو دوزخ مین جاؤ گے اور تقوی سے مراد حقیقت ایمان ہے یعنے باوجود آلائش گناہ و افعال تباہ دل مین خوف ندامت ایمان موجود تھا وہ بعد سزا نجات پائین گے اور ظالم سے مراد کافر ہین **دوم** خطاب عام ہے مگر ورود سے مراد قرب ہی یعنے گردو قریب جہنم سب آئین گے پھر متقی دخول سے نجات پائین گے اور عاصی رہجائین گے **سوم** مراد اس سے پل صراط ہے جسپر سب کو جانا ہے اور اسکی تائید احادیث سے ظاہر ہے **ترمذی** سدی نے کہا مین نے مرۂ ہمدانی سے اس آیت کے بابت پوچھا تو اونھون نے بروایت عبداللہ بن مسعود آنحضرتؐ سے حدیث نقل کی کہ آدمی دوزخ پر وارد ہونگے پھر حسب اعمال اوس سے پار ہونگے کوئی مثل برق کے کوئی مثل ہوا کے کوئی مثل تیز گھوڑے کے کوئی مثل شتر سوار کے کوئی مثل دوڑنے والے آدمی کے کوئی مثل معمولی رفتار کے **ابن کثیر** کہا جابر بن عبداللہ نے کہ سب داخل ہونگے سلمان نے حضورؐ سے روایت کی کہ نیک و بد سب داخل ہونگے مگر مومنون کے لیے آگ سرد وسلام ہوجائیگی جس طرح حضرت ابراہیمؑ کے لیے یہانتک کہ مومنین کی ٹھنڈک سے دوزخ مین آواز پیدا ہوگی - پھر اللہ ایمان والون کو نجات دیگا مگر یہ حدیث غریب ہے **لیکن** احادیث صحیحہ وآیات صریحہ مین آچکا ہے کہ اکثر ایمان والے دوزخ کے قریب بھی نجائین گے جیسا کہ فرمایا لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا یعنے نہ سنین گے آواز دوزخ کی عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ دوزخ سے دور رہین اور فرمایا کہ جس کے پاؤن راہ خدا مین

غبار آلود ہوئے اُسے آگ مَس نہ کریگی لہذا ورود سے داخل مراد نہیں بلکہ وہی جو حدیث مین وارد ہوا یعنے پل پر گزرنا دوم حتم بمعنے وجوب ہے اور مذہب یہ ہے کہ اللہ پر کوئی شے واجب نہین ہوتی۔ **جواب** حق سبحانہ تعالیٰ پر وجوب بمعنے اضطرار و لزوم مواخذہ ممتنع ہے اس لیے کہ افعال باریتعالیٰ اضطراری نہین ہوکرتا ہے اختیار سے کرتا ہے اور کون ہے جو اُس سے مواخذہ کرے البتہ وجوب اس معنے سے کہ وقوع اُسکا یقینی ہے مظنون نہین جو کچھ اُسنے فرمایا ہے وہ سب ضرور ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنے اختیار اور ارادے سے اسے ضرور کریگا پس یہ ضرورت اختیاری ہے اور ممنوع ضرورت اضطراری ہے

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ

اور جب پڑھی جاتی ہین اُنپر آیتین ہماری کھلی ہوئین کہتے ہین جو کافر ہوئے اُنسے جو ایمان لائے کون گروہ

خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا

اچھا ہے قیام گاہ مین اور عمدہ ہے مجلس مین

ف کفار خوش حال دولتمند اس لیے فخر و غرور کرتے اور مومنین مسکین مفلس تھے اور ایمان والون کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ارشاد ہوا کہ جب ہماری آیات بینات یعنی وعدہ و وعید ذکر شقی و سعید سے پڑھی جاتی ہین تو اور کیا جواب دین یہی کہتے ہین دیکھو ہم دونون مین کس کے مکان اسباب نفیس ہم نشین اسباب مجلس عمدہ ہے۔ اس کے رد مین فرمایا۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا

اور کسقدر ہلاک کیے ہمنے پہلے اُن سے گروہ کہ وہ اچھے تھے اسباب اور نمائش مین

ان متکبرون سے پہلے کتنے گروہ ہم ہلاک کرچکے ہین جو ان سے ساز و سامان اور نمائش و شان مین اچھے تھے۔ تو انکو دولتمندی کیا فائدہ دیگی معالم (رئیا) ہمزہ سے بمعنے سیرابی بھی ایک قرات مین آیا ہے یعنے مکان اور مشرب مین اچھے تھے۔

قُلْ مَنْ كَانَ فِى الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ

کہدیجیے جو ہوتا ہے گمراہی مین تو بڑھاتا ہے اُسکے لیے رحمٰن بڑھانا یہانتک کہ جب دیکھینگے وہ اُسے

اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ۭ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا

خواہ عذاب خواہ قیامت تو جان لینگے کون بدتر ہے مکان مین اور کمزور ہے جتھے مین

آپ کہدیجیے جو گمراہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے خوب ترقی دیتا ہے یہانتک کہ جب وہ عذاب جسکا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے دیکھیگا خواہ ہول قیامت جان لیگا کہ کس کی جگہ بدتر تھی اور کسکا لشکر کمزور ہے **بحث** یہ ضرور نہین کہ ہر کافر دولتمند ہو نہ یہ کہ ہر مومن مفلس **جواب** کہا صاحب تفسیر کبیر نے

سکتا ہے **فَلْيَمْدُدْ** د بمعنے مہلت ہو یعنے فوراً گرفت نہین کرتے **ف** ممکن ہے کہ بڑھانا اعتباری ہو یعنے کافر گو مفلس ہو باعتبار آخرت تو انگر ہے اور مومن سلطنت پائے تب بھی مسکین ہے اور جائز ہے صرف دولتمندان منکر کے لیے ایسا فرمایا ہو عام حکم نہو **عذاب** ہزیمت و مغلوبی یا نامجاہدین سے اور قتل و قید و عبد و کنیز بننا۔ جزیہ دینا۔ یا عذاب وقت موت یا عذاب قبر **ساعت** قیامت اور اسکی آفتین یا وہ عذاب جہنم جو ہوگا **مکان** بمقابل مقام **جند** اس لیے فرمایا کہ جسپر فخر ہے اُسی مین مومنین کا فضل آنکھون سے دیکھ لینا **مسئلہ** مسلمانون کے افلاس و مسکنت و شکستہ حالی پر ہنسنا اور دولتمندون کی شان و شوکت پر اونکی عظمت دل مین جمانا اشارات قرآنی سے مذموم ہوگیا

وَيَزِيدُ اللّٰهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۭ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ

اور زیادہ کریگا اللہ اونکو جو راہ پر آئے رہنمائی اور باقیات نیک خیر ہے پاس تیرے رب کے

ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝

ثواب مین اور بہتر ہے بازگشت مین

اللہ تعالیٰ اُنکو جو راہ راست پر ہین ہدایت و رہنمائی مزید عطا فرماتا ہے اور اعمال صالحہ جو باقی رہنے والے ہین وہ اللہ کے نزدیک خیر ہین اور عوض دینے کے لیئے بہت اچھے ہین **ف** معلوم ہوا کہ ایمان کے لیے مراتب متفاوت ہین جیساکہ ارباب تصوف کے نزدیک ثابت ہے اور جسطرح حضرت مقصود غیر منتہی ہے قصد و منزل مقصود بھی غیر منتہی ہے پس ہر سالک کے لیے حاجت ہادی باقی **معالم** خباب بن ارت نے کہا کہ مین مرد آہنگر تھا میرا کچھ قرض عاص بن وائل پر تھا مین اُس سے مانگنے گیا وہ بولا جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کفر نہ کریگا مین تجھے کچھ نہ دونگا مین نے کہا واللہ مین آنحضرتؐ سے انکار نہ کرونگا یہانتک کہ تو مرے پھر زندہ ہو بولا جب مین مر کر جیون تو میرے پاس آنا میرے پاس مال و اولاد ہے اُسمین سے تجھے دیدونگا نازل ہوا

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ۝

کیا دیکھا تو نے اُسے کہ کفر کیا آیتون سے ہماری اور کہا البتہ دیا جاؤنگا مین مال اور اولاد

کیا تو نے دیکھا اُس کافر یعنے ابن وائل کو جس نے ہماری آیتون کو جھٹلایا اور کہا کہ اگر مر کر جیونگا تب بھی مال و اولاد مجھے ملین گے پھر تردید کی ۔

اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝

کیا جان لیا غیب کو یا لے لیا پاس سے رحمٰن کے اقرار

یعنے اس مدعی باطل نے کیا غیب کی بات جان لی یا پروردگار سے عہد لیا ہے جو ایسا زعم کرتا ہے

كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۙ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا

کچھ نہین لکھ لیتے ہین ہم اُسے کہتا ہے اور بڑھاینگے ہم اُسکے لیے عذاب سے بڑھانا اور وارث ہونگے ہم اُسکے جو کہتا ہے اور آئیگا وہ ہمارے پاس تنہا

یہ دعویٰ اُسکا کچھ نہین جو وہ کہتا ہے ہم وہ لکھے لیتے ہین اور ہم اُسکا عذاب بڑھادینگے اور جو وہ کہتا ہے یعنے مال و اولاد اُسکے ہم وارث ہونگے اور وہ ہمارے پاس تنہا و بیکس آئیگا۔

ع ۵ / ۱۷

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ۙ كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ

اور بنائے سوائے اللہ کے معبود تاکہ ہون وہ اُنکے عزت کچھ نہین اب انکار کرینگے عبادت سے اُنکی

وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا

اور ہوجائینگے اُنپر مخالف

کفار نے اللہ کے سوا دوسرون کو معبود بنایا ہے اس لیے کہ یہ آلہ باللہ اُنکے لیے موجب عزت ہوجائین یہ کچھ نہین قریب ہے کہ جب عذاب دوزخ معاینہ کرین اور اپنے معبودون کی ذلت و رسوائی و مجبوری دیکھین تو انکار کرین اونکی عبادت سے اور اُنکے مخالف و معاند ہوجائین۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا

کیا نہین دیکھا تونے ہمنے بھیجا شیطانون کو کافرون پر بھڑکاتے ہین اُنکو خوب بھڑکانا

کیا تونے نہین دیکھا کہ ہم نے کافرون پر شیطانون کو بھیجا کہ اُنھین اچھی طرح بھڑکائین اپنی جگہ سے ہلائین ف شیطان کی اطاعت قہری ہے یعنے وہ بھی بدون حکم کچھ نہین کرسکتا۔ اور خصوصیت کفار کی اس لیے کہ پورا فریب اسکا سوائے کفار کے اورون پر نہین چلتا۔ اور یہ بھی مفہوم ہوتا ہے کہ شیطان حرکت دیتا اور بہکاتا ہے مجبور نہین کرسکتا حدیث مین وارد ہوا کہ شیطان آدمی مین دوڑتا ہے جیسے خون رگون مین ۱۲

اصل اسکی ازز ۱۲

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا

پس نہ جلدی کر اُنپر نہین ہے مگر گنتے ہین ہم اُنکو گننا

یعنے اُنکے عذاب مین جلدی نہ کیجیے ہم اُنکی مدت مہلت اچھی طرح گن رہے ہین وقت پورا ہوا اور عذاب آیا پھر کچھ تصریح کی۔

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ۙ وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا

وقف لازم

جسدن جمع کرینگے ہم متقیون کو طرف رحمن کے مہمان اور چلا لینگے ہم گناہگارون کو طرف جہنم کے پیاسے

جس دن ہم پرہیزگارون کو حضرت رحمن کے حضور مین مثل مہمان عزیز و مسافر کریم کے جمع کرینگے اور گناہگارون کو جانورون کی طرح پیاسے دوزخ کی طرف ہکائینگے وفد آنے والے جو کسی قوم کیطرف سے سلاطین و مشائخ کے پاس بطور مہمان آئین ورد تشنہ۔ یا پیادہ پا یعنے ان دونون

کی حقیقت کھلجائیگی مومن جو آج خائف خستہ بمنزل نظر آتے ہین جنت مین ایسے عالی رتبہ ہونگے اور مجرم جو یہان موٹے تازے ہین جہنم مین یون خوار ورسوا پڑے ہونگے ف اور کچھ نہو مگر یہ نسبت کہ متقی حضرت رحمن کے حضور مین مجتمع ہونگے عاشقون کے جان ومال فدا کردینے کے لیے کافی ہے۔

لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۘ

نہ مالک ہون گے شفاعت کے مگر وہ کہ لیا اُسنے پاس سے رحمن کے عہد

کوئی کسی کی شفاعت پر قادر نہوگا یا کوئی کسی کی شفاعت سے بچ نہ سکیگا مگر وہی کہ حضرت حق سبحانہ تعالی سے اپنی مغفرت ونجات کا عہد لے چکا ہو ف یہ عہد لا الہ الا اللہ ہے اور ایمان ہے حدیث مین وارد ہوا کہ نمازی اللہ کے ذمے اور عہد مین ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۗ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ۙ

اور کہا بنا لیا رحمن نے ولد بیشک لائے تم بات بری

اد بڑا اور باطل امر اور کافرون نے کہا اللہ تعالی نے لڑکا بنایا ہے اے کافرو تم یہ بہت بُری بات کہتے ہو۔ پھر اس افترا ے باطل کی شناعت اور انسان کی گستاخ کاری ذکر فرمائی۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۙ

قریب ہین آسمان پھٹ جائین اس سے اور پھٹ جائے زمین اور گر پڑین پہاڑ کانپ کر

قریب ہے کہ آسمان اس پھٹ جائین اور زمین شق ہو اور پہاڑ گر پڑین قول کی نحوست وہیبت سے

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۚ

یہ کہ پکارین واسطے رحمن کے ولد

لرز کر یہ کہ حضرت رحمن کے لیے ولد قرار دین سوائے گستاخ ونکمے آدمی کے کوئی مخلوق متحمل نہین کہ ایسا جھوٹا کلمہ اپنے رب تعالی شاہنشاہ دوعالم کے حق مین زبان سے نکالے بلکہ کہنا کیسا سُن بھی نہین سکتا ابن کثیر نے کہا کہ جب اللہ تعالی نے زمین و آسمان بنایا ہر درخت آدمی کے نفع کے لیے تھا جب سے آدمی ایسی بری بات کہنے لگے زمین مین زلزلہ اور درختون مین کانٹے ظاہر ہوئے۔ اور کعب احبار نے کہا جب یہ بات آدمی نے کہی تو فرشتے غضبناک ہوئے اور دوزخ کی آگ بھڑکنے لگی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ بڑا صابر و متحمل ہے کہ آدمی اُسکے ساتھ شرک کرین اور وہ پرورش فرماتا جاے۔

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۗ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا

اور نہین سزاوار ہے واسطے رحمن کے کہ بنالے ولد نہین کوئی آسمانون اور زمین مین مگر

حالانکہ سزاوار شان حضرت | اِنّ الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝ | رحمن نہین ہے کہ کسی کو
رب کا بنائے مخلوق آسمانی | آئیگا رحمن کے حضور مین غلام بنکر | ہو یا زمینی مگر حضرت

پروردگار رتہار مین عبد و مملوک و مبتذل و خادم ہے ذکر عبودیت سے محل استدلال مین ایک مسئلہ لطیف اور ضابطہ مسلم کیطرف اشارہ ہے مسئلہ ولد غلام نہین ہوسکتا اس لیے کہ ولد وارث و آزاد و محبوب ہے اور غلام خادم و مبتذل و مملوک ضابطہ غلام ولد نہین ہو سکتا اس لیے کہ مملوکیت و مالکیت مین منافات ہے اور والد و ولد مین مجانست۔

لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۝
اور البتہ گھیر لیا انکو اور گن لیا انکو گننا اور سب کے سب آئینگے پاس اُسکے دن قیامت اکیلے

اللہ تعالی نے تمام آسمانی اور زمینی مخلوق کو گھیر لیا اُنپر قادر ہے جو چاہے کر ڈالے اور اُنھین گن لیا۔ اونکی ہر ہر چیز سے خبردار ہے اور سب کے سب قیامت کے دن اُسکے حضور مین تنہا بے یار و مددگار آئینگے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝
بیشک جو ایمان لائے اور کیے کام نیک بنائیگا اُنکے لیے رحمن دوست

یعنے جو ایمان والے صالح ہین اونکے لیے اللہ تعالی دوست اور مددگار بنا دیگا (وہ تنہا و بیکس کیون رہنے لگے) کبیر (ود) کے دو معنے ہین ۱ یہ کہ اللہ دوسرون کو اُسکا دوست بنا دیتا ہے جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا کہ جب بندہ حق سبحانہ تعالی کی رضا طلب کرتا ہے اور دوام طلب و اطاعت مین رہتا ہے تو اللہ تعالی اُسے محبوب بنا لیتا ہے اور جبریل سے فرماتا ہے مین فلان بندے کو دوست رکھتا ہون تم بھی اُس سے محبت رکھو پھر جبریل اُسے دوست رکھنے لگتے ہین اور آسمان والون مین پکار دیتے ہین کہ فلانے بندے کو اللہ تعالی دوست رکھتا ہے تم بھی دوست رکھو تو آسمان والے اُسے دوست رکھنے لگتے ہین پھر زمین پر قبول اوتار اجاتا ہے اور اللہ جب بندے کو مبغوض بناتا ہے تو اسی سلسلے سے زمین پر اُسکے لیے بغض و مردودیت نازل کی جاتی ہے اور دوسری روایت مین ہے کہ جب بندہ اللہ کا رضا جو ہو جاتا ہے تو اللہ تعالے جبریل سے فرماتا ہے کہ فلان بندہ میری رضا کا خواہان ہے میری رحمت اُسپر ہے تو جبریل کہتے ہین رَحْمَةُ اللہِ عَلٰى فُلَانٍ اور حاملان عرش اور جو اُنکے اردگرد ہین یہی کہتے ہین پھر ساتون آسمانون کے فرشتے یہی کہتے ہین پھر زمین پر یہ حکم اوتار اجاتا ہے ۲ یہ کہ وُدّ بمعنے محبوب ہے یعنے اللہ تعالی اُسکے لیے وہ شے مہیا کر دیتا ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے پھر کہا تاویل اول اولی ہے اس لیے کہ حضورؐ سے بھی منقول ہے۔

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ۝

پس نہین ہے مگر آسان کیا ہمنے قرآن کو زبان پر تیری کہ بشارت دے تو اُسکے ساتھ پرہیزگارون کو اور ڈرا اسکے ساتھ سے قوم جھگڑالو

ہم نے قرآن کو اسی لیے آپ کی زبان پر آسان کر دیا عربی مین نازل فرمایا اُسکی فہم عطا کی تاکہ پرہیزگارون کو رضاے حق وعطاے جنت کی بشارت سناد تجیے اور جو لوگ جھگڑالو منکر حجتی ہین اُنھین ڈرا ئیے مسئلہ پیغمبر پر اور آپ کے طفیل سے ہر واعظ عالم مفسر پر جو قرآن سمجھنے کا قصد کرے قرآن آسان کر دیا گیا ہے مگر کلمہ لسان بتارہا ہے کہ حفظ زیادہ تر آسان ہے مسئلہ تعلیم قرآن لفظاً ہو یا معنےً پیغمبر اور تمام علما پر بقدر ضرورت واجب ہے مسئلہ وعظ مخصوص بعصاۃ وکفار نہین اس لیے کہ جسطرح ڈرانا فرض ہے خوشخبریان سناکر دل بڑھانا بھی واجب ہے مسئلہ وعظ مین امر بالمعروف ونہی عن المنکر ونعیم جنت وعذاب نار دونون کا بیان لازم ہے

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ۭ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝ ع

اور کسقدر ہلاک کر ڈالے ہمنے پہلے اُن سے گروہ کیا پاتا ہے تو اُنمین سے ایک یا سنتا ہے تو اُنکی آہٹ

ہم نے تم سے پہلے کس قدر لوگ ہلاک کر ڈالے تمام گزرے ہوؤنکا تصور کر کے سمجھ لو اور ایسا نابود کر دیا کہ تم کسی ایک کی آواز سنی تک نہین سن سکتے اور کسی کا اُن مین پتا اور نشان نہین ہے۔

ف پس اے غافلو تم کس خیال مین ہو جس طرح وہ نہ رہے تم بھی نہ رہوگے۔

مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ طٰهٰ

اسکا نام سورۂ طٰہٰ ہے اس مین ایک سو پچاسی آیتین ہین مکے مین نازل ہوئی (کبیر) اتقان ایک سو بیاسی یا چوراسی آیتین ہین۔ اس مین حضرت موسیٰ کا وادی ایمن مین مشرف بہ نبوت ہونا مذکور ہے۔

طٰهٰ ۚ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۙ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۙ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ

نہین اُتارا ہمنے تجپر قرآن کہ تو رنج مین پڑے مگر نصیحت ہے اُسکے لیے کہ ڈرے اُتارنا ہے اُس سے جسنے

خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۭ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝

بنائی زمین اور آسمان بلند رحمن عرش پر غالب ہوا

طٰہٰ اسمین قاریون کا اختلاف ہے کبیر کہا ابو عمرو نے ط مفتوح ہ مکسور ہے کہا اہل مدینہ نے فتح و کسر کے درمیان مین ہے کہا ابن کثیر وابو عامر نے دونون مفتوح ہین اور حمزہ وکسائی دونون کو مکسور پڑھتے ہین۔ زجاج نے کہا ط مفتوح اور ہ ساکن ہے اسکی مراد مین کلام ہے یہ احرف

تفسیر قرآن واجب ہے

استواء علی العرش

مقطعات سے ہے ۲ قسم ہے ۳ نام ہے اللہ کے ناموں سے (معالم) کبیر اکثر کے نزدیک یہ کلمہ ہے یٰس کے معنے یا رجل کہا سعید بن جبیر نے حبشی زبان ہے کہا قتادہ نے سریانی ہے کہا عکرمہ نے حبشی ہے کہا کلبی نے لغت عک ہے۔ اسکے علاوہ اور وجوہ بھی مذکور ہیں تفسیر محروم۔ محروں اور بمعنے رنج و تعب بھی آیا ہے مشکوٰۃ ابن عباسؓ نے حضور سے روایت کی ہیں نے قرآن کی پیروی کی نہ دنیا میں بہکے نہ آخرت میں محروم رہے اور یہ آیت پڑھی کبیر یہ سورت ابتدائے اسلام میں اتری جب کفار غالب مسلمان خائف تھے ارشاد ہوا قرآن اس لیے نہیں کہ تم اس سے محروم و مغلوب ہو بلکہ سعادت دارین عطا کرینگے تو تقی شقاوت نہیں سعادت پر دال ہے معالم مشرکین آپکی عبادت شاقہ دیکھکر کہتے کہ قرآن انکی مشقت و تعب کے لیے ہے ارشاد ہوا یہ زعم باطل ہے کبیر ابوجہل وغیرہ نے کہا اپنے باپ دادے کا دین ترک کیا شقاوت نصیب ہوئی ارشاد ہوا کہ یہ غلط ہے ابوسعودؔ آپ منکرین کی بغاوت سے نہایت محزون و غمگین تھے تسکیناً ارشاد ہوا کہ قرآن اس لیے نہیں بلکہ صرف ڈرنے والوں کے لیے نصیحت ہی ہے تفسیر مراد رحمٰن ہے اسمائے الٰہی اسکی تفصیل صفحہ ۴ ہ میں قابل ملاحظہ ہے حاصل قرآن اس لیے نہیں اتارا کہ تم مشقت و محرومی میں پڑو یا لوگ اس کے انکار سے شقی ہو جائیں (اس لیے کہ غرض نزول قرآن ہدایت ہے اور ضلالت اپنی شامت ہے) بلکہ یہ نصیحت ہے جس سے ڈرنے والوں کو نفع ہے یہ اتارا ہے اس ذات پاک کا جس نے زمین و آسمان بنایا وہ رحمٰن جو عرش پر مسلط ہوا جہاں وہم و قیاس نہ جا سکتا تھا وہاں اسکی سلطنت ہے۔

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی ٥ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ

اُسیکے لیے ہے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور جو انکے بیچ میں ہے اور جو ہے نیچے گیلی تر کے اور اگر تو ظاہر کرے بات کو

فَاِنَّهٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰی ٥

تو بیشک وہ جانتا ہے پوشیدہ اور چھپے کو

اُسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے مثل ملائکہ و جنت وغیرہ کے اور جو زمین میں ہے مثل حشرات الارض و معدنیات و نباتات و حیوانات وغیرہ کے اور جو آسمان و زمین کے درمیان میں ہے مثل رعد و ہوا و برق و سحاب وغیرہ کے اور جو گیلی تر کے تلے ہے مثل ہوا و ظلمات وغیرہ کے تو قول کو ظاہر کرے تو کچھ زیادہ فائدہ نہیں اس لیے کہ وہ جانتا ہے چھپی اور چھپائی ہوئی شے کو یعنی جہر و خفی دونوں مساوی ہیں ثرے گیلی تر زمین کے تلے ابن کثیر کعب سے مروی ہے کہ آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ زمین کے تلے پانی پھر پانی کے تلے زمین پھر اسکے تلے پانی اسکے تلے زمین اسکے تلے پانی اوسکے تلے زمین پھر اوسکے تلے پانی اوسکے تلے زمین پھر اسکے تلے پانی اسکے تلے زمین اسکے تلے

صخرہ ہے اور صخرے کے تلے فرشتہ پھر فرشتے کے تلے حوت دونوں جانب اس حوت کے عرش سے معلق ہیں پھر اسکے تلے ہوا ہے اور تاریکی ہے اس سے آگے علم مخلوق کی رسائی نہین - دوسری حدیث مین ہے کہ آپ سے سوال کیا گیا تو فرمایا زمین کے تلے پانی اور پانی کے تلے تاریکی اُسکے تلے ہوا اور ہوا کے تلے تری ہے اور فرمایا آگے علم مخلوق قطع ہو گیا اور آنسو چشم مبارک سے جاری ہوئے سائل جب چلا گیا تو کہا یہ جبریل تھے ابن کثیر کہا ابن عباسؓ نے سر وہ جو آدمی دل مین چھپاسے - اخفیٰ جو انسان سے مخفی ہو -

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝
اللہ نہین کوئی معبود مگر وہی اُسکے لیے ہین نام اچھے

اللہ ہی ہے کوئی معبود اُس کے سوا نہین اسماے حسنیٰ اوسی کے لیے مخصوص ہین انکا ذکر صفحہ ۱۳۳ جلد ۲ مین گزر گیا -

وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ
اور کیا آئی تیرے پاس خبر موسیٰ کی جب دیکھی آگ تو کہا اپنی بی بی سے ٹھہرو مین نے دیکھی

آپکو حضرت موسیٰ کی خبر بھی معلوم ہے جب آگ دیکھی تو اپنی بی بی سے کہا تم ٹھہرو مین نے آگ

نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝
آگ شاید لاؤن مین تمھارے پاس اس مین سے کوئی چنگاری یا پاؤن مین آگ پر کوئی رستہ

دیکھی ہے شاید اُسمین سے کچھ آگ تمھارے پاس لاؤن یا کوئی رہبر وہان پاؤن ابن کثیر آیت مین اشارہ ہے کہ اُسوقت تاریکی چھائی تھی جس کے لیے کلمۂ (قبس یعنی شعلۂ نور) کا استعمال ہوا اور سردی بھی غالب تھی جو کلمۂ (نار) سے مستفاد ہے - اور راہ بھی بھولے تھے جس کے لیے رہ ہدایت آیا ہے عرائس مین یہ ایک قصہ ہے ابتداے حال حضرت موسیٰ کا جبکہ فرعون کے خوف سے مصر چھوڑ کر مدائن مین گئے اور حضرت شعیب کے صاحبزادی سے نکاح ہوا بعد مدت اپنے وطن کا پھر عزم کیا بی بی صاحبہ کو لیکر چلے فرعون کے ڈر سے آبادی چھوڑ کر ویرانے کی راہ لی تو ایک جنگل مین شام ہوئی ابر چھایا پانی برسا جاڑے کی شدت اندھیری گھری ہوئی اوسپر طرہ یہ کہ بی بی صاحبہ کو دردزہ شروع ہوا حضرت موسیٰ نے چقماق سے آگ نکالنا چاہا کچھ فائدہ نہوا متحیر و منتشر ادھر اودھر دیکھتے تھے کہ ایک جانب سے روشنی نظر آئی سمجھے آگ ہے بی بی صاحبہ کو تسکین دیکر چلے دیکھتے ہین کہ آسمان سے زمین تک ستون نور ہے آگ کی نورانیت بڑھتی جاتی ہے مگر اُسی کے ساتھ درخت سرسبز شاداب نظر آتا ہے - دھوین کا نام نہین آپ حیرت و ہیبت سے خائف و لرزان تھے

یا اکہ قدم پیچھے رکھیں یا ضرورت نے سٹنے نہ دیا آگے بڑھے۔

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ۝ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝

پھر جب آئے اس آگ کے پاس پکارے گئے اے موسیٰ میں بیشک رب تیرا ہوں پس نکال جوتے اپنے بیشک تو وادی پاک طوی میں ہے

جب حضرت کلیم اس روشنی کے قریب پہونچے غیب سے خطاب ہوا اے موسیٰ بیشک میں ہی تیرا رب ہوں اپنے پاؤں سے نعلین نکال تو تو وادی مقدس میں ہے جسکا نام طوی ہے کبیر مروی ہے کہ حضرت موسیٰ نے نور عظیم دیکھا اور تسبیح ملائکہ سنی آنکھوں پر دونوں ہاتھ رکھ لیے خطاب ہوا اے موسیٰ عرض کی لبیک اے رب میں کلام تو سنتا ہوں مگر جمال مبارک نظر نہیں آتا حضور کہاں ہیں ارشاد ہوا ہم تیرے ساتھ ہیں سامنے ہیں پیچھے ہیں تجھے ہر جانب سے گھیرے ہیں تیری ہستی سے زیادہ تر تجھ سے قریب ہیں ناگاہ شیطان لعین آیا اور خطرہ ڈالا کیونکر معلوم ہو کہ یہ کلام اللہ کا ہے آپ نے جواباً کہا میں یہ کلام قدسی اپنے فوق و تحت و پیش و پس و راست و چپ سے سنتا ہوں میرے تمام اجزاے بدن کان ہیں ہر بن مو سے یہ نداے روح پرور آرہی ہے ۵ بہر جال دوست زہر موے دیدہ ام ہا من گفتگوے یار زہر مو شنیدہ ام ﴿نعلیک﴾ کہا گیا کہ یہ نعلین حمار مردے کے چمڑے کی تھیں اور کہا گیا کہ بغرض تبرک وادی مقدس یہ ارشاد ہوا کہ موسیٰ کے پاؤں اور موضع مبارک سے بلا واسطہ مس ہو ﴿ف﴾ یا یہ کہ وہ وادی موسیٰ کے قدم مبارک سے مقدس ہو جائے اس لیے کہ وادی گو محل تجلی حضرت الوہیت تھا مگر ایسے مہمان عزیز کے طفیل میں وہ محل تھا اور یہ منظور مکان تھا اور یہ کلین۔ کہا گیا کہ تعظیم محل تجلی حضور سے ﴿ف﴾ اس تعلیل سے اولیت برہنہ پائی کی واضح ہے ﴿مسئلہ﴾ قاعدہ چاہتا تھا کہ مقامات مقدسہ میں اور عبادات مقبولہ میں برہنہ پائی واجب ہو جائے جیسے مساجد و نماز لیکن حضور سے اجازت مروی ہے ﴿مسلم﴾ انس رض سے پوچھا گیا کہ آپ نعلین پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے کہا ہاں۔ پس وجوب نہ رہا اور اولیت باعتبار نظافت و ادب باقی ہے۔ ﴿لطیفہ﴾ اسمیں اشارہ تھا کہ ہماری راہ بے سامانی سے قطع کرنا چاہیے ﴿طوی﴾ کہا گیا معنے اسکے (دو بار) یعنے یہ وادی دو بار مقدس ہوا یا ندا اسے مکرر آئی۔ اور کہا گیا کہ بمعنے طے ہے یعنے وہ وادی جسے تم طے کر آئے ہو کبیر کہا عکرمہ و ابن زید نے کہ طوی نام ہے وادی کا۔ ﴿ربط﴾ جب قلب موسائی جذب فیوض سبحانی سے قابل و متحمل ہو گیا اور صلاحیت فہم معانی و امتثال اوامر سبحانی کا امتحان ہو چکا ارشاد فرمایا۔

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ۝ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ

اور میں نے پسند کیا تجھے تو کان رکھ اسکے لیے کہ وحی کی جاتی ہے بیشک میں ہی ہوں اللہ نہیں کوئی معبود مگر ہم پس توحید کر ہماری

اے موسیٰ میں نے تجھے | وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۝ | برگزیدہ و مقبول فرمایا
(تقدیم ضمیر متکلم سے جو | اور قائم کر نماز میرے ذکر کے لیے | دلالت حصر ہے اشارہ ہے

کہ یہ دولت ہماری ہی نوازش و عنایت سے ہے کوئی اور ذریعہ اور استحقاق نہین) اب تو کان لگا کر
سن جو حکم کیا جاوے اسمین کوئی شبہہ نہین کہ مین اللہ ہون کوئی معبود نہین مگر مین تو میری توحید
و پرستش کر اور نماز قائم کر تا کہ میری یاد حاصل ہو ف یہ پہلی آیت ہے جو حضرت موسیٰ کے ابتدائی
نبوت پر دال ہے (اخترتک) سے مراد نبوت ہے مسئلہ ابتدائے اسلام اور نبوت کا پہلا
حکم نماز ہے جو ایمان توحید و ترک شرک کے ساتھ ہی ارشاد ہوا مسئلہ پیغمبر اور ہر واعظ پر لازم ہے
کہ پہلے اپنے نفس کو مطیع کر لے تب وعظ سناوے جیسا کہ پہلے یہی فرمایا کہ تم ہماری توحید اور پرستش
کرو اور نماز پڑھو نکتہ انا اللہ الخ اشارہ ہے قبول ایمان کی طرف اور نماز اشارہ ہے عمل کی طرف
جیسا کہ صاحب مدارک نے کہا کوئی فریضہ بعد توحید کے نماز کے برابر نہین لذکری کہا فقہا نے
لام توقیت کا ہے یعنے اوقات ذکر الٰہی مین نماز پڑھو اسکے جاننے ہین ف اللہ کے یاد کرنے کے
وقتون مین نماز پڑھا کرو اس لیے کہ نماز خیر الاذکار و خیر الاعمال و خیر القربات ہے ف اللہ کے
ذکر کے وقت جو معین ہین (اور مراد اس سے حسب تفصیل حضرت شارع علیہ السلام اوقات
پنجگانہ ہین) نماز پڑھا کرو یہ تقریر تعین اوقات پر دال ہے ف کہا گیا کہ جب نماز خواب یا سہو
سے قضا ہو تو یاد آتے ہی پڑھو اسمین دو مذہب ہین ف یہ آیت دال ہے وجوب قضا پر اور
یہی مذہب ہے حنفیہ کا ف یہ کہ سہو و نسیان سے نماز کا وقت نہین جاتا بلکہ یاد آتے ہی پڑھ لے
تو گویا ادا پڑھی جیسا کہ ارشاد ہوا مَنْ نَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ أَوْ نَسِيَهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ
ذٰلِكَ وَقْتُهَا جو سو گیا یا بھول گیا نماز کو چاہیے کہ پڑھ لے جب یاد آوے یہی وقت اس نماز کا ہے
جو چھوٹ گئی تھی مگر ہم کہتے ہین کہ مراد اس سے رفع معاصی ہے یعنے گناہگار نہ ہوگا اس لیے کہ اسمین
کوئی خطا نہین ہے اور احکام قضا یعنے عدم تبدل تعداد رکعات و حکم جہر و سر وغیرہ سب ملحوظ رہینگے
مثلاً مقیم نماز ظہر بھولا یہانتک کہ سفر شروع ہو گیا اگر ادا ہو تو دو اور قضا ہے تو چار پڑھیگا اور
اس تاویل کے تسلیم کرنے سے ایک مشکل پیش آتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص ظہر بھولا اور ایسے
وقت یاد آئی کہ صرف چار رکعت پڑھنے کے مقدار دن باقی ہے یہ ظہر کا وقت ہے یا عصر کا اگر ظہر کا
وقت ہے تو عصر عمداً قضا ہوئی اور دونوں کا وقت ہے تو تکلیف مالا یطاق لازم آئی ف ابو سعود
نماز خالص میری ہی یاد کے لیے پڑھو شرکت و ریا نہو۔

إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ ۝

بیشک قیامت　آنیوالی ہے قریب ہے کہ چھپاؤں میں اسے کہ عوض دی جاوے　ہر جان　ساتھ اسکے کہ کیا

ساعۃ سے مراد قیامت اکاد معنے اسکے ارید یا معنے قریب اخفا بالکسر چھپانا اور بالفتح ظاہر کرنا پس یہ لغات اضداد سے ہے معالم ایک قراءت میں (لی نفسی) زیادہ ہے اور عرب جب کسی شے کو خوب چھپاتے ہیں تو کہتے ہیں ہم سے اپنی جان سے یا اپنی جان میں چھپاتے ہیں دوسروں پر کیونکر ظاہر کرینگے تسعی سے عمل مراد ہیں حاصل اے موسیٰ قیامت ضرور آئیگی اور قریب ہے کہ میں ظاہر کروں اور لوگ دیکھ لیں یا میں اُسکا علم اور اُسکے ہونے کے تصورات سے اوٹھا لونگا لوگ غافل دنیا کے

لہو ولعب میں تغیر ہوجائینگے اور اسوجہ سے کہ ہم ہر شخص کو کیسے کی جزا دیں

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَىٰ ۝

پس ہرگز نہ روکے تجھے اس حکم سے　وہ کہ نہیں ایمان لاتا　اور پیروی کی خواہش کا لینے پس تو ہلاک ہوجاوے

اے موسیٰ زنہار بہار سے اسکا یعنی ایمان و عمل سے وہ لوگ تجھے نہ روکیں جو ایمان نہیں لاتے اور اپنی خواہش کے تابع ہیں (اگر ایسا ہوا) تو تو ہلاک ہوجاویگا ربط بعد تعلیم عقائد و عطاء نبوت قصد فرمایا کہ قلب مشتاق او بار احکام کے تحمل مشقت سے سبک کرکے اور شگفتگی و تازگی عطا فرمائے ارشاد ہوا

وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ۝ قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا

اور کیا ہے یہ دہنے ہاتھ میں تیرے اے موسیٰ　کہا یہ　عصا ہے میرا تکیہ کرتا ہوں　اسپر اور پتے جھاڑتا ہوں

عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ۝

اپنی بکریوں پر اور میرے لیے اس میں ہیں کام اور بھی

اے موسیٰ تمہارے ہاتھ میں یہ کیا ہے عرض کی یہ میرا عصا ہے (جواب ختم ہوا مگر تلذذ و تکلم و شرف التفات و تفصیل جواب کے لیے عرض کرتے لگے) میں اسپر تکیہ لگاتا ہوں اس سے اپنی بکریوں کے لیے پتیاں جھاڑتا ہوں اور میرے دوسرے کام بھی اس سے متعلق ہیں سوال ما تاکہ طوالت کلام مقتضائے مقام تھی مگر جو لطف کلام محبوب میں ہے اپنے عرض میں کہاں اور مختصر جواب میں یہ بھی امید تھی کہ تفصیل کی فرمائش اور مخاطبات کثیرہ کی گنجایش ہو جواب طلب تفصیل امر موہوم تھا اور جواب طویل لذت موجود لہذا اسے غنیمت سمجھے ف (مآرب اخری) اس کلمے سے غایت علم و فطانت حضرت کلیم کی مفہوم ہوتی ہے آپکو یقین تھا کہ حق سبحانہ تعالیٰ کا سوال کسی اور امر اہم سے متعلق ہے نہ صرف استفسار ماہیت و صفات عصا کیونکہ نہ اس سے کمال متحقق نہ کوئی غرض متعلق ہے اور تفصیل تمامی محتملات متعذر لہذا جواب حاوی جملہ جزئیات دیا وجوہ کرامت بشر سے ایک علم

بیان عصائے موسیٰ علیہ السلام

کلیات ہے جو اُسے مجہولات پر من وجہ محیط کردیتا ہے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ انسان کو وہ علم کلیات سکھایا جس سے جان لیتا ہے اُسے کہ نہین جانتا تھا **صفت عصائے موسوی** کہا صاحب عرائس نے کہ جب حضرت موسیٰ عازم وطن ہوئے حضرت شعیبؑ نے جو آپکے خسر تھے کہا اس گھر مین جاؤ اور ایک عصا لے لو وہان متعدد عصا تھے یہ عصا اُچک کر ہاتھ مین آگیا چونکہ یہ تبرکات انبیا سے تھا حضرت شعیبؑ نے کہا یہ نہین دوسرا لو آپ ہر بار جاتے یہی اوچک کر ہاتھ مین آجاتا اب حضرت شعیب کو معلوم ہوا کہ یہی صاحب عصا ہین اجازت دی۔ کہا عمرو بن عاص نے یہ عصا اُس درخت کا ہے جو پہلے زمین پر اوتار آگیا تھا اور کہا گیا یہ بادام کا تھا اسکے دو پھل تھے انکے خواص عجیب ہین تاریک مقام پر پھل شمع کیطرح چمکتے پانی کے لیے اسکے سر پر صورت ڈول پیدا ہوتی اور رسی کیطرح بڑھکر پانی کنوین سے بھر لاتا۔ جو میوہ مطلوب ہوتا زمین مین گاڑ دیتے پھل آتا۔ دشمن سے دونون پھل سانپ بنکر لڑتے خاردار یا دشوار گذار راہ پر مارتے صاف ہوجاتی دریا مین کشتی بن جاتا ایک پھل سے شہد دوسرے سے دودھ جاری ہوتا راہ مین تھک جاتے تو اوسپر سوار ہو لیتے فوراً پونچا دیتا۔ راہ مین کچھ خوف ہوتا تو کہدیتا ادھر سے نہین اودھر سے جاؤ۔ زمین مین رکھ دیتے تو اژدہا بنجاتا دونون پھل مُنھ بنجاتے اُسمین بارہ دانت اور داڑہ اور آواز مہیب اور شعلے نکلتے دونون آنکھین چراغ کیطرح چمکتین اور ہوائے تند و گرم نکلتی جہان پونہچتے اُسے جلا دیتی پتھر نکل جاتا۔ وہم حضرت موسیٰ نے بجواب ارشاد باریتعالیٰ عام اوصاف بیان کیے دوسرے عمدہ فضائل سے سکوت کیوان کیا دفع یہ تو یقین تھا کہ حق سبحانہ تعالیٰ سب کچھ جانتا تھا پھر اوسی قدر بیان جو عجز و عبودیت کے شایان ہونا سب نظر آیا۔

قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ۝ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ۝
کہا پس پھینکدے اسے اے موسیٰ تو پھینکدیا اُسے پس ناگاہ وہ عصا سانپ تھا رینگتا ہوا

ارشاد ہوا اچھا ذرا اسے ہاتھ سے چھوڑ دو موسیٰ نے عصا پھینکدیا تو ناگاہ وہ سانپ چلتا ہوا بن گیا معالم اس اژدہا دیو پیکر کو دیکھ کر ماہیت انسانیۂ موسائی مین کیفیت خوف و اضطرار کی پیدا ہوئی قدم اوٹھے سگے پھر اپنے رب کو یاد کیا شرم آئی رکے کہ خطاب ہوا

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ۝
کہا لے اُسے اور نہ ڈر پھیر دینگے ہم اسے اسکی عادت اولی پر

کہا اے موسیٰ عصا کو اوٹھالو اور ڈرو نہین ہم اسے ویسا ہی کیے دیتے ہین جیسا تھا سیرتہا سے مراد صورت

ماہیت یہ پہلا معجزہ تھا **ف** آیت میں تصریح ہے کہ عصا ماہیت جمادیہ سے ماہیت حیوانیہ میں داخل ہوگیا تھا ورنہ عود صحیح نہوتا اور یہ رد ہے اوس پر جو سمجھتا ہے کہ قلب ماہیت محال ہے صرف نظربندی ہوئی تھی

وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ ۝

اور ملالے ہاتھ اپنا طرف اپنے بازو کے نکال سفید بدون عیب کے نشانی دوسری ہے

اپنا ہاتھ بازو سے ملا لو پھر نکالو سفید یعنے نورانی بے عیب برص وغیرہ سے پاک ہوجائیگا یہ نشانی دوسری

لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَىٰ ۝

تا دکھائیں ہم تجھے نشانیون سے اپنی جو بڑی ہین

ہے یہ اس لیے کہ تجھے اپنی بڑی نشانیان دکھائین (آیت کبریٰ) سے خواہ یہی معجزے مراد ہین خواہ اور امور مثل نزول کتاب و غرق فرعون و من و سلویٰ وغیرہ **ف** میرے نزدیک کلام طور و شرف حضور سے کوئی بڑی نشانی نہین ہے جب یہ قدرت عطا ہوئی اور قوت کے یہ معجزات بھی عنایت ہوگئے تو حکم ہوا۔

اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۝

جا طرف فرعون کے وہ سرکش ہوگیا ہے

اے موسیٰ تم فرعون کے پاس جاؤ اور اُسے فہمائش کرو وہ سرکش و باغی ہے **ف** معلوم ہوا کہ منشاء ارسال و بعثت کا درمیان ہے عرائس حضرت موسیٰ حسب ارشاد مصر کیطرف روانہ ہوئے اور بی بی صاحبہ کو اسی حالت مین نظر بخدا چھوڑا بندگی و بیچارگی ۔ یہ منتظر تھین ایک چیروا ہا مدین کا گذرا اُسنے انکو حضرت شعیبؑ کی خدمت مین پہونچا دیا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو کامیاب اور فرعون کو غرقاب کیا آپ کی خبر ملی حضرت شعیبؑ نے انکو مصر مین بھیجدیا

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي ۝

کہا اے رب کھولدے میرے لیے سینہ میرا اور آسان کردے میرے لیے کام میرا اور کھولدے گرہ زبان سے میری

يَفْقَهُوا قَوْلِي ۝ وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي ۝ هَارُونَ أَخِي ۝ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ۝

سمجھیں بات میری اور بنا تو میرے لیے وزیر میرے اہل سے ہارون میرے بھائی کو مستحکم کر اُس سے قوت میری

وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ۝ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ۝ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ۝ إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا ۝

اور شریک کر اُسے کام مین میرے تاکہ تسبیح کرین ہم تیری بہت اور یاد کرین تیری بہت بیشک تو ہے ہمارا نگران

موسیٰ نے عرض کی اے پروردگار میرا سینہ علوم و معرفت سے کھولدے **نکتہ** حضرت موسیٰ نے اول تمنا مین شرح صدر کو ذکر کیا اور ہمارے حضور سے یون خطاب ہوا اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ہم نے تو آپکا سینہ کھولدیا ہے **نکتہ** علم و معرفت بہترین صفات ہین اس لیے پہلے تمنا حضرت موسیٰ کی شرح

صدمہ سے متعلق ہوئی) اور میرے کامون مین آسانی وسہولت عطا فرما (تاکہ مین امتثال اوامر مین ثابت قدم رہون اور میری زبان کی لکنت دور کردے تاکہ میری بات سمجھین (کنایہ ہے فصاحت تقریر سے) اور میرا وزیر و مشیر و معین میرے بھائی ہارون کو بنادے جنسے میری قوت مستحکم ہوجائے اور میرے امور نبوت و تبلیغ رسالت مین اونکو شریک کردے تاکہ ہم دونون ملکر اچھی طرح تیری تسبیح کرین تو تو ہمارے حال پر بصیر و مہربان ہے مسئلہ جس تدبیر اور تمنا کا انجام کثرت ذکر و تسبیح ہو وہ عین مقصود ہے

قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ۝ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰىٓ ۙ

کہا بتحقیق دیا گیا تو سوال اپنا اے موسیٰ اور ہر آئینہ احسان کیا ہمنے تجھپر بار دگر

ارشاد ہوا اے موسیٰ تمکو یہ تمام امور عطا کیے تمہاری دعائین قبول ہوئین ہمنے تو تم پر دوسری بار احسان کیا اول وہ جسکا ذکر آتا ہے دوسرا یہ۔

اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰىٓ ۙ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِى التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِى الْيَمِّ

جب وحی کی ہمنے طرف تیری ماں کے جو وحی کی یہ کہ ڈالدے اسے صندوق مین پھر پھینکدے تو اسے دریا مین

فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّىْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۭ

پس چاہیے کہ پھینکدیوے اسے دریا کنارہ پر کہ لیلے اسے دشمن میرا اور دشمن اسکا

جب ہم نے اے موسیٰ تمہاری ماں کیطرف وحی کی کہ تم موسیٰ کو صندوق مین رکھکر دریا مین ڈالدو دریا اونکو کنارہ پر پہونچادیگا پھر فرعون جو ہمارا اور موسیٰ دونون کا دشمن ہے اوٹھایگا آیت مین حضرت موسیٰ کی ولادت اور پرورش کا مذکور ہے عرائس حضرت موسیٰ عمران بن یصہر بن ناہث بن لاوی بن یعقوب علیہم السلام کے بیٹے تھے بعد حضرت یوسف کے جب بنی اسرائیل مین فسق و فجور بڑھ گیا اللہ تعالیٰ نے فرعون کو اونپر مسلط کیا جس نے انکو غلام بنا لیا اور سخت عذاب کرتا چونکہ انمین ابرار بھی تھے اور کچھ ہو مگر دین حق پر قائم عقائد مین ثابت قدم تھے فرعون اور اوسکی قوم (قبط) کو اونسے سخت عناد تھا۔ فرعون خدائی کا دعویٰ کرتا اور لوگون کو اپنی ربوبیت پر مجبور کرتا ایک مدت تک یونہین گزری فرعون نے خواب دیکھا کہ بیت المقدس سے ایک آگ اوٹھی اور مصر کو گھیر لیا سبطی محفوظ اور قبطی فی النار ہوے منجمین و معبرین سے بیان کیا وہ بولے ایک لڑکا بنی اسرائیل کا تیرے ملک و دین کو برباد و معدوم کردیگا اسدن سے دائیون کو حکم ہوا کہ لڑکا زندہ نہ چھوڑا جائے لڑکیون سے تعرض نہو جب بڑے بوڑھے بنی اسرائیل کے موت عادی سے اور بچے عداوت سے فنا ہونے لگے قبط کے بعض رئیسون نے سفارش کی کہ اس صورت مین تو

قصہ ولادت موسیٰ علیہ السلام

تو بنی اسرائیل معدوم ہی ہو جائینگے تخفیفاً حکم ہوا کہ ایک سال امن رہے ایک سال قتل ـ اتفاق سے حضرت موسیٰ اُسی خونی سال مین پیدا ہوئے آپکی والدۂ ماجدہ سے اور اُس دایہ سے جو فرعون کی جانب سے حاملہ عورتون کی نگرانی کرتی رہتی تھی ملاقات تھی اونھون نے اُس سے اعانت طلب کی وہ بوقت وضع حمل آئی جب آپ زمین پر آئے ایک نور آپ کی دونون آنکھون کے درمیان سے بلند ہوا دایہ کانپنے لگی اور اللہ نے اوسکے دل مین محبت ڈالدی آپکی ماں سے کہا لو اپنا فرزند میرے دل مین ضرور تھا کہ فرعون سے خبر کر دونگی مگر نہین معلوم کیا ہوگیا دل محبت مین مضطر ہے یہ کہکر گھر سے نکلی سپاہیون نے نکلتے دیکھا سمجھے کہ کوئی بات ہے گھر مین گھسنے لگے ماں نے سپاہی آتے دیکھے گھبرا گئین اور کپڑے مین لپیٹ کر اُسے بدحواسی مین پھینکدیا آپ جلتے تنور مین گرے سپاہی آئے کچھ نہ پایا تنور مین کیا دیکھتے اپنا سا منھ لیکر پھرے جب اطمینان ہوا حضرت موسیٰ کی آواز تنور سے آئی دیکھا کہ آگ ٹھنڈی ہوگئی ہے آپ کو گود مین لیا پھر الہام الٰہی ہوا کہ انکو تابوت یعنے صندوق مین کر کے دریا مین پھینکدو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا دریاے نیل اس صندوق کو بہا کر فرعون کے قصر کے پاس نخلستان مین لے گیا ادھر سنیے فرعون کی ایک ہی لڑکی تھی اُسکے برص تھا اطباے جہان اسکی چارہ سازی سے عاجز تھے کاہنون اور ساحرون نے کہا کہ فلان دن فلان وقت دریا سے ایک شے نکلیگی اوسکے تھوک سے اسے شفا ہوگی فرعون بوقت موعود مع اپنے ارکان و اعوان کے کنارۂ نیل پر اس مولود مسعود کے استقبال کو حاضر تھا ناگاہ درختون مین صندوق نظر آیا نکالا تو اُسمین سے لڑکا برآمد ہوا اور فرعون کی بیٹی کو شفا نصیب ہوئی لوگون نے کہا اے بادشاہ یہی لڑکا تیرے ہلاک کا باعث ہوگا مگر اوسکی بی بی حضرت آسیا بنت مزاحم وہان حاضر تھین دیکھا کہ حضرت موسیٰ کی دونون آنکھون کے درمیان سے ایک نور بلند ہے اور آپ انگوٹھا چوس رہے ہین فریفتۂ جمال باکمال ہوگئین جیسا کہ ارشاد ہوا

وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ۝

اور ڈالدی مین نے　تجھپر　محبت　اپنی طرف سے　اور تاکہ پالا جائے　تو　ہماری　آنکھون کے سامنے

اے موسیٰ ہم نے آپ پر اپنے حکم اور فضل سے محبت ڈالدی یعنے محبوب خلق بنادیا دشمن دوست اور قاتل محافظ بن گئے اور تاکہ تمھاری پرورش و پرداخت ہمارے سامنے اور ہمارے حفظ خاص مین ہو معالم کہا ابن عباس رضؓ نے مراد یہ ہے کہ اپنا اور اپنے مخلوق کا محبوب بنادیا ـ کہا عکرمہ رضؓ نے جو دیکھتا عاشق ہوجاتا ـ کہا قتادہ نے آپ کی گردن سے وہ حسن و ملاحت ظاہر تھی کہ دیکھنے والے بے اختیار فریفتہ ہوجاتے لِتُصْنَعَ خواہ صیغۂ امر مجہول ہے معطوف ہے علت محذوفہ پر یعنے لتعطف

و لتصنع خواہ بفتح لام مضارع ہے مراد اس سے صنعت پرورش و پرداخت علی عینی یہ کلمہ متشابہات سے ہے مثل ید وغیرہ کے اور تاویلاً ممکن ہے کہ مراد اس سے حفظ و نظر و توجہ و التفات ہو اور تخصیص اضافت مزید اہتمام و اظہار احسان پر دال ہے عرائس آسیا نے فرعون سے کہا کہ اسے مجھے دیدال میرا اور تیرا نور نظر ہو پہلے فرعون نے بہت گفتگو کی اس لیے کہ اُسے انکی طرف سے خوف تھا آخرکار کہا تو اپنی آنکھین ٹھنڈی کر مجھے اسکی حاجت نہین حضور سے مروی ہے کہ اگر فرعون بھی آپکو نور نظر بناتا تو اللہ تعالیٰ اُسے بھی راہ نجات دکھاتا جسطرح حضرت آسیا کمال ایمان و عنایت قبول سے مشرف ہوئین آپکا نام موسیٰ رکھا تھا اس لیے کہ (مو) انکی زبان مین پانی کو کہتے ہین اور (سی) درختون کو اور آپ نیل کے کنارے درختون ہی مین تھے۔

اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ط فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى

جب گئی بہن تیری پس کہنے لگی کیا بتادون مین تمکو اُسے کہ کفالت کرے اُسکی پس پھیر دیا ہمنے تجھے طرف

جب تمہاری بہن مسماۃ مریم گئین اور آسیا سے کہنے لگین تمکو اس بچے کی پرورش کے لیے مین

اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ط

تیری مان کے تاکہ ٹھنڈی ہون آنکھین اُسکی اور وہ نہ غمناک ہو

ایسی دایہ بتادون جو کفالت کرے پھر ہم نے اس حیلے سے تجھے تیری مان کیطرف پھیر دیا کہ اُسکی آنکھین ٹھنڈی ہون اور تیری مفارقت سے محزون نہ رہے عرائس حضرت موسیٰ کی والدۂ ماجدہ انکو دریا مین ڈالکر ایسی بیقرار ہوئین کہ وعدۂ رحمانی فراموش ہوگیا اپنی بیٹی مریم سے جو موسیٰ کی بہن تھین بولین جاؤ اور میرے لخت جگر کی خبر لاؤ کیا پیش آیا ادھر آسیا نے حکم دیا کہ انکے لیے دایہ معین ہو دودھ پلائے اللہ تعالیٰ نے تمام دائیون کو آپ پر حرام کردیا تھا جیسا کہ دوسرے مقام پر مذکور ہے جو دایہ پستان مُنہ پر رکھتی آپ قبول نہ فرماتے آخرکار آسیا نے بازار مین بھیجا کہ دیکھو کس کا دودھ منظور نظر ہے ادھر سے انکی ہمشیر مریم پہنچین بولین مین تمکو ایسی دایہ بتادون جو انکی کفالت کرے اور اپنی مان کو یہ مژدۂ غیب سنایا وہ آئین تو پھر کیا تھا ادھر سے دودھ مین جوش آیا ادھر حلقوم تو شانوش انکو وعدۂ الٰہی یاد آیا اور مطمئن ہوئین آسیا نے ہرچند چاہا کہ یہ یہین رہین اور میرے سامنے انکی پرورش ہو اس لیے کہ اُنکو مفارقت آپکی گوارا نہ تھی آپکی والدۂ ماجدہ نے انکار کیا اور کہا ہوسکتا ہے تو یہی کہ یہ لڑکا میرے گھر مین رہے چونکہ وعدۂ الٰہی اسی طرح ہوچکا تھا آپ اپنے نور نظر کو لیکر گھر آئین اور شکر حضرت رب و پرورش ولد محبوب مین مصروف ہوئین مسئلہ قرآن و لادت حکم دیتا ہے کہ حضور اقدس کی ولادت اور پرورش و رضاعت اور حفاظت کا مذکور سعادت ہے

وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ٥

اور مار ڈالا تونے ایک جان کو پس رہائی دی ہمنے تجھے غم سے اور آزمایا تجھے خوب آزمانا

اور اے موسیٰ جب آپ نے ایک قبطی کو مار ڈالا اور فرعونی درپے قصاص ہوئے ہم نے آپکو بچا لیا اور آپکو قسم قسم کی آزمائشوں میں لیا ف یہ مقتول ایک قبطی کا فر ظالم تھا جو سہواً باعانت مظلوم سبطی آپ کے گھونسے سے مرگیا اور اسی وجہ سے آپ مصر سے مخفی نکلکر مدین میں چلے گئے وہاں حضرت شعیبؑ کی صاحبزادی سے نکاح کیا اور اُنکے پاس رہنے تمام تردد ون سے بیغم ہوگئے (تفصیل اسکی صفحہ ۲۳۳ میں آتی ہے) فتنٰک آپ کو آزمایا اسمیں تفاسیر مختلف ہیں آپکا سال قتل میں پیدا ہونا اور فرعون کے مختلف امتحانوں سے بچنا گھر بار چھوڑنا پھر جنگل میں اہل وعیال چھوڑ کر فرعون سے مقابلہ یہ تمام امور آزمائش میں مذکور ہیں۔

فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ڏ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ٥

پھر ٹھہرا تو کئی برس اہل مدین میں پھر آیا تو ایک اندازے پر اے موسیٰ

کئی برس تک (یعنے دس برس) مدین والوں میں حضرت شعیبؑ کے پاس رہے پھر اپنے وطن میں تم آئے ایک وقت مقرر ومعین پر (جو اللہ نے اپنے علم قدیم میں معین فرمائی تھی) یہ بیان تھا احسان اول کا پھر اصل احسان بعثت کا ذکر فرمایا۔

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ڄ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ٥

اور برگزیدہ کیا میں نے تجھے اپنی ذات کے لیے لیجاؤ تم اور بھائی تمہارا ہماری آیتیں اور سستی کرو تم دو نو ذکر میں

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ڪ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ٥

جاؤ تم دونوں طرف فرعون کے بیشک وہ سرکش ہوگیا ہے پھر کہو اُس سے بات نرم شاید وہ سوچے اور ڈرے

اے موسیٰ ہم نے تمکو انتخاب کیا اور مقبول فرمایا ہے کہ ہمارے پیغام رساں بنو یا ہمارے بندوں کو ہماری طرف متوجہ کرو یا ہمارے صفات جلیلہ کے مظہر اتم اور ہمارے خلیفہ اولوالعزم بنو یا ہمارے عبودیت محضہ ومحبت وتعشق صادقہ یا رضا ومعرفت کاملہ میں غرق رہو یا تمکو اپنی رضا اپنی ہمکلامی اپنے دیدار کے لیے بنایا ہے اور جب تم ایسے ہمارے مقبول خاص ہی ہو تو تم اور تمہارے بھائی ہارون دونوں فرعون کے پاس جائیں وہ بڑا سرکش ہے اور اوسے نرم نرم باتوں سے سمجھائیں شاید وہ سوچے اور ہماری عظمت وجبروت سے ڈرے اور اے موسیٰ وہارونؑ تم دونوں اس پیغام رسانی یا اور کسی مشغولی میں ہمیں نہ بھول جانا بھولنا کیسا ذرا سستی بھی نہ کرنا اصطناع یعنے

اصطفیٰ و قبول و برگزیدگی حضور نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ اور حضرت آدم سے باتیں ہوئیں کہا حضرت موسیٰ نے آپ وہ ہیں جسے اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور برگزیدہ فرمایا ہے فرمایا حضرت آدم نے آپ وہ ہیں جسے اللہ نے اپنی ذات کے لیے برگزیدہ فرمایا۔ گو اس نعمت سے ہر نبی و ولی کو حصہ عطا ہوتا ہے مگر اپنی اپنی قسمت اور اپنا اپنا مقام تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اس مقام کا فضل اور بیان انھیں کو سزاوار ہے جنھیں یہ دولت عطا ہوئی ہو ہاں اتنا ضرور کہا جاتا ہے کہ صاحب اس مقام کا بندۂ خالص تمام عالم سے مستغنی نہیں دیکھتا مگر اللہ کو اور نہیں جانتا مگر اللہ کو نہیں کرتا مگر جو ارشاد ہو ہمارے حضور کی نسبت ان مقامات کے خاص خاص مدارج قرآن میں اکثر مذکور ہیں جیسے مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى - فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى - وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ - اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ اسمیں تصریح ہے کہ باوجود نظم عالم و مشاغل خیر نفس ذکر و حضور دوام و محویت تمام میں کمی نہو ہر دم اللہ سے لو لگی رہے۔ اور اسکے بھی مراتب مختلف ہیں ہمارے لیے نماز پنجگانہ ہی غنیمت ہے **لطیفہ** حیات انسانی دم ہے ایک ہو یا لاکھ اس اضاعت نفس اضاعت حیات ہے اور مرام جیسا کہ مذہب ہے حضرات صوفیہ کا سہ دلی کو غافل از وے یکزماں مست + دراں دم کافرست اما نہانست + **قولاً لینا** سے وہ انداز تعلیم مراد ہے جو ناگوار نہ گزرے **مسئلہ** واعظ کو ایسی تقریر جس سے سامع غضبناک ہو جائے مناسب نہیں غرائس بعد اس ارشاد کے حضرت موسیٰ مصر کو چلے ادھر ہارون پر وحی آئی آپ نے استقبال کیا تب عرض کی۔

[illegible] (handwritten marginal note)

قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۝
کہا دونوں نے اے رب ہمارے ہم ڈرتے ہیں یہ کہ زیادتی کرے ہمپر یا سرکشی کرے

موسیٰ اور ہارون نے کہا اے رب ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں فرعون ہم پر زیادتی نہ کرے یا تیرے ارشاد کی تعمیل سے سرکشی کرے۔

قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ۝
کہا نہ ڈرو تم میں تمھارے ساتھ ہوں سنتا اور دیکھتا

ارشاد ہوا تم نہ ڈرو ہم تمھارے ساتھ ہیں تمھاری دعا سنیں گے تمھاری حالت کے نگران ہیں۔

فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝
پھر جاؤ تم اسپر اور کہو ہم دونوں رسول ہیں تیرے رب کے پس بھیج دے ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو

وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۝

اور نہ عذاب کر ان پر میں لایا ہوں تیرے پاس نشانی تیرے رب کی اور سلامتی ہے اس پر جو تابع ہوئے ہدایت کے

اے موسیٰ و ہارون تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اُس سے کہو ہم تیرے پروردگار کے پیغامبر ہیں تجھے چاہیئے کہ بنی اسرائیل پر ظلم و عذاب نہ کر اور اُنکو اپنی غلامی سے آزاد کر کے میرے ساتھ کر میں نشانیاں لایا ہوں جو میرے دعوی کی مصدق ہیں مثل عصا و ید بیضا کے اور جو کوئی ہدایت یعنے حکم رسول کی اتباع کرے اوس پر سلامتی ہے دنیا میں مجاہدین کی تلوار سے اور آخرت میں عذاب نار سے

ف یہ کلمہ بجائے تحیۃ کے تھا بلکہ ہمارے حضرت بھی ملوک کے ناموں میں یہی لکھتے تھے

اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝

ہم بیشک وحی کی گئی طرف ہماری بیشک عذاب اُسپر ہے جو جھٹلائے اور منھ پھیرے

ہم پر وحی ہوئی ہے کہ اللہ کا عذاب اُنکے لیئے ہی جو اللہ کے رسول کو جھٹلائے اور اُسکے احکام سے منھ پھیرے (یہ تقریر ہے قول لین کی کس خوبی اور نرمی سے تبلیغ رسالت فرمائی کہ سب کچھ سمجھا دیا اور کچھ نہیں کہا اور واعظین و ناصحین کو ایسی ہی روش چلنا چاہیئے)

قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ۝ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ۝

کہا پھر کون ہے رب تمھارا اے موسیٰ کہا رب ہمارا وہ ہے جسنے دی ہر شئے کو پیدائش اُسکی پھر راہ دکھائی

ف اس میں خطاب ہے خاص موسیٰ کیطرف کہ بتاؤ تم دونوں کا رب کون ہے اس لیے کہ گویا اُن دونوں میں موسیٰ سردار تھے خلقہ سے کہا مفسرین نے مراد صورت یا مناسب یا حاجت وغیرہ یعنے جو جس کے مناسب ہے یا جسکی جیسی صورت ہو عطا کی اور کون ہے کہ کہا جائے ہر موجود کو خلعت ہستی پہنا یا عدم سے وجود میں لایا کہا فرعون نے پھر تم دونوں کا رب کون ہے اگر میں نہیں ہوں حضرت موسیٰ نے کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر شئے کو اُسکی خلقت عطا فرمائی اور راہ راست دکھلائی چونکہ فرعون صرف پرورش ظاہر کو ربوبیت جانتا تھا فرمایا نہیں بلکہ خالق ہونا بھی چاہیئے

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۝ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ

کہا پھر کیا حال ہے پہلے قرنوں کا کہا علم اُنکا میرے رب کے پاس ہے ایک کتاب میں

لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ۝

نہیں بھٹکتا رب میرا اور نہیں بھولتا

کہا فرعون نے اگر یہ بات سچ ہے تو اگلے لوگ جو بت پرست تھے اونکا کیا حال ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا اُنکا علم اللہ کے پاس لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے ہمارا رب سہو و خطا سے پاک ہے اُسے

سب کچھ معلوم ہے **ف** بعبارۃ النص سمجھا گیا کہ اس قسم کے جواب منصب نبوت سے تعلق مزید نہین رکھتے
صرف ہدایت وبیان احکام پیغمبر کے ذمے لازم ہے رہے معجزے یا بعض چھپی ہوئی باتین یا اور قسم
کے کمالات اگر پیغمبر سے ظاہر نہون تو اوسکی کسرشان نہین چنانچہ ہمارے حضور کو بھی روح وقیامت
کی تصریح اور بعض معجزون کے اظہار سے ممانعت فرمائی گئی تاکہ خوب یقین آجاے کہ نبوت نام ہے
صرف پیغام رسانی اور ہدایت وتعلیم خیر وعبودیت محضہ کا نہ غیب دانی واعجوبہ نمائی اور اگر یہ شبہ کیا جائے
کہ فرعون نے اگلے کفار کے حال سے سوال کیا تھا اور کفار کا جہنمی ہونا یقینی امر ہے تو آپنے کیون
سکوت فرمایا جواب یہ ہے کہ ابھی تک توراۃ نازل نہوئی تھی جس سے آپ کو اونکے انجام کار کا علم
یقینی معلوم ہوتا ہے ممکن تھا کہ فرعون اپنے باپ دادا کی فضیحتی سنکر اور رنجیدہ ہوجاتا اور یہ امر خلاف حسن
تعلیم وحکمت اصلاح ہوتا ہے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ پیغمبر کو بدون تعلیم سے سنائے قصون پر حکم
سنا دینا نہ تھا اور اگلون کے قصے قبل نزول توراۃ تاریخی حال تھے جسمین سچ اور جھوٹ دونون مخلوط ہوتا ہے

الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَھْدًا وَّسَلَکَ لَکُمْ فِیْھَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
وہ جسنے بنائی واسطے تمہارے زمین فرش اور چلائین واسطے تمہارے اس مین راہین اور اتارا آسمان سے پانی
فَاَخْرَجْنَا بِہٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰی ۝ کُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَکُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّھٰی ۝ ع ۲ ۱۱
پھر نکالے ہمنے اوس سے جوڑے متفرق روئیدگیون سے کھاؤ اور چراؤ جانورون کو اپنے بیشک اسمین نشانیان ہین صاحبان عقل کو

ایسا ہے وہ جس نے زمین کو فرش بنایا جسپر استراحت کرو اور چلائین تمہارے لیے اسمین راہین کہ
ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچ سکو خشکی اور تری اور پہاڑ وغیرہ ہر جگہ اور اوتارا آسمان
یعنے ابر سے پانی پھر نکالے ہم نے اوسی پانی سے انواع انواع کے مختلف درخت کھاؤ پھل اور
چراؤ بھوسا اور پتے اپنے جانورون کو ان انسانون اور صناعتون مین اوسکی ربوبیت اور الوہیت
اور کمال قدرت کی نشانیان موجود ہین دانشمند باخبر سمجھتے ہین -

مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی ۝ وَلَقَدْ اَرَیْنٰہُ
اسی سے پیدا کیا تمکو اور اسی مین پھیر دینگے تمکو اور اسی سے نکالینگے تمکو بار دیگر اور تحقیق دکھائین ہمنے اسے

اٰیٰتِنَا کُلَّھَا فَکَذَّبَ وَاَبٰی ۝
نشانیان اپنی سب کی سب پس جھٹلایا اور انکار کیا

اور اسی زمین سے ہم نے تمکو بنایا ہے اور اسی زمین مین دوبارہ تمکو پہنچائینگے یعنے قبر مین - اور اسی زمین سے
تمکو دوسری بار نکالینگے اور بیشک دکھادین ہم نے فرعون کو اپنی کل نشانیان تو اوس نے تکذیب
کی اور قبول حکم سے انکار کیا کلہا سے یہ مراد نہین کہ جملہ آیات الٰہی اوسے دکھائے گئے حالانکہ آنحضرت

کے لیے فرمایا من آیاتنا بعض نشانیان بلکہ خواہ مراد وہ آیتین ہین جو موسیٰ کو عطا ہوئین تھین یا کل سے مراد آیات کافیہ یعنے جسقدر انسان کو تسلیم ربوبیت وازالۂ شک ووہم کو کافی ہون ۔

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ۝

کہا کیا آیا ہے تو پاس ہمارے کہ نکالدے ہمکو زمین سے ہماری سحر سے اپنے اے موسیٰ

فرعون نے اُس کے جواب مین کہا کیا تو اس لیے آیا ہی کہ اپنے جادو کے زور سے ہمکو ہمارے ملک سے نکالدی اے موسیٰ

فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ

پس البتہ لاوینگے ہم تیرے پاس جادو مثل اسکے تو کردان درمیان ہمارے اور اپنے میعاد وعدہ خلاف کرین اسکا

البتہ ہم بھی اسی کے مثل جادو پیش کرین گے تو ہمارے اور اپنے درمیان مین ایک میعادگاہ قرار دو

وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ۝

اور نہ تو ایک جگہ ہموار

نہ ہم اُس کے خلاف کرین اور نہ تم ایک میدان ہموار ہو

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ۝

کہا وعدہ گاہ تمہارا دن زینت کا ہی اور یہ کہ جمع ہون آدمی دن چڑھے

کہا وعدہ تمہارا زینت کا دن ہے اور یہ کہ جمع کیے جائین آدمی دن چڑھے قال کا فاعل اگر فرعون سمجھا جائے تو دونون قول اوسی کے ہوئے جاتے ہین مگر مناسب تر ہے اس لیے کہ یہ اجتماع و مقابلہ اسی کی طرف سے تھا حضرت موسیٰ کو کوئی حالت منتظرہ نہ تھی اور اگر حضرت موسیٰ فاعل ہین جیسا کہ صاحب تفسیر حسینی نے تصریح کی تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے یوم عید معین فرمایا تاکہ ہمو خدائی وبندگی کا پردہ کھل جائے یوم الزینۃ کہا گیا نوروز ۔ کہا گیا یوم عید ۔ کہا گیا یوم عاشورہ

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ۝

پھر منھ پھیرا فرعون نے پھر جمع کیا مکر اپنا پھر آیا

اسکا تفصیلی قصہ صفحہ ۸۹ جلد ۲ مین گزرا حاصل بعد اس قرارداد کے فرعون نے اطراف ملک سے جادوگر بلائے اور وقت موعود پر آیا کید سے مراد جادو وآلات سحر وغیرہ ہین

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ۝

کہا اُن سے موسیٰ نے ہلاکی ہو تمہاری نہ افترا کرو اللہ پر جھوٹھا تو ہلاک کردے گا تمکو عذاب سے اور تحقیق ہلاک ہوا جس نے افترا کیا

حضرت موسیٰ نے اُن ساحرون سے کہا تمہاری خرابی ہو اللہ پر افترا سے باطل نہ کرو کہ وہ تمکو ہلاک کرڈالے اپنے عذاب سے اور جس نے افترا کیا وہ خسارے اور ہلاک مین پڑا

فَتَنَازَعُوْا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ۝ قَالُوْا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ

پھر جھگڑے کام میں اپنے آپس میں اور مخفی کیا مشورہ بولے بیشک یہ دونوں جادوگر چاہتے ہیں

اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ۝

کہ نکالدیں تمکو زمین سے تمہاری بسبب اپنے جادو کے اور لیجائیں مذہب تمہارا کہ اشرف و اعلی ہے

حضرت موسیٰ کے نصایح موثر سنکر جادوگر منتشر و متردد ہوئے اور آپس میں جھگڑنے لگے اور مخفی طور پر مشورہ کیا تو یہ بات قرار دی کہ یہ دونوں جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ تمکو تمہارے ملک سے خارج کردیں اپنے جادو کے زور سے اور تمہارا طریق ومذہب جو اشرف و افضل ہے مٹادیں تو مناسب ہے

فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ج وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ۝

پس جمع کرو مکر اپنے پھر آؤ صف بصف اور البتہ فلاح پائی آج اُسنے جو غالب ہوا

تم سب اپنے اپنے کر یعنے سحر جمع کرو پھر صف صف یعنے بہ ہیئت مجموعی موسیٰ پر آپڑو اور جو آج غالب آیا اُسی نے رستگاری پائی۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۝

کہا اے موسیٰ خواہ تم ڈالو اور خواہ ہم ہوں پہلے اُسکے جسنے ڈالا

تمام جادوگروں نے کہا اے موسیٰ خواہ آپ پہلا وار کیجیے یا ہم ہی جادو ڈالنے والے بنجائیں

قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ج فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۝

کہا بلکہ تم ڈالو پس ناگاہ رسیاں اُنکی اور لاٹھیاں اُنکی دکھائی دیتی تھیں طرف موسیٰ کی جادو سے انکے کہ وہ چلتی ہیں

حضرت موسیٰ نے کہا بلکہ تمہارے دل کے حوصلے نکل لیں تمھیں پہل کرو دفعۃً اونکی رسیاں اور لاٹھیاں ایسی نظر آنے لگیں اُنکے جادو کے زور سے گویا وہ چل رہی ہیں ف نظربندی تھی کہ میدان میں سانپ ہی نظر آتے تھے۔ بعض نے زعم کیا کہ سحر سے ماہیت بدل نہیں سکتی بلکہ خلاف واقعہ صورت متغیر ہوجاتی ہے جیسا کہ کلمہ یخیل سے سمجھا گیا مگر ایسا نہیں اس لیے کہ نظربندی کا ثبوت آیت سے واضح ہے قلب ماہیت کے نفی کہاں ہے۔

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝

پس پایا دل میں اپنے ڈر موسیٰ نے کہا ہمنے نہ ڈر بیشک تو ہی غالب ہے

یہ حال دیکھکر بمقتضاے انسانیت حضرت موسیٰ کو ڈر معلوم ہوا تو حق سبحانہ تعالیٰ نے وحی بھیجی ہرگز نہ ڈر۔ تم ہی غالب وعالی ہوگے ورنہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ کو اس ڈرنے سے الزام دیتا۔ ہاں ...

اثر ظاہر کرنے پر عجز الازم ہے مثلاً ڈر کر بھاگ جانا کفار سے۔ غصے مین ظلم و تعدی۔ محبت مین حد جواز سے تجاوز

وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا ۖ إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ ۖ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ۝

اور ڈالدے وہ کہ دا ہنے ہاتھ مین ہے تیرے نگل جائیگی اُسے کہ کیا اُنھون نے نہین ہے جو بنایا مگر مکر جادوگر کا اور نہین بھلا ہوتا جادوگر جہان آیا

اے موسیٰ جو تمھارے داھنے ہاتھ مین ہے یعنے عصا ڈالدیجیے اُنکے بنائے ہوؤنکو نگل جائیگا یہ جو بنایا تھا جادوگر کا مکر و حیلہ تھا ساحر جہان جائے یا جو کرے اُسمین اُسے فلاح نہ ہوگا۔ **ف** یہ امر مشاہد و مجرب ہے کہ ساحر باوجود کمال قوت سحر و اعجوبہ نمائی حاکم و بادشاہ و معزز کم نظر آتا ہے۔

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ ۝ قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ

پس ڈالے گئے جادوگر سجدہ گزار۔ بولے ایمان لائے ہم رب پر ہارون اور موسیٰ کے کہا ایمان لائے تم اُسکا پہلے اس سے کہ

آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۖ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ

اذن دے تمکو بیشک وہ بڑا تمھارا ہے جسنے سکھایا تمکو جادو پس البتہ کاٹونگا مین ہاتھ تمھارے اور پانو تمھارے

خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَأَبْقَىٰ ۝ (ع ۲۰)

خلاف سے اور البتہ سولی دونگا مین تمکو شاخون پر درخت کے اور جان لوگے تم کون ہمارا سخت تر ہے عذاب مین اور باقی رہنے والا

جب حضرت موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا وہ اژدہا سے کو دپیکر بنا اور جادوگرون کے تمام سانپ نگل گیا یہ متحیر اور متعجب ہوگئے اور نصیحت موسائی پر یقین آگیا سجدے مین گر پڑے اور کہنے لگے ہم موسیٰ اور ہارون کے پروردگار پر ایمان لائے فرعون غضبناک ہوا اور کہنے لگا تم موسیٰ پر ایمان لائے قبل اسکے کہ مین تمکو اجازت دون یہ موسیٰ تمھارا بڑا ہے جس نے تمکو جادو سکھایا ہے اب مین تمھارے ہاتھ اور پاؤن خلاف سے یعنے داہنے ہاتھ اور بائین پانون کاٹ ڈالونگا اور درختون کی شاخون پر سولی دونگا تاکہ تم جان لو کہ کس کا عذاب سخت ہے وہ عذاب جس سے موسیٰ ڈراتے ہین یا یہ عذاب جو مین کرونگا اور کون باقی اور پائدار زیادہ ہے

قَالُوا لَن نُّؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا ۖ فَاقْضِ مَا أَنتَ قَاضٍ ۖ إِنَّمَا تَقْضِي هَٰذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا

بولے نہ اختیار کرینگے ہم تجھے اُسپر کہ آئین ہمارے پاس دلیلین اور اُسپر جسنے پیدا کیا ہمکو پس حکم کر جو تو کرنیوالا ہے سوائے اسکے نہین ہم گزر جائیگی یہ زندگی دنیا کی

جادوگرون نے جواب دیا اے فرعون یہ نہوگا کہ ہم اُن دلائل ظاہرہ پر جو ہمکو موسیٰ کی رسالت اور رب حقیقی کی الوہیت پر ملے ہین اور اُس ذات پاک پر جس نے ہمکو پیدا کیا تجھے اختیار کرین تو کر تو جو کرتا ہی دنیا کی زندگی گزرنے ہی والی ہے **سعدی** چو آخر نوشتہ ست بر سر ہلاک + بدست دلارام خوشتر ہلاک

إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۗ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝ إِنَّهُ مَن يَأْتِ رَبَّهُ

ہم ایمان لائے رب پر اپنے تاکہ بخشے ہمارے لیے خطائین ہماری اور وہ کہ مجبور کیا تو نے اُسپر جادو سے اور اللہ بہتر ہے اور دائمی ہے تحقیق جو کوئی آئیگا اپنے رب کے سامنے

ہم اپنے رب پر ایمان | مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ | لائے ہین تاکہ وہ ہماری
خطائین بخشدے اور | گنہگار پس بیشک اسکے لیے دوزخ ہے نہ مریگا اُسمین اور نہ زندہ رہیگا | جس جادو پر تونے ہمکو

مجبور کیا تھا اُسکے سواخذے سے درگزرے اور اللہ خیر ہے اور ہمیشہ ہے بات یہ ہے کہ جو اُسکے پاس گنہگار جائیگا اُسے جہنم ہے اُسمین نہ مریگا کہ عذاب سے بچے نہ جیےگا کثرت عذاب وصعوبت سے مسئلہ معلوم ہوا کہ سحر معصیت ہے اور یہ وہم غلط ہے کہ آیت مین سحر معصیت اس لیے قرار پایا کہ بمقابلہ حق ومخالفت پیغمبر ہین ہوا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو کلمہ (اکرہتنا) کہنا کافی تھا سحر کا ذکر نہ کیا جاتا مسئلہ لازم یا محکوم کو حاکم کی اطاعت گناہ مین جائز نہین مگر یہ کہ مجبور محض ہوجائے۔

وَمَن يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَىٰ ۝ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن
اور جو آئے اُسکے پاس ایمان والا کی ہون نیکیان انھین کے لیے درجے ہین بلند جنتین ہمیشہ بہار جاری

اور جو اللہ تعالیٰ کے | تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ مَن تَزَكَّىٰ ۝ | حضور مین ایمان والا
آئیگا اور کام بھی نیک | تلے اونکے نہرین ہمیشہ رہنے والے سمین اور یہ عوض ہے اُسکا کہ پاک ہوا | کیے ہونگے وہی لوگ

ہین جنکے لیے بلند مراتب ہین یعنی جنتین ہمیشہ رہنے والے جنکے تلے نہرین جاری اُنمین ہمیشہ رہین گے یہ انعام اور عوض پاک ہونیکا ہی ربط ان احسانات اور واقعات کے بعد فتح مومنین وہلاک مشرکین کا ذکر فرمایا۔

وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَّا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَىٰ ۝
اور تحقیق وحی کی ہمنے طرف موسیٰ کے یہ کہ راتارات لیجا بندون کو میرے پس نکالیو انکے راہ دریا مین خشک نہ ڈر پالینے کا اور نہ غرق سے

اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ راتا رات ہمارے بندون کو یعنے مومنین بنی اسرائیل کو لیجا اور اونکو دریا کی راہ سے پار لگا در آنحالیکہ وہ راہ خشک ہوگی اور نہ اس امر سے ڈرو کہ وہ تمکو پالین گے یا تم ڈوب جاؤگے تفصیل صفحہ (۶۳ جلد اول) مین گزری اضرب یعنے رفتن اور یہ بھی ہوا تھا کہ موسیٰ نے دریا پر عصا مارا اُسمین راہ خشک ہوگئی۔

فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُم مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ۝ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ
پھر پیچھا کیا اُنکا فرعون نے اپنے لشکر سے تو ڈھانک لیا اُنکو دریا سے اُسنے کہ ڈھانک لیا اور بہکایا فرعون نے

اسکے بعد فرعون نے اپنے | قَوْمَهُ وَمَا هَدَىٰ ۝ | لشکر سمیت بنی اسرائیل کا
پیچھا کیا اور ڈھانک لیا | قوم کو اپنی اور نہ راہ پائی | فرعونیون کو جسنے کہ ڈھانکا

دریا سے یعنے موجہ آئے اونکو سے لیا اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور خود بھی راہ نپائی یعنے خود بھی ڈوبا اور سب کو لے ڈوبا ربط بعد ان انعامات کے بنی اسرائیل کیطرف خطابات شروع ہوئے

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ قَدْ أَنجَيْنَاكُم مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوَاعَدْنَاكُمْ جَانِبَ الطُّورِ الْأَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ۝

اے اولاد یعقوب تحقیق ہمنے چھڑایا تمکو دشمن سے تمہارے اور وعدہ کیا تمسے طرف طور مبارک کے اتارا ہمنے تمپر من اور سلوے

كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي وَمَن يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوَىٰ ۝

کھاؤ پاک چیزوں سے جو دیا تمکو اور نہ سرکشی کرو اس مین تو حلال ہو تمپر غضب میرا اور جو شخص کہ حلال ہو اسپر غضب میرا تحقیق گرا

اے یعقوبؑ کے بیٹو ہم نے تمکو تمھارے دشمن فرعون سے چھوڑایا اور تم سے وعدہ کیا کہ طور مبارک پر آکر ہمارے کلام سنو اور تم پر من وسلوی اتارا کہ پاک اور لذیذ چیز ملت جو ہم نے تمکو دی ہین کھاؤ اور سرکشی و نافرمانبرداری نہ کرو اسمین جو ہم نے عطا کیا ورنہ حلال ہوجائیگا تم پر ہمارا غضب اور جسپر ہمارا غضب حلال ہوجائے وہ ہلاک ہوا اور معبود وہ ہاویہ دوزخ مین گرا۔

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ۝

اور بیشک بخشنے والے ہین اسکے لیے کہ توبہ کی اور ایمان لایا اور کی نیکی پھر راہ پائی

اور مین بخشنے والا ہون اسکا جو نادم و تائب ہوا اور ایمان لایا اور کین نیکیان پھر مراد راست پائی

وَمَا أَعْجَلَكَ عَن قَوْمِكَ يَا مُوسَىٰ ۝ قَالَ هُمْ أُولَاءِ عَلَىٰ أَثَرِي وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ ۝

اور کیا جلد باز ہے تو قوم سے اپنی اے موسے کہا وہ یہ ہین میرے پیچھے اور جلدی کی مین نے طرف تیرے اے رب تاکہ تو راضی ہوجائے

ف بعد فتح مصر و غرق فرعون جب موسیٰ کی قوم نے چاہا کہ ہم بھی کلام ربانی سنین اور ستر آدمی منتخب ہوکر طور پر ہمراہ گئے بوقت حضور و تجلیات نور حضرت موسیٰ نے سبقت کی اور سب سے پہلے حاضر ہوئے تو ارشاد ہوا اے موسیٰ تم تو بڑے جلد باز ہو عرض کی یہ سب میرے پیچھے حاضر ہین اور مین نے جلدی اس لیئے کی کہ تو راضی ہوجائے

ف یہ عجلت حضرت کلیم کی خواہ منصب امامت تھی سردار قوم کو چاہیئے کہ شہنشاہ کے دربار مین پہلے حاضر ہوکر اپنی مزاج شناسی و ارادتمندی و خصوصیت سے حضرت شاہنشاہ کو راضی کرے پھر اپنی قوم کو پیش کرے یا بمقتضائے شوق تھی کہ بے تاب ہوگئے کسی کا خیال نہ رہا جب ادھر سے پرسش ہوئی تو عرض نہ کرسکے کہ حضور کا شوق اور لے آیا اس لیے کہ اسمین گستاخی تھی کلمات خوشامد عرض کیئے کہ حضور کی رضا طلبی نے ایسا کیا

قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِن بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ۝ فَرَجَعَ

کہا پس مین نے بتحقیق فتنے مین ڈالا تیری قوم کو تیرے بعد اور بہکایا انکو سامری نے تو پھرے

فرمایا ہم نے تیری قوم کو اور آزمایش مین ڈالا اور طور پر آنے کے بعد فتنے سامری نے انکو بہکایا

مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا

موسیٰ اپنی قوم کی طرف غضبناک افسوس کنان

تو پھرے موسیٰ بعد فراغ مشاہدہ حضور اپنی قوم کی طرف غضبناک متاسف۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۥ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ

کہا اے قوم کیا نہ وعدہ کیا تھا تجھے رب نے تمہارے وعدہ اچھا ایا کیا طویل ہوا تم پر عہد یا چاہا تم نے یہ کہ اتر آوے تم پر

حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا اے لوگو

غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ۝

غضب رب سے تمہارے پس خلاف کیا تم نے وعدہ میرا

تمہارے پروردگار نے تم سے اچھے وعدے کیے پھر کیا اس عہد کی مدت زیادہ ہوگئی تھی (تم گھبرا گئے) یا تم نے چاہا کہ عذاب الٰہی و غضب رب ذوالجلال تم پر اترے پھر میرے وعدے کی مخالفت کی اور گوسالہ پرستی شروع کی **طال** اسی لیے فرمایا کہ وعدہ حضرت موسیٰ کا تیس دن کا تھا اور طرہ پر چالیس دن گزرے اسکی نفی فرمائی کہ یہ دس دن ایسے نہ تھے کہ مدت طویل اور مخالفت کی دلیل سمجھی جاوے

قَالُوْا مَاۤ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَاۤ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ

بولے نہیں خلاف کیا ہم نے وعدہ تیرا اپنے اختیار سے لیکن اٹھوائے گئے بوجھ زیور سے قوم کے تو پھینکدیا ہم نے پھر ایسا ہی

اَلْقَى السَّامِرِيُّ ۝ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَاۤ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۥ فَنَسِيَ ۝

ڈالا سامری نے تو نکالا واسطے انکے گوسالہ جسم اسکے لیے آواز گائے کی تو بولے یہ معبود تمہارا ہے اور معبود موسیٰ کا پس بھول گیا

کہنے لگے ہم نے آپکے وعدے کے خلاف نہیں کیا اپنے اختیار سے بلکہ ہم پر قوم فرعون کی زیور لادی گئی پھر ہم نے اونکو پھینکدیا اور اسی طرح سامری نے بھی پھینکا پھر نکالا قوم کے لیے ایک گوسالہ یعنے جسم تھا جسمین گائے کی آواز تھی اور سامری اور اسکے ساتھیون نے کہا یہ تمہارا اور موسیٰ کا معبود ہے پھر امر حق اور راہ راست بھول گیا (یعنے ہم لوگ اس وجہ سے دھوکے مین آگئے قصداً ایسا نہین کیا) بنی اسرائیل نے مصر سے نکلتے وقت فرعونیون سے کسی تقریب کے بہانے سے زیور عاریۃً لے لیا بعد ہلاک قبط وہ زیور انکے پاس رہا چونکہ سواے شریعت اسلام اور کسی شریعت مین مال غنیمت پر تصرف جائز نہ تھا سامری نے یہ تمام زیور آگ مین ڈالا اور اس سے بچہ گاؤ کی صورت بنائی اور وہ مٹی جو حضرت جبریل کے گھوڑے کے قدم سے لی تھی اس گوسالے مین رکھدی گائے کی آواز اس سے پیدا ہوئی اور حضرت موسیٰ کو تیس دن سے زیادہ گزر گئے قوم سے کہا موسیٰ راہ بھول گئے یہ تمہارا اور اونکا معبود ہے کچھ لوگ اسکے دم مین آکر گوسالہ پرست ہوگئے کچھ ثابت قدم رہے تفصیل صفحہ ۳۰ جلد اول مین ہے ربط پھر الزاماً ارشاد ہوتا ہے

اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۥ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۝ ع ۱۳

کیا نہیں دیکھتے کہ نہین پھیرتا طرف انکے کوئی بات اور نہ مالک ہوتا انکے لیے ضرر کا اور نہ نفع کا

کیا یہ بھی نہین دیکھتے کہ یہ بت یا گوسالہ نہ ان سے کوئی بات کرتا ہے اور نہ تمہارے نفع و ضرر کا اختیار رکھتا ہے

سلہ یہ قول خدا ہی کا ہے یعنی [illegible]

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ○

اور بیشک کہا تھا اُن سے ہارون نے پہلے سے اے قوم میری ہو گئے تم آزمائے گئے تھے اس سے اور بیشک رب تمہارا رحمٰن ہے تو پیروی کرو میری اور اطاعت کرو حکم کی

اور حضرت موسیٰ کے آنے سے پہلے اُنسے ہارون نے کہا تھا اے قوم بات یہی ہے کہ تم اس گوسالے سے آزمائے گئے ہو اور بیشک تمہارا رب رحمٰن ہے تو تم میری پیروی کرو اور میرے حکم سے مطلع ہو جاؤ

قوم نے کہا اسے

قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ○

بولے ہمیشہ بیٹھے ہم اسپر معتکف یہاں تک کہ پھرے طرف ہمارے موسیٰ

یہ جواب دیا ہارون ہم تو

اس گوسالے پر معتکف اور اُسکے پوجنے والے رہیں گے جبتک موسیٰ نہ آئیں ۔

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۙ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ○

کہا موسیٰ نے اے ہارون کسنے تجھے منع کیا جب تو نے انکو دیکھا کہ بہک گئے کہ نہ پیروی کی تونے میری آیا پس نافرمانی کی تو نے میرے حکم کی

کہا موسیٰ نے اے ہارون جب تم نے انکو بے راہ دیکھا تو کس نے روکا کہ میری پیروی کرتے کیا تم نے میری نافرمانی کی بوجہ ترک اتباع کے ف اتباع سے یہاں مراد خواہ مقاتلہ ہے۔ خواہ یہ کہ اونکو زجر کرتے اور میری طرف رجوع کرتے تا کہ یہ لوگ خائف ہوتے یعنے جو میں کرتا وہ تم نے بھی کیا ہوتا۔

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ○

کہا اے بیٹے میری ماں کے نہ پکڑ داڑھی میری اور نہ سر میرا میں ڈرا یہ کہ کہے تو جدائی ڈالی تو نے درمیان بنی اسرائیل کے اور انتظار کیا قول کا میرے

ہارون نے کہا اے میری ماں کے بیٹے **ابوسعود** ماں کا بیٹا اسلیے کہا کہ محبت ورقت قلب پیدا ہو نہ اس لیے کہ حضرت موسیٰ وحضرت ہارون اخیافی بھائی تھے بلکہ جمہور اسی طرف ہیں کہ دونوں حقیقی بھائی تھے) میری ڈاڑھی اور موے سر نہ پکڑ وہیں ڈرا کہ مبادا تم الزام دو کہ تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میری رائے وحکم کا انتظار نہ کیا ۔ (لہذا میں نے خاموشی اختیار کی **مسئلہ** سلطان وامیر کو حق ہے کہ مامور وخلیفہ کو جس طرح مخالفت صریح میں ملزم قرار دیتا ہے موسے تدبیر وسوے فہم اور امور اجتہادی میں بھی الزام دے اس لیے کہ حضرت موسیٰ نے کوئی صریح حکم نہ دیا تھا جس کے خلاف پر ہارون ملزم ہوتے بلکہ الزام یہ تھا کہ حسن تدبیر وقوت سیاست واجتہاد سے کیوں چشم پوشی کی **مسئلہ** اجتہادی خطا پر گرفت نہیں ہوسکتی جیسا کہ ہارون نے اپنے اجتہاد کو دلیل برات بنایا **مسئلہ** مامور کو اختیار ہے کہ کسی مصلحت سے اپنے منصبی خدمت کے انجام میں امیر کے حکم کا انتظار کرے **مسئلہ** معلوم ہوگیا کہ تفریق بدترین معاصی ہے اسی لیے حضرت ہارون نے دفع کفر پر اسے مقدم کیا **ربط** جب حضرت ہارون سے جواب کافی پایا تو اصل مجرم معنوی کیطرف توجہ فرمائی

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ۝ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا

کہا پس کیا حال ہے تیرا اے سامری کہا دیکھی مین نے وہ شے کہ نہ دیکھی قوم نے پس لے لیا مین نے مٹھی بھر نقش قدم رسول سے پس ڈالدیا مین نے

وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ۝

اور ایسا ہی سمجھایا مجھے میرے نفس نے

کہا موسیٰ نے اے سامری تو بتا تیرا کیا حال اور کیا جواب ہے بولا مین نے وہ شی دیکھی جو قوم نے نہ دیکھی یعنے حضرت جبریل کے گھوڑے کو دیکھا اور یہ کہ جہان اوسکا قدم پڑتا سوکھی زمین سرسبز ہو جاتی تو اوٹھالی مین نے ایک مشت خاک نقش قدم رسول یعنے جبریل سے اور گوسالہ زرین کے پیٹ مین ڈالدی (اسی سے وہ بولنے لگا) میرے نفس نے مجھے ایسا ہی سمجھایا مسئلہ معلوم ہوا کہ امیر کو حق ہے کہ کسی حادثے مین تحقیقات کرے اور بعض ملزمین بعض کو بری بعض کو ماخوذ کرے جیسا کہ حضرت ہارونؑ معصوم اور سامری ماخوذ نکلا۔

قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ وَانْظُرْ

کہا پس دور ہو پس بیشک تیرے لیے زندگی مین ہے کہ کہے تو لا مساس اور بیشک واسطے تیرے ایک وعدہ ہے نہ خلاف کیا جائیگا تو اس سے اور دیکھ

اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ۝

طرف اپنے معبود کے وہ کہ ہمیشہ رہا اوسپر معتکف البتہ جلا دینگے ہم اسے پھر اڑا دینگے ہم اسے دریا مین اڑانا

حضرت موسیٰ نے فرمایا دور ہو تیرے لیے زندگی مین یہ ہے کہ کہے تو (لا مساس) یعنے نہ چھوؤ اور خلط و مس نہ کرو عرائس حکم تھا کہ کوئی سامری سے خلط نہ کرے اور اُسے نہ چھوے اور اُسکے قریب نجائے اور جو چھوئے وہ عضو قطع کرڈالے اور بعض کتب مین ہے کہ اگر اُسے کوئی چھوتا تو دونون بخار مین گرفتار ہوتے اسی طرح وہ ہلاک ہوا) اور تیرے لیے اے سامری وعدہ گاہ ہے یعنے محشر جس کے خلاف تو نہین کرسکتا وہان عذاب دائم مین گرفتار ہوگا اور اے سامری دیکھ اپنے معبود یعنے گوسالے کو جس پر تو ہمیشہ معتکف رہا تھا اور ممکن ہے کہ یہ خطاب تمام گوسالہ پرستون کی طرف ہو کہ ہم اوسے جلا کر خاک و سیاہ کر دینگے پھر اوسکی خاک دریا مین اڑا دینگے۔ اس رسوائی سے گوسالے اور اُسکے بنانے والے کو سزا دی گئی۔ اور بنی اسرائیل نادم و تائب ہوئے اور بعض کی خطا اپنی جان کو ہلاک کرکے اور بعض کی محض فضل سے عفو ہوئی (تفصیل صفحہ ۲۰ جلد اول) مین ہے قیاس مجرم کے لیے حبس دوام جائز ہے اس لیے کہ لا مساس کا مضمون حبس مین ہے مسئلہ مجرم سے ملاقات اور اختلاط کا منع کرنا جائز ہے نکتہ توفیق توبہ اکثر اُسی کو عطا ہوتی ہے جو بدون خبث نفس و عزم بغاوت خطا کرے جیسا کہ بنی اسرائیل سے خطاے گوسالہ پرستی معاف کی گئی اور سامری کی جرم بخشی نہ ہوئی مسئلہ آثار کفر و شرک کو مٹانا اور انکی توہین مستحب ہے اور کسی نسبت باطل و ادعاے فاسد کی رعایت ضرور نہین جسطرح گوسالے مین اثر رسول کی اور مسجد ضرار مین اسم مسجد کی کچھ رعایت نہ کی گئی پس ہمارے زمانے

کے تعزیہ پرست اور بزرگان دین کی تصویر بنانے اور رکھنے والے آنکھ کھولیں اور سمجھیں۔

اے لوگو تمہارا | إِنَّمَا إِلَٰهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا | معبود کوئی

نہیں ہے | نہیں ہے معبود تمہارا مگر اللہ ایسا کہ نہیں کوئی معبود مگر وہی گھیر لیا ہے ہر شے کو علم سے | مگر اللہ ہے

ایسا کہ کوئی پرستش کے قابل نہیں مگر وہی اللہ تعالیٰ تمام اشیا کو علم سے گھیرے ہوئے ہے۔

كَذَٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِنْ لَدُنَّا ذِكْرًا

ایسے ہی بیان کرتے ہین تجھپر خبرین اُنکی کہ گزر گیا اور تحقیق دیا ہمنے تجھے پاس سے اپنے ذکر

جسطرح یہ قصہ اجمالی حضرت موسیٰ کا مذکور ہوا ایسا ہی ہم بیان کرتے ہین آپ پر اخبار ماضیہ و واقعات گذشتہ اور اپنے علم و فضل خاص سے آپکو ذکر یعنے قرآن عطا کیا۔

مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا ۝ خَالِدِينَ فِيهِ ۖ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلًا

جس نے منہ پھیرا اُس سے پس بیشک وہ اُٹھائیگا دن قیامت کے بوجھ ہمیشہ رہنے والے اُسمین اور بُرا ہے واسطے اُنکے دن قیامت کے بوجھ

جس نے اُس ذکر و قرآن سے روگردانی کی اُسپر قیامت کے دن گناہون کا بوجھ لادا جائیگا جس کے عذاب و وبال مین ہمیشہ رہین گے اُنکے لیے یہ بوجھ قیامت مین بہت بُرا ہے البدور فرمایا جس نے مسلمانون کی راہ ایک بالشت غصب کرلی وہ زمین مغصوبہ ساتوین زمین تک اُسپر لدی ہوگی اور میدان قیامت مین آئیگا۔ آپنے خطبے مین فرمایا مین تم سے بعض کو تحصیل صدقہ پر عامل کرتا ہون وہ جب آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا ہے اور یہ مجھے ملا ہے تو کیون وہ اپنے مان باپ کے گھر مین بیٹھو رہا او یہ ہدیہ اُسے ملا جو ناحق کوئی شے لے گا قیامت مین وہ مال اُسکی گردن پر ہوگا

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ ۚ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝ يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا

جسدن پھونکا جائیگا صور مین اور ہم جمع کرینگے مجرمون کو اُسدن کرنجے چپکے چپکے باتین کرینگے آپس مین نہین ٹھہرے ہم مگر دس دن

جسدن صور پھونکا جائیگا اور گناہگار جمع کیے جائینگے درانحالیکہ اونکی آنکھین کرنجی ہونگی اس سے اُمت مرحومہ محمدی محفوظ ہوگی جیساکہ وارد ہوا کہ میری اُمت کی آنکھین کرنجی نہونگین پھر یہ مجرم خوف اور ہول سے آپس مین چپکے چپکے باتین کرتے ہونگے اور کہین گے ہم تم دنیا مین یا قبر مین صرف دس ہی دن ٹھہرے یہان عشر کی تفسیر نہین کی گئی ماہ یا سال یا دن یا ساعت جو چاہو مراد لو مگر دس دن کہنا اولی و انسب ہے اس لیے کہ عشرہ اول باعتبار باقی ایام کے قلیل ہوتا ہے اور دنیا بھی باعتبار آخرت قلیل ہے

نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ع ۵ ۱۵ ۱۴

ہم جانتے ہین جو کہتے ہین جب کہتا تھا دانا تر اُنکا راہ کو نہین ٹھہرے تم مگر ایک دن

ہم زیادہ جانتے ہین جو کچھ کہتے ہین جبکہ بڑے دانا اور فہمیدہ انکے کہتے تھے تم ایک ہی دن ٹھہرے

یعنے مدت حیات دنیا یا قیام قبر ہم خوب جانتے ہین -

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ۙ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا

اور پوچھتے ہین تجھسے پہاڑون سے کہدیجئے اڑا دیگا اُنسے رب میرا اڑانا پھر چھوڑ دیگا اُسے میدان صاف

انجام جبال

معالم کہا ابن عباسؓ نے کہ ایک مرد ثقیف نے سوال کیا کہ پہاڑ جو نہایت مستحکم اور بلند ہین قیامت مین کیا ہونگے جواباً ارشاد ہوا آپ سے پہاڑ کا انجام پوچھتے ہین کہدیجیے کہ اُنکو پروردگار جڑ سے اکھاڑ کر ریزہ ریزہ کرکے اڑا دیگا اور جہان پہاڑ تھے اُس زمین کو میدان برابر صاف کردیگا یعنے اس مستحکم مرتفع خلقت کو ایسا نابود کردیگا کہ نشان تک باقی نہ رہیگا **قاع** کف دست میدان **صفصف** زمین برابر دونون ہم معنی اور ایک دوسرے کی تاکید ہین

لَا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ۞ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا

نہ دیکھیگا تو اُس مین کجی اور نہ پستی بلندی تھی اُسدن پیچھے ہولینگے پکارنیوالیکے نہین کجی اُسکے لیے اور پست ہوجاینگی آوازین واسطے رحمن کی پس نہ سنیگا تو مگر کھسکھس

پیروی داعی وپستی آواز

نہ دیکھیگا تو اُسمین کجی نہ پستی وبلندی یعنے پہاڑ سب برابر ہوجائین گے پستی بلندی نہ رہیگی اور سب اللہ کیطرف سے پکارنے والے کے پیچھے ہولین گے **معالم** اسرافیل جب دوبارہ صور پھونکین گے اُسمین سے آواز نکلے گی اے سڑی ہوئی ہڈیو اے پھٹے اور الگ ہوئے چمڑو حاضر ہو اور چلو حضرت ملک جبار واحد قہار کے حضور کے لیے - اُسی کی آواز پر تمام آدمی زندہ ہو ہو کر چلین گے اور رفتہ رفتہ ایک مدت مین میدان حشر طے کرین گے وہ جاے حساب اور محل جزاے گناہ وثواب ہے کسی کو مجال نہوگی کہ اُس حکم کی تعمیل مین توقف کرے اور اُس تاریک میدان مین یہی آواز راہ بری کریگی کوئی راہ گم نہ کرسکیگا اور بکمال ہیبت سے آوازین پست ہوجائین گی صرف ہمس یعنے چلنے کی آہٹ اور جواب سن پڑیگی **اَمت** پستی وبلندی وناہمواری - (خشعت الاصوات) یہ کنایہ ہے کمال ہیبت ناک اور خائف ہونے سے جیسے کہتے ہین کہ ڈر کے مارے گھگھی بندہ گئی ہمس آواز پاے شتر

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا

اُسدن نہ نفع دیگی سفارش لیکن اُسکی کہ اذن دیا اُسکے لیے رحمن نے اور راضی ہوا اُسکے لیے بات کرنے کو

حضورؐ شفیع روز جزا

اُس خوف وہیبت کے دن کسی کی سعی سفارش کچھ فائدہ نہ دیگی البتہ اسکی شفاعت جسے حضرت رحمن سے اجازت ملی ہو اور اللہ تعالی نے اُسکی بات کرنے کو پسند کیا ہو **بحث** من عام ہے حضور کی تخصیص جیسا کہ مذہب ہے کسطرح ثابت ہوگی **جواب** یہ عموم مجمل ہے اور احادیث صحیحہ **اسباب** مین بخاری سے مروی ہین مفسر ہین کہ وہ صاحب اذن ومقبول الشفاعت حضور ہی ہین دوسرا نہین پس لفظ عام ہی او مصداق اُسکا خاص ہے مایہ کہ تخصیص حضور کی باعتبار شفیع اول وشفیع اعظم وشفیع کل ہونے کی ہے نہین تو انبیا وصلحا

بلکہ اکثر بہشتی خاص طور پر شفیع ہونگے بحث صیغہ ماضی مشیر ہیں کہ اذن ہوچکا حالانکہ حضور فرماتے
ہیں کہ مجھے اجازت دیجائیگی جواب یہ اجازت جو صیغۂ ماضی سے مستفاد ہے وعدۂ حضرت رحمٰن ہے اور
وہ اجازت جسکا مذکور حدیث میں ہے اُس وعدے کی وفا ہے یا یہ کہ یہ اذن ہے مگر عین وقت پر کر عرض کرنا
اور غایت مجبوری و تمنا دعجز سے خواستگار ہونا اپنے حق ثابت و عطاے مفوض کو بحالت امید و یاس
دبیم و رجا گڑگڑا کر مانگنا کمال عبودیت و آداب حضرت الوہیت ہے وہ لا ابالی ہے اور شاہنشاہ
مطلق کس کی مجال کہ کہے یہ کیوں ہوا اور کیوں نہوا ہر دم بحالت بیم و رجا رہنا چاہیے

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ۝

جانتا ہے اُسے کہ اُنکے سامنے ہے اور اُسے کہ اُنکے پیچھے ہے اور نہ گھیر سکینگے اُسکو علم سے

وہ پروردگار اُنکے آگے پیچھے کے تمام حالات جانتا ہے اور اُن میں سے کسی کا علم اسکی ذات و صفات کو محیط نہیں ہوسکتا ہے

حضرت حی و قیوم کے سامنے سب کے منہ

وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝

اور ذلیل ہوئے منہ واسطے حی و قیوم کے اور تحقیق نامراد ہوا جسنے لادا ظلم

ذلیل ہوگئے یعنے سب بے عذر اُسکے روبرو ہیں اور جس نے ظلم یعنے شرک یا گناہ لادا وہ نامراد و ہلاک ہوا

وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا ۝

اور جو کرتا ہے نیکیاں اور وہ مومن ہے پس نہ ڈریگا ظلم کو اور نہ توڑنے سے

اور جو نیک کام کرتا ہے اور ایمان والا بھی ہے وہ نہ ظلم سے ڈرے کہ قیامت میں زیادتی کیجائے
ثواب کم ملے اور نہ یہ کہ عمل باطل و معدوم کردیا جائے ہضم کسر و ظلم

وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝

اور ایسا ہی اتارا ہمنے اُسے قرآن عربی اور پھیر پھیر کر کہیں اُسمیں وعید تاکہ وہ ڈریں یا پیدا ہو اُنکے لیے نصیحت

جس طرح ہم نے یہ مثالیں بیان کیں ایسے ہی قرآن بھی بزبان عربی اتارا اور اسمیں مختلف مثالوں سے وعید یا
عذاب بیان کیے اس لیے کہ وہ لوگ ڈریں یا اُنکے لیے کوئی نصیحت و عبرت پیدا ہو تقویٰ پر تقویٰ یا تقویٰ سے غرض ہے
تو ذکر بمعنے مطلق ایمان ہوگا یعنے کافر ڈرے اور مومن ہے اور مومن زاہد ہو تو ترک سیات ہوجائے اور
ممکن ہے کہ دونوں سے ایک ہی مراد ہو ۔

فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۗ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ ۖ وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝

پس برتر ہے اللہ بادشاہ حق اور نہ جلدی کر ساتھ قرآن کے پہلے اس سے کہ پوری ہوجائے طرف تیرے وحی اسکی اور کہہ اے رب میرے بڑھا مجھکو از روے علم

پس برتر ہے اللہ جو ملک حق ہے اور اے نبی کریم قرآن میں جلدی نہ کیجیے اس سے پہلے کہ آپ پر اسکی

وحی تمام ہو اور کہیے دعا میں اے رب تو ہمارا علم زیادہ کر **ابن کثیر** کہا ابن عباسؓ نے کہ حضور بوقت نزول وحی زبان سے پڑھتے جاتے تاکہ خوب یاد ہو جائے تخفیف نازل ہوئے دوسرے مقام پر صاف فرمایا لا تحرک به لسانک الخ کہیں جب اہل مکہ نے کہا کہ آپ ہمکو ان باتون سے خبر دیجیے اور آپنے وعدہ کر لیا پھر جب وحی نہ آئی تو یہ تعلیماً ارشاد ہوا کہ خود کیون عجلت فرماتے ہیں۔ اور کہا حسنؒ نے کہ ایک عورت نے حضور میں نالش کی کہ میرے زوج نے مجھے تھپڑ مارا آپ نے قصاص کا حکم دیا وحی نازل ہوئی کہ آپ قبل نزول قرآن کیون تعجیل فرماتے ہیں۔ اور انتظار کیون نہین کرتے **مسئلہ** اس روایت سے معلوم ہوا کہ مجتہد جبتک نص پانے یا پانے کی امید قوی ہو اجتہاد نہ کرے **مسئلہ** بدون غایت تتبع وکمال نظر کے رائے سے قرآن کی تاویل نہ کرے **ادب** بے پوری بات سنے حکم نہ کرنا چاہیے **مسئلہ** آیت وجوب طلب علم وکمال فضل علم پر دال ہے **نکتہ** معلوم ہوا کہ علم بھی انھین نعمتون سے ہے جنکا حصول محض فضل پر موقوف ہے اس لیے کہ قرآن مین جو دعائین ہین وہ ایسے ہی امور سے متعلق ہین جو کسبی و اختیاری نہون جیسے ہدایت ومغفرت وغیرہ۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ۝

اور بتحقیق اقرار لیا ہمنے آدم سے پہلے ہی تو بھول گیا اور نہ پایا ہمنے واسطے اُسکے قصد مصمم

ہم نے پہلے اس سے آدم سے گیہون نہ کھانیکا اقرار لیا مگر آدم اُسے بھول گئے اور سہو سے کیا جو کچھ کیا اُنکا عزم معصیت پر ہم نے نہ پایا **ف** یہ حضرت آدم کی عصمت وبرات کی عمدہ دستاویز ہے حق سبحانہ تعالیٰ شہادت دیتا ہے کہ ہمارے علم مین اُنکا ارادہ کرنا آیا ہی نہین اور جو اللہ کے علم مین نہو وہ عین عدم ہے **لطیفہ** ارادہ انسان کی خلقت کا جز ہے اور یہان عموماً نفی کی گئی اس لیے کہ عزم نکرہ زیر نفی مفید عموم ہے پس ایسی نفی عزم مشیر ہے کہ آدم مقام فناے محض مین تھے اُنکے ارادے اُنکے افعال واقوال فانی ذات حضرت الوہیت تھے

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ ۝ فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ

اور جب کہا ہمنے فرشتون سے سجدہ کرو آدم کا تو سجدہ کیا سبنے مگر ابلیس نے انکار کیا تو کہا ہمنے اے آدم بیشک یہ دشمن ہے تیرا

وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰ ۝

اور تیری زوجہ کا پس نہ نکالدے تم دونون کو جنت سے تو کہ بدنصیب ہو جاوے تو

ہم نے فرشتون کو حکم دیا کہ آدم کا سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا اور سجدہ نکیا پھر ہم نے آدمؑ سے کہا اے آدم یہ شیطان تیرا اور تیری زوجہ حوا کا دشمن ہے ہوشیار رہنا ایسا نہو تم دونون کو جنت سے نکلوا دے تو تم محروم وبدنصیب ہو جاؤ۔ یا تم مشقت مین پڑجاؤ جیسا کہ دنیا مین تلاش معاش وجمع اسباب وتدبیر امراض وغیرہ سے آدمی مصائب مین رہتا ہے تشقی بمعنی شقاوت ومشقت دونون آیا [illegible]

إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ ۝ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحَىٰ ۝

بیشک تیرے لیے ہے کہ نہ بھوکا ہوا اسمیں اور نہ برہنہ اور تو نہ پیاسا ہو اسمیں اور نہ دھوپ لگے

بیشک تمہارے لیے وہ سامان مہیا ہیں کہ نہ بھوکے ہو اور نہ برہنگی کا عار لاحق ہو اور نہ پیاس لگے اور نہ دھوپ ستائے۔

فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَىٰ شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلَىٰ ۝

پھر وسوسا ڈالا طرف اسکے شیطان نے کہا اے آدم کیا میں تجھے رہنمائی کروں درخت خلد پر اور ایسے ملک پر جو کہنہ نہ ہو

شیطان نے وسوسہ ڈالا اور کہا اے آدم کیا میں تمکو شجرۃ الخلد کی طرف رہنمائی کروں اور ایسی سلطنت بتاؤں جو باقی و دائمی ہو ف شیطان کے فریب میں یہ فقرہ بھی تھا کہ تم اسکے کھانے سے فرشتے اور ہمیشہ کے لیے جنتی ہو جاؤ

فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ ۚ

پھر کھایا اُس سے تو ظاہر ہو گئی انپر شرمگاہ اونکی اور ہو گئے کہ ڈھانکتے تھے انپر پتوں سے جنت کے

آدم اور حوا دونوں نے شجرۃ الخلد سے کچھ کھایا حسن انکی شرمگاہ انھیں نظر آنے لگی اور درختان بہشت کے پتوں سے ڈھانکنے لگے

وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ ۝ ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدَىٰ ۝

اور نافرمانی کی آدم نے رب کی اپنے پس بہک گیا پھر مقبول کیا اُسے رب نے اُسکے پھر توبہ قبول کی اُسکی اور راہ دکھائی

آدم نے اپنے رب کی نافرمانبرداری کی اور بہک گئے پھر بوجہ توبہ اور ندامت کے پروردگار نے آدم کو مقبول بنا لیا اور راہ راست دکھائی **بحث** حضرت آدم کی خطا میں کسی آیت میں اس سے زائد تصریح نہیں اور خطا بھی کیسی مخالفت متابعت غوایت لیکن ادنیٰ تامل سے معلوم ہو جاتا ہے کہ آدم کی عصمت و برات پر اس سے بڑھکر دوسری شہادت نہیں ہو سکتی [1] آیت ظاہر ہے خطا میں اور نص ہے اجتبا میں اور ظاہر مقابلہ نص غیر ملحوظ [2] عصیان اگرچہ مخالفت امر ہے مگر جبتک عزم و علم نہو ترتب سزا نہیں ہوتا ورنہ لازم آئے تکلیف عاجز اور یہاں عصیان کے ذکر سے پہلے ہی عدم عزم و نسیان کا عذر فرما دیا کہ کتنا انکو وہم بیجا کے مجال نہو سکے [3] جزائے معصیت عفو ہے یا گرفت نہ تاج اجتبا و خلعت ہدایت جو خلاصۂ عبادت خالص و خاصۂ عباد مقبول ہے۔ اسکی نظیر نہ مروی ہے نہ معقول [4] سیاق نظم میں معصیت پر اجتبا کو مرتب و معقب کیا تاکہ یہ عصیان کسی حسن و خیر کا مقدمہ بنجائے۔ اور غوایت کو توبہ اور عفو اور ہدایت سے دفع فرمایا پس یہ معصیت عصمت نبوت میں خلل انداز نہیں **وہم** اطلاق کلمہ معصیت و غوایت کیوں کیا گیا **دفع** سے باعتبار صورت واقعہ خلاف امر پایا گیا (عصیٰ) کا خطاب آیا اور شیطان کی قسم پر اعتبار کر لینے سمجھے لو بیچے خلود جنت کو جو وعدہ گاہ وصل و محل تجلی ذوالجلال تھی گندم خوری پر موقوف سمجھنا بہکنا ضرور تھا مگر یہ تمام بلائیں کس لیے سر پر لیں کہ طالب مشتاق بلائے فراق سے بچے لیں بحکم کُلٌّ فِي ذٰلِكَ ماوٰی برعایت ظاہر حال صورت اخراج و بلحاظ عشق و حقیقت میراث دائم کا فرمان آیا **وہم** یہ سمجھے کہ عطائے خطاب (اجتبا)

کی کیا وجہ کہ عصیان بے عزم سزاے اخروی کا سبب نہین مگر اجتبا کا بھی سبب نہین ہوسکتا و فع ۱
بعض خطا مین کسی وجہ سے موجب ثواب بھی ہوا کرتی ہین جسطرح خطاے مجتہد ۲ کلمہ اجتبی سابقی فرمانیکا
مین ایک مصلحت یہی تھی کہ مبادا آدم اتنے بلند مرتبہ کے بعد اس پستی کے غم سے یا خوف فراق و ہیبت جلال
الٰہی سے اپنی ہستی فنا کردین ۔ تسکین کی گئی کہ ایسا نہ سمجھو تم تو مجتبی ہو ۔ الحمد للہ کہ اس تاویل صحیح سے وہ الزام
جو تنگ حوصلہ لوگون مین حضرت ابو البشر کی نسبت جما تھا معدوم محض و باطل صریح ہوگیا ۔

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ

کہا اوترو تم دونون اس سے سب ایک تمھارا واسطے دوسرے کے دشمن ہے پس اگر آوے تمھارے پاس میری طرف سے ہدایت تو جو پیروی کرے میری ہدایت کی تو وہ بہکیگا اور نہ بدبخت ہوگا

حکم ہوا کہ اے آدم و اے حوا تم سب کے سب اوترو ایک تم مین کا واسطے دوسرے کے دشمن ہے پس اگر تمھارے پاس
میری طرف سے رہنمائی آئے اور جو میری رہنمائی کی پیروی کرے وہ گمراہ و بدنصیب نہوگا تفصیل صفحہ (۲۹ جلد ۱) مین ہے

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ

اور جسنے روگردانی کی ذکر سے میرے پس بیشک اسکے لیے زندگی تنگ ہے اور اٹھاوینگے ہم اسے دن قیامت کے اندھا کہا اے رب کیون

حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا ۝ قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا ۖ وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُنسَىٰ ۝

اٹھایا تونے مجھے اندھا اور البتہ تھا مین بینا کہا ایسے ہی آئین تیرے پاس نشانیان ہماری تو بھلایا تونے انھین اور ایسے ہی آج کے دن بھلایا گیا

اور جو ہمارے ذکر سے روگردانی کیے اسکے لیے زندگی تنگ و عیش تلخ ہے اُسے قیامت مین ہم اندھا اٹھائینگے
کہیگا اے رب کیون تونے مجھے اندھا اٹھایا اور مین تو بینا تھا ارشاد ہوگا ایسے ہی مناسب ہے ہماری نشانیان
تیرے پاس دنیا مین آئین اور تو اونکو بھول گیا اسی طرح آج بھلا دیا گیا معالم ذکر سے مراد قرآن ف
عام مراد بہتر ہے قرآن ہو یا نماز یا یاد خدا اور ارتکاب معاصی بھی اسمین داخل ہے اس لیے کہ بدون حق فراموشی
گناہ نہین ہوسکتا ضنکا تنگی کہا ضحاک نے کسب خبیث ۔ کہا ابو سعید نے تنگی قبر و ضغطہ زمین مراد ہے
ف اگر یہ متعلق بہ آخرت ہے تو تنگی و تلخی دوزخ مراد ہے اور اگر متعلق بدنیا ہے تو اسمین شبہہ نہین کہ دنیا
پرست بہت گرفتار ہین ۱ کثرت طمع و حرص ۲ غلبہ حزن و حسرت ۳ نہ پوری ہونے والی تمنائین
نہ برآنے والے ارمان ۴ بیکسی اس لیے کہ اللہ پر اسے بھروسا نہین ۵ تہیدستی اس لیے کہ جو پایا وہ سب
ہاتھ سے جانے والا ہی بخلاف مرد خدا پرست و متوکل کے کہ اُسے دنیا ملی تو راضی اور نہ ملی تو بامید ثواب آخرت
و خوشنودی جناب باریتعالی خوش و خرم ہر دم اللہ پر اعتماد ہے بلکہ جو کچھ بھی ہو اوسے اپنے پروردگار رحمٰن و رحیم کا حکم
سمجھکر مطمئن و شاد ہے اعمی نابینا جیسا کہ خود فرمایا وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا
قیامت مین انھین اندھا گونگا بہرا اٹھائینگے ۔ کہا ابن عباسؓ نے مراد یہ ہے کہ اونکے لیے حجت و دلیل

ہوگی۔ کہا تھا جیسے تم کسے سوا اور کچھ نظر نہ آئیگا۔ **ف** ظاہر یہ ہے کہ بحسب اعمال و اختلاف احوال کوئی بالکل اندھا کوئی بے حجت و رہنما کوئی تمام چیزون سے غیر ایسا عذاب مین مبتلا ہوگا مگر محرومی مطالعہ جمال ایزد متعال سے بڑھکر کوئی نابینائی نہین **کذٰلک** یعنے جسطرح تو نے ہمارے دلائل باوجود مشاہدہ و ظہور کے دل سے بھلائے ایسے ہی آج تو ہمارے لطف و ترحم و عفو سے بھلایا گیا اور جسطرح باوجود بصر و بصیرت دنیا مین اندھا تھا آج بھی اندھا ہے حدیث مین وارد ہوا کہ بعض کفار آتشین صندوقون مین بزنجیر و قفل آہنی آگ مین ڈالدیے جاینگے اور تلے اوپر اُنکے آگ ہوگی پھر کبھی اُنکی یاد بھی نہ کیجائیگی **ف** اس سے بڑھکر دوسرا عذاب نہین کہ حق سبحانہ تعالیٰ اپنے ترحم کی یاد سے دور کردے۔

وَكَذٰلِكَ نَجْزِىْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ۝

اور ایسیہی سزا دیتے ہین ہم اُسے کہ حد سے بڑھا اور نہ ایمان لایا آیتون پر اپنے رب کی اور البتہ عذاب آخرت سخت تر ہے اور دائمی ہے

اسی طرح ہم مسرفین کو سزا دیتے ہین اور انھین جو اللہ کی آیتون پر ایمان نہین لاتے اور البتہ عذاب آخرت کا سخت تر ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے **اسراف** فضول کاری یعنے حد عبودیت سے بڑھنا یا مضمون عبودیت و شان الوہیت کو دوسرے محل ناقابل مین صرف کرنا یا اپنی قوت روحی و جسمی امور ممنوعہ مین ضایع کرنا۔

ع ۱۴ ۱۶

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِىْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى ۝

کیا نہ راہ دکھائی اُنکو اسنے کہ کتنے ہلاک کردیے ہمنے پہلے انکے گروہ چلتے ہین گھرون مین اُنکے بیشک اس مین نشانیان ہین باخبرون کو

کیا یہ امر اُنکی ہدایت نہین کرتا یعنے غور کرتا ہے کہ ہمنے انسے پہلے کتنے قرن یعنے گروہ مثل قوم ہود و قوم شعیب وغیرہ کے ہلاک کردیے تم اُنکے شہرون مین اور مکانون پر چلتے پھرتے ہو دیکھتے ہو کہ یہ کبھی آباد اور بڑے طاقتور تھے آج نیست و نابود ہین بیشک اسمین باخبر دانشمندون کے لیے ہماری قدرت کی نشانیان ہین

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ۝

اور اگر نہ بات پہلے نکلچکی ہوتی تیرے رب کی طرف سے البتہ ہوتا عذاب اور موت نام رکھی ہوئی

یعنے اگر تیرے رب نے جزا و سزا اور موت کے لیے ایک وقت معین نہ کردیا ہوتا تو فوراً اُنکی ان گستاخیون پر عذاب آہی جاتا **کلمۃ** حکم و تقدیر و علم الٰہی و ارادہ **لزامًا** لازم ہونا کنایہ ہے عذاب الٰہی سے جو ہٹ اور مٹ نہین سکتا **اجل** معطوف ہے کلمۃ پر یا ضمیر مستتر پر جو اسم ہے کان کا۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَاۗئِ الَّيْلِ

پس صبر کر اُسپر کہ کہتے ہین اور تسبیح کر حمد سے اپنے رب کی پہلے نکلنے سے آفتاب کے اور پہلے اُسکے ڈوبنے کے اور گھڑیون مین رات کی

فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝

پس نماز پڑھ اور کنارون مین دن کے تاکہ تو راضی ہو

پس صبر کیجیے ان فضول باتون پر جو آپ کی نبوت اور ہماری وحدانیت مین کرتے ہین اور اپنے

رب کی حمد کی تسبیح کرو آفتاب کے طلوع و غروب سے پہلے یعنے فجر و عصر کی نماز پڑھو اور رات کے اوقات مین تسبیح کرو یعنے مغرب و عشا و وتر و تہجد مین اور دن کے کنارون یعنے ظہر و عصر و اشراق و چاشت مین تاکہ ثواب آخرت و نعماء جنت سے راضی ہو جاؤ۔ یا لذت حضور و ذکر دائم سے خوش ہو اور تکدر و ملال جو کفار سے بحث مین لاحق ہوتا ہو دور ہو احمدی ایک قراءت بصیغہ مجہول بھی ہی یعنی تو راضی کر لیا جائے **مسئلہ** و کفار و بحث منکرین سے ذکر اللہ بہت افضل ہے تسبیح یعنی نماز بھی آیا ہے قبل طلوع وقت فجر قبل غروب **مسائل** جمع آن مغرب و عشا دو تکرار تسبیح کی تکرار خواہ تاکید کے لیے ہے یا یہ کہ وہ تسبیح اوقات نہار کی تھی یہ اوقات لیل کے لیے اطراف کنارے۔ اقل جمع کا دو پر بھی اطلاق ہوتا ہے پس مراد ہے ظہر جو بعد نصف یوم ہے اور عصر جو آخر یوم مین اور ممکن ہے کہا جائے کہ اطراف نہار اشراق و چاشت ہین اور اناء اللیل تہجد وغیرہ ہین اور اسمین اشارہ ہے کہ روز و شب اللہ ہی کا ذکر کیا کرو بق بق زق زق اغیار چھوڑ دو۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝

اور نہ بڑھا آنکھیں اپنی طرف اسکے کہ فائدہ دیا ہمنے اس سے قسم قسم کے دنیا دارونکو آرائش حیات دنیا کی تاکہ آزمائین ہم انکو اسمین۔ اور دیا ہوا رب کا تیرے

معالم آپکے دولت خانہ پر کچھ مہمان آئے تو آپنے یہود کے پاس کسی کو بھیجا کہ قرض لاؤ انھون نے انکار کیا اور کہا کہ اگر کچھ رہن ہو تو مضائقہ نہین ارشاد ہوا اے نبی کریم آپ ہرگز نظر نہ ڈالین اور طمع نہ کرین اُن اقسام و انواع اموال و آرائش دنیا وی پر جس سے ہم نے بعض کو فائدہ دیا تاکہ اُس مال و عیش مین انکو آزمائین (کہ فخر و غرور و غفلت و طغیان و بخل بڑھتا ہے یا شکر و عجز و سخاوت و بیداری) اور حال یہ ہے کہ تیرے پروردگار کا رزق اچھا ہے اور باقی ہے کیونکہ آیۂ سابقہ مین صبر کی تعلیم فرمائی۔ پھر ممانعت کر دی کہ حب دنیا و طمع مال کی طرف آنکھ بھی نہ ڈالو **ف** (مدعین) استعارہ ہے کمال طمع و غایت حرص و حب دنیا سے مگر مجرد تدبیر و طلب کی ممانعت نہین اسی لیے کہ مال قوام نظام اور اللہ کا انعام ہے فرمایا ہمنے آپ کو اے پیغمبر مفلس پایا تو مال خدیجہؓ سے غنی کر دیا **مسلم** إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ بیشک اللہ دوست رکھتا ہے بندۂ متقی مالدار مشتاق عبادت و رحیم کو (الی ما) عام ہے ہر زیب و زینت دنیا کو شامل حرام ہو یا حلال (متعنا) اسکا مفعول منہم مین اسی لیے مقدر کیا کہ عموم پر دلالت کرے کوئی فرد خاص مراد نہو جو مال دار ہو مسلم یا کافر اور جسطرح کا مال ہو حلال یا حرام۔ تقدیر کلام یہ ہے (متعنا بہ بعضا منہم ازواجا) قسم قسم و نوع نوع (زہرۃ الخ) خاص آرائش دنیا وی پس یہ قید و احتراز نہین بلکہ بیان واقعہ ہے اس لیے کہ ہر مال ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ کہا جائے قید احترازی ہے یعنے اُس مال پر نظر نہ ڈالیے جو دنیا کی آرائش کے لیے مخصوص ہو بلکہ مال کی رغبت بغرض اصلاح امور مسلمین مصارف

خیر کی نازیبا نہین جیسا کہ بیت المال اسلامی جو بعنوان سنت ہو (رزق) اگر رزق دنیاوی مراد ہے
تو معنے یہ ہونگے کہ بسبب دل و طمع و وسائل بیجا سے مال نہ طلب کرو جو کچھ اللہ تعالیٰ بوجہ حلال
و قناعت و وقار عطا فرمائے وہ خیر ہے جیسا کہ فرمایا مَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ مِنْهُ
بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ (مشکوٰۃ) جو اللہ سے تھوڑے رزق پر خوش رہے اللہ اوسکے تھوڑے عمل پر راضی ہوجائیگا
اور مروی ہے کہ آپنے عمرو بن عاص کو غزوۂ ذات سلاسل مین امر کیا اور فرمایا مین چاہتا ہون تمکو کچھ مال
غنیمت مین مل جائے عرض کی مین مال کے لیے ایمان نہین لایا فرمایا نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ
اچھا مال نیک مرد کے لیے بہت اچھا ہے۔ اور اگر رزق آخرت مراد ہے تو اوسکی خیریت محتاج بیان نہین
بخاری مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا جنت مین ایک کوڑا رکھنے بھر کی
جگہ دنیا و مافیہا سے خیر ہے **لیکن** کلمہ خیر اشارہ ہے رزق دنیاوی سے اور کلمہ (ابقی) خاص دلیل ہے رزق
اخروی کی اس لیے کہ وہی ابدی ہے **ف** آیت اصل ہے ترک حرص و حب دنیا و اختیار زہد و قناعت مین
بخاری كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ دنیا مین ایسا رہ گویا تو غریب الوطن یا راہرو ہے **مسلم** فرمایا
اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ نظر کرو طرف اوسکے جو تم سے پست تر ہے تاکہ شکر کرو اور
نعمت کی قدر ہو اور نہ دیکھو طرف اُسکے جو تم سے بالاتر ہے کہ حسرت و شکایت ہو **مشکوٰۃ** اِيَّاكَ
وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ آپنے جب حضرت معاذ کو یمن کیطرف بھیجا تو وصیت کی تم تنعم و
عیش سے بچتے رہنا بیشک اللہ کے بندے مالدار صاحب تنعم نہین ہوتے **مسئلہ** لا تمدن سے خواہ طمع مراد ہے
خواہ طلب و رغبت اور دونون صورتون مین خواہ فعل مراد ہے یا مجرد تحریک نفس اضطراب خاطر لیس طمع
فعلی یا بعزم مصمم ہو تو حرام ہے اس لیے نہی مؤکد ہے اور تحریمی بلکہ تثنیہ عین اشارہ کرتا ہے کہ کسی عنوان اور
حیلے سے کبھی ایسا نہ کرو جسطرح جمیع جہات نظر دو ہی آنکھون مین محصور ہین جمیع طرق طمع ممنوع - اور اگر مجرد طمع
یا طلب ہو یا صرف دل مین اضطراب و رغبت ظاہر ہو جیسا کہ لوازم بشری سے ہے تو نہی تنزیہی ہوگی اور فعل کرلے

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ	وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا	لَا نَسْئَلُكَ	رِزْقًا	نَحْنُ نَرْزُقُكَ	
اور حکم کر اہل کو اپنے نماز کا	اور صبر کر اُس پر	ہم نہین مانگتے تجھسے	رزق	ہم رزق دیتے ہین تجھے	

بلکہ تمام امت **اصطبر** صبر اور پڑھانے مین جو جو	وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى اور انجام کار واسطے پرہیزگاری کی ہے	**اہل** اہل و عیال و تابعین ثبات۔ دوام۔ یعنے نماز پڑھنے

مصیبتین پیش آئین اُنپر صبر کر **رزق** کہا صاحب تفسیر کبیر نے سادات عرب غلامون پر کچھ معین کردیتے
کہ کماکے دین ارشاد ہوا ہم رزق نہین مانگتے صرف بندگی کرو یا یہ کہ تم اپنے اور اپنے متعلقین کے

رزق کی فکر نہ کرو تم سے اسکی طلب نہین اس لیے کہ ہم اونکو رزق دیتے ہین یعنے تمہاری خلق اور پرورش سے ہمنے سواے عبادت دوسری غرض متعلق نہین کی **العاقبۃ** یعنے حسن عاقبت لام اسمین استغراق کا ہے یعنے ہر امر مین حسن عاقبت **للتقویٰ** یعنے اہل تقویٰ اسمین لام تخصیص کا ہے یعنے انجام بخیر ہونا خاصہ اہل تقویٰ ہے دوسرے اول امر مین اگرچہ کامیاب نظر آئین مگر انجام اچھا نہین ہوتا **حاصل** یہ کہ آپ اپنے تابعین کو نماز کی تاکید کیجیے اور خود نماز پڑھیے دوام و قیام کے ساتھ اور جو مصائب پڑھنے اور پڑھانے مین پیش آئین انپر صبر کرتے رہیے انجام کار پرہیزگار ہی کامیاب ہونگے **مسئلہ** امر بالمعروف واجب ہے **مسئلہ** علی الخصوص تاکید نماز عموماً اور اپنے متعلقین پر خصوصاً لازم ہے **مسئلہ** نماز اور وعظ کے مصائب کا تحمل واجب ہے **مسئلہ** حق سبحانہ تعالیٰ کو رزاق جاننا واجب اور اوسپر اعتماد مستحب ہے

وَقَالُوا لَوْلَا يَأْتِينَا بِآيَةٍ مِّن رَّبِّهِ ۚ أَوَلَمْ تَأْتِهِم بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۝

اور کہا کیون نہ لایا پاس ہمارے نشانی رب اپنے کیا نہین آئی انکے پاس دلیل اگلی جو صحف اولیٰ مین ہے

کفار کہتے ہین کہ آپ کوئی نشانی اپنے پروردگار کی کیون نہین لاتے کیا وہ دلائل جو اگلی کتابون مین نازل ہوچکی انکے لیے کافی نہین **ف** معلوم ہوا کہ علاوہ احکام کے جو دلائل وحدانیت و براہین ربوبیت اگلی کتابون مین مذکور ہین بشرط تصحیح نقل ہم پر حجت ہو سکتے ہین اور ہمکو اُن سے عبرت لینا لازم

وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُم بِعَذَابٍ مِّن قَبْلِهِ لَقَالُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا

اور اگر ہم ہلاک کرتے انکو ساتھ عذاب اگلون کے البتہ کہتے اے رب ہمارے کیون نہ بھیجا تونے طرف ہمارے پیغمبر

فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ مِن قَبْلِ أَن نَّذِلَّ وَنَخْزَىٰ ۝

کہ پیروی کرتے ہم آیتونکی تیرے پہلے اسکے کہ ذلیل ہوتے ہم اور رسوا ہوتے ہم

اور اگر ہلاک و برباد کرتے ہم اونکو اگلون کے عذاب سے تو یہ کہتے ای ہمارے رب تونے کیون نہ بھیجا طرف ہمارے کوئی رسول تو ہم تیرے حکمون کی پیروی کرتے اس سے پہلے کہ ہم ذلیل و رسوا ہوتے اس لیے ہم نے رسول بھیجدیے اور قرآن اُتارا کہ محل عذر و گنجایش گفتگو نہ رہے

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَىٰ ۝ ع

کہدیجیے سب منتظر ہین پس منتظر رہو تم اب جان لوگے کون صاحب راہ راست ہے اور کون رہ براہ ہے

یعنے اے لوگو ہم بھی حکم الٰہی کے منتظر ہین تم بھی منتظر رہو اب جان لوگے کہ سیدھی راہ پر کون تھا اور کس نے راہ پائی تھی یہ علم قیامت مین ہوجائیگا جبکہ دوزخ و جنت پیش نظر ہوگی اور مومنین بہشت مین جائین گے۔

تمت

سورۃ الانبیاء	بسم اللہ الرحمن الرحیم شروع کرتا ہون نام سے اللہ کے مہربان رحم والا	مکیۃ

اس سورت کا نام سورۃ انبیا ہی اس لیے کہ اس مین سترہ پیغمبرون کا ذکر ہے اور اونکی اولوالعزمی اور استقامت اور قوم کے مطاعن و ایذا رسانی و شرارت ظاہر فرماکر اس اُمت کو ڈرایا ہے اور ایمان و خدا پرستی کے فضائل و فضائل شرک و کفر کی تردید اور رزائل پر ایسے وجوہ اور دلائل قائم فرمائے ہین جبکا ماننا ہر عاقل پر ضرور ہے۔ اثبات توحید پر برہان تمانع اسیمین ہے اس سورت مین ایک سو بارہ یا گیارہ آیتین ہین مکہ معظمہ مین نازل ہوئی۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ۝ مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم

نزدیک آگیا آدمیون کیلیے حساب انکا اور وہ بڑی غفلت مین روگردان ہین نہین آیا انکے پاس کوئی ذکر رب سے انکے

حساب مراد ہے غفلۃ جسکی تعریف و تجدید و تنبیہ	مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ۝ لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ نیا مگر سنا اُسکو اور وہ کھیل رہے ہین کھیلنے والے ہین دل اونکے	حساب سے وقت نکرہ یعنے بڑی غفلت

ہے محدث نیا ذکر جدید یا تمثیل و تنظیر جدید یا یہ کہ کتب سابقہ مین نہ تھا۔ یا نزول جدید لعب کھیل غفلت۔ بے پروائی فعل عبث یعنے آدمیون کے لیے حساب کا وقت قریب آگیا اور وہ ابتک ایک بیخبری مین روگردان ہین۔ انکے پاس کوئی نصیحت تازہ و ذکر جدید پروردگار کی طرف سے نہین آیا مگر وہ اُسی کھیل کود کی حالت مین سنتے ہین اور دل اونکے لہو مین ہین یعنے نہ دل سے بیداری نہ ظاہر مین نصیحت پر کان۔ سوچین تو کیونکر اور حق نظر آئے تو کس طرح اور یہی حال ہے فساق و دنیا پرستون کا کہ اللہ و رسول کی بات پر نہ دل ہے نہ پروا۔

وَأَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِينَ ظَلَمُوا هَلْ هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ أَفَتَأْتُونَ

اور چھپکر کیا مشورہ اُنھون نے کہ ظلم کیا نہین یہ مگر بشر مثل تمہارے کیا آؤ گے

ہین وہ جو بسبب کفر و معاصی کہ یہ یعنے محمد رسول اللہ	السِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ۝ جادو کو اور تم دیکھتے ہو	اور چھپکے چھپکے مشورے کرتے کے ظالم ہوگئے اور کہتے ہین

نہین ہین مگر ایک آدمی مثل تمھارے کیا جادو مین پھنس جاؤگے دیکھ بھال کر یعنے تم دیکھتے ہو اور پھنستے ہو۔

قَالَ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

کہدیجیے رب میرا جانتا ہے بات کو آسمان مین اور زمین مین اور وہ سنتا ہے جانتا ہے

سے بیان کرو تم آپ ان بیہودہ گویوں کے جواب میں یہی کہدیں کہ میرا رب زمین و آسمان کے اندر کی بات سو جانتا ہے وہ سنتا ہے ہر آواز کو وہ جانتا ہے ہر موجود کو نہ تمہارا مشورہ و اتہام اوس پر مخفی ہے نہ ہماری ہدایت و دعوت پوشیدہ ۔

بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝

بلکہ بولے پریشان خواب ہیں بلکہ افترا کیا ہے اوسنے بلکہ وہ شاعر ہیں پس لاوے ہمارے پاس کوئی آیت جسطرح بھیجے گئے اگلے

بلکہ کہتے ہیں یہ پریشان خواب ہیں بلکہ دل سے گڑھا ہے اُسنے بلکہ وہ شاعر ہے اگر پیغمبر حق ہو تو چاہیے کہ لاوے ہمارے پاس کوئی نشانی جسطرح اگلے پیغمبر معجزات و آیات کے ساتھ بھیجے گئے ۔ جواباً فرمایا ۔

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ

نہیں ایمان لائی پہلے اُنسے کوئی بستی کہ ہلاک کیا ہمنے اوسے کیا پس وہ ایمان لاتے ہیں اور نہیں بھیجا ہمنے پہلے تیرے

اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْــَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

مگر مرد کہ وحی کی ہمنے طرف اُنکے پس پوچھو ذکر والون سے اگر ہو تم نہیں جانتے

وہ بستیاں جو اُنسے پہلے تھیں اور ہم نے ہلاک کردیں ایمان نہ لائیں تھیں (یہ تخویف ہے یعنے ایسے ہی تم بھی ہلاک ہوگے پھر ترغیباً فرمایا) کہ کیا وہ ایمان لاتے ہیں آپ کو ہلاک و عذاب سے بچاتے ہیں (اور اعتراض کا جواب سنو) آپ سے پہلے بھی ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر مرد تھے کہ انکی طرف ہم وحی کرتے تھے اہل ذکر یعنے علم والون سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے اہل ذکر یعنے اہل کتاب اور باعتبار عموم لفظ ہر عالم اہل ذکر ہے **مسئلہ** عوام کو چاہیے کہ علما سے دریافت کرلیا کریں **مسئلہ** طلب علم واجب ہی ۔

وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝

اور نہ بنایا ہمنے انکو جسم کہ نہ کھائیں کھانا اور نہ تھے ہمیشہ رہنے والے

اور ہم نے انبیا کو ایسے جسم بھی نہیں دیے جو بے کھائے پیے زندہ رہیں اور نہ وہ ہمیشہ جینے والے تھے پس یہ اعتراض آپ پر غلط ہے ربط بعد الزام پیغمبر کی تسکین کی ۔

ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝

پھر سچا کیا ہمنے اُنسے وعدہ پھر نجات دی ہمنے انکو اور جسے ہمنے چاہا اور ہلاک کرڈالا فضول کارون کو

یعنے ہم نے بعد انکار و شرارت کفار و پند نصایح بسیار اپنے وعدے پیغمبرون سے سچے کیے منکرین پر عذاب آیا ہلاک کیے گئے اور پیغمبرون کو اس بلا سے بچا لیا اور فضول کارون کو ہلاک کیا وعدہ یعنے وعدہ فتح و غلبہ و شکست کفار ہم نے بحق تمام انبیا اور اونکے تابعین کو شامل ہے جیسا کہ اہل حق

غالب ہوتے آئے ہین **من نشاء** گو عام ہے مگر مراد مومن ہین یا بعض کفار جنکے باقی رکھنے مین کوئی مصلحت ہو **مسرف** فضول کار ابوسعود کفر و معصیت مین حدود شرعی سے تجاوز کرنے والے **ف** راے دمعرفت کو بے محل صرف کرنے والے یعنے ذات باریتعالی کو ممکنات پر قیاس کرنے والے - آداب عبودیت و شکر ربوبیت کو غیر مستحقین مین صرف کرنے والے بہ ہمال اضاعت فضول خرچی اسراف فی المال ہے اور کفر و معاصی اسراف نے فی الافعال -

ع **لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝**

اور البتہ اتاری ہمنے طرف تمھارے کتاب اسمین نصیحت تمھارے ہے کیا پس نہین سمجھتے

اور بہ تحقیق ہمنے اتاری کتاب جسمین تمھارا ذکر ہے یا تمھارے لیے نصیحت ہے کیا نہین سمجھتے **کتاب** قرآن **ذکر** سے خواہ یہی ذکر مراد ہے یعنے تمھارا مذکور کتاب اللہ مین ہے یا نصیحت ہے یعنے یہ اوتارا ہوا تمھارے حق مین نصیحت ہے - تو کیا تم اتنا بھی نہین سمجھتے کہ اللہ تعالی اپنے قرآن مین تمھارا ذکر فرمائے یا تمکو نصیحت کرے اور تم کچھ پروا نہ کرو -

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝

اور کسقدر توڑ ڈالین ہمنے بستیان کہ تھین ظالم اور پیدا کین ہمنے بعد اسکے قومین دوسری

قصم شکستن مراد ہلاکت و بربادی **قریہ** گانون بستی - مراد بستی والے یہ مجاز مرسل ہے **ظالمہ** صفت ہے قریے کی مگر مراد اہل قریہ ہین اور ظلم سے مراد کفر و شرک و عصیان **یعنے** ہم نے بہت ایسی بستیان جہان کے رہنے والے ظالم و عاصی تھے ہلاک کر دین اور اونکے بعد دوسری قومون کو پیدا کیا (تو تم کس خیال مین ہو سوچو سمجھو) -

فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا

پھر جب دیکھی لڑائی ہماری ناگہان وہ اس سے بھاگنے لگے نہ بھاگو اور پھرو

اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۝

طرف اسکے کہ عیش کیے تھے تم اسمین اور طرف اپنے گھرون کے تاکہ تم سوال کیے جاؤ

پھر جب انھون نے ہمارا عذاب آنکھون سے دیکھ لیا تو وہ لوگ اس عذاب سے بھاگنے لگے (انسے کہا گیا) بھاگو نہین پھرو اسی مقام کی طرف جہان تم ناز و نعمت مین تھے اور جہان تمھارے گھر تھے تاکہ تم سے سوال کیا جائے **معالم** کہا ابن عباس رضہ نے کہ آیت اہل حصور کی شان مین ہے جو متصل یمن ہے یہ عرب تھے اللہ نے انکی ہدایت کو پیغمبر بھیجا اسے جھٹلایا قتل کیا اللہ تعالی نے بخت نصر کو مسلط کیا جس نے عموماً قید و قتل شروع کیا لوگ بھاگے فرشتون نے آواز دی نہ بھاگو اپنی عیش گاہ و

ساماں عیش کیطرف پھر و تھے وہان سوال کیا جائیگا اتنے مین بخت نصر پہونچ گیا اور تلواروں سے انھیں گھیر لیا
آسمان سے پکارنے والے نے پکارا اے اللہ کے پیغمبرون کے قتل کرنیوالو یہ عذاب دیکھکر نادم ہوئے عرائس میں سوقت
یوحنا بن برخیا اولاد یہودا ابن یعقوب سے پیغمبر تھے انھون نے بخت نصر کو بحکم الٰہی مطلع کیا کہ عرب کو قتل کر پھر یوحنا
کو حکم ہوا کہ تم معد بن عدنان کی محافظت کرو (جو ہمارے حضور کے جدامجد ہین) حضرت یوحنا طے الارض کر کے گئے
اور معد کو براق پر بٹھا کر ایک ساعت مین حران لائے اور تا حیات بخت نصر عرب محروس و پریشان
رہے جب بخت نصر مرا تو معد بن عدنان مع انبیاے بنی اسرائیل کعبے شریف مین آئے

قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَامِدِينَ ۝

بولے افسوس ہم بیشک تھے ظالم پھر برابر رہی یہ پکار انکی یہانتک کہ کردیا انکو کٹا ہوا افسردہ

گنا ہگار ہوے بیشک ہم ظالم یعنے باغی کافر۔ عاصی تھے پس یہ عذاب اونپر برابر رہا یہانتک کہ اونکو
کٹی ہوئی گھانس کی طرح کر دیا یعنے بیجان و مردہ ہوگئے نہ ندامت کام آئی نہ توبہ قبول ہوئی۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ ۝ لَوْ أَرَدْنَا أَنْ نَتَّخِذَ لَهْوًا لَاتَّخَذْنَاهُ مِنْ

اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمان اور زمین کو اور جو انمین ہے کھیل کرنے اگر چاہتے ہم کہ بنا لین کوئی کھیل البتہ بنالیتے ہم لیتے

اور نہین پیدا کیے ہم نے جو کچھ انمین ہے یعنے

لَدُنَّا ۖ إِنْ كُنَّا فَاعِلِينَ ۝

پاس سے اپنے اگر ہوتے ہم کرنے والے

آسمان اور زمین اور کوئی شے نہین بنائی

کہ جس سے لہو و لعب مراد ہوتی بلکہ یہ تمام اشیا اصول حکمت اور کمال مصلحت سے بنائی گئی ہین۔
اگر ہم چاہتے کہ کوئی لہو اختیار کرین تو بیشک اسے اپنی قدرت کاملہ سے اختیار کرتے (ہم یون کرتے)
اگر ہوتے ہم کرنے والے مگر نہ ہم نے چاہا اور نہ کیا) اس لیے کہ جب ہم اپنی ہی صفات مین کامل اور ہر شے
پر قادر رہین تو کسی عبد و مخلوق سے ایسے تعلق کب روا ہین آیت مین مباحث ہین اول لہو عطا کی
روایت مین زوجہ ہے اور معنے لغوی بھی اسی کے معین ہین اس لیے کہ وطی لہو و لعب کو کہتے ہین اور
کلبی کی روایت مین لہو ولد ہے اس لیے کہ یہ زینت حیات دنیاوی کی ف عام معنے عرفی لینا اولی ہے یعنے
ہر ایسا امر دل خوش کن جس سے کوئی غرض صحیح متعلق نہو لیس صورت اول مین رد ہے مشرکین پر
الزام زوجیت مین او شکل ثانی مین رد ہے یہود و نصاری پر اتہام ابنیت مین اور تاویل سوم مین تمام منکرین
پر رد ہے یہود ہون یا نصاری یا منکرین معاد و حشر اجساد یا دہریے جو عالم کو خود رو ٹھہراتے ہین ان سے
کہ تحصیل سرور جو اہل و عیال سے متوقع ہے اور اختیار شغل و تماشا جو تغیر عالم مین ہے بشرط عدم حشر و
حساب کے شایان حکمت و کمال قدرت کے شایان نہین البتہ خلق عالم سے اظہار جبروت الوہیت

کمال ربوبیت بوجہ عبودیت ایک غرض صحیح ہے جو حضرت بے نیاز کا رسانی کے سزاوار ہے اور ممنوع وہ غرض ہے جسکا نفع و ضرر ذات بے نیاز میں ثابت کیا جائے نہ مطلق غرض کہ عین حکمت و سزاوار جلالت ہے فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ د وہم ہوے جو چاہو مراد ہو مگر علوے کبریائی و شان خدائی اسے گوارا نہین رکھتی اور آیت عبارۃ بجواز و امکان پر دال ہے پس لازم آیا کہ نقائص ذات جامع الکمالات مین ممتنع نہون جواب یہ امر مسلم ہے کہ کوئی شئے نہ ذاتاً ازلی ہے نہ صفۃً قدیم ہے جس طرح اللہ تعالی نے ہر شئے کو موجود کیا صفات لائقہ بھی عطا کیے اور بالضرورت ثابت ہے کہ جو امور ارادۂ قدیم وعلم ازل مین ثابت ہین انمین حدوث و زوال ونقص ممکن نہین پس کسی امر کا اختیار کرنا ثابت نہین کرتا کہ اوسکی ذات مقدس مین جواز نقائص ہونیکے مسئلہ ایسے تمام امور جو مبادی علمی اور تحقیق مین حق سبحانہ تعالی کیطرف منسوب ہون وہ بطور خبر ہین نہ بحیثیت حکم مسئلہ گو بطور خبر یہ صحیح بھی ہو مگر ادباً کسی علم کی نفی کسی امر کا عجز نصاً و وہماً بھی حضرت قادر مطلق کیطرف منسوب کرنا جائز نہین پس بالضرورت یہ قول ناپسندیدہ ہے کہ علم قدیم عدم سے متعلق نہین یا حق سبحانہ تعالی اپنے وعدون کا خلاف یا نقائص کا اختیار نہین کرسکتا بلکہ سکوت کیا جاسے یا کہا جائے کہ ایسا اوس نے نہین چاہا بہرحال علم و قدرت مطلقہ مین کوئی قید بڑھانا بہتر نہین **ف** آیت ظاہر ہے اطلاق قدرت مین یعنے ہم جو چاہتے کرتے اور نفی ہے رد الزام منکرین ہے کہ تمھارا زعم کسی طرح صحیح ہو نہین سکتا اور تشبیہ ہے کمال غیظ و غضب پر کہ اے بے ادبو زبان کو لگام دو ہماری شان اور یہ گستاخی یہ بہتان۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ ۝

بلکہ پھینکتے ہین ہم حق کو باطل پر تو سرشکنی کرتا ہے اسکی پھر وہ فنا ہونے والا ہے اور تمکو ہلاکی ہے اوس سے کہ بیان کرتے ہو

بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینکتے ہین یعنے غالب و مسلط کرتے ہین وہ باطل کا سر توڑ ڈالتا ہے اور باطل فنا و زائل ہونے لگتا ہے اور تمھارے لیے اے کافرو ہلاکی اور دوزخ ہے اس دعوے باطل و خیال فاسد سے **ف** پہلے تسلیم کرکے جواب دیا کہ پورے طور پر تردید ہو پھر امر واقعی بیان کیا کہ گو ہم سب کچھ کرسکتے ہین مگر ہماری عادت یہ ہے کہ حق کو غالب اور باطل کو زائل کرین۔

[illegible]

وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَنْ عِنْدَهُ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ

اور اسی کیلیے ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں اور جو پاس اسکے ہیں نہیں تکبر کرتے

عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۚ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۝

عبادت سے اسکی اور نہیں تھکتے تسبیح کرتے ہیں رات اور دن نہیں سست ہوتے

اُسی کی مملوک ہے جو شئے آسمان و زمین میں ہے اور جو لوگ اسکے حضور میں ہیں وہ بڑائی اور تکبر نہیں کرتے اُسکی بندگی سے اور نہ تھکتے ہیں رات دن اُسی کی تسبیح میں رہتے ہیں سست نہیں ہوتے پھر اُسے کیا ضرورت ہے کہ مخلوق و مجبور کو اپنا ہمسر بنائے اُسکے حضور میں کمال تقرب یہی ہے کہ غلامی و بندگی کرے **ف** مفسرین متفق ہیں کہ مَن سے مراد فرشتے ہیں اور کہا بعض نے آیت دال ہے کہ ملائکہ بشر پر فضل رکھتے ہیں میرے نزدیک کوئی وجہ نہیں کہ فرشتے داخل اور بشر خارج ہیں اس لیے کہ مذکور چار وصف ہیں ۱ قرب ۲ اطاعت و عدم تکبر ۳ روز و شب برابر تسبیح ۴ عدم سر و فتور یعنی سستی اور تھکنے سے تحفظ - اور یہ چارون وصف انسان میں بھی متحقق ہیں بعض ملائکہ سے زائد بعض ناقص بعض برابر (قرب) اسکا قرآن شاہد ہے عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ یعنی بادشاہ قادر کے پاس ہیں - نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ ہم انسان سے اُوسکی جان سے بھی زیادہ نزدیک ہیں - اور یہ وصف خواص بشر میں ملائکہ سے بڑھا ہوا ہے (اطاعت) ملائکہ مطیع اور نہایت مطیع اسمین کلام نہیں مگر صرف اطاعت اور بشر باوجود شہوت و خواہش مخالف کے مطیع (ترک تکبر) باعتبار اصل انسان کو لازم ہے اور جو کچھ ہے وہ جہل ہے کہ بلال حضرت و جلوے جبروت نہین دیکھتے (دوام عبادت) بوجوہ ثابت ہے فرمایا - لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تجارت و بیع انکو اللہ کے ذکر سے نہیں روکتی اور فرمایا الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ جو اللہ کو کھڑے بیٹھے اور لیٹے یاد کرتے ہیں اور احادیث کثیرہ ثابت کرتی ہیں کہ انسان صرف آٹھ پہر نہیں بلکہ وقت سے کہیں زیادہ عبادت کرسکتا ہے جیسے ایک نماز سے دوسری نماز کا انتظار حکم نماز میں ہے اور انتظار عام ہے مسجد میں ہو یا کسی مشغولی میں بشرط تعلق قلب بجائے صرف نماز ہی کی رکعتون کا شمار آٹھ پہر میں [illegible] ہوتا ہے اس لیے کہ فرض رات دن کے سترہ رکعت اور ان پانچ وقتون میں پچاس وقت کا ثواب موعود ہے یہ ایک سو ۸۵۰ ستر رکعتین ہوئین پھر بحسب انعام قرآنی ایک کی دس نیکیان ۸۵۰۰ یہ ایک ہزار سات سو رکعتین - پھر افزونی ثواب نماز باتخصیص ۲۵۵۰۰ کم سے کم تگنی ہے یہ پانچ ہزار ایک سو ہوئین - اور جماعت میں ستائیس حصہ ثواب زائد ایک لاکھ ستائیس ہزار سات سو رکعتین ہوئین اور وتر کی تین رکعت تیس پھر باعتبار

تخصیص نہ ہو۔ کل ایک لاکھ چھتیس ہزار سات سو بیس رکعتین ہوئین اگر فی منٹ دو رکعت رکھے تو سینتالیس رات دن سولہ گھنٹہ پچیس منٹ وقت بمقابل ہر ۲۴ گھنٹے کے ہوا اور حق سبحانہ تعالیٰ اپنے وزن وحساب مین ظلم ونقص نہین کرتا وجوہ اسکے صفحہ ۴۸ جلد اول مین گزر گئے۔ ملائکہ کو یہ فضل یہ کثرت ثواب کہان عطا ہوا۔ اور (عدم حسر وفتور) اگر باعتبار استغراق وشوق ہے تو عشاق مشتاق کو ہر نفس یہ ذوق ہے زندگی کیسی بعد موت وہ بس نہین کرتے شہدا کی تمنا کہ پھر جائین اور مرین بالفور دمبدم ہے۔ اور اگر باعتبار فعل ہے تو ذکر روحی وشغل نفسی ودوام حضور وملازمت قلب خشوع وخضوع وغیرہ جو حضرات صوفیہ مین چلا آتا ہے کیا نورانی اجسام غیر محتاج اکل وآرام سے کچھ کم ہے ہرگز نہین کیا انصاف نہین ہے کہ بشر خاکی تمام خواہشون مین گرفتار ان صفات ملکی کے ساتھ زیادہ تر فضل وانعام کا امیدوار ہے معلوم ہوا کہ حضرت الوہیت کے تقرب کے لیے ان چارون صفتون کا حاصل کرنا ضرور ہے جیسا کہ شیوخ صوفیہ کرام نے مشاغل شاقہ معین فرمائے جو موجب تحصیل اوصاف مذکورہ ہوتے ہین الحبایک کچھ فرشتے وہ ہین کہ جب سے پیدا ہوئے سجدے مین پڑے ہین کچھ رکوع مین جھکے قیامت مین بوقت تجلی الٰہی عرض کرینگے سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ كَمَا يَنْبَغِي لَكَ اے رب ہم نے تیری عبادت تیری شان کے سزاوار نہین کی۔ بعض وہ ہین جنھین ہزار ہا سال کے بعد استغراق عبادت سے افاقہ ہوتا ہے تو گھبرا کر پوچھتے ہین قیامت تو نہین آگئی کہ ہم نے ابھی تک کچھ نہین کیا۔ صف بستہ ایسے خوفناک ہین کہ ایک دوسرے پر نظر نہین ڈال سکتا اول اونکے کا بیتے ہین

کیا کفار نے زمین سے	أَمِ اتَّخَذُوا آلِهَةً مِّنَ الْأَرْضِ هُمْ يُنشِرُونَ ○	معبود بنائے ہین جو پیدا
کرتے اور مردے جلاتے ہین	کیا بنا لیا معبود زمین سے کہ وہ پیدا کرتے ہین	اگر ایسا نہین تو ایسے عاجز

بے اختیار کی عبادت کیسی حماقت ہے۔ کہا مفسرین نے (ام) بمعنے بل ہے یعنے بلکہ کفار زمین سے معبود بنائے ہین

اگر زمین وآسمان مین	لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا ج	غیر خدا کے کوئی معبود
ہوتا تو فاسد ہو جاتے	اور اگر ہوتے ان مین معبود غیر اللہ کے البتہ فاسد ہو جاتے	اور نظم عالم باقی نہ رہتا

آیت مین مباحث ہین اول لو حرف شرط اسکا عمل ماضی مین ہوتا ہے مثبت کو منفی اور منفی کو مثبت کرتا ہے دوم نفی راجع ہے وصف الوہیت کیطرف یعنے غیر خدا مین وصف معبودیت نہین اور نفی وجود وغیریت قطعًا مراد نہین اس لیے کہ اگر وجود کی نفی ہو کلام صادق نہوگا ہزارہا مخلوق اور وہ جنھین مشرک معبود سمجھے ہین موجود ہین۔ اور اگر غیریت کی نفی ہو یعنے یہ سب غیر اللہ نہین تو لازم آئیگی عینیت اور عینیت مین تعدد جائز نہین اس لیے کہ تعدد خواہ باعتبار صفات ہوتا ہے یا بلحاظ اجزا اور جزئیت

ذات بسیط و بحث مین باطل اور صفت ہونا ان تمام موجودات کا جنھین کفار اپنے زعم مین معبود ٹھہراتے ہین بدیہۃً باطل پس عینیت ساقط اور نفی وصف الوہیت مسلم سوم کان ماضی بہ تعلق باری تعالی دوام پر دلالت کرتا ہے کان اللہ علیما حکیما اللہ تھا اور ہے اور رہیگا علیم و حکیم چہارم فیہما یعنی آسمان و زمین چونکہ عقل و نقل متفق ہے کہ آسمان و زمین کے ادھر کچھ نہین لہذا یہ قید بجائے خصوص عموم کو شامل ہے اور کل موجودات اسمین داخل ہین پنجم آلہۃ جمع آلہ مطلق معبود واجب ہو یا ممکن یہان بعارض صیغہ جمع معبود واجب مراد نہین ہوسکتا واہم نفی جمع نفی واحد کو مستلزم نہین ممکن ہے کہ بہت آلہہ سے فساد ہو اور ایک سے نہو دفع افراد جمع حسب زعم و ادعائے کفار قرار پایا ورنہ علت فساد عام ہے ایک ہو یا متعدد جیسا کہ معنے لعلا بعضہم علی بعض مین آئیگا ششم الا یہان استثنی کے لیے نہین بلکہ بمعنی غیر ہے جو صفت مین مستعمل ہوتا ہے ورنہ لازم آتا کہ اگر آلہہ ہون اور اللہ بھی تو فساد شاید نہ آئے اور یہ خلاف ہے ہفتم فساد سے مراد یہ ہے کہ یہ نظم عکسیہ و ترتیب احسن باقی نہ رہیگی فنا ہلاک ضروری نہین پس قیامت سے نقض وارد نہوگا کہ قیامت مین فنا وغیرہ جو ہوگا وہ ایک ضبط و نظم معینہ کے موافق ہوگا فساد کو دخل نہین تنبیہ جو شبہات صیغہ جمع و نفی غیریت سے پیدا ہوئی ایک تو ضعیف ہین دوسرے تعلق انکا ظاہر آیت سے ہے اور آیت توحید مین نص ہے اور ظاہر نص کے مقابل قابل التفات نہین مستنبط کہا علمائے کلام نے یہ ملازمہ عادی ہے یعنی عادت یون ہی جاری ہے کہ دو بادشاہ ایک اقلیم مین نہ سما سکین قال اللہ تعالی جیسے اثبات الوہیت کی دلیل بنائے وہ عادۃً ثابت ہو یہ نہایت کمزوری ہے بلکہ ضرورۃً ملازمہ عقلی و ضروری ہے توضیح اسکی القول الثابت مین ہمنے کردی ہے مختصراً یہان لکھی جاتی ہے اگر دو آلہہ ہوتے تو خواہ باہم مخالفت ہوتی یا موافقت اور صورت خلاف مین فساد ظاہر ہے اور موافقت اگر کسی ضرورت و اضطرار سے ہوتی تو دونون مضطر و عاجز ہو جاتے معبود قادر نہ رہتے اور اگر بسبب مصلحت یہ موافقت ہوتی تو خواہ ایک متصرف ہوتا دوسرا اختیار اور یہ امر مشیر کی معزولی اور فعل نامتصرف کی حاجت پر دال ہوتا اور اگر دونون متصرف ہوتے تو خواہ ہر آن اور ہر فعل مین شریک ہوتے خواہ وقت اور کام کی تقسیم کرلیتے اب دونون معطل و عاجز ہو جاتے اس لیے کہ جس فعل مین جسکا دخل ہوتا وہ اوسمین عاجز ہوتا اور جسوقت وہ تصرف نہ کرسکتا وہ اوس وقت معطل لازم آتا اور معبود تو دونون نہین ہوسکتا اور اگر ہر دم اور ہر فعل مین دونون شریک رہتے تو یہ شرکت خواہ بضرورت ہوتی خواہ زائد در صورت ضرورت دونون عاجز و محتاج ہو جاتے اور در صورت زائد کے دونون فضول سمجھے جاتے حالانکہ وجود و ثبوت صانع و خالق و معبود بضرورت ہے

۵

پھر کیت اصلاح نہ ہو سکتی اور جب الہ غیر اللہ کا وجود محال و متعذر ہے تو توحید ثابت ہو گئی اسی کو متکلمین (برہان تمانع) کہتے ہیں - اور دوسرے مقام پر فرمایا وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ایک دوسرے پر علو و فوق طلب کرتا بعد ثبوت قطعی وا سکات منکرین کے فرمایا -

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ۝

پس پاک ہے اللہ رب عرش کا اُس سے جو بیان کرتے ہیں نہ پوچھا جائیگا اُس سے جو کرتا ہے اور وہ پوچھے جاینگے

رب ہی عرش پاک کا اور منزہ ہے اُن تمام تہمتوں سے کہ تقریر کرتے ہیں اُس سے کوئی نہیں پوچھ سکتا جو کچھ وہ کرتا ہے اور وہ اپنی افعال سے سوال کیے جائینگے عما یصفون سے گو بیان مراد اتہام ابنیت و تعدد ہو مگر تنزیہ او سکی باعتبار عموم جمیع شامل ہے یعنے جو کچھ انس و جن و ملک کہہ سکیں اوسکی ذات او س سے کہیں برتر و عالی ہے سعدی او سے برتر از قیاس و خیال و گمان و وہم + وز ہرچہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم - لا یسئل یعنے اوسکی بادشاہت اوسکا ملک گفت و شنود سے منزہ ہے جو چاہے کرے کسی کی مجال نہیں کہ دم مارے کیوں ہوا اور کیا کیا ظلم ہے یا عدل - بلکہ جو چاہے کرے وہ حق ہے یسئلون یعنی مطیع و منقاد ہیں اونسے پرسش ہے کہ کیوں کیا -

کیا ہم نے کسی اور کو	أَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ	اسکے سوا معبود بنالیا ہے
	کیا بنائے سوا اسکے معبود کہہ دیجیے لاؤ دلیل اپنی	

۲۴

آپ فرما دیجیے اسکی دلیل لاؤ ورنہ معلوم ہو الدلیل محض بے اور دلیل -

هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

یہ ہے ذکر اُنکا جو میرے ساتھ ہیں اور ذکر مجھ سے اگلوں کا بلکہ اکثر اُنکے نہیں جانتے حق پس وہ روگردانی کرتے ہیں

یہ یعنی کہ مسئلہ توحید نصیحت ہی اوسکے لیے جو میرے ساتھ پیرا تابع ہے اور نصیحت ہے اونکے لیے بھی جو جو مجھ سے پہلے گزر گئے انبیا علیہم و مومنین - بلکہ اکثر ان منکرین کے سچا ہی نہیں جانتے (قرآن پر ایمان کیا لائیں) پس وہ لوجہ اس جہل و حمق کے) منھ پھیرنے والے ہیں ف قرآن و مسئلہ توحید کا اگلوں کے لیے نصیحت ہونا اس اعتبار سے کہ یہی حکم اونپر بھی تھا اور جو کچھ قرآن میں ہے یہی مضمون اونکی کتابوں کا بھی تھا -

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝

اور نہیں بھیجا ہمنے پہلے تجھسے کوئی رسول مگر وحی کی ہمنے طرف اسکے شان یہ ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر ہم پس عبادت کرو ہماری

اور ہم نے آپسے پہلے بھی کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر یہی کہ اوسپر وحی بھیجی کہ کوئی معبود سوا ہمارے نہیں (یہ اعتقاد تھا) پس خاص ہماری بندگی کرو (یہ عمل تھا)

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۚ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۙ

اور کہتے ہین بنا لیا رحمن نے ولد پاک ہے وہ بلکہ غلام ہین بزرگی دیے گئے

کفار کہتے ہین کہ حضرت رحمن نے لڑکا یا لڑکی اختیار فرمائی (تردیداً ارشاد ہوا) وہ ذات پاک و مبرا ہے بلکہ یہ سب اسکے غلام ہین اُسنے اپنے تقرب سے بزرگی عطا کی ہے ہمسری اور برابری کیسی

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا

نہین پہل کرتے اُسپر بات مین اور وہ حکم پر اُسکے عمل کرتے ہین جانتا ہے جو سامنے اُنکے ہے اور جو

خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝

پیچھے اُنکے ہے اور نہین سفارش کرتے مگر اُسیکی کہ پسند کیا اور وہ ڈر سے اُسکے خائف ہین

وہ بندگان بزرگ حق سبحانہ تعالی پر کسی بات مین سبقت نہین کرتے بے اذن منہ سے بات نہین نکالتے اور خلاف رضا کسی کی سفارش نہین کرتے مگر جس کے حق مین حق سبحانہ تعالی سفارش کرنا پسند فرمائے اور وہ اللہ تعالی کی ہیبت و جلال سے ڈرا کرتے ہین یعنے جنکو تم خدا کا بیٹا یا بیٹیان سمجھے ہو وہ اُسکے بندگان مکرم ہے ہین ہمسری کیسی کہا مفسرین نے مراد ملائکہ ہین جو سراپا مطیع و منقاد ہین مگر خواص بشر کا دخول بھی ممنوع نہین اس لیے کہ خلاف رضاے الٰہی قول و فعل نہ کرنا ملائکہ مین بھی ہے اور انبیا مین بھی ہے اور حضور کے حق مین فرمایا مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى دل سے کچھ نہین کہتے اللہ کا حکم ہوتا ہے اور حدیث مین وارد ہوا کہ بندگان مقرب کا قول و فعل سمع و بصر ہمارے افعال سے متعلق رہتا ہے وہ خود کچھ نہین کرتے نہ شفاعت بدون رضا ملائکہ سے غیر ثابت اور بشر سے گو پائی گئی جیسے دعاے نوح و ابراہیم وغیرہ علیہم السلام مگر اصل شفاعت یعنے میدان حشر کی شفارش بعد اذن ہی ہوگی نہ خوف اسمین ملک و بشر دونون شریک ہین۔

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ

اور جو کہے انمین سے مین معبود ہون غیر اللہ کے پس یہ ہے کہ سزا دینگے ہم اسے دوزخ کی

ع ۱۹ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور انمین جو کوئی یہ کہے کہ مین معبود ہون تو اُسے ہم دوزخ مین ڈال دینگے ہم ظالمون کو — ایسے ہی سزا دیتے ہین ہم ظالمون کو

ایسی ہی سزا دیتے ہین یعنے معبود ہونا کیسا جو ایسا خیال بھی لائے اسکی سزا دوزخ ہے۔

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ

کیا نہ دیکھا کافرون نے تحقیق آسمان اور زمین تھے ملے ہوئے پھر جدا کیا ہمنے اُنکو

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ۝

اور بنایا پانی سے ہر شئے زندہ کو کیا نہین ایمان لاتے

کیا کافرون نے نہین دیکھا کہ آسمان و زمین متصل و پیوستہ تھے ہم نے جدا جدا کیا اور پانی سے ہر شئے کو جلایا (اس قدرت نمائی پر بھی کیا ایمان نہ لائین گے۔ الم یر سے کمال ظہور مراد ہے یعنے ایسا بدیہی امر بھی نظر نہین آتا۔ رتق متصل فتق منفصل مفسرین کے قول مختلف ہین حاصل یہ کہ زمین سے شے واحد اور آپس مین ملی ہوئی تھی ہم نے طبقے بنائے عمالمِ(؟) سینۂ(؟) زمین و آسمان تلے اوپر تھے ہوا داخل کی گئی طبقے طبقے علیحدہ ہوگئے ۔ نہ آسمان مینہ برساتا تھا نہ زمین کچھ اگاتی تھی ہم نے یہ غیر قدرت دکھائی ایک شئے کئی ہوگئی اور مختلف خاصیتون مین نظر آئی (جعلنا من الماء) اس کی توجیہ مین متعدد قول ہین ۔ تقسیم دو طرح پر ہے پانی سے ہر زندہ شئے کو بنایا یا پانی سے ہر شئے موجود کو بنایا ۔ پانی سے خواہ منی مراد ہے جو اصل ہے اکثر حیوانون کی ۔ خواہ یہی پانی مراد ہے جو غالبا موجب حیات ہے خواہ وہ پانی مراد ہے جو سب سے پہلے موجود اور مادۂ وجود اشیا کیا گیا تھا ۔ کل شئی خواہ عام ہے ہر موجود کو عرض ہو یا جوہر ذات ہو یا صفت ۔ خواہ صرف انھین اشیا سے متعلق ہے جو خارج مین موجود ہین اس لیے کہ وجود و حیات مستقل عرض و صفت کے لیے نہین ۔ یا مراد وہی اشیا ہین جنکو حیات و روح عطا ہوئی ہے ۔ حیات صفت ہے شئے کی پھر حی خواہ یعنے موجود ہے خواہ یعنے زندہ و ذی روح ۔ تاویل کہا بعض نے نطفے سے ہر جانور پیدا ہوا اور یہ منقوض ہے ان جانورون سے جو نطفے(؟) سے نہین پیدا ہوتے ہین ۔ کہا بعض نے پانی سے کوئی جانور مستغنی نہین تو حی بمعنی بقا ہے اور یہ بھی بعض جانورون سے منقوض ہے جو پانی سے تعلق نہین رکھتے جیسے سمندر جو آگ کا کیڑا ہے فقط دو ہی تاویلین عمدہ ہین ۔ یہ کہ بحسب عرف و فہم مخاطبین فرمایا کہ اکثر حیوان و غالب احوال پانی ہی سے تمھارے وجود و بقا کا باعث ہے اور ظاہر ہے کہ ترکیب حیوانی جو عنصر خاک سے ہے بدون پانی کے تمام نہین ہو سکتی حیوان ہون یا نباتات حضرت آدم بھی گوندھی ہوئی مٹی سے بنائے گئے ۔ بطور عموم یعنے ہر شئے پانی سے موجود ہے اسی لیے کہ مروی ہے کہ سب سے پہلے پانی ہی تھا وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ اسی سبب سے اس سب چیزین مخلوق ہوئین باقی رہنے اعراض و صفات جبکہ انکا وجود تابع و قائم بالغیر ہے اور وہ غیر پانی سے مخلوق تو یہ بالضرورۃ پانی سے مخلوق اور مستفاد ہین ورنہ لازم آتا استغنا عرض و صفات کا جوہر و ذات سے وجود مین اور یہ باطل ہے پس اصل و مادہ جملہ اشیا کا پانی ٹھہرا رہا عرش خواہ یہ بوجہ کمال تنزیہ و علو کے مخصوص ہو یا یہ کہا جائے کہ روایت مین نہ اسکی نفی پر کوئی دلیل ہے نہ وجود عرش دوسرے طور پر ثابت

اور یکہ و یہان ترتیب کے لیے مانا جائے بقرینہ ف کے جو سابق ہی لیس تعلق اسکا عرش وغیرہ سے ہوگا اور یہ غایت تحقیق

وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۝

اور بنائے ہمنے زمین پر پہاڑ کہ نہ جھکا دے انکو اور بنائیں ہمنے اس مین کشادہ راہین تاکہ وہ راہ پائیں

اور زمین پر ہمنے پہاڑ بنائے کہ کہین پانی جنبش کرکے زمین والون کو لیکر ایک جانب جھکا نہ دے پہاڑون کی گرانی سے اسے روک دیا کیونکہ ابتدا مین جب اس نے زمین ناؤ کی طرح ہلتی ڈلتی تھی پہاڑون سے روک دی گئی و ہم جبکہ پہاڑ بھی زمین پر ہین تو اسے کیونکر روک سکتے ہین دفع بیشک اگر ڈوبے بچانہ سکین گے مگر ایک جانب تو جھکنے نہ دینگے اس لیے کہ ثقل جانب مخالف منع کرتا ہے اور قاعدہ ہے کہ خالی کشتی گران بار سے زیادہ ہلتی ہے ہم نے بنائی راستے تاکہ تم ایک شہر سے دوسرے شہر مین جا سکو یا اس قدرت پر فریفتہ اور اس عنایت پر قربان ہوکر راہ مقصود پا جاؤ۔

وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا وَهُمْ عَنْ آيَاتِهَا مُعْرِضُونَ ۝

اور بنائی ہمنے آسمان چھت محفوظ اور وہ نشانیون سے اسکی روگردان ہین

اور آسمان کو ہم نے ایسی چھت بنائی جو بہ فضلت گرنے اور ہم بالطبع سلطنت یا شکست وریخت سے محفوظ ہے اور کفار آسمانی نشانیون سے روگردان اسکی عجائبات کو نہین دیکھتے جس طرح ابراہیم خلیل نے آسمانی نشانیون سے توحید کو پایا۔

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝

اور وہی ہےجسنے بنائی رات اور دن اور آفتاب اور چاند سب ایک آسمان مین پھرتے ہین

وہی وہ صاحب قدرت ہے جس نے رات اور دن بنائے اور سورج اور چاند ایک ایک آسمان مین تیر رہے ہین ف آیت عبارت حرکت نجوم کی مثبت ہے

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ أَفَإِنْ مِتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ۝

اور نہین بنائی ہمنے کسی بشر کے لیے پہلے تجھسے ہمیشگی کیا پس اگر تو مرگیا تو وہ ہمیشہ رہینگے

یعنے آپ سے پہلے بھی ہمنے کسی آدمی کے لیے ہمیشہ رہنا نہین معین کیا جو آج ہے وہ کل نہین تو کیا جب تو مر جائیگا یہ لوگ ہمیشہ رہنے والے ہین یعنے یہ بھی نہ رہین گے معالم کہا کفار نے کہ ہم آنحضرت کی موت کا انتظار کرتے ہین جواب ارشاد ہوا کہ تم بھی تو ہمیشہ نہ رہوگے پھر اسکی خوشی عبث ہے اور مومنین کی تسکین کے لیے کہا کہ ہم نے کوئی ایسا پہلے بھی نہین پیدا کیا جو ہمیشہ زندہ رہتا ف حضرت خضر اور الیاس کی حیات سے کوئی شبہ وارد نہین ہوتا اس لیے کہ طویل العمر ہین دوام نہین یہی صحیح ہے

کہ آنحضرت انتقال فرمائینگے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ○

ہر جان چکھنے والی ہے موت کی اور ہم آزماتے ہیں تمکو برائی اور بھلائی سے آزمانا اور ہماری ہی طرف پھروگے

یعنے ہر جان فنا ہونے والی ہے اور ہم تمکو ایسی آدم آزمائینگے شر وخیر یعنے رنج و راحت سے اچھی طرح آزمانا اور تم ہماری ہی طرف رجوع کروگے یہ موت بعد حشر و نشر یا موت سے مراد صلاحیت موت ہے ... یا ... اس لیے کہ ... بہشت و جہنم و حور وغلمان وطیور بہشت ... قابلیت فنا کی رکھتے ہیں ... ایک ہی آن کے لیے جو باقی رہے وہ اشیا ... کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ باقی ... امتحان ہر بشر کا ضرور ہے خواہ ... شکرگزاری کا امتحان

وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا

اور جب دیکھیں تجھکو جو کافر ہیں تو نہیں ٹھہراتے مگر دل لگی کیا یہ

الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ وَهُم بِذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ هُمْ كَافِرُونَ ○

وہی ہے کہ ذکر کرتا ہے معبودوں کا تمہارے اور وہ ذکر رحمٰن سے منکر ہیں

جب دیکھیں تجھے جو کافر ہوئے ... کیا یہ وہی ہے جو تمہارے معبودوں کا ذکر کرتا ہے یعنے انکی تکذیب و تنقیص کرتا ہے حالانکہ یہ لوگ رحمٰن کے ذکر سے منکر ہیں

آیت ابوجہل وغیرہ کی شرارت کے بیان میں ہے۔

خُلِقَ الْإِنسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۚ سَأُرِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ○

پیدا کیا گیا آدمی جلدی سے اب دکھاؤنگا تمکو نشانیاں اپنی پس نہ جلدی کرو

انسان عجلت سے پیدا کیا گیا ہے اب میں تم کو اپنی نشانیاں دکھاؤنگا تو جلدی نکرو انسان عام ہے آدم اور انکی تمام اولاد اس حکم میں داخل گو آیت میں کفار مخاطب ہیں اس لیے کہ حکم نوع انکے افراد پر صادق آتا ہے عجل اسمین کلام مختلف ہیں مگر حسب رائے صاحب تفسیر کبیر اولیٰ یہی ہے کہ کہا جاوے انسان جلد باز پیدا ہوا عجلت اسکی خلقت میں ہے معالم حبیب حضرت آدم کی آنکھ اور سر میں روح پھونکی گئی آپ نے جنت کے پھل دیکھے اور اس سے پہلے کہ پاؤن میں روح آئے کھڑے ہونیکا

عزم کیا تو گر پڑے ایاتی سے مراد عذاب ہے جس سے کافر بیخبر تھے یعنے تمہاری یہ عجلت کرنہ انجام کار پر نظر نہ اظہار حق کا انتظار تکذیب وتمسخر کرنے لگے - پھر فرمایا اسے منکرو جلد بازی نہ کرو ایسا کیا پائے لیتے ہو -

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور کہتے ہیں کب ہے یہ وعدہ اگر ہو تم سچے اگر جانتے وہ جو کافر ہوئے

حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَن وُجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَن ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝

اسوقت کو کہ نہ روک سکینگے منہ سے اپنے آگ اور نہ پشت سے اپنی اور نہ وہ مدد دیے جاوینگے

کفار کہتے ہیں (تمسخر وتعجب سے) یہ وعدہ کب ہے یعنے عذاب کب آئیگا قیامت کب ہوگی بتاؤ اگر تم سچے ہو - ارشاد ہوا اگر کفار اسوقت کی شدت جان لیتے جب آگ اونپر حملے کریگی اور وہ نہ سے اسے روک سکینگے نہ پشت سے اور نہ انکی مدد کیجائیگی (جواب اسکا محذوف ہے یعنے اگر یہ حالت جانتے تو نہ تمسخر کرتے نہ تکذیب نہ عجلت نہ تعجب اور نہ عذاب طلب کرتے)

بَلْ تَأْتِيهِم بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝

بلکہ آجائیگا انپر وعدہ اچانک پس مبہوت کردیگا انکو تو نہ سکینگے پھیرنا اسکا اور نہ وہ مہلت دیے جاوینگے

(جواباً فرمایا کہ تم وعدے کا وقت پوچھتے ہو وہ معین نہ کیا جائیگا اور معین ہوتا تو غنیمت تھا وہ) آجائیگا دفعۃً پس مبہوت ومتحیر ہوجائینگے اور نہ اسے پھیر سکینگے نہ کچھ مہلت ملیگی کہ عذر یا علاج وتدبیر کریں -

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ ع ۱۲

اور تحقیق ہنسی کی گئی پیغمبروں سے پہلے تیرے پس گھیر لیا انکو کہ مسخرا پن کرتے تھے ان میں وہ جسکے ساتھ ٹھٹھے

(حضور کی تسکین کو ارشاد ہوا یہ نئی بات نہیں بلکہ) استہزاء کیا گیا اون پیغمبروں سے جو آپ سے پہلے آئے اور آخر کار اسی تمسخر نے انھیں گھیر لیا اور اونکو ہلاک وبرباد کردیا - ربط اس دلیل دوسری دلیل کی طرف التفات ترایات کی طرف اشارہ اور اشر بڑھے

قُلْ مَن يَكْلَؤُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمَٰنِ ۗ بَلْ هُمْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِم مُّعْرِضُونَ ۝

کہدیجیے کون نگہبانی کرتا ہے تمہاری رات اور دن کو رحمن سے بلکہ وہ یاد سے اپنے رب کی روگردان ہیں

آپ کہدیجیے کہ تمہارا کون محافظ ووکیل ہوگا عذاب الٰہی سے رات کو اسکے یا دن کو بلکہ وہ لوگ اپنے رب کی یاد ہی سے منہ پھیرے ہوئے ہیں -

اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ

کیا ہیں انکے لیے کوئی معبود کہ بچاسکے انکو سوا ہمارے نہ کرسکتے ہیں مدد اپنی جان کی

وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ۝

اور نہ وہ ہم سے حفاظت کیے جاتے ہیں

کیا تمہارے واسطے کوئی ایسا معبود ہے کہ تمکو ہمارے عذاب سے بچائے وہ تو نہ اپنی خود مدد کرسکتے ہیں اور نہ ہماری ہی طرف سے انکی حفاظت ہوگی (پھر تمکو کیا مدد دینگے

بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي

بلکہ نفع دیا ہمنے انکو اور انکے باپ دادونکو یہانتک کہ بڑھ گئی ان پر عمر کیا نہیں دیکھتے کہ ہم آتے ہیں

الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ

زمین کو کم کرتے ہیں اسے کناروں سے انکے کیا پس وہ غالب ہیں

بلکہ ہمنے برخوردار کیا اور فائدہ دیا انکو اور انکے باپ دادون کو یہانتک کہ بڑی ہوگئی انکی عمر یعنے یہ کفار اور انکے اگلے سب اس قابل تھے کہ دفعۃً عذاب سے نیست و نابود کردیے جاتے مگر اسلیے کہ حیات معینہ پوری ہو اور عیش مقدر حاصل کرلین عذاب موخر رہا کیا وہ نہین دیکھتے کہ ہم زمین کفار پر آتے ہین یعنے ہمارے بندگان مجاہد حملے کرتے ہین اور کم کردیتے ہین ہم اُس زمین کو اطراف و جوانب سے یعنی مسلمان قابض ہوجاتے ہین تو کیا وہ غالب ہین نہین بلکہ مغلوب ہین **ف** اسمین وعدہ ہے کہ مومن زمین کے مالک ہونگے اور کفار مغلوب ہونگے اور یہ کہ ملک نکل جانا صورت عذاب ہے **الارض** لام عہد کا ہے مراد زمین کفر اسکی تقریر گذر گئی

قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ۝

کہدیجیے نہیں ڈراتا مین تمکو مگر وحی سے اور نہ سنینگے بہرا پکار کو جب کہ ڈرائے جائین

آپ کہدیجیے مین تو صرف تمکو وحی سے ڈراتا ہوں دل سے باتین نہین بناتا اور نہین سنتے بہرے پکار کو جب ڈرائے جائین یعنی کفار کو وہ سماعت نہین جس سے سمجھ سکین تو کیونکر ڈرین ۔

وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝

اور اگر چھو جائے انکو بو عذاب سے تیرے رب کی البتہ کہیں اے خرابی ہماری ہم تھے ظالم

اگر ذرا سا عذاب بھی انکو چھو جائے تو کہین ہماری خرابی ہو ہم تو ظالم و عاصی تھے **ف** یعنے اُسوقت آنکھین کھل جائینگی یہ غفلت و تعلی باقی نہ رہے ۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؕ وَاِنْ كَانَ

اور رکھینگے ہم ترازو انصاف سے واسطے دن قیامت کے پس نہ ظلم کیا جائیگا کوئی جان کچھ اگرچہ ہو

قیامت کے دن | مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ ۝ | ہم انصاف سے

ترازو رکھیں گے | وزن ایک دانے کے رائی سے لاوینگے ہم اُسے اور کافی ہین ہم حساب کرنیوالے | کسی نفس پر کچھ

ظلم نہوگا اگرچہ رائی کے دانے کے برابر بھی ہو اور ہم حساب کو کافی ہین ابن کثیر عبداللہ بن عمرو سے
مروی ہے کہ مین نے سنا کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو سب کے
سامنے بلائیگا اور ننانوے سجلین ہر ایک بقدر مد بصر لا نبے پیش کیے جائین گے جن مین اسکے گناہ
لکھے ہونگے ارشاد ہوگا اے بندے تجھے انکار ہے کسی شے سے کہ ہم نے ظلماً بڑھا لیا ہو ہمارے
ملائکہ حفاظ نے یہ سب لکھا ہے وہ کہیگا بجا ہے اے رب فرمایا کیا تجھے کوئی عذر ہے یا کوئی نیکی ہے
یہ بیچارہ مبہوت ہوکر کہیگا اے رب کوئی نیکی نہین ارشاد ہوگا ہان ایک نیکی تیری ہے ایک کاغذ
نکالا جائیگا اسمین لکھا ہوگا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
یہ عرض کریگا اے رب یہ پارہ کاغذ ان بڑے بڑے کاغذون کے سامنے کیا ہے ارشاد ہوگا تجھپر
ظلم نہ کیا جائیگا پھر وہ تمام کاغذات ایک طرف اور یہ پرچہ ایک طرف رکھا جائیگا وہ سب
سبک ہوجائین گے یہ ایک بھاری ہوگا۔ پھر حضور نے فرمایا بسم اللہ کے ساتھ کوئی عمل برابر نہین
ہوتا ترمذی حضرت ام المومنین عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور کے سامنے بیٹھکر
کہا میرے دو غلام ہین مجھے جھٹلاتے ہین خیانت کرتے ہین عدول حکمی کرتے ہین مین اونکو مارتا ہون
گالی دیتا ہون میرا اونکا حساب کیونکر ہوگا آپنے فرمایا اگر تیری سزا اُنکے جرم کی برابر ہے تو بدلا ہوگیا
اور کم ہے تو تجھے کچھ رنج رہا اور زیادہ ہے تو قصاص لیا جائیگا وہ مرد رونے لگا اور چیختا تھا
آپنے فرمایا کیا تو نے یہ آیت نہین پڑھی ونضع الموازین الخ

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاءً وَذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ

اور بتحقیق دیا ہمنے موسیٰ اور ہارون کو فرقان اور نور اور نصیحت واسطے پرہیزگارون کی جو ڈرتے ہین

ہم نے موسیٰ اور انکے | رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَهُم مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ ۝ | بھائی ہارون کو فرقان

یعنے وہ حکم جو حق و | رب سے اپنے غیب پر اور وہ قیامت سے ڈرنیوالے ہین | باطل مین فرق کردے

عطا کیا اور نور ہدایت اور نصیحت دی جو فائدہ دینے والی تھی ڈرنے والون کو ایسے ڈرنے والے جو اپنے
رب سے بھی بن دیکھے ڈرتے ہین آور قیامت کے عذاب سے ڈرتے ہین آیت مین ڈرنیوالون کی مدح ہے

وَهَٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ أَنزَلْنَاهُ ۚ أَفَأَنتُمْ لَهُ مُنكِرُونَ ۝ الربع ۹ ع

اور یہ ذکر مبارک ہے اُتارا ہمنے اُسے کیا پس تم اسکے لیے انکار کرنے والے ہو

اور یہ قرآن ذکر برکت والا ہے ہم نے اُسے اتارا تو کیا اب تم اُس سے انکار کرو گے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝

اور بتحقیق دی ہمنے ابراہیم کو ہدایت اُنکی پہلے سے اور تھے ہم ساتھ اُسکے عالم

ہم نے موسیٰ سے پہلے ابراہیمؑ کو انکی ہدایت عطا کی یعنے نبوت و معرفت یا وہ احکام جو حق و باطل مین فارق اور حرام و حلال کے بیان کرنے والے ہوں عطا کی اور ہم اُنکی صلاحیت و سعادت جانتے تھے کہ وہ قابل التفات و لائق عنایات ہیں۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝

جب کہا اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کیا ہیں یہ مورتیں جو کہ تم اُنکے لیے معتکف ہو

جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم یعنے نمرودیوں سے کہا یہ تصویرین کیا ہین جنپر تم اعتکاف کئے ہوے ہو یعنے انکی پرستش کرتے ہو اسکے جواب مین۔

قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ ۴۴

بولے پایا ہمنے باپ دادا کو اپنے انکے لیے پوجنے والے کہا بتحقیق تھے تم اور باپ دادے تمھارے کھلی گمراہی مین

کہا ہم نے باپ دادون کو دیکھا کہ اون بتون کی پرستش کرتے تھے (سوا اسکے تقلید باطلہ و رسم پرستی کے دوسری وجہ نہین) کہا ابراہیم نے البتہ تم اور تمھارے باپ دادے کھلی کھلی گمراہی مین تھے ایک تو محض رسم پرستی نہ دلیل نہ وجہ دوسرے یہ پتھر اور مٹی کی مورتین ہین۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ۝ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

بولے کیا لایا ہے تو حق یا تو کھیل کرنیوالون سے ہے کہا بلکہ رب تمھارا رب ہے آسمانون کا

وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰي ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

اور زمین کا پیدا کیا انکو اور ہم اسپر گواہون سے ہین

نمرودیون نے کہا کیا آپ کوئی امر حق لائے ہین یا صرف کھیل کرتے ہین آپنے کہا نہین بلکہ تمھارا رب وہ ہے جو زمین و آسمان کا رب ہے اور جس نے انھین پیدا کیا اور ہم اس بات پر گواہ ہین عرائس قوم کے لیے ایک دن عید کا تھا اُس دن بتخانے مین آتے اور پوجا کرتے پھر گھر جاتے جب وہ عید آئی آذر نے کہا اے ابراہیمؑ اگر تم ہماری عید مین چلتے تو ہمارے دین کی عظمت معلوم ہوتی تھوڑی دور گئے اور کہا میری طبیعت کچھ ناساز ہے (اسکی تفصیل آئیگی) یہ کہکر واپس ہوئے اور گروہ سے نکلتے وقت کہا مگر یہ بات صرف ایک ہی آدمی نے سُنی

وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝

اور قسم ہے اللہ کی البتہ داؤن کرونگا بتون سے تمہارے بعد اسکے کہ پھرو تم پیٹھ دیکر

قسم بخدا اسے لاشریک تمھارے بتون سے ایک داؤن کرونگا اور یہ تب کہا جب قوم ابراہیم کیطرف سے پیٹھ کر گئے

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۝

پھر کردیا انکو ٹکڑے ٹکڑے مگر بڑے کو انکے لیے تاکہ وہ طرف اسکے رجوع کرین

پھر ابراہیم نے ان بتون کو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا مگر انکے بڑے بت کو چھوڑدیا تاکہ وہ لوگ اس ضرب وخرد مین اوسی کیطرف رجوع کرین مسئلہ دشمن کو مغالطہ دینا جائز ہے بشرطیکہ خلاف عہد اور طلب ناحق وتائید باطل نہو معالم التنزیل ابراہیم راہ سے بتخانے کیطرف گئے دیکھا کہ بتون کے سامنے کھانے رکھے تھے ابراہیم نے بتون سے بطور استہزا کہا کیون نہین کھاتے جب کچھ جواب نہ ملا توکہا کیون نہین بولتے پھر چھوٹے چھوٹے بتون کو تیشے سے توڑا اور بڑے بت کے ہاتھ مین بسولا دیدیا تاکہ سمجھین کہ اسے بڑے زبردست بت نے کھانے کے لالچ مین اونکو توڑا ہے

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

کہا کس نے کیا یہ معبودون سے ہمارے بیشک وہ ظالمون سے ہے

جب وہ لوگ میلے سے واپس آئے اور بتون کو اس حال بد مین دیکھا بولے ہمارے معبودون کے ساتھ یہ کس نے کیا بیشک وہ بڑا ظالم

قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ۝

بولے سنا ہمنے ایک جوان کو کہ ذکر کرتا تھا انکا کہا جاتا ہے اسکے لیے ابراہیم

لوگ کہنے لگے کہ ایک جوان جو بنام ابراہیم مشہور ہے وہ کچھ انکا ذکر کرتا تھا شاید یہ کام اسی کا ہو معالم التنزیل مین ہے کہ جس نے یہ بیان کیا اسی نے حضرت ابراہیم کا قول پھرتے وقت سنا تھا کہ مین تمھارے بتون سے داؤن کرونگا

قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ۝

بولے پس لاؤ اسے پیش نظر آدمیون کے شاید وہ دیکھین

کہا بعض نے مراد یہ ہے کہ ابراہیم کو لاؤ تاکہ سب آدمی دیکھین ہم اپنے اصنام کا عوض کیونکر لیتے ہین اور کہا بعض نے مراد یہ ہے کہ یہ سب لوگ دیکھین اور شاید کوئی جانتا ہو اور گواہی دے تاکہ ہم ظالم نہ سمجھے جائین

قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ط

بولے کیا تونے کیا یہ معبودون سے ہمارے اے ابراہیم

حسب حکم نمرود حضرت خلیل لائے گئے اور انسے کہا گیا اے ابراہیم کیا تم نے ہمارے معبودون سے ایسا کیا

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝

کہا بلکہ کیا اسے بڑے نے انکے یہ پس پوچھو ان سے اگر ہون بولتے

جوابًا فرمایا بلکہ انکے بڑے نے یہ کیا ہے انھین بتون سے پوچھو اگر بولتے ہین تو بتائین گے۔

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى

پھر لوٹے طرف اپنی باتون کے تو بولے بیشک تم ظالم ہو پھر اوندھے کیے گئے

یہ جواب سنکر اپنے دل مین سوچنے لگے اور کہنے لگے بیشک ہمین ظالم ہین جو

رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ۝

سرون پر اپنے تحقیق جانا تو نے جو یہ بولتے ہین

الرابع

اپنے نکمون کو معبود بنا رکھا پھر اپنے سر اوندھے کرکے بولے اے ابراہیم تم تو جانتے ہو یہ بت جیسی باتین کرتے ہین ایسے سوال وجواب کی کیا صورت ہے۔

قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ۝ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا

کہا کیا پوجتے ہو تم سوا اسکے سوائے اسکے کہ نفع دے تمکو کچھ اور نہ ضرر دے تمکو اف ہو تمپر اور انپر

جب وہ قوم عاجز ہو ساکت ہوئی آپ نے فرمایا کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ایسیون کی عبادت کرتے

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

کہ تم پوجتے ہو سوائے اللہ کے کیا نہین سمجھتے

ہو جو نہ تمکو نفع دے نہ ضرر تف ہے تم پر اور مین بیزار ہون تم سے اور جو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا کیا نہین سمجھتے۔ جب ہر طرح سے عاجز و شرمندہ ہوئے تو۔

ابن عمر سے یہ کلام ضعیف منقول ہے ۱۲

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝

کہا جلادو اسے اور مدد کرو معبودون کی اپنے اگر ہو تم کرنے والے

کہنے لگے اپنے معبودون کی مدد کرنا چاہیے اور اسے جلانا لازم ہے اگر تمکو عوض لینا ہے اور کچھ کرنا ہے تو یہ کام کرو معالم نمرود اور اوسکی قوم نے قرار دیا کہ ابراہیم کو بانتقام بت شکنی آگ مین جلانا چاہیے کہا ابن عمر نے کہ بانی اس مشورہ کا ایک کردی ہیزن نامے تھا اللہ تعالیٰ نے اسے زمین مین دہنسا دیا وہ قیامت تک برابر یونہین دہنستا جائیگا الغرض بحکم نمرود ایک مہینے تک ایندھن جمع کیا گیا اور آگ جلائی گئی آنچ اتنی بلند اور مشتعل ہوئی کہ اڑتی ہوئی چڑیا جل جاتی پھر آپ کو ایک بلند مقام پر چڑھایا اور منجنیق قائم کی مروی ہے کہ جب وہ وقت آگیا کہ اللہ کا فدائی اللہ کا خلیل آگ مین پھینکدیا جائے آسمان و زمین اور فرشتے سبکے سب ایک بار چیخ اوٹھے اور مضطر ہوکر عرض کرنے لگے یا الٰہ العالمین اپنے جان نثار خلیل سے یہ پروائی اسکے سوا زمین مین کوئی اور ہے کہ تیری

توحید وعبادت کرے ہمکو ارشاد ہو کہ ہم اونکی امداد کرین ارشاد ہوا وہ ہمارا خلیل ہے اوسکے سوا کوئی میرا خلیل نہین اور مین اوسکا معبود ہون میرے سوا اوسکا کوئی محبوب و معبود نہین اگر وہ کسی سے اعانت چاہے تو میری اجازت ہے اعانت کرو اگر وہ میرے سوا کسی اور کیطرف التفات ہی نہ کرے تو مین اوسکے حال سے خبردار ہر حال مین مددگار ہون میرے اور میرے دوست کے درمیان مین مداخلت نکرو پھر وہ فرشتہ جو پانی پر داروغہ ہے آیا اور کہا فرمایئے تو ابھی سب آگ ٹھنڈی کر دون۔ اور ہوا کا فرشتہ آیا اور عرض کی کہ اشارہ ہو تو ابھی سب برباد کر دون خلیل نے کہا مجھے تم سے حاجت نہین اللہ بس ہے پھر جب آپکو منجنیق کے ذریعے سے پھینکا تو راہ مین حضرت جبرئیل آئے اور عرض کی اے ابراہیم کچھ کہو آپنے فرمایا تم سے جبرئیل تو کچھ حاجت نہین عرض کی رب سے سوال کرو فرمایا اسکا علم میرے حال پر بدون میرے سوال کے کافی ہے ملاء اعلےٰ اور تمام مخلوقات مین یہ اضطراب ہی تھا کہ ناگاہ حضرت الوہیت سے فرمان آیا۔

قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ ۙ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِیْنَ ۚ

کہا ہمنے اے آگ ہوجا تو ٹھنڈک اور سلامتی ابراہیم پر اور ارادہ کیا ساتھ اوسکے مکر کا تو کر دیا ہمنے انکو نقصان پانیوالا

ہمنے فرمایا اے آگ تو سرد و سلامتی ہوجا ابراہیم پر اور قوم نمرود نے چاہا کہ ابراہیم پر داؤن کرین آگ مین جلائین ہم نے اونکو نقصان مین ڈال دیا نکتہ کہا بعض نے کہ آگ جماد ہے اُس سے خطاب کا فائدہ مگر یہ نہین جانتے کہ یہ تمام امور ہمارے اعتبار سے ہین کون ہے کہ اوسکا حکم نہ سُنے اور کیا اونکے پاس کوئی دلیل ہے کہ آگ یا کوئی شے بدون اجازت خاص کچھ بھی کر سکتی ہے ہرگز نہین اور ہمکو کوئی وجہ نہین کہ نار سے ملک موکل خزائن نار مراد لین نکتہ آگ کو سعادت شرف خطاب حضور کیون میسر آئی اسی لیے کہ وہ اللہ کے حکم سے اللہ والے کے لیے اپنی طبیعت و عادت سے خارج ہوئی نکتہ کہا مفسرین نے اگر کلمۂ سلام ارشاد نہوتا تو آگ کی برودت ابراہیم کو ہلاک کر دیتی اور حضرت ابراہیم کی تخصیص نہ ہوتی تو تمام دنیا مین کوئی آگ گرم نہ رہتی جب آپ آتش خانہ مین پہونچے ملک الظل حاضر ہوا اور آپ ہی کی صورت مین آپکی ہمنشینی کی آپ کو قمیص جنت پہنایا فرش پر بیٹھایا چشمۂ آب شیرین اور نرگس و گلاب نظر آئے انگارون نے بہشت کے گل کھلائے جبرئیل آئے اور باتین کرنے لگے اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابراہیم تم سمجھے کہ آگ ہمارے دوستون کو ضرر نہین دیتی پھر نمرود اپنے محل پر چڑھکر دیکھنے لگا دیکھا تو حیرت ہوگئی حضرت ابراہیم جلوہ فرما ہین اور فرشتہ آپکے برابر بیٹھا گرد گرد آپکے آگ لکڑی کو جلا رہی ہے یہ مردود چلایا اے ابراہیم تم اس آگ سے نکل سکتے

فرمایا ہان کہا کہ اگر ٹھہرو تو کچھ ضرر ہے فرمایا نہین بولا تو آپ باہر آئین۔ آپ باہر تشریف لائے بولا یہ کون آدمی تھا آپکا ہمصورت آپکے پاس فرمایا یہ ملک الظل تھا میرے رب نے میری دفع وحشت کے لیے بھیجا تھا مردود نے کہا مین آپ کے رب کے لیے چار ہزار گائین قربانی کرتا ہون ہان عبادت نہ کرونگا آپ نے فرمایا بدون ایمان یہ کچھ مقبول نہین پھر اللہ تعالیٰ نے ابراہیم سے نمرود کو روک دیا کہ ایذا رسانی نکرے یہ امتحان آپ سے سولہ برس کے سن مین لیا گیا تھا۔ نقل ہے کہ تمام چیزین اس آگ کے بجھانے پر آمادہ تھین مگر گرگٹ یہ اپنے دم سے آگ تیز کرتا حدیث مین وارد ہوا کہ وزغ یعنے گرگٹ کو قتل کرو یہ ابراہیم کے لیے آگ پھونکتا تھا۔ ف آیت مین کید قوم نمرود سے یہی آگ مراد تھی اور اونکی ناکامی ورآخر کار ہلاکی جسکا ذکر اپنے مقام پر آویگا خسران ہے۔

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۝

اور نجات دی ہمنے اُسے اور لوط کو طرف اُس زمین کے کہ برکت دی ہمنے اُس مین واسطے تمام عالم کے

ہم نے ابراہیم کو نجات دی اور لوط کو ایسی زمین کیطرف جہان تمام عالم کے لیے برکت عطا کی گئی ہے یعنے شام مین آپ گئے اور ظالم سے امن مین ہوئے

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۝

اور بخشا ہمنے اُسے اسحاق اور یعقوب زیادہ اور سب کو بنایا ہمنے نیکون سے

نافلہ زیادہ اور عطیہ اور پوتے کو بھی کہتے ہین یعنے ہم نے ابراہیم کو اسحاق عطا کیا اُنکے بعد یعقوب اور سب نیکوکار اور پیغمبر تھے

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ

اور بنایا ہمنے انکو پیشوا کہ رہنمائی کرتے ہین حکم سے ہمارے اور وحی کی ہمنے طرف اُنکے کام نیک اور قائم کرنا نماز کا

وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝

اور دینا زکوۃ کا اور تھے ہمارے ہی لیے عبادت گزار

اور ہم نے اُن سب کو پیشوا بنایا کہ وہ ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے اور وحی کی ہم نے انکی طرف اچھے کام کرنیکی یعنے نیکیون کا حکم کیا اور توفیق دی نماز اور زکوۃ کی اور یہ سب مخصوص ہماری ہی عبادت کرنے والے تھے

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ

اور لوط دیا ہمنے اُسے حکم اور علم اور نجات دی ہمنے اسے اُس بستی سے کہ تھے کرتے نجس کام

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۙ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

بیشک وہ تھی قوم بری نافرمانبردار اور داخل کیا ہمنے اُسے رحمت مین اپنی بیشک وہ تھا نیکیون سے

اور لوط کو ہمنے حکم وعلم یعنے نبوت عطا کی اور اُس بستی سے جس کے رہنے والے بُرے کام یعنے لواطت کرتے

تھے نجات دی یعنے اونکو عذاب سے ہلاک کیا اور انکو بچالیا بیشک وہ لوگ قوم فاسق اور بدکار تھے
اور ہم نے لوطؑ کو اپنی رحمت مین داخل کیا بیشک لوطؑ انبیا صالح سے تھے۔

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝

اور نوحؑ کو جب پکارا پہلے سے تو قبول کیا ہمنے اُسکے لیے پھر نجات دی ہمنے اُسے اور اہل کو اُسکے رنج عظیم سے

اور جب نوحؑ نے پکارا ہمکو اور قوم کے ہاتھ سے فریاد کی ابراہیم اور لوط سے پہلے پھر ہم نے اُسکے دعا قبول فرمائی اور اونکو اور اونکے اہل یعنے تابعین کو سخت مصیبت سے نجات دی مصیبت عظیم کرب سے مراد تکذیب وانکار ومخالفت قوم مراد ہے یا غرق وشدت طوفان۔

وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

اور مدد کی ہمنے اُسکی اُس قوم سے کہ جھٹلایا آیتون کو ہماری بیشک وہ تھی قوم بد پھر ڈبودیا ہمنے ان سب کو

اور ہم نے نوحؑ کی اُس قوم کے ظلم سے مدد کی جنھون نے ہماری آیتون کو جھٹلایا بیشک وہ بُرے لوگ تھے پھر ہمنے اُن سب کو ڈبودیا۔

وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ

اور داود اور سلیمان جب حکم کرنے تھے دونون ایک کھیت مین جب چرگئین اُس مین بکریان قوم کی

وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۝ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۡ

اور تھے ہم اُنکے فیصلے کے دیکھنے والے پھر سمجھادیا ہمنے سلیمان کو اور سب کو دیا ہمنے حکم اور علم

حرث کھیت کہا ابن عباسؓ نے یہ کھیت تھا۔ کہا ابن مسعودؓ نے یہ انگور کا باغ تھا نفش رات کو چرنا مدون چرواہے کے غنم گوسفند اسم جنس ہے قلیل وکثیر کو شامل یعنے داؤدؑ وسلیمانؑ جب کھیت کے باب مین حکم کرتے تھے جسے بکریان چرگئین تھین اور ہم اُن دونون کا فیصلہ مشاہدہ کرتے تھے پھر حکم حق سلیمان کو سمجھا دیا اور دونون کو ہم نے حکم وعلم عنایت فرمایا تھا۔ مفسرین نے اس قصے کو اسطرح لکھا ہے کہ دو آدمی حضرت داؤدؑ کے پاس آئے ایک نے کہا کہ میرا کھیت میرے ساتھی کی بکریان چرگئین حضرت داؤدؑ نے حکم دیا کہ بکریان کھیت والا لے یہ دونون چلے حضرت سلیمانؑ نے کہا کیا فیصلہ ہوا اُنھون نے ماجرا بیان کیا آپنے کہا اگر مین قاضی ہوتا تو اسکے خلاف فیصلہ کرتا حضرت داؤدؑ نے سنا اور سلیمان کو بلوایا اور قسم دلاکر پوچھا کہ تم اپنی راے ظاہر کرو آپنے کہا کھیت والے کو بکریان بجائین ایک سال اپنے پاس رکھے اور نفع اوٹھائے دوسرا کھیت تیار کرے جب کھیت تیار ہو بکریان اپنی لے لے اور کھیت اُسے دیدے۔ حضرت داؤدؑ نے یہ حکم پسند فرمایا آیت کے متعلق مسائل ہین

ونوحا اذ نادی الآیہ

داؤد وسلیمانؑ

مسئلہ۱ انبیا سے بھی خطاے اجتہادی ہوجاتی ہے جیساکہ حضرت داؤد سے ہوئی مسئلہ۲
وہ اپنی خطا سے معاً مطلع کردیے جاتے ہین جیساکہ فیصلہ سلیمانی سے مسئلہ۳ خطاے اجتہادی مین الزام
نہین بلکہ موجب ثواب و اجر ہے ورنہ اللہ تعالی مدح دونون کی نہ فرماتا مسئلہ۴ خطاے
اجتہادی موجب جہل یا منقص شان علم وعقل مجتہدین نہین اسی لیے فرمایا ہم نے دونون کو علم وحکم
دیا تھا مسئلہ۵ حکم مجتہد قبل ظہور خطا واجب العمل رہتا ہے ورنہ فیصلہ داؤدی ملقب بحکم و علم نہو
مسئلہ۶ بعد تسلیم خطاے اجتہادی انبیا دوسرے مجتہد پر کوئی ملامت نہین بلکہ وہ بدرجۂ اولی
مستحق عفو تنا ہے مسئلہ۷ قیاس مظہر ہے مثبت نہین یعنے قیاس سے معانی مخفیہ وعلت
مشترکہ وحکم مجہول معلوم ہوجاتے ہین یہ نہین کہ قیاس مستقل کوئی حکم ثابت کرسکے جیساکہ فرمایا ہمنے
سلیمان کو سمجھا دیا حالانکہ اسباب مین نزول وحی منقول نہین بلکہ محض جودت راے سلیمانی تھی۔
مسئلہ۸ معلوم ہوا کہ جودت قیاس وصحت نظر محض فیضان ربانی والہام آسمانی ہے نہ تسویل نفسانی
اسی لیے اپنی طرف منسوب فرمایا یعنے ہم نے سمجھا دیا مسئلہ۹ اظہار حق مین شرم وادب نچاہیے
ورنہ حضرت سلیمان اپنے والد بزرگوار کے خلاف زبان سے نہ نکالتے مسئلہ۱۰ اظہار امر حق بضرورت
شرعی غیبت نہین ورنہ آپ حضرت داؤد کے پیچھے اس فیصلے سے انکار نہ کرتے مسئلہ۱۱ نصیحت
واصلاح امور خلافت کبھی واجب اور کبھی مستحب ہے مسئلہ۱۲ ایک قاضی کا فیصلہ دوسرا
قاضی منسوخ کرسکتا ہے جبکہ اُسکے خلاف صریح ہو مسئلہ۱۳ مجتہد کو اپنے اجتہاد سے رجوع جائز
ہے اور بعد ثبوت رجوع اجتہاد مرجوع عنہ قابل عمل نہین رہتا جیساکہ حضرت داؤد نے رجوع کی اور
فیصلۂ سابق توڑدیا مسئلہ۱۴ جب ایک مسئلے مین اجتہاد مختلف ہوجائین اور باعتبارات مختلفہ
بھی جمع و تصحیح ممکن نہو تو حق ایک ہی طرف ہوگا مگر یہ حقیقت دوسرے کے ابطال والزام کی ثابت
کرنے والی نہ ہوگی جیساکہ اشارۃً کلمہ ففہمنٰہا سے سمجھا گیا کہ علم وحکم دونون کو عطا ہوا اگر حضرت سلیمان
مین زیادت فہم جو موجب رجحان وآثار حقانیت سے ہے حاصل تھی۔ اور یہ بھی سمجھنا غلط ہے کہ حضرت
داؤد کا فہم مطلقاً فہم سلیمانی سے کم ہو اس لیے کہ اضافت فہم کی حکم خاص کیطرف موجب تخصیص ہے
یعنے یہ حکم خاص ہمنے سلیمان کو سکھا دیا اس سے لازم نہین آتا کہ جملہ احکام ایسے ہی ہون۔ اور
کہا بعض نے کہ فیصلہ داؤدی حکم سلیمانی سے منسوخ ہوگیا اور ناسخ ومنسوخ دونون حق ہوتے ہین
لہذا حضرت داؤد پر الزام نہین مسئلہ۱۵ یہ امر کہ جانور کھیت چرجائین تو اُسمین کوئی حکم
دیا جائے اجمالاً جیساکہ منصوص ہے صحیح ہے کہ منسوخ نہین لیکن اسکی تفصیل مین علما مختلف ہین

کہا امام ابوحنیفہ نے کہ اگر مالک ساتھ ہو یا اوسکی طرف سے کوئی تحریک پائی جاے تو ضمان ہے ورنہ نہین اس لیے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ چارپایون کے نقصانات باطل ہین۔ اور کہا امام شافعی نے رات کو کھیت چر جائے تو مالک ضامن ہے اور دن کو نہین جیسا حضور سے مروی ہے کہ دن کو کھیت والے محافظت کرین اور رات کو مالکان بہائم اور فیصلہ حضرت داؤد و سلیمان کا خواہ اسوقت کی شریعت کے موافق تھا خواہ مساوات پر عمل ہوگا اس لیے کہ ممکن ہے کہ قیمت بکریون کے نقصان کے برابر ہو اسطرح کہ دو تین بکریون نے کچھ کھایا اور بہت کچھ نقصان کیا پس یہ ضمان مساوی ہوئی مگر حضرت سلیمان نے عین متلف دلوایا۔ اور ممکن ہے کہ قیاس اجتہادی کی بنا پر ہو جیسا کہ کہا امام ابوحنیفہ نے اگر غلام پر دیت عائد ہو تو مولے چاہے دیت ادا کرے یا غلام اُسے دیدے یہ نظیر ہے فیصلہ داؤد علیہ السلام کی اور جیسا کہ کہا امام شافعی نے اگر زید نے بکر کا غلام چھین لیا پھر وہ غلام بکر کے پاس سے بھاگ گیا بکر زید کو اوسکی قیمت ادا کردے اور زید اوس قیمت سے فائدہ اوٹھائے پھر جب غلام کا پتا ملے تو بکر زید کو غلام دیکر اپنی قیمت واپس لے یہ نظیر ہے فیصلہ سلیمان علیہ السلام کی

وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۚ وَكُنَّا فَاعِلِينَ ۝

اور تابع کردیے ہمنے ساتھ داؤد کے پہاڑ کہ تسبیح کرتے تھے ساتھ اُسکے اور چڑیان اور ہین ہم کرنے والے

حضرت داؤد کے لیے ہم نے پہاڑ اور چڑیان مطیع کردین آپکے ساتھ یہ سب مشغول وجد وحال رہتے اور ایسی اعجوبہ نمائی ہماری کام ہے ہم ہی نے کیا معالم تسبیح سے قتادہ کے نزدیک نماز مراد ہے یہ سب نماز آپکے ساتھ پڑھتے۔ اور کہا گیا آپ انکی تسبیح سمجھتے اور زیادہ متلذذ ہوتے کبیر کہا اہل معانی نے کہ تسبیح ہرشئے کی اوسکے حال کے مناسب تھی۔ کہا کلبی نے پہاڑ جواب دیتے تھے۔ کہا مقاتل نے جبال وطیور آپ کے ساتھ مشغول ذکر رہتے۔ ف گویا عجیب نظر آئے مگر تعجب کی بات نہین ہے

بذکرش ہرچہ بینی درخروش ست ÷ ولے داند درین معنی کہ گوش ست

حسن صوت کو اللہ نے عجیب اثر عطا کیے ہین اسیطرح یہ دل کی آواز۔ روح کا نغمہ۔ ہاے وہو عاشقانہ۔ تسبیح مستانہ۔ اگر کوہ وصحرا۔ وحش وطیور جوش وجد مین آئین تو کیا بعید ہے عجیب تو یہ ہے کہ ہم آدمی ہوکر بےحس وخاموش اور حیوان وجماد مین یہ جوش وخروش ف ایام حضرت داؤد کے معجزات سے تھا عرائس حضرت داؤد جب زبور پڑھتے میدان کی طرف برآمد ہوتے اور کھڑے ہوتے اور علماے بنی اسرائیل آپکے ساتھ صف باندھتے اُنکے پیچھے

تو ہم انکے تیھے ہین اور شیاطین اور جانور قریب آجاتے اور چڑیان پرون سے سایہ کرتین بہتا ہوا پانی ٹھہر جاتا اور ہوا بند ہوجاتی۔ تمام مضامیر آپ ہی کے مختلف الحان کی بنا پہ بناے گئے ہین اور حدیث مین وارد ہوا کہ آپنے ایکدن ابوموسی اشعری کو قرآن پڑہتے سُنا اور فرمایا لَقَدْ اُوتِيَ هٰذَا مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ اٰلِ دَاوٗدَ یعنی ابوموسی کو الحان داؤدی عطا ہوا ہے عرائس ایک دن حضرت داؤدؑ نے دل مین کہا کہ آج اللہ تعالی کی ایسی عبادت کرون جو کسی نے نہ کی ہو رات کو پہاڑ پر گئے وحشت تنہائی وبیم شب دل مین طاری ہوئی پہاڑون کو حکم ہوا کہ داؤد سے موانست کرین پہاڑون سے غلغلہ تسبیح وتقدیس بلند ہوا آپ کے دل مین خطرہ آیا کہ ان آوازون مین میری کون سنے گا جبریل علیہ السلام آئے اور آپکا بازو پکڑ کر لیچلے ایک دریا پر پہونچے دریا پر ایک ٹھوکر ماری پانی کھل گیا زمین پر پہنچ گئے پھر ایک ٹھوکر ماری زمین شق ہوگئی حوت تک پہنچ گئے پھر ٹھوکر لگائی کہ صخرہ تک گئے پھر صخرے پر ٹھوکر ماری وہ شق ہوا ایک کیڑا نکلا کچھ آواز کرتا تھا جبریل نے کہا تیرا رب اسکی بھی سنتا ہے۔

وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ

اور سکھادی ہمنے اُسے صناعت پوشاک کی تمھارے لیے کہ بچاے تکو لڑائی سے تمھاری تو کیا تم شکر گذار ہوگے

اور ہم نے داؤد کو صناعت لباس بتائی یعنے زرہ سازی سکھادی تاکہ تم اُسکے ذریعے سے دشمن کے ہتیارون سے بچ سکو کیا تم اسکا شکرادا کرتے ہو۔ آپکے ہاتھ مین لوہا نرم کردیا گیا تھا کہتے صاحب عرائس نے پہلے پتھرون کی زرہین بنتی تھین حضرت داؤد نے بتعلیم الٰہی حلقے بناکر باہم مسلسل کیے اور تیغ وتیر سے بچنے کے لیے زرہ تیار کی۔

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا

اور واسطے سلیمان کے ہوا تند چلتی حکم سے اُسکے طرف اُس زمین کے کہ برکت دی ہمنے اُس مین

اور باد تند سلیمان کے تابع کردی جو انکے حکم سے اوس زمین کیطرف چلتی تھی جسمین ہم نے برکت

وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ

اور ہین ہم ہر شئے کے جاننے والے

عطا کی ہے اور ہم ہر چیز کو جانتے ہین۔ ف اللہ تعالی نے ہوا کو حضرت سلیمان کا مطیع کردیا تھا جہان آپ چاہتے ہوا آپکا تخت پہونچا دیتی اسکی تصریح آیندہ آئیگی۔ ابن کثیر آپ اپنے تخت پر تمام چیزین رکھ لیتے اسباب شاہی اور گھوڑے اور خیمے وغیرہ اور لشکر پھر ہوا کو حکم دیتے وہ اُٹھا کرلے چلتی اور جانور پرون سے سایہ کرلیتے۔ سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ سلیمان کے تخت پر لاکھ کرسیان بچھائی

جاتین اول مومنین انس اونکے بعد مومنین جن بیٹھتے اور چڑیان سایہ کرتیں اور ہوا لے چلتی۔

وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ۝

اور شیطان سے وہ تھے کہ غوطے لگاتے واسطے انکے اور کرتے کام سوائے اسکے اور تھے ہم واسطے انکے محافظ

اور شیطان یعنے جن سرکش آپ کے لیے دریا مین غوطے لگا کر جواہر نکالتے اور دوسرے اور کام بھی کرتے اور ہم محافظ و نگہبان تھے کہ شیاطین فساد نہ کرین معالم مین ہے کہ شیاطین کی عادت تھی کہ اگر کسی کام سے فارغ ہوتے اور دوسرا کام نہ بتایا جاتا تو اُسی کو بگاڑ ڈالتے لہذا آپ انکو فوراً دوسری خدمت مین لگا دیتے اور اسی کی طرف اشارہ ہے کہ ہم محافظ تھے کہ فساد نہ کرسکین

یہ مضمون ہے اطاعت جن کا۔

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

اور ایوب جبکہ پکارا رب کو اپنے مجھے چھو گئی بیماری اور تو بڑا رحم کرنے والا ہے رحم کرنیوالونکا

اور ایوب نے جب دعا کی اور اللہ کو پکارا کہ اے رب تو ارحم الراحمین ہی اور مجھے مضرت و مرض لاحق ہوئی ہے

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ

پھر قبول کیا ہمنے اسکے لیے تو کھولدیا ہمنے اُسے کہ ساتھ اُسکے تھی بیماری سے اور دی ہمنے اُسے اولاد اُسکی اور مثل انکے ساتھ انکے

ہم نے اونکی دعا قبول کی اونکو لاحق تھی دور کردی	رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۝ رحمت پاس سے اپنے اور نصیحت واسطے عبادت کرنیوالونکے	اور جو بیماری اور مصیبت اور انکے اہل و عیال

اور دولت و مال جو امتحاناً اُنسے لے گئے تھے وہ اونکو عطا کیے اور اُسی قدر اونکو اور دیا اپنی رحمت سے اور یہ واقعہ نصیحت ہے عبادت کرنے والون کے لیے کہ ایوب کے صبر و شکر مین تبع رہین اور باوجود اہل و عیال ملک مال غیر خدا پر نظر نہ پڑے کبیر وہب بن منبہ نے کہا کہ حضرت ایوب ابن اموص بن تارخ بن روم بن عیص بن اسحاق بن ابراہیم اہل روم سے تھے انکی مان اولاد لوط سے تھین اللہ تعالیٰ نے انکو پیغمبر مقبول کیا اور جانور کھیت مال۔ دولت انہین بے حساب دی تھی آپ مساکین پر مہربان دیتامیٰ پر شفیق۔ مہمان نواز تھے تین آدمی آپ پر ایمان لائے ابلیس اُس زمانے تک آسمانون پر جاتا اور سنتا کہ ملائکہ حضرت ایوب پر شاباش و آفرین کرتے ہین یہ اُس سے نہ دیکھا گیا اور حضرت الوہیت مین عرض کی ایوب کو نعمتین دی ہین اس لیے وہ شکر گذار ہین بلا مین گرفتار ہوتے تو سب تعلّی کھل جاتی ارشاد ہوا ہم نے تجھے اُنکے مال پر مسلط کیا شیطان زمین پر آیا اور اپنے ذریات جمع کیے اور کہا تمھین کیا قوت ہے ایک عفریت بولا مین آگ

قصۂ حضرت ایوب علیہ السلام

حضرت ایوب پیغمبر ... تین آدمی ایمان لائے

لے انکی زبان زمین سے نکال سکتا ہون جسپر پڑین جلا دین شیطان نے کہا ایوبؑ کے اونٹ جلا دے عفریت نے ایسا ہی کیا سب اونٹ ہلاک ہوگئے ادھر شیطان چرواہے کی صورت بنکر آیا دیکھا کہ ایوبؑ نماز مین ہین کہا کہ کچھ خبر ہے تیرے رب نے تیرے اونٹون سے کیا کیا وہ سب جل گئے آپ نے کہا الحمد للہ جو اسنے دیا تھا لیا اسکا مال میرے پاس مستعار تھا۔ شیطان نے کہا آسمان سے آگ آئی آپنے کہا وہ جھوٹا ہے پھر آیا اور بکریان ہلاک کین اسی طرح کھیت اور تمام مال یکے بعد دیگرے ہلاک ہوتے گئے آپ ہر بار صبر و شکر کرتے اور خلاف رضا دم نہ مارتے تب شیطان نے کہا اے رب اگر انکی اولاد و عیال پر اقتدار ہو تو ضرور لغزش آئے حکم ہوا بہتر۔ شیطان انکے محل مین آیا اور ہلانا شروع کیا اور مکان اُلٹ دیا آپکے اہل و عیال ہلاک ہوگئے شیطان حضرت ایوبؑ کے پاس بصورت معلم اطفال آیا آپ نماز مین تھے لڑکون کا مرنا گھر کا گرنا اس تصریح اور تفصیل سے بیان کرنے لگا کہ ایوبؑ بیتاب ہوکر رو پڑے اور سر پر خاک ڈالی مگر ساتھ ہی نادم و تائب ہوئے شیطان نے پھر التجا کی اے رب اگر انکے جسم پر مجھے قابو ملے تو حقیقت معلوم ہوجائے ارشاد ہوا یہ بھی حوصلہ نکال لے مگر زبان محل ذکر ہے اور دل آلہ فکر انپر تیرا دسترس نہوگا شیطان آیا آپ کو سجود پایا سوراخ بینی مین پھونکا کہ تمام بدن مین دانے نکل آئے وہ کھجلی اُٹھی کہ الامان ناخن گر گئے۔ ٹھیکرے اور لوہے سے کھجاتے کھجاتے گوشت پھٹ گیا بدبو آنے لگی شہر والے نافر ہوئے عزیز قریب نے دوری اختیار کی آپکو ایک گھورے پر پھینکدیا۔ لکھا ہے کہ آپکے جسم سے کوئی کیڑا گرتا تو اُسے اپنے محل پر رکھدیتے کہ آوارۂ وطن نہو۔ ہمیشہ صبر و شکر کرتے آپکے رفقا و معتقدین سے کوئی پاس نہ رہا مگر آپکی زوجہ رحمہ اُنھون نے اپنا حق ادا کیا جان و مال سے رات دن خدمت کرتین۔ انسؓ نے روایت کی کہ حضور نے فرمایا اٹھارہ برس آپ اس امتحان مین رہے مگر دوسری روایتون مین سات برس کچھ اوپر مروی ہے آپنے دعاے شفا جو کی وہ معًا قبول ہوئی مگر اُسکی وجہ مین صاحب تفسیر کبیر نے کئی قول لکھے ہین [1] کہا وہبؓ نے کہ آپکی بی بی رحمہ شہر مین جاتین اور کام کاج کرکے آپکی خبرگیری کرتین شیطان نے لوگون کے دلمین ڈالا کہ ایوب کا مرض انکے ذریعے سے متعدی ہوگا لوگ ان سے بھی احتراز کرنے لگے آپ مجبور ہوئین اپنے گیسوے مبارک کی تین لڑیان تراشکر بیچین اور حضرت کے لیے غذا تیار کی آپنے پوچھا یہ کہان سے لائین کہا کہ آپ نوش فرمائے مال حلال سے ہے اور واقعہ عرض کیا آپکو نہایت شاق گزرا اور دعا کی [2] ایک کیڑا زخم سے گرا آپنے اوسکی جگہ پر اُسے رکھدیا اور کہا تیرا رزق تو اللہ نے یہان رکھا ہے کیڑا اڑنیگا اور کاٹنے لگا اُس سختی مین دعا کی [3] حسن نے کہا شیطان آپکا صبر دیکھکر چیخا اسکے ذریات جمع ہوئے اور حال

پرسی کرنے لگے شیطان بولا ایوب پر میرا کوئی داؤن نہین چلتا ایک جن بولا آدمؑ کو کیونکر بہکایا تھا
شیطان نے کہا عورت کیوجہ سے اُسنے کہا وہی چال یہان بھی چل شیطان بصورت مرد متمول گیا
اور رحمہ سے کہا تو مجھے جانتی ہے مین زمین کا معبود ہون ایوبؑ ہمیشہ آسمان کے اللہ کی بندگی
کرتا ہے میرے غضب مین گرفتار رہتا ہے مجھے ایک بار سجدہ کرے تو اچھا ہوجاے اور کہا گیا
کہ شیطان نے انکو ایک بچہ بکری کا دیکر کہا ایوب سے کہو اسے میرے لیے ذبح کرے الغرض رحمہ نے
ایوبؑ سے یہ ماجرا بیان کیا آپنے فرمایا یہ اللہ کا دشمن تھا اے رحمہ مجھے یہ سب مال وعیال کس نے
دیا تھا وہ بولین اللہ نے آپ نے فرمایا کتنے دنون سے یہ نعمت میرے پاس تھی وہ بولین اللہ نے
آپ نے فرمایا کتنے دنون سے یہ نعمت میرے پاس تھی وہ بولین اسّی برس سے فرمایا پھر مصیبت کو کتنا
زمانہ ہوا بولین سات برس آپنے فرمایا اے رحمہ تو نے حضرت رحمن رحیم کے حق مین کچھ انصاف نہ کیا
بھلا اسّی برس تو صبر کیا ہوتا۔ پھر خفا ہو کر فرمایا تیرے ہاتھ کا کھانا پانی مجھے حرام ہے اگر مین اچھا ہوا
تو تجھکو کوڑے لگاؤنگا جب وہ چلی گئین تو ایوبؑ اور بھی بیکس ہوے حق سبحانہ تعالی سے عرض کی
ابن کثیر آپکی بی بی ہمیشہ کہتین کہ آپ اللہ سے شفا کی دعا کرین آپ دعا نہ کرتے یہانتک کہ دو آدمی
نکلے ایک نے کہا ایوبؑ کی یہ حالت کسی گناہ عظیم کی سزا مین ہوئی ہے آپ کو تاب نہ رہی اور
سجدے مین گر پڑے کبیر جب آپنے بارگاہ رحمانی مین عرض کی ارشاد ہوا اے ایوبؑ سر اوٹھاؤ
اور اپنے پاؤن زمین پر مارو پاؤن مارنا تھا کہ ایک چشمہ نکلا اوسمین غسل کیا تمام خارجی امراض
دفع ہو گئے دوسری ٹھوکر سے دوسرا چشمہ نکلا اوسمین نہائے تو اندرونی بیماریان جاتی رہین آپ
جوان خوبصورت صحیح وتندرست ہو گئے اللہ تعالی نے آپکا سب مال اور اولاد بعینہ موجود کر دیا
اور اُسی قدر اور دیا آپنے پوشاک پہنی اتنے مین رحمہ نے دل مین کہا کہ یہ کیونکر ہو سکے کہ مین ایوب
کے پاس نہ جاؤن اور اونکو کوئی جانور کھا جائے یا بھوک سے ہلاک ہون آئین تو آپکو نہ پایا متردد
ادھر اُدھر دیکھنے لگین حضرت ایوبؑ نے پوچھا کہ کس کی تلاش ہے بولین اپنا مریض ڈھونڈھتی ہون
جو آپسے بحالت صحت مشابہ تر تھا آپ ہنسے اور کہا مین ہون ایوب (آپکے کوڑے لگانیکا ذکر سورۂ
ص مین آئیگا)۔ ابن کثیر آپ پر سونے کی ٹڈیان برسین آپ اوٹھانے لگے وحی آئی اے ایوبؑ
ہم نے تجھکو غنی کر دیا تاہم قناعت نہین عرض کی اے رب تیری رحمت سے کسے غنا ہو سکتا ہے

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۚ وَاَدْخَلْنٰهُمْ

اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل سب تھے صبر کرنیوالون سے اور داخل کیا ہمنے اون کو

اور ذکر اسمعیلؑ اور ادریسؑ صابرین سے تھے نوم	فِیْ رَحْمَتِنَا اِنَّهُمْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ رحمت میں اپنی بیشک وہ تھے نیکون سے	اور ذوالکفلؑ کا یہ سب سے ہمنے داخل کیا انکو

اپنی رحمت مین بیشک یہ لوگ نیکون سے تھے **ف** اسمعیلؑ کا صبر وصلاح قصہ ذبح وبناے کعبہ سے ظاہر ہے اور ادریسؑ کی عبادت وقبول کا قصہ بھی گزر گیا اور ذوالکفل مین تفسیرین مختلف ہین عرائیس کہا ابوموسی اشعری نے پیغمبر نہ تھے بلکہ نہایت عابد وزاہد وصالح تھے کہتے ہین اور اکثر علما نے کہا کہ یہ پیغمبر تھے اور ذکر انکا ہمراہ انبیا کے اسی پر دال ہے۔ انکے نام کی وجہ مین بھی کئی روایتین ہین کہ انکو انبیا کا دونا ثواب عطا ہوا ہے۔ کہا ابن عباس نے کہ ایک پیغمبر کو وحی آئی کہ تمھارا وقت انتقال آگیا کسی کو خلیفہ کرو جو ذمہ دار بنے کہ رات بھر نماز پڑھے تمام دن کا روزہ رکھے غصہ نہ کرے آپنے یہ مضمون بیان کیا ذوالکفل نے کہا مین یہ کرونگا آپنے کہا تم سے جو بڑے ہین وہ جواب دین پھر کہا کون ذمہ لیتا ہے پھر ذوالکفل بولے مین حاضر ہون آپنے فرمایا تم سے بڑے بولین تیسری بار پھر آپہی نے قبول کیا پیغمبر نے آپکو ملک وفیصلہ عطا کیا اور ذوالکفل بحسب وعدہ نماز روزہ ادا کرتے شیطان کو حسد ہوا ایک دن آپ قیلولہ کرنا چاہتے تھے کہ شیطان آیا اور کہا میرا قرضدار ہے ادائی مین لیت ولعل کرتا ہے اُسے بلوا دیجے آپ نے ایک آدمی بھیجا اور منتظر بیٹھے یہانتک کہ وقت قیلولہ گزر گیا آپ نماز کیطرف متوجہ ہوے اور صبح تک نماز ادا کی جب صبح کو قصد کیا کہ تھوڑی دیر آرام کرین پھر شیطان آیا اور کہا کل والا آدمی فلان مقام پر ہے آپنے آدمی بھیجا اور منتظر رہے۔ یہانتک کہ وقت خواب گزر گیا پھر آپ نماز مین صبح تک مشغول رہے صبح کو شیطان نے آکر کہا مین نے چاہا کہ تمہارا عہد تڑوا دون مگر کچھ پیش نہ گئی آپنے اللہ کا شکر ادا کیا۔ کہا مجاہد نے یہ پیغمبر ذوالیسع تھے جنکے خلیفہ ذوالکفل ہوے تھے۔ اور صاحب عرائس نے یہ بھی روایت کی کہ آپ حضرت ایوبؑ کے بیٹے تھے بشر نام ذوالکفل بوجہ کفالت کے مشہور ہوے۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي
اور ذوالنون جب گیا غصے مین تو گمان کیا کہ نہ تنگی کرینگے ہم اسپر تو پکارا
الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ
تاریکی مین کہ نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو مین تھا ظالمون سے

ذوالنون صاحب ماہی باتفاق کنایہ ہے حضرت یونسؑ سے کہ شکم ماہی مین رہے تھے **ظلمات** تاریکی کنایہ ہے شکم ماہی سے **یعنے** ذکر کر یونس کا جبکہ وہ خفا ہو کر گئے اور یہ سمجھے کہ اللہ تعالی انپر

ضیق وتنگی ذکر بکار میرجب مچھلی نے نگل لیا) تو پکارے تاریکی مین کہ نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہے بیشک
مین ظالمون سے تھا آپکی نسبت شبہات کیے گئے ہین ۱؎ یہ کہ اللہ سے غضبناک ہونا ۲؎ اللہ کو
قادر نہ جاننا ۳؎ ظالم ہونا جسکا خود اقبال ہے اور اسی لیے حق سبحانہ تعالی نے فرمایا لا تکن
کصاحب الحوت یونس کے ایسے تم نہ ہوجاؤ اور جواب انکا صاحب تفسیر کبیر کے طویل تقریر ورج ہے
اختصاراً یہ ہے **اول** یہ تمام امور قبل نبوت ہوے جسکی تائید وَاَرْسَلْنٰہُ اِلٰی مِائَۃِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ
سے ظاہر ہے یعنی مچھلی کے پیٹ سے نکلنے کے بعد ہم نے یونس ؑ کو ایک لاکھ سے زیادہ آدمیون پر
رسول کیا **دوم** اگرچہ بعد نبوت بھی ہون تب بھی کوئی مضایقہ نہین ۱؎ آیت مین کوئی اشارہ نہین
کہ آپ حق سبحانہ تعالی سے غضبناک ہوے بلکہ قوم کے قول وفعل سے ناخوش تھے جیساکہ قصے سے
ظاہر ہوگا ۲؎ نَقْدِرَ تقدیر سے ہے قدرت سے نہین اسی لیے کہ اللہ کو قادر نہ جاننا ہی کیا کسی ادنی
مومن کی شان سے نہین پس معنے یہ ہین کہ اس چلے جانے کو یونس ؑ یہ سمجھے کہ باعث ضیق واخذ
وباز پرس نہ ہوگا بلکہ وہ سمجھے تھے ہم مختار ہین اور اس سمجھ مین اوپر الزام نہین اس لیے
کہ کوئی حکم اور دلیل منع کی نہ تھی ۳؎ ایک تو اپنے منھ سے آپ کو ظالم کہنا دلیل عجز وعبودیت ہے
حضرت آدم ؑ نے بھی رَبَّنَا ظَلَمْنَا کہا تھا دوسرے ظلم کے مدارج متفاوت ہین کفر وشرک بوجہ
انکار ظلم ہے معاصی باعتبار صرف قوت بطور ناجائز ظلم ہے مباح مین قدر عمر وشوق تقرب
الی اللہ نہین لہذا ظلم ہے ترک عزائم وافضل اس لیے ظلم ہے کہ جو نعمت اسپر حضرت الوہیت سے
بخشی گئی اسکے حصول مین اپنی جان یا مال یا خواہش ناچیز سے بھی بخل کیا ظلم ہوا پس یہ ظلم
اختیار مباح یا ترک افضل کا ہے جیساکہ محل مدح مین فرمایا کہ انسان ظلوم وجہول ہے پس
یہ تمام شبہے موجب الزام نہین ہوسکتے دامان نبوت ایسے پست ہواؤن سے گرد آلود نہین
ہوسکتا اسی لیے حضور نے فرمایا مجھے یونس بن متّٰی پر فضیلت نہ دو۔ اور بات یہ ہے کہ یہ شبہات
اختلاف احوال وتفاوت درجات سے متعلق ہین الزام وقصور سے واسطہ نہین صاحب
روضۃ الاحباب نے قصہ معراج مین لکھاہے کہ چھٹے آسمان پر آنحضرت نے موسٰی کو دیکھا
باواز بلند نہایت غیظ سے کہہ رہتے ہین اَکْرَمْتَہٗ وَفَضَّلْتَہٗ تونے محمد کو کرامت وفضل دیا ہے
آپ نے کہا اے جبریل ؑ یہ خطاب وعتاب کیسا ہے جبریل نے کہا آپ کے بارے مین اپنے رب سے
جھگڑتے ہین فرمایا پروردگار پر عتاب جبریل نے کہا وہ انکی خلقت کو جانتا ہے۔ ذرا سیاق آیت
دیکھنا چاہیے کس پیارے ارشاد ہوتا ہے وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّھَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْہِ

ہمارا بندہ مچھلی کے پیٹ مین رہنے والا جب خفا ہوکر بگڑ کر چلا اور امید کی کہ میرا مولا اے غفور رب
رحیم مجھپر تنگی نہ کریگا میری نازبرداری فرمائیگا مگر جب شکم ماہی مین در آیا تو ہم سے استغفار کی پس
یہ کمال محبت ہے نہ عتاب و تنقیص اور آپ سے یہ ارشاد کیا کہ تم صاحب الحوت تو مچھلی
والے کا سا نہو یعنے آپکی شان نہین کہ ذرا سی بات مین بگڑ جاوین آپ مقام رضا مین رہین عبودیت
سے محبوبیت کی طرف رجوع نہ کرین ورنہ انتظام درہم برہم ہوجائیگا۔ اسباب غضب مین عنوان
مختلف مذکور ہین (کبیر) ابن عباس نے کہا بادشاہ حزقیل نے کہا تھا کہ آپ لشکر لیکر دشمن کے
مقابلے کو جائین آپنے فرمایا یہ امر ارشاد الٰہی ہے اسنے کہا نہین آپنے فرمایا اور پیغمبر بھی یہان
ہین انھین بھیج پھر لوگون نے اصرار کیا آپ ناخوش ہوکر شہر سے نکل گئے۔ دوسری روایت
یہ ہے کہ جبریل نے آپسے کہا نینوا والون کی خبر لیجیے انپر عذاب آگیا ہے یونس نے کہا کوئی سواری
تلاش کرون جبریل بولے اس سے زیادہ عجلت چاہیے آپ خفا ہوکر نکلے اور کشتی پر سوار ہوے
عرائس حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آپنے تینتیس برس اپنی قوم کو نصیحت کی صرف دو آدمی۔
ایک روبیل حکیم وعالم دوسرے تنوخا عابد وزاہد ایمان لائے آپنے مایوس ہوکر بددعا کی کہا گیا
بددعا مین بڑے جلدباز ہو چالیس دن اور نصیحت کرو نہ سنین تو عذاب آئیگا آپنے سینتیس دن
پھر وعظ کہا پھر کھڑے ہوے اور جلسہ کہا کہ اللہ کے عذاب سے تمکو ڈراتا ہون ورنہ آج کے تیسرے
دن بلا مین پھنس جاؤگے اور علامت اسکی تغیر رنگ رخ ہے دوسرے دن چہرے متغیر تھے
آپس مین کہنے لگے عذاب آگیا اگر یونس یہان رات کو رہین تو سمجھنا کہ امن ہے ورنہ عذاب
آیا سمجھو حضرت یونسؑ یہ بیرنگی دیکھکر سمجھے کہ عذاب آگیا شہر سے چلے گئے ادھر صبح ہوئی
اور عذاب نے گھیر لیا کہا سعید بن جبیر نے جسطرح قبر مردے کو گھیرے۔ کہا مقاتل نے شہر سے
ایک میل اونچا تھا۔ کہا وہب نے آسمان پر کالی گھٹا چھائی اور گہرا دھوان نمودار ہوا اور
اوترتے اوترتے شہر اور چھتون کو ڈھانک لیا قوم سمجھ گئی کہ بدون حضرت یونسؑ کے جان بچنا
ممکن نہین جستجو کرنے لگے (ببرکت تصدیق و توسل حضرت یونس) اللہ نے انکے دلون مین توبہ
وندامت ڈالدی میدان کی طرف نکلے عورتون اور لڑکون کو ساتھ لیا اور لباس درویشانہ
پہنے اور باواز بلند توبہ توبہ ایمان ایمان پکارنے لگے کہتے اے رب ہم یونس کے لائے ہوے
احکام پر ایمان لائے ادھر مرد روتے چیختے چلاتے ادھر عورتین اولاد سے اور جانور بچون سے دور
گریہ وزاری وچند نعرہ ہاے وہو بلند رحمت نے جوش مارا عذاب ٹل گیا امن وامان ہوا

یہ عشرۂ محرم یوم چہار شنبہ تھا یہ حضرت یونس کے خصائص و فضائل سے ہے کہ آپکی قوم صرف آپکے نام کی برکت سے عذاب آنے کے بعد بچائی گئی ورنہ کوئی قوم بعد نزول عذاب جانبر نہین ہوئی) جب حضرت یونس کو عذاب نظر نہ آیا ڈرے کہ قوم قتل کریگی اور مجھے ندامت ہوگی پھر آپ چلتے چلتے دریا پر ع۵
آئے ایک کشتی بھری ہوئی ملی اوسپر سوار ہوے کشتی کچھ دور جاکر چکر کھانے لگی لوگ گھبرائے ملاحون نے کہا اسپر کوئی غلام ہے کہ اپنے مولے سے بھاگا ہو اور ایسے غلام کے ساتھ کشتی نہین چلتی قرعہ ڈالا گیا آپکا نام نکلا آپ بولے ہان مین ہی وہ غلام ہون کہ اپنے آقائے حقیقی سے بھاگا پھر آپ کو دریا مین ڈال دیا اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو حکم دیا کہ ہمارے بندے کو نگل لے خبردار نہ انکی ہڈی ٹوٹے نہ گوشت کٹے ذرا صدمہ نہ ہو پیچھے مچھلی نے آپکو نگل لیا اوسے دوسری مچھلی نگل گئی وہان سے ایلہ مین وہان سے دجلہ مین وہان سے نینوا مین آئے۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی کی جلد رقیق و شفاف کردی آپ اندر سے دریا کا تماشا دیکھتے جب قعر بحر مین گئے ایک آواز سنی دل مین کہا یہ کیا ہے وحی آئی یہ جانوران دریائی کی تسبیح ہے آپ بھی تسبیح مین مشغول ہوے آپکی تسبیح فرشتون نے سنی اور حضرت الوہیت مین عرض کی اے رب ہم ایک نرم و حزین اور ضعیف آواز کی تسبیح سنتے ہین اور پہچانتے ہین مگر جگہ نئی ہے ارشاد ہوا یہ ہمارا بندہ یونس ہے ہم نے اُسے مچھلی کے پیٹ مین مقید کیا ہے فرشتے بولے حضور وہی عبد صالح جس کے اعمال صالحہ روز حضور مین پیش ہوتے تھے ارشاد ہوا ہان پھر ملائکہ سفارش کرنے لگے اور تسبیح آپکی یہی تھی جو قرآن مین مذکور ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ عرائس حضرت یونس نینوی کے اطراف کے رہنے والے تھے آپکی مان کا نام متی تھا یہ اسی نام سے مشہور ہوے آپ بڑے عابد آدمیون سے کنارہ کش تھے نہایت خوش گلو تھے وحش و طیور آپ کی آواز سننے کو جمع ہوجاتے جسطرح حضرت داؤد کے لیے۔ ۱۲

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُــْۨجِی الْمُؤْمِنِیْنَ۝

پھر قبول کی ہمنے دعا اُسکی اور نجات دی ہمنے اُسے غم سے اور ایسے ہی نجات دیتے ہین ہم مومنین کو

یعنے جب یونس نے مچھلی کے پیٹ مین ہمکو پکارا تو ہم نے اُنکی دعا قبول فرمائی اور غم سے نجات دی اور ہم ایمان والون کو یونہین نجات دیتے ہین عرائس ادھر یونس نے عرض کی ادھر ملائکہ مین عجز و زاری شور و شغف پیدا ہوا دریائے رحمت نے جوش مارا مچھلی کو حکم دیا کہ وہ کنارے پر آئی اور آپکو اوگل دیا تفصیل اسکی سورۂ صٓ مین آئیگی۔

وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝

اور زکریا جبکہ پکارا رب کو اپنے اے رب نہ چھوڑ مجھے تنہا اور تو اچھا ہے سب وارثون

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۚ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ۭ اِنَّهُمْ

پھر قبول کیا ہمنے اسکا لیئے اور بخشا ہمنے اُسے یحیی اور ساز گار کردی ہمنے اسکے لیے زوجہ اسکی بیشک وہ

كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝

جلدی کرتے تھے نیکیون مین اور پکارتے تھے ہمکو رغبت سے اور ڈر سے اور تھے ہمسے ڈرنے والے

اور ذکر کرو زکریا کا جبکہ اُسنے اپنے رب کو پکارا اور دعا کی اسے رب مجھے تنہا یعنے لااولد نہ چھوڑ اور تو سب وارثون سے اچھا وارث ہی پس قبول کی ہم نے اوسکی دعا اور ہم نے اُسے یحیی (سا فرزند) عطا کیا اور اُنکے واسطے انکی زوجہ کو نیکبخت مطیع ساز گار قابل ولادت کردیا بیشک یہ سب یعنے زکریا اور اُنکی بی بی اور اُنکے بیٹے یحیی نیک کامون مین عجلت و مستعدی کرتے تھے اور ہمکو بامید انعام و قبول و مغفرت و بخوف عذاب و غضب یاد کیا کرتے تھے اور ہم سے ڈرنے والے تھے انکا تفصیلی قصہ صفحہ (۱۱۵) مین گزر گیا ف ۱ عورت کا صالح ہونا اُن نعمتون سے ہے جسکا احسان انبیا پر ظاہر کیا گیا ۲ نیک کام مین درنگی اچھی نہین ۳ بیم و رجا عبادت مین اصل ہے

وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ 26

اور وہ عورت جسنے بچایا شرمگاہ کو اپنی پھر پھونکا ہمنے اُس عورت مین روح کو اپنے اور بنایا ہمنے اُسے اور بیٹے کو اُسکے نشانی واسطے تمام عالم

ذکر کر اُس عورت کا جس نے اپنی شرمگاہ کو بچایا یعنے حضرت مریم جنکو بدون مس رجال اولاد عطا ہوئی پھر ہم نے اپنی روح یعنے اپنی خاص بنائی ہوئی جان اوسمین دم کردی اور مریم اور اُنکے بیٹے یعنے مسیح کو تمام عالم کے لیے اپنی قدرت کی نشانی معین فرمائی کہ دیکھین کہ وہ کسی سبب اور آلے کا محتاج نہین جسطرح اور رجوع الی کرے

اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ڮ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ۝

بیشک یہ گروہ تمھارا گروہ واحد ہے اور مین رب تمھارا ہون پس بندگی کرو میری

بیشک یہ گروہ تمھارا یعنے گروہ اسلام ایک گروہ ہے سب کے سب اہل توحید و قرآن ہین اور ہم تمھارے پروردگار ہین تو تم ہماری پرستش کرو یعنے اسلام مین تفرق اور جزئیات سے زیادہ بحث نہ کرو خدا پرستی مقدم جانو ہذہ سے مراد گروہ اسلام عام مفسرین اسی پر ہین ف ممکن ہے کہ کہا جائے یہ گروہ تمھارا جنکا ہم نے ذکر کیا یعنے انبیا سب ایک تھے گو احکام مین تغایر و زمان مین اختلاف اور فضائل و اخلاق مین تفاوت ہو مگر اصول دین مین سب متحد تھے اور پیغمبر آخر الزمان بھی

نئی بات نہین لاے جس سے تمکو وحشت ہو تو تمکو چاہیے رشک چھوڑ کر اللہ کی عبادت مین مشغول ہو ف
اسمین اشارہ ہے جو شناسے اہل تصوف کی طرف کہ اونمین سواے خدا پرستی کے کسی بحث سے کام نہین

وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ؏

اور ٹکڑے ٹکڑے کیا کام اپنا آپس مین سب کے سب ہماری ہی طرف رجوع کرنے والے ہین

اس وحدت کے ساتھ آپس مین لوگون نے اپنے دین کو الگ الگ کر لیا اور ان سب کو ہماری ہی طرف
پھرنا ہے ف آیت مین الزام ہے یہود و نصاریٰ سب پر کہ با وجود اتحاد متفرق ہو گئے اور الزام ہے
مسلمانون کی آنے والی حالت پر کہ کیون بہتر دو بہتر طریقے ایجاد کیے سب کو یہین آنا ہے ایک راہ پر ہوئے

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ

پھر جو کرتا ہے نیکیون سے اور وہ ایمان والا ہے تو نہین انکار سعی سے اسکے اور ہم اسکے لیے لکھنے والے ہین

جو شخص اچھے کام کریگا اور ایمان کی حالت مین ہو تو اسکی سعی و عمل سے انکار نہوگا اور ہم (یعنے ہمارے
فرشتے فرد افرادا) اسکے اعمال لکھتے جاتے ہین ف معلوم ہوا کہ نہ بدون اسلام کوئی عمل کام آسکتا ہے
نہ مسلم کا کوئی عمل ضایع ہوگا ترقی مراتب ہو یا کفارہ گناہ کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوگا۔

وَحَرٰمٌ عَلٰي قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ

اور ممنوع ہے بستی پر کہ ہلاک کیا ہمنے اسے بیشک وہ نہ رجوع کرینگے

حرام ممنوع قریہ اہل قریہ اہلکنا یعنے ہلاک و عذاب انکے لیے ازل مین چاہا لا یرجعون
اسلام و توبہ کیطرف نہ پھرینگے یعنے جن لوگون کی تقدیر مین عذاب و ہلاک مقدر ہو گیا وہ ہدایت
و ندامت کی طرف نہین پھر سکتے یا دنیا مین پھر نہ آسکین گے زندہ ہوکر

حَتّٰٓي اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ

یہانتک کہ جب کھل جائین یاجوج اور ماجوج اور وہ ہر بلندی سے پھیلتے ہون

حتی متعلق ہے حرام کے مراد اس سے قیامت تک اونکو رجوع و ہدایت کی توفیق نہوگی یا زندہ
ہوکر نہ آسکین گے فتحت سے مراد سد سکندری ہے جو قریب قیامت کھل جائیگی یعنے جب یاجوج
ماجوج قید حصار سکندری سے چھوٹین گے اور ہر بلندی سے پھسلین یعنے اترین ابو سعود یعنے
بعجلت آئین ف یاجوج ماجوج جنکا ابتدائی بیان صفحہ (۱۰۹) مین گزرا قیامت کی علامات سے ہین
حضرت عیسیٰ کے زمانے مین نکلین گے مشکوۃ جب حضرت عیسیٰ قتل دجال وغیرہ سے فارغ
ہو چکین گے اللہ تعالیٰ کا حکم آئیگا میرے بندے نکلے ہین انسے کوئی نہین لڑ سکتا اپنے

پھر انہون کو طور پر لے جاؤ پھر یاجوج ماجوج نکلین گے بحیرہ طبریہ پر گزرین گے اور سب پانی پی جائینگے جب بیت المقدس کے پہاڑ پر آئین گے کہین گے زمین والون کو ہم قتل کر چکے آؤ اب آسمان والون سے لڑین تیر ہوائی پھیکین گے اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ خون آلود ہو جائین گے بعد ازان نبی اللہ عیسیٰ کی دعا سے سب کے سب مر جائین گے جب اصحاب عیسیٰ زمین پر آئین گے بالشت بھر جگہ پاک و صاف نہ پائین گے پھر آپکی دعا سے اونٹ کے گردنون کی برابر جانور پیدا ہونگے اور انکے مردے اٹھا اٹھا کر پھینکدینگے اور مسلمان انکے تیر و کمان کا سات برس تک ایندھن جلائین گے -

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا يَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا

اور پاس آگیا وعدہ سچا پس ناگاہ وہ قصہ ہے کہ چوپٹ رہ گئی ہین آنکھین ان کی جنہون نے کفر کیا ازخرابی ہماری تحقیق تھے ہم

آنکھی آنکھین پھر اُٹھین وہ لوگ جنھون نے	فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ غفلت مین اس سے بلکہ تھے ہم ظالم	اور وعدہ حق یعنے قیامت آسمان کی طرف تکتی بندھ گئی

کفر کیا کہنے لگے) ہماری خرابی ہو ہم اس دن سے بیخبر تھے بلکہ ہم ظالم تھے یعنے یہی نہین کہ غفلت تھی بلکہ جان لوجھکر بے پروائی اور انصاف سے تجاوز کرتے تھے -

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا وَارِدُونَ ۝

بیشک تم اور جنکو تم پوجتے ہو سوائے اللہ کے ایندھن ہین دوزخ کے تم اس مین داخل ہوگے

اے مشرکو تم اور تمھارے معبود باطلہ جنکی تم پرستش کرتے ہو خدا کو چھوڑکر یہ سب دوزخ کے ایندھن ہین تم سب دوزخ مین ڈالے جاؤگے جب یہ آیت اوتری آپ مسجد حرام مین آئے صنادید قریش جمع تھے اور گرد اگرد حرم کے تین سو ساٹھ بت پوجے جاتے تھے آپنے نضر بن حارث سے کچھ باتین کہین اور اوسے بند کر دیا پھر یہ وعید سنائی اتنے مین ابن زبعری آیا اور آپسے کہنے لگا آپ یہ کہتے ہین آپ نے فرمایا ہان وہ بولا مین آپ سے اسباب مین خصومت کرونگا یہود عزیر کو نصاری مسیح کو بنی ملیح فرشتون کو پوجتے ہین جوابا ارشاد ہوا وہ اس شیطان کی پرستش کرتے ہین جس نے انھین بہکایا (یعنی حقیقۃً یہ بزرگ معبود ان باطلہ سے بری اور علیحدہ ہین) قرطبی عبد اللہ بن مسعودؓ نے آنحضرت سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ میدان حشر مین اگلی پچھلی تمام مخلوق جمع کریگا چالیس برس کھڑے رہین گے سب کی آنکھین پھرائی ہوئی حکم الٰہی کے منتظر اپنے بیگانے سے بیخبر - پھر حق سبحانہ تعالیٰ غمام مین نزول اجلال فرمائیگا اور پکارنے والا پکاریگا اے لوگو تم اپنے خالق و پروردگار سے اس حکم پر راضی ہو

[illegible] لا یعنی قیامت نزدیک ہے [illegible] ابن زبعری [illegible] یہود و نصاری [illegible] ابو الحصار کی طرف [illegible]

کہ ہر شخص کو اوسکے ساتھ کردے جسے دنیا مین پوجتا تھا کیا یہ فیصلہ عدل و انصاف نہوگا سب نے کہا بیشک یہ انصاف ہے پھر ہر قوم اپنے اپنے معبودون کے ساتھ ہولیگی اور ہر معبود باطل ایک صورت پکڑ کے آگے ہولیگا بعض آفتاب کے ساتھ بعض بتون کے پیچھے پھر عیسیٰ وعزیر پرستون کے لیے اُنکے شیاطین ہمزاد بصورت عیسیٰ وعزیر متشکل کرکے آگے کردیے جائینگے آنحضرت اور آپکی اُمت باقی رہجائیگی اور حق سبحانہ تعالیٰ تجلی فرمائیگا اُسکے نور مین پل صراط طے کرینگے اور وہ تمام قومین اُن معبودون سمیت جہنم مین ڈال دی جائینگی **ف** غیر خدا معبودون کی دو قسمین ہین ۱ ذوی العقول - یہ خواہ رضا و رغبت معبود بنے ہین جیسے فرعون نمرود اور شیاطین وغیرہ یہ سب کے سب مع اپنے پوجنے والون کے ناری ہین - اور خواہ بجبر و اکراہ انکی پرستش کی گئی جیسے حضرت عیسیٰ و حضرت عزیر اور اُمت اسلامیہ مین حضرت حسنین اور بعض شہدا اور اولیا انکو کچھ واسطہ نہین ہان انکے ہمزاد متشکل ہوکر دوزخ مین ڈالے جائینگے اور یہ دو رسالہ مین ہے کہ فرشتے متشکل ہوکر اُنکے آگے چلینگے **ف** غالبًا یہ ملائکہ عذاب ہونگے ۲ غیر ذوی العقول جیسے آفتاب - آگ - شجر حجر وغیرہ نہ انپر گناہ ہے نہ عذاب مگر کفار کے جلانے کو یہ بھی جلائے جائینگے **شبہہ** کلمہ (ما) عام ہے یہ تخصیص کس وجہ سے جائز ہوگی **حل** (ما) ایسے افراد پر صادق آتا ہی جنمین کوئی ذوی العقول نہو لیکن چونکہ اس وجہ سے بھی کہ ... اور فرعون و نمرود شیاطین بوجہ کفر کے بدتر از حیوان وجماد ہوکر حکم غیر ذوی العقول مین ہین اور وہ ... داخل ... اللہ تعالیٰ نے غلام اور لونڈیونکو بصیغہ (ما) یاد فرمایا ہے

لَوۡ كَانَ	هٰٓؤُلَآءِ	اٰلِهَةً	مَّا وَرَدُوۡهَا	وَكُلٌّ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ
اگر ہوتے	یہ	معبود	نہ داخل ہوتے اُس مین	حالانکہ سب اُس مین ہمیشہ رہینگے

اگر ہوتے یہ معبود (یعنے معبود حق) نہ داخل ہوتے دوزخ مین حالانکہ یہ سب اوسمین ہمیشہ رہینگے - **ف** یہ دلیل منجملہ اعتقادات بالغیب ہے اور ممکن ہے کہ یہ دخول بھی عقلیات سے ہو اس لیے کہ کفار جنکو پوجتے ہین یا غیر اللہ جانتے ہین یا عین اور شق ثانی باطل ہے اور جب یہ غیر خدا ہین تو خدا کے ہمسر ہین یا اوسکے مخلوق و مربوب شق اول باطل ہے - پس غلام و آقا دونون کو ایک درجے مین بٹھانے والا اور وہ غلام جو مولی کے ہمزانو بیٹھنے کا قصد کرے ضرورۃً مستحق عذاب ہے اور مولی اُسپر غضبناک ہوگا سزا دیگا اور یہی معنی ہین دخول نار کے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام شرک کی مثال مین فرماتے کہ ایک مولی نے غلام کو تجارت کا اذن دیا مال عطا فرمایا اس غلام نے

شافع مولیٰ کے دشمن کو دیدے ایسے غلام پر مولیٰ کیسا غضبناک ہوگا۔

زفیر اول آواز خر شدت عذاب سے

لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَّهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ○

انکے لیے اُس مین گدھے کی آواز ہے اور وہ اُس مین نہ سُنینگے

لا یسمعون یعنے بہرے ہوجائین گے

کہا ابن عباس رض نے آگ کے صندوق مین بند کرکے ڈالدیے جائینگے

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰىۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ○

بیشک وہ لوگ کہ ہوا اُنکے لیے ہماری طرف سے نیکی وہی اُس سے دور ہین

یعنے وہ آدمی جنکے حق مین توفیق خیر و اخلاق حسن یا ثواب آخرت و حسن خاتمہ ہمارے علم ازل و تقدیر مین سابق ہوچکا وہ لوگ دوزخ سے دور اور محفوظ ہین۔

لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ○

نہ سُنینگے آواز اُسکی اور وہ اُس چیز مین کہ چاہا ہین جانین اُن کی ہمیشہ رہینگے

یہ لوگ دوزخ کی آواز تک نہ سُنین گے اور اُس مکان یا اُن مشاغل یا اُس نازونعمت مین جیسے اُنکا دل چاہے ہمیشہ رہین گے ترغیب حضور سے سوال کیا گیا قیامت مین مومن کہان ہونگے فرمایا نور کی کرسیون پر ابر کے سائے تلے۔ اور قیامت کا دن اونپر ایک ساعت سے بھی سبک ہوجائیگا

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○

نہ غمگین کریگا اُنکو ڈر بڑا اور ملاقات کرینگے اُن سے فرشتے یہ دن تمہارا ہے وہ کہ تھے تم وعدہ کیے جاتے

فزع اکبر کہا ابن عباس نے نفخہ آخر کہا حسن نے جب بندون کو دوزخ مین جانیکا حکم ہوگا۔ کہا ابن جریج نے جب موت ذبح کیجائے۔ کہا ضحاک نے جب دوزخ بند ہونے لگے اُنکے نکلنے کے بعد جو علم الٰہی مین نکلنے والے ہین یعنے اُنکو ایسے بڑے خوف سے بھی کچھ رنج و غم لاحق نہوگا اور جنت کے دروازون پر اُنسے فرشتے ملاقات کرینگے اور خوشخبری سنائین گے کہ یہ وہی دن ہے جسکا تم سے دنیا مین وعدہ کیا جاتا تھا

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ

جس دن لپیٹین گے ہم آسمان کو مثل لپیٹنے طومار کے واسطے مکتوب کے جسطرح شروع کیا تھا ہمنے ابتداے خلق مین لوٹا دینگے ہم اُسے

طی پیچیدن سجل وہ کاغذ جسمین مکتوب ہو۔ آپ یا لپیٹے

وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ○

وعدہ ہے ہمپر بیشک ہم ہین کرنے والے

وہ دن جبکہ آسمانون کو اسطرح لپیٹ دینگے جسطرح کاغذ مکتوب لپیٹا جاتا ہے جسطرح ہم نے تمکو اول خلق مین معدوم سے موجود کیا تھا ایسے ہی پھر بعد فنا موجود کرینگے یہ وعدہ پورا کرنا ہمارے ذمے ہے ہمین ہر چیز کے کرنے والے ہین مسلم کہا ابن عباس نے کہ ایک دن آنحضرت

کھڑے ہوئے اور کہا اے آدمیو تم حشر میں جمع کیے جاؤ گے برہنہ پا برہنہ تن جیسا کہ پہلے پیدا کیا تھا
ف اسمیں خبر ہے کہ سات آسمان قیامت میں محو ہو جائیں گے۔ مخلوق معدوم و فنا ہو جائیگی تا کہ اعادہ مثل
تخلیق اول کے صادق آئے۔ ربط بعد وعدہ و وعید بندگان مومن کو دنیاوی تسکین فرمائی

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ﴿۱۰۵﴾

اور تحقیق لکھا ہم نے زبور میں بعد ذکر کے بیشک زمین وارث ہونگے اسکے بندے میرے نیک

اور ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد یہ لکھدیا کہ زمین کے وارث میرے بندگان صالح ہونگے زبور تمام
اوس کتاب کا جو داؤد علیہ السلام پر اوتری اور ممکن ہے کہ زبور جمع زبر یعنی صفحات ہو یعنے لوح محفوظ
میں ذکر نصیحت یا ذکر الله الارض خواہ مراد جنت ہے جیسا کہ کہا صاحب معالم نے۔ یا مراد زمین
شام ہے جیسا کہ کہا صاحب مدارک و خازن نے اور ممکن ہے کہ زمین حرمین مراد ہو
بہر کیف یہ سب مقام مخصوص صلحائے مومنین رہے اور وجہ تخصیص یا اہم عہد ہے یا بقدر حقیقت
کیونکہ نہ تمام زمین پر کبھی تصرف صلحا بادشاہ رہے ہیں نہ آئندہ اخبار سے سنا گیا البتہ اگر آخر زمانہ
دنیا اور عہد حضرت مہدی و مسیح مراد لیں تو ہو سکتا ہے اور جو کچھ اس آیت میں غلبہ و خیر انجام اہل
حق ثابت ہے یا مراد میراث سے خلافت الہیہ ہے

اس قرآن یا اس بیان کے لیے ہدایت و بلاغ ہے	إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِقَوْمٍ عَابِدِينَ ﴿۱۰۶﴾ بیشک اسمیں ہدایت ہے قوم عبادت گزار کو	میں عبادت کرنے والوں یعنے سعادت مند کامیاب

ہوتے ہیں ف پس افادۂ قرآن عام ہے وہ سب کو ہدایت کرتا ہے اور استفادہ خاص ہے یعنے
فائدہ وہی پاتا ہے جو سعید و مطیع ہے کہا ابن عباس نے مراد عابد سے عالم۔ کہا گیا مراد مومن ہے۔

اور آپ کو ہم نے نہیں بھیجا مگر اس لیے	وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ﴿۱۰۷﴾ اور نہیں بھیجا ہم نے آپکو مگر رحمت تمام عالم کے لیے	اے رسول کو ہم کہ تمام عالم کے لیے

آپ رحمت ہو جائیں ف جب استفادۂ قرآن کو مختص بمومنین کیا تو حضور کے رحمت کو عام کر دیا
جیسا کہ کفار سے دنیا میں عذاب مسخ و خسف وغیرہ اوٹھا لیا گیا۔ اور ہر عاصی کے لیے معاصی
سے توبہ دم آخر تک مقبول کی گئی اور مذہب یہی ہے کہ ہمارے حضور تمام
عالم کے لیے رحمت ہیں آسمانی ہوں یا زمینی۔ جماد ہوں یا حیوان ذی عقل ہوں یا لا یعقل
کافر و منکر ہوں یا مطیع و مومن لیکن ہر ہر صنف کے لیے آپ کا رحمت ہونا بیان طویل
چاہتا ہے اور حنفیہ کے اصول پر آپکی رسالت رحمت ہے۔ اس لیے کہ استثنا تکلم بالباقی ہے

قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ○

کہدیجئے نہین وحی کیجاتی طرف میرے مگر یہی کہ معبود تمھارا معبود واحد ہے تو کیا تم اسلام لاتے ہو

آپ کہدیجئے مجھپر تو یہی وحی ہوتی ہے کہ تمھارا معبود معبود واحد ہے تو کیا تم اسلام لاتے ہو

فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ آذَنتُكُمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۖ وَإِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ أَم بَعِيدٌ مَّا تُوعَدُونَ ○

پس اگر تم پھیرین تو کہدیجئے خبردار کردیا مینے تمکو پورے طور پر اور نہین جانتا مین آیا قریب ہی یا دور ہے وہ جسکا تم وعدہ دیئے جاتے ہو

سواء برابر بیان مراد بیان مدلل ومفصل ہے یعنے مین نے تم سب کو برابر اور بکمال شرح و بسط سے مدلل اطلاع دیدی اور مجھے خود یہ نہین معلوم کہ وہ وقت جسکا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے یعنے قیامت قریب ہے یا بعید اسکا علم اللہ ہی کو ہے

إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ ○ وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ○

بیشک وہ جانتا ہے ظاہر کو بات سے اور جانتا ہے اسکو کہ تم چھپاتے ہو اور نہین جانتا مین شاید کہ آزمایش ہو تمھاری اور نفع ہو ایک وقت تک

ظاہر اور چھپی بات کا تو علم اللہ ہی کو ہے اور مین نہین جانتا شاید کہ قیامت سے لاعلمی یا تاخیر تمھاری آزمائش کے لیے ہو اور اس لیے ہو کہ تم ایک وقت تک دنیا مین زندہ رہکر فائدہ اٹھاؤ۔

ع ۱۴ النصف

قَالَ رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا الرَّحْمَٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ○

کہدیجئے اے رب حکم کر ساتھ حق کے اور رب ہمارا رحمٰن ہے مدد مانگا گیا ہے اسپر کہ بیان کرتے ہین

آپ ہم سے یون عرض کرین اے پروردگار حق بات کا حکم کر حق غالب وظاہر کردے۔ (اور ہماری ثنا وصفت کریں) اے رب ہمارے جو یہ منکر بیان کرتے ہین اسپر تجھی سے مدد مانگی جاتی ہے تو مدد کر

سورة الحج | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | مدنیة

اسکا نام سورۂ حج ہے اسمین دو سجدے ہین حنفیون کے نزدیک سجدۂ اول اور شافعیہ کے نزدیک دونون معتبر ہین۔ اسمین حج کے احکام اور توحید کے دلائل کفر کے رذائل مذکور ہین اسمین چھیتر آیتین ہین (کبیر) اٹھہتر آیتین ہین (خازن) چوہتر یا چھیتر آیتین ہین (اتقان) یہ سورت مکہ مین اوتری مگر ہذان خصمان سے صراط حمید تک مدنی ہے (کبیر)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ○

اے آدمیو ڈرو تم رب سے اپنے بیشک زلزلہ قیامت کا ایک شے بڑی ہے

اے آدمیو اپنے رب سے ڈرو بیشک قیامت کا زلزلہ ایک بڑی سخت چیز ہے پھر اسکا کچھ بیان فرمایا

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ

جس دن تم دیکھوگے اسکے بھول جائیگی ہر دودھ پلانیوالی اسکو کہ دودھ پلایا اور ڈال دیگی ہر

حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ

حاملہ حمل اپنا اور دیکھیگا تو آدمیون کو نشے مین اور نہین وہ نشے والے اور لیکن عذاب اللہ کا سخت ہے

جسدن تم قیامت کا زلزلہ دیکھوگے کہ کمال ہول وہیبت سے ہر دایہ اپنے دودھ پلاتے ہوئے بچے کو بھول جائیگی اور ہر حاملہ حمل گرا دے گی اور تو آدمیون کو دیکھیگا کہ نشے مین مست و بیخبر ہین حالانکہ وہ نشے مین نہین بلکہ عذاب الٰہی کے خوف وہول یا اثر سے ایسی بیہوشی ہے اللہ کا عذاب سخت ہے **ف** آیت مین نفخ صور وفناے عالم و اہوال قیامت اور ترس و بیم انس و جن کا بیان ہے **تتمہ** حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تمام مخلوق محشر مین جمع ہوگی اور دوزخ سے پردے اوٹھا دیے جائینگے عاصی اوسکی لوی کریہ پانسو برس کی راہ سے پائیگا پھر دوزخ میدان کی طرف اسطرح لائی جائیگی کہ اوسکی ستر لگامین ہونگی ہر لگام ستر ہزار فرشتے تھامے داہنے بائین پیچھے سے ہنکائین گے اور دوزخ سے نہایت غل شور برپا ہوگا پھر دوزخ آنکھین پھاڑ کر مخلوق کو دیکھیگی اور آگے جھکے گی تا کہ سب کو کھالے اگر فرشتے لگامین نہ تھامے ہون تو ایک نہ بچے ذمجرم نہ مطیع پھر اُس غصے سے بھنچے گی اور جوش مار یگی کہ گویا پھٹ جائیگی اور لوگ اُسکے دانتون کا کٹکٹانا سنین گے اسوقت دل ہلجائین گے اور قابو مین باقی نہ رہین گے اور عقل زائل ہوجائیگی آنکھین پھیت سے لگ جائینگی کلیجے مُنہ کو آئین گے۔ پھر دوزخ اجازت حاصل کرکے سجدہ کریگی اور بعد سجود کہیگی الحمد للہ مجھے اپنے دشمنون کا منتقم بنایا پھر بزبان فصیح حمد کریگی اور ایسا چلائیگی کہ نہ کوئی ملک مقرب و نبی مرسل نہ جن نہ انس باقی رہیگا کہ زانو کے بھل نہ گر اپڑا ہو۔ دوبارہ چلائیگی کہ خوف سے آنکھون مین ایک آنسو باقی نہ رہیگا تیسری چیخ مین وہ لوگ بھی جنکے اعمال ستر پیغمبرون کے سے ہونگے سمجھین گے کہ آج نجات نہین چوتھی چیخ مین یہ ہیبت ہوگی کہ سب چپ ہوجائین گے جبریل و میکائیل و خلیل جلیل عرش کو پکڑ کر کہین گے نفسی نفسی۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ كُتِبَ

اور بعض آدمیون سے وہ ہے کہ جھگڑتا ہے اللہ مین بدون علم کے اور پیروی کرتا ہے ہر شیطان سرکش کی لکھا گیا

عَلَيْهِ أَنَّهُ مَن تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ

اسپر کہ شان یہ ہے جو دوستی کرے اسکی بیشک وہ بہکا دے اسے اور راہ بتادے اُسے طرف عذاب نار کے

معالم یہ آیت نضر بن حارث کے حق مین اوتری جو ملائکہ کو بنات اللہ کہتا اور حشر و نشر کو جھٹلاتا اور قرآن کو اگلے قصے بتاتا ۔ فرمایا بعض آدمی وہ ہین جو اللہ کی ذات و صفات و احکام مین بے علم کے جدال کرتے ہین اور اپنے قول مین شیطان کی پیروی کرتے ہین جو سرکش ہے اور جسکے حق مین حکم دیا گیا ہے کہ جو اوس سے دوستی کرے وہ اوسے گمراہ کرے اور دوزخ کی راہ بتائے ۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ

اے آدمیو اگر ہو تم شک مین جی اٹھنے سے تو ہمنے پیدا کیا تمکو مٹی سے پھر

نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ع

نطفے سے پھر لہو بستہ سے پھر پارۂ گوشت سے کامل الخلقت اور ناقص الخلقت تاکہ ظاہر کرے تمپر

اے آدمیو اگر تم شک مین ہو کہ مر کر جینا کیونکر ہوگا تو سوچو اور دیکھو ہم نے تمکو پیدا کیا مٹی سے (باعتبار جد آدم یا عنصر خاک) پھر نطفے سے ۔ پھر خون بستہ سے (اس لیے کہ نطفہ رحم مادر مین جم جاتا ہے) پھر پارۂ گوشت سے (اس لیے کہ یہ علقہ مضغۂ گوشت ہو جاتا ہے) اور کبھی کامل الخلقت پیدا کیا جو اپنے وقت معہود پر پیدا ہوا اور کبھی ناقص الخلقت وہ حمل جو ساقط ہو جائے (اور ممکن ہے کہ کبھی آدمی پوری صورت پر ہوتا ہے اور کبھی بعض اعضا کم ہوتے ہین) تاکہ تمکو ہماری قدرت و صناعت معلوم ہو اور اپنی اصل و حقیقت جانو ۔ معالم ابن مسعود سے مروی ہے کہ جب نطفہ رحم مین قرار پاتا ہے ایک فرشتہ اسے لے لیتا ہے اور عرض کرتا ہے اے رب مخلقہ یا غیر مخلقہ ہو اگر حکم ہو کہ غیر مخلقہ ہو تو رحم اوسے پھینک دیتا ہے اور اگر فرمایا کہ مخلقہ ہو تو فرشتہ عرض کرتا ہے اے رب مرد ہو یا عورت شقی ہو یا سعید اسکی عمر کتنی ہو اسکے اعمال کیسے ہون اسکا رزق کیا ہو اور کہان مرے ارشاد ہوتا ہے جا لوح محفوظ دیکھ اسمین یہ سب موجود ہے وہ فرشتہ اسمین سے نقل کر لاتا ہے

وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۤءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ

اور ٹھہراتے ہین ہم رحمون مین جبتک چاہین مدت معین تک پھر نکالتے ہین تمکو لڑکا پھر تاکہ پہونچو تم جوانی کو اپنی

وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ط

اور تم مین سے وہ ہے کہ وفات پاتا ہے اور تم مین سے وہ ہے کہ پھیرا جاتا ہے طرف ناقص عمر کے تاکہ نہ جانے بعد جاننے کے کچھ

اور ہم تمکو رحم مادر مین جبتک چاہتے ہین ٹھہراتے ہین مدت مقرر تک (اور مراد مدت مقرر سے مدت حمل ہے جو بالاتفاق چھ مہینے سے کم نہین اور بعض کے نزدیک دو سال اور بعض کے نزدیک چار سال تک ممتد ہو سکتی ہے) پھر تمکو نکالتے ہین بچہ تاکہ تم کمال قوت اور جوانی تک پہنچ جاؤ

(یعنے شکم مادر سے بچہ اس لیے نکالتے ہین کہ رفتہ رفتہ کمال ہو اور مراتب تربیت و مدارج اعتدال ایک معقول طور پر انجام پائین اور تم مین سے وہ بھی ہین جو وفات پاتے ہین جوانی مین یا اس سے پہلے اور بعض وہ ہین جو ناقص و بدترعمر تک پہنچتے ہین (اور ارذل عمر وہ بڑھاپا ہے جسمین کچھ فہم و شعور نہ رہے تاکہ نہ جانے جاننے کے بعد کچھ (اور قدرت کا تماشا دیکھئیے جس طرح انسان آپکو صلب پدر و رحم مادر مین لانے اور بچپن مین مجبور جانتا تھا ایسا ہی جوانی اور بڑھاپے مین بے اختیار و مجبور و نادان دیکھے اور یقین کرے کہ اسکی عنان اختیار کسی زبردست کے ہاتھ مین ہے وہ خود کوئی شئے نہین ربط اس دلیل کے بعد دوسرے نظائر جنکو اپنی ذات سے خارج بار بار دیکھتا ہے بیان فرمائے کہ رہا سہا شک دور ہو۔

وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ

اور دیکھیگا تو زمین کو خشک پھر جب اُتارا ہمنے اُسپر پانی ہلی اور پھولی اور اُگائے ہر قسم سے

بَهِيجٍ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

خوشنما یہ اسلیئے ہے کہ اللہ وہی حق ہے اور بیشک وہ جلائیگا مردے کو اور بیشک وہ ہر شئے پر قادر ہے

ہامدہ میتہ اور زمین خشک عرب کہتے ہین (ہمدت النار) آگ راکھ ہوگئی اہتزاز۔ جنبش اس سے حرکت نباتی مراد ہے جو اجزاے زمین کو حرکت دیکر اپنی جگہہ کرلیتی ہے ربو ابڑھنا۔ یعنے پھولنا اور نرم ہونا اور شق ہونا ہے زوج قسم و نوع بہیج صاحب مسرت۔ خوشنما۔ و نفیس و سرسبز یہ صفت کاشفہ ہے نہ احترازی اس لیے کہ ہر روئیدگی شاداب و خوشنما ہوتی ہے۔ حاصل تو زمین کو سوکھا ہوا دیکھتا ہے پھر جب ہم نے پانی برسایا اور زمین نے حرکت کی اور بڑھی اور نرم ہوئی اور پھٹی اور درخت کی کونپل باہر آئی۔ یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ حق ہے اور مردے جلاتا ہے جسطرح زمین مردہ کو روح نباتی سے زندہ کیا) اور وہ ہر شئے پر قدرت رکھتا ہے

وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ۝

اور بیشک قیامت آنیوالی ہے نہین شک اس مین اور بیشک اللہ اٹھائیگا اُنکو کہ قبرون مین ہے

اور بیشک قیامت آنیوالی ہے اور اللہ تعالیٰ قبرون سے مردے زندہ کریگا ف یہ بمنزلہ دلیل و نظیر ہے کہ جس طرح ہم اشجار پر خزان مسلط کرتے ہین اور زمین کو بے آب و گیاہ مثل مردہ بیجان کردیتے ہین ایسے ہی باغ ہستی صرصر فنا سے برباد ہوجائیگا اور جسطرح سوکھی گٹھلی کو درخت سرسبز کردیتے ہین مردے قبرون سے اٹھین گے جب اسے بار بار دیکھتے ہو تو اسے کیون نہین مانتے اور

تب بھا اسکا الیقین ہے تو اسے حق کیون نہین جانتے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۙ

اور بعض آدمیون سے وہ ہے کو جھگڑتا ہے اللہ سے بدون علم کے اور نہ ہدایت ہے اور نہ کتاب روشن

پھر کفار کیطرف خطاب کر کے فرمایا اور بعض آدمی وہ ہین کہ اللہ سے بے علم لڑتے ہین نہ اُسکے پاس ہدا ہے نہ کوئی کتاب روشن ہے محض خیال وجہل و عناد پر جھگڑتا ہے **ف** معلوم ہوا بدون علم کسی امر مین بحث جائز نہین۔

ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ

پھیرنے والا شانہ اپنا کہ بہکا دے راہ سے اللہ کے شتر دنیا مین رسوائی ہے اور چکھائینگے ہم اُسکو دن

اپنا شانہ پھیرنے والا ہے یعنے جانب حق سے گردن پھیر لیتا ہے اس لیے کہ بہکا دے اللہ کی راہ سے

الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝

قیامت کے عذاب جلنے کا

اُسکے لیے دنیا مین رسوائی و ذلت ہے اور ہم اُسے قیامت کے دن جلنے کا عذاب چکھائینگے۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ ع

یہ اسلیے ہے کہ آگے کیا دونون ہاتھون نے تیرے اور بیشک اللہ نہین ہے ظلم کرنے والا بندون پر

یہ عذاب سزا اُسکی ہے کہ جو اسے عاصی منکر تیرے دونون ہاتھون نے آگے بھیجا اور بیشک اللہ تعالی بندون پر ظلم نہین کرتا **ف** ظلام صیغۂ مبالغہ اس لیے فرمایا کہ اگر بالفرض اللہ تعالی ظالم ہوتا تو اس لیے کہ اُسکی ہر صفت کامل ہے اسمین بھی ظلام ہوتا اور کہا گیا ظلام بمعنے ظالم ہے۔ اور مراد ظلم سے صورت ظلم ورنہ حقیقت ظلم درمیان عبد و مولی اور خالق و مخلوق کے متحقق ہی نہین ہو سکتی۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰي حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ

اور بعض آدمیون سے وہ ہین کو پوجتے ہین اللہ کو ایک کنارے پر پھر اگر پہونچے اوسے خیر مطمئن ہو جاتا اسکے

وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨ انْقَلَبَ عَلٰي وَجْهِهٖ ڗ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝

اور اگر پہونچے اُسے فتنہ پھرے منھ پر اپنے نقصان پایا دنیا مین اور آخرت مین یہ وہی نقصان ظاہر ہے

اور بعض آدمیون سے وہ ہین جو اللہ کی عبادت ایک غرض پر کرتے ہین تو اگر اُسے کچھ فائدہ ہو اور خیر ملے تو راضی و مطمئن رہے اس خیر کی وجہ سے اور اگر اُسے کوئی فتنہ اور مصیبت ملے تو اپنے منھ پر پھرے یعنے اللہ کی عبادت سے روگردانی کرے (ارشاد ہوتا ہے کہ) دنیا مین بھی خسارت پائی اور آخرت مین بھی یہ کھلا نقصان ہے۔ **حرف** طرف و کنارہ یہان کنایہ ہے غرض سے

ع ۱ ثانی عطفہ تا ماکان یجادل ۱۲

کہا حسن نے ایمان کے دو طرف ہین ایک طرف زبان جسپر کفایت نفاق ہے دوسرا طرف دل جسپر
بے عذر شرعی کفایت ایمان ہے اسلام نہین بلکہ فسق و فجور ہے اور یہ دونون گھاٹے مین ہین
خیر نیکی اور مال یہان مراد ہے یہی غرض ہے جو موجب عبادت تھی فتنہ سے اشارہ ہے امتحان و
خلاف مراد کیطرف ابن کثیر بعض دہقانی حضور مین آکر ایمان لاتے جب اپنے وطن مین آتے
اگر سال شاداب اور مقاصد حاصل پاتے تو خیر ورنہ کہتے ہمارے اس دین مین کوئی خیر نہین۔
اور کہا ابن عباس نے بعضے مدینہ مین اسلام کے لیے آتے اگر صحت جسمانی اور مال کی فراوانی
پاتے بہتر ورنہ اس دین کو بس و شر پاتے اس آیت مین ایمان خالص اور عبادت خالص کی
ترغیب اور کسی غرض پر عبادت کی تفضیح مذکور ہے ترغیب کہا معاذؓ نے ایکبار حضور نے
فرمایا معاذؓ مین نے عرض کی لبیک بابی انت و امی کیا ارشاد ہے مین حاضر ہون میرے
مان باپ آپ پر فدا ہون فرمایا مین تجھ سے ایک بات کہتا ہون اگر یاد رکھیگا نفع پائیگا اور اگر
بھلا دیگا تو اللہ کے پاس تیری حجت منقطع ہوگی۔ اے معاذ اللہ نے سات فرشتے پیدا کیے ہین زمین و
آسمان سے پہلے اور ہر فرشتے کو ایک آسمان کا دربان کیا پھر جب ملائکہ حفاظ کسی بندے کا نیک
عمل لیکر آسمان پر چڑھتے ہین اور اسمین تارے کی سی روشنی ہوجاتی ہے فرشتہ آسمان اول کہتا ہے یہ
اوسی کے منہ پر مارو مین ملک غیبت ہون مجھے حکم ہے کہ غیبت کرنے والے کا عمل نہ جانے دون۔
اگر غیبت سے وہ بری ہے تو ملائکہ دوسرے آسمان پر لیجاتے ہین وہان کا دارغہ کہتا ہے یہ عمل اسی کے
منہ پر مارو اس نے دنیاوی غرض سے یہ کام کیا تھا مجھے حکم نہین کہ ایسا عمل جانے دون اگر یہ نقص
بھی نہین تو تیسرے آسمان پر عمل جاتا ہے فرشتہ کہتا ہے ٹھہر والے اوسی کے منہ پر مارو مین
فرشتہ کبر ہون مجھے حکم ہے کہ کسی مغرور کا عمل آسمان پر نہ جانے دون اور کبر بھی نہین تو پھر
چوتھے آسمان پر ملائکہ اوسکے عمل لیجاتے ہین یہان وہ روشن تارے کیطرح چمکتا ہوتا ہے فرشتہ
موکل کہتا ہے ٹھہر یہ عمل اوسی کے منہ پر مارو اوسی کی پشت پر مارو مین ملک عجب[سلہ] ہون مجھے حکم ہے
صاحب عجب کا عمل جانے نہ دون (اگر عجب نہ تھا تو) فرشتہ آسمان پنجم پر لیجاتا ہے اسوقت اس نیکی کی یہ شان
حیرت ہوتی ہے گویا دولہن ہے کہ رخصت کی گئی ہے تو فرشتہ دربان کہتا ہے ٹھہرو اوسی کے منہ پر مارو
مین فرشتہ حسد ہون حسد والے عمل کو نہ جانے دونگا اوسی کے منہ پر مارو اور اوسکی گردن پر لادو
یہ حسد کرتا تھا اگر حاسد بھی نہ تھا پھر فرشتے چھٹے آسمان پر عمل لیجاتے ہین تو فرشتہ دربان کہتا ہے مین ملک رحم ہون
بے رحم کا عمل نہ جانے دونگا یہ کسی پر رحم نہ کرتا تھا اسکے منہ پر مارو اگر ان سب برائیون سے بچا

سلہ عجب بعض ملک عرفہ خود پسندی ١٢

تو آسمان ہفتم پر فرشتے عمل لیجاتے ہین اسوقت اُسکی نورانیت مثل آفتاب کے اور آواز تسبیح مثل رعد کے ہوتی ہے اور تین ہزار فرشتے ہمراہ ہوتے ہین کہ فرشتہ موکل نے کہا ٹھہرو اور یہ عمل اُسکے عامل کے منہ پر مارو اور اُسکے ہاتھ پاؤن پر مارو اور اُسکے دل پر قفل دیدو مین بحکم رب العالمین ہر ایسے عمل کو روک دیتا ہون جو خالصًا للہ نہو اس نے چاہا کہ علما مین رفعت ملے اور فقہا مین تو کرچاری رہے اور شہرون مین شہرہ ہو مجھے حکم ہے کہ مین غیر خالص عمل نہ جانے دون۔ پھر اگر اس سے بھی بچا اور اب بجنور شہنشاہ مطلق سے چلے اس زیب و فر سے کہ فرشتے اُسکے جلو مین چلے جاتے ہین یہانتک کہ تمام حجاب طے کیے حضور رب مین عمل پیش ہوا اور ملائکہ نے گواہی دی کہ خداوندا یہ عمل تیرے فلان غلام کا خالص تیرے لیے ہوا ہے اب حضورت ارشاد ہوتا ہے اے فرشتو تم اسکے عمل پر محافظ تھے تمکو اسکے دل کی کیا خبر مین اسکے جی کی بات جانتا ہون اس نے اس کام سے میرے سوا کسی اور کا قصد کیا تھا پس اُسپر میری لعنت ہے فرشتے یہ سنکر کہتے ہین اُسپر تیری لعنت اور ہماری لعنت ساتون آسمان کہتے ہین اُسپر اللہ کی اور ہماری لعنت۔ معاذ نے کہا یا رسول اللہ آپ تو اللہ کے رسول ہین اور مین بیچارہ معاذ ہون فرمایا اے معاذ تو ہماری اقتدا کیے جا اگرچہ تیرے اعمال مین کچھ کمی بھی ہو اے معاذ زبان کو مسلمانون کی عیب گوئی سے بچا اور اپنی برائی دوسرون پر نہ ڈال اور کسی کی برائی سے اپنی بڑائی اور صفائی کا ارادہ نہ کر اور اُنپر بلندی کا خواہان نہو اور دنیا کی غرض دین کے کامون مین داخل نہ کر اور اپنی مجلس مین کبر نہ کر کہ لوگ بد اخلاقی سے حذر کرین اور لوگون کو متفرق پریشان نہ کر کہ تجھے آگ کے ہتھوڑے پارہ پارہ نہ کرین تنبیہ اس حدیث نے علماے شہرت پسند و عباد عظمت دوست کو زیادہ عبرت کرنا چاہیے ف فرمایا حضرات صوفیہ نے کہ اللہ کی بندگی کے لیے اللہ ہی بس ہے جو قصور صفا سے قلب مشاہدہ نور یہ سب طفیل و ہوس ہے۔

سعدی خلاف طریقت بود کہ اولیا + تمنا کنند از خدا جز خدا

يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝

پکارتا ہے سواے اللہ کے اُسے کہ نہ ضرر دے اُسے اور اُسے کہ نہ نفع دے یہ وہی بہکنا ہے دور کا

اللہ کے سوا اُسے پکارتا ہے جو نہ اُنکا برا کرسکین نہ بھلا یعنے نہ مخالفت مین اُنسے ضرر نہ اطاعت مین امید یہ دور بہک جانا ہے۔

يَدْعُوا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ۝

پکارتا ہے اُسے کہ ضرر اُسکا نزدیک تر ہے نفع سے اُسکے برا مولی ہے اور برا مصاحب ہو

عشیر بمعنے مصاحب - کفار اوسے پکارتے ہین جسکا ضرر نفع سے قریب تر ہے یہ بُرا معین و ناصر و مولیٰ اور بُرا ہمنشین ہے **ف** آیت مین کئی مشکلین ہین اول اس آیت مین بتون سے نفع و ضرر کی نفی دوسری مین اوسی کا اثبات تناقض ہے **جواب** اول تاثیر ذاتی کی نفی کی یعنے بذاتہ کچھ نہین کرسکتے نہ نفع نہ نقصان پھر اثبات اثر اضافی ہے یعنے مشرکین کا فعل باعتبار عبادت اصنام مضر ہے یہ اثر اونکا ذاتی نہین اعتباری و اضافی ہے اب تناقض نہ رہا مگر بتون کی ناقابلیت اور مجبوری کے ساتھ یہ احتمال بھی پیدا ہوگیا تھا کہ شاید اونکی عبادت بھی مضر نہو لہذا تصریح فرمائی کہ انکا ضرر نفع سے نزدیک تر ہے یعنے نفع نہین مگر ضرر ضرور ہے **دوم** اس ارشاد کہ ضرر نفع سے نزدیک تر ہے سمجھا جاتا ہے کہ نفع بھی ہے **جواب** ۱؎ کہا صاحب معالم نے عرب کی عادت ہے کہ بے اصل شے کو بعید کہتے ہین پس نفع بعید ہونا بحسب محاورۂ عرب لا اصل ہونا ہے ۲؎ یا یہ کہ باعتبار مشرکین فرمایا کہ جو نفع تمہارے ذہنون مین مرتسم ہے وہ بھی ضرر سے دور ہے پس غیر موجود و معدوم ہوا ۳؎ کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ یہ علی سبیل التسلیم ہے یعنے نفع تو بُت پرستی مین نہین لیکن تمہارے زعم کے موافق مان لین تو بھی نفع ضرر سے دور ہے پس نفع سے نفع فرضی و خیالی مراد ہے اور ضرر حقیقی و موجود۔

إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ

بیشک اللہ داخل کریگا اونکو کہ ایمان لائے اور کین نیکیان جنت مین جاری ہین تلے اونکے نہرین

إِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ

بیشک اللہ کرتا ہے جو چاہے

اسمین شبہہ نہین کہ اللہ تعالیٰ مومنین نکوکار کو ایسے باغون مین داخل کریگا جنکے تلے نہرین بہ رہی ہین بیشک اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے یعنے کوئی اوسکے ارادے کو پھیر نہین سکتا وہ اپنے بندون کی نصرت پر اور باغیون کی سرکوبی پر قادر ہے۔

مَنْ كَانَ يَظُنُّ أَنْ لَنْ يَنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى

جو گمان کرتا ہو کہ نہ مدد کریگا اوسکی اللہ دنیا مین اور نہ آخرت مین تو چاہیے کہ چڑھے کسی رسی سے طرف

السَّمَاءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ مَا يَغِيظُ ۝ وَكَذٰلِكَ أَنْزَلْنٰهُ آيٰتٍ

آسمان کے پھر کاٹ دے پھر دیکھے کیا لیجاتا ہے مکر اوسکا اوسے جو غصے مین لاتا ہے اور ایسا ہی اُتارا ہمنے اسے نشانی

بَيِّنٰتٍ لا وَأَنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يُرِيدُ ۝

ظاہر اور بیشک اللہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے

ینصرہ سے باتفاق (انزلناہ) سے قرآن آنحضرت صلعم مراد ہین اور سماء مکان بلند مرتفع کہا

بعض نے مراد جنت ہے اور کہا گیا مراد آسمان ہے **حاصل** جس کے خیال مین یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
اپنے نبی محبوب کی مدد دنیا مین فتح و غلبے سے اور آخرت مین قبول شفاعت و عطاے رضا و جنت
سے نہ کریگا اُسے چاہیئے کہ آسمان مین رسی باندھے اور چڑھے پھر وہ عنایات آسمانی و وحی سبحانی
و قبول نصرت و توجہ الوہیت منقطع کردے اور دیکھے کہ آیا یہ تدبیر اُسکی اسکا دل کا غصہ دور
کرتی ہے یا نہ یعنے وہ نصرت منقطع ہوتی ہے کہ نہین اسی طرح ہم نے قرآن کو علامات واضح
نازل فرمایا ہے اللہ جسے چاہے ہدایت کرے یعنے کسی کا حسد یا سوے ظن کچھ نہین کرسکتا ہم جسے
چاہین راہ مقصود پر لے چلین اور کہا بعض مفسرین نے کہ جسے اسکا حسد ہو یا غیر ممکن جانے وہ اپنی
چھت مین رسی باندھکر گلے مین پھانسی لگائے اور دیکھے کہ یہ مرنا اوسکے دل کے
غصے کو دور کرتا ہے یا نہ **ف** ممکن ہے کہ یون بھی معنے ہون جو یہ سمجھے کہ اللہ میری مدد نہ کریگا اپنے
امور مین یا دنیادی کامون مین اُسے چاہیئے کوئی اور تدبیر بلند ڈھونڈھے اور آسمان پر چڑھے
دیکھے کہ اوسکے دل کے بخارات نکلتے ہین یا نہ یعنے کسی کو معین اور کسی تدبیر کو کارساز نہ پائیگا

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَ
بیشک جو ایمان لائے اور جو یہود ہوے اور صابی اور نصاریٰ اور آتش پرست اور

الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ
جنہون نے شرک کیا بیشک اللہ فیصلہ کرے گا درمیان مین انکے دن قیامت کو بیشک اللہ ہر شے پر گواہ ہے

ایمان والے ہون یا یہود و صابی و نصاریٰ و مجوس و مشرک جو ہون بیشک اللہ تعالیٰ ان سب مین
بروز قیامت فیصلہ کردیگا اور باہمی اختلاف کا حق ناحق کھل جائیگا اللہ تعالیٰ ہر شے پر گواہ ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
کیا نہین دیکھا تو نے بیشک اللہ کا سجدہ کرتا ہے جو آسمانون مین ہے اور جو زمین مین ہے اور آفتاب اور ماہتاب

وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَاۗبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ
اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور اکثر آدمی اور بہت ہین کہ ثابت ہوگیا انپر

الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ
عذاب اور جسکی اہانت کرے اللہ تو نہین اُسکے لیئے کوئی بزرگی دینے والا بیشک اللہ کرتا ہے جو چاہے

کیا تو نے نہین دیکھا کہ اللہ کا سجدہ وہ تمام چیزیں کرتی ہین جو آسمانون مین ہین اور زمینون مین (بعد
تعمیم کے چند چیزونکا ذکر بطور توضیح و تمثیل یا تخصیص کے کیا) اور سورج اور چاند اور تارے

سلہ یہان خبر بیان سابق کی تاکید دونون جگہ
مقصد بیان ... اور ... [illegible]

(یہ سب معبود ہین بعض مشرکین کے) اور پہاڑ (جو اصل ہے اصنام کی) اور درخت (جو رزق حیوان وانسان ہے اور بعض انمین کے معبود بھی سمجھے گئے ہین) اور جملہ حیوان (جنپر اعظم منافع انسانی کا مدار ہے اور بعض پوجے جاتے ہین) اور اکثر ناس یعنے جن وانس (انئین کے سب نہین اکثر) اور بہت وہ ہین جنپر (بوجہ ترک سجود وانکار حضرت معبود) عذاب ثابت ہوچکا ہے ازل سے ناری و مستحق خواری ہین - اور اللہ تعالی جسکی اہانت و تفضیح کرے اسکا کوئی عزت دینے والا بزرگی کرنے والا نہین - بیشک اللہ تعالی جو چاہتا ہے کرتا ہے نہ اہل نار کے عذاب مین کوئی مانع ہوسکتا ہے نہ اہل سعادت کے انعام مین اسپہ تکلف ہے **مشکوۃ** آپنے فرمایا کہ سورۂ حج مین دو سجدے ہین (ابوداؤد) مگر حنفیہ کے نزدیک یہی مقام سجدے کا ہے **شرح وقایہ** ضابطہ یہ ہے کہ جہان سجدہ رکوع کے ساتھ مذکور ہے نماز کا سجدہ مراد ہے یہ سجدہ نہین -

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ

یہ دونون فریق ہین کہ مختلف ہوئے بیچ [illegible] اپنے کے جو کافر ہوے قطع کیے جائینگے انکے لیے کپڑے

مِّنْ نَّارٍ ۭ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۝ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ۝

آگ سے ڈالا جائیگا سر پر اون کے گرم پانی پگھلایا جائیگا وہ کہ پیٹون مین ہے انکا اور چمڑے

خصم فریق مقابل جب دو آدمی یا گروہ آپس مین جھگڑا کرین تو ہر ایک دوسرے کا خصم ہے یہ دونون گروہ یعنے وہ آدمی جو سر بسجود ہین اور وہ جو سرکشی کرتے ہین یعنے مسلم و کافر آپسمین اللہ تعالی کے باب مین جھگڑا کرتے ہین لیس ان دونون مین جو منکر و کافر فریق ہے اونکے لیے آگ کا لباس بنایا جائیگا انکے سر پر گرم پانی ڈالا جائیگا جس سے انکے پیٹ کے اندر کی چیزین پگھل اور جل جائینگی **بخاری** حضرت علی نے کہا مین انکا پہلا ہون جو حضرت پروردگار مین بعرض دادخواہی بیٹھیگا - قیس نے کہا یہ فریق حمزہ اور علی اور عبیدہ یا ابوعبیدہ بن حارث ہین مسلمانون کیطرف سے اور شیبہ اور عتبہ اور ولید ہین **ف** سب سے پہلے یہی تین پہلوان بمقابلہ کفار نکلے اور جاتے ہی اپنے مقابلون کو تہ تیغ کیا حمزہ نے عتبہ کو اور علی نے ولید کو زیر شمشیر کرکے شیبہ کو بھی دو ٹکڑے کیا اور ابوعبیدہ کا پاؤن زخمی ہوا **ابن کثیر** کہا قتادہ نے یہ دو فریق کتابی اور مسلمان ہین اہل کتاب نے کہا ہمارے پیغمبر اور ہمارا دین سابق ہے مسلمان بولے ہماری کتاب سب کتابون پر حاکم اور ہمارے پیغمبر سب پیغمبرون کے خاتم ہین - مجاہد نے کہا کفار و مومنین نے حشر و نشر مین بحث کی عکرمہ نے کہا دوزخ و جنت نے آپسمین جھگڑا کیا

سلہ یہان سے آیات مدنی شروع ہوئین کہا
ع۵ یعنے سب کی معرفت [illegible]
تیرہ حج [illegible] سب بنفسہ
کفار کی طرف سے

دوزخ نے کہا مین عذاب و انتقام کے لیے ہون اور بہشت بولی مین رحمت و انعام کے لیے
ارشاد ہوا یہ دونون اللہ کے معاملے مین جھگڑتے ہین کوئی منکر ہے کوئی مقر تو منکرین کے لیے جہنم ہے
ف عموم آیت ان تفسیرون کو شامل ہے اور ہر ایسے دو فریق اسمین داخل ہین جو اللہ کے باب
مین اقرار و انکار سے جھگڑین **ثیاب** اسمین دوزخیون کے لباس کا ذکر ہے **مسلم** بعض دوزخیون
کو جیسا کہ دوسرے مقام پر فرمایا سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ دوزخیون کے پاجامے پگھلائے ہوئے
تانبے کے ہونگے **مدارک** دوزخیون کے قد کے برابر انگارے سے پیدا کیے گئے ہین جو اونکو
لباس کی طرح گھیر لین گے۔ اسکی تائید قرآن مین ہے کہ اونکے اوپر آگ کے سرپوش ہونگے
اور تلے آگ کا بچھونا ہوگا **مسلم** بعض کو ٹخنون تک بعض کو گھٹنون تک بعض کو کمر تک بعض کو
گلے تک آگ کھائے گی **حمیم** آب گرم کہا جاتا ہے سبب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے ہین یہ
یہ پانی اوٹایا جاتا ہے اور کہا گیا کہ وہ آنسو ہین دوزخیون کے جو دوزخ کے حوضون مین مجتمع ہونگے
مشارق اِنَّ الْحَمِيمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُؤُوسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيمُ حَتّٰى يَخْلُصَ إِلٰى جَوْفِهٖ فَيَسْلُتُ
مَا فِي جَوْفِهٖ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ (ترمذی)
آب گرم اونکے سرون پر ڈالا جائیگا تو اندر سرایت کریگا یہانتک کہ اندرون شکم پہونچے گا پھر
کاٹ ڈالیگا جو اسکے پیٹ مین ہے یہانتک کہ دونون قدمون سے آ نکلے بہیگا اور پھر ویسا ہی
پھر جیسا تھا ویسا ہی ہوجائیگا۔

وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ۝ كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا
اور واسطے اونکے کوڑے ہین لوہے کے جب چاہینگے کہ نکلین اوس سے غم سے پھیرے جاوینگے

اونکے مارنے کو لوہے کے کوڑے ہین جب | فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ | ع
چاہتے ہین کہ اوس مار اور | اوس مین اور چکھو عذاب جلن کا | تار سے نکلین تو اوسی | ۹

مین لوٹا دیے جائین گے (اور کہتے ہین ملائکہ عذاب) چکھو جلن کی مار **مقامع** احمد نے ابو سعید خدری
سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا۔ لَوْ أَنَّ مَقْمَعًا مِّنْ حَدِيدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ فَاجْتَمَعَ لَهُ الثَّقَلَانِ
مَا أَقَلُّوهُ مِنَ الْأَرْضِ اگر لوہے کا ایک کوڑا زمین پر رکھا جائے اسکے اٹھانے کو تمام جن و
انس بھی جمع ہون تو نہ ہلا سکین اسے زمین سے۔ اور ابو یعلیٰ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا
لَوْ ضُرِبَ الْجَبَلُ بِمَقْمَعٍ مِّنْ حَدِيدِ جَهَنَّمَ لَتَفَتَّتَ اگر پہاڑ پر جہنم کا کوڑا پڑے تو پاش پاش ہوجائے
(ترغیب) بخاری مین ہے کہ کم سے کم عذاب یہ ہے کہ آگ کی نعلین آگ کے تسمے اوس سے

وماغ ایسا اونٹیگا جیسے دیگ اوبلتی ہے کلما الخ ابن کثیر ارادہ خروج سے مراد یہ ہے کہ آگ کے جوش مین ابھرا ئیں آئیں گے اور اعادے سے غرض یہ ہے کہ ضرب مقامع سے اندر کردیے جائینگے ترغیب فرمایا مین نے ایک تنور آتشین مین جو اوپر سے تنگ اور اندر سے وسیع تھا دیکھا اوسمین مرد و زن برہنہ تھے جب آگ مین جوش آتا اوپر آجاتے پھر اندر جاتے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

بیشک اللہ داخل کریگا اُنکو جو ایمان لائے اور کین نیکیان جنتون مین کہ جاری ہین نیچے کے

الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ

نہرین پہنائے جاینگے اُس مین کنگن سونے کے اور موتی اور پوشاک اُنکی جنت مین حریر

جو ایمان نیکوکار کو اللہ تعالیٰ جنتون مین داخل کریگا اور سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائینگے اور ریشمی پوشاک ہوگی ابن کثیر کہا کعب احبار نے بہشت مین ایک فرشتہ ہے وہ جنتیون کے زیورون پر جلا اور رنگ چڑھاتا ہے اگر مومن کا ایک کنگن ظاہر ہوجائے تو آفتاب کی چمک ایسے ماند ہو جیسے آفتاب کے سامنے چاند اور بخاری و مسلم مین ہے کہ مومن کا زیور آب وضو تک پہونچیگا نسائی مین فرمایا جنتیون کے سر پر تاج ہونگے کہ اُنکا ادنیٰ موتی مشرق سے مغرب تک روشن کردے ترغیب فرمایا جنتی طوبیٰ کے پاس جائینگے اُسکے خوشون سے جس رنگ کا کپڑا چاہینگے سبز سرخ زرد سیاہ مل جائیگا۔ بخاری براء سے روایت ہے کہ آپکی خدمت مین حریر کا کپڑا آیا تو ہم اُسے مس کرتے اور تعجب کرتے فرمایا اس سے متعجب ہو ہم نے کہا ہان فرمایا مَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا رومال سعد بن معاذ کا جنت مین اس سے اچھا ہوگا۔ ابن زبیر سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ جس نے دنیا مین حریر پہنا آخرت مین نہ پہنیگا پیسے جنت مین نہ جائیگا مسئلہ ریشمی کپڑا اور چاندی سونا گو بہشت مین پہنایا جائیگا اور دنیا مین عورتون پر حلال ہے مگر مردون کو پہننا جائز نہین

وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۖۚ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ۝

اور راہ دکھائی گئی طرف پاک قول کے اور ہدایت کیے گئے طرف راہ حمید کے

وہ اچھی باتون کی طرف ہدایت کیے گئے اللہ کی راہ دکھائے گئے دنیا مین یا جنت مین حمید اللہ تعالیٰ کا نام ہے قول طیب کہا ابن عباس نے لا الٰہ الا اللہ۔ کہا زید نے اللہ اکبر و الحمد للہ

کہا سدی نے قرآن۔ کہا گیا کلام اہل جنت یعنے الحمد للہ (معالم) مدارک قول طیب توحید صراط اللہ اسلام ہے **ف** ہر ایسی بات جو نافع ہو جسمین ثواب ملے طیب ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ

بیشک جو کافر ہوئے اور روکتے ہین راہ سے اللہ کی اور مسجد حرام سے ایسی مسجد کہ

جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ِۨالْعَاكِفُ فِیْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ

بنایا ہمنے اُسے واسطے آدمیون کے برابر رہنے والا اُسمین اور باہر سے آنیوالا اور جو ارادہ کرے اُسمین جھکنے کا ظلم سے ہم چکھاوینگے اُسکو عذاب دردناک

جو لوگ کافر ہوے اور اللہ کی راہ سے روکتے ہین اور مسجد حرام سے جسکو ہم نے سب آدمیون کے لیے بنایا اوسمین معتکفات یعنے رہنے والے اور باہر سے آنے والے برابر ہین اور جو شخص اُس مسجد مین ظلم کی طرف جھکنے کا قصد کرے ہم ان سب کو عذاب دردناک چکھائین گے **صد** ہر نیکی سے روکنا اس ممانعت مین داخل ہے اور یہ تخصیص خواہ بغرض مزید تاکید و عظمت بیت و کمال بغاوت ہے خواہ بیان واقعہ ہے جیسے کہ کفار کیا کرتے تھے اور ممکن ہے کہ حرم مین مجرد ارادہ موجب عصیان ہو اور دوسری جگہ عزم مع الفعل گناہ ہو **مسئلہ** مکہ مین گناہ دوسرے مقام سے اشد ہے **مسئلہ** مکہ معظمہ سے روکنا خصوصاً موسم حج مین کسی دنیاوی مصلحت سے کیون نہو ممنوع ہے **جعلناہ** ای قبلۃً ومعبداً ومسجداً ومطافاً وامناً للناس یعنے کعبے کو تمام آدمیون کے لیے قبلہ۔ عبادت گاہ مسجد اور جاے طواف۔ اور جاے امن بنایا۔ لیکن اس تفسیر پر مسجد حرام سے صرف مسجد کعبہ مراد ہوگی اور اگر تمام حرم مراد لین تو یہ معنے ہونگے کہ سب کے لیے اوس کو منزل و مامن و مرجع بنایا **سواء** برابر و مساوی **عاکف** سے مراد مقیم و عابد **باد** باہر سے آنے والا **یرد** بفتح یا ورود سے ہے (آنیوالا) اور بضم یا ارادے سے یہ دونون قراتین ہین **الحاد** میل و کجی **ظلم** کفر و شرک معاصی۔ اعتدال سے میل **بحث** سواء خبر مقدم ہے یعنے یکسان ہین مقیم ہون یا مسافر **کبیر** ابن عباس نے کہا مکان و فرودگاہ مین مساوات ہے جہان چاہین اوترین اور یہی قول ہے قتادہ و سعید بن جبیر کا۔ اس بنا پر مکانات مکہ کا بیچنا جائز نہین بوجہ اباحت و حق عام کے۔ اور کہا بعض نے کہ ابو حنیفہ کا یہی مذہب ہے **احمدی** یہ صحیح نہین بلکہ امام بیع اراضی مکہ مکروہ جانتے ہین اور محمد نے کہا کہ موسم حج مین اجارہ بھی مکروہ ہے اور حسن و مجاہد نے کہا کہ عبادت مین سب مساوی ہین اس اصل پر مکان کا بیچنا جائز ہے **ف** (سواء) مجمل ہے اس لیے کہ مطلقاً مساوات متعذر ہے اس لیے کہ ہر تمام آدمی مساوی نہین بلکہ کفار کو آنا بھی

دشوار ہے جیسا کہ فرمایا فلا تکفی بعجاً الخ ہے باہر سے آنے والے کو احرام باندھنا اور نیت قرآن جائز اور صورت خوف مین امن حاصل مقیم کو یہ حق نہین ہے متولی کو اختیارات خاص ہین جو دوسرون کو نہین ہے محرم پر بعض امر ممنوع ہین اور حلال پر مباح پس ضرور ہوا کہ احادیث سے اسکی تفسیر کیجائے اور قبلہ اور حج اور عبادت وتعظیم مین سب مساوی ہین اور الناس سے مراد مومن - ذکر عاکف وباد اسی کا موید ہے -

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْــًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۝

اور جب ٹھکانا دیا ہمنے ابراہیم کو جگہہ پر بیت اللہ کے یہ کہ نہ شریک کر تو میرے ساتھ کچھ اور پاک کر گھر میرا واسطے اور قیام کرنے والون کے اور رکوع کرنے والون سجدہ کرنے والون کے

یاد کیجیے کہ جب ہم نے ابراہیم کو بیت اللہ میں جگہ دی اس شرط پر کہ اللہ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کر اور میرے گھر کو طواف وقیام ورکوع وسجود کرنے والون کے لیے پاک کر - ف ۱ فضیلت حضرت ابراہیم کی ہے اور ممکن ہے کہ یہ فضل آپکی اولاد مین جاری سمجھا جائے جیسا کہ واقع ہوا آجتک تولیت بیت کی آل ابراہیم مین ہے ۲ تین عہد لیے گئے تھے ایک شرک نہ کرنا - دوسرے پاک وطاہر رکھنا - تیسرے عابدون کے لیے خاص کرنا ہے معلوم ہوا کہ جو قوم ان شروط کے پابند نہ ہو وہ مسجد مکہ کے متولی نہین ہوسکتے مسئلہ تطہیر کعبہ نصاً اور تطہیر مساجد قیاساً واجب ہے اور ممکن ہے کہ مراد طہارت سے خلوص ہو نکتہ جو عہد اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم سے لیا تھا وہ حضور کے عہد مین پورا ہوا ع پدر اگر نتواند پسر تمام کند

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰي كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۝

اور پکار دے آدمیون مین ساتھ حج کے آئین تیرے پاس پیادہ اور ہر شتر لاغر پر آئینگے ہر راہ دور سے

اور آدمیون کو حج کا حکم سنادے آئین گے پاس تیرے پیادہ پا اور ہر دُبلے اونٹ پر دور دور کے راہون سے کہا بعض نے مخاطب ہمارے حضور ہین کہ وجوب حج سے سب کو مطلع کردین اس بنا پر بالخصوص اظہار فرضیت حج علما پر لازم ہے اور جمہور کے نزدیک مخاطب حضرت خلیل ہین جیسا کہ روایت کی صاحب معالم وغیرہ نے کہ جب ابراہیم بناے کعبہ سے فارغ ہوے ارشاد ہوا آدمیون کو خبردار کردو عرض کی میری آواز اونکو کون سنائیگا فرمایا ہم ابراہیم مقام پر کھڑے ہوکر وہ پہاڑ کی طرح اونچا ہوگیا اپنے کانون مین انگلیان رکھین اور داہنے بائین آگے پیچھے پھر پھر کہنے لگے اَيُّهَا النَّاسُ تمہارے رب نے گھر بنایا تم کو حکم ہے کہ اس کے طواف وزیارت کے لیے

حاضر ہوا اپنے پروردگار کا حکم قبول کرو اور جواب دو۔ تمام جانین جنکی تقدیر مین یہ دولت لکھی تھی ارحام امہات و اصلاب آبا سے بولین لبیک اللّٰھم لبیک **یاتوک** صیغہ مضمر ہے متضمن معنے امر کو اور امر اسیلئے۔ فرمایا کہ تکلیف مالایطاق لازم نہ آئے فرض یہی ہے کہ استطاعت ہو تو ضرور آؤ ورنہ مختار ہو اور مراد اس قول سے کہ تیرے پاس آئین کعبہ ہے اس لیے کہ ابراہیم وہین تھے **لطیفہ** اسمین اشارہ ہے کہ محب و محبوب مین مغایرت نہین ہوتی زیارت خلیل زیارت رب جلیل ہے جیسا کہ فرمایا آپ سے لوگ بیعت نہین کرتے مگر اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھ پر ہے **لطیفہ** ہو سکتا ہے کہ زیارت انبیا و سلحا اور انکے لیے شوق و سفر و ترغیب اشارات آیت سے ثابت کیجائے خصوصًا وہ دلداد جگر ریشہ ہو اشتعال عشق سے جلکر خاک ہو گئے اور وجود حق مین محو و فنیت ہوے بدیجۂ او بے مقصود ہونگے۔ **رجالًا** کہا صاحب تفسیر کبیر نے اس سے افضلیت پیادہ پائی کی ظاہر ہے جیسا کہ فرمایا سوار کو ستر اور پیادے کو سات سو نیکیان حرم کی ملتی ہین اور ہر نیکی حرم کی دوسری لاکھ نیکیون کے برابر ہے ہدایہ اگر کسی نے لازم کر لیا کہ مین پیادہ حج کرونگا تو پیادہ سب تالازم ہوا اس لیے کہ یہ کمال حج ہے اور اگر سوار ہوا تو قربانی کرے **ضامر** مراد پیادہ پائی و لاغری شتر اور راہ بعید سے تعمیم احوال ہے یعنے ہمارے مشتاق ہمارے فرمانبردار دور ہون یا قریب پیادہ ہون یا سوار باسامان ہون یا بے سامان۔ قوی ہون یا ضعیف وہ بے آئے نہ رہین گے **مسئلہ** آیت صریح ہے فرضیت حج مین رابط چونکہ عابد دو قسم کے ہین ۱ وہ جنکو لذت ذکر و ذوق حضور نے از خود رفتہ اور تمام آرزوون سے بے نیاز کر دیا ہے انکے لیے تو صرف بلانا ہمارا نعمت ہے وہ تو گوش بر آواز ہی تھے کہ اجازت ملے اور حاضر ہون اور وہ بھی ہین جو بامید لذائذ و طمع ثواب خدمت کرتے ہین انکے رغبت دلانے کے لیے ارشاد ہوا۔

لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ

تاکہ حاضر ہون اپنے فائدون کو اور یاد کرین نام اللہ کا ایام معلومہ مین اسپر کہ

مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۖ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ

دیا اُنکو رزق بے زبان چارپایون سے پس کھاؤ اُس سے اور کھلاؤ مصیبت زدہ محتاج کو

تاکہ آنے والے اپنے فائدون کو حاضر ہون یعنے دیکھین اور حاصل کرین اور اللہ کا نام لین اور چارپایون پر کہ ہم نے اونکو دیے پس خود کھائین اور کھلائین محتاجون کو جو مصیبت زدہ ہین۔

منافع عام ہے ثواب ہو یا حضوریت یا تجلیات حق و برکات قدس یا زیارت مومنین معائنہ

عجائب و تجربہ و یا بدوا مصار یا منافع تجارت وغیرہ اور اصل فوائد بیت لو وہی جانے جو خانہ کعبہ تک
آیا ہو اور عدم نیستی کو بیان نے لہم لام تخصیص کا شبہ ہے کہ بعض فوائد حضور بیت مین وہ ہین جسمین
ہر مؤمن حاضر ہونے والا شریک ہے مگر دوسرے مقام پر غیر ممکن **بخاری** فرمایا مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ یَرْفُثْ
وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ جسنے اللہ کے لیے حج کیا پھر رفث و فسق سے باز رہا ایسا
پھریگا جیسے ابھی اُسکی مان نے جنا ہے یعنے گناہون سے پاک ہو جائیگا **ف** حج مبرور سے
گناہ کبیرہ کے عفو ہو جانے مین اختلاف ہے **رفث** ذکر جماع عورتون کے سامنے **فسق** اطاعت
سے نکل جانا ۔ گناہ **مسلم** اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ کَفَّارَةٌ لِمَا بَیْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَاءٌ
اِلَّا الْجَنَّةُ ایک عمرہ سے دوسرے عمرے تک درمیان کے گناہون کا کفارہ ہے اور حج مبرور
کی جزا نہین مگر یہ کہ جنت ملے **ترمذی** فرمایا حج اور عمرہ گناہ اور فقر کو اسطرح دور کرتا ہے
جیسے دھونکنی لوہے چاندی کے میل کو ۔ اور فرمایا جسکے پاس زاد و راحلہ ہو پھر حج نہ کرے
اُسے لازم نہین کہ یہود مرے یا نصرانی **یذکروا** فعل مضارع معطوف ہے **لیشہدوا** پس
علت وجوب حج نہین بلکہ منجملہ منافع موعودہ ہے پھر اسمین تین قول ہین ۱ یہ کہ ذکر تکبیرات ایام
تشریق مین ہے ۲ یہ کہ ساتوین نوین حج کا خطبہ ہے ۳ تکبیر عند الذبح **ف** یہی صحیح ہے **ایام**
جمع یوم مراد اس سے رات دن دونوں **معلومات** کنایہ ہے عشر ذی الحجہ سے اور یہی مذہب
ہے علی و عباس و ابو حنیفہ کا اور کہا ابو یوسف و محمد وغیرہ نے کہ مراد ایام نحر ہین (احمدی) کہا
علما نے مراد ایام تشریق ہین (معالم) **علی** کہا صاحب تفسیر احمدی نے (بما) علی النحر یعنے
اس شکر یہ مین کہ ہم نے تمکو بہایم عطا کیے ۔ **ف** یہ معنی چسپان نہین صاف یہ ہے کہ تکبیر کہو
چارپایون پر یعنے قربانی کرو بھیمہ بہم سے یعنے چارپایہ ہے بکری ہو یا بری **انعام**
چارپایہ جمع نعم مراد اس سے گائے اونٹ ۔ بکری جنگلی قربانی جائز ہے **کلوا** امر اباحت ہے تمکو
اپنی قربانی سے کھانا جائز ہے اس لیے کہ ایام جاہلیت مین اپنی قربانی نہ کھاتے تھے اور کہا
صاحب بیضاوی نے کہ خود کھانا مستحب ہے تاکہ فقرا کی دلداری زیادہ ہو **اطعموا** امر ہے
انعام سے یعنے غربا فاقہ کش کو کھلاؤ **ہدایہ** مستحب ہے کہ خود کھائے اور احباب کو کھلائے
اور ایک تہائی گوشت فقرا کو دے احباب کا کھلانا اپنے کھانے مین داخل ہے **احمدی** یہ امر
استحبابی ہے اس لیے کہ ذبح سے امتثال امر تمام ہو گیا **واضح** رہے کہ کل قربانیان دو قسم
کی ہین **اول** مستحب ہر مسلمان پر غنی ہو یا مفلس **دوم** واجب اور اسکی تین حالتین ہین ۔

۱؎ ہر صاحب نصاب پر ۲؎ ہر قارن و متمتع پر بطور شکر ۳؎ کفارۂ جنایات و جبر مافات اور ان سے خود کھانا جائز نہیں (ہدایہ)

ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ

پھر دور کرین میل اپنے اور پوری کرین نذرین اپنی اور طواف کرین پرانے گھر کا

پھر بعد اتمام افعال حج و ذبح میل دور کرین اور نذرین ادا کرین اور کعبہ شریف کا طواف کرین جب حج کے سب افعال تمام ہو جاتے ہین تو حجامت کرائی جاتی ہے بعد ازان طواف زیارت فرض ہے **تفث** سے اگر حلق مراد ہے تو امر استحبابی ہے اس لیے کہ حلق سنت ہے اور اگر تفث سے غسل و خوشبو و لباس وغیرہ مراد ہو تو امر اباحت ہے اس لیے کہ احرام مین یہ سب منع تھے اور اول اولیٰ ہے **مسئلہ** کلمۂ ثم سے بطور بیان ضرورت معلوم ہوا کہ اس سے پہلے یعنے احرام مین قضاے تفث ناجائز تھا و لیطوفوا امر وجوبی ہے طواف زیارت فرض ہے اور ہو سکتا ہے کہ امر استحبابی ہو اور طواف نفل کی ترغیب سمجھی جائے مگر اول اولیٰ ہے **لیوفوا** یہ امر وجوبی ہے مگر احکام حج مین اسکی تخصیص اتفاقی ہے یا بغرض اہتمام مزید اسلیے کہ ہر نذر کا وفا کرنا واجب ہے اور اگر متعلق حج کے کچھ نذرین ہون مثل ہدی وغیرہ کے وہ بھی ادا کرو **مسئلہ** وفاے نذر واجب ہے اور نذر کسی مباح کا واجب کر لینا ہے جو جنس عبادت سے ہو بعض نے اسکا کو حج بصورت تخصیص ہے مگر عموم حکم کا مانع نہین **عتیق** کہنہ و قدیم اس لیے کہ سب سے پہلا گھر مکہ معظمہ ہے۔

ذٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ

یہ اور جو بڑائی کرے حرمتون کے اللہ کی تو وہ اچھا ہے واسطے اسکے پاس اسکے رب کے

ذٰلک یعنے وہ تمام افعال مذکورہ تعظیم شامل ہے جملہ افعال جوارح اور اعتقاد و ارادت قلب و دلون کو **حرمات** ہر ایسی شے جسکی تعظیم مامور ہو **معالم** مناسک حج - یا حرم سراج اشہر حرام کبیر کہا زید بن اسلم نے حرمات پانچ ہین ۱؎ الکعبہ ۲؎ مسجد حرام ۳؎ بلد حرام ۴؎ شہر حرام ۵؎ مشعر حرام **ف** یہ کلمہ اپنے عموم سے تمام ایسی اشیا کو محیط ہے جو حق سبحانہ تعالیٰ کیطرف محبت و تقرب سے منسوب ہین جیسے احکام و مکانات مقدسہ و اوقات متبرکہ و عبادِ مقرب مثل ملائکہ و انبیا و صلحا کے ایسے ہی کتب دین و آثار کاملین **خیر** یعنے موجب ثواب و قبول و برکات و مغفرت **لہ** لام تخصیص کا مشیر ہے کہ اس خدمت مین حق سبحانہ تعالیٰ کو کچھ پروا نہین بالتخصیص تمھارا ہی فائدہ ہے **عند** قرب و خصوصیت و ترغیب و تشویق کے لیے ہے

حاصل یہ ہوا وپر ذکر ہوا لازم پکڑ او رجو کوئی اللہ کے احکام اور اوسکی عزت دی ہوئی چیزون کی تعظیم کرے اور صرف ہاتھ پائون اور ظاہر طور پر نہین بلکہ دل سے تو وہ افعال اور یہ تعظیم اُسکے حق مین اللہ تعالیٰ کے نزدیک موجب علو ے درجات عفو سیئات و سبب حصول خیر و برکات ہے

وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ

اور حلال کیے گئے واسطے تمھارے چارپائے گروہ کہ پڑھی گئی تم پر پس بچو نجاست سے

گئے چارپائے گروہ جلد دوم مین مذکور	الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۙ بتون کی اور بچو بات جھوٹی سے	اور تم پر حلال کردیے کہ سورۂ انعام صفحہ ۲۴

ہوے اور جب یہ انعام تم پر ہے تو لازم ہے کہ بت پرستی یا ذبح لغیر اللہ سے بچو اور قول زور یعنے بہتان و شرک اور اس دعوے سے کہ یہ جانور فلان بت کے نام کا ہے اور یہ اللہ کے لیے ہے بچو رجس نجاست مراد نجاست کفر و عذاب و غضب و ناپاکی عقائد اور یہان بمناسبت مقام حلت انعام اگر ذبح غیر اللہ مراد ہو تو مناسب تر ہے زور کفر و شرک اس لیے کہ یہ زور کذب ہین

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ

مائل طرف اللہ کے نہ شرک کرنے والے اُس سے اور جو شرک کرے اللہ سے پس گویا گرا آسمان سے

فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝

پس اُچک لیا اُسے چڑیون نے یا پھینکدیا اُسے ہوا نے مکان بعید مین

یعنے بتون سے اور بہتان و شرک سے بچو اسحالیکہ تم مائل ہو حق کیطرف اور متنفر ہو باطل سے اور اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتے ہو اور جو اللہ کے ساتھ شرک کرے اُسکی مثل ایسی ہے گویا آسمان سے گرا اور اسے راہ سے چڑیون نے اُچک لیا یا ہوا نے اُڑا کر کسی دور جگہ پھینکدیا منزل مقصود و راہ حق کے قریب بھی آنا دشوار ہے

ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝

یہ اور جو بزرگداشت کرے شعائر اللہ کی تو بیشک وہ پرہیزگاری قلب سے ہے

یہ مجموعۂ مذکور لازم پکڑو اور جو کوئی اللہ کے شعائر کی تعظیم کرے اور اونکی تعمیل و تعظیم مین اہتمام کرے تو یہ اوسکے دل کے خوف اور تقوے کی بات ہے شعائر کہا بعض نے مراد ہدی ہے ف شعائر جمع شعیرہ شی نشان کردہ مراد عبادات اور ارکان حج اور یہ بھی اپنے عموم معانی سے ہر ہر شئے منسوب الی اللہ کو شامل ہے اور یہان مراد ہدی احمدی چاہیے

کہ ہدی عیب دار نہو کہ وہم اہانت سے بچے **مسئلہ** بدلالۃ النص معلوم ہوا کہ ہمارے حضور کی تعظیم جو باتفاق اشرف الموجودات ہین بدرجۂ اولی لازم ہے **مسئلہ** تمام ایسی چیزون کی تعظیم جو بصفت قرب ومحبت حق سبحانہ تعالی کیطرف منسوب ہون موجب صفائی قلب وکمال تقوی وہ خلوص وخیر وثواب ہے **مسئلہ** تعظیم غیر خدا استقلالاً ممنوع و بلحاظ نسبت ذات الوہیت محبوب ومشروع ہے

لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ ع ۹ ۱۱

واسطے تمہارے انچوپایون میں فائدے ہین مدت مقرر تک پھر ذبح کا و انکی ہے طرف خانہ قدیم کے

کفارت پہلے انہی ہدیون فوائد ہین ایک وقت معین یعنے ذبح تک پھر ان فوائد کے بعد انکی جا ہے ذبح بیت عتیق ہے **منافع** جمع نفع مراد نفع دنیا اس لیے کہ ثواب عند الذبح نقص نہین ہوتا بلکہ زائد ہوتا ہے اسمین قول مختلف ہین جمہور مفسرین کے نزدیک بال دودھ کھال اوس پر سواری یہ سب منافع ہین اور اسکی تائید مین حدیث ابو ہریرہ کی موجود ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک مرد کو دیکھا ہدی ہنکاتا جاتا ہے فرمایا وَيْلَكَ ارْكَبْهَا خرابی ہو تیری اسپر سوار ہو اوس نے عرض کی ہدی ہے پھر فرمایا وَيْلَكَ ارْكَبْهَا (رواہ مسلم) مگر حنفیہ کے نزدیک سواری اور یہ تمام فوائد جائز نہین اس لیے کہ جابرؓ سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّىٰ تَجِدَ ظَهْرًا اسپر سوار ہو بطور معروف جبکہ تو اسکی سواری کیطرف مضطر ہوا اور یہانتک سوار رہ کہ تو دوسری سواری پائے پس اس حدیث مین وہ زیادت وتصریح ہے جو حدیث اول مین نہین ہے منافع جمع نکرہ عام نہین ہوتا بعض منافع مراد ہین پس اس مین اجمال ہے بیان کیطرف حاجت ہوئی اور بیان اوسکا گذر گیا اور اسمین شبہہ نہین کہ بوقت اضطرار اجازت مین بڑا فائدہ ہے اور گوشت کھانا اسکی اعظم منافع سے ہے اور ممکن ہے کہ لکم عام ہو فقیر ہو یا صاحب ہدی ہو اور اگر عام بھی ہوتا تو مخصص ہوتا اس لیے کہ اعظم منافع حیوان بیع واکل ہے وہ ممکن نہین اور زیادہ معین اسکی حدیث علی کی ہے کہ فرمایا مجھے رسول اللہ صلعم نے حکم دیا کہ ہدی کی جھول اور کھال تصدق کرون الخ جبکہ ہدی نذر اللہ ہے تو پھر اوس سے ذاتی فائدہ خلاف تاہم لیکن انصاف یہ ہے کہ اطلاق قرآنی سے منافع جائز اور احتیاط حدیث سے خلاف اولی یا مکروہ بکراہت تنزیہی ہون واللہ اعلم **اجل مسمی** مراد اس سے وقت ذبح اور اس قید نے منافع سے ثواب اخروی کو علیحدہ کر دیا **محلہا** جاے ذبح مراد اس سے منا اسی بنا پر کہا حنفیہ نے کہ کوئی ہدی سواے مکے کے ذبح کرنا جائز نہین اس لیے کہ یہ عبادت

مخصوص بمکان و زمان ہے ہدایہ کفارات وغیرہ کی قربانیان غیر ایام نحر مین بھی ذبح ہو سکتی ہین

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ

اور ہر گروہ کے لیے بنایا ہمنے ذبح کرنا کہ یاد کرین نام اللہ کا اوسپر کہ دیے اونکو چوپایون سے چارپایے

امت مطلق گروہ کافر ہو یا مومن مگر یہان مراد گروہ مومن ہے

فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗ اَسْلِمُوْا

پس معبود تمہارا معبود واحد ہے پس اوسی کی بندگی کرو

اس لیے کہ اللہ کے لیے قربانی اور اللہ کا نام لینا خاصہ اہل ایمان ہے یہود اپنے زمانے مین اور نصاریٰ اپنے وقت میں اور ہر گروہ مومن اپنے پیغمبر کے وقت مین اور بعد نزول قرآن امت اسلامیہ مراد ہے منسک بکسر سین جاے ذبح اور بفتح سین ذبح کرنا یہ دونو ترکیبین ہین اور حاصل یہ ہے کہ ہر ملت کو ذبح و موضع ذبح تعلیم و تعیین فرمایا اس لیے کہ وہ اون جانورون پر جو اونہون نے اونکو عنایت فرمائی اللہ کا نام ذکر کیا کرین پس اے آدمیو تم سبکا معبود معبود واحد ہے اوسی کے مطیع بنجاؤ۔ ف اس آیت مین کمال ترغیب ہے قربانی کی اور یہ تسمیہ عند الذبح حکم قدیم ہے

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ

اور خوشخبری سناد یجیے عاجزون کو ایسے کہ جب ذکر کیا جاوے اللہ کا ڈرجاتے ہیں دل اونکے اور صبر کرنے والے

عَلٰى مَا اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

اوسپر کہ پہونچے اونکو اور قائم کرنیوالے نماز کے اور اوس مین سے کہ دیا ہمنے اونکو خرچ کرتے ہین

بیان مومنین

اور آپ اے نبی کریم اون ڈرنے والون کو خوشخبری سناد یجیے ایسے کہ جب اللہ کا نام پاک لیا جاے اونکے دل دہل جائین خوف سے اور جو مصیبت اونپر پڑے اوسپر صبر کرنے والے اور نماز قایم کرنے والے اور ہمارے دیے ہوے مال سے خرچ کرنے والے ہین مبشر بشارت مطلق ہے کوئی امر ذکر نہین فرمایا تاکہ شوق بڑہے تمناؤن کو گنجایش ہو۔ ان چھپے ہوے اشارون پر غیر کو اطلاع نہو مخبت کہا ابن عباسؓ نے متواضع۔ کہا مجاہد نے مطمئن الی اللہ کہا اخفش نے خاشع۔ بہرحال مراد بندگان فروتن خائف متقی مظلوم منکسر عاجز وجل خوف اسکی تصریح و تفصیل نہایت بسط سے گزر گئی۔ ف یہ بشارت اونکے لیے ہے جو ۱ عاجز ۲ خائف ۳ صابر ۴ نمازی ۵ زکوۃ دینے والے ہین یا یہ کہ ہر واحد کو انمین سے بشارت ہے

بیان قربانی اونٹ

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ

اور اونٹ بنایا ہمنے اونکو واسطے تمہارے شعائر اللہ سے واسطے تمہارے اس مین خیر ہے پس یاد کرو نام

اللّٰہِ عَلَیۡہَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتۡ جُنُوۡبُہَا فَکُلُوۡا مِنۡہَا وَ اَطۡعِمُوا الۡقَانِعَ وَ الۡمُعۡتَرَّ ؕ

اللہ کا اوپر صف بستہ پھر جب گر پڑین کروٹین انکی تو کھاؤ اُس سے اور کھلاؤ صاحب قناعت اور سائل کو

کَذٰلِکَ سَخَّرۡنٰہَا لَکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ۝

ویسا ہی مطیع کر دیا ہمنے اُسے تمہارا تاکہ تم شکر کرو

بدن جمع بدنہ (اونٹ) اگرچہ یہ ایک اقسام ثلثہ ہدی سے ہے مگر ذکر اسکا اسکے فضل کو ثابت کرتا ہے صواف جمع صافہ بمعنی سیالغہ مراد اس سے صف بستہ یہ انداز ہے اونٹون کی قربانی کرنیکا کہ برابر کھڑا کرین ایک پاؤن اُسکا باندھ دین اور تین پاؤن پر کھڑا رہنے پھر نحر کرتے جائین وجبت سقطت یعنے گر پڑین ٹھنڈے اور بیجان ہو کر قانع جو سوال نہ کرے معتر سائل حاصل بدنے تمہارے لیے شعائر اللہ یعنے علامتین قرار دین ان مین تمہارے لیے خیر و ثواب و فوائد ہین دنیا مین گوشت و پوست وغیرہ سے آخرت مین ثواب عظیم پھر اونپر اللہ کا نام پڑھنے بوقت ذبح تکبیر کہو درانحالیکہ وہ صف بستہ ہون پھر جبکہ گر پڑین اونکی کروٹین یعنے دم نکل جاوے تو اوسمین سے خود کھاؤ اور کھلاؤ فقرا کو قانع ہون یا سائل ہم نے اسیطرح اونکو تمہارا مطیع کر دیا تاکہ تم شکر کرو مسئلہ قربانی اونٹ کی افضل ہے مسئلہ اونٹ مین نحر اولی ہے نکتہ حق سبحانہ تعالی عبادات مین صف بندی پسند فرماتا ہے جیسا کہ نماز اور جہاد اور قربانی مین۔ دوسرون کا اسی پر قیاس کرنا چاہیے پس حلقہا ئے ذکر جو مشایخ نے معین فرمائے جہان حقیقت مین غیر کی خونریزی کے لیے جہاد اور حیوان خودی کی قربانی ہوتی ہے موجب برکات عظیم و تاثیرات قویہ ہونگے مسئلہ جانور کو سرد اور بیجان ہونے سے پہلے ایذا دینا نہ چاہیے مسئلہ قربانی سے خود کھانا مستحب ہے مسئلہ فقرا کو کھلانا مستحب ہے امر وجوبی نہین

لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُہَا وَ لَا دِمَآؤُہَا وَ لٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ ؕ

نہ پہنچیگا اللہ کو گوشت اُسکا اور نہ خون اُسکا اور لیکن پہنچیگا اُسے تقوے تم سے

کَذٰلِکَ سَخَّرَہَا لَکُمۡ لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ہَدٰىکُمۡ ؕ وَ بَشِّرِ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۝

ایسا ہی مطیع کیا اُسنے تمہارے لیے لیں بڑائی کرو اللہ کی اوپر کہ رہنمائی کی تمکو اور خوشخبری سنا دیجیے احسان کرنیوالوں کو

حکم قربانی کے بعد ارشاد ہوا کہ حق سبحانہ تعالی کو اونکا خون اور گوشت نہین پہنچتا مگر تمہارا اخلاص و خوف پہونچتا ہے یعنے اس ذبح سے تمہارا تقوی و خلوص مقبول حضرت الوہیت ہوتا ہے ہم نے اسیطرح ان وحشی جانورون کو تمہارا مطیع و منقاد کر دیا تاکہ تم اللہ تعالی کی بڑائی کرو اس احسان پر یا تعلیم کیے ہوئے عنوان پر اور آپ نیکون کو خوشخبری سنا دین ف بشارت کا بیان نہ فرمایا کہ ہر امیدوار اپنی تمنا کے موافق سمجھ لے یا ایسے امر کے امیدوار رہین جسکی عظمت حوصلہ فہم سے زیادہ تر ہے علی این

اشارہ ہے کہ ذبح کا طریق معین ہے مسئلہ جائز ہے کہ جو جانور نذر اللہ ذبح کیا جائے اوسے
خود بھی کھائے اس لیے کہ قربانی نفس ذبح سے کامل ہو گئی گوشت و پوست خیرات کرنا دوسرا حسنہ ہی

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ع ۵ ۱۲

بیشک اللہ دفع کرتا ہے اون سے کہ ایمان لائے بیشک اللہ نہین پسند کرتا ہر خائن ناشکری کو

اللہ تعالیٰ (مکروہ شر و ایذا سے کفار) ایمان والون سے دفع کرتا ہے - بیشک اللہ پسند نہین کرتا
ناشکر خیانت کار کو ف اسمین اشارہ ہے کہ جنکے دلون پر کشادگی ہو یا تنگی خبر کسی مصلحت
و دفع بلا ہوتی ہے کفار کو ناشکر و خائن بلکہ نعمت نہین ہوتی گر غضب اونسے دور نہین ہوتا

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ

اجازت دی گئی انھین جو مقاتلہ کیے گئے اسلئے کہ وہ مظلوم تھے اور بیشک اللہ مدد پر اون کی قادر ہے

ف ظالم مشرک مکے مین مومنین کو سخت ایذائین دیتے اور یہ بوجہ عدم اذن انتقام و جہاد برداشت
کرتے جب مدینے مین اسلام نے زور پکڑا اجازت دی گئی کہ عوض لین اور اطمینان دلایا گیا کہ ہم با ہمہ
بے سامانی و ضعف نصرت کرینگے کہا جاتا ہے ایک گروہ مومنین بقصد ہجرت نکلا کفار نے
روکا ارشاد ہوا مارو اللہ مددگار ہے - یہ پہلی آیت ہے جسمین انتقام و قتال کی اجازت ملی ہے
مگر بعض کا یہ وہم کہ محض دفاع و انتقام اسلام مین ہے ابتدائی چھیڑ چھاڑ جائز نہین غلط ہے
شاید اونکی نظر اون خونخوار انتقام پر نہین پڑی جنھون نے کفار کے لباس کفن بنا دیے ف
یہ نہایت مستحکم اور کھلا ہوا وعدہ ہے کہ مسلمان کسی بیکسی اور بے بسی مین آپ کو مجبور
نہ جانین وہ ہمت کرین اللہ اونکا مددگار ہے اور ایسا ہی

الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ

وہ مظلوم کہ نکال دیے گئے گھر وان سے اپنی ناحق مگر اسلیے کہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہی

یعنے یہ وعدۂ نصرت اون مظلومون کے لیے ہے جو کفار کے مظالم سے اس جرم پر کہ وہ
اللہ کو اپنا رب کہتے ہین گھرون سے نکال دیے گئے آخر جو اعلام سے خود تنگ ہو کر ہجرت کری
جسطرح اکثر اصحاب مہاجرین نے یا کفار اونکو وطن سے نکال دین جیسا کہ اکثر بوقت مغلوبی گھر
چھوڑنا پڑتے ہین بغیر الحق اسمین اشارہ ہے کہ اگر تم ظالم ہو اور وہ انتقام لین تو تمھارے
مظلومی غریب الوطنی قابل ترحم نہین الا اسمین حصر ہے کہ یہ ظلم و عداوت کسی دوسری وجہ
سے نہو محض خدا پرستی کی وجہ سے ہو پس وہ جھگڑے اور رابطۂ اغیار جو بعض دنیا پرست

مومنین وکفار میں ہوئیں اس وعدے میں داخل نہیں ربنا اسمین اشارہ ہے کہ سب سے زیادہ ظلم ناقابل رحم
حضرت رحمٰن متعلق بہ توحید ہے لیکن دوسرے مسائل حقہ کے وجہ سے عداوت بھی اس وعدے سے
بالکل علیحدہ نہیں جیسا کہ حضرت خلیفہ بالتحقیق ابوبکر صدیقؓ نے مانعین زکوٰۃ پر اور حضرت شیر خدا علی
مرتضیٰ نے خوارج پر جہاد کیے۔ ایسی ہر عداوت اور لڑائی اللہ ہی کے لیے ہے **ف** آیت سے ظاہر ہے
کہ مغلوبی اسلام جو گاہ گاہ کفار سے ہوا کی ہے انہیں کے قصور و خطا سے ہے اور جب یہ محض اللہ ہی کے
لیے لڑے ہیں کبھی مغلوب نہیں ہوئے۔ ربط انتقام و قتال کے بعد کچھ اسکے فائدے جو انتظام
عالم و اصلاحات امور عبادت متعلق ہیں ذکر فرماتے ہیں۔

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ
اور اگر نہ ہوتا دفع کرنا اللہ کا آدمیوں کو ایک کو دوسرے سے البتہ ڈھائے جاتے خانقاہیں اور گرجا اور کنیسے

وَمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيرًا
اور مسجدیں کہ ذکر کیا جاتا ہے اون میں نام اللہ کا بہت

دفع کرنا یہی کہ [illegible] سے بطور قتال ہوں یا مجبوری و مغلوبی وغیرہ حبس و ضرب و حدود
ہدم عام ہے کہ مٹ جائے یا ویران ہوجائے یا کسی اور کام میں [illegible]
زمانے کی بعض مسجدیں جو حکام نے اپنے تصرف میں [illegible]
[illegible] ہیں اور نماز و ذکر سے خالی ہیں [illegible] نشان تارک اللہ
یا عبادت کا بیان۔ **ع** صوامع یہ نصاریٰ کا گرجا صلوات [illegible]
صلوا یعنے مومنین مظلوم کے مدد پر جیسا [illegible] کہ اگر اللہ [illegible]
کو دوسرے سے دفع کردے تو توجہ فساد و کفر [illegible]
جنمیں اللہ کا ذکر بکثرت ہوا کرتا ہے پس انکا بقا دلیل ہے [illegible]
ف دفع سے اگر معنے خاص مراد لیے جائیں یعنے سرکوبی کفار و غلبہ [illegible] اہل حق تو تحفظ معابد
ایک امر عقلی ہے اور ایسا ہے ہوا کیا حضرت موسیٰ کے زمانے میں کنیس اور حضرت عیسیٰ کے
عہد میں گرجا اور دوسرے انبیا کے عصر میں انکے معابد اور ہمارے اسلام میں مسجدیں محض
تائید الٰہی سے محفوظ رہی ہیں ورنہ کفار نے تو کعبہ پر بھی دانت لگایا تھا اور بخت نصر نے بیت المقدس
کے بربادی میں کیا اوٹھا رکھا۔ اور یہ تخصیص بقرینہ ذکر کثیر جو خاصۂ مومنان حق پرست ہے
امر بعید نہیں اور اگر عام مراد لیا جاوے یعنے ایک دوسرے سے مغلوب ہی ہوتا آیا ہے تو سیاق
آیت موافقت نہیں کرتا مگر معنے یہ ہوجائیں گے کہ اگر ایک ہی حالت پر دنیا چھوڑ دی جاتی

تو رفتہ رفتہ نخوت ظلم غفلت خودرائی خودفراموشی موجب انہدام معابد و انعدام مومنین عابد ہو جاتی اور اسمین شبہ نہین ہمارا زمانہ گو باعتبار زمانۂ سابق کثیر الامن قلیل الفساد ہے ایک ایک شہر سنو سنو برس سے ایک حال پر مامون و آباد ہے تاہم یہ تمام صلح کل اور امن پسندی ترک احکام آسمانی و لوغل لذات دنیا و فوائد فانیہ سے ہے ۔ پورے طور پر امور سیاست و دقایق اسلام و احوال خلق اللہ مین غور کرنے والے یہ اسرار خفی سمجھتے ہین اور گو بظاہر کچھ ہو مگر حقیقۃ قلوب عباد مردہ و جوش اسلام افسردہ اور مسجدین ذکر اللہ سے خالی فروش و آرایش سے معمور ہوئی جاتی ہین کچھ آیت مین اسی طرح اشارہ ہے کہ مومنین ہمیشہ غالب ہوتے رہے ہین اور اب بھی ہونگے اور یہ بھی بتایا ہے کہ گاہ گاہ اسکی ضد بھی ہو جاتا ہے تب موقع دفع آتا ہے [illegible] اشارون کے بعد کمال [illegible] فرمایا

اللہ اوسکی	وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ	ضرور ضرور
اور اسکے دین کی	اور البتہ مدد کریگا اللہ اوسکی جو مدد کرے اوسکی بیشک اللہ قوی غالب ہے	مدد کریگا جو

اشاعت و اعانت کرتا ہے بیشک اللہ زبردست ہے [illegible] نصرت سے مراد عام ہے ترویج دین ہو یا عمل تسلیم یا جہاد یا حکم [illegible] مہاجرین اور انصار دونا صرو منصور ہین اسمین سرعت معین دین کو علیحدہ طور پر اپنی اعانت و نصرت کے وعدہ سے امیدوار فرمایا ربط پھر آپ انصار و منصور قوم کی علامتین بیان فرماتے ہین اور کہا

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ

ایسے کہ اگر جگہہ دین ہم اونکو زمین پر تو قائم کرین نماز دین زکوۃ اور حکم کرین بحسب شرع

سلطنت و حکومت ملک	وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ	ایسے انصار کہ اگر ہم اونکو
قائم کرین اور زکوۃ	اور روکین برائیون سے اور اللہ ہی کے واسطے ہے انجام کامون کا	مین دین تو وہ عموماً نماز

ادا کرین اور اچھی باتون کا حکم کرین برائیون سے منع کرین اور انجام سب امر کا اللہ ہی کے لیے ہے کہا مفسرین نے کہ اسمین ثنا و مدح ہے اصحاب باصفا و خلفاے اربعہ کی اس لیے کہ اونھون نے اپنے زمان فتح و غلبہ مین ایسا ہی کر دکھایا مسئلہ معلوم ہوا کہ خلافت مہاجرین کی ممدوح و محبوب ہے اس لیے کہ یہ منصب عالی مہاجرین ہی مین رہا مسئلہ حضرات اصحاب کا ظالم اور برا کہنے والا اس آیت کا مکذب ہے مسئلہ اسلام کا پہلا کام اور خلافت کی پہلی غرض اقامت نماز ہے مسئلہ آیت مین اشارہ ہے کہ یہ تمام امور بغرض ضبط و نظم و اصلاح ہین مقصود اللہ

[illegible]

اور اللہ ولا اہو جاتا ہے اسی لیے فرمایا کہ انجام امور اللہ ہی کے لیے ہے مسئلہ اسمین کمال وصدق وثنا
اصحاب کی ہے کہ وہ اپنی ذات پر اور عام طور پر بھی ہر طرح سے اپنے تمام وقت ہمارے ہی لیے خرچ
کرینگے گویا اللہ تعالی نے انکی نصرت پر شہادت دیدی جسکا انکار کسی وجہ سے جائز نہین وہم
شرط مدح کے خلاف ہے یعنے اگر تمکنت دین تو ایسا کرین … مفہوم مخالف یعنے ندین
تو نہ کرین باطل ہے … ہم ایسی قدرت دینگے
وہ ایسی اطاعت کرین گے … اسکا
ذکر فرمایا اسی لیے بیان نماز و زکوۃ … زکوۃ دین
دلوائین … آپ کفار کی باتون کا خیال نہ کرین

وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودُ ۝ وَقَوْمُ إِبْرَاهِيمَ

اور جھٹلائین تجھے تو پس جھٹلایا ہے پہلے ان سے قوم نوح نے اور عاد نے اور ثمود نے اور قوم ابراہیم نے

وَقَوْمُ لُوطٍ ۝ وَأَصْحَابُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوسَىٰ فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝

اور قوم لوط نے اور مدین والون نے اور جھٹلائے گئے موسی پس مہلت دی مینے کافرون کو پھر پکڑا اونکو پس کیسا ہوا ڈرانا

اور اگر جھٹلائین تجھے (اے حبیب ہمارے) تو تحقیق جھٹلا چکے انسے پہلے قوم نوح حضرت نوح کو اور عاد نے
جھٹلایا ہود کو اور ثمود نے صالح کو اور قوم ابراہیم نے ابراہیم کو اور بدفعلون نے لوط کو اور مدین والون نے
شعیب کو اور جھٹلائے گئے موسی پھر ہم نے مہلت دی کافرون کو یعنے تو ان انکو زندہ رکھا ملک و مال
اور اولاد عطا کی عمر دی … باز نہ آئے ہم نے اونکو پکڑ لیا اور
عذاب مین مبتلا کیا … اور ہمارا عذاب کیسا ہوا دنیا ہی مین تم بھی سمجھ رہو
اور … مہلت دیتا ہے اللہ … سے

فَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ

پس بہت ہین … بستیان کہ ہلاک کیا ہمنے انہین حالانکہ وہ ظالم تھی پس وہ اوندھے پڑے ہین چھتون پر اپنے اور کنوئین

مُّعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ ۝ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ

بیکار اور محل مضبوط کیا پس کیا نہین سیر کی زمین مین تاکہ ہوتے انکے لیے دل کہ سمجھتے ان سے یا

آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۖ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝

کان کہ سنتے ان سے پس تحقیق یہ کہ نہین اندھی ہوتین آنکھین لیکن اندھے ہوتے ہین دل جو سینون مین ہین

بہت سی ایسی بستیان ہین جنکو ہم نے ہلاک کر ڈالا اور وہ ظالم و نافرمان تھے پس ان بستیون کی

یہ حالت ہے کہ چھتون پر اوندھے پڑے ہین اور بہت کنوئین ایسے ہین جو بیکار ہین یعنے کوئی پانی
پینے والا نہین اور محل مضبوط ہین کیا زمین کی اونھون نے سیر نہین کی کہ اُنکے دل دانا ہوجاتے اور
اونکے کان شنوا ہوجاتے اس لیے کہ آنکھین نابینا نہین ہوتین مگر دل جو تمھارے سینون مین ہین نابینا ہوجاتے
ہین یعنے نور معرفت کا دیکھنا آنکھ کا کام نہین دل کا کام ہے معالم بیر معطلہ اور قصر مشید یمن
مین تھا۔ کہا ضحاک نے کہ یہ کنوان حضر موت مین بمقام حاضورا تھا جب حضرت صالح مع چار ہزار
مومنین کے اپنی قوم ثمود عذاب رسیدہ سے بچ کر مقام حاضورا مین آئے اور یہان انتقال فرمایا تو
اسکا نام حضر موت ہوا پھر لوگون نے شہر حاضورا بنایا اور ایک کنوئین کے گرد قیام کیا
اور انمین کثرت ہوئی پھر رفتہ رفتہ بت پرست ہوگئے اللہ تعالی نے اونپر ایک نبی بھیجا جنکا نام
حنظلہ بن صفوان تھا اونکو ظالمون نے قتل کیا اللہ تعالی نے اونکو عذاب سے ہلاک کر ڈالا اور کنوان خالی
پڑا رہگیا فی الصدور کی قید بتلاتی ہے کہ دل سے مراد یہی دل ہے کہ کمال معرفت بے پردگی مین نظر
نہین آتا دل اندرون سینہ ہے اسی کو کہتے ہین آنکھین ناکارہ ہین تو کیا دیکھین گی **ف**
معلوم ہوا کہ سیر وسفر سے تدبر وتفکر کا حاصل ہوتا ہے۔

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ

اور جلدی مانگتے ہین تجھسے عذاب اور ہرگز خلاف نہ کریگا اللہ وعدہ اپنا اور بیشک ایک دن پاس تیرے رب کے

آپ سے عذاب بعجلت طلب کرتے ہین حالانکہ | كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ | مثل ہے ہزار سال کے اُن دنون سے کہ گنتے ہین
اللہ خلاف وعدگی نہین کرتا اور بیشک ایک

دن اللہ کے پاس کا تمھارے حساب سے ہزار سال کے برابر ہے (پس یہ توقف اور دیری کوئی
شے نہین یا یہ کہ جب اتنا بڑا وہان کا دن ہے تو آسمان عذاب بھی طویل وشدید ہوگا ڈرو اور
گستاخانہ باتین نہ بناؤ۔ یا یوم عذاب شدت وکمال مصائب سے برابر ہے ہزار سال کی۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ع ۱۴

اور بہت ہین بستیان مہلت دی مینے اُن مین حالانکہ وہ ظالم تھین پھر پکڑ لیا مینے اُسے اور طرف میری باز گشت ہے

ایسی بستیان بہت ہین جنکو ہم نے مہلت دی اور توبہ وندامت وفہم کے موقع دیے حالانکہ وہ ظلم ومعاصی مین
مبتلا تھین پھر بعد انتظار وفہمایش بار بار ہم نے اونکو پکڑ لیا اور ہمارے ہی طرف اُنکی باز گشت ہے

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کہدے تیجے اے آدمیو مین نہین مگر تمھارے لیے ڈرانے والا ظاہر پس جو ایمان لائے اور کین نیکیان

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

انکے لیے بخشش ہے اور رزق بزرگ اور جنھون نے سعی کی نشانیون مین ہماری عاجز کرنیوالے وہی دوزخ والے ہین

آپ کہدیجیے اے آدمیو مین تو صرف ڈرانے والا ہی ہون تمکو صاف اور واضح طور پر شرارت و بغاوت سے ڈراتا ہون جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اُنکے لیے مغفرت ہے اور جنت مین بزرگ رزق ہے اور جو لوگ سعی کرتے ہین کہ ہمارے دلائل اور انبیا کو جھٹلائین عناد و خصومت سے یہی لوگ جہنمی ہین **معاجزین** کہا صاحب معالم نے کہ کہا قتادہ نے عناد کرنے والے یا گمان کرنے والے کہ وہ ہمکو عاجز کردینگے

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْ

اور نہین بھیجا ہمنے پہلے تجھسے کوئی رسول اور نہ کوئی نبی مگر جب کہ تمنا کرتا ڈالتا شیطان

اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

تمنا مین اسکی تو مٹا دیتا اللہ اسے کہ ڈالتا شیطان پھر محکم کرتا اللہ آیتین اپنی اور اللہ دانا و پختہ کار ہے

ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول و نبی نہین بھیجا مگر جب پڑھتا یا تمنا کرتا شیطان اُسکے پڑھنے یا تمنا مین ڈالدیتا یعنے وسوسے اور اپنے کلمات غلطیہ - پھر اللہ تعالیٰ باطل و نابود کردیتا اُسے کہ شیطان القا کردیتا پھر محکم و استوار کرتا اللہ تعالیٰ اپنی آیتین اور اللہ دانا و پختہ کار ہے **رسول** پیغام رسان **نبی** خبردار **تمنیٰ** پڑھنا یا آرزو **نسخ** نیست و نابود کرنا نہ معنے اصطلاحی **محکم** پایدار - یہ آیت مشکلات قرآن سے ہے اگر باحتیاط و غور تمام کام نہ لیا جاے تو کوتاہ بین حسود کو عیب جینی کا موقع ہاتھ آئے - یہ بحث امام رازی نے اس ضبط و طوالت و قوت سے لکھی ہے کہ نہ زیادتی کی ضرورت ہے نہ شبہے کے مجال اوسی کا ہم خلاصہ مع بعض وجوہ زائد لکھتے ہین **بحث** عطف دال ہے کہ نبی و رسول مین مغائرت ہو اور بیان لیا اس مغایرت کو جمہور مفسرین و علماے متکلمین نے اسطرح کہ نبی عام ہر رسول نبی ہی اور رسول خاص ہے ہر نبی رسول نہین اور تائید مین یہ روایت منقول ہے کہ آپنے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی ہین اُنمین سے تین سو تیرہ رسول - پھر تعریف رسول کی یون کی گئی کہ رسول وہ بشر ہے جو کتاب کے ساتھ بغرض تبلیغ احکام بھیجا جائے - اور نبی مین یہ قیود نہین اور کہا گیا کہ رسول مین کتاب و دین جدید و شرع جدید مشروط ہے جواب میرے نزدیک عطف گو موجب مغائرت سہی مگر نبی و رسول مین فرق مشکل ہے اس لیے

کہ بیان ایمان مین صرف (رُسُلِہٖ) وارد ہے اب ایمان بالانبیا کہان گیا اور تلک الرسل اشارہ
ہے حضرات مذکورین پر قطعاً اور غیر مذکورین پر حکماً وظناً لیکن انمین بہت وہ ہین کہ صاحب
دین وکتاب جدید نہین لیس یہ تکرار خواہ بغرض تاکید ہے - خواہ جامع ہے معنی لغوی و اصطلاحی
کی یعنے پیغام رسان ازجانب حق ہو یا دانشمند با علم وخبر واعظ و ناصح - خواہ مغائرت اثر مین
ہے یعنے وہ بات جو کہی جاے بیان اجتہاد وحکمت مین ہو یا امر تبلیغ رسالت مین - اور تنہا جو
حدیث مین مروی ہوا اصولاً اعتقاد اُنہ قابل بحث و اعتماد ہے نہ یہ فرق لازم و داخل اعتقاد
اور جائز ہے کہ عطف تفسیری و فرق نبی و رسول لفظی ہو **بحث** مفسرین آیت کو حضور پر
محمول کرکے روایت کرتے ہین **معالم** ایک دن حضور قریش کی محفل مین رونق افروز تھے پھر
سورۂ نجم کی تلاوت کرنے لگے جب یہ آیت پڑھی اَفَرَاَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ
الاُخرٰی شیطان نے آپکی زبان پر ڈال دیا اور لوگون نے سنا تِلْکَ الغرانیق العلی وان شفاعتھن
لترتجیٰ یہ بت بلند رتبہ ہین اور انکی شفاعت امید کی گئی ہے مشرک یہ سنکر بہت خوش ہوے
اور آپس مین کہنے لگے کہ خالق رزاق مارنے جلانے والا تو ہم بھی اللہ ہی کو جانتے ہین بتون کو صرف
شفیع ومعظم مانتے ہین اوسکا آج ہمارے اور مسلمانون کے درمیان مین فیصلہ ہوگیا - پھر ختم
سورہ پر آپکے ساتھ تمام مشرکون نے سجدہ کیا صرف ولید اور سعید بن العاص جو نہایت بڈھے
تھے اونھون نے مشت خاک اوٹھائی اور اوسپر کچھ سر جھکا کر سجدہ کرلیا - صبح ہوئی تو جبریل آئے
اور کہا آپ نے خلاف منزل تلاوت کی اور قصہ بیان کیا آپ نہایت محزون وخائف ہوے
اطمینان کے لیے یہ آیت اوتری پھر جب کفار کو معلوم ہوا نہایت غضبناک و نادم ہوے -
ف ہر چند آیت مین وہ دلائل موجود ہین جنسے اس قصہ تک نوبت نہین آسکتی مگر چونکہ بعض تفاسیر
مین مروی ہے مناسب ہوا کہ دونون طریقون سے جواب دین پس **طریق اول** ہم نہین
تسلیم کرتے کہ یہ واقعہ گذرا اور شیطان کو آپکی زبان مقدس پر تصرف حاصل ہوا اور دلیلین
اسکی متعدد ہین ۱ (**قرآن**) ۱ اس آیت سے ہمارے حضور کو تعلق نہین یہ اگلے پیغمبرون کا
مذکور ہے کلمۂ (قبلک) شاہد عدل ہے (۲) اگر ہو بھی تو یہ وسواس شیطانی پیغمبر کے کلام نفسانی
مین ہے نہ تبلیغ رسالت وقراءت قرآنی مین جیسا کہ کلمۂ تمنی و امنیہ سے ظاہر ہے اس لیے
کہ گو معنے تمنی کے قراءت ہون مگر لحاظ آرزو وتمنا سے قلب لازم ہے حالانکہ ادائے رسالت
اور قرآن کی تلاوت مین تمنا کا ذکر ہی نہین (۳) اگر ایسا ہوا ہوتا تو ضرور تھا کہ عفو ومغفرت کا

بھی اشارہ ہوتا جیساکہ اسارای بدر و اجابت رجوع ﷺ منافقین وغیرہ مین ہوا - اور یہ امر کہ دوسرے انبیا پر آپکا قیاس ہونا چاہیئے - صحیح نہین اس لیے کہ ایک تو قیاس کی ضرورت ہی کیا اور ہو بھی تو ضرور ہے کہ مقیس مقیس علیہ سے مساوی یا قوی ہو یعنے اگر حکم متضمن معنے قبح ہے تو مقیس مین قبح زیادہ یا مساوی ہو اور اگر متضمن معنے حسن ہے تو مقیس احسن یا مساوی ہو اور یہ قصہ متضمن ہے معنے قبح کو اور ہمارے حضور خیر البشر افضل الانبیا ہین بس قیاس مع الفارق اور حکم باطل ہے (۴) اسی سورۂ نجم مین تین امر مبطل قصہ ہذا ہین ۱ وہ آیتین جنمین آپکا نفس وشیطان کے غلط سے محفوظ و بری ہونا مذکور ہے - وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى ۲ خاص اُسی مقام پر بتون کی مذمت اور ابطال ۳ کلام باری تعالی مین تناقض کہ ابھی بتون کی مذمت تھی اور ابھی اسقدر تعلی ابھی پیغمبر معصوم تھا ابھی ماخوذ پھر ایسا کمزور کلام اُس مجمع فصحا مین جنکے سکے مغرب سے مشرق تک بیٹھے ہین مقبول ہو سکتا ہے (۴) آیات متفرقہ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین اگر پیغمبر ہماری نسبت کوئی خلاف بات کہے تو پکڑ لین ہم اُسے قوت سے اور رگ کاٹ ڈالین - (۵) قل ما یکون لی ان ابدلہ کہہ میری کیا مجال کہ قرآن کو بدل دون - ثم علینا بیانہ ہمارے ذمے ہے قرآن کا بیان کروا دینا - وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ہم اُسکے محافظ ہین إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ تجکو میرے بندون پر غلبہ نہین وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اللہ تجھے مخلوق سے بچاتا ہے پھر یہ تمام دعوے اور یہ کمزوری کہ عین ادائے امر رسالت اور قرآن کی تلاوت مین شیطان دخیل ہو اور ایسا دخیل کہ جو چاہے زبان سے نکلوا دے ۲ (حدیث) کہا ابن کثیر نے اسکی کوئی روایت مرفوع نہین اور امام رازی اور صاحب خازن نے کہا کہ یہ قصہ کچھ نہین - اور تضعیف کی اسکی محققین نے اور نہین پایا گیا صحاح مشہور مین ۲ فرمایا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِي شیطان میری صورت نہین بنا سکتا اور ظاہر ہے کہ تشبیہ صوری جو گوشت پوست سے متعلق ہے تشبیہ نبوت سے فائق یا برابر نہین ہو سکتی اُسمین توحید ان ضرر نہ تھا اور یہ عام فساد کی بنا ہے ۳

(دلالت اجماع) عصمت انبیا و تحفظ قرآن متفق علیہ ہے اور اس سے بھی بڑھکر کوئی خطا ہوگی کہ پیغمبر سے بتون کی ثنا اور وہ ثنا جو فارق ہے ایمان وکفر مین سرزد ہو اور کس حالت مین بحالت ادائے رسالت اور کسطرح اللہ کے کلام کی ضمن مین - ایسا تو کبھی ہو نہین سکتا ہے بالاتفاق ثابت کہ پیغمبر کا قول و فعل بلا تردد و توقف و انتظار واجب الاعتقاد واجب العمل ہے

لیکن ایسی آمیزش کے ساتھ کب اطمینان ہوسکتا ہے اور یہ جواب کہ جسطرح خطاے اجتہادی جایز ہے اور اصلاح اوسکی متعاقب ہی محض لغو ہے اس لیے کہ وہ خطا جزئیات مین ہوتی ہی جسکا اصلاح بھی جائز ہے اور یہ خطا اصول مین ہی یہان یہ کسی طرح خطا عذر نہین اور وہ خطا مجتہد اپنے طرف منسوب کرتا ہی اور اسمین اتہام ہے حضرت باری تعالی پر اور اوسکی اصلاح قبل فساد وحاجت ہوجاتی ہے اور یہان بعد شیوع کامل واستقرار باطل اطلاع ہوئی جیساکہ اسی قصے مین مذکور ہے کہ مہاجرین یمن نے یہ خبر سُنی اور بامید امن وصلح قصد مکہ کیا آپہونچے تھے کہ امر واقعہ سنا اور روایس گیے - ۴ - (قیاس) قرآن کا محفوظ رکھنا اسی لیے ہے کہ امن وعصمت وصلاحیت وجوب عمل واطمینان حاصل ہو اور یہی وصف پیغمبرین بدرجۂ اولے مطلوب ہے ۵ (عادت) یہ امر مسموع نہین ہوا کہ شیطان کسی کی زبان سے جو چاہے کہلوادے ورنہ صدہا ایسے حادثے سنے جاتے بلکہ شیطان کو اس تلبیس کی اُن مقامون پر زیادہ ضرورت ہی جہان سائل یا سامعین پھر باہم نہ مل سکین کہ ارتفاع شبہ وخطا ہوسکے ۶ (عقل) جبکہ غیر نبی مین ایسا خلط نہین سنا گیا اور کتب دین وغیرہ مین ملعون کو دست اندازی کی مجال نہوئی تو نبی معصوم پر دست اندازی غیر ممکن ہے اور یہ آواز اگر سب نے سُنی تھی تو کیون نہ مومنین نے حضور سے استفسار کیا جیساکہ مروی ہے کہ آپنے نماز پڑھائی اور دو ہی رکعتون پر سلام کیا تو ذوالیدین نے کہا نماز کم ہوگئی یا آپنے سہو فرمایا ارشاد ہوا کچھ نہین ہوا ذوالیدین نے پھر کہا ایک بات تو ضرور ہوئی ہے آخرکار آپنے دوسرون سے دریافت کرکے نماز تمام اور سجدہ سہو ادا کیا جب نماز مین اسقدر اہتمام ہوا تو عقائد مین سکوت کیونکر ممکن تھا اور اگر صرف مشرکین نے سنا تو مومنین نے کیون نہ اُنکی تکذیب کی بے سنی بات پر کیون اُنکی باتین سنین اور خاموش رہے پس یہ تمام دلائل قطعیہ تصدیق روایت سے انکار کرتے ہین تاویل ہوسکتا ہے کہ ہم فعل القی کا مفعول غیر مذکور مانین اور معنے یون کہین کہ جب کسی نبی نے بات کی تو شیطان نے اوسکی بات مین اپنی طرف قلوب اہل زیغ مین القا کیا یعنے اوکھین مطلب قول پیغمبر کا دوسرے طور پر نظر آیا جیساکہ تمام اہل ہوی واصحاب زیغ تاویل آیات واحادیث کرکے آپکو مدعی حق قرار دیتے ہین تو اللہ تعالی القاے شیطان کو منسوخ کردیتا ہے یعنے اونکے تاویل باطل وغیر مقبول ہوجایا کرتی ہے اور اہل حق غالب رہتے ہین پھر اللہ تعالی اپنی آیات اور ارادات کو قلوب مومنین مین محکم و منقش کردیتا ہے اور تائید میری اس قول کی اگلی آیت مین موجود ہے فرمایا کہ القاے شیطان کو قلوب مرضی والغوس اہل ہوئی مین موجب فتنہ بنادیتی ہین بیشک ظالم وضال تو خلاف بعید اور قرب حق

ہو مدد یا کرتے ہین بکار فرمایا تاکہ اس القاد ابطال سے اہل علم جان لین کہ یہ حق ادر جانب اللہ
سے ہے استحکام و عدہ تنسیخ کیون ہوئی تو وہ اوس امر ثابت و مستحکم پر ایمان لاتے ہین جیسے انتیون پر نظر
کرنے سے وہ تمام تار پود جو ارباب طعن نے بنایا ہے درہم برہم ہوا جاتا ہے **طریق دوم**
اور اگر ہم مان لین کہ ایسا ہوا تو جبکہ خود پیغمبر نے یہ بات نہین کہی اور کوئی نیت و عزم و فعل آپکا
نہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے معاً شیطان کے تار و پود کو باطل کردیا تسلط شیطانی و قایم ہونے پایا پس
کوئی مضایقہ نہین ہی اور وہ آیات جنمین عصمت کا مذکور ہے قول و فعل پیغمبر سے متعلق ہین تلبیس
شیطان سے بحث آنحضرت کی نسبت تو جواب ہوگئے گروہ سے انبیا کے بھی تلبیس کا ثبوت ظاہر
ہے **جواب** ١ ہم یہ نہین مانتے کہ یہ خبر ہے واقعات انبیا سے بلکہ حفظ و عصمت انبیا کا بیان ہے کہ
اگر شیطان ایسا چاہتا یا جب شیطان نے ایسا کیا ہم نے باطل کردیا تاکہ اوسکا اثر مترتب نہونے پائے
اور جسطرح حضرت یوسفؑ کا عزم مجرد مانع عصمت نہوا ایسے ہی شیطان کا خلط مجرد بدون تاثیر و قیام
کے مضر نہین ٢ اگر یہ مانا جاے کہ بیان واقعۂ انبیا ہے اور ایسے خلط ہوے ہین تو جواب واضح یہ ہے
کہ ایسا امر نبوت و رسالت مین نہین ہوا بلکہ معمولی دنیاوی اقوال یا جزئیات کے قیاس و اجتہاد مین
کچھ غلط و خلط ہوا وہ بھی مٹا دیا گیا اور یہ امر اہل کلام کے نزدیک ثابت ہے کہ انبیا سے اجتہاد مین خطا
ہو سکتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اصلاح معاً فرماتا ہے **وہم** حضرت سلیمان کی صورت مین عفریت کا ظہور اور ایک
وقت تک تمام تصرف ثابت ہین **دفع** یہ متعلق بامر نبوت نہ تھا اور حفظ و عصمت صرف موجبات رسالت
مین ضرور ہے **مسئلہ** سواے پیغمبر کے کسی کا قول یا فعل بلا دلیل قابل تقلید نہین اس لیے کہ ١ یہ امتیاز
کہ یہ امر تمناے خفیۂ نفس سے ہے یا مجرد للہیت سے مشکل ہے ٢ بلکہ نبی کے اجتہاد اور راے مین تلبیس
ممکن ہوئی تو غیر نبی مین بدرجہ اولیٰ ممکن ہے مگر نبی کی خطا کی اصلاح موعود و بذریعۂ وحی معمول و
مرجو تھی اور غیر مین ایسا نہین پس کوئی ایسی دلیل ہے کہ اس وہم سے نجات دے ضرور ہی پس اولیا ے معتبر کے
اقوال تین قسم پر ہین ١ خطا بر دلیل قایم اسوقت بلا ملامت غیر مقبول ٢ صواب بر دلیل قایم ہو اب اتباع مین برکت
زائد ہے ٣ نہ خطا بر دلیل ہو نہ صواب بر ایسے امور اگرچہ موجب ثواب نہون مگر ذرایع خیر و برکات و حصول مراد و سعادت مین

لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ

تاکہ بنا دے اوسے کہ ڈالا شیطان نے فتنہ واسطے انکے کہ دلون مین انکے بیماری ہے اور انکے لیے کہ سخت ہین دل اونکے

شیطانی کو موجب آزمایش دلون مین کفر و نفاق کا	وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۙ اور بیشک ظالم ہر آئینہ خلاف بعید مین ہین	تاکہ بنا دے القاے و لغزش انکے لیے جیسے

مرض ہے وہ اس وسوسہ کو اختیار کرتے ہیں یا ایسی باتوں پر شبہات و مطاعن قائم کرتے ہیں اور
پیغمبروں سے انکار کے وجوہ نکال لیتے ہیں) اور بیشک ظالم یعنے یہی حد انصاف و تحقیق سے بڑھجانے
والے ایسے خلاف میں ہیں جو راہ راست سے دور ہے (اسمیں بیان ہے تاثیر وسوسۂ شیطان کا)

وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ فَتُخْبِتَ
اور تاکہ جان لیں جو دیے گئے علم کہ یہ حق ہے رب سے تیرے پس ایمان لائیں ساتھ اسکے پس عاجزی کریں

لَهُ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝
اسکیلیے دل انکے اور بیشک اللہ راہنما ہے انکا جو ایمان لائے طرف راہ راست کے

اور تاکہ اہل علم جان لیں کہ یہ ناسخ حق ہے پروردگار کے پاس سے پھر اس پر جو ثابت و محکم کیا گیا ہے
ایمان لائیں تو انکے دل تھلیں و نرم ہو جائیں اور اپنا تجبر ظاہر کریں اس حکم کے لیے اور قبول کریں
اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو راہ راست کیطرف ہادی ہے (اسمیں بیان ہے فائدۂ نسخ کا) یعنے منافق منکر
اور سست ایمان تو وساوس شیطانی کے معتقد یا اسکی وجہ سے مردود و معترض بنجاتے ہیں اور
راہ سے بہت دور بھٹک جاتے ہیں اور اہل علم اسی نسخ و امر محکم کو حق جانکر اسے قبول کرتے ہیں اور
اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو راہ راست یعنے جنت یا سبیل رضا و قبول و تقویٰ کیطرف رہنما ہے۔

وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ
اور ہمیشہ رہینگے جو کافر ہوے شک میں یہانتک کہ آئے انکو قیامت دفعتہ یا

يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ
آجاے انپر عذاب دن آخر کا

عقیم بانجھ وہ عورت جس کے بچہ پیدا نہ ہوتا ہو یہاں کنایہ ہے روز قیامت سے کہ بعد اسکے کوئی دن نہیں
یعنے کافر ہمیشہ شک میں رہیں گے اور امر حق نہ پائیں گے یہانتک کہ دفعتہ قیامت آجائے یا قیامت
کا عذاب انپر واقع ہو تو بمعاینۂ ہول قیامت یا بادراک تلخی عذاب یہ تمام شک انکے دور ہو جائینگی
آنکھ کھل جائیگی صورت حقیقت نظر آئیگی عقیم بانجھ اور روز قیامت جس کے بعد سلسلۂ دنیا منقطع ہے۔

الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي
بادشاہی آج اللہ ہی کی ہے تاکہ حکم کرے ان میں بیچ جو ایمان لائے اور کئیں نیکیاں بیچ

جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ ع ۹/۱۴
باغوں میں نعمت کے اور جو کافر ہوے اور جھٹلایا آیتوں کو ہماری وہی ہیں واسطے انکے عذاب ذلیل کرنیوالا

آج یعنے قیامت کے دن بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے وہ مجازی و اعتباری حکومت جو دوسرون

کی طرف دنیا مین منسوب ہے یہ بھی نہ رہیگی تا کہ اللہ تعالیٰ درمیان مین اپنے بندون کے حکم کریگا اُسکے اجمالاً تفصیل یہ ہے) جو ایمان لائے اور نیک کام کیے وہ نعمت والے باغون مین رہینگے اور جنھون نے کفر کیا اور اللہ کی آیتون کو جھٹلایا وہی ذلت کے عذاب مین ہونگے **ف** مروی ہے کہ بعد نفخ جب سب فنا ہو جائیگا اور سوائے ذات ذوالجلال کچھ باقی نہ رہیگا ارشاد ہوگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ آج بادشاہت کس کی ہے۔ ہے کون جو جواب دے خود فرمائیگا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اللہ کا ملک ہے جو زبردست ہے بعد ذکر عوام مومنین و اہل بہشت کے بعض خواص کا ذکر فرمایا۔

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَ

اور جنھون نے ہجرت کی راہ مین اللہ کی پھر قتل کیے گئے اور مر گئے البتہ دیگا اُن کو اللہ رزق اچھا اور

إِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُدْخَلًا يَرْضَوْنَهُ ۗ وَإِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ ۝

بیشک اللہ وہی اچھا رزق دینے والا ہے البتہ داخل کریگا ہم اونکو ایسی جگہ کہ پسند کرینگے اُسے اور بیشک اللہ دانا بردبار ہے

جنھون نے اللہ کی راہ مین ہجرت کی (یعنے خواہ بخوف شر کفار و منع شعائر اسلام گھر چھوڑا خواہ اس لیے کہ دوسری جگہ خدا پرستی کا عمدہ موقع ملیگا ترک وطن کیا) پھر مارے گئے دشمنون کے ہاتھ سے یا مر گئے (عام ہے راحت سے مرین یا مصائب سے) البتہ اللہ تعالیٰ اونکو رزق حسن یعنے نعمائے بہشت ولذات جنت عطا فرمائیگا اور بیشک اللہ اچھا ہے سب رزق دینے والون سے ہر آئینہ ہم اونکو جنت کے اُن بلند مقامون مین داخل کرینگے جن سے وہ خوش ہون اور پسند کرین اور اللہ تعالیٰ دانا بردبار ہے **ف** ہجرت کا ثواب مصیبت و مظالم پر موقوف نہین پس قتل اشارہ ہے مظالم و مصائب سے اور موت اشارہ ہے اس سے کہ باقی عمر براحت بسر کی پھر وقت پر مرے **یرضون** مین ایک عجیب وعدہ ہے کہ اے وطن چھوڑنے والو اب تمکو اجازت ہے جہان چاہو جاؤ یا جو مانگو پاؤ **لطیفہ** جب مٹی کا گھر بقید چھوڑنیکا یہ انعام ہوا اور عزیز و احباب بے وفا مرا یا عذر کے ترک پر یہ وعدے ہون تو وطن ہستی و دار جسم کے مہاجر اور شہوات نفسانی ولذات فانی کے تارک کس مقام پر ہونگے طالب کی ہمت اور طلب کی وسعت مطلوب ہی اور بات یہ ہے کہ ترک نہین ہوتا مگر بعد ثبوت احتیاس جنکو گھر بار اہل و عیال و دوست و احباب لذات نفس راحت جسم عزیز تھی انکو اسی جنس کے بدلے انسے ہزارہا درجہ بہتر عطا ہونگے جو تصور میں ... درو جو اس لذت و سرور۔ اور جو ان سبھانے والی لذتون پر نظر نہ ڈالتے تھے وہ نہ چھوٹینگے مگر خود ہی اور نہ طلب کرین گے مگر خدا ایسِ اُنکے لیے دیدار ہی اور حضور

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۗ إِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ۝

یہ اور جس نے عذاب کیا مثل اُسکے کہ عذاب کیا گیا ساتھ اُسکے پھر سرکشی کی گئی اُسپر البتہ مدد کریگا اُسکی اللہ بیشک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے

وعدہ انعام تو وہ تھا اور تمہارے مصائب پر حکم انتقام یہ ہے کہ جس نے کسی سے عوض اُس تکلیف کا لیا جو اُسے دی گئی تھی پھر اس عوض لینے سے اُس پر بغاوت و تعدی کی گئی جس سے عوض لیا تھا یا اُسکے دشمنوں نے اس پر پھر دست اندازی کی تو اللہ تعالیٰ اس عوض لینے والے کی ضرور مدد کریگا اس لیے کہ وہ اول بھی مظلوم تھا اور اب بھی مظلوم ہوا اور انتقام لینے مین ظالم نہ تھا یہ آیت خواہ ماقبل بعید یعنے (اُذِنَ لِلَّذِیْنَ الخ) سے متعلق ہے یا قریب یعنے (قُتِلُوْا الخ) سے متعلق ہے یعنے اے گروہ مہاجر اگر تم اپنے مصائب کا عوض کفار اشرار سے لو تو تم پر کوئی الزام نہین اور وہ اگر تم سے مقابلہ کرین تو ہم تمہارے ساتھ ہین چونکہ انتقام مین مماثلت کی قید تھی اور یہ امر متعذر تھا فرمایا اگر سہو یا نافہمی سے کچھ بیشی کمی ہو جائے گی تو ہم معاف کرنے والے گناہ چھپانے والے بھی ہین یا یہ کہ اگر صبر کرو گے تو یہ عفو ہمارے اخلاق سے ہے اجر جمیل پاؤ گے پس یہ ترغیب ہے عفو پر اور تسکین ہے انتقام پر ف آیت مین قصاص و انتقام کے متعلق مسائل ہین ۱ انتقام و قصاص مین مماثلت شرط ہی ہے ۲ منتقم کو زبان یا ہاتھ سے ایذا رسانی او ملامت ممنوع ہی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اُسکے خلاف وعدۂ نصرت فرما رہا ہے اقتباس اسی بنا پر کہا ہمارے علماے حنفیہ نے کہ قصاص بے مرد و عورت و کافر و مسلم سب مین تاکہ مماثلت پائی جائے اور جان کو جان پر کوئی امتیاز نہین اور نہین قصاص اُن زخموں مین جن مین مساوات متعذر ہو جیسے آنکھ نکال لینا ہڈی توڑنا ان مین دیت ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ۝

یہ اسلیے ہے کہ اللہ داخل کرتا ہے رات دن مین اور داخل کرتا ہے دن رات مین اور بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے

یہ یعنے وعدۂ نصر اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ تغیرات پر قادر ہر امر پر غالب ہے رات کو دن مین اور دن کو رات مین داخل کرتا ہے ہر فریاد سنتا ہے ہر حال کو دیکھتا ہے پس جبکہ اجتماع ضدین پر قادر ہے تو کیا غالب کو مغلوب اور مغلوب کو غالب نہین کر سکتا

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِىُّ الْكَبِيْرُ۝

یہ اسلیے ہے کہ اللہ وہی حق ہے اور بیشک جسے پکارتے ہو سواے اُسکے وہ باطل ہے اور بیشک اللہ وہی برتر اور بزرگ ہے

یہ اس لیے ہے کہ حق اللہ ہی ہے اور جنکو اُسکے سوا پکارتے ہو یہ سب باطل ہین اور اللہ برتر ہے اور بزرگ ہی

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ۝

کیا نہین دیکھا تو نے بیشک اللہ نے اُتارا آسمان سے پانی پھر ہو گئی زمین سرسبز بیشک اللہ لطیف ہے خبردار ہے

ع لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ۝

اُسی کے لیے وہ جو آسمانوں مین ہے اور جو زمین مین اور بیشک اللہ وہی غنی ہے تعریف کیا گیا

کیا تم نہین دیکھتے کہ اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا تو زمین سرسبز ہوگئی بیشک اللہ صاحب لطف ہے ہر امر نازک وخفی جانتا ہے خبردار ہے اُسی کی ملک ہے جو آسمانون مین ہے یا زمینون مین اور بیشک اللہ بے پرواہ ہے محمود ہے کسی کے مدح وذم کی اُسے ضرورت نہین

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ

کیا نہ دیکھا تونے بیشک اللہ نے مطیع کردیا تمہارا اُسکے زمین مین ہے اور کشتی کو جاری ہوتی ہے دریا مین حکم سے اُسکے اور روک رکھا ہے آسمان کو

اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اس سے کہ گر پڑے زمین پر مگر حکم سے اُسکے بیشک اللہ آدمیون پر مہربان رحیم ہے

کیا تو نے نہین دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ زمین مین ہے اور کشتی جو اُسکے حکم سے دریا مین روان ہوتی ہے تمہارا مطیع بنادیا اور آسمان کو روکے ہے کہ زمین پر گر نہ پڑین مگر اسی حکم سے بیشک اللہ آدمیون پر مہربان رحمت والا ہے **ف** معلوم ہوا کہ آسمان خواہ معلق ہے خواہ ایسی شے پر ہے جو روک نہ سکے جیسے کشتی مسئلہ آسمان کو حد نظر کہنا یا ایسا جوہر لطیف قرار دینا جس مین ثقل نہو ممنوع ہے اس لیے کہ گر پڑنا شان ہی ثقیل کی ہے اشارۃ النص معلوم

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۫ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۶

وہی ہے جسنے زندہ کیا تمکو پھر مار ڈالے گا تمکو پھر جلائیگا تمکو بیشک آدمی ناشکرا ہے

اللہ وہ ہے جس نے تمکو زندہ یعنے پیدا کیا پھر تمکو بیجان وفنا کردیگا پھر جلائیگا بیشک آدمی ناشکرا ہے

مراد انسان سے غافل وکافر بس ال عہد کا ہے۔

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ

ہر اُمت کے لیے ہمنے بنائی ایک عبادت وہ عبادت کرنے والے ہین اُسکی پس نہ جھگڑا کرین تجھ سے کام مین اور پکار تو طرف اپنے رب کے

اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ

بیشک تو ہدایت راست پر ہے

منسک وقت عبادت یا جائے عبادت یا ذبح یا شریعت یعنے ہر اُمت کے لیے ہم نے طریق عبادت معین کردیا وہ اُسپر چلنے والے تھے پس چاہیئے کہ آپ سے امر دین مین جھگڑا نہ کرین۔ اور آپ اپنے پروردگار کی طرف لوگون کو بلائین آپ ہدایت استوار پر ہین **خازن** آیت بدیل وبشر ویزید کے حق مین اوتری اونھون نے اصحاب رسول ؐ سے کہا کیا ہی کہ تم اپنے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور کھاتے ہو اور اللہ کا مارا ہوا نہین کھاتے۔ ارشاد ہوا طریق ذبح ہر گروہ کا دوسرا تھا تو آپ سے بھی امر ذبح مین جھگڑا نہ کرین۔ **کبیر** مراد اُمت سے یہود ونصاریٰ ہین اور اسمین شبہہ نہین کہ ان سب کے لیے ایک ایک شریعت تھی اور مسلمانون کے لیے بھی شریعت خاص ہے اسمین اینا اعتراض بیجا ہے **ف** مگر یہ دو تاویلین اصول سے موافق نہین

امر یہ ہے کہ قرآن مطلق ایسی خبرون سے مقید و مخصوص نہین ہوسکتا بس تاویل یہ ہے کہ ہم نے امت گروہ انسانی
منسک شریعت وطریق روش یعنی ہدایت کے لیے ایک طور تھا جس کے وہ پابند تھے اب ان موجودہ
لوگون کے لیے بھی ایک طریق ہے یعنی اسلام اسمین آپ سے کیون جھگڑتے ہین ۔ جعلنا یعنی خلقنا
و قدرنا یعنی ہر گروہ کے لیے ایک طور عبادت وطریق ذبح اللہ کیطرف سے معین تھا جسکی پابندی انکی شان و
ضرورت سے تھی خواہ وہ طریقہ عبادت انکے اعتقاد مین مسلم ہو یا نہ اور وہ اسکے پابند ہون یا نہ ۔ امت
یعنے جماعت انسان ہو یا کوئی اور یعنے ہر جماعت ونوع مخلوق کے لیے ایک طریق عبادت ہے جسکے وہ
پابند ہین جیسا کہ فرمایا کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ اور كُلٌّ لَهُ قَانِتُونَ اور يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
اور حاصل یہ ہے کہ جب ہر مخلوق یا ہر گروہ انسان یا ہر عصر کے آدمیون کے لیے ایک شریعت تھی اور وہ
اسکے تابع تھے تو آپ سے بھی امر دین مین منازعت خلاف داب مقبول و آئین معمول ہے ۔ اور یہ مراد ہرگز
نہین ہوسکتی کہ تمام ایک شریعت محمود وطریق ثواب پر تھے اس لیے کہ یہ مراد محکمات قرآنی و اخبار آسمانی کے
بالکل خلاف ہے کفار کا ذکر اور عذاب کا نزول بے محل ہوا جاتا ہے اور اس آیت مین بھی اسکے خلاف ہونے
کی طرف اشارہ ہے فرمایا آپ ہدایت مستقیم پر ہین تو ضرور ہے کہ آپکے منکر و مخالف خلاف پر ہون اب
عام خیریت و تمام ہدایت کہان رہی الامر مین لام عہد ہے یعنے امر دین یا امر ذبح یا لام استغراق ہی
یعنے کسی امر مین آپسے منازعت جایز نہین اور یہی اولی ہے اُدْعُ امر ۔ مدعو غیر مذکور اس سے عموم
ظاہر ہے تمام امتون کو راہ راست کیطرف بلاے اور یہ دلیل ہے رسالت عامہ کی ۔

وَإِن جَادَلُوكَ فَقُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ اللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيمَا

اور اگر جھگڑا کرین تجھسے تو کہہ اللہ خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو اللہ حکم کریگا تم مین دن قیامت کے اُس مین

اور پھر بھی آپسے جدال و نزع کرین تو آپ کہدیجیے اللہ خوب جانتا ہے جو تم کر رہے ہو اللہ تعالی

كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝

کہ تھے تم اُس مین اختلاف کرتے

قیامت مین اسکا فیصلہ کر دیگا جسمین آج تم اختلاف کر رہے ہو مسئلہ مناظرہ جایز تو ہے
مگر نہ اسقدر کہ سخن پروری اور تعصب کی نوبت آئے بس بقدر ضرورت مختصر جواب
دیکر اپنے کام مین مشغول ہو جائے ف یہ آیتین قبل نزول حکم جہاد و قتال کے ہین
اسوقت سواے فہمایش اور کوئی بات نہ تھی

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّ ذٰلِكَ فِي كِتٰبٍ

کیا نہ جانا تو نے بیشک اللہ جانتا ہے جو آسمانون مین ہے اور زمین مین بیشک یہ کتاب مین ہے

کیا تو نہیں جانتا بیشک اللہ جانتا ہے اُسے جو آسمان مین ہے اور زمین مین بیشک یہ علم کتاب

إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ

بیشک یہ اللہ پر آسان ہے

یعنے لوح محفوظ مین ہے بیشک یہ اللہ پر آسان ہے۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُم بِهِ عِلْمٌ وَمَا

اور پوجتے ہین غیر کو اللہ کے اُسے کہ نہین اوتاری اسکی سند اور جسکی انکو خبر نہین

اللہ کے سوا اُسے پوجتے ہین جس کے لیے نہ کوئی حجت آسمان سے اوتاری گئی نہ انکے پاس خود کوئی

لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ

واسطے ظالمون کے کوئی مددگار

علم ہے اور ظالمون یعنے مشرکون کا کوئی مددگار نہین۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنكَرَ يَكَادُونَ

اور جب پڑھی جاتی ہین اُنپر آیتین ہماری ظاہر جان لے تو منہ پر اونکے جو کافر ہوئے ناخوشی قریب ہے

يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكُمُ النَّارُ

کہ حملہ کرین اُنپر جو پڑھتے ہین اُنپر آیتین ہماری کہدے کیا خبر دون مین تمکو ساتھ برائی کے زیادہ اس سے آگ

اور جب پڑھی جاتی ہین اُنپر ہماری کھلی کھلی آیتین تو کفار کے چہرون پر مردنی چھاجاتی ہے اور ایسے خفا ہوتے ہین کہ

وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَبِئْسَ الْمَصِيرُ

وعدہ کیا اسکا اللہ نے اُن سے کہ کافر ہوئے اور بُرا ٹھکانا

گویا حملہ کرینگے اُنپر جو ہماری آیتین پڑھتے ہین آپ کہدیجیے مین تمکو اس سے یعنے اس رنج وملال سے جو توحید وقرآن کے سننے سے تمپر طاری ہوتا ہے بڑھکر اور بتادون وہ آگ ہے جسکا اللہ نے وعدہ کیا ہے کافرون سے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے یعنے تمکو دنیا مین یہ غصہ وغم ہے اور آخرت مین نار جہنم۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن

اے آدمیو ماری گئی ایک مثال تو سنو اُسے بیشک وہ جو پکارتے ہین غیر کو اللہ کے نہ

يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ

پیدا کرسکینگے مکھی اگرچہ جمع ہون واسطے اسکے اور اگر چھین لیجائے اُن سے مکھی کچھ نہ بچا سکینگے اُسے اُس سے

اے آدمیو تمھارے سمجھانے کو ایک مثال بیان کیجاتی ہے تم اُسے سنو یہ مشرک جنکو سوائے خدا کے پکارتے ہین

ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ

کمزور ہے طالب اور مطلوب

ایک مکھی بھی تو نہ بنا سکینگے اگرچہ اس کام کرنے کیلیے سب جمع ہوجائین اور اگر مکھی (جو ہماری مخلوق مین نہایت ذلیل حقیر ضعیف ہے) انکے سامنے سے کچھ لیجائے تو اوسے نہین بچا سکتے نہایت بودے ہین انکے طالب یعنے

بت پرست اور مطلوب بھی بت تھا ابن کثیر کما سدی نے طالب بت اور مطلوب مکھی - اور یہ دونون کمزور ہین -
ف اگر صرف بت پرست مخاطب ہین تو ظاہر ہے کہ بت مکھی کو بھی اڑا نہین سکتے اور اگر عموماً غیر بت پرست
مراد ہون تو وہم ہوتا ہے کہ کیون نہین شیاطین جنکو بعض مشرکین پکارتے ہین مکھی کو دور کر سکتے اور جواب
یہ ہے کہ دفع اونکی قدرت سے نہین اسمین بھی وہ محتاج اعانت الٰہی کے ہین مسئلہ سواے خدا کے
کسی مین خلق کی قدرت نہین اور مراد خلق سے بدون اصل و مادے کے پیدا کرنا ہی نہ ترکیب و ایجاد

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ط اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ہ

نہ قدر کی   اللہ کی حق قدر کرنے کا   بیشک اللہ زبردست غالب ہے

تم نے اللہ کی عظمت و یکتائی وعلوے شان کبریائی و
حقوق خدائی کی کچھ قدر نہ کی جیسا کرنا چاہیے تھا بیشک اللہ قوی ہے کوئی اس سے زبردست نہین - غالب
ہے جو چاہے کر ڈالے مغلوب و مجبور نہین ہوتا پھر ضعیف و مغلوب کے آگے سر جھکانا کیسی ناقدری ہے -
حق قدرہ سے یہ مراد نہین کہ سزاوار الوہیت و عظمت اندازہ و ادراک تم سے نہوا اس لیے کہ
اسمین بشر کیا کسی مخلوق پر الزام نہین سب عاجز و قاصر ہین بلکہ مراد وہ اندازہ ہے جو عبودیت کے
سزاوار ہے یعنے اسے واحد قادر مطلق خالق و رب جاننا البتہ اسمین جہل و قصور کرنا پورا
الزام ہے اور یہی مراد ہے **ف** اس شکایت کا عذر اگر کچھ ہو سکتا ہے تو حضرات صوفیہ سے کہ اگر آپ کو ناشناسی
کی شکایت ہی تو ہم نے شناسائی بھی بھلا دی نہ اپنی ہستی کی معرفت ہی نہ غیر کا امتیاز ایسون سے آپ کیا چاہتے ہین

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ط اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ہ

اللہ نے برگزیدہ کیے فرشتون سے رسول اور آدمیون سے بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے

اللہ ہی نے فرشتون سے بعض کو رسالت کے لیے برگزیدہ فرمایا جیسے اسرافیل و جبریل و میکائیل و
عزرائیل اور آدمیون سے ہزارہا پیغمبر ہوے وہ سنتا ہے اور دیکھتا ہے آیت مین دلالت ہے
کہ فرشتے اور انسان شرف رسالت سے مشرف مگر جن نہ انکی نفی ہے نہ ثبوت

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ط وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ہ

جانتا ہے جو سامنے انکے ہے اور پیچھے انکے اور طرف اللہ کے رجوع کرتے ہین کام

اللہ ان رسولون یا تمام مخلوق کے
سامنے کی بات جانتا ہے یعنے جو حال اون پر طاری ہے وہ جانتا ہے اور پیچھے کی بات جانتا ہے یعنے جو انکے
فنا کے بعد یا زمان آیندہ مین آنے والا ہے جانتا اور تمام امور کا مرجع اللہ ہی کیطرف ہے -

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ہ

اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور عبادت کرو رب کی اپنے اور کرو اچھائی تاکہ تم رستگار رہو

اے ایمان والو رکوع و سجود کرو یعنے نماز پڑھو عبادت و توحید پروردگار بجالاؤ اور وہ امر جو شرعاً محمود اور عقلاً محبوب ہو مثل صلۂ رحم وغیرہ کے کیا کرو اور انجام کار مرجع بجانب کردگار ہے ف گو فعل خیر ہر خیر کو شامل اور رکوع و سجود اُسمین داخل ہے پھر انکا ذکر بالتخصیص فرمایا کہ متروک و موخر نہونے پائے

وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ

اور سعی کرو طرف اللہ کے جو حق ہے اُسکی سعی کرنے کا پس اُسی نے برگزیدہ کیا تمکو اور نہ رکھی تمپر دین مین کوئی تنگی

اور سعی کرو طرف اللہ کے جو حق ہے اوسکی سعی کرنیکا پس اُسی نے برگزیدہ کیا تمکو اور نہ رکھی تم پر دین مین کوئی تنگی یعنے اللہ کے لیے سعی و کوشش و قتال کرو جو حق ہے سعی و کوشش کا اُسی اللہ نے تمکو برگزیدہ کیا اور دین مین سختی نہین چھوڑی معالم ابن عباس رضؓ نے کہا۔ (حق جہاد) پوری طاقت خرچ کرنا اور کسی ملامت کی پروا نہ کرنا۔ کہا قتادہ نے بہ نیت خالص عمل کرنا۔ کہا سدی نے وہ اطاعت جس کے بعد معصیت نہو۔ کہا عبد اللہ بن مبارک نے مجاہدۂ نفس۔ حضور نے بوقت مراجعت غزوۂ تبوک فرمایا جہاد اصغر سے جہاد اکبر کیطرف رجوع کرتے ہین ف اگلی آیت مین حق قدرہ اور یہان حق جہادہ فرمایا حالانکہ مخلوق عاجز کی کیا مجال کہ یہ کر سکے یا وہ ہان اگر کفار مخاطب ہین تو حق قدرہ سے اُنپر رد ظاہر ہے کہ اوسکا اندازہ غلط کیا اور محض ناقابل فانی کو اُسکا ہم پلہ بنایا اور فلسفہ پر رد خفی ہے کہ اُسکا اندازہ فانی حادث پر کرتے ہین باایہمہ عالی خیالی و تنزیہ وہ امور بھی قرار دیے جو شایان حضرت الوہیت نہ تھے یا یہ کہ اوسکی مخصوص عبادات مین دوسرون کو شریک نہ کرو تاکہ اوسکا علوی قدر سمجھا جائے اور اگر مومنین بھی مخاطب ہین تو دنیاے فانی کی ہوس بلکہ لذات بہشت کی تمنا اپنے آرزو کی تدبیر ہستی فانی کا تصور اوسکی قدردانی کے مانع ہین ؎ آنکس کہ ترا شناخت جانرا چہ کند + فرزند و عیال و خان و مان را چہ کند + دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی + دیوانۂ تو ہر دو جہان را چہ کند + اور (حق جہاد) یہ کہ قوت عزم و نیت قلب وتمنا و قوت جوارح و مال جمد اُسہوا گسیطرح غیر خدا کے لیے نہو اُسنے دیا اُسی کے نذر کیا ہم کچھ اور نہین کر سکتے تو کیا آپکو مٹانا بھی نہین آتا ؎ نہ ملا وہ تو آپ کھو نہ سکا + بے ہنر تجھ سے یہ بھی ہو نہ سکا + ف اور حق تو یہ ہے کہ حق قدر اللہ اور حق جہاد یہ ہے یا یہ ہے بندگی بجا تا ہے کہ کچھ اپنے لیے نہو یا سرا پا مٹجاتا ہے باقی خیریت۔ اجتباکم تمکو برگزیدہ و منتخب کیا اپنی عبادت یا خلافت یا علوم و اسرار و تقرب کے لیے یا اشارہ ہے اُس خطاب عام و تشریف خاص اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ کی طرف کہ ہماری امانت کوئی نہ اُٹھا سکا مگر انسان یا لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ کیطرف اور ہو سکتا ہے کہ یہ خطاب خاص ہو اُمت محمدی سے کہ ہم نے تمکو خیر اُمت بنایا حرج تنگی یعنے جو سختی اور

تنگی رکھے دینون مین بھی تم پر نہین فرمایا اللہ یرید بکم الیسر دین آسان ہے پس ان سب کا شکریہ یہی ہی کہ پوری
سعی کرو ف شریف احبار مضمون عدم حرج مین سخت تقاضی ہین کہ کیون نہین ہمارے ہور ہے
مقبول ہو یا مایوس و مہجور نہین ہر امر مین آسانی ہے نہ دقت و تنگی نہ مصیبت و پریشانی۔

مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ

دین تمہارے باپ ابراہیم کا اسنے نام رکھا تمہارا مسلمان پہلے سے اور اس قرآن مین کہ ہو

الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚۖ

رسول گواہ تم پر اور ہو تم گواہ آدمیون پر

لازم پکڑو دین اپنے باپ ابراہیم کا اسی نے تمہارا نام مسلمان رکھا پہلے سے اور اس قرآن مین بھی تاکہ
رسول تم پر گواہ بنے اور تم تمام آدمیون پر چونکہ آپکا دین دین ابراہیم سے اکثر متشابہ ہے لہذا ارشاد
ہوا کہ تم اسے لازم پکڑو ابیکم کہا بعض نے مخاطب عرب ہین باقی مسلمان تبعًا داخل ف اس
تخصیص کی کیا ضرورت ہے حضرت ابراہیم چونکہ ہمارے حضور کے باپ ہین اور ہم سب
مسلمانون کے لیے دعاے خیر کرنے والے لہذا مثل باپ کے مستحق تعظیم قرار پائے یا یہ کہ
معلم و شیخ وسیلۂ حیات جاودانی و تربیت روح و دل ہے اور باپ ذریعۂ حیات فانی و تربیت
آب و گل پس انبیا علیہم السلام آباے حقیقی ہین ہو کہا ابن کثیر نے کہ مراد اس سے اللہ تعالے
جیسا کہ فھو اجتباکم مین یعنے اسنے اگلی کتابون مین اور قرآن مین تمکو مسلمان کہا۔ اور کہا قتادہ
نے کہ (ہو) سے مراد ابراہیم ہین آپنے بوقت بناے کعبہ دعا کی تھی رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ
(یہ ذکر سابق ہے) وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ (یہ ذکر آخر ہے)۔ ہذا قرآن لیکون
یعنے یہ حکم لزوم دین یا تسمیہ اس لیے ہے کہ قیامت مین تم تمام آدمیون پر گواہ ہو اور تمہارے
پیغمبر تمہارا تذکیہ کرین تمہارے صدق کی شہادت دین تفصیل (صفحہ ۹۱) جلد اول

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ

پس قائم کرو نماز اور دو زکوۃ اور پنجہ مارو ساتھ اللہ کے

هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ۠ ع ۱۰

وہی مولی تمہارا ہے پس کیا اچھا مولی ہے اور کیا اچھا ہے مددگار

جبکہ تم تابع دین ابراہیم و مسلم ہوگئے تو فرض ہے کہ نماز پڑھو اور زکوۃ دو اور ہر امر مین اللہ پر
بھروسا رکھو نہ غیر منظور و مقصود ہو نہ ملجا و معبود

پارۂ ہیژدہم | قد افلح المؤمنون | سورۂ مومنون

تمہید دین ابراہیم علیہ السلام کی اتباع اور صوم و صلوٰۃ و زکوٰۃ کے احکام کے بعد انعامات مومنین کا مذکور فرمایا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اسکا نام سورۂ مومنون ہے اسمین عطیات و انعامات اہل ایمان و مصائب و فضائح کفار مذکور ہین اور مختلف طور سے منکرین کو نادم و ساکت کیا ہے نازل ہوئی مکے مین ایک سو اٹھارہ آیتین ہین دکبیر ایک سو انیس آیتین ہین (ابو سعود) ترمذی آپنے فرمایا مجھپر دس آیتین اتری ہین جو انپر عمل کریگا جنت مین داخل ہوگا پھر یہ سورت دس آیتون تک پڑھی

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ

بتحقیق رستگاری پائی ان ایمان والون نے کہ جو اپنی نماز مین ڈرنے والے ہین اور جو

هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ

امر عبث سے روگردان ہین اور وہ زکوٰۃ ادا کرنیوالے ہین اور وہ اپنی شرمگاہون کو

حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝

بچاتے ہین مگر بیبیون پر اپنی اور لونڈیون پر اپنی پس بیشک وہ نہین ملامت کیے گئے ہین

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ

پھر جسنے ڈھونڈھی سوائے اسکے وہی حد سے بڑھنے والے ہین۔ اور جو لوگ

لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝

اپنی امانتون کے اور وعدون کے رعایت کرنیوالے ہین اور جو لوگ نماز پر اپنی محافظت کرنیوالے ہین

حق سبحانہ تعالیٰ نے اس آیت مین سعادتمند و مقبول بندون کے وصف بیان فرمائے اور ابتدائے خطاب مین بغرض اظہار کمال رضا و نوازش سنا دیا کہ بیشک عذاب و مصائب سے رستگار ہوگئے۔ اپنی حاجتون مین کامیاب ہوئے وہ ایمان والے جو اپنی نماز مین خشوع و خضوع کرتے ہین معالم کہا حسن نے مراد خشوع سے خوف ہے۔ کہا مقاتل نے تواضع و فروتنی۔ کہا مجاہد نے آنکھین نیچی رکھنا اور ادھر ادھر نہ دیکھنا آواز نرم و حزین کرنا کہا سعید بن جبیر نے ایسا محو ہو کر داہنے بائین کی تمیز نہ ہے کہا ام المومنین عائشہؓ نے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ نماز مین ادھر ادھر التفات شیطان کی چھینپ سے ہے۔ اور ابو ذرؓ نے حضورؐ سے روایت کی کہ لَا يَزَالُ اللّٰهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ مَا كَانَ فِيْ صَلَاتِهٖ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَاِذَا الْتَفَتَ اَعْرَضَ عَنْهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

ہمیشہ اپنے بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے اُسکی نماز کی جگہ پر جبتک بندہ اِدھر اُدھر ملتفت نہ ہوا اور جب کسی طرف التفات کیا حضرت حق سبحانہ تعالیٰ اعراض فرماتا ہے **ترغیب** عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ اَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَاِذَا الْتَفَتَ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ اِلٰى مَنْ تَلْتَفِتُ اِلٰى مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنِّي اَقْبِلْ اِلَيَّ فَاِذَا الْتَفَتَ الثَّانِيَةَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاِذَا الْتَفَتَ الثَّالِثَةَ صَرَفَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَجْهَهٗ عَنْهُ جابر نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی نماز کے لیئے کھڑا ہوتا ہے حق سبحانہ تعالیٰ اپنے وجہ شریف سے اُدھر متوجہ ہوتا ہے پھر جب نمازی اِدھر اُدھر متوجہ ہو تو فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے کدھر ملتفت ہوتا ہے کیا اُسکی طرف جو مجھسے تیرے حق مین بہتر ہے میری طرف منہ کر پھر دوبارہ جب وہ اِدھر اُدھر خیال بھٹکاتا ہے ایسے ہی فرماتا ہے تیسری بار حق سبحانہ تعالےٰ اپنا التفات اُودھر سے پھیر لیتا ہے **ف** اصل خشوع اُس خوف کا نام ہے جو انسانکی ہستی بھلا دے یا وہ ہیبت کبریائی جو تمام مخلوق کو مٹا دے یا وہ سرور حضور جو اسے جامۂ ہستی سے باہر کردے **غنیہ** یوسف بن عصام نے مسجد خراسان مین ایک بڑا حلقہ دیکھا پوچھا تو معلوم ہوا کہ حاتم ہین زہد و تصوف کا بیان کرتے ہین انھون نے سوال کیا کہ ادب نماز فرمایئے حاتم نے کہا ادب یہ ہے کہ حکم سے خدا کے کھڑا ہو اور چل ثواب کی امید پر اور نیت نماز سے داخل ہو اور تعظیم سے تکبیر کہہ اور قرارت سمجھ کے کر اور رکوع مین خشوع اور سجدے مین تواضع کر اور تشہد مین خلوص اور تسلیم مین امید رحمت کر۔ پھر یوسف نے کہا معرفت نماز کیا ہے فرمایا تصور کر کہ جنت داہنے جانب ناز و نعمت سے آراستہ دوزخ بائین جانب بشور و شر گویا تو پل صراط پر کھڑا ہے اور میزان عمل پیش نظر ہے اور تو حضرت جل و علی کے سامنے حاضر ہے۔ یوسف نے کہا آپ کتنے دنون سے ایسی نماز پڑھتے ہین حاتم بولے بیس برس سے یوسف نے اپنے اصحاب سے کہا اُٹھو اور پچاس برس کی نماز قضا کرو جو ایسے نہ تھی پھر کہا آپ کو یہ مسائل کہان سے معلوم ہوئے حاتم بولے ہمنے کتابون سے جو آپ ہمکو پڑھاتے اور سناتے ہین مگر وہ ایمان والے جو بیفائدہ باتون سے روگردان ہین جیساکہ حدیث مین وارد ہوا مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ مسلمان کے اسلام کی خوبی چھوڑ دینا ہے اس امر کا جو اسے فائدہ نہ دے اور قرآن مین وارد ہو وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا جب لغو پر گزرتے ہین تو کرامت دعفو و اعراض کرتے ہوئے۔ پھر لغو کے مراتب ہین ہر اعلی درجے والے کو ادنے درجے کا لفع لغو نعل ہے جو کام اہل ظاہر ثواب و نجات سمجھتے ہین انھین اہل دل بیہودہ ٹھہراتے ہین انکی نظر مین سوائے ذات حضرت باریتعالیٰ سب لغو ہے اور باقی کے علاوہ ہر فانی عبث ہے **نکتہ** اسلیئے فرمایا

مضمون اور تاار کون کہا اسیلئے کہ ہر انسان اپنے درجے مین کچھ نہ کچھ مبتلائے لغو ضرور ہے مسئلہ لغو فعل لغو نماز مین مکروہ ہے [illegible] وہ ایمان والے جو زکوۃ ادا کرتے ہین ترغیب فرمایا مَنْ اَدّٰی زکوٰۃ مَالِہٖ فَقَدْ ذَھَبَتْ عَنْہُ شَرُّہٗ [illegible] جسنے اپنے مال کی زکوۃ دی اُس سے بُرائیان اور بلائین اسکی دور ہو گئین [illegible] وہ ایمان والے [illegible] شرمگاہونکی محافظت کرتے ہین مگر اپنی ازواج اور لونڈیون سے اسیلئے کہ ان سے کوئی [illegible] اور شرعی لونڈیون سے مباشرت کرتے ہین [illegible] اسکے علاوہ تو وہ حد شرعی سے تجاوز کرنیوالے [illegible] جائز نہین پھر وہ شخص جو زنا سے بچا اُنہین شمار کیا گیا [illegible] آپنے فرمایا۔ اِلَّا مَنْ حَفِظَ فَرْجَہٗ فَلَہُ الْجَنَّۃُ [illegible] ایک روایت مین مَنْ سَلِمَ شَبَابُہٗ فَلَہُ الْجَنَّۃُ [illegible] جنت مین داخل ہوگا وہ ایمان والے [illegible] وصادق الوعد ہین ترغیب ابو سریرہؓ [illegible] فرمایا اَلْقُدْرِیُّ بِسِتٍّ اَکْفُلُ لَکُمْ بِالْجَنَّۃِ [illegible] جنت کا ضامن ہوتا ہون اصحاب نے عرض کی وہ کیا [illegible] الصلوٰۃ نماز [illegible] الزکوٰۃ زکوۃ دینا والامانۃ امانت داری والفرج شرمگاہ [illegible] واللسان زبان پرجہد کلمۂ نہ آنے دینا [illegible] وہ مومن [illegible] واجبات وفرائض کی رعایت جمعہ وجماعت کی پابندی [illegible] جنت عدن [illegible] فرمایا [illegible] کما قد افلح المومنون پھر ایسے بندون کے لیئے بشارت دائمی کی تصریح فرمائے۔

اُولٰٓئِکَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ

یہی لوگ ہین کہ وارث ہوتے ہین [illegible] وارث ہونے فردوس کے وہ اُس مین ہمیشہ رہینگے

یہی وارث ہین فردوس کے اُسمین ہمیشہ رہین گے میراث اسیلئے کہ جنت ابو البشر آدم کو عطا ہوچکی

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ ۚ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ

اور تحقیق بنایا ہمنے آدمیکو جوہر سے مٹی کے پھر بنایا ہمنے اُسے نطفہ

قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ۪ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا

جای قرار مضبوط یعنی رحم مین پھر بنایا ہمنے نطفے کو خون بستہ پھر بنایا خون بستہ کو پارۂ گوشت پھر بنایا ہمنے

مُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ

پارۂ گوشت کو ہڈی پھر بنایا ہڈیوں کو گوشت پھر بنایا اسے خلقت دوسری پس برکت والا ہے اللہ

اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ

اچھا بنانے والوں کا پھر تم بعد اسکے البتہ مرو گے پھر تم

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝

دن قیامت کے اٹھائے جاؤ گے

البتہ ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے بنایا پھر اسے نطفہ کر کے رحم میں رکھا پھر نطفہ سے علقہ اور علقہ سے

مضغہ اور مضغہ سے استخوان بنایا پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھا کر دوسری صورت میں پیدا کر دیا پس مبارک ہے اللہ جو سب سے

اچھا خالق ہے پھر تم بعد اس زندگی کے مرو گے پھر قیامت میں زندہ کئے جاؤ گے **انسان** اولاد آدم

جو نطفے سے مخلوق ہیں یا خود آدم ان کی مراد ہیں اور نطفہ تم تشبیہ ہے کہ اولاد آدم مٹی سے بعد ازاں انکی اولاد

اسی ترتیب سے پیدا ہوئی سلالۃ خلاصہ جو ہر کشیدہ **مشکوۃ** حضرت آدم علیہ السلام تمام زمین کی مٹی سے بنائے

گئے ہیں اسلئے انکی اولاد سرخ سپید سیاہ نرم سخت نیک وبد ہوتی ہے **علقہ** خون بستہ

مضغہ پارۂ گوشت مسلم ابن مسعود سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا نطفہ شکم مادر میں چالیس دن کے

بعد علقہ ہو کر پھر چالیس دن کے بعد گوشت بنتا ہے پھر چالیس دن کے بعد فرشتہ آ کر روح پھونکتا ہے اور اسکے

مقدار رزق مقدار عمر کیفیت عمل یہ کہ شقی وناری ہے یا سعید وجنتی لکھ دیتا ہے۔ اور اطبا کی

تحقیقات یہ ہے کہ جب نطفہ مرد وزن رحم میں مخلوط ہوا اور کوئی مانع پیش نہ آیا تو اسمیں چھ تغیر ہوتے ہیں

اول فوم مثل کف دوسرے چھ روز بعد اسمیں تین نقطے ظاہر ہوتے ہیں ایک دل کی جگہ دوسرا دماغ کے مقام پر

تیسرا جگر کے کیونکہ دل تمام ایمان کا جو ہر ہے اصلاح معاد متعلق ہے اور کبد طبخ غذا

مصلح معاش ہے اور دماغ مقام عقل ہے جو مدبر معاد و معاش ہے ۔ پھر چار دن بعد سرخ سرخ نقطے

ظاہر ہوتے ہیں اور سارا نطفہ عروق بنجاتے ہیں چھ دن میں علقہ ۔ بارہ دن میں مضغہ بلکہ اعضا متمائز

ہوتے ہیں اور صورت پیدا ہو کے قبول کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے ۔ پھر نو دن میں مراتب

تکمیل انشا کا ترتیب ہوتا ہے ۔ پھر چالیس دن میں تمام اعضا اور عروق وغیرہ اصل درست ہو کر

چھ ماہ تک برابر نمو ہوتا ہے پھر جب اللہ چاہتا ہے وضع حمل ہوتا ہے۔ مگر تعداد ایام مذکور امر ضروری

نہیں پھر تعلق تشبیہ کو مدت مذکور حدیث خلاف مدت طبیہ ہے مگر اس بنا پر کہ مدت ضروری

نہیں اشکال وارد نہ ہو گا **بحث** (خالقین) بصیغہ جمع وہم دلاتا ہے کہ اور بھی خالق ہوں **جواب**

اس قسم کی جمع عرب میں بکثرت منقول ہے اور ارادہ وجود ضروری نہیں بلکہ فرض ہر شئے کا ممکن ہے

جیسا کہ خود فرمایا اگر اللہ چاہتا تو ولد اختیار کرتا۔ اور آپ کہین اگر اللہ کے لیئے لڑکا ہوتا تو مین سب سے پہلے اسکی بندگی کرتا ایسے اگر خالق کثیرہ فرض ہی کیئے جائین تو اللہ تعالیٰ ان سب سے احسن و اکمل ہوگا اور اسمین شبہہ نہین کہ صورت انسانی سے حسین صورت کسی عالی نظر مصور کے بھی فرض و وہم و تصور مین آنا ممکن نہین پس اللہ کا تمام خالقین مفسرہ و مقدرہ سے بھی احسن ہونا ثابت ہو گیا

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ۝

اور بتحقیق بنائے ہمنے اوپر تمہارے سات طریق اور نہ تھے ہم پیدائش سے بیخبر

البتہ ہمنے سات طریق تمہارے اوپر پیدا کیے اور ہم خلق سے غافل نہین طرائق جمع طریق

کنایہ ہے آسمانون سے باعتبار راہ ملائک و ستارہ

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۝

اور اتارا ہمنے آسمان سے پانی اندازہ سے پھر ٹھہرا دیا ہمنے اُسے زمین پر اور ہم اسکے لیجانے پر قادر ہین

آسمان سے ہمنے پانی اتارا جسکا اندازہ معین ہے پھر زمین پر اُسے ٹھہرایا اور ہم اس پانی یا اسکے فوائد کے لیجانے اور سکھانے پر قادر ہین

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ

پھر پیدا کیے ہمنے واسطے تمہارے اس سے باغ خرمے اور انگورے تمہارے لیئے اسمین میوے ہین بہت

پھر اس پانی سے ہمنے تمہارے لیئے باغ خرمے اور انگور کے پیدا کیئے انمین بہت میوے ہین علاوہ انگور و خرما کے انمین سے کھاتے ہو تم

وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝

اور اُنہی سے تم کھاتے ہو تم

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ۝

اور درخت کے نکلتا ہے طور سینا سے اُگتا ہے کہ روغن اور سالن واسطے کھانیوالونکے

شجرہ سے مراد زیتون ہے۔ طور سینا کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ خواہ مضاف مضاف الیہ ہو (طور = پہاڑ سینا) یا کسر نام مقام یعنے پہاڑ سینا کا پھر اسم مرکب ہوگیا جیسے بعلبک اور یہ وہ پہاڑ ہے جسپر حضرت کلیم سے کلام ہوا تھا خازن سیناء بمعنے مبارک یا حسن۔ یا کثیر الشجر۔ اور کہا گیا ہر پہاڑ جسپر بیلدار درخت ہون۔ اور کہا گیا یہ سنا سے ہے بمعنے مرتفع کے صبغ رنگ اور یہان مراد ایسی شئے ہے جس روٹی رنگین ہو اور تر کر کے کھائی جائے حاصل اور درخت زیتون جو جبل مبارک یا کوہ پر شجر دار اُگتا ہے

اور اسمین سے تیل نکلتا ہے جسے روٹی کے ساتھ کھاتے ہین۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ

اور بیشک تمہارے لیئے چارپایون مین عبرت ہے پلاتے مین ہم تمکو اُس سے کہ بیچ پیٹون کے انکے اور تمہارے لیئے آنمین منافع بہت

[illegible]

بیشک تمھارے نصیحت ہے ہم

وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۙ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۝

اور اس سے کھاتے ہو اور انپیر اور کشتی پر لادے جاتے ہو

چارپایون مین تمکو انکے پیٹ کے

دودھ پلاتے ہین اور بہت سے نفع اسمین ہین اور تم اسمین سے کھاتے ہو اور ان چارپایون پر اور کشتی پر سوار کیے جاتے عبرت نصیحت یعنے ایک امر کو دیکھکر اسکے مثال پر دوسری قیاس کرنا ۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝

اور تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو انکی قوم کیطرف تو بولا اے قوم عبادت کرو اللہ کی نہین تمھارے لیے معبود سواے اسکے کیا نہین ڈرتے

ہمنے نوح کو انکی قوم کیطرف بھیجا تو نوح نے کہا اے لوگو اللہ کی توحید پرستش کرو تمھارے لیے اسکے سواے کوئی اور معبود نہین کیا تم نہین ڈرتے

فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيدُ أَن يَتَفَضَّلَ

تو کہا اس گروہ نے کہ کافر ہوئے قوم سے نوح کے نہین ہے مگر بشر مثل تمھارا چاہتا ہے کہ فضیلت ہووے

عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً مَّا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ۝ إِنْ هُوَ

تمپر اور اگر چاہتا اللہ البتہ اتارتا فرشتے نہین سنا ہمنے یہ باپون اپنے جو اگلے تھے نہین ہے یہ

تو اسکے جواب مین کہا جو کافر ہوئے

إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوا بِهِ حَتَّىٰ حِينٍ ۝

مگر ایک مرد اسکے ساتھ جنون ہے پس انتظار کرو اسکا ایک وقت تک ۔

اس گروہ نے قوم سے نوح کی

یہ نوح علیہ السلام نہین ہین مگر ایک آدمی جیسے تم ہو چاہتے ہین کہ پیغمبر بنکر تمپر فرق لیجا مین مقتدا اور پیشوا اسے قوم نبین اور اگر اللہ چاہتا تو کسی فرشتے کو کیون نہ بھیجتا جو ہماری طرح عجز دکسل مین آلودہ نہین ہمنے تو یہ بات اپنے اگلے باپ دادا سے نہین سنی راسیلئے کہ وہ کافر تھے منکر تھے) یہ نوح علیہ السلام نہین ہین مگر ایک آدمی ہین جنکو جنون ہو گیا ہے تو انکا ایک وقت تک انتظار کرو (یہانتک کہ مرجاتے)

نوح نے قوم کی یہ بیہودہ گویان عاجز و مایوس ہوگئے تو دعا کی

قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ۝

کہا اے رب مدد کر میری جسمین وہ مجھے جھٹلاتے ہین

دیکھین اور سمجھاتے سمجھاتے کہ اے پروردگار عالم جس امر

مین مجھے یہ لوگ جھٹلاتے ہین میری مدد کر حق غالب باطل نابود ہو جائے

فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا

پھر وحی کی ہمنے طرف اسکے کہ بنا کشتی پیش نظر ہمارے اور حکم سے ہمارے پھر جب آئے حکم ہمارا

وَفَارَ التَّنُّورُ ۙ فَاسْلُكْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ

اور جوش مارے تنور تو داخل کر اسمین ہر جوڑے والے سے دو اور اہل کو اپنے مگر وہ کہ سابق ہو

عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ ۝

قول انھین سے اور نہ خطاب کر تو مجھ سے ان لوگون مین کہ ظلم کیا بیشک وہ ڈوبنے والے ہین

پھر ہم نے بھیجا ہمنے نوح کیطرف یہ کہ بنا کشتی ہماری آنکھون کے سامنے ہمارے ارشاد و تعلیم سے پھر جب ہمارا حکم آجائے اور تنور جوش مارے تو سوار کر اس مین ہر جوڑے سے دو یعنے ایک نر ایک مادہ کشتی پر بٹھالے اور اپنے اہل کو بھی سوار کر مگر جو لوگ کہ ہو چکا ہے ان پر قول کفر و عذاب سابق یعنے روز ازل ہی سے ہو چکا انھین نہ بٹھالا اور ظالمونکے حق مین مجھ سے سفارش خطاب نکرنا وہ تو ڈوبنے والے ہین [illegible] یعنے ہمارے حضور و نگرانی مین یہ تاویل ہے اور یہ [illegible] مراد اللہ ہی جانے [illegible] تنور کہا حضرت علی نے کنایہ ہے صبح سے کہا ابن عباس نے [illegible] پانی [illegible] مکان بلند کہا حسن نے تنور سے یہی تنور مراد ہے جسمین روٹیان پکتی ہین یہ تنور آدم کا تھا نوح کو میراث مین ملا تھا اور اسی سے پانی ابلا تھا کہا سدی نے یہ تنور [illegible] کوفہ مین تھا اور کشتی نوح کی [illegible] اور تنور باب کندہ کے داہنے جانب تھا مقاتل نے کہا یہ تنور ملک شام مین ایک مقام عین وردہ مین تھا کہا ابن عباس نے تنور ہند مین تھا زوج ہر واحد جس کا مقابل ملحوظ ہو زوج ہے [illegible] اہل بیان [illegible] کافر ہوئے

فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

پھر جب برابر ہو تو اور وہ کہ ساتھ ہے تیرے کشتی پر تو کہہ تمام حمد ہے اللہ کے لیے جسنے نجات دی ہمکو قوم ظالم سے

پھر جب آپ اور آپکے ہمراہی کشتی پر اچھی طرح بیٹھ جائین تو کہین شکر و حمد ہے اللہ کا جسنے ان ظالمون سے ہمکو بچا لیا

وَقُلْ رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ وَإِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ۝

اور کہیے اے رب اتار ہمکو مکان مبارک مین اور تو اچھا اتارنے والا ہے بیشک اسمین البتہ نشانیان ہین اور یہ کہ تھے ہم آزمانیوالے

اور اے نوح تم دعا کرو کہ اے پروردگار ہم کو مبارک مقام پر اتار اور تو تمام اتارنے والون سے خیر ہے بیشک اس کشتی اور غرق و نجات مین تمکو قدرت کی نشانیان تھین اور ہم امتحان کرنیوالے تھے

ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ۝ فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ

پھر پیدا کی ہمنے بعد انکے جماعت دوسری پھر بھیجا ہمنے انھین رسول انہین سے کہ بندگی کرو اللہ کی

مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝

نہین واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اسکے کیا نہین ڈرتے

ع ۲ / ۱۰ بعد ہلاک کفار و نجات کشتی وغیرہ ہمنے حضرت نوح کے بعد دوسرے لوگ انکی اولاد سے پیدا کیے پھر ان پر انھین مین سے رسول بھیجے کہ اللہ کی بندگی اور توحید کرو تمھارے لیے کوئی معبود اسکے سوا نہین کیا تم اللہ سے نہین ڈرتے

وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

اور کہا سرداروں نے قوم سے اسکی جو کافر ہوئے اور جھٹلایا ملاقات کو آخرت کی اور دولت دی ہمنے انکو زندگی مین دنیا کی

مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ ○

نہین یہ مگر آدمی مثل تمہارے کھاتا ہے اُس سے کہ تم کھاتے ہو اُس سے اور پیتا ہے اس سے کہ تم پیتے ہو

اور کہا سرداران قوم کفار نے جو اللہ کے ملنے کو جھٹلاتے تھے یعنے بعث ونشر کے قائل نہ تھے اور دنیا مین

پیسے والے تھے یہ رسول تو ہمسا ایک آدمی ہے جو تم کھاتے ہو کھاتا ہے جو تم پیتے ہو پیتا ہے

وَلَئِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَخَاسِرُونَ ○ أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ

اور اگر اطاعت کروگے تم آدمی کی جو مثل ہے تمہارا بیشک تم اسوقت نقصان پانیوالے ہو کیا وعدہ کرتا ہے تم سے بیشک تم جبکہ مر گئے اور ہو گئے تم

اور اگر تمنے اپنے سے کسی آدمی کی اطاعت کرلی تو تم نقصان پانے والے ہو گئے کیا رسول

تُرَابًا وَعِظَامًا أَنَّكُمْ مُخْرَجُونَ ○

مٹی اور ہڈی بیشک تم نکلنے والے ہو

تم کو وعدہ دیتا ہے کہ جب تم مر جاؤگے اور مٹی اور ہڈی ہو جاؤگے پھر نکلوگے یعنے زندہ ہو جاؤگے ف اس امر پر تعجب کر کر ایسی باتین کرتے

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ○ إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ○

دور ہے دور ہے جو کچھ تم وعدہ کیے جاتے ہو نہین یہ مگر زندگی ہماری دنیا کی مرتے ہین ہم اور جیتے ہین ہم اور نہین ہم اٹھائے گئے

یعنے غیر ممکن اور بعید الوقوع ہے وہ بات جسکا تمسے وعدہ کیا جاتا ہے یہ کچھ نہین ہے مگر ہماری یہی دنیا وی زندگی مرتے ہین اور جیتے ہین - (اسی دنیا مین) اور ہم (بعد موت) نہ اُٹھائے جائینگے نہ جلائے جائینگے

یا یہ کہ ہم خود مرتے ہین اور اپنی اولاد کے ہونے سے زندہ ہوتے ہین یہی سلسلہ موت وزیست ہے

إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ○

نہین ہے یہ مگر ایک مرد کہ افترا کیا اللہ پر جھوٹ اور نہین ہم اسکے لیے ایمان لانے والے

یہ رسول ایک مرد ہے جسنے اللہ پر غلط افترا باندھا ہے یعنے یہ امر جو بدعوے رسالت بیان کرتا ہے

محض افترا ہے اور ہم اُسپر ایمان نہ لائینگے -

اس رسول نے بد دعا کی اور عرض کیا

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ○ قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ ○

کہا اے رب مدد کر ہماری جیسین جھٹلاتے ہین مجھے کہا تھوڑے زمانے مین البتہ ہو جائینگے شرمندہ

اے رب تو میری مدد کر اس امر مین کہ مجھے جھٹلاتے ہین کہا اللہ تعالے نے بجواب بد دعا پیغمبر کے تھوڑے زمانے مین یہ نادم وشرمندہ ہوئے جاتے ہین

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً ۚ فَبُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ○

پھر پکڑ لیا انکو چیخ نے حق پر پھر کر ڈالا ہمنے انکو پاش پاش پس ہلاکی ہے قوم ظالم کے لیے

پھر انکو چیخ کے عذاب نے پکڑ لیا امر حق پر پھر ہمنے انکو ریزہ ریزہ کر ڈالا بس ہلاکی ہو قوم ظالم کو
حق سے یا جبریل مراد ہیں جنکی للکار سے کفار کے دل خون اور جسم ریزہ ریزہ ہوئے روح نکل گئی یا امر حق
وعدۂ صادق مراد ہے

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ۝ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ

پھر پیدا کیا ہمنے بعد انکے قرن دوسرے اور نہیں آگے نکل جاتا کوئی امت بیعاد اپنی اور نہ وہ دیر کرتے ہیں

یعنی بعد انکے ہمنے دوسرے زمانے کے آدمی پیدا کئے اور کوئی گروہ اپنے وقت معینہ موت مقرر سے نہ
آگے بڑھ سکتا ہے اور نہ وہ دیر کرتے ہیں **ف** یہ درمیانی جملہ معترضہ ہے تاکہ معلوم ہو یہ توقف
وتاخیر وتقدم تعجیل تقدیری ہے

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ

پھر بھیجے ہمنے رسول لگاتار جب آیا کسی امت کو رسول اسکا جھٹلایا اُسے پھر پیچھے کر دیا ہمنے انکے ایک کو

بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝

دوسرے کا اور بنا ڈالا ہمنے انکو کہانی پس ہلاک ہوئی قوم بے ایمان کو

پھر ہمنے پے درپے پیغمبر برابر بھیجے جب کسی امت کے پاس انکا پیغمبر گیا اُسے جھٹلایا تو ہمنے ایک مجرم کو
دوسرے کے بعد ہلاک وتباہ کر دیا اور انھیں قصہ کہانی بنا ڈالا اب سوائے باتوں کے انکا کوئی اثر باقی نہیں ہے
پس ہلاکت حاصل ہوئی بے ایمان قوم کو **ف** یہ مجملاً واقعات ان پیغمبروں کے تھے جو نوح کے بعد
اور موسٰے کے پہلے گزرے مثل لوط وصالح وہود وشعیب علیہم السلام کے۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ اِلٰى فِرْعَوْنَ

پھر بھیجا ہمنے موسیٰ کو اور انکے بھائی ہارون کو ساتھ اپنی نشانیوں اور حجت ظاہر کے طرف فرعون کے

بعد ان کے ہمنے موسٰے اور انکے بھائی ہارونکو بھیجا اُنکے ساتھ ہماری نشانیاں اور حجت ظاہر یعنی معجزات

وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ۝

اور اسکے سرداروں کے پھر تکبر کیا اور تھے قوم سرکش

ودلائل طرف فرعون کے اور اسکے سرداروں کے تو انھوں نے بڑائی کی اور اطاعت نکی اور وہ قوم سرکش تھی

فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ

پھر بولے کیا ایمان لائینگے ہم دو آدمیوں پر جو مثل ہمارے ہیں حالانکہ قوم انکی ہماری عبادت کرنیوالی ہے پھر جھٹلایا انکو پھر ہو گئے ہلاک ہونیوالوں سے

فرعون اور اسکی قوم کے لوگ بولے کیا ہم ایسے دو آدمیوں پر ایمان لائینگے جو ہمارے سے ہیں اور انکی قوم
ہمارے مطیع وغلام ہیں پھر جھٹلایا موسٰے وہارونکو اور ہلاک ہونیوالوں سے ہو گئے یعنی دریا میں ہوئے وہاں

قوم بنی اسرائیل جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ہم جد تھے عابد مطیع وخادم اسلیئے کہ بنی اسرائیل فرعون کے محکوم تھے مگر اُسکی پرستش نہین کرتے تھے **ف** معلوم ہوا کہ دین مین اطاعت عالم متقی کی لازم ہے اور فخر وعار باعتبار شرف ودنیا طریق کفار وموجب نار ہے جیسا کہ فرعونی اپنے مثل بلکہ بظاہر اپنے سے کم مایہ کی اطاعت کو ننگ سمجھے اور برائی دیکھی

اور ہمنے موسیٰ کو بعد ہلاک فرعون کتاب توریت عطا فرمائی تاکہ انکے تابعین یعنی بنی اسرائیل راہ راست پائین	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ اور تحقیق دی ہمنے موسیٰ کو کتاب تاکہ وہ راہ پائین	

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ۝ ع ۳

اور بنایا ہمنے مریم کے بیٹے کو اور اسکی ماں کو نشانی اور ٹھکانا دیا ہمنے انکو طرف ٹیلے کے جہان ٹھہرنے کا مکان اور چشمہ شیرین

اور ہمنے عیسیٰ علیہ السلام اور انکی ماں مریم کو اپنی قدرت کا نمونہ بنایا حضرت عیسیٰ بے باپ پیدا ہوئے اور بچپن مین کلام کیا معجزے وہ دکھائے کہ عقل حیران تھی حضرت مریم بے شوہر کے جنین اور انکی طہارت اور عبادت ایک آیات الٰہی سے تھی) اور ان دونو کو ایسے ٹیلے پر ٹھکانا دیا جو ہموار قابل سکون وقرار تھا اور چشمہ آب شیرین وخوشگوار رکھتا **الٰس** جب حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے ہیرودس قیصر روم کا نائب حکمران نوح شام وقوم بنی اسرائیل آپکا جانی دشمن ہوگیا یوسف نجار کو بالہام معلوم ہوا کہ یہان سے ہجرت کرنا چاہیئے اور حضرت مریم کو الہام ہوا کہ مصر مین چلی جا حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ مع یوسف نجار روانہ ہوے اور مصر مین جاکر امن سے رہنے لگے اس مقام کی تعیین مین روایات مختلف ہین کہا عبداللہ بن سلام نے وہ دمشق ہے۔ کہا الوسیر وشنے رملہ ہے کہا قتادہ اور کعب نے بیت المقدس۔ کہا ابو ہریرہ نے مصر ہے کہا ابو العالیہ نے ایلیا ہے کعب نے کہا یہ مقام تمام زمین سے بلند اور بقدر اٹھارہ میل کے آسمان سے قریب ترہے **ربط** تمام حکایات کے بعد مطالب کی باتین شروع ہوئین

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝

اے پیغمبرو کھاؤ پاک سے اور کرو نیکی ہم اسپر کہ تم کرتے ہو خبردار ہین

اے پیغمبرو لقمہ حلال کھاؤ اور عمل صالح کرو کہ تمھارے سب کامو کی خبر ہے **ف** مخصوص پیغمبرون کی طرف خطاب بتاتا ہے کہ یہ دونون کام نہایت دشوار اور نجات کے لیئے کافی ہین جب انبیا پر یہ تاکید ہے دوسرے بدرجہ اولےٰ اسکے پابند ہین کلو مین تمام مصارف مالی آگئے اسلیئے کہ اکل بہترین مصارف مالی سے ہے **طیبات** حلال ولطیف **صالح** وہ کام جو شرعًا وعقلًا محمود ہو پھر یہ دونون امر اجمالی ہین نہ اکل واجب اور نہ ترک ہر فعل صالح حرام اور نہ ہر فعل صالح فرض ممکن ہے کہ امر وجوبی ہو یعنی کھاؤ

تو واجب ہے کہ حلال ہی ہو اور جب کچھ کرو تو واجب ہے کہ شر نہو یا کھاؤ بقدر حفظ جان و بقاے حیات اور گروہ وہ افعال صالح جنکا حکم ہے جیسے نماز روزہ وغیرہ وہم کیا بعد قرآن کے پیغمبر ہونیوالے ہین جو یہ خطاب بصیغۂ جمع ہو وقع نہین یہ عام خطاب ہے جو ابتداے انبیا کو ہوا اسکے نظائر قرآن مین بکثرت ہین مسئلہ اکل حلال مقدم ہے اعمال صالحہ پر جسطرح وسیلہ مقدم ہوتا ہے مقصود پر اسلیے کہ اکل موجب قوت انسانی ہے اور عمل اسکے آثار

تمام گروہ ایک ہت	وَإِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝	اور یہ تمھاری امت یعنی
و توحید و معاد و رسالت	اور بیشک یہ امت تمھاری امت ہے ایک اور مین ہون رب تمھارا سو مجھ سے ڈرتے رہو	ہین باعتبار اصول ثلاثہ

وغیرہ کے اختلاف نہین ہے [illegible] رب ہون پس تم مجھسے ڈرو فت اسمین ایسا کوئی اشارہ نہین کہ ہر فرقہ والا اپنی حقانیت پر نازان ہو بلکہ انکا ابطال ہے کہ تم جو اسلام کو دین جدید اور قرآن کو نئی بات سمجھے ہو یہ غلطی ہے اصول دیکھو تو سب ایک ہین اور جب ایسا ہے تو کیون اختلاف و انکار کرتے ہو توریت ہو یا قرآن موسیٰ و عیسیٰ ہون یا محمد علیہم السلام ہو ہو اُسپر ایمان لاؤ اُسکے مطیع بنکر خدا ترس بنجاؤ

فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝

پھر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا امر کو اپنے آپسمین ورق ورق　گروہ　اُسپر کہ پاس اسکے ہے خوش ہے

یہ اختلاف و تفرق تمنے آپسمین کر دیا اور علیحدہ علیحدہ ہو گئے ہر گروہ جو سمجھا ہے اور جو اُسے حاصل ہے اسی پر نازان و مسرور ہے کسیکی نہین سنتا۔ ورنہ ہمنے تو کل مین مساوی عمل صالح مین متحد کیا تھا ف وہ اختلاف جسمین ایک دوسرے کو نہ صرف خاطی و معذور بلکہ باغی و مقہور سمجھے مذموم و قبیح ہے اور آیت مین اسیطرف اشارہ ہے جیسا کہ (فرحون) سے مفہوم ہوا ایسا خلاف یہود و نصاریٰ کا اور اختلاف روافض خوارج۔ نواصب کا یہ سب مردود ہے بخلاف اختلاف مابین مذاہب اربعہ کہ انمین اول تو کوئی یہ نہین سمجھا کہ ایک پارۂ علم بھی میرے پاس علیحدہ ہے دوم وہ جو کچھ سمجھا ہے اسپر مغرور نہین کہ دوسرے کو حقیر جانے

فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝

پس چھوڑ انکو　غفلت مین انکی ایک وقت تک　کیا جانتے ہین　کہ جو نہین بڑھایا ہمنے انکو　مال و عیال مین

جھگڑنے والونکو چھوڑ دیجیے	نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝	اے نبی کریم آپ ان
وقت تک یعنے وقت	جلدی کرتے ہین انکے لیے بھلائیونمین بلکہ وہ نہین جانتے ہین	انکی غفلت و بیخبری ایک

موت یا حکم جہاد تک ہے۔ کیا وہ لوگ یہ جانتے ہین کہ ہمنے جو انکو مہلت دی اور انکے مال و عیال مین زیادتی عطا فرمائی یہ انکے حقمین تعجیل خیر ہے یعنے انکے اعمال خیر کا یہ ثواب ہے جو بعجلت دنیا مین

دیا گیا بلکہ وہ کچھ سمجھتے نہین کہ یہ تاخیر اور یہ توقیر کیلیے ہے تیا انکی بخیر خواہی اور ثواب اعمال و فضل و عزت دکھانے کے لیے ہے یا انکی غفلت بڑھانے اور عذر اٹھانے اور ثواب و اجر گھٹانے کے لیے اور حیات فانی کے رنج و راحت مین آزمانے کے لیے

اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۙ

بیشک جو لوگ کہ وہ خوف سے اپنے رب کے ڈرتے ہین اور جو آیتون پر اپنے رب کے ایمان لاتے ہین

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ

اور جو رب سے اپنے شرک نہین کرتے ہین اور دیتے ہین جو دیتے ہین اس حال مین کہ دل انکی خوفناک ہون

اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝

کہ بیشک وہ طرف اپنے رب کے رجوع کرنیوالے ہین وہی جلدی کرنے والے ہین خیرات مین اور وہ نیکی کے لیے سبقت کرنیوالے ہین

انکے خیالات رد فرما کر ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ جو اپنے رب کے خوف سے ڈرتے ہین اور جو آیتون پر پروردگار کی ایمان لاتے ہین اور جو اپنے رب کے ساتھ کسیکو شریک نہین کرتے اور جو مال ایسے حال مین دیتے ہین انکے دل خوف بازپرس و رعب حضوری پروردگار عالم سے ترسناک ہوتے ہین یہی لوگ ہین نیکیون مین جلدی کرتے ہین اور وہی لوگ نیکی مین سبقت کرنیوالے ہین ف معلوم ہوا کہ خرچ مطلق مقبول نہین بلکہ باامید رضا و تخفیف بازپرس روز جزا و ترس و بیم عاقبت مقبول و محمود ہے

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

اور نہین تکلیف دیتے ہم کسی نفس کو مگر اسکی وسعت پر اور پاس ہمارے کتاب ہے کہ حکم کرتی ہے ساتھ حق کے اور وہ نہ ظلم کیے جاینگے

اور ہم کسی نفس کو اسکی وسعت سے زیادہ تکلیف نہین دیتے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے یعنی لوح محفوظ ہے جو امر حق اور ثابت بتاتی ہے اور یہ لوگ ظلم نہ کیے جاینگے جو کرینگے وہی پاینگے مسئلہ کوئی امر شرعی ایسا نہین کہ انسان کی طاقت سے خارج ہو مسئلہ اسی پر اہل اصول نے تفریع کی کہ جملہ اوامر شرعیہ مین حسن لازم ہے اور سب سے بڑا یہ حسن ہے کہ ہماری طاقت سے زیادہ نہین ینطق مین ایک اشارہ ملیح ہے طرف اجتہاد و استنباط کے اسلیے کہ مکتوب کا بولنا جسطرح امر مصرح پر کہا جاتا ہے امر متضمنہ و مقدرہ پر بھی صادق آتا ہے

بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِىْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ

بلکہ دل انکے غفلت مین ہین اس سے اور انکے لیے کام ہین سوا اسکے وہ انکے کرنے والے ہین

بلکہ دل کفار کے اس کتاب ناطق بالحق و ثواب سے بیخبری مین ہین اور انکے اور بھی کچھ کام مقدر

معین ہیں ان کاموں کے سوا جسے وہ ضرور کرینگے یعنے جو کر چکے کر چکے جو اور لوح محفوظ میں لکھا ہے وہ بھی کرینگے مگر انھیں خبر نہیں مسئلہ ہر امر مقدر ہے اور مقدور ضرور واقع ہے اور ہمیشہ تقدیر الٰہی کا تابع ۔

حَتّٰۤی اِذَاۤ اَخَذۡنَا مُتۡرَفِیۡهِمۡ بِالۡعَذَابِ اِذَا هُمۡ یَجۡـَٔرُوۡنَ ؕ لَا تَجۡـَٔرُوا الۡیَوۡمَ اِنَّکُمۡ مِّنَّا لَا تُنۡصَرُوۡنَ

یہانتک کہ جب پکڑ لیںگے ہم دولتمندوں کو انکے عذاب ہے تاگاہ وہ فریاد خواہی کرینگے نہ فریاد خواہی کرو آج بیشک تم ہمسے نہ مدد دیجاؤگے

یہانتک کہ جب قوم عاصی وغافل کے ناز پرور دہ دولتمند انکو ہمنے عذاب میں پکڑ لیا تو وہ لوگ دہائی دینے لگے اور مدد مانگنے لگے (ارشاد ہوتا ہے) آج استغاثہ وفریاد خواہی نکرو تم لوگ ہمارے پاس سے ہرگز مدد نہ دیئے جاؤگے ۔ یہ حکم یا وقت نزول عذاب یا نزع روح یا معائنہ دوزخ ہے کہ بہرحالت والتجا کام نہ آیگی

قَدۡ کَانَتۡ اٰیٰتِیۡ تُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ فَکُنۡتُمۡ عَلٰۤی اَعۡقَابِکُمۡ تَنۡکِصُوۡنَ ۙ مُسۡتَکۡبِرِیۡنَ ٭ۖ بِهٖ سٰمِرًا تَهۡجُرُوۡنَ

البتہ تھیں نشانیاں ہماری پڑھی جاتیں تمپر پھر تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاتے تکبر کرنیوالے اس سے قصہ کہتے بیہودہ بکتے

الزاما ارشاد ہوا کہ ہماری آیتیں تمپر پڑھی جاتیں تھیں علما وعظ کرتے تھے بیشک وہ بتاتے تھے پس تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاتے تھے نہ سنتے تھے نہ خیال میں لاتے تھے ان آیتوں سے تکبر کرتے اور آپسمیں بیہودہ قصے کہانی کہتے یا قرآن کے متعلق انکو کہانی کہتے ہذیان بکتے تھے مسئلہ وعظ ونصائح سے بے پروائی دنیاوی جھگڑے نہیں ضرورت سے زیادہ مشغول قصے کہانی میں تضیع اوقات حرام ہے

اَفَلَمۡ یَدَّبَّرُوا الۡقَوۡلَ اَمۡ جَآءَهُمۡ مَّا لَمۡ یَاۡتِ اٰبَآءَهُمُ الۡاَوَّلِیۡنَ

کیا پس نہ سمجھی بات کیا آئی انکے پاس وہ کہ نہ آئی انکے باپ دادوں کے پاس جو پہلے تھے

کیا وہ بات نہیں سمجھے کہ غافل وبیہوش رہے کیا انکے پاس کوئی ایسی بات آئی جو انکے اگلے باپ دادوں کے پاس نہ آئی تھی کہ تعجب کرتے ہیں کہ ہمیں رسالت سمیں رہے اس قول کا کہ کہتے ہمنے یہ بات اپنے اگلوں سے نہیں سنی اسلئے کہ وہ سمجھیں یا نہ سمجھیں دین وہی ہے جو حضرت آدم سے چلا آتا ہے

اَمۡ لَمۡ یَعۡرِفُوۡا رَسُوۡلَهُمۡ فَهُمۡ لَهٗ مُنۡکِرُوۡنَ ۫ اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلۡ

کیا نہ پہچانا رسول کو اپنے پس وہ اسکے انکار کرتے ہیں کیا کہتے ہیں ساتھ اسکے جنون ہے بلکہ

کیا انھوں نے اپنے پیغمبر کو نہیں پہچانا کہ وہ اسکی نبوت سے انکار کرتے ہیں کیا کہتے ہیں

جَآءَهُمۡ بِالۡحَقِّ وَ اَکۡثَرُهُمۡ لِلۡحَقِّ کٰرِهُوۡنَ

لایا انکے پاس حق کو اور اکثر انکے واسطے حق کے کراہت کرنیوالے ہیں

کہ اسے جنون ہے بلکہ وہ پیغمبر انکے پاس امر حق لایا ہے اور انکی اکثر سچی بات سے ناخوش ہیں لیئے یہی وجہ ہے انکار کی ورنہ نبوت تو ظاہر تھا یہ سب بطور طعن انکار تھا

وَ لَوِ اتَّبَعَ الۡحَقُّ اَهۡوَآءَهُمۡ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الۡاَرۡضُ وَ مَنۡ فِیۡهِنَّ ؕ

اور اگر پیروی کرتا حق خواہشوں کی انکے البتہ فاسد ہوجاتے آسمان اور زمین اور جو انمیں ہیں

اور اگر ادعی باذات کی خواہشون کی اتباع	بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ؕ بلکہ لائے ہین ہم پاس انکی نصیحت انکی پھر وہ نصیحت سے اپنی روگردان ہین	پاک حق تعالےٰ کیا کرتی اور روہ جیسا کہ ان

بے بنیاد معبودون کو شفیع و نافع و ضار سمجھے ہین ایسا ہی ہوتا تو آسمان و زمین فاسد ہو جاتے اور جو انمین ہین وہ درہم و برہم ہو جاتے بلکہ بات یہ ہے کہ ہم انکی نصیحت انکے پاس لائے اور وہ اپنے فائدے اور نصیحت سے منہ پھیرنے والے ہین **ف** اور یہی حال ہے حکام و سلاطین کی رضا جوئی بیجا کا اگر علماے اخیار اور نے علمی کی اور حق گوئی میں کمال ثبات و صبر سے سربازی نہ کرتے رہتے یہ دین بھی مثل ادیان سابقہ غلط ملط ہو کر قابل نسخ ہو جاتا اور یہ امت عذاب مین گرفتار ہو جاتی مگر اللہ کی مدد اہل حق نے جانین دین اور دین سنبھالا اور بانی و پیشرو اس برگزیدہ گروہ کی حضرت امام حسین علیہ السلام ہین •

الربع

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝
کیا تو مانگتا ہے ان سے خرچ پس خرچ تیرے رب کا اچھا ہے اور وہ اچھا ہے روزی دینے والوں کا اور بیشک تو بلاتا انکو طرف راہ راست کے

اے نبی کریم کیا آپ اُنسے کچھ خرچ یعنے مال مانگتے ہین کہ وہ بھڑکتے ہین اگر ایسا ہوتا تو کہا جاتا کہ بس عطا تیرے رب کی بہتر ہے اور وہ سب دینے والون سے اچھا دینے والا ہے اور جب آپ اُنسے کوئی غرض نہین رکھتے تو پھر انکی بے اعتنائی نامناسب ہے مسلم علما و واعظین کو اسمین عبرت ہے طلب مال ناز یبا ہے

وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ۝ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ
اور جو نہین ایمان لاتے آخرت پر راہ سے ہٹنے والے ہین اور اگر رحم کرین ہم اور کھولدین ہم جو انپر

اور بیشک جو ایمان نہین لاتے آخرت پر راہ راست سے بہکنے والے ہین اگر ہم انپر رحم کرین	مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ تکلیف ہے البتہ جوش مارین سرکشی مین اپنی بہکتے ہوے	اور انکی مصیبتون کو دور کردین

تو وہ اپنی سرکشی مین جوش مارین بہکے ہوئے اور انکی بغاوت و انکار زیادہ ہو جائے دعا حضور کی دعاے بد سے اہل مکہ پر قحط پڑا تو ابو سفیان نے آکر حضور کی آپ کہتے ہین کہ مین رحمۃ للعالمین ہون حالانکہ قوم کے باپ دادون کو تلوار سے اپنی قتل کیا یعنے بدر مین اور انکے بیٹون کو بھوک سے مارتے ہین دعا کیجیے کہ یہ بلا دفع ہو آپ نے دعا فرمائی قحط دور ہوا اور فرمایا یہ جو پیغمبر کرتے ہم اُنپر ترحم نفس ہے

وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ
اور البتہ پکڑ لیا ہمنے انکو عذاب سے پس نہ گڑگڑائے اپنے رب سے اور نہ تضرع کی یہانتک کہ کھولا ہمنے انپر

ع ٤

البتہ ہمنے انکو عذاب مین پکڑ لیا گڑگڑائے اور نہ زاری کی یہانتک	بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ ع کوئی دروازہ سخت عذاب والا ناگاہ وہ اسمین ناامید ہین	تو وہ نہ پروردگار کے حضور مین کہ جب دروازہ سخت عذاب کا

انپر کھولدیا گیا اور وہ مبتلائے عذاب ہوگئے تو وہ اس عذاب مین نا امید ہوگئے کوئی راہ نجات کی باقی نہ رہی معالم ابن عباس نے کہا عذاب سے مراد قتل بدر **ف** عذاب سے مراد عذاب دنیا ہے جو عذر و توبہ سے نجات ہو اور عذاب شدید عذاب آخرت ہے جسے کوئی شے ٹال نہین سکتے

وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝

اور وہی ہے جسنے پیدا کیے تمھارے لیے کان اور آنکھین اور دل بہت کم شکر کرتے ہو

اللہ کی وہی ذات پاک ہے جسنے تمکو کان دیے کہ حق بات سنو آنکھین دین کہ اسکی قدرت کے تماشے دیکھکر اعتقاد مضبوط کرو۔ دل دیا کہ سمجھو بوجھو۔ تاہم تم بہت کم شکر کرتے ہو **قلیل** کبھی بمعنے نفی آتا ہے یعنے شکر ہی نہین کرتے اور اگر بمعنے قلت لیا جائے تو آیت عام ہو جائیگی اسلیے کہ اسکی نعمتونکے مقابلے مین ہر شکر قلیل ہے **ف** ہر عضو کا شکر یہ ہے کہ اُسے ممنوعات سے بچائے اور محض ضائع بھی نچھوڑے بلکہ مشروع و مستحب امور مین صرف کرے۔

وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ

اور وہی ہے جسنے پیدا کیا تمکو زمین مین اور طرف اسکے جمع کیے جاؤگے اور وہی وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے

اللہ تعالےٰ وہی ہے جسنے تمکو زمین مین پیدا کیا اور تم سب اسکی طرف جمع کیے جاؤگے اور اللہ وہی ہے

وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝

اور اسیکے لیے بدلنا رات اور دن کا کیا نہین جانتے

جو جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اسیکے لیے ہے اختلاف روز و شب یعنے وہی یہ نیرنگ دکھاتا ہے کیا نہین سوچتے غور کرتے جسطرح رات سے دن دن سے رات ہے اگر موت سے حیات اور حیات سے موت پھر حیات ہو تو کیا تعجب کی بات ہے اور جو قادر ہے یہ تمام قدرتین دکھاتا ہے وہ نکرسکیگا

بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ۝ قَالُوا أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ لَقَدْ وُعِدْنَا

بلکہ کہا مثل اوسکے کہ کہا اگلون نے کہا کیا جبکہ مرگئے ہم اور ہوگئے ہم مٹی اور ہڈی کیا ہم اٹھائے جائینگے البتہ وعدہ کیے گئے

کفار کہتے ہین مثل اُنکے کہ کہا اگلون نے کہتے ہین جبکہ ہم مرگئے اور ہوگئے خاک اور ہڈی

نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَٰذَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝

ہم اور باپ دادے ہمارے اسکا پہلے سے نہین یہ مگر قصے اگلون کے

کیا ہم پھر اُٹھائے جائینگے بیشک ہم اور ہمارے باپ دادے یہکا وعدہ کیے گئے تھے اس سے پہلے یہ نہین ہے مگر کہانی اگلونکی قیامت سنتے آتے ہین دکھائی کچھ بھی نہین دیتا

قُل لِّمَنِ الْأَرْضُ وَمَن فِيهَا إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝

کہہ کسکے لیے ہے زمین اور جو اسمین ہے اگر ہو تم جانتے کہینگے اللہ کا ہے کہہ کیا پھر نہین سمجھتے

آپ اُنسے پوچھئے زمین اور جو کچھ اسمین ہے کسکی ملک ہے کہینگے اللہ کی کہئے پھر کیوں نہین سوچتے کہ جو مالک ہے
وہ جو تصرف چاہیگا کریگا تم مرکر گل کر اوسکی حکومت سے نکل نہین جا سکتے۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

کہہ کون ہے رب ساتون آسمانکا اور رب عرش بزرگ کا کہینگے اللہ ہے کہہ پھر کیون نہین ڈرتے

آپ پوچھئے ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا رب کون ہے کہیں گے اللہ ہے کہئے پھر کیوں نہیں ڈرتے

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

کہہ کسکے قابو مین ہے بادشاہت ہر چیز کی اور وہ پناہ دیتا ہے اور نہین پناہ دیا جاتا اوسپر اگر ہو تم جانتے

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝

کہینگے اللہ کے لیے ہے کہہ پھر کہان سے جادو کیئے جاتے ہو تم

آپ پوچھئے بادشاہت ہر شئے کی کسکے اختیار مین ہے جو ہر شئے کو پناہ دیتا ہے اور اُسکے مخالف پناہ نہین دیئے جاتے یعنے جسپر وہ گرفت کرے اُسے کوئی پناہ دینے والا نہین اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ کہ وہ کسکے لئے ہے؟ کہینگے اللہ کے لیے کہہ پھر یہ جادو پھر کہان سے کیا جاتا ہے کہ جان بوجھکر جادو زدہ مجنون کی سی باتین کرتے ہو۔

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ

بلکہ لائے ہم انکے پاس حق اور بیشک وہ جھوٹھے ہین نہین بنایا اللہ نے کوئی لڑکا اور نہ تھا ساتھ اسکے کوئی معبود

اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

اسوقت لیجاتا ہر معبود جسے بنایا اور البتہ بلندی ڈھونڈھتا ایک اوپر دوسرے پر پاک ہے اللہ اُس سے کہ وصف کرتے ہین

بلکہ ہم انکے پاس امر حق لائے ہین اور وہ لوگ جھوٹھے ہین اللہ نے کوئی لڑکا نہین بنایا اور نہ اُسکے ساتھ کوئی معبود ہے
اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنے پیدا کیئے ہوئے کو لیتا اور ہر ایک دوسرے پر زیادتی کرتا اور علو چاہتا۔
پاک ہے اللہ ان تمام خرافات باتون سے جو بیان کرتے ہین ف یعنے اگر کوئی دوسرا معبود ہوتا تو بالضرورت باہم اختلاف کرتے اور جھگڑا ہوتا اور ہر معبود اپنے بنائے پر حکومت کرتا یہ نظم موجود باطل ہو جاتا دلائل اسکے کمال توضیح سے سورۂ انبیاء مین گذر گئی یصفون اگر وصف کفار مراد لین تو تنزیہ اور وجہ ثبوت اسکی اس سے ظاہر ہے اور اگر عام وصف مراد لئے جائین مومن ہون یا منکر تب بھی کوئی وصف و بیان اُسکے
کبریائی کے لائق نہین ہو سکتا مگر وہی جو وہ تعلیم فرمائے۔

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

دانا ہے چھپے اور ظاہر کا پس برتر ہے اس سے کہ شرک کرتے ہین

حق سبحانہ تعالی دانائے نہان و آشکارا ہے پس شان اسکی اس سے برتر ہے جو اسمین شریک کرتے ہین

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

کہ اے رب اگر دکھائیگا تو مجھے جو وعدہ دیے جاتے ہیں اے رب پس نہ کر تو مجھے قوم ظالم سے

کہیے اے رب اگر تو مجھے ضرور دکھائے وہ عذاب جسکا خوف کفار کو دلایا جاتا ہے یعنے وہ بلا اگر میرے سامنے انپر نازل ہو تو مجھے ظالموں میں شریک نکرنا **ف** اسلیے کہ کفر و گناہ کی شامت اکثر عام ہو جایا کرتی ہے جیسے مچھلی والونکا عذاب جو خاموش رہنے والوں پر بھی آگیا **مسئلہ** نزول عذاب اگرچہ مخصوص بکفار ہو مگر مومن کو خائف و لرزان رہنا ضروری ہے **مسئلہ** دنیاوی بلا میں عاصی کے ساتھ مطیع کا پس جانا بعید نہیں ہے جیسا کہ ارشاد ہوا وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاۗصَّةً اس فتنہ سے بچو اور ڈرو جو مخصوص ظالموں ہی کو نہیں پہنچتا بلکہ خطا بے خطا سب کو گھیر لیتا ہے ہاں قیامت میں باعتبار اپنے اپنے اعمال کے علیحدہ ہو جائینگے

وَاِنَّا عَلٰٓي اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ۝

اور ہم اسپر کہ ضرور دکھا دیں تجھے وہ کہ وعدہ کرتے ہیں ہم انسے البتہ قادر ہیں

اور ہم اسپر بھی کریم قادر ہیں کہ عذاب موعودہ کفار دنیا ہی میں آپکو دکھا دیں جیسا کہ بدر اور فتح مکہ میں ہوا **ف** آیت میں اشارہ ہے کہ آپکے سامنے ہی کفر مغلوب ہو جائیگا۔ اور یہ بھی تعلیم ہے کہ آپ امت کے حق میں وقوع فتن سے مطمئن ہوں دعا کرتے رہیں **ربط** عام عذاب سے ڈرا کر بچاؤ کی تدبیر تصفیہ باطن اصلاح اخلاق کے صورت تعلیم فرمائی

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ۝

دفع کر اس خصلت سے کہ وہی اچھی ہے برائی کو ہم خوب جانتے ہیں اسے کہ بیان کرتے ہیں

برائیاں خوبیوں سے دفع کیا کیجیے اور ہم کفار کی باتیں خوب جانتے ہیں آپکو انکی بیہودہ بیانی پر نظر ڈالنے کی ضرورت نہیں **ف** ظاہر آیت یہ ہے کہ جہاد فرض نہیں آپ کفار کی ایذا رسانی اور بہتان کی پروا نکریں تحمل و عفو و خوش اخلاقی سے انکو شرمندہ اور خاموش کریں جواب ترکی بترکی ندیں ہم جانتے ہیں سمجھ لینگے مگر حقیقۃً تعلیم ہے کہ نجاست نفس۔ رذالت اخلاق۔ زنگ دل۔ موت روحی کو تزکیۂ نفس۔ حسن خلق۔ صفائے قلب۔ حیات روح سے بدلڈالیے اور کفار کیطرف خیال کرکے وقت منغص دل منتشر فرمائے جیسا کہ فرمایا۔ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ نیکیاں برائیاں مٹا دیتی ہیں۔ اور حضرت معاذ سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا اَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ برائی کا پیچھا کر بھلائی سے کہ اسے مٹا دے **مسئلہ** مشایخ طریقت نے طرق اشغال و اذکار اسی بنا پر مرتب کیے ہیں اور جبکہ حسن نکرہ تھا ہر حسن عقلی و نقلی اسمیں داخل انپر الزام بے اصلی و بدعت بیجا ہے **ربط** بعد تعلیم صفائے باطن شیطان سے بچنے کی تاکید فرمائی۔

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۙ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝

اور کہہ اے رب پناہ مانگتا ہون تجھسے وسوسون سے شیطان کے اور پناہ مانگتا ہون تجھسے اے رب اس سے کہ وہ میرے پاس آئین

یہ دعا کیجیو اے رب مین شیطانی وسوسون سے تجھسے پناہ مانگتا ہون اے رب مین اُنکے قریب آنیسے تجھسے پناہ مانگتا ہون ابن کثیر عبداللہ بن عمر اپنے بڑے لڑکون کو سکھاتے کہ اسے سوتے وقت پڑھ لیا کرین اور چھوٹے بچون کے گلے مین تعویذ بناکر ڈال دیتے مسلہ اعوذ باللہ کہنا قرآن سے ثابت اگرچہ وقت تلاوت مصحف ہو

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝ لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا

یہانتک کہ جب آئی ایک کو انکی موت بولا اے رب پھیر دے مجھے شاید کہ کر دیکھون نیکی

فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝

اسمین کہ چھوڑ دی ہے کچھ نہین تحقیق یہ ایک بات ہے کہ وہ کہنے والا اُسکا اور پیچھے اُنکے پردہ ہے جسدن تک کہ اُٹھائے جائینگے

ف (حتی) غایت کے لئے ہے پس یہ آیت متعلق ہے یصفون سے یعنے یہ لغو بیان ختم ہوجائینگے موت کے وقت چونکہ کفار بعث و نشر کے منکر تھے فرمایا یہ تمام باتین زندگی مین بنالو جب موت آئیگی تو کہیگا اے فرشتو مجھے دنیا مین پھیر دیا اے رب مجھے دنیا مین پھیر دے اور صیغہ جمع بحسب محاورہ عرب تعظیم کے لیئے ہے شاید کہ مین ان امور مین جو چھوڑ دئے اور قاصر رہا اچھے کام کرون زجراً ارشاد ہوتا ہے کہ کچھ نہین یہ ایک بات ہے جسے صرف وہی کہتا ہے کوئی جواب اور نتیجہ نہین یا صرف زبان سے کہتا ہے اصل وہ ہستی نہین حالانکہ اُسکے پیچھے برزخ ہے قیامت کے دن تک **کلا** حرف ردع و ردشیہ ہے عدم التفات پر وراء لغات اضداد سے ہے پیچھے اور آگے یہان عقب کے معنے اسلیئے مستحسن ہین کہ مراد اس دنیا سے پردے مین ہوگیا لہذا ارشاد ہوا کہ وہ تو حجاب مین آگیا اور قیامت تک یونہین رہیگا - اور ممکن ہے کہ آگے کی معنی مراد ہون یعنے جدھر جانیکا عزم ہے اُدھر برزخ پیش آئیگی برزخ حجاب عالم آخرت اور دنیا کے درمیان مین برزخ ہے یعنے یہ تمنا پوری نہین ہوسکتی

فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۝

پھر جب پھونکا جائیگا صور مین تو نہ نسب ہے آپسمین اور نہ وہ آپسمین پوچھپاچھ کرینگے

یعنے جب صور پھونکا جائیگا اور مردے جی اُٹھینگے تو نہ باہمی نسب و قرابت باقی رہیگی اور نہ ایک دوسرے کی حال پرسی کریگا ہر شخص اپنے اپنے حال مین بیخبر ہوگا **ف** یہ بیان شدت و خوف قیامت کا ہے کہ نہ محبت رہیگی نہ قرابت نہ باہمی ہمدردی **بحث** قرآن مین مطلق مراعات نسب کی نفی ہے اور حدیث مین ولد صنیہ کی شفاعت اور حافظ و شہید وغیرہ کی شفاعت وارد اور یہ کہ میرا نسب و صہر قیامت مین منقطع نہوگا

جواب ۱؎ یہ قطع ابتدائے احوال مین ہوگا اور وہ شفاعت و تعلقات بعد شفاعت حضور ۲؎ بینہم سے مراد کفار و فساق ہین جیساکہ ذکر چلا آتا ہے اور حدیث صلحا کے باب مین ہے ۳؎ والد مین ثواب صبر و تعلیم ہے نہ فائدہ نسب اور نسب نبوی مین تبرک نسبت شریف ہے نہ مطلق نسب اور کلام مطلق نسب مین ہے پس کوئی نقض نہین

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ

پس جو بھاری ہوئے وزن اُسکے وہی فلاح پانیوالے ہین اور جو کہ ہلکے ہوئے وزن اُسکے وہی ہین

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۝

کہ نقصان دیا انکی جانون نے جہنم مین ہمیشہ رہنے والے ہین جھلس دیگی منھ انکے آگ اور وہ اُسمین منہ سکوڑنے والے ہین

بعد بعث و نشر کے وزن اعمال ہوگا جسکے عمل گران ہونگے وہ فلاح و نجات پائینگے اور جسکے وزن ہلکے ہوئے اور نیکیان برائیو نسے کم نکلین وہی ہین جنھون نے اپنی جانون مین نقصان پایا اور ہمیشہ جہنم مین رہینگے انکے منہ آگ سے جھلسے جائینگے اور اسمین منہ سکوڑے ہونگے ترمذی ابو سعید خدری نے حضور سے روایت کی کہ کالحون سے مراد یہ ہے کہ انکو آگ بھون ڈالے گی تو اوپر کا ہونٹ سر کی چندیا تک پہنچ جائیگا اور نیچے کا ہونٹ ناف تک لٹک آئیگا پھول سوج کر

اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا

کیا نہ تھین آیتین میری پڑھی جاتین تمپر پھر تھے تم اُسے جھٹلاتے بولے اے رب ہمارے غالب ہوگئی ہمپر شقاوت ہماری

وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ۝ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝

اور تھے ہم قوم بھٹکنے والے اے رب ہمارے نکال ہمکو اس سے پھر اگر دوبارہ کرین ہم تو ہم ظالم ہین

ارشاد ہوگا اے دوزخیو کیا میری آیتین تمپر نہ پڑھی جاتین تھین پھر تم انھین جھٹلاتے تھے بولے اے رب ہمارے ہمپر ہماری بدنصیبی غالب آگئی اور ہم گمراہ لوگ تھے اے رب ہمکو اسنے نکال پھر اگر ہم دوبارہ ایسے کام بد کرین یا پھر قابل دخول دوزخ ہون تو ہم ظالم ہین رہمارا عذر مسموع نہو)

قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۝ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا

کہا ذلیل رہو اسمین اور نہ بات کرو مجھسے بیشک تھا ایک گروہ میرے بندو نسے کہتا اے رب ہمارے ہم ایمان لا تو بخشدے ہمکو

وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ۝

اور رحم کر ہمپر اور تو اچھا رحمت کرنیوالو نکا ہے تو بنالیا تمنے انکو مسخر یہانتک کہ بھلادے تمکو یاد میری اور تھے تم انسے مسخراپن کرتے

جوابا ارشاد ہوگا اسی دوزخ مین بحالت خواری و لعنت پڑے رہو اور خبردار ہم سے بات نکرو بات یہ ہے

ایک گروہ میرے بندوں کا کہتا تھا اے رب ہمارے گناہ بخشدے اور ہم پر رحم کر تو اچھا رحمت کرنیوالا
تو تم انکو مسخرگی مین سے لیتے تھے یہانتک کہ اس تمسخر نے یاد میری تمکو بھلا دی تم لہو و لعب مین
مشغول رہے اور تم ان مومنین سے دلگی کرتے تھے

اِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُوْنَ ۝

مین نے عوض دیا انکو آج اسکا کہ صبر کیا بیشک وہی ہین کامیاب

ہمنے آج انکو انکے صبر کا بدلا دیا اور وہ مراد پانے والے ہین **ف** پس تم اے گروہ مومن واے نبی کریم صبر کرو اور انکی بیہودہ گوئیون سے منتشر ہو قیامت مین وہ تمھاری مخالفت سے ذلیل اور تم صبر و تحمل سے کامیاب ہوگے **ربط** پہلا سوال دوزخیون سے یہ ہوا کہ کیا ہماری آیتین نہ آتی تھین دوسرا سوال یہ ہے

قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ۝ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَادِّيْنَ

کہا کسقدر ٹھہرے تم زمین مین گنتی سے برسونکے بولے ٹھہرے ہم ایکدن یا حصہ دنکا پھر پوچھ لے گننے والو

کہا اے دوزخیو تم زمین مین کسقدر رہے برسونکے حساب سے بولے ایکدن یا کوئی حصہ دنکا پوچھ لے اہل حساب سے کہا بعض نے اہل حساب ملائکہ ہین یا اور کبیرہ کار دانشمند کفار یہی کہینگے کہ دنیا مین ہم ایکدن یا اس سے کچھ کم رہے ہونگے

ارشاد ہوا کہ تم دنیا مین نہین ٹھہرے مگر مدت

قٰلَ اِنْ لَبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

کہا نہین ٹھہرے تم مگر تھوڑی مدت اگر ہوتم جاننے والے

قلیل جانتے اگر تم ہوتے جاننے والے

دنیا کو قلیل بلحاظ فرمایا کہ بمقابلہ آخرت اسکی کچھ ہستی نہین **ربط** بعد تمام الزامون کے ارشاد ہوا اے کافرو

کیا تم سمجھے ہوئے تھے کہ ہمنے تمکو پیدا کیا

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝

کیا سمجھے تھے تم کہ نہین بنایا ہمنے تمکو مگر بیفائدہ اور تم طرف ہمارے نہ پھروگے

بیہودہ اور تم ہماری طرف نہ پھروگے

عبث یعنی کوئی غرض و نفع نہین متعلق ہے جسکی پرسش ہو **ربط** عذاب کفار کے بعد اپنے علو وحدانیت کا ذکر فرمایا

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝

پس برتر ہے اللہ مالک حق نہین کوئی معبود مگر وہی پروردگار عرش بزرگ کا

پس اے بندگان مخلوق واے آفریدگان مملوک نہایت برتر ہے اللہ مالک دہر موجود و معلوم کا حق و ثابت ہے کوئی قابل عبادت و سزاوار پرستش نہین مگر وہی پروردگار عرش بزرگ کا **تعالی** اس کلمہ کی شان سے یہ ہے کہ عبد خاکسار جستجوے قرب حضرت واحد قہار سے کبھی فارغ نہین ہو سکتا جہانتک ہواے شوق و طلب مین پرواز کرے وہی پستی وہی علو بحال ہے جیسا کہ جلال الدین سیوطی سے روایت کی کہ ایک فرشتے کو ان ستر ہزار فرشتونکی قوت عطا کی گئی جنکے ستر ہزار بازو ہین اور فرمایا کہ اڑ فرشتہ تمام قوت سے اڑا

پھر جب دیکھا تو عرش کو اتنا ہی بلند پایا جیسا کہ تھا

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ

اور جو پکارے ساتھ اللہ کے معبود دوسرا کہ نہیں دلیل اسکے لیے بس نہیں ہے حساب اسکا مگر پاس اسکے رب کے بیشک

لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

نہیں فلاح پاتے کافر

اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی دوسرے جھوٹے فرضی معبود کو پکارے جسکی معبودیت پر کوئی دلیل نہیں تو حساب اسکا اللہ ہی کے پاس ہوگا اور شان یہ ہے کہ کافر کامیاب نہیں ہوتا **ف** یہ ارشاد کہ نہیں حساب اسکا مگر اللہ کے پاس کمال غیظ وغضب پر مشتمل ہے یعنی ایسے تمرد پر باغی نمک حرام کی سزا کوئی اور نہیں دے سکتا ہم ہی دینگے جیسا کہ فرمایا فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ یعنے قیامت میں اللہ کا سا عذاب اور اسکی سی قید وبندش کوئی نہیں کرسکتا **ربط** آخر میں اپنے غلاموں کو طریق نجات وادب حضور تعلیم فرمایا کہ ہماری سرکار میں یوں عرض کیا کرو۔

ع ۲۶

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ع

اور کہہ اے رب بخشدے اور رحم کر اور تو اچھا رحم کرنے والا ہے

آپ یہ کہا کیجیے کہ اے رب بخش رحم کر اور تو بہتر ہے رحمت کرنیوالوں کا **مسئلہ** طلب مغفرت مستحب ہے واجب نہیں اسلیئے کہ اسمیں فائدہ عبد ہے **ترغیب** ابوسعید خدری سے منقول ہے کہ ابلیس نے کہا میں تیرے بندوں کو بہکایا کرونگا جبتک انکے بدنوں میں روحیں ہیں ارشاد ہوا قسم ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی میں انکی خطائیں بخشا کرونگا جبتک وہ مجھسے استغفار کرتے رہینگے اور ابن عباس نے آنحضرت سے روایت کی مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّمِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَّخْرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ جسنے استغفار لازم کرلیا اللہ اسکے لیئے ہر غم سے کشادگی اور ہر تنگی سے مخرج بناتا ہے اور اسطرح رزق دیتا ہے کہ سمجھ میں نہ آسکے اور عبداللہ بن بسر سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا طُوْبٰى لِمَنْ وُّجِدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارٌ كَثِيْرٌ بشارت ہو اُسے جسکے نامہ اعمال میں استغفار زیادہ ہو۔ اور ام عصمہ سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا جو مسلمان گناہ کرتا ہے تو فرشتہ تین ساعت تک ٹھہرا رہتا ہے اگر اُسنے استغفار کرلی تو نہ اسکے لکھنے میں توقف ہوتا ہے نہ قیامت میں عذاب اور انس سے روایت ہے کہ حضور نے ہمسے فرمایا استغفار کرو ہمنے استغفار کی فرمایا ستر بار کرو ہمنے ستر بار استغفار کیا فرمایا کوئی بندہ ایکدن میں ستر بار استغفار نہیں کرتا مگر یہ کہ اسکے سات سو گناہ معاف ہوتے ہیں اور وہ بڑا تباہ کار ہے کہ سات سو سے زیادہ گناہ ایک دن میں کرے۔

سُوْرَةُ النُّوْرِ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | مَدَنِيَّةٌ

ابتدا کرتا ہوں نام سے اللہ مہربان رحم کے

کہ زیادت صحیح ہو مسئلہ جائز نہیں تغریب کو جزء حد بنانا اسلیئے کہ یہ زیادت یا بیان اخبار احاد سے
معتبر نہیں **البتہ** اس حدیث پر عمل بطور سیاست ہو سکتا ہے **فاجلدوا** امر واجب اور امرائے اسلام
سکے مخاطب اسلیئے کہ ایسے احکام کی تعمیل دو امر ونیز موقوف ہے ۱۔ حاکم مقتدر عموماً مسلم شرعاً معتبر ہو تاکہ اسکا
حکم بلا نزاع نافذ ہو سکے اور وہ سلطان یا اسکے قضاۃ مجازین ہیں ۲۔ وہ محل جہاں احکام شرعی نافذ ہوں اور یہ دارالاسلام
ہے **مسئلہ** صیغہ امر مفید وجوب ہے سلطان کو حق عفو نہیں **مسئلہ** دار الحرب میں حد نہیں **مسئلہ** وہ سلطان
جسپر دوسرا حاکم نہو اگر زنا کرے تو اسپر حد نہیں اسلیئے کہ حق اجرا سلطان ہی کو ہے اور اسپر دوسرا سلطان نہیں **کل**
میں اشارہ ہے استقلال کیطرف یعنے مرد بجائے خود عورت بجائے خود ماخوذ ہے ایک دوسرے کا تابع نہیں **مائۃ** عدد خاص ہے
محتمل بیشی وکمی نہیں **جلدۃ** کو فعل میں اصل تحریر ہے مگر تکرار مفید تاکید ہے جلد کیفیۃ مجمل ہے آثار مرویہ اسکے بیان اور حالت وسط
مختار کما صاحب تفسیر احمدی نے کلمہ جلد مشعر ہے کہ ضرب پوست سے متعلق رہے گوشت تک نہ پہنچے **رافۃ** کا تعلق جلد سے چاہتا ہے کہ بعد
ثبوت جرم رعایت نہو قبل ثبوت ستر واعراض کا مضائقہ نہیں۔ اور مراد رافت سے رعایت وتفاوت وضیع و
شریف وعفو وتخفیف ہے نہ یہ کہ خواہ مخواہ سخت دل ہو جاؤ بخاری میں مروی ہے کہ ایک زن مخزومیہ
بعلت سرقہ قطع ید کا حکم ہوا تو قریش پر یہ امر شاق گزرا اسامہ بن زید کو سفارشی بنایا حضور نے ارشاد کیا
تم اللہ کے حدود میں شفاعت کرتے ہو پھر کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا کہ اگلی امت اسلیئے ہلاک ہو گئی کہ شریف
چوری کرتا تو درگزر کرتے اور ضعیف کا ہاتھ کاٹتے قسم اللہ کی اگر فاطمہؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم چوری کرین
تو انکے بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں **مسئلہ** اجرائے احکام وحدود وغیرہ میں شریف ورذیل کا فرق یا کسی اور قسم کی
رعایت یا حاکم سے سفارش حرام ہے ایک تو نہی تحریمی اسپر یہ شرط کہ رعایت نکرو گے اگر مومن ہو گے **ولیشہد**
کما صاحب تفسیر کبیر نے امر استحبابی ہے اور آنحضرت سے عدم شہود ثابت **ف** ممکن ہے کہ امر وجوبی ہو اس
اعتبار سے کہ مومنین متولی حد ہوں کفار کے حوالے نکیا جائے یا اسلیئے کہ صرف جلاد سے بعض رعایات ضروری
کے ترک کا احتمال ہے جنکا اہتمام بحق عباد وبحق رب العباد لازم ہے یا کچھ رعایت یا زیادتی ہو سکے کوئی وجہ
التوائے حد یا سقوط حد کی پیدا ہو جائے **ہدایہ** میں ہے رجم میں گواہ پہل کریں پھر امام پھر عوام **طائفۃ** کما
صاحب تفسیر کبیر نے مراد ایک یا دو یا تین یا چار یا دس آدمی ہیں۔

ف غریب دوسری کو نکالنا مقصود ہے تاکہ میں واقع ہوا کہ یہ سمجھ کر سماعت مسائل پھر سابقہ جلا۔ دین کو بھی فرمایا ہے پھر ۱۷ جزء حد کہتے ہیں اور حنفیہ سیاست ۱۲

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۖ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ

زانی نہیں نکاح کرتا مگر زانیہ سے یا مشرکہ سے اور زانیہ نہیں نکاح کرتا اس سے مگر زانی یا مشرک

مسائل نکاح زوج زانیات

زانی نکاح یا رغبت نکاح سے اور زانیہ سے نکاح **وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝** اور حرام کیا گیا یہ مومنین پر نہیں کرتا مگر زانیہ یا مشرکہ یا رغبت نکاح نہیں کرتا۔

مگر زانی یا مشرک اور حرام ہے یہ نکاح یا یہ زنا مومنین پر آیت مین اشکال ہین اسلئے کہ معنی ظاہر یعنے عدم جواز
نکاح زانیات خلاف جمہور ہے اگرچہ اسمین مصالح کثیر تھے بخوف ترک زنا چھوٹ جاتا اور نہین تو چھپاتے مزدور
ناجائز مزے اڑانے والے حلال لذتون سے محروم رہتے بیحیا پاکدامن کا ہمسر ہو سکتا اسلیئے امام احمد حنبل نے
ظاہر آیت کو معمول بہ قرار دیا (ابن کثیر) کبیر کہا قفال نے کہ تاویل یون ہے غالبا نکاح زانیات پر رغبت کرنیوالے
زانی ہونگے (جو بیحیائی کو پسند کر رہے ہین) یا مشرک (جو عبادت مین عار شرکت گوارا کرتے ہین) اور حرمت باعتبار
نکاح نہین بلکہ اسکے لوازم و عوارض سے ہے اسلیئے کہ صحبت فوحش و فساق و حضور مواضع تہمت ہر حال مین منع ہے
بلکہ تو شب کی یکجائی اور غایت درجے کے اتحاد مین بدرجہ اولے منع ہونا چاہیئے ف اسمین دو امر ہین وہی مذہب
خلاف جمہور یعنے منع مناکحت گو کسی وجہ سے ہو اگر یہ موجب حرمت ہوتی تو ربواخوار اور شرابی قمار باز
بلکہ کتابیہ کا نکاح بدرجہ اولی منع ہوتا۔ کبیر آیت ایسے مورد پر مخصوص ہے جب مہاجر مدینے مین آئے بے مال و
عیال تھے دیکھا کہ زنان فاحشہ زنا پیشہ علانیہ زناکرتی ہین دروازہ پر نشان قایم ہین کہ مشتاق تو انکو تردد و
تکلف نہو عرض کی کہ تا حصول غنا ان سے نکاح کی اجازت ملے۔ یہ حکم آیا۔ ابن کثیر ام مہزول زنا پیشہ سے
کسی مرد نے اس شرط پر قصد نکاح کیا تھا کہ وہ اپنے شعار کو نہ چھوڑے گی ممانعت ہوئی ترمذی مرثد مکے مین
گئے تو عناق جو ایام جاہلیت مین انسے تعلق رکھتے تھے خواہان مواصلت ہوئے مرثد نے کہا زنا حرام ہے
اولی نکاح کرلو کہا کہ رسول اللہ سے اجازت لیلون تو یہ ہدایت ہوئی ف ان صور تو مین تخصیص عموم قرآنی
خلاف اصول لازم آتی ہے پس چار ہی تاویلین عمدہ ہین اول کہا ابن عباس نے کہ رغبت زانیات مین
شان مومنین سے نہین بلکہ زانی یا مشرک کا شیوہ ہے اور یہ یعنے زنا مومنین پر حرام ہے وہ کیونکر رغبت
کرینگے دوم حکم اسکا عام تھا اور ایسا نکاح حرام مگر قبل نسخ اور بعد نسخ وہی مذہب جمہور معتبر ہے اور ناسخ
اسکی مَا طَابَ لَکُمْ مِنَ النِّسَاءِ اور اُحِلَّ لَکُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِکُمْ تفسیر انکی صفحہ ۴۴۴ و ۴۳ ۔ ۳ جلد اول مین
گزری اس تقریر مین کوئی دقت نہین رہتی سوم ممکن ہے کہ یہ ارشاد بطور خبر واقعہ ہو کہ غالبًا یہ شیوہ
شریف و محتاط آدمی کا نہین چہارم یا یہ معنے ہون کہ نہین نکاح کرتے زانیہ سے در آنحالیکہ وہ زانیہ
ہو مگر زانی جسے نہ عار ہے نہ خوف نار پس تہدید و تعییر بوجہ رضا بزنا ودیوثیت ہے مگر جب توبہ کی نہ زانیہ رہی
نہ ممانعت مسئلہ زانیہ اور زانی سے نکاح جائز ہے مسئلہ زانیہ کے لیئے عدت نہین مگر جبکہ حمل ظاہر ہو
تو اسکے زانی کو نکاح جائز اور وطی مختلف فیہ اور غیر زانی کے نکاح مین اختلاف اور حرمت وطی مین
اتفاق ہے ربط زنا کی سزا اور اسکی فضیحتی بیان کر کے احتیاط کی گئی کہ ایسی بری بات کا ہونا کیسا دکر
اور کسی کو اتہام لگانا بھی ممنوع و قبیح ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ

جو تہمت لگاتے ہین پاکدامنونکو پھر نہین لاتے چار گواہ تو مارو انکو اسی

جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

کوڑے اور نہ قبول کرو انکے لیے گواہی کبھی اور یہی نافرمانبردار ہین

رمی پھینکنا - یہان اتہام زنا مراد ہے **محصنت** زنانِ پاکدامن - اسمین اجمال تھا احادیث سے تفسیر کی گئی پس وہ عورت جو تہمت زنا سے بری - آزاد - عاقلہ - بالغہ - مسلمہ ہو - ہان رجم کے لیئے قید وطی بنکاح صحیح زائد ہوگی - اور مرد بھی اسی **حکم** مین داخل ہین مگر اسلیئے کہ عار اُسکا عورتونمین زائد والزم تھا انکا ذکر بالصراحت کیا گیا **اربعۃ** یہ عدد خلاف قیاس جمیع معاملات سے وجہ مخصوص ہے باب زنا مین **نکتہ** کسی امر کا انعقاد شہادت پر موقوف نہین مگر انعقاد نکاح - پس حل وطی مین دو اور حرمت مین چار گواہ مناسب ہین - **شہداء** سے صرف مرد مراد ہین اسلیئے کہ شہادت نسوان **متصل** بہ ضلال ہے پس خالی نہین نوع شبہہ سے اور شبہہ مسقط حد ہے مثبت نہین ہوسکتا **اجلدوا** امر وجوبی ہے امام کو حق عفو نہین مگر کیفیت ضرب مین باعتبار ضرب زنا کے خفت ضرور ہے جیساکہ مقدار مین کمی کی گئی - **مسئلہ** یہ اور دوسری حدود حق مملوک مین منسوخ ہین یعنی نصف ہین پس قذف اور شرب خمر مین ادسے چالیس کوڑے مارے جائینگے **لاتقبلوا** نہی دلالت کرتی ہے کہ اونکی لیئے شہادت ہے مگر غیر مقبول لہذا کہا ہماری نقاء کہ نکاح محدود فی القذف کی گواہی سے بحق حل وطی منعقد ہوجائیگا (عالمگیری) **شہادۃ** کہا صاحب ہدایہ نے کہ عدم قبول معاملات مین ہے اسلیئے عبادات باب اخبار سے ہین شہادت نہین ہے پس خبر رویت ہلال و روایت حدیث وغیرہ مردود ہوگی **ابدا** یعنے ہمیشہ کے لیئے کسی فعل اور وقت تک نہین **فاسق** اس سے اخبار بھی غیر مقبول ہوگئے اب نہ معاملات مین اوسکے گواہی سنے جائے نہ عبادات مین - **حاصل** جو لوگ پاکدامنون کو صریح زنا سے متہم کرنے مین اگر چار مرد عاقل مسلم بالغ عادل گواہی مین لائین تو بہتر نہین تو اونکو اسیئے کوڑے لگاؤ اور پھر کبھی انکی گواہی قبول نکرو وہ لوگ فاسق مین **مسلم** سِبَابُ الْمُسْلِمِ فِسْقٌ مسلمانونکو برا کہنا **فسق** ہے آیت مین مسائل ومباحث مین **مسئلہ** جبتک صریح لفظ سے تہمت نہ لگائی جائے کنایے اور اشارے سے حد ثابت نہین ہوتے اسلیئے کہ [1] غیر صریح لفظ مین شبہہ ضرور ہے اور حد شبہے سے ساقط ہو جاتی ہے [2] جسطرح خیال ہے کہ مقذوف کا عوض لیا جائے قاذف کو بھی ظلم سے بچانا ضرور ہے پس لازم ہوا کہ یقین پر سزا اور شبہے پر رہا ہو - اگر بیان یا ثبوت کسی وجہ سے رد کیا گیا تو قاذف بری اور مقذوف پاک وغیر متہم رہا اور قبول کرنے مین حکم حد دیا گیا تو قاذف ماخوذ ہے ورنہ مقذوف مشکوک **مسئلہ** جبتک کوئی

رہی تو حد نہ لگائی جائے ہان دوسری حدود مین صرف ثبوت کافی ہے اور یہ نہ بیان ہے نہ زیادت علی القرآن - یہ مضمون آیت سے مستنبط ہے اسطرح کہ دوسرے مقامون مین اتہام لگانے والا ماخوذ ہوجاتا ہے جیسے کسیکو حیثیت فاسق وغیرہ کے یاد ہی رہتا ہے جیسے کسیکی مخبری کرے کہ وہ چور یا شرابی ہے مگر اتہام زنا مین صادق فرمادیا کہ گواہ نہ لاؤ تو مارکہاؤ اسکی غرض یہ ہے کہ سچے ہوسکے تو مار پڑےگی اور سچائی دوہی طور پر ثابت ہوسکتی ہے یا چار گواہ لائے یا متہم خود اقبال کردے - تو بدون دعوے مدعی نہ قیام شہادت کے نفی ہو اور اسکے اقبال کا انکار ہوسکتا ہے صرف وہم پر قاضی مقدمہ نہین قائم کرسکتا **بحث**. قاذف کو مطلق فاسق کہنا کیونکر صحیح ہوگا اسلیے کہ حد وہین جسکا امر کا ثبوت نہ ہو سکے جبکہ کذب ہی ہوا اور یہان ثبوت موقوف ہے اقبال مقذوف یا بیان شہود پر اور یہ دونون امر قاذف کے اختیاری نہین پس ممکن ہے کہ صادق ہو اور فاسق ہو **جواب** مطلقا فسق ثابت ہے اسلیے کہ فسق خلاف حکم کرنے کو کہتے ہین اور جبتک چار شاہد عدل آنکھون سے نہ دیکھ لین اور وہ بیان شہادت پر آمادہ ہو کر اظہار نکرین ایک شخص کو شرعا ایسا کلمہ منہ سے نکالنا جائز نہین پس قاذف اسلیے فاسق نہین ہوتا کہ غلط بیان کیا بلکہ اسلیے کہ منع کی ہوئی بات کو ظاہر کردیا بیشک بدون چار آدمیون کے دیکھے ہوئے ایک دو تین آدمیون کی دیکھنے سے زنا کا وہ علم جسپر اعتماد و حکم صحیح ہو حاصل ہی نہین ہوتا جسطرح مکاشفات حجت نہین اور ایک گواہ یا مدعی کے تقریر سے گو وہ کیسا ہی سچا کیون نہو قاضی کو ایسا علم جسکے رو سے حکم کرنا جائز ہو حاصل نہین ہوتا قاضی شریح نے حضرت علی کا دعوی اور حضرت حسن کی گواہی پر حکم نکیا تو آپ صدق پر اور انکو رسوخ تہا **بحث** علما فرماتے ہین کہ جبتک قاضی حکم حد نہدے قاذف کو فاسق کہنا جائز نہین اسلیے کہ فسق بعد اتہام زنا و عدم شہود مرتب ہوتا ہے جیسا کہ آیہ صفحہ ۲۷۸ سے مفہوم ہوتا ہے اور امام رازی نے باوجود ادلہ شافعیہ و تقریر اختلاف اسی طرف میل کیا ہے **مسئلہ** جہان حد نہین جاری ہوسکتی جیسے دار الحرب یا وہ مقام جسکے بادشاہ کے قانون مین حد ممنوع ہو وہان حکم رد شہادت و فسق قاذف جائز نہین **مسئلہ** قاذف اپنی اس کذب و فسق سے توبہ کرے تو بہی بعد حد حکم بفسق و رد شہادت دیا جائیگا اسلیے کہ وہ توبہ تفسیق و تردید سے پہلے تہی **مسئلہ** ذمی قذف کرکے مسلمان ہوگیا پہر حد لگائی گئی حکم رد و فسق ثابت ہوگا اسلام سے اخروی مواخذے عفو ہوجاتے ہین حقوق و اثر افعال باطل نہین ہوتے **مسئلہ** رد شہادت بقیہ و تتمہ حد ہے فسق پر مبنی نہین

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

مگر جنہون نے توبہ کی بعد اسکے اور اصلاح کرلی پس بیشک اللہ غفور رحیم ہے

مگر جنھون نے بعد اس قذف و حد کے توبہ کرے اور طریق عمل درست کر لیا تو بیشک اللہ تعالے
غفور رحیم ہے بحث علما مختلف ہین کہ محدود فی القذف اگر توبہ کرے تو گواہی اوسکی مقبول ہوگی
یا نہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک بدستور مردود الشہادت رہیگا جیساکہ مروی ہے ابن عباس سے کبیر آیت مین
تین امر مذکور ہین ا جلد ۲ رد شہادت ۳ تفسیق اور یہ سب بوجہ واو کے جو موضوع ہے جمع کے لیئے جملہ واحدہ
ہین اور استثنا اسی مجموع کیطرف منصرف مگر جلد تمام ہوگئی اوسمین اثر ممکن نہین ۔ رد شہادت و فسق باقی ہے
اونھین مین حکم استثنا جاری ہوگا جواب ہم اسے مان لیتے اگر یہ استثنا کچھ بھی فائدہ دے سکتا جلد
باتفاق تمام ہوگئی رد شہادت نہ کوئی گناہ ہے نہ اسے توبہ سے تعلق یہ اثر و تتمہ حکم حد ہے جیسے رق و صغر
و جنون مانع شہادت ہین معصیت نہین پس خواہ مخواہ عدم قبول شہادت سے استثنا ایک امر ضعیف ہی جس سے
امر ثابت بالنص و مصرح ترک کرنا جائز نہین ہوسکتا کبیر کافر کو حد لگائی جائے پھر مسلمان ہو
تو باتفاق گواہی اوسکی قبول ہوگی جواب کہا صاحب ہدایہ نے کہ کافر کے لیئے ایک قسم کے شہادت تھی
(یعنی اونھین اور مسلم کے بیچ مقبول تھی) وہ حد سے مردود ہوے اب مسلمان ہوا نئی قسم کے شہادت مقبول
بوجہ اسلام حادث ہوئی اسکے بعد نہ دیانت سے نہ رد بخلاف عبد مسلم و مرد فاسق کے کہ اونمین شہادت
جدید پیدا نہین ہوتے بلکہ وہی اسلامی شہادت (جو بعارض عبودیت یا فسق منتفی تھی) قذف سے مسلوب
ہوجاتی ہے توبہ یا آزادی سے عود نہین کرسکتے بخاری حضرت عمرؓ نے ابی بکرہ وغیرہ کو حد قذف
لگائی اور توبہ کے بعد گواہی اونکی قبول فرمائے ۔ اور یہی مذہب تھا عبد اللہ بن عتبہ اور عمر بن
عبد العزیز وغیرہما کا مگر بعض الناس (ابو حنیفہ) توبہ کے بعد بھی گواہی قبول نہین کرتے اور لطف
یہ ہے کہ خود ہی نکاح مین محدود کی گواہی جائز رکھتے ہین اور غلام کے گواہی جائز نہین رکھتے (سیل ونکی
اقوال مین تناقض ہے) جواب گو حنیفہ بھی متعدد آثار بلکہ ابو بکرہ کا اقرار کہ مین مقبول الشہادہ نہین
پیش کرتے ہین مگر تصریح قرانی و تطبیق معانی کے ہوتے ہوئے ضرورت ہی کیا ہے اول کلمہ ابد موضوع ہے
تابید کے لیئے پس منافی ہی توقیت کا دوم اگر ذکر عدم قبول شہادت معلل بفسق ہوتا تو سارق و زانی کے
حد مین ضرور ارشاد ہوتا اسمقام پر لفظ خصوصیت یہی ہے کہ رد شہادت تتمہ حد سمجھی جائے اور اس حالمین
اسکا سقوط باطل ہے سوم واضح رہے کہ گواہی کے لیئے دو حال مین ا تحمل یعنے واقعہ کے فہم اور یاد اسکے
صلاحیت غیر مجنون و صغیر کے ہر بشر کو ہے مگر عورتوں مین ناقص ۲ ادا یعنے اسکا بیان حجت ہوسکے
اسکے لیئے شرع مین شروط ہین ایک عقل دوسرے بلوغ کہ طاقت تحمل پیدا ہو تیسری ولایت کہ دوسرے پر
حجت ہو چوتھے عدل کہ جانب صدق مرجح ہو پانچوین مرد ہونا کہ نقصان تحمل و ادا نہ ہو چھٹے دو ہونا

کہ انکا بیان انکار شہود لے پر لائج ہو اور نکاح مین بھی دو جانب ہین ایک انعقاد اور دوسرا ایسے گواہ ہوسکتا ہے جنمین قوت تحمل ہو اور خود اپنا نکاح کرسکین پس غلام و مجنون و صغیر اپنا نکاح خود نہین کرسکتی انکی شہادت مقبول نہوگی اور کافر مسلمہ سے نکاح نہین کرسکتا ان کافرہ کا شاہد ہوسکتا ہے مسلمہ کا نہین باقی ہر ایسے شخص کے شہادت جسے صلاحیت تحمل ہو مقبول ہوگی محدود ہو یا فاسق یا عورتین دوسر جانب نکاح مین اظہار و ثبوت ہے اسکے لیئے بدون شاہدین عادلین امام کے نزدیک بھی سماعت نہین پس امام ابوحنیفہ نے اگر گواہی محدود کی انعقاد نکاح مین منظور فرمائی تو کیا خلاف کیا اور دوسرے معاملات مین قبول نکی تو قرآن کی موافقت سے اور یہ الزام تناقض و تعارض کا کہ مقابل نے لگایا ہے **چہارم** نفس نکاح عبادات سے ہے اور عبادات مین امام محدود کے شہادت بعد توبہ قبول کرتے ہین لہذا نکاح مین بھی جائز ہے اور غلام اسلیے کہ اپنا نکاح خود نہین کرسکتا گواہ نہین ہوسکتا اب کہان رہا تناقض و استعجاب **ہفتم** معلوم ہوا کہ حدود زاجر ہین مطہر و مکفر نہین لیئے جیسے حد ماری جائے اسکے گناہ اس بارے معاف نہین ہوتے بلکہ اسکی اور دوسرونکی عبرت کیلیئے ہے اور اگر حد مطہر ہوتی تو بعد حد فاسق نہ کہہ سکتے نہ عفو و توبہ کا ذکر ہوتا اور جسقدر روایتین اس باب مین ہین وہ ماؤل بتوبہ ہین اور روایت مسلم مین فہو کفارۃ لہ یہ حد اس غلطی کا کفارہ ہے غالبا مراد احکام دنیا ہین یعنے دنیا مین اسپر الزام نہ رہیگا ورنہ لازم آیگا خلاف قرآن کا اور تطابق اولی ہے تعارض سے اور یہی مذہب ہے حنفیہ کا **بخاری** عویمر نے عاصم سے دریافت کرایا کہ اسکے حقمین جو اپنی بی بی کو غیر مرد کے پاس دیکھکر قتل کر ڈالے کیا حکم ہے عاصم نے حضور مین بیان کیا آپنے ناخوشی ظاہر فرمائی تو عویمر نے کہا مین ضرور پوچھونگا جب عرض کی تو فرمایا تم دونوکے حق مین قرآن اترا ہے

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ
اور جو تہمت لگاتے ہین اپنی بیبیونکو اور نہین انکے لیے گواہ مگر جانین انکی تو گواہی
اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ
اسکے ایک کی چار گواہیان ہین ساتھ اللہ کے بیشک وہ البتہ سچون سے ہے اور پانچوین یہ کہ لعنت اللہ کی

تہمت لگاتے ہین اور اسکے اپنے گواہ ہین تو گواہی ایک	عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ اسپر اگر ہو جھوٹون سے	جو اپنی بیبیونکو زنا کی گواہ نہین مگر وہ خود ہی

کی ان ازواج سے چار گواہیان ہین اسطرح کہے قسم ہے اللہ کی مین سچا ہون اور پانچوین بار کہے اللہ کی لعنت اسپر اگر ہو مین جھوٹون سے آیت بیان احکام لعان مین ہے تفصیل اسکی یہ ہے کہ جب

مرد اپنی عورت کو زنا سے متہم کرے اور عورت حاکم کے سامنے دادخواہ ہو پھر زوج چار گواہ لائے تو عورت سزا پائیگی نہین تو مرد سے کہا جائیگا کہ تو چار بار کہہ کہ مین اللہ کو گواہ بناتا ہون کہ مین اس اتہام زنا مین سچا ہون اور پانچوین بار کہے کہ اگر جھوٹا ہون تو اللہ کی پھٹکار **ف** یہ حکم خاص ہے زوج کے لئے اور اسمین اشارہ ہے طرف فضل زوج کے کہ اوسکا بیان شہادت کے برابر ہے **ہدایہ** لعان قسم کے ساتھ اسلئے مشروط ہے کہ شہادت سے استثنا چاہتا ہے کہ اونکا بیان ہی شہادت ہو **ف** اور یہ کہ اپنی برات مین قول مع الحلف معتبر ہوا کرتا ہے پس اس فائدے پر کہ یہ بیان شہادت ہے متفرع ہے کہ قاذف اہل شہادت سے ہو ورنہ بجرم قذف حد لگادی جائیگی کیونکہ یہ بات نہ تھی مگر بعنوان مذکورہ اور وہ مختص ہے قابلیت شہادت سے **مسئلہ** فاسق یا عبد یا محدود فی القذف اپنی بیبی پر تہمت زنا لگائے تو معا بدعوی زوجہ اوسپر حد لگادینگے مگر کنیز و کافرہ یا محدودہ فی القذف یا مجنونہ یا صغیرہ کو تہمت زنا لگانے سے لعان ہو گا اسلئے کہ احصان انمین مفقود ہے

وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَٰدَٰتٍۭ بِاللَّهِ إِنَّهُۥ لَمِنَ

اور ٹلجاتا ہے اُس سے عذاب یہ کہ گواہی دے چار گواہیان ساتھ اللہ کے کہ مرد

الْكَٰذِبِينَ ۝ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَآ إِنْ كَانَ مِنَ الصَّٰدِقِينَ ۝

جھوٹون سے ہے اور پانچوین بار یہ کہ غضب اللہ کا اسپر اگر ہو مرد سچون سے

جب مرد نے گواہیان دین تو عورت پر لازم ہے کہ سزا قبول کرے یا مرد کیطرح چار بار کہے مین اللہ کو گواہ کرتی ہون کہ مرد اس تہمت مین کاذب ہے اور پانچوین بار کہے کہ اللہ کی پھٹکار مجھپر اگر وہ سچا ہو **ف** اگر لعان ہو گیا تو پھر دونون مین مفارقت ہو جائیگی جیسا کہ حضور نے جدائی کرادی (بخاری) پھر جب تک ان دونون سے ایک اپنی خطا کا قائل اور دوسرے کا مصدق ہو نکاح جدید بھی جائز نہین اسلئے کہ اب تک دونون اپنے دعوے لعان پر ہین اور بعد تصدیق نہ لعان باقی رہا نہ نکاح ممنوع

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ۝

اور اگر نہوتا فضل اللہ کا تمپر اور رحمت اسکی اور بیشک اللہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے

اور اگر اللہ کا فضل اور رحمت تمپر نہوتا تو تم پر اس اتہام دافترا مین معاً عذاب آجاتا پھر تاخیر و مہلت توبہ وندامت اور دنیا مین ستر محض بفضل و رحمت ہی اور اللہ تعالی بیشک توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے اشارہ ہے کہ توبہ کرو باز آؤ۔ یہان عفو و ترحم ہے **قصہ افک** جمہور مفسرین و ائمہ حدیث نے یہ قصہ باتفاق بیان کیا ہم بخاری شریف سے نقل کرتے ہین فرمایا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب حضور سفر کرتے قرعہ ڈالتے جس بی بی کا نام نکلتا وہ ہمراہ جاتین مین غزوہ بنی مصطلق مین

ع ۵ یہ تمام بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا ... سب مذ ...

ع ۱۰

ساتھ تھی بوقت مراجعت قریب مدینہ راتکو قیام ہوا صبح کو مین قضاے حاجت کے لئے گئی تھی بعد فراغ
حمائل گلے مین نہ پائی ڈھونڈھنے لگی دستیاب ہونیکے بعد فرودگاہ پر آئی تو لشکر جا چکا تھا میرا خالی ہودج
لوگون نے اونٹ پر لادا اور اسوجہ سے کہ مین کمسن نحیف الجثہ لاغر تھی خفت وسبکی نے کوئی وہم نہ لایا۔
میرے دلمین آئی کہ ضرور کوئی آدمی میری جستجو کو آئیگا وہین بیٹھ گئی اور آنکھ لگ گئی ناگاہ صفوان ابن معطل
بن ذکوان جو حضور کے حکم سے لشکر کے عقب مین رہتے تھے تاکہ بھولے بچھڑے کی خبر لین اور لشکر کو کسی
حادثہ جدیدہ سے مطلع کرین اُدھر سے گزرے چونکہ مجھے قبل فرضیت پردہ دیکھا تھا پہچان لیا مین انکی آہٹ
سے چونکی اور منہ ڈھانکا پھر صفوان نے اپنا اونٹ بیٹھایا مین سوار ہوئی وہ مہار لیے میرے ساتھ تھے اور
مین سوار تھا کہ مین نے سواے اسکے کہ مجھے تنہا دیکھکر انھون نے آیۂ انا للہ الخ پڑھی اور کچھ نہین سنا
دوپہر کو لشکر مین اسی جانب سے آئی جدھر منافقو نکا گروہ تھا ابن ابی منافق نے بدگمانی کی کچھ اور بھی اُسکے
ہمزبان ہوئے مین مدینے مین آئی تو بیمار ہوگئی آدمی باتین بناتے مگر مین بیخبر تھی حضور میری عیادت کو
آتے حال دریافت کرکے چلے جاتے وہ لطف قدیمانہ وعنایت سابق مین نہ پاتی۔ ایکبار مین حاجت
کے لئے گئی تھی اور ام مسطح میرے ساتھ تھین انکا پانو دامن مین اُلجھکر لڑکھڑایا بیساختہ تعس مسطح زبانپر
آیا یعنے مسطح مرے مین نے کہا کہ تم مرد بدری کو بُرا کہتی ہو مسطح بدر کی لڑائی مین حاضر تھے حضرت ابوبکرؓ کے
بھانجے فقراے مہاجرین سے تھے اتفاق سے وہ بھی ابن ابی کی ہمزبانی کرنے لگے تھے۔ ام مسطح نے کہا
آپکو خبر نہین جو اُسنے آپکی شان مین گڑھا ہے پھر قصہ افک بیان کیا دکھا ام رومانؓ جو ماں ہین حضرت
عائشہ کی کہ یہ سنکر عائشہ بیہوش گرپڑین (بخاری) الغرض مین گھر آئی جب حضور اقدس رونق افروز
ہوے مین نے عرض کی کہ اجازت ملے گھر جاؤن اور دل مین یہ تھا کہ اس خبر متوحش کو دریافت کرون
حضور نے اجازت دی جب مین گھر آئی ماں سے کہا کہ یہ بات کیا ہے انھون نے نصیحت فرمائی کہ تم خیال
نہ کرو جو عورت صاحب جمال شوہر کی نظر مین عزیز ہوتی ہے اسکی سوتین جلتی ہین طرح طرح کی باتین بناتی
ہین طوفان اوٹھاتی ہین مین نے کہا سبحان اللہ خلق مین یہ اقواہ پھر تمام رات روئی کی نہ آنسو رکے نہ نیند
آئی صبح کو حضور نے علی اور اسامہ سے اس باب مین مشورہ کیا اسلیے کہ کوئی وحی نہ آئی تھی علی نے
کہا یارسول اللہ آپ فکر نہ کرین عورتین انکے سوا بہت ہین آپ بریرہ سے پوچھین وہ سچ سچ بتادیگی
حضور نے اسنے پوچھا تو وہ بولین یارسول اللہ قسم ہے اسکی جسنے آپکو سچا رسول کیا مین ان مین ایک یہی
بات پاتی ہون کہ کمسن بیخبر ہین آٹا گوندھکر سو جاتی ہین اور بکری آتی ہے آٹا کھا جاتی ہے یعنے بالکل
بھولی بھالی اللہ والی ہین اور اسامہ نے کہا کہ یارسول اللہ مین آپکے ہمخوابہ کی خیر کے سوا اور کچھ نہین جانتا

ع
یہ پوری بخاری
مین ہے

دا کے علاوہ اور اصحاب کے قول بھی اسباب مین منقول ہین جو آئندہ مذکور ہونگے پھر حضور باہر آئے اور
اور خطبہ فرمایا اور کہا اے لوگو کون میری مدد کرتا ہے اس شخص پر جو مجھے میری اہل کی نسبت ایذا دے بخدا مین نے
انمین کوئی شر نہین معلوم کیا۔ اور جسے اتہام لگاتے ہین یعنے صفوان وہ بھی مرد صالح ہے کبھی میرے پیچھے
میرے گھر مین نہین گیا۔ سعد بن معاذ نے کھڑے ہوکر عرض کی یا رسول اللہ مین آپکو مدد دیتا ہون اگر یہ
موذی قوم اوس سے ہے تو ہم اُسکی گردن اڑادین اور اگر ہمارے برادران خزرج سے ہے تو جو حکم دیجیے بجالائین
سعد بن عبادہ نے کہا واللہ اے سعد بن معاذ تم ایسا نہ کرسکو گے (یہ سردار قبیلہ خزرج تھے باوجود کمال
صلاح واتباع رسول اللہ اسوقت حمیت قومی مین ایسا کہا) پھر اسید بن حضیر کھڑے ہوئے اور کہا
تم کاذب ہو منافقون کی طرفداری کرتے ہو واللہ ہم اُسے قتل کرینگے اب گروہ اوس وخزرج مین جھگڑا ہونے
لگا حضور نے خاموش کرایا۔ حضرت عائشہ رضہ کہتی ہین کہ میرے آنسو نہین رکتے تھے اور نیند نہ آتی تھی۔
دو راتین یونہین گزرین مین گمان کرتی تھی کہ کثرت بکا سے میرا کلیجہ پھٹ جائیگا اتنے مین حضور تشریف
لائے اور بیٹھ گئے حالانکہ جب سے یہ افترا کیا گیا تھا آپ میرے پاس نہ بیٹھے تھے ایک مہینا گزر گیا تھا پھر
کلمہ شہادت پڑھا اور کہا اما بعد اے عائشہ مجھے تیری نسبت ایسی ایسی خبرین ملی ہین اگر تو بری ہے تو
اللہ تعالی تیری برات کردیگا اور اگر کوئی خطا ہوگئی ہے تو توبہ کر اور مغفرت مانگ اللہ توبہ قبول کرتا ہے
جب حضور فرما چکے تو بکمال غم وغصہ سے میرے آنسو سوکھ گئے مین نے اپنے باپ ابو بکر سے کہا جواب دو
وہ بولے مین جواب نہین دے سکتا پھر ماں سے کہا جواب دو وہ بولین مین کیا کہون مین کم سن لڑکی تھی
قرآن بھی تھوڑا ہی پڑھا تھا مین نے کہا اگر آپنے یہ بات سنی ہے تو میرے انکار کی آپ تصدیق نہ کرینگے
اور اقرار کرون تو اللہ جانتا ہے کہ مین بری ہون بخدا میری ایسی ہی مثال ہے جیسے یوسف عم کے باپ کی
کہ کہا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۔ پھر مین اپنے بستر پر لیٹ رہی اور مین جانتی تھی
کہ بری ہون اور اللہ تعالی میری بریت ظاہر کریگا مگر یہ امید نہ تھی کہ میرے حق مین قرآن نازل ہو
اور اللہ تعالی میرے معاملے مین تکلم فرمائے خیال تھا کہ شاید حضور کو خواب یا الہام سے معلوم ہو اسی خیال
مین تھی اور حاضرین سے کوئی باہر نگیا تھا کہ آثار وحی نمایان ہوے اور بعد افاقہ آپنے ہنستے ہوئے فرمایا اے
عائشہ اللہ نے تیری برات ظاہر کردی۔ میری ماں بولین اے عائشہ اٹھو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف یعنے اداے شکر ومراتب تعظیم کے لیے مین نے کہا واللہ مین نہ اٹھون گی
بلکہ حمد اللہ ہی کی کرونگی پھر تلاوت کی دس آیتون تک واضح رہے کہ صفوان نامرد تھے اور
جہاد مین شہید ہوئے (ابن ہشام)۔

ف کمال غصہ مین نام حضرت یعقوب عم سے بھی بھولنے کے

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ

بیشک جو لائے بہتان ایک جماعت ہے تم سے نہ سمجھو یہ بہتان بُرا ہے تمکو بلکہ وہ اچھا ہے

لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ

تمکو واسطے ہر شخص کے انمین سے وہ ہے جو کمایا گناہ سے اور جو متولی ہو بڑی بات کا اسکے انمین سے اسکے لیے عذاب ہے بڑا

بیشک جن لوگون نے یہ طوفان باندھا یعنے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر اتہام کیا ایک جماعت ہے یعنے اتہام کرنیوالی جنمین سے مسطح و حسان و حمنہ وغیرہ ہین نہ خیال کرو تم اے نبی کریم و اے عائشہ و اے ابوبکر و ام رومان و صفوان کہ یہ تہمت تمہارے حقمین شر ہے بلکہ یہ خیر ہے تمہارے لیے بوجہ نزول قرآن در برات و ثنائے حضرت رحمٰن و تکذیب و سزائے ارباب بہتان ہر آدمی کے لیے ان اتہام کرنیوالون سے وہ ہے جو کمایا گناہ سے اور جو اسکے بڑی بات کا باعث و بانی ہوا یعنے ابتدائی اور دوسرونکو ورغلانا یہ ابن ابی منافق ہے اسکے لیے بڑا عذاب ہے **معالم** کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے عذاب عظیم دوزخ کا عذاب ہے **ف** آیت مین اشارہ ہے کہ گو سب مفتری مجرم ہین مگر سزا انکی مختلف بعض کے لیے نار اور بعضو کو صرف مار **اور** یہ آیت مخصوص بحادثۂ افک حضرت صدیقہ ہے اسلیئے کہ ۱ یہ قصہ مشہور ہے جس سے تخصیص قرآنی جائز ہے ۲ اجماع است چندانکہ مخالف بھی دم نہین مارسکے ۳ قرائن ایسے عنوان سے نہین کہ عموم پر محمول ہوسکے پس یہ خبر ہے اور مورد پر مخصوص۔

لَّوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا

کیون نہ جب سنا تھا تم نے اُسے گمان کیا ایمان والون نے اور ایمان والیون نے اپنی جانو نپر اچھا اور کہا

هَٰذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ

یہ بہتان ہے کھلا ہوا

پہلے انکی تسکین فرمائی جنکو اس اتہام سے ضرر کا خوف تھا پھر مفتریونکی سزا بیان کی پھر مومنین کیطرف تعلیماً خطاب کیا کہ جب یہ تہمت سنی مومنین و مومنات نے آپسمین اچھا خیال کیون نکیا اور کیون نہ کہا کہ یہ کھلا کھلا افترا ہے **ف** گو صیغہ امر نہین مگر کلمۂ تمنا امر سے بھی زیادہ موکد ہے پس لازم ہے کہ جب کسیکی برائی سنے اور حجت کافی نہو قبول و استقرار سے انکار کرے اور اپنے بھائی کو بری قرار دے **مسئلہ** جب ایک مومن دوسرے مومن کو بُرا کہے اب کسکی طرف گمان بد و کذب چاہیے **جواب** اگر ہو سکے دونونکی نسبت تاویل خیر کرے نہ بن سکے تو سکوت اولےٰ ہے اور ضرورت ہو تو جس کا الزام خفیف ہو اُسے اختیار کرے اور اللہ سے دل مین استغفار کرتا رہے فرمایا مَنِ ابْتُلِيَ بِبَلِيَّتَيْنِ فَلْيَخْتَرْ أَهْوَنَهُمَا جو دو بلاؤن مین گرفتار ہو تو جو آسان ہو اُسے اختیار کرے۔

لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَأُولٰٓئِكَ

کیون نہ لائے اسپر چار گواہ پھر جب نہ لائے گواہ پس وہ

عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝

پاس اللہ کے جھوٹے ہین

کیون نہ اس بیان پر چار گواہ لائے اور جب گواہ نہ لا سکے تو وہ لوگ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہین بحث حضور کے زمانے مین شراب کی حد معین نہ تھی کچھ مار تھی حضرت عمر کے عہد مین اسپر شورہ ہوا حضرت علی نے کہا شراب پیکے جھوٹھ بولتا ہے اور قاذف کاذب پر اسی کوڑے ہین تو شرابی پر بھی اسی کوڑے ہونا چاہیئے اسی پر اجماع ہوگیا پس لازم آیا کہ خواہ کذب علت ہو حد کی خواہ وصف پر دوران حکم ہو مگر مقدمہ اولے سے انکار کیا گیا جیساکہ صفحہ گذشتہ بحث فسق مین گذرا اور مقدمہ ثانی اصول حنفیہ کے خلاف ہے جواب قیاس باعتبار وصف منع ہے اور یہ مسئلہ گو بصورت قیاس ہو مگر اجماع سے ثابت ہے ورنہ لازم آتا ثبوت حدود قیاس سے اور یہ جائز نہین بحث کذب وہ چیز ہے جو واقعے کے خلاف ہو اور بیان واقعے سے قطع نظر کر کے عدم ثبوت کو عدم صدق قرار دیا حالانکہ جو دارا اقتضا سے ہارے کاذب قرار نہین پاتا جواب سلکریکاذب ماول ہے یعنی حکم وسزا ہی کاذبین مین داخل نہ حقیقت کذب بھی ثابت ہے اسلیئے کہ جب شرع نے تصریح کردی کہ زنا ایک دو مین نظر نکی رویت سے ثابت ہی نہین ہوسکتا اب ایسا خیال دلمین اور ایسا قول زبان سے بلا شبہہ کذب ہے تکذیب شرع۔ تکذیب لغوی اسکی معارض نہین ہوسکتی مثلاً زید کی آواز سنکر اوسے پہچان لین مگر یہ کہنا ضرور کذب ہوگا کہ مین نے زید کو دیکھا ہے اسلیئے کہ گوش آلۂ رویت نہین ایسے ہی چار سے کم دو آدمیون کے رویت اسباب مین شرعاً رویت نہین بحث حکم کذب بدون عجز شہادت دینا جائز نہین اسلیئے کہ قرآن مین اسے بعد عجز شہادت فرمایا بحث یہ حکم خلاف قیاس ہے اسلیئے کہ اور تمام صور تو نمین عدم ثبوت موجب عدم صدق نہین ہوتا پس لحدیہ اسکا دوسرے افراد کی طرف جائز نہین مسئلہ قاذف محدود کو کاذب کہنا جائز ہے اگرچہ دوسرے مسلمانون کو ایسا کہنا ممنوع ہے

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ

اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تمپر اور رحمت اسکی دنیا اور آخرت مین البتہ چھو جاتا تمکو جسمین

اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

شروع کیا تم نے اسمین عذاب بڑا

اور اگر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت تمپر نہوتی دنیا مین اور آخرت مین تمکو اس افترا و بہتان مین عذاب عظیم چھو جاتا ف اگر یہ خطاب مخصوص باہل افک ہے تو عذاب ظاہر اور اگر عام ہے تو اسلیئے کہ کیون نہ دوسرون نے ایسی گستاخی سے رد کا بہر حال یہ عذاب تو یہ بھی فضل الٰہی سے ہے

لغات: زبانی باتین / بہ معنی پایا / جا سے بیان
ف ۔ ۔ ۔ حکم سزا / صحابہ مین

إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ

جبکہ لیتے تھے تم اُسے زبانون سے اپنی اور کہتے تھے منھون سے اپنے اُسکو جو نہین تمکو اُسکا علم اور سمجھتے تھے تم

اور منھ سے کہتے تھے وہ بات جس کا	هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ ۝	جبکہ تم زبان سے نکالتے تھے
صرف گمان پر یقین کرتے تھے	آسان اور وہ پاس اللہ کے بڑا ہے	تمکو علم نہ تھا اسلیے کہ یہ افترا

اور اس افترا کو آسان سمجھتے تھے حالانکہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔

وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ۝

اور کیون نہ جب سنا تھا اُسے کہا ہوتا تم نے نہین لائق ہمکو کہ کلام کرین ہم ساتھ اسکے پاک ہے تو یہ بہتان بڑا ہے

اور کیون نہ جب تم نے سنا اس خبر باطل کو کہا ہوتا کہ ہمکو سزاوار اور جائز نہین کہ اس تہمت کے ساتھ کلام کرین تو پاک ہے یہ بڑا بہتان ہے سبحانک کہا صاحب تفسیر کبیر نے موضع تعجب مین سبحٰن اللہ کہنا ایسا کلام کمال تعجب کا مقام ہے۔ یا یہ کہ اے اللہ تو پاک ہے اس سے کہ اوسکے پیغمبر کی بی بی ایسی ہو۔ یا یہ کہ اللہ پاک ہے کہ ایسے بہتان اور ظلم پر تحمل فرماوے اور انتقام نہ لے مسئلہ اتہام زنا پر ایسا ہی کہنا چاہیے اسلیے کہ مفتری نص قرآنی کا کاذب قرار پاچکا ہے گو بدون شہادت حکم کذب نہین ہوسکتا معالم مین ہے ابو ایوب انصاری سے کسی نے یہ خبر کہی تو انھون نے یہی کہا کہ سبحانک الخ گویا یہ انکی تائید وحی مین نازل ہوا۔

يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ

نصیحت کرتا ہے تمکو اللہ اس سے کہ نہ کرو مثل مین اسکے کبھی اگر ہو تم ایمان والے اور بیان کرتا ہے واسطے تمہارے

کہ ایسا کام پھر کبھی نہ کرو اگر	الْآيَاتِ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ	اللہ تعالی تمکو نصیحت کرتا ہے کہ مثل
کرتا ہے تمھارے لیے اپنی آیتین	آیتین اور اللہ دانا ہے حکمت والا	تم ایمان والے ہو اور بیان

اور اللہ جانتا ہے حکمت والا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

بیشک جو پسند کرتے ہین کہ شایع ہو بیحیائی اُنمین جو ایمان لائے اُنکے لیے عذاب دردناک ہے

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝

دنیا مین اور آخرت مین اور اللہ جانتا ہے اور تم نہین جانتے

جو لوگ پسند کرتے ہین کہ ایمان والون مین بیحیائی کی باتین شائع ہون اُنکے لیے دردناک عذاب ہے دنیا مین اور آخرت مین اور اللہ جانتا ہے اور تم نہین جانتے **ف** معلوم ہوا کہ حدود جو دنیاوی عذاب ہین موجب

کفارۂ گناہ ہیں ورنہ دونوں عذاب جمع نہ ہوتے

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۝

اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تمپر اور رحمت اسکی اور بیشک اللہ مہربان رحمت والا ہے

اور اگر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت تمپر نہ ہوتی تو اس گناہ کے وبال میں مبتلا سے بلا ہو جاتے اور بیشک اللہ شفیق و رحیم ہے **ف** جزا سے تو اسلیے محذوف فرمائی کہ عموم عذاب کا احتمال باقی نہ رہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ

اے ایمان والو نہ چلو قدم بقدم شیطان کے اور جو پیرو ہووے قدموں کا

الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ

شیطان کے پس بیشک وہ حکم کرتا ہے بیحیائی اور بری بات کا اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تمپر اور رحمت اسکی

مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۝

نہ پاک ہوتا تم میں سے کوئی کبھی مگر اللہ پاک کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ سنتا جانتا ہے

اے ایمان والو شیطان کے قدم بقدم نہ چلو اور جو شیطان کی پیروی کرے تو وہ بیحیائی اور گناہ کا حکم کرتا ہے اور اللہ کا فضل اور رحمت اسکی اگر تمپر نہ ہوتی تو یہ وہ خبیث جس گناہ سے کہ نہ پاک کرتا کبھی کسی ایک کو مگر اللہ جسے چاہتا ہے پاک کرتا ہے اور اللہ سنتا ہے جانتا ہے یعنی اسے گناہ کے بعد توبہ سے عفو اور طہارت محض فضل ہی فضل ہے ورنہ مثل معاصی امم سابقہ معاف نہ ہوتے **ف** یہ صحیح نہیں کہ کہا جائے حدود مطہر ہیں جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تم کو پاک کرتا ہے یعنے حد سے اسلیے کہ ہم کہتے ہیں یہ طہارت عفو تعلق توبہ سے نہ متعلق بحد اور توبہ کا عفو میں موثر ہونا مسلم اور تاثیر حد کے لیے کوئی دلیل نہیں رابطہ چونکہ مختلف عبارتوں سے عتاب و خطاب ظاہر فرمائے اور آداب تعلیم کیے مناسب تھا کہ ان معاملات کی نسبت بھی جو محدودین فی القذف سے کرنا چاہیے ہدایت کیجائے لہذا فرمایا۔

وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ

اور نہ قسم کھاویں صاحبان فضل تم میں سے اور وسعت والے یہ کہ (نہ) دیں قرابت والوں کو اور مسکینوں کو اور مہاجرین کو

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۝

راہ میں اللہ کی اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگذر کریں کیا نہیں دوست رکھتے بخشے اللہ واسطے تمہارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

بخاری جب حضرت عائشہ کی برأت نازل ہوئی حضرت ابوبکر صدیق نے قسم کھائی کہ میں اب مسطح کو خرچ نہ دیا کرونگا (آپ انکی خبرگیری فرماتے تھے) حق سبحانہ تعالیٰ نے انکی سفارش کی اور

ابوبکر صدیق کو اخلاق و عفو و صفح کے تعلیم فرمائی یعنے فضل و وسعت والے یہ قسم نہ کھالین کہ اقارب
اور مساکین اور مہاجرین فی سبیل اللہ کو نہ دینگے سزاوار ہے کہ درگذر کرین اور معاف کرین کیا وہ نہین
چاہتے کہ اللہ اُنکی خطائین بخشے اور اللہ غفور رحیم ہے ترمذی حضرت ابوبکرؓ نے کہا ہان قسم ہے
اللہ کی اے ہمارے رب ہم دوست رکھتے ہین کہ تو ہماری مغفرت فرمائے۔ اور جو دیتے تھے مسطح کو دیئے
شبہہ آیت مین کفارۂ قسم کا ذکر نہین جواب قرآن سے وقوع قسم ثابت نہین بلکہ امکانیت
ہے ممکن ہے کہ یہ واقعہ وجوب کفارہ سے سابق ہوا ہے کہ سورۂ بقر کی ہے کہ آیت قسم لاتجعلوا
اللہ عرضۃ لایمانکم متعلق بحکم کفارہ نہین اور سورۂ مائدہ [illegible] حجۃ الوداع مین نازل ہوئی سورۂ
نور سے مؤخر ہے ۳ اور ممکن ہے کہ آپؐ نے اگر قسم کھائی [illegible] کفارہ بھی دیا ہو اولوا الفضل کہا
ترمذی اور جمہور مفسرین نے کہ حضرت ابوبکر [illegible] فضل و مدح ہے دوسرون کی
شرکت سے مانع نہین لیعفوا امر استحبابی ہے جیسے کہ ترک حق پر عبد مجبور نہین کیا جاتا ف
سمجھ فوائد مین ابوبکر صاحب فضل ہین کہ عفو کا حسب ترحم مغفرت الٰہی ہے ۳
اخلاق الٰہی کا اختیار کرنا اولیٰ ہے [illegible] فرمایا ہم غفور رحیم [illegible] ہوجاؤ اولی القربی
سے مراد مسطح ہین جو حضرت ابوبکر کے بھانجے تھے اور آپ ہی اُنکی خبرگیری فرماتے تھے پھر قرابت کا
ذکر کیا کہ محبت جوش مارے اور مسکنت جسکا بیان کی ہے ثابت ہوا اور ہجرت کا ذکر کیا
کہ ایسا نہ سمجھا جائے کہ وہ تمام اعمال باطل ہو گئے مسئلہ عمل جو بعد اتمام و ثبوت باطل
نہین ہو سکتا ورنہ بعد اس گناہ کبیرہ کے موصوف بصفت مہاجر فی سبیل اللہ نہوتے اور
حدیث عائشہ کہ اسے زید ابن ارقم [illegible] کے جو تمسے ہوئی تمہارے جہاد و حج
و صلوٰۃ ضائع ہوگئے اگر توبہ نکروگے ماول بقا ہے یعنے اس گناہ سے اُنکے ثواب کم ہوجائینگے
اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ کا مسئلہ ترک خیر پر قسم کھانا ممنوع اور حنث واجب اور کفارہ لازم ہے

إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ

بیشک جنھون نے تہمت لگائی پاکدامن بھولی ایمان والیون کو لعنت کیے گئے دنیامین اور آخرت مین اور انکے لیے

عَذَابٌ عَظِيمٌ

عذاب ہے بڑا

بیشک جنھون نے تہمت لگائی عصمت والی بھولی بھالی مومنہ عورتون کو دور کیے گئے رحمت سے دنیا مین
بوجہ جلد و رد شہادت و اطلاق کذب و فسق کے اور آخرت مین اُنکے لیے عذاب بڑا ہے یعنے جہنم بخاری
کہا مسروق نے مین حضرت عائشہ کے پاس گیا تو حسان یہ شعر آپ کی مدح مین پڑھ رہے تھے

ف ترغیب در عفو
ف عمل بعد اتمام باطل نہین ہوتا
ف تہمت زنا موجب عذاب عظیم ہے

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ حصان نام معشوق یعنے ام المؤمنین صدیقہ حصان صاحب فہم و وقار ہین کہ اُنپر کسی شک کی تہمت نہین لگائی گئی اور وہ خود صبح کرتی ہین گرسنہ گوشت سے پاکدامن عورتون کی یعنے کسیکی غیبت نہین کرتین تو حضرت صدیقہ نے فرمایا اے حسان تم تو ایسے نہین ہو یعنے تمنے مجھپر افترا کیا۔

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ يَوْمَئِذٍ

جسدن گواہی دینگی اُنپر زبانین انکی اور ہاتھ انکے اور پاؤن انکے بسبب اسکے کہ تھے کرتے اُسدن

يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ۝

پورا دیگا انکو اللہ بدلا انکا ٹھیک اور جانینگے کہ بیشک اللہ وہی حق ہے ظاہر

یعنے ان افترا کرنیوالون پر اُسدن عذاب ہوگا جب اُنکے گناہون پر اُنکی زبانین جنسے باتین گھڑین اُنکے ہاتھ جنسے اشارے کیے یا اُٹھایا کرلی اور جسدن اُنکے پاؤن جو ایسی راہ مین گئے تھے اُنکے افعال پر گواہی دینگے جسدن اللہ تعالیٰ اُنکے اعمال کا پورا اور سچا بدلا اُنکو دیگا نہ کم نہ زیادہ اور ایسا نہین کہ غلط ثابت اور حق ضائع ہو جائے جیسا کہ دنیا کی محکمون مین ہوتا ہے اور جانینگے کہ اللہ ہی حق ہے اور [illegible] وہ صانع کا بیان کرنیوالا ہے [illegible] قیامت کا ذکر ہے جہان منہ پر مہر کردیجائیگی اور اعضا گواہی دینگے ابن کثیر حضور نے سات گناہ ذکر فرمائے جو موجب ہلاک و نار ہین اور انہین سے ایک تہمت لگانا ہے فرمایا کہ تہمت لگانے سے سو برس کی نیکیان ضائع ہو جاتی ہین [illegible] ترمذی جب یہ آیتین اُتریں تو حضور منبر پر گئے اور یہ آیتین سنائین اور مسطح و حسان کو حد لگائی کہا بعض نے کہ ابن ابی پر بھی حد ماری گئی۔ اور مفسرین نے حمنہ کو محدودین مین داخل کیا ہے مسلم مین ہے کہ ابن ابی سے پوچھا گیا [illegible] صدیقہ [illegible] یا مقدم [illegible] مجھے نہین معلوم اور کہا ابن کثیر نے کہ آیت حد [illegible] کے بعد نازل ہوئی مگر بحث یہ ہے کہ اگر حادثہ مقدم تھا تو کیونکر معلوم ہوا [illegible] اور گواہ کہان تھے حد لگادی جاتی اور حضرت سعد کا [illegible] قتل [illegible] کس لیے ہوا اور اگر حادثہ مقدم تھا تو اب حد لگانا کیونکر جائز ہوا اثر حکم زمانہ آئندہ مین ہے گزشتہ مین نہین جواب اگر حادثہ مقدم تھا جیسا کہ ابن کثیر نے کہا تو حد بوجہ عدم دعوی ملتوی رہی اسلیے کہ کوئی مدعی اسمین اگر ہوتا تو حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا اور انکے اہل کمال حیا و غایت غیظ و غضب سے قوت دعوی کہان انکار بھی نکر سکین [illegible] قتل [illegible] حد کی غیرت دین و حمایت پر دال ہے اور ممکن ہے کہ اس افترا کو توہین رسول و ایذاے پیغمبر [illegible] کفر و نفاق کی سزا تجویز فرمائی ہو یا بطور سیاست قتل کا ارادہ ہوا ہو یا اگر حادثہ

موخر ہوتا تو وجہ حدیہ ہے کہ جب فعل کا کسی حکم کی تہمت مین داخل ہونا معلوم ہو وہ فعل حکم متاخر مین داخل ہوگا جیسے حرمت ربوا و خمر وغیرہ مگر تہمت ایسا امر نہین اسکا جرم ہونا اور متعلق بحق مسلم ہونا عقلاً و نقلاً معلوم تھا حرف مقدار حد معلوم نہ تھی وہ بیان کردی گئی اسکے ہوا اور مین کلام نہین ہوسکتا بحث ان اہل قرینہ الموقفین حسان شاعر دربار رسول رحمٰن اور شیخ حافظین پر حسے تھے تو کیا آپکی نسبت بھی لعنت و دوام عذاب جہنم کیطرف حکم لگا سکتے ہو ہرگز نہین سدا اسلیے کہ کسی فعل کی بنا اسکے بیچ ضرور نہین کہ ہر فاعل کا مل و تمام ہو جیسا کہ صفحہ ۳۸۲ مین [illegible] ایسا کیا [illegible] ہو جیسا کہ خود مسلح کے [illegible] آمادہ کیا گیا تم [illegible] بخشدیا گیا اور حسان کی نسبت خود حضرت صدیقہ [illegible] ام المؤمنین عائشہ صدیقہ [illegible] کہا ہے فان ابی و والدہ و عرضی [illegible] اور قرآن [illegible]

للخبیثٰت الخبیثٰت للخبیثین والخبیثون للخبیثٰت والطیبٰت للطیبین والطیبون

[illegible]

للطیبٰت اولٰئک مبرءون مما یقولون لھم مغفرۃ ورزق کریم

[illegible] اور رزق ہے عزت کا

معنی آیت مین کلام ہے اگر مخصوص قرار دین تو خلاف اصول [illegible] بالفت معقول بد و نیک کا ساتھ دنیا مین ثابت ہے مفسرین نے اس خدشہ کے دفع کے لیے [illegible] کلمات خبیثات کلمات و صفات بد خبیثون، مردان شریر طیبات کلمات و صفات حسن طیبون، مردان طاہر و صالح یعنی بری باتین اور برے کام بدونکے لیے ہین جس طرح ابن ابی نے یہ افترا پیدا کیا اور اچھی باتین اچھی صفتین اچھونکے لیے ہین جسطرح حضور کا اعراض - صدیقہ کا سکوت - صدیق کا عفو و تصدق - اصحاب کا انکار اس تاویل مین حکم عام ہے مرد و عورت دونون مخاطب یا یہ کہ خبیث عورتین برے مردونکے لیے اور برے مرد خبیث عورتونکے لیے اور نیک نیکونکے لیے سزاوار ہین پھر یہ خواہ اکثریہ ہے یا حکم مخصوص بحادثہ چونکہ ایک خاص قصہ کی

ضمن میں مذکور ہے پس تخصیص غیر محل نہیں یا یون کہا جائے کہ یہی مثل الزانیہ لا ینکحہا الخ کے ہے اور لہم سے
مراد آنحضرت و صفوان اور ابو بکر [illegible] جنکو عار لاحق ہوتا تھا اور ام المؤمنین ہین یعنے یہ سب فعل بد کی نسبت
قبیح سے بری ہین جیسا کہ اہل افک کہتے ہین اور انکے لئے مغفرت اور رزق کریم یعنے بہشت کی نعمتین
ہین معالم حضرت عائشہ رضی فرماتی ہین کہ [illegible] میری [illegible] جبرئیل نے حضور کو خواب مین دکھلائی تب حضور
[illegible] حق ہوئے [illegible] مدفون ہوئے جس سے وہ بقعہ شریف تمام
بقعات پر فائق [illegible] رحمت متصل ہے [illegible] حضور کے ساتھ ایسا کا
نہین ہوتی اور جبرئیل وحی لاتے [illegible] میری برات آسمان سے اتری [illegible]
رزق کریم [illegible] اہل سیر نے روایت کی کہ جب حضور نے اصحاب سے اس اتہام کی نسبت مشورہ کیا
تو کہا عمر فاروق رضی نے یا رسول اللہ [illegible] اللہ تعالے آپکے جسم مطہر کو مکھی سے جو نجاست پر گزرتی ہے
محفوظ رکھتا ہے تو آپکی [illegible] کو [illegible] حضرت عثمان رضی نے کہا یا رسول اللہ محض ذلیہ
آپکا سایہ قدم گاہ [illegible] حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ آپکی نعلین کی نجاست
کی خبر دینے کو جبرئیل [illegible] الیسا [illegible] ابو ایوب نے اپنی مان سے کہا کہ
[illegible] اگر انہین [illegible] ہو گئے فضل نہین رسول اللہ پر
الیسا [illegible] ام المؤمنین زینب میری برات مین انکی بہن حمنہ
سے مخالف [illegible] حضرت عائشہ للہ
تمامی ازواج مطہرات کو پاکدامن [illegible] ثابت کر رہی ہین [illegible] جیسے زنا اور اسکے اتہام
کے [illegible] اپنے ایمان والے بندونکو اتہام اور اشتباہ سے
[illegible] کے پاس [illegible]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا

اے ایمان والو [illegible] گھرون سوا اپنے گھرون کے یہانتک کہ اذن لیلو اور سلام کرو صاحب خانہ پر

ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ○

یہ بہتر ہے تمہارے لئے تاکہ تم نصیحت پکڑو

احمدی [illegible] ایک زن انصاریہ نے عرض کی یارسول اللہ ہم ننگے کھلے ہوتے ہین اور مرد آجاتے ہین اور اسی حالت پر دیکھتے ہین تو یہ آداب تعلیم فرمائے کہ اے ایمان والو اپنے گھر کے سوا کسی کے گھر مین بے اجازت نہ چلے جایا کرو اور صاحب خانہ پر سلام کرو یہ اجازت و سلام اچھا ہے تمہارے حق مین تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔

فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ

پھر اگر نہ پاؤ تم اُن میں کسی کو تو نہ جاؤ اُن میں یہاں تک کہ اذن دیا جائے تمکو

وَإِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ أَزْكٰى لَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝

اور اگر کہا جائے تمکو پھر جاؤ تو پھر جاؤ یہ پاکیزہ تر ہے تمکو اور اللہ جو تم کرتے ہو جانتا ہے

پھر اگر نہ پاؤ اُن میں کسیکو تو نہ داخل ہو گھروں میں یہاں تک کہ اجازت دیجائے تمکو اور کہا جائے تمسے کہ پھر جاؤ تو پھر جاؤ

یہ پھرنا پاکیزہ تر ہے تمہارے لیے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝

نہیں تمپر گناہ کہ داخل ہو ایسے گھروں میں کہ نہیں رہتا ان میں کوئی کہ اُن میں نفع ہے تمکو اور اللہ جانتا ہے جو ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو

تمپر کوئی گناہ نہیں ہے کہ داخل ہو ایسے گھروں میں جہان کوئی نہیں رہتا جنمیں تمہارے فائدہ کی چیز ہو اور اللہ جانتا ہے

جو ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو اللہ تعالیٰ نے تنبیہ کی ہے کہ اذن صریح مراد ہو یا عرفی یہ تحریمی ہے اگر اذن

عام رہے اذن صریح کی ضرورت نہیں اور نفاذ ہی ہے اسلئے کہ اس حکم سے غرض بچاؤ اذیت غیر متعلق ہے

پھر یہ حکم بیت اس سے وہی گھر مراد ہیں جنمیں آدمی رہتا ہو اور مساجد مدارس اور عام کارخانے

دکانیں وغیرہ خارج ہیں بلکہ وہ گھر جسمیں کوئی نہ رہتا ہو اور جہان اسباب رکھا ہو بشرطیکہ غرض حکم سے خارج

ہیں اسلئے کہ حکم متعلق ہے منع اطلاع پر ستر احوال سے اور یہاں وہ نہیں ہے مسئلہ ایک گھر میں

جب کئی درجے ہوں تو ہر درجہ میں کہ جہاں پہنچا بیت غیر ہے اور اذن لینا چاہیے تَسْتَأْنِسُوْا

سے کہا حسن بصری نے آیت میں تقدیم و تاخیر ہے یعنی سلّموا تستأنسوا اور کہا ابن عباس نے کہ

تستاذنوا ہے ابن کثیر ابی بن کعب کی قرات میں تستاذنوا ہے اس صورت میں معنی اذن مطلب ظاہر

اور تقدیر معنی انس یہ مقصود ہے کہ نام و نشان واضح طور پر بتا دے تا کہ موافقت یا اجازت میں وحشت نہ پیدا ہو

جیساکہ ابن کثیر نے جابرؓ سے روایت کی کہ میں نے حضور سے اذن مانگا فرمایا کون ہے عرض کی میں فرمایا میں بھی تو

میں ہوں۔ اور کہا بعض نے انس بمعنی رویت آیا ہے پس مراد یہ ہے کہ دیکھ لو کوئی ہو تو جاؤ اور سلام

کرو مگر یہ نص صریح سے مردود ہے فرمایا اِنِ اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ

عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ اگر کوئی شخص تجھے جھانک کر دیکھ لے اور تیرا اذن نہو پھر تو اسکی آنکھ

میں کنکری مارے آنکھ پھوٹ جائے تو تجھپر کوئی گناہ نہیں اور سہل بن ساعدی نے روایت کی کہ ایک

شخص نے حضور کے دروازے سے جھانکا اور آپ کسی لکڑی سے سر کھجا رہے تھے اُسے دیکھا تو فرمایا

اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو مجھے دیکھتا ہے تو لکڑی تیری آنکھ میں مارتا اور فرمایا اِنَّمَا الاِسْتِئْذَانُ مِنَ النَّظَرِ
اذن مانگنا اسی لیے ہے کہ محل نظر نہ پڑ جائے پس جھانک کر دیکھنا اور دروازے پر اسطرح کھڑے ہونا کہ
اندر کا حال نظر آئے منع ہے اور اس حدیث کی مراد میں علما مختلف ہوگئے کہا ابوبکر رازی نے کہ یہ خلاف
ہے اصول کے آنکھ پھوڑنے والے کی آنکھ پھوڑی جائیگی اور کہا شافعیہ نے کہ ظاہر حدیث اسکا احتمال رکھتی ہے ترک
نہیں ہوسکتا وہ صاحب حق ہے اسپر الزام نہیں ف یہ حدیث تنبیہ و تشدید میں ہے حقیقت امر پر
محمول نہیں جیسا کہ موطا میں مروی ہے کہ نمازی کے سامنے گزرنے والے سے قتال کر حالانکہ قتال جائز
نہیں ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ صاحب خانہ اسکو روکنے کیلئے کنکری پھینکے اور وہ اتفاقاً آنکھ پھوڑ دے تو اس
پر تاوان نہیں ہے کہ عمداً ایسا کرے پھر اگر تستانسوا سے مطلوب ہے تو قول ہے پہلے اذن و سلام دونون
کے چاہئیں اور اگر وسیلہ سے جملہ مستانفہ ہے تو سلام پر مستقل واجب ہوگا اور ظاہر یہی ہے کہ غیبت اذن میں
کلام ہے کہا جاتا ہے کہ یا سلام کرے اطلاق آیت دونون کو شامل ہے لیکن اول قول پر حرکت جو صاحب خانہ
کو اطلاع کردے داخل ہے ہاں سلام کرنا ادب ہے جیسا کہ منقول ہے کہ حضور کے آستانے پر کسی نے اذن طلب کیا
آپنے پڑھنا سے ایک عورت سے فرمایا کہ اسے بتادے کہ کہے السلام علیکم ادخل (ابن کثیر) اور دوسری روایت
میں حضور سے سلام مروی ہے جیسا کہ فرمایا من لم یبدأ بالسلام فلا تأذنوا له
اور جن بیک و فعل ہے کہ صاحب خانہ کو کسی پردہ وغیرہ کی تکلیف ہو فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْهَا
تنگی ہوتی اسلیے منع کیا کہ ممکن ہے صاحب خانہ نے اسے عموماً اس سے مخفی رکھا یا اموال متعلقات اسکی
فوت ہوتی ہو مسئلہ بدون اذن غیر کے خالی گھر میں نہ جانا چاہیے فَارْجِعُوْا یہ امر استحبابی ہے اسلیے
کہ رجوع عبادت ہے نہ عدم رجوع میں کسی کی حق تلفی ابن کثیر کہا قیس بن سعد بن عبادہ نے حضور
ہمارے گھر تشریف لائے اور سلام کیا سعد نے آہستہ جواب دیا حضور نے پھر سلام کیا وہی جواب آہستہ دیا
میں نے کہا رسول اللہ کو اذن نہیں دیتے سعد بولے چاہتا ہون کہ آپکا سلام مجھپر زیادہ ہو تیسری
بار سلام کرکے حضور لوٹے تو سعد پیچھے دوڑے اور عرض کی یا رسول اللہ میں آپکا سلام سنتا اور
آہستہ جواب دیتا تھا کہ آپکا سلام مجھپر زیادہ ہو حضور گھر میں آئے سعد نے نہلایا اور قمیص رنگین پہنایا تو
آپنے دست مبارک اٹھاکر دعا کی اے اللہ اپنی صلوۃ و رحمت آل سعد بن عبادہ کے لیے کر پس
رجوع سے یہ غرض ہے نہ جھگڑا کیجیے نہ برا مانیے واپس آئیے اسلیے کہ اگر اسنے کلبہ و بخیلی سے اذن
نہیں دیا تو ہم جانتے ہیں اور اگر کوئی عذر تھا تو ہم دانا ہیں تم کیون بدگمانی اور کلام لایعنی کرو اَزْکٰی
یعنی بلا تکرار واپسی میں صفا و طہارت زیادہ ہے اسمیں نہ تکلف ہے نہ تکلیف خواہ مخواہ اذن میں

صاحب خانہ کو زحمت اور آنے والے کو ندامت ہے غیر مسکونہ سے مدارس و مساجد اور حمام وغیرہ عند المفسرین
مراد ہین اور کارخانے اور دکانین اور تمام عام مقامات اسی مین داخل ہین متاع سے مراد کاروبار منافع ہے یعنے
ان مقامون مین آیا جایا کرو مسائل جب کسی کے مکان پر جائے تو اذن طلب کرے صریح لفظ سے یا سلام سے اگر وہ اذن
دے تو خیر ورنہ واپس آئے عام مقامون مین اذن کی ضرورت نہین چھوٹے بچے اور مملوک غلام اور خادم اوقات معینہ مین جیسا کہ حکم
(۵۸) ۲۴ مین آتا ہے پس عموم اس آیت کا بحق خادم منسوخ ہے صریح اذن جیسے سلام وغیرہ اور اذن ضمنی
جیسے مشایخ کے ساتھ خادم امرا کے ہمراہ ملازم وغیرہ یعنی کسی حکم یا عرف یا قاعدہ سے معلوم ہو کہ فلان وقت
فلان مقام سیر ہے یا عام لوگون کیلئے ہے دریافت کرنے کی ضرورت نہین مسئلہ ان مقامون مین ضمنی اذن
مشروط نہین مثلاً دکان خانقاہ عام نشستگاہ اور عام آمد و رفت کے مردانے مکان اگر اذن شرط کیا جائے
تو بھی مالک سے بحق شرع نہین مسئلہ بے اذن کسی کے گھر نہ جائے خصوصاً جبکہ یہ خیال ہو کہ صاحب خانہ
ناخوش ہوگا یا اوسے کچھ ضرر ہے مسئلہ اگر قرائن اذن موجود ہون تب بھی اذن احوط ہے مسئلہ کسی مجرم کی
گرفتاری وغیرہ کے لیے اذن اگر مخل ہو تو شرط نہین مگر اس اصول پر کہ تجاوز و تعدی لازم نہ آئے

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ
کہہ دیجیے مومن مردون سے بند کرلین آنکھین اپنی اور بچاوین شرمگاہین اپنی یہ زیادہ ستھرا ہے تمکو

حکم دو کہ آنکھین بند کرلین اشیاء سے اور اپنی شرمگاہ	اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ بیشک اللہ خبردار ہے جو کرتے ہین	اے نبی کریم مومن مردون کو دینی اجنبی عورتون اور نادیدنی

کو بچائین (نظر و لمس و استعمال محل سے) یہ احتیاط انکے حق مین پاکیزہ تر ہے اس سے ترقی تقوے حیا
جو مطلوب ہے و تزکیہ ذنوب سے پیدا ہوگا بیشک اللہ تعالیٰ خبردار ہے جو کرتے ہین یعنے کیفیت نظر
و استعمال فرج اور حالت نیت جانتا ہے کہ بضرورت ہے یا بمقتضا سے شہوت یا کیا صورت ہے
اور انکے اس فعل کا اثر اور انجام کیا ہونے والا ہے

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ
اور کہہ دیجیے مومن عورتون سے نیچی رکھین آنکھین اپنی اور بچائین شرمگاہین اپنی اور نہ ظاہر کرین
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ
زینت اپنی مگر جو کھلا ہے اس سے اور چاہیے کہ ڈالین اوڑھنیان اپنی گریبانون پر اپنے اور نہ کھولین
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ
سنگار اپنا مگر واسطے اپنے شوہرونکے اور اپنے باپونکے اور شوہرونکے باپونکے اور انکے بیٹونکے اور

اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِهِنَّ

یا بیٹوں اپنے شوہرونکے اور اپنے بھائیونکے اور بھتیجونکے اور بھانجونکے

اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ

اور اپنی عورتونکے اور اپنے مملوکونکے اور خادمونکے جو بے خواہش والے ہین

الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ

مردون سے اور بچون سے جو نہ واقف ہوئے برہنگی پر عورتونکے

اور حکم سنادو ایمان والیونکو کہ نیچی رکھین نگاہین اپنی (غیر مردون سے) اور نہ دیکھنے والی چیزون سے اور اپنی شرمگاہین بچائے رکھین اور اپنے بناؤ سنگار اور حسن اعضا کو نہ کھولین مگر جسقدر خود کھلا ہے بےضرورت و اذن شرعی کھلا ہے جیسے منہ اور کف دست و پا اور ڈالین اپنی اوڑھنیان گریبان کی جگہ پر اور نہ کھولین زیور اور بناؤ سنگار اور حسن اپنا مگر اپنے شوہرون پر اور باپون پر اور شوہرونکے باپون پر اور شوہر کے بیٹون پر اور اپنے بھائیون پر اور بھتیجون پر اور اپنے بھانجون پر اور اپنی عورتون پر یعنے ایمان والیون پر کافرہ اس سے خارج ہے اور اپنے مملوکین پر اور اُن مزدورون پر جو عورتونکے خواہشمند نہون بہت بڈھے مردون سے یا وہ بچے ہون جو عورتونکی شرمگاہون پر مطلع نہین ہوئے ابھی دنیا کی باتین اچھی طرح نہین جانتے یعنے مراہق نہ ہون۔

وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا

اور نہ دھمکین پاؤن اپنے تا کہ جانی جائے وہ چیز کہ چھپاتے ہین اپنے بناؤ سنگار سے اور توبہ کرو طرف اللہ کے سب کے سب

اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

اے ایمان والو تا کہ تم فلاح پاؤ

اور نہ دھمک کر رکھین زمین میں اپنے پاؤن تا کہ جان لی جائے وہ شے کہ چھپاتی ہین اپنے حسن سے جیسے گھنگرو کی جھنکار یا کپڑے وغیرہ کی آواز اور اے ایمان والو اور ایمان والیو چاہیئے کہ توبہ کرو اللہ کیطرف سب کے سب متقی ہو یا فاسق جوان ہو یا بڈھا عاصی ہو یا مطیع اے ایمان والو بجالاؤ یہ تمام تا کہ تم فلاح پاؤ۔ آیت مین مباحث و مسائل ہین **غض البصر** اسکین تین طور ہین۔ **طور اول** آیت مخصوص ہے نظر اجنبیات مین بلا ضرورت نہ مرد عورتونکو دیکھے نہ عورت مرد کو **احمدی** من ابصارهم مین من تبعیضیہ ہے پس بعض نظر یعنے نظر اجنبی و نظر شہوت حرام ہوگی نہ مطلق نظر ف محل نظر یعنے منظور الیہ مبہم ہے اس اعتبار سے آیت مجمل اور احادیث صحیحہ مفسر ہین **طور دوم** شیخ ابوبکر شبلی سے مروی ہے کہ کہا دیدۂ دل سے غیر اللہ منظور نہو اور حضرت لا یدرکہ الابصار پر توجہ رہے غیر سے آنکھ چھپا دلمین دیکھ کہ نظر آتا ہے کیا۔ اور حفظ فرج سے اُن تمام

خواہشوں کا ترک مراد ہے جسطرف رجوع کامل اور تمنائے مضطر پیدا ہو یا وہ تحفظ نظری و اعتقادی ہے
اور پھر ترک عمل طور سوم عاجز کے خیال مین آتا ہے کہ آیۂ حجاب آخر سورۂ احزاب مقدار مین مجمل تھی
جس سے منہ کا داخل ہونا یا نہونا صریح نہین مگر یہان ایک عجیب لطف ہے اُس فتنے کا انسداد فرمایا کہ
منبع ہو فتنہ۔ یعنے دیکھنے والی آنکھین بند کرین۔ پھر یہ عنوان نہی سے موکد تر ہے اسلیئے کہ دیکھنے والا
ناہی ہے اور دکھانیوالا معین معنوی اب ضرور ہوا دو نو طرف سے اہتمام ہو پس منہ چھپانا بھی ضرور ہوا حفظ
فروج باصطلاح شرع وطی حرام سے بچنے پر صادق آتا ہے نہ مطلق حفظ پس نہ حکم منسوخ بعض ہے الا علے
ازواجہم سے اور نہ مجمل ہے احکام جوارح سے۔ پھر کلمۂ حفظ سے ایک عموم نکلتا ہے یعنے نظر و لمس و بداخلت
بچا سے بچاؤ مقدمات حرام کے قریب بچاؤ جیسے ذکر فاسقانہ و سواعید عاشقانہ اور بوس و کنار اور تفخیذ سے
اور اسکے تحت مین سحق و لواطت و وطی حائضہ و زنی یہ سب داخل ہین نکتہ مردونکا ذکر اسلیئے مقدم ہوا
کہ اصل فاعل و طالب متقاضی وہی ہین اور حیا سے طلب باعتبار عورتون کے ذہین کم یا یہ کہ مسائل نسوان
ہمین زیادہ تھے مردونکے کم نکتہ صرف ذکر رجال پہ دوسرے احکام کیطرح کفایت نکی کہ مزید اہتمام پایا
جائے اور دونون طرف سے روک ہو عورتین یہ نجانین کہ ہمین دیکھ بھال سے ممانعت نہین ہے اکثر عوام
سمجھی ہوئی ہین زینت عام ہے تعلقی ہو مثل حسن اعضا و حسن صورت و ادا ہائے دلکش و خرام جگر سلکے
یا کسبی ہو جیسے۔۔ سرمہ مسی۔ پان۔ غازہ۔ زیور۔ لباس وغیرہ۔ اور یہی رائے ہے صاحب بیضاوی کی
الا ما ظہر سے مفسرین منہ اور کف دست مراد لیتے ہین اور نقش و نگار بالائے جامہ و سرمہ چشم و غازۂ عارض
وغیرہ بھی اسی مین داخل ہین اسلیئے کہ جانب بالا لباس کا اور یہ تمام چیزین چھپانے مین حرج عظیم ہے اور کہا صاحب
بیضاوی نے کہ یہ عفو نماز مین ہے اور بحق نظر تمام جسم عورت کا عورت ہے دیکھنا جائز نہین اور تحسین کی اسکی
صاحب تفسیر احمدی نے ف کلمۂ ظہر مین اشارہ ہے کہ جسکا چھپانا مشکل ہو اور خود بخود کھلا ہو نہ یہ کہ جو چاہین
کھولدین مسئلہ اگر کوئی بدن عورت کا خود کھل جائے بدون فعل و اطلاع تو وہ بھی اسی
استثنا مین داخل ہے لیکن یہ قدر مستثنی جس کے اخفا کا حکم نہین غالبًا آیۂ حجاب سے
واجب الاخفا ہو گیا ہے اسلیئے کہ سوائے مستثنی منہ کے تمام جسم کا چھپانا اسی آیت سے ظاہر ہے پھر آیۂ حجاب
مین بکمال تشدد حکم حجاب ہوگا مگر اسی مقدار ظاہر کے لیئے ورنہ وہ آیت اس آیت کی تاکید ہو جائیگی کوئی
فائدہ جدید ندیگی پس منہ چھپانا جیسا کہ ہمارے دیار مین مروج ہے اولٰے و احوط ہوگا اور ابن تیمیہ نے
اس آیت کی تفسیر مین عبیدہ سلمانی سے نقل کیا کہ زنان مومنہ سر سے دوپٹا اوڑھتی تھین اور سوا آنکھ کے
کچھ کھلا نہ رہتا اور صحیح یہ ہے کہ زن محرمہ نقاب اور دستانے نہ پہنین پس اسی سے سمجھا گیا کہ اجنبی عورتین اپنے

منھ چھپائیں جیسا کہ معالم میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اللہ نے حکم دیا کہ عورتیں سر اور منھ ڈھانکیں صرف آنکھیں کھلی رہیں
کہ دیکھ سکیں مسئلہ عورت کی زینت سے وہ شے مراد ہے جو اسکے حسن ذاتی کو بڑھا سکے جیسے لباس و زیور و سرمہ وغیرہ اور زینت
مکان و سواری نہ اوسکی زینت سے ہے نہ اوسکا دیکھنا دکھانا حرام۔ اس ہیئے کہ اضافت عورتوں کی طرف مفید تخصیص ہے
جیوب۔ گریبان استعارہ ہے سینے اور گردن سے احمدی ہے چونکہ اگلے گریبان طویل اور سینے ظاہر رہتے تھے ارشاد ہوا کہ چھپا
ف اس قید سے سر کا کھلا رہنا لازم نہیں آتا بلکہ اہتمام شان اخفائے چاک گریبان ہی اور ممکن ہے کہ کنایہ ہو محل پستان سے جسکا
اخفا بوجہ ارتفاع اسرار اہتمام طلب ہے چہرے کو زینت کا غرض دفع اشتباہ ہے یعنی اگر بعد جیوبہن کے الا لبعولتہن
فرماتا تو شبہ ہو سکتا تھا کہ ظاہر سے استثنا ہو بس استثنا سے اول محل سے تھا جو منظور ہے اور استثناء
ثانی ناظر سے اور اس آیت میں تردید کے لیے نہیں بلکہ بمعنے واو عاطفہ ہے پھر وہ تمام آدمی جو حرمت نظر سے
مستثنی ہیں دو قسم پر ہیں ۱ وہ جو بعد زوال صفت اجنبی ہو جائیں جیسے شوہر طلاق کے بعد اور مملوک
آزاد ہونیکے بعد اور طفل بلوغ کے بعد اور زنان مومنہ ارتداد کے بعد اور تابع اگر مستغنی ہو جاوے ۲ وہ اقارب
جو دائما محرم رہیں جیسے باپ بیٹا وغیرہ پھر ضرور ہے کہ یہ استثنا تمام محارم کو شامل ہو اور طریق اسکا
یہ ہے کہ اصول آبا ہیں اور فروع ابنا ہیں اور برادر و ہمشیرزادہ اولاد اصول ہیں داخل ہیں اور نسل
شوہر آبا اور ابنائے بعول میں شامل ہیں پھر رضاعت یا نسب پر قیاس کی گئی ہے یا دوسری نص سے
ثابت ہوگی جیسا کہ صفحہ ۔۔۔ جلد اول میں تفصیل کی گئی۔ البتہ حرمت بوجہ وطی حلال یا حرام کا مسئلہ
صاحب ہدایہ نے ماخوذ ہے کلمہ بعول سے جیسا کہ مذہب ہے حنفیہ کا مگر جبکہ یہ حکم اختلافی ہے اور مجرد اجتہاد
پر مبنی تو اختیار احوط احسن ہے یعنی حرمت نکاح میں احتیاطا داخل رہے اور حرمت نظر میں عدم حرمت موجب فتنہ چنانچہ
عالمگیریہ میں بھی ایک قول اسکے موافق ہے اور کیونکر ہو سکے کہ کنیز موطوءہ یا زن مزنیہ کے بعض اقارب
واصول یا فروع کو دیکھیں یہ بھی بیان اس قول سے ہوتی ہیں دیکھو رضاعت میں بھی شارع نے صرف
دو دھ پینے ہی سے حرمت مقصود رکھی اسما ہن زنان مومنہ کمیر کافرہ عورت مثل اجنبی
کے ہے جیسا کہ حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہ کو لکھا کہ زنان کتابیہ زنان مومنہ کے ساتھ حمام میں نہ جانے
پائیں اور تخصیص اضافت بھی مقتضی ہے کہ غیر مومنہ خارج رہیں اور یہی مذہب ہے حنفیہ کا (ہدایہ)
گو بعض اسکے خلاف ہیں ابو سعود نسا ہن سے مراد وہ عورتیں جو مومن عورتوں کی خادمہ ہوں ف
یہ تخصیص چاہتی ہے کہ مومنہ غیر خادمہ جو اجنبی ہو اس سے بھی پردہ کیا جائے حالانکہ ایسا نہیں ہے

[illegible]

۱۷ [illegible]

پھر یہ قید ایمان انھیون کے لیے ہے نہ اقارب مین یعنے اُنسے پردہ نہین مومنہ ہون یا کافرہ مرد ہون۔
یا دن اسی لیے مردون مین قید زیادہ نکی اور عورتون کو مقید بایمان نکیا بلکہ یون فرمایا اَوْ نِسَآئِهِنَّ انکی
عورتین عام ازینکہ بوجہ قرابت تمھاری طرف منسوب ہون یا بنظر ایمان اُنسے پردہ نہین ہے۔ اَوْ مَا مَلَكَتْ
مملوک اسمین مفسرین کا اختلاف ہے کہا بعض نے غلام و کنیز دونو مراد ہین اور کہا اکثر نے کہ صرف لونڈیان
مراد ہین جیسا کہ سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ سورۂ نور سے تمکو دھوکا نہو وہ تو عورتون کے باب مین ہے
مردون مین نہین اور یہی مذہب منقول و ماخوذ ہے متون فقہ مین مثل ہدایہ کے بحث ... اپنے عموم پر نہین ہے
اسلیے کہ اول غیر انسان خاص ہو گئے ... جہان مقام حل و ذل پہ لفظ آیا ہے رجال داخل نہین ایسے
ہی یہان بھی مرد داخل نہین اور جبکہ احتمال و استثنا و ... دخول ... بالمین پس صرف ترجیح ہوگی دلیل حرمت
احمدی آیۂ یغضضن ... سے ... پس عمل محکم پر ہے ثبت اگر وہ محکم ہے تو دلیل مسلم اور مجمل ہے
جیسا کہم نے ذکر کیا تو بھی ... تفسیرین داخلاق قیاس شرعی کے مناسب ہون گے
اور غلام کا مثل ... قیاس اور یہ امر کہ کنیز سے پہلے ہی پردہ نتھا
استثنا سے کیا ... گویا بیان ہے نسائہن کا یعنے اپنی موصوفہ
عورتون سے پردہ نکرو اور کافرہ عورتون سے ... حجاب نہو مگر وہ کافرہ جو مملوکہ ہون اور
دوسرا ... بے پردگی کا قائل ہے اپنے ... سے مثل کرتا ہے تَابِعِیْنَ مزدور۔
خادم ... انکار ... کہا مجاہد نے وہ لوگ جو بچا کھچا کھانا لوگون کا کھا کر زندگی بسر کرتے ہین
انکو عورتون سے غرض نہین کہا ابن عباس نے احمق کہا حسن نے جو ہمبستری زنان سے معذور ہو
کہا سعید بن جبیر نے معتوہ کہا عکرمہ نے آلہ بریدہ کہا گیا مخنث کہا مقاتل نے بڈھا۔ اور نامرد۔ اور
خصی اور آلہ بریدہ کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ خصی اور آلہ بریدہ وغیرہ کبھی مشتہی بھی ہوتے ہین اور مخنث
کی نسبت حضور کی ممانعت مروی ہے ہدایہ مین ہے کہ خصی اور آلہ بریدہ اور مخنث کو دیکھنا جائز نہین
پس جبکہ لفظ مجمل ہے اور تفسیر مختلف احتیاط یہی ہے کہ ایسے مزدور جو کسی وجہ سے یقیناً قابل شہوت
نہون مستثنی ہون باقیسے پردہ دستور کیا جاوے لَمْ یَظْهَرُوْا سے مراد خواہ عدم جماع ہے خواہ عدم
معرفت مگر محتاط یہی ہے کہ مراہق نہ ہو اسلیے کہ لفظ عام ہے اور مراہق مشتہی تام بِاَرْجُلِهِنَّ سے وہ زیور
جو پا کے نہین ہون داخل ہین لیکن وہ تمام آوازین جو موجب دلفریبی و فتنہ ہون اسی پر محمول اور ممنوع ہونگی
ضابطہ یہ رہے کہ جسقدر احکام آیت مین مذکور ہین وہ واجب العمل مگر ایسے قیاس اور تعامل بھی
جو بدون معارضہ نص ثابت ہون غیر مقبول نہین ہو سکتے اسلیے کہ اسمین دو جانب ہین ایک جانب

عورت اور وہ متعلق بحجاب ہے انمین مداخلت جائز نہیں دوسرا حجاب جو انہ وہ متعلق بعدم حجاب ہے اور اسکا ترک بدون اعتقاد حرمت کسی مصلحت سے مباح ہے پس اطفال صغیرہ سے پردہ یا الحین پردے مین بٹھانا یا تقلیلاً حیا کے اپنے بعض محارم سے کسی مصلحت یا فسق یا خوف سے حجاب کرنا اپنے محارم چچا اور یا بخوف فتنہ و غیرت طبع بعض اعضا کا نہ ظاہر کرنا کہ اولاد ازواج جو غیر سے ہوں - یا مزدور بڑے ان سب سے چھپنا یا زینت ظاہرہ کو بھی چھپانا - اگر اعتقاد جواز باقی رہے تو مضائقہ نہیں بلکہ بعض وجوہ مین مستحسن ہے اور نظائر اسکے منع خروج لنساء الی المصلی و تعلیل فساد زمان و خوف فتن و تعامل شرفا و صلحا و سد باب مفاسد و کمال حیا سے بکثرت موجود ہیں در مختار میں ہے فی زماننا فتمنع ہمارے زمانے مین منہ دیکھنا بھی منع ہے **بیضاوی** ظاہر تو یہ ہے کہ زوج و محارم کے سوا دوسروں سے تمام جسم قابل حجاب ہے مگر بضرورت ورنہ یہی دلیل اسکی آگے آتی ہے کہ فرمایا والقواعد التی الخ بڑھیوں کو اجازت دیکر فرمایا وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ اگر بڑھیاں بھی جوانوں کی طرح عفت اور پوری پردہ داری کریں تو انکے حق مین خیر ہے تو جب بڑھیوں کے حق مین مزید پردہ داری خیر ہے تو جوانوں پر بدرجہ اولی

مسائل عورت آدمی باعتبار ستر و حجاب دو حال پر ہے **نابالغ** اگر بالکل بچا ہے تو مس و نظر بے تکلف جائز اور ذرا ہوشیار ہوا کچھ کچھ دنیا کی باتوں سے خبردار ہوا احتیاطاً روکا جائے نہ اُسے دیکھیں نہ دکھائیں اسلیے کہ بے حیا کا عادی ہو کے دیکھ بھال پر دلیر ہو گا گو خود مرفوع القلم ہے مگر ناظرین تو مکلف ہیں وہ بچین خصوصاً امرد خوشرو و صغیرہ حسینہ انہیں خوف فتنہ قوی ہے اسلیے کہ اغوا و لعوا نہیں چلتا اور زیادہ مرتب ہوتا ہے اور عواقب امور پر نظر نہیں ہوتی پس شبہہ زنا سے جسکا تقرب ممنوع ہے احتراز چاہیے دہ سالہ بچے کو مار کر نماز پڑھانا لازم ہے تو ستر بدرجہ اولی لازم ہوگا اور ستر وہ شرط نہیں کہ خارج نماز معاف ہو جائے اور اگر مراہق ہے یعنے قابل جماع تو وہ مثل بالغ کے ہے (ہدایہ) **بالغ** اور یہ خواہ (مرد) ہے اسکے لیے ناف سے گھٹنے تک عورت ہے مگر حنفیہ ناف کو خارج اور شافعیہ گھٹنے کو غیر داخل جانتے ہیں خواہ (کنیز) ہے اسکے لیے صرف پیٹ پیٹھ اور ناف سے گھٹنے تک عورت ہے خواہ (زن حرہ) ہے اسکے لیے منہ اور کف دست کے سوا سب عورت ہے **مسئلہ** ایک عورت دوسری عورت کو اور ایک مرد دوسرے مرد کو ناف سے گھٹنے تک نہیں دیکھ سکتا **مسئلہ** اجنبی مرد و زن مین نظر حرام ہے تمام جسم بحکم حجاب اور وجہ و کف بحکم غض بصر جیسا کہ بخاری نے روایت کی کہ حج مین فضل بن عباس حضور کے پیچھے سوار تھے ایک عورت مسئلہ پوچھنے آئی دونو کی نگاہیں لڑین حضور نے فضل کا منہ ہاتھ سے پھیر دیا **مسئلہ** محارم اور کنیز کا ستر برابر ہے **مسئلہ** کافرہ مومنہ کے حق مین

مخنثوں اجنبی کیطرح ہے مسئلہ مخنث کی آمدورفت عورتوں مین منع ہے اور خصی اور آلہ بریدہ کا بھی صحیح مذہب
یہی حال ہے مسئلہ فاحشہ عورتین پاکدامنوں عین نہ آنے پائین خواہ بقیاس نساء ہن خواہ بخوف
اغوا و فتنہ و ترغیب شرو پردہ دری احتیاطا مسئلہ نابینا مرد کو بھی دیکھنا جائز نہین جیسا کہ عضو سے
مروی ہے کہ ابن ام مکتوم آئے آپنے ام سلمہ سے کہا چھپ جاؤ وہ بولین یا رسول اللہ یہ تو اندھے ہین فرمایا
تم تو انکو دیکھتی ہو مسئلہ وہ عورتین جو سحق و فحش کی عادی ہون اور وہ مرد جو بدفعلی سے خوگر ہون ربط و ضبط
سے روکے جائین تاکہ سر نہ اٹھانے پائے مسئلہ نظر بضرورت جائز ہے جیسے علاج یا نکاح یا تحمل و اداے
شہادت وغیرہ مسئلہ اتفاقیہ نظر موجب گناہ نہین جیسا کہ بخاری نے جبیر بن عبداللہ سے روایت
کی کہ آپنے فرمایا اگر نظر پڑ جاسے تو فورًا آنکھ پھیر لو۔ اور تفسیر کبیر مین مروی ہے کہ آپنے حضرت سے علے
سے فرمایا پہلے نظر یعنے اتفاقیہ نگاہ تیرے لیئے ہے یعنے جائز ہے اور دوسری تیرے لیئے نہین یعنے قرار نظر
یا بقصد دیکھنا یا دوبارہ دیکھنا منع ہے مسئلہ محارم پر نظر اس شرط سے جائز ہے کہ خوف شہوت نہو
مسئلہ خلخال وغیرہ پہننا اسی شرط پر جائز ہے کہ اجنبی آواز نہ سنین مسئلہ جسطرح عورتونکو ایسے کام
لینا اجنبی مردون سے جائز نہین جنمین مس ہو ایسے ہی مردونکو عورتون سے کام لینا یا خادمہ کو خلوت
مین بلا لینا یا اسپر نظر کرنا جائز نہین مسئلہ غیر محارم مثل سالی اور بھاوج اور چچی وغیرکو پردہ لازم
ہے اور تارک اسکا عاصی جیسا کہ ہمارے بلاد مین رسم ہے توبوا خطاب عام اسلیئے فرمایا کہ کچھ نہ کچھ
شائبہ نفس انسان کو پہنچ جاتا ہے مشکوٰۃ مسلم کی روایت مین ہے کُتِبَ عَلٰی اِبْنِ اٰدَمَ نَصِیْبُہٗ مِنَ الزِّنَا
مُدْرِکٌ ذٰلِکَ لَا مَحَالَۃَ اَلْعَیْنَانِ زِنَاھُمَا النَّظْرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاھُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاہُ
الْکَلَامُ وَالْیَدُ زِنَاھَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاھَا الْخُطٰی وَالْقَلْبُ یَھْوٰی وَیَتَمَنّٰی وَیُصَدِّقُ ذٰلِکَ الْفَرْجُ وَیُکَذِّبُہٗ
ہر آدمی پر اسکا حصہ زنا سے لکھا ہوا ہے جسے وہ ضرور پائیگا آنکھونکا زنا دیکھنا زینت و عضو ممنوعہ کو
کانونکا زنا سننا اجنبیہ کی باتین تلذذ و شہوت سے یا ذکر فاسقانہ اور زبانکا زنا بات ہے جو اجنبی سے
تلذذ و شہوت کیجائے یا اسکے متعلق اور باتین اور ہاتھ کا زنا پنجہ مارنا یعنے کسی عضو ممنوعہ کو پکڑنا یا ایسی
چیز کو تھامنا جو مفضی ہو و داعی زنا یا زنا کیطرف جیسے زنجیر کھولنا کمند کے ذریعے سے چڑھ جانا ایسے
ہی پانونکا زنا چلنا ایسی راہ مین اور دلکا خواہش اور تمنا کرنا یعنے تلذذ شہوت متعلق بقلب ہے
اور فرج اسے سچا کرتی ہے اگر فعل ہو گیا اور جھٹلاتی ہے اگر نہوا اسی بنا پر حکم ہوا کہ توبہ کرو تاکہ طہارت
کامل حاصل ہو ف زنا کے تین درجے ہین ۱ التقاے ختانین اسمین نہ لذت مشروط ہے نہ نیت [illegible]
۲ اعضاے مستورہ شرع کو دیکھنا یا چھونا جیسے بوس و کنار وغیرہ یہ بضرورت جائز اور بے ضرورت

بے اجازت شرعی حرام ہے لذت و شہوت معتبر نہیں ہے یہاں۔ اتقہ۔ بانوں و غیرہ میں نیت یا لذت خطرہ وغیرہ کسی نامحرم کے گھر جانا یا کسی اجنبیہ سے کلام کرنا یا اسکی طرف کسی چیز کے لینے دینے کو ہاتھ بڑھانا گناہ نہیں۔ ربط جب ہر طرح نفسانی شہوات کی روک تھام ہو چکی تو نظر بحال عجز عباد کچھ رخصتیں مذکور ہوتی ہیں۔

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ

اور نکاح کر دو مجرد ہوں تم میں سے اور نیکو کار اپنے غلاموں سے اور اپنی لونڈیوں سے اگر ہوں گے محتاج

يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ

غنی کر دیگا انکو اللہ فضل سے اپنے اور اللہ سمائی والا ہے جاننے والا اور بچے رہیں وہ کہ نہیں پاتے

ایامٰی مثل ایام جمع ایم مرد ہو یا عورت ثیب ہو یا بکر **منکم**	**نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ**	سے مقصود اس کے سبب جفت
	نکاح یہاں تک کہ غنی کرے انکو اللہ فضل سے اپنے	آزاد **فقیر** سے مراد وہ شخص کہ

ادا سے مہر و نفقہ پر قادر نہ ہو **غنی** جو مہر و نفقہ دے سکے **استعفاف** پارسائی یہاں مراد زنا اور اوسکے مقدمات سے بچنا ہے **یعنی** نکاح کر دو مجرد مردوں اور عورتوں کا جو آزاد ہوں اپنے نیک غلاموں اور لونڈیوں کا اگر وہ محتاج ہونگے اللہ انکو غنی کر دیگا اپنے فضل سے اللہ سمائی والا خبردار ہے اور پاکبازی اختیار کریں یعنی صبر و تحمل کریں جو نکاح نہیں پاتے یعنی کوئی قبول نہیں کرتا یا کسب رغبت نہیں تھا یہاں تک کہ اللہ انکو اپنے فضل سے غنی کر دے۔ اور لوگ نکاح پر راضی ہوں یا خود لونڈی دیتے **تحقیق** انکو امر ایجاب کیلئے ہے ولی پر اپنے مملوک کا نکاح اور ولی پر مولیہ کا نکاح لازم ہے **بیضاوی** عند الطلب واجب ہوگا **کبیر** علما مجمع ہیں کہ امر وجوب کیلئے نہیں لے آنحضرت کے زمانے میں بہت مملوک بے نکاح بھی پائے گئے مگر اسپر الزام مردی نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو ولی کو یا لغو اور غیبہ پر بھی اختیار ہوتا حالانکہ ایسا نہیں ہے ایامی میں مرد اور عورت دونوں داخل ہیں اور مرد و بیوہ جبر بالاتفاق نہیں ہے ضرور تھا کہ جب ہوئے اور ولی پر نکاح کر دینا واجب ہوتا تو مولیہ اور مملوک کو حق منع نہ رہتا حالانکہ یہ خلاف اجماع ہے ۵ موسا پر الزام زائد ہے یعنی غلام کیطرف سے مہر و نفقہ اور لونڈی ہو تو حرمت وطی لیس امر استحبابی ہے **تحقیق** قید صلاح کی نظاہر چاہتی ہے کہ سوا غیر غلام و کنیز کا نکاح کیا جائے گر ایسا نہیں ذکر صلاح مجرد اہتمام کے لیے ہے اسلیے کہ حکم ثابت وصف کی نفی سے منتفی نہیں ہوتا **مسئلہ** آیت دال ہے جواز نکاح آزاد و مملوک میں مطلقًا۔ قید بفقر نہیں **مسئلہ** کلمہ ایامٰی سے ظاہر ہو گیا کہ حرہ پر لونڈی سے نکاح جائز نہیں اسلیے کہ یہ جواز بہ نسبت مجردوں کے ہے **مسئلہ** ولیستعفف امر وجوبی ہے اور یہاں مراد حقیقت عفت ہی یعنی عورتوں سے بیتکلف ادب شرم ہو تھے بچے ورنہ عفت عن الحرام دائمًا واجب ہے اور اسی بنا پر سمجھا گیا کہ جسطرح حرام کھالینا

بحالت اضطرار مین جائز ہے ورنہ جائز نہین کسی طرح کوئی عذر قابل قبول نہوگا بخاری یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء ٭ اے جوانو جو مصارف نکاح پر قادر ہو نکاح کرے اور جو نہ کر سکے اسپر لازم ہے روزہ رکھنا تا کہ کسر و سکون حاصل ہو پس بیشک روزہ اسکے لیئے بچاؤ ہے ابن کثیر حضرت صدیق کہتے اللہ و رسول کی اطاعت کرو اسنے نکاح کا حکم دیا اپنا وعدہ یعنے غنا بھی وفا کریگا اور کہا ابن مسعود نے نکاح کرکے غنا طلب کرو لا یجدون عام ہے بوجہ فقر کے نکاح نہین پاتے یا اور وجہ سے اور عام از ینکہ زوجہ ملتی نہین یا خود قبول نکرے حتی یہ نہایت صفت نہین بلکہ غایت ہے ترک وطی اور دواعی وطی کی کہ بسبب حلت کی صورت مین جائز ہین یغنیہم بطور علت خاص مذکور ہے مگر مراد وہی نکاح ہے یعنے جبتک بطور حلال میسر آئے بچتے رہو مسئلہ تو خطاب ہے مردون کی طرف مگر عورتین بطریق اولے داخل ہین۔

وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ

اور جو چاہتے ہین مکاتبت انمین سے کہ تمھارے مملوک ہین پس مکاتب بناؤ انکو اگر جانو تم انمین

خَيْرًا ق سلے وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ط

کوئی بھلائی اور دو تم انکو مال سے اللہ کے جو دیا تمکو

توضیح مکاتب اُس غلام یا لونڈی کو کہتے ہین جو اپنے مولے سے یہ شرط کرے کہ اسقدر مال ادا کردون تو آزاد ہو جاؤن اور مولے اسے قبول کرلے پھر یہ مکاتب اگرچہ غلام ہے مگر تصرف مین خود مختار ہے جو پیشہ اور تجارت چاہے کرے اگر حسب وعدہ مال ادا کیا تو آزاد نہین تو ویسا ہی غلام رہیگا اگرچہ ایک درم بھی باقی رہجائے معالم خویطب کے غلام نے کتابت کی درخواست کی خویطب نے انکار کیا پس تو یہ حکم اترا کہ جو غلام یا کنیز کتابت کی خواہان ہون انکو مکاتب بناؤ اگر انمین خیر جانو اور اللہ کے مال سے انکو دو جو اللہ نے تمکو دیا آیت مین دو حکم ہین ۱ مولے پر کہ مملوک سے عقد کتابت کرو ۲ اغنیا پر کہ انکی مدد کرو تا کہ وہ آزاد ہون مگر یہ دونون امر استحبابی ہین وجوبی نہین کتابت مین تو لصراحت فرمادیا اگر خیر جانو تو مکاتب بناؤ۔ اور ایتا مین اسلیئے کہ باجماع امت مکاتب کی اعانت واجب نہین مستحب ہے خیر کہا صاحب ہدایہ نے عدم اضرار مسلمین۔ اور مصالح خاص و امیداداء وغیرہ بھی مراد ہو سکتے ہین مسئلہ بدون ظن خیر یا مظن شر کتابت جائز ہے (ہدایہ) مسئلہ مکاتب کو مال زکوۃ سے دینا جائز ہے مسئلہ ابتغا کے لیئے عقل و بلوغ شرط ہی (کبیر) صرف بیع و شرا کی سمجھ کافی ہے جیسا کہ طفل ہوشیار کی اجازت تجارت مین جائز ہے (ہدایہ)

وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

اور نہ مجبور کرو لونڈیونکو اپنی زنا پر اگر چاہین پاکدامنی تاکہ ڈھونڈھو تم مال زندگی دنیا کا

وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ

اور جو مجبور کرے انکو پس بیشک اللہ بعد انکی مجبوری کے بخشنے والا مہربان ہے اور تحقیق اتاری ہم نے طرف تمہاری

اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ ع

آیتیں کھلی اور مثل انکے جو گزر گئے پہلے تمہارے اور نصیحت پرہیزگاروں کے لیے

اکراہ مجبور کرنا پھر اسکی مختلف صورتیں ہیں ضرب حبس۔ اضاعت مال قطع عضو و قتل وغیرہ فتی جوان محاورہ عرب میں لونڈی غلام کو کہتے ہیں بغا زنا۔ زمانہ جاہلیت میں لونڈیوں سے کسب کراتے تھے چنانچہ ابن ابی منافق کی چھ لونڈیاں اسی کام کے لیے تھیں جب اسلام شائع ہوا تو لونڈیاں حضور سے شاکی ہوئیں حکم نازل ہوا کہ تمہاری لونڈیاں جب عفت کی خواہاں ہوں تم انکو زنا پر مجبور نکرو اسلیے کہ دنیا کا مال لے اور جو انکو مجبور کریگا اللہ اسکے مجبور ہو جانے کے بعد بخشنے والا مہربان ہے ان بیچاریوں پر گناہ نہوگا اور البتہ ہمنے تمہاری طرف کھلی کھلی آیتیں اور جو تمسے پہلے گزر گئے انکی مثالیں اور ڈرنے والوں کیلیے نصیحتیں اتاری ہیں آیت میں کئی شبہے ہیں ا وصف فتی چاہتا ہے کہ بڈھیوں کا مجبور کرنا جائز ہو جواب ایسا نہیں بلکہ باعتبار غالب فرمایا کہ یہ فعل اور رغبت نا علیں جوانوں ہی سے اکثر متعلق ہے یا سبب محاورہ عرب کہ وہ لونڈی غلام کو کہتے ہیں پھر یہ وصف مناسب حال ہے ۲ یہ قول کہ مال طلب کرتے ہو چاہتا ہے کہ مال مطلوب نہو تو مضائقہ نہیں جواب یہ بھی باعتبار غالب ہے ورنہ حرمت مطلق ہے ۳ ان اردن تحصنا یعنے عفت چاہیں مقتضی ہے کہ راضی ہونے پر ممانعت نہو جواب یہ مسئلہ ظاہر اکراہ کا ہے اور جب وہ راضی ہوگئے تو اکراہ نہ پایا گیا پس یہ شرط نہیں بلکہ بیان صورت اکراہ ہے ف اسکے علاوہ شرط و وصف کی نفی سے حکم ثابت منتفی نہیں ہوتا اور حرمت زنا دیگر مقاموں سے ثابت ہے مسئلہ زنا پر لونڈیوں کو مجبور کرنا نصًا حرام اور دوسرے کاموں کو مجبور کرنا یا کسی اور فعل ممنوع پر کسی کو مجبور کرنا اسی پر مبنی ہے مسئلہ

مجبور پر نہ حد ہے نہ عصیان۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ

اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا مثل اسکے نور کی مثل طاق کے ہے اسمیں چراغ چراغ شیشے میں

اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ

شیشہ گویا وہ تارہ ہے چمکتا روشن کیا جاتا ہے درخت مبارک زیتون سے کہ نہ شرقی ہے

وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ

اور نہ غربی قریب ہے تیل اسکا روشن ہو جائے اگرچہ نہ چھوئے اسے آگ نور ہے نور پر راہ دکھاتا ہے اللہ

لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ فِيْ بُيُوْتٍ

اپنے نور کی جسے چاہے اور فرماتا ہے اللہ مثالین واسطے آدمیونکے اور اللہ ہر شے سے دانا ہے ان گھرون مین کہ

اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ رِجَالٌ ۙ

حکم دیا اللہ نے کہ بلند کیے جائین اور ذکر کیا جائے اسمین نام اللہ کا تسبیح کرتے ہین اسکی اسمین صبح اور شام مرد ہین کہ

لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۠ ۙ

نہین غفلت مین ڈالتی انکو سوداگری اور نہ تجارت یاد سے اللہ کی اور قائم کرنیسے نماز کے اور دینے سے زکوٰة کے

اللہ زمین و آسمان کا نور اور انکا روشن کرنے والا یعنی ہیشہ وا لا رہتا عدم سے وجود مین لانے والا۔ مدبر و منتظم ہے اُسکے نور کی زمین و آسمان مین یا مومن کے دل مین ایسی مثال ہے جیسے طاق مین فانوس اور فانوس مین چراغ و شمع کا کیا ذکر، فانوس ہی ایسا نورانی ہے جیسا چمکتا ہوا تارہ یہ چراغ روشن کیا جاتا ہے شجرۂ مبارکۂ زیتون کے روغن سے جو مشرق و مغرب مین ہر جگہ اُسکا فیض ہے نہ کسی طرف سے مخصوص نہ کوئی جانب اُس سے خالی اُسکا روغن کمال صفا و نورانیت کی وجہ سے ایسا ذاتی و نور طبعی مقتضی ہے کہ روشن ہو جائے اگرچہ آگ مس بھی نکرے نور ہے بالائے نور یا ایک دوسرے مین محتجب و مستور اللہ اپنے نور کیطرف جسے چاہے راہ دکھاتا ہے اللہ لوگون کے لیے مثالین بیان فرماتا ہے تاکہ اگر انکو اصل کی فہم نہین تو مثالونمین سمجھین ذہن مین رسائی ہو مین بنائی پیدا کرین) اور اللہ ہر شے کو جانتا ہے (پھر یہ نور کہان ہے اور جو یا کو کدھر ڈھونڈھنا چاہیے) ایسے گھرونمین جنکے حقمین اللہ نے ارشاد کیا کہ بلند کیے جائین اعلاء کلمۃ اللہ و رفعت حق سے اور ذکر کیا جائے انمین نام پاک اللہ کا اور اسنے مراد مسجدین ہین اسمین تسبیح کرتے ہین اللہ کی صبح و شام یعنی ہر آن ہر وقت ہر حالمین ایسے جوانمرد جنکو خرید و فروخت سوتین نہین ڈالتی مشاغل دنیاوی و مہمات ذاتی انہین اللہ کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰة دینے سے غافل نہین کرتے **ف** یہ صاف صاف ترجمہ تھا ان کلمات متبرکہ کا مگر بیان تمثیل و تشبیہ مین جہانتک مفسرین نے سعی مشکور فرمائی اور نکات لطیف بیان کیے خصوصًا صاحب تفسیر کبیر نے کہ ماحصل رسالۂ مستقلۂ امام حجۃ الاسلام غزالی کا درج کیا۔ ان معانی جانبخش و دلربا کے حل مین خود سراپا پیچ ہین گو بہت کچھ ہین مگر یہان ہیچ ہین حضرت بیمثال کی مثال اور جید آشفتہ احوال. معالی قدم۔ اور ہم۔

نظم

اللہ کی باتین گفتگو مین
سورج کو چراغ سے دکھانا

دریا نہ سمائیگا سبو مین
حیران خرد ہے سر جھکائے

اُس نور کا ہے بیان مین لانا
خاموش سخن ہی کیا بتائے

ہوتا نہ اگر مقام کا پاس	جھلکتا نہ قلم بسوے قرطاس	تھی نہیں بات بھی بنانے
لکھتا ہون جو کچھ خدا لکھائے	نور کہا ضحاک نے منور یعنے روشن کنندہ یا ہادی کہا حسن نے	

مزین کہا مجاہد نے مدبر امور ف نور یعنے موجود خالق ورب **مثل نورہ** یا خالص نور الٰہی کی مثال یا
اُسکے قرآن یا نبی محبوب کی مثال اور بقول جمہور مفسرین اُسکے نورکی مومن کے دل مین مثال **مشکوٰۃ**
طاق جسکا سوراخ وار پار نہو کنایہ ہے قلب مومن سے جو یکرو ویکسو ہے کیسہ ودست خالی ہمت عالے
سراپا آغوش آرزو ہے **زجاج** شیشہ۔ یہان مراد فانوس ہے یہ یقین ومعرفت ہے جو نور ذات سے مقرب و
مانوس ہے۔ حجاب ہے غبار شک ووہم نفاق کے لیئے۔ سکون وجلا ہے نظر مشتاق کے لیئے
کوکب اشارہ ہے علو مقام ودوام سے کہ نہ صرصر سے بجھے اور جہانکو تیرہ کرے نہ چاند کیطرح داغی
نہ سورج کی مثل منخسف نہ نظر خیرہ کرے **دری** منسوب بسوے در بغایت شفاف خوشنما وصاف **شجرہ**
ذات بابرکات حضرت نبوت جو سطح زمین مین قائم اور عرش تک گلفشان اطراف موجودات پر سایہ
فگن نہ صرف **شرقی** نہ محض **غربی** جسکے روغن ہدایت سے شمع ایمان روشن **نار** یعنے اسباب ظاہرہ واستعانت
غیر وتکلیف تعلیم۔ آپکی نبوت بے گواہ ودعوے ظاہر وقابل تسلیم۔ آپکی معرفت بکشف ذاتی وعلم اصلی
بدون کسی مخلوق نے اعانت کے کامل اور تمام عالم پر ضوفشان **نور علی نور** غیر منتہی وغیر منحصر یعنے ظاہر
پر اسرار خزائن انوار حجاب بر حجاب نقاب پر نقاب مدارج بمدارج وسعت وہم وورک سے اعلی وخارج اور ہو سکتا
ہے کہ اصل نور حضور ہین اور آپکے صحاب واولیائے امت نور زائد پس ہر مرید اپنے شیخ سے نور یاب ہو سکتا
ہے اسلیئے کہ یہ شعاع آفتاب رسالت ہے **بیوت** مساجد **رجال** کنایہ ہے مردان خدا سے مرد ہون
یا عورتین **تجارۃ** سے مراد خرید یا سفر تجارت **بیع** سے مراد فروخت یا وطن مین بیچنا یعنے حضرت
رب العزت جو زمین وآسمانکی زینت اور روشنی بلکہ اُنکا عدم سے وجود مین لانیوالا گو بے مثل ونظیر ہے
مگر مشتاق بندونکی تسکین وتفہیم کے لیے یون فرضی مثالمین سمجھاتا ہے کہ جیسے کسی قصر مین طاق بلند اُسمین
فانوس شفاف اُسمین چراغ پھر دیکھو اُسکی چمک اور نورانیت تمام مکان عالم نور نہ ظلمت کا گذر نہ ہوا سے
ضرر اور روغن وہ جو خود بخود روشن نہ آگ کی ضرورت نہ تجل وقلت اور یہ کیا بلکہ نور پر نور غلبۂ نورانیت سے
ہر مخفی ظاہر ہر ظاہر مشہور ایسے ہی طاقچۂ دل مومن مین فانوس معرفت ویقین ہے جو اختر تابان کیطرح چمک
رہا ہے اُسمین شمع توحید ونور حضرت صمد روغن فیضان محمدی وہدایت توفیق سرمدی سے بے جلائے روشن
بہر صورت کیسے نور ہی نور ہے جسے اللہ چاہے اپنے نور کی طرف رہنمائی کرے پھر یہ نور کہان ہے مسجد ومین
وہان وہ اللہ کے مرد ہین جو باہمہ وبے ہمہ دست بکار ودل بیار نہ مشاغل اُنکے مزاحم نہ تعلقات مانع انتظام

ونیاوی مقتضیات بشری سب ہین اور کچھ بھی نہین اللہ کے ذکر مین لگے ہوئے ہین وقت آتا ہے تو نماز بھی
اور مال پایا تو زکوٰۃ بھی **احکام** مسئلہ صفات باریتعالے کی مثال بیان کرنا جائز ہے بشرطیکہ
خلاف آداب حضرت نہو اور نفی وجود مثال ونظیر کی ہے نہ بیان مثال کی مسئلہ روشنی اور چراغ کو
حقیر وقبیح اشیاء سے گننا بوجہ شرف مماثلت جائز نہین مسئلہ درخت زیتون کو برا کہنا برا ہے مسئلہ معرفت
خاص توفیق الٰہی ہے مسئلہ ایمان بدون فیضان نبوت ایسا ہے جیسے چراغ بے نور مسئلہ مساجد کے
دو حق ہر مومن کے ذمے ہین تکریم وتعظیم اسمین نماز پڑھنا مسئلہ مساجد کو بلند کرنا برعایت لفظ
ترفع اولےٰ ہے مسئلہ عابدان گوشہ نشین سے متقیان متاہل افضل ہین اسلیئے کہ ثنا وصفت جو آیہ
کریمہ مین بہ نسبت مردان باہمہ وبیہمہ مذکور ہوے دوسرے فضائل سے بدرجہا اشرف واعلیٰ ہین **معالم**
کہا ابن عباس نے کہ مسجدین آسمان والونکو ایسی نورانی نظر آتی ہین جیسے زمین والونکو تارے **ترغیب**
حضور سے مروی ہے مسجدین اللہ کے نزدیک دنیا کے تمام مکانون سے محبوب ترین ہین اور وارد ہوا کہ
جنکے دل مسجدونمین لگے رہتے ہین وہ بروز حشر زیر سایۂ عرش ہونگے مسئلہ مسجد مین عبادت دوسرے
مقامو سے افضل ہے اگر خوف ریا وازدحام عام نہو اسلیئے کہ یہان ملنے کا وعدہ ہے فرمایا فی بیوت
اقتباس اس آیت کی طرز تشبیہ وبیان تمثیل بلکہ ہر ہر حرف سے حضرات طریقت عجیب وغریب
اقتباس فرماتے ہین انکے اکثر مراقبات کے طریقے یہین سے مستنبط اور مختلف مقامات اس سے
مستند ہین طی مقامات ومشاہدات مین اس سے بڑی مدد ملتی ہے تفصیل اسکی گو مناسب مقام ہے مگر خوف طوالت کلام

يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ۙ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ

ڈرتے ہین اُسدن سے کہ پھرجاوینگے اُسمین دل اور آنکھین تاکہ جزا دے انکو اللہ اچھا

مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

اُسکا کہ کیا اور زیادہ کرے انھین فضل سے اپنے اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے بے حساب

یہ بھی وصف ہے انھین مردونکا کہ باوجود اس مشغولی ذکر ونماز وسخاوت کے اُسدن کے حساب سے
ڈرتے ہین جسمین دل اُلٹ جائین اور آنکھین پھر جائین تاکہ عوض دے انکو اللہ اچھا اُسکا کہ کیا اور زیادہ کرے
اپنے فضل سے اللہ جسے چاہتا ہے رزق بے حساب دیتا ہے **ف** معلوم ہوا کہ مراتب اولیاء اللہ سے
نماز وتعلق مساجد اور بکمال خوف وہیبت ربط مومنین انکی نورانیت کے بعد کفار کی تیرہ بختی کا ذکر کیا پہلی مثال

وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ

اور جو کافر ہوے عمل انکے مثل سراب کے ہین میدان مین سمجھتا ہے اسے پیاسا پانی یہانتک کہ جب اسکے پاس آیا

لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۙ

نہ پایا اُسکو کوئی شے اور پایا اللہ کو پاس اُسکے تو پورا دیا اللہ نے حساب اُسکا اور اللہ جلد حساب لینے والا

سراب وہ ریت جو دھوپ کی تپش مین دور سے دکھائی دے اور ایسا نظر آئے گویا پانی لہرین مار رہا اور جو کافر ہوئے اُنکے اعمال مثال سراب کے ہین جو میدانوں مین ہو پیاسا اُسے پانی سمجھے اور اُسکی طرف چلے یہانتک کہ جب اُس سراب کے پاس آئے تو کچھ بھی نہ پائے اور اللہ تعالے کو وہان پائیگے یعنے بارادہ عذاب وانتقام وہ اُنسے پورا عوض لیلیگا اور اللہ جلد حساب کرتا ہے ابن کثیر قیامت کے دن یہود سے کہا جائیگا تم کسے پوجتے تھے وہ کہینگے عزیر کو ارشاد ہوگا تم جھوٹے تھے اللہ نے کسیکو بیٹا نہین بنایا پھر کہینگے اے رب ہم پیاسے ہین ارشاد ہوگا پانی پر اُترو۔ سامنے آگ نظر آئیگی گویا پانی ہے موج مار رہا ہے دریا سمجھکے چلینگے اور اسمین گر پڑینگے دوسری مثال سوء اعمال کے یہ ہے

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا

یا مثل تاریکی کے دریا عمیق مین کہ ڈھانکے ہے اوسے موج اوپر اُسکے موج اوپر سے اوسکے ابر تاریکیان ہین ایک اُسکا

فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۠ ع

اوپر دوسرے کے جب نکالا ہاتھ کہ دیکھے اُسے اور جو شخص کہ نہ بنایا اللہ نے اسکے لئے نور پس نہین ہو اسکے لئے نور

یا تاریکی مثل اُس دریائے عمیق کے ہے جسکی موج ایک پر دوسری اُسپر گھٹا چھائی ہوئی تاریکی ہو کہ بعض اُسکا دوسرے پر ہے اور ایسا اندھیرا کہ جب ہاتھ نکالو تو نظر نہ آئے جسکے لئے اللہ نے نور معین نہین فرمایا اُسے نور کہان سے نصیب ہوگا یعنے ایسے ہی کفار کفر وجہل وشہوات کی تاریکی مین اندھے ہو رہے ہین ابن کثیر کہا ابن عباس نے یہ وہی غشاوہ قلب وسمع وبصر ہے جو آپسمین تلے اوپر ہے ف ان دونو آیتون سے یہ معلوم ہوا کہ مراتب ضلالت وہدایت متعدد ہین اور کوالف اُنکے مختلف جبتک طالب صادق ہر درجے کے زنگ کے لئے خاص صیقل مہیا نکرے اور ہر مقام کے نور کے واسطے اُسکے مناسب مقدمہ نہو نہ زنگ سے رہائی ہے نہ مقام صفاتک رسائی اسکی تقسیم وعلاج جیسا کہ حضرات تصوف سے بن پڑا ہے دوسرے سے ممکن نہین ہر مرض کا علاج علیحدہ۔ ہر بلا کا دفعیہ دوسرا ہر مقام کے حصول کا ایک طریق ہر عقدہ مشکل کا حل ہر مسئلے کی تحقیق سعادتمند طالب کو چاہیئے کہ اونکی کتابونکی مزاولت اور اُن مردان خدارسیدہ کی خدمت سے یہ گنج مقصود طلب کرے اِدھر اُدھر وقت نکھوے

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ

کیا نہ دیکھا تو نے بیشک اللہ تسبیح کرتا ہے اُسکے لئے جو آسمانون مین ہے اور زمین مین اور پرندے صف بستہ ہر ایک نے

ہو بدون تعلیم مبدء فیاض معلوم اور جہانتک تسبیح قہری خیالی جائے شیاطین وکفار بسبب ان احکام کا اجرا متعذر ۱۲

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

جان لی نماز اپنی اور تسبیح اپنی اور اللہ دانا ہے اُسکا کہ کرتے ہیں اور واسطے اللہ کے ملک آسمانوں کا

اے نبی کریم کیا آپ نے نہیں دیکھا بیشک تسبیح

وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝

اور زمین کا اور طرف اللہ کے بازگشت ہے

کرتا ہے اللہ کی جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین

میں اور چڑیاں صف باندھے ہوئے یعنے بازو کھولے ہوئے صف نماز کی صورت دکھا رہی ہیں سب نے اپنی تسبیح و نماز کا طریقہ جان لیا اور اللہ دانا ہے جو وہ کرتے ہیں اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ کیطرف بازگشت ہے جب جماد و حیوان اُسکی عظمت و معرفت رکھتے ہیں تو انسان کو باین کرامت و دانائی انکار و تغافل کیسی شرم کی بات ہے من گو ذوی العقول کے لیئے ہے مگر یہاں تغلیبا حیوان و جماد سب داخل ہیں جیسا کہ کلمہ کل سے یہ احتمال مرتفع فرمادیا علم علمائے گو حیوانات و جمادات کی نماز و تسبیح کے انداز مختلف قرار دیئے ہیں مگر نہ ایسی دلیل سے کہ موجب تسکین ہو پس اسکا علم اللہ پر محول کرنا اولی ہے جیسا کہ خود فرمایا وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ کہ تم انکی تسبیح نہیں سمجھتے **ف** ۱ یہ کہ معرفت الٰہی عام ہے شیاطین و کفار بھی جانتے ہیں شرارت سے مکرتے ہیں ۲ علم و ملک الٰہی ہر امر کو گھیرے ہے ۳ طریق عبادت ہر نوع مخلوق کا علیحدہ ہے ایک عنوان خاص نہیں ۴ فیضان الٰہی نے ہر مخلوق کو اپنے مناسب علم و عقل دی ہے

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ

کیا نہ دیکھا تو نے بیشک اللہ ہنکاتا ہے ابر پھر جمع کرتا ہے اسمیں پھر بناتا ہے اسے تہ بتہ پھر دیکھتا ہے تو قطرہ

يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ

نکلتا ہے بیچ سے اسکے اور اُتارتا ہے آسمان کی طرف سے پہاڑ کہ اسمیں اولے ہیں پھر پہونچا دیتا ہے

بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ۭ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ

اسے جسپر چاہتا ہے اور پھیرتا ہے اسے جس سے چاہتا ہے قریب ہے کہ چمک اُسکے بجلی کی اُچک لیجائے

بِالْاَبْصَارِ ۝ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝

نظریں بدلتا ہے اللہ رات اور دن بیشک اسمیں عبرت ہے ارباب نظر کو

اے نبی کریم کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالےٰ بدلی چلاتا ہے پھر اُنکو جمع کرتا ہے پھر تہ بتہ کر دیتا ہے یعنے منتشر ٹکڑے ابر کے تلے اوپر جمع ہو کر گھنگھور گھٹا بنجاتے ہیں پھر تو قطرے کو دیکھتا ہے کہ اُسکے باریک سوراخوں سے چھنتے ہیں اور آسمان سے اولوں کے پہاڑ اُتارتا ہے

پھر پھیر دیتا ہے اُن اولون سے عذاب وہلاک پہونچا تا ہے اور جسے بچا جاتا ہے
قریب ہے کہ اسکے برق کی چمک آنکھونکی روشنی لیجاۓ اور نگاہ خیرہ کردے اللہ بدلتا ہے
رات دن اسمین ارباب نظر کے لیئے عبرت ہے ابن کثیر (من السماء) یعنے جانب سماء (جبال)
کنایہ ہے سحاب سے بوجہ عظمت و رفعت کے۔ یا یہ کہ آسمان کیطرف سے اولونکے پہاڑ کے ٹکڑے اتارتا ہے جیسا کہ
معالم مین ابن عباس سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ آسمانپر اولے کے پہاڑ ہین ف آیت مین کمال
صناعت و قدرت کا بیان ہے اور یہ کہ وہ مختار ہے جس رحمت کو چاہے رحمت کردے اور جسے چاہے
بچاۓ جسے چاہے عذاب پہونچاۓ مسئلہ حوادث اور وقائع کو آسمان و زمان کیطرف منسوب کرنا جیسا کہ
عادت ہے شعرا اور اہل زبانکی نہایت بری بات ہے

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ
اور اللہ نے بنایا ہر دابہ پانی سے تو انہین وہ ہے کہ چلتا ہے پیٹ کے بھل

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ
اور انہین سے وہ ہے کہ چلتا ہے دو پانون پر اور انہین سے وہ ہو کہ چلتا ہے چار پر

يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞ لَقَدْ
پیدا کرتا ہے اللہ جو چاہے بیشک اللہ ہر شئے پر قادر ہے اور

اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۞
اتاری ہم نے آیتین روشن اور اللہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے طرف راہ مستقیم کے

اور اللہ نے ہر دابہ پیدا کیا پانی سے اسمین وہ ہین کہ اپنے پیٹ کے بھل چلتے ہین جیسے سانپ
اور کنکھجورے وغیرہ بھی اسمین داخل ہین گو پاؤن ہین مگر صورۃً سانپ کی طرح چلتے ہین اور انمین
سے وہ ہین کہ دو پانون پر چلتے ہین جیسے انسان و طاہر اور انمین سے وہ ہین کہ چلتے ہین چار پانونپر
جیسے چارپاۓ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اللہ ہر شئے پر قادر ہے اور ہمنے انکی طرف کھلی کھلی
آیتین بھیجین اور اللہ راہ راست کیطرف ہدایت کرتا ہے مار کہا صاحب معالم نے کہ اللہ تعالیٰ
نے پانی پیدا کیا پھر اُس سے ہوا پیدا کی اور ملائکہ اسی سے مخلوق ہوۓ آگ پیدا کی
جس سے جن پیدا ہوۓ اور مٹی بنائی جس سے تمام مخلوق زمینی پیدا ہوئی پس اصل سبکی
پانی ہے اور یون بھی بظاہر اسباب بدون پانی کے ترکیب مشکل ہے ہر حیوان مادہ مائیت
رکھتا ہے بدون رطوبت ارتباط و اختلاط عناصر باہم مشکل ہے۔

وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُم مِّن بَعْدِ

اور کہتے ہین ہم ایمان لائے اللہ پر اور رسول پر اور اطاعت کی ہمنے پھر منھ پھیرا ایک گروہ نے اُن مین سے بعد

ذَٰلِكَ ۚ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ۝ وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ

اُسکے اور نہین یہ ایمان والے اور جب بلائے جاوین طرف اللہ کے اور اُسکے رسول کے تاکہ حکم کرے انمین

إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم مُّعْرِضُونَ ۝ وَإِن يَكُن لَّهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ۝

ناگاہ ایک گروہ اُن مین کا روگردان ہے اور اگر ہووے اُنکے لیے حق آئین اللہ کی طرف قبول کرنے والے

معالم آیت بشر منافق کے نفاق مین ہے ایک یہودی سے اور اُس سے کچھ جھگڑا تھا یہودی نے کہا چلو حضور سے تصفیہ کرا لین منافق بولا نہین کعب بن اشرف یہود سے رجوع کرین مبادا آپ ظلم کرین ارشاد ہوا منھ سے کہتے ہین ہم ایمان لائے اللہ و رسول پر اور اطاعت کی ہم نے پھر ایک انھین منافقون کا بعد اس اقرار کے روگردانی کرتا ہے حالانکہ وہ ایمان والے ہی نہین (پھر اونکی روگردانی کا بیان فرمایا) اور جب وہ اللہ و رسول کیطرف بلائے جائین کہ اُنمین فیصلہ کر دے دفعۃً ایک گروہ اُنکا روگردان ہوتا ہے اور اگر اُنکا کوئی حق ہو تو یقین و قبول سے اللہ کیطرف آتے ہین **ف** اس آیت سے علاوہ نفاق یہ بھی ظاہر ہے کہ منافق بھی حضور کے دل سے قائل مگر سلطنت سے منکر تھے اگر کسی کا حق اُنپر ہوتا تو حضور مین نہ جاتے اس تیقن سے کہ آپ انصاف کرین گے اور اسمین اُنکا ضرر اور اگر اُنکا حق ہوتا تو بامید حق رسی حاضر ہوتے۔

أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَن يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ

کیا دلون مین اُنکے مرض ہے یا شک مین پڑے یا ڈرتے ہین کہ ظلم کرے گا اللہ اونپر اور رسول اُس کا

ارشاد ہوتا ہے ان منافقون کے دلون مین کوئی مرض ہی یا شک مین پڑے یا ڈرتے ہین کہ

بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

بلکہ یہ وہی ظالم ہین

اللہ و رسول اُنپر ظلم کریگا (کچھ نہین بلکہ وہ ظالم ہین)۔

ع ثلثۃ ارباع

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن

نہین ہے قول مومنون کا جب بلائے جاوین طرف اللہ کے اور اُسکے رسول کے تاکہ حکم کرے اُن مین مگر یہی کہ

يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

کہین سنا ہم نے اور فرمانبرداری کی ہم نے اور یہ ہین فلاح پانے والے اور جو اطاعت کرے اللہ کی اور اُسکے رسول کی

اور مومنون کا قول تو یہی ہے | وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ | کہ جب اللہ اور اللہ کے
رسول کیطرف بلائے | اور ڈرے اللہ سے اور بچے اُس سے پس وہی کامیاب ہین | جائین کہ وہ اونکے باب
مین فیصلہ کردے کہین ہم نے حکم سنا اور اطاعت کی یہ لوگ فلاح پانے والے ہین اور جو اللہ و
رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اُسکی نافرمانی سے بچتا رہے وہ کامیاب ہے
خازن خشیت باعتبار معاصی گذشتہ وتقویٰ بہ نسبت امور آیندہ مراد ہے **مسئلہ** علامت
ایمان کی قبول اور علامت نفاق عدول ہے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ
اور قسم کھاتے ہین اللہ کی سخت قسمین اپنی اگر حکم دے تو اون کو البتہ وہ نکلینگے

قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝
کہدیجیے نہ قسم کھاؤ طاعت معروف ہے بیشک اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو

پھر دوسرا فریب منافقون کا ذکر فرمایا کہ آپ سے نہایت سخت قسمین اللہ کی کھاکھا کر کہتے
ہین کہ اگر آپ ہمارے اس گروہ کو حکم دیجیے تو ابھی جہاد کے لیے چلین (ارشاد ہوا) آپ
کہدیجیے تم قسمین نہ کھاؤ یہ تو طاعت مشہورہ ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کروگے یا کرتے ہو
(طاعۃ معروفۃ) اسکی دو تاویلین ہین **معالم** کہا مجاہد نے تمھاری یہ بات معلوم الکذب اور طاعت
معروف النفاق ہے۔ اور کہا گیا کہ ان قسمون سے فائدہ کیا بلکہ طاعت معروف چاہیے جو کہو صدق و راستی
سے کہو **ربط** بعد اس ترہیب وترغیب کے اپنے پیغمبر محبوب اور اونکے فرمانبردار خادمون کی
نسبت تسکین اور وعدۂ تائید فرمایا۔ آپکی اصحاب باصفا کو آیندہ کامیابیون کا مژدہ سنایا

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ
کہدیجیے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی پھر اگر منھ پھیروگے تو نہین رسول پر مگر وہ کہ بار لادا گیا اور تم پر

مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝
وہ کہ تم پر لادے گئے اور اگر اطاعت کروگے اسکی راہ پاؤگے نہین رسول پر مگر پیغام رسانی ظاہر

حمل لادا گیا مراد احکام واجب الادا کہدیجیے کہ اللہ و رسول کی اطاعت کرو اگر منھ پھیروگے
تو پیغمبر کے ذمے وہی ہے جس کے وہ ذمے دار بنائے گئے ہین یعنے (تعلیم وہدایت) اور تمپر وہ بار ہے
جس کے تم ذمہ دار بنائے گئے ہو یعنے قبول واطاعت اور اگر اطاعت کرو رسول کی راہ پاجاؤگے
نہین ہے پیغمبر کے ذمے مگر پیغام رسانی کھلی اور واضح (مبین) سے معلوم ہوا کہ تعلیم عام فہم ہو

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ

وعدہ کیا اللہ نے اُن سے جو ایمان لائے تم مین سے اور کین نیکیان البتہ خلیفہ بنائیگا اون کو زمین مین جسطرح خلیفہ بنایا

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا

اونکو جو پہلے اُن سے تھے اور البتہ محکم کردیگا اُنکے لیے دین اونکا کہ پسند کیا اُنکے لیے اور البتہ بدل دیگا اُنکے لیے بعد خوف کے امن

يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

کہ بندگی کرین میری اور نہ شریک کرین میرے ساتھ کچھ اور جو ناشکری کرے بعد اس کے وہی نافرمان ہے

وعدہ کرلیا اللہ نے اُنسے جو ایمان لائے اور کین نیکیان البتہ اُنکو زمین پر خلیفہ بنائیگا جسطرح اگلون کو بنایا اور وہ دین جو اُنکے لیے پسند کیا ہے محکم و مقرر کردیگا اور اُنکے خوف کو امن سے بدل دیگا وہ میری بندگی کرینگے اور کسی کو میرا شریک نہ بنائینگے اور جس نے اسکے بعد کفر کیا وہ نافرمان ہے ۔ **استخلاف** سے یہان خلافت الٰہی اور زمین کی بادشاہی مراد ہے نہ مجرد بقا نسل اور سیاق آیت بھی اسی کے موید ہے **من قبلہم** حضرت یوسف علیہ السلام حضرت موسیٰ حضرت داؤد حضرت سلیمان اور دوسرے خدا پرست بادشاہ **تمکین** جیسے داؤد **معالم** کہا ابن عباس نے توسیع ملک اور سلطنت مراد ہے اور یہ کہ اونکا دین تمام ادیان پر غالب ہوجائیگا ۔ ف مراد تمکین دین سے تمکین اہل دین ہے **امن** عدی بن حاتم سے مروی ہے کہ حضور کی خدمت شریف مین ایک شخص آیا اور فقر و فاقہ کی شکایت کی دوسرے نے راہزنی کی مصیبت عرض کی حضور نے مجھ سے فرمایا اے عدی تم نے ملک حیرہ دیکھا ہے مین نے عرض کی نہین مین وہان سے دور ہون فرمایا اگر تو زندہ رہا تو دیکھیگا کہ حیرہ سے قافلے آئے اور مکے کا طواف کیا اور اللہ کے سوا کسی کا اونکو ڈر نہوگا ۔ اور خزائن کسریٰ فتح ہوجائینگے مین نے عرض کی یہی کسریٰ بن ہرمز فرمایا کسریٰ بن ہرمز اور اگر تو جیا تو دیکھیگا کہ چاندی سونا ہاتھ مین لیے نکلتا ہے کہ کوئی خواستگار ہو اور کوئی طالب نہ پائیگا ۔ مین نے قافلے دیکھ لیے کہ حیرہ سے کعبے کو جاتے ہین

[illegible]

[illegible]

اور کسی سے نہین ڈرتے اور ملک کسریٰ کے بھی فتح ہو گئے ۔ تیسرا امر باقی ہے (یہ حضرت عثمان
کے زمانے مین ہوا) **کفر** سے بیان ناشکری مراد ہے ورنہ جزاے کفر فسق نہوتا **وہم تفسیر** وعدہ مین
اشکال ہے نہ ملک مخصوص بہ ایمان وصلاح نہ صلاح لازم ملک ہے **دفع** تین امر موعود ہین
خلافت ۔ تمکین ۔ امن اور ان سبکا جمع ہونا کافر مفسد مین غیر ممکن خلافت صرف دولت وحکومت
سے نہین کہ ہر سلطان جابر پر صادق آسکے یہ ارث آدم ونیابت انبیا ہے **ف** آیت مین کئی امر ہین
۱ قرآن کی پیشین گوئی کہ یہ سب مشاہد ہو گیا ۲ خلفاے اربعہ اور اصحاب کی فضیلت کہ یہ مومن
صالح اور موحد خدا پرست تھے ورنہ ایسے فتوح اور ایسا غلبہ نہ ملتا دیکھیے اونکے بعد جو جو کمی
ہوتی گئی امر اسلام مین بے ہمی آتی گئی تا آنکہ اگر کہین کچھ ہی بھی تو برائے نام نہ اہتمام اتباع نہ اجراے
احکام ۔ اینہمہ از شومی اعمال ماست + ورنہ تو لطف فراوان داشتی + پس جو ان حضرات پر
طعن کرتا ہے اللہ کی تصدیق کو جھٹلاتا ہے ۔ ۳ ایمان وصلاح اور ملک مین ملازمہ ہے بشرطیکہ
ایسے مومن صالح کثیر ہون اس لیے کہ بناے امر خلافت اجتماع وکثرت پر ہے ۴ تمکین اور
امن سے واضح ہے کہ اسلام ہمیشہ خود مختار رہیگا اس لیے کہ ایسا دین جو ناسخ ادیان اور رجوع اپنے
قواعد کے ترک کو جائز ہی نہین رکھتا غیر کی اطاعت مین بیخوف نہین رہ سکتا اور یہ ہماری
مغلوبی ہماری بداعمالی اور ترک تقویٰ وترک واتباع قرآن سے ہے ورنہ ہماری تمکن اور امن کا سلب
دولت خداداد کا غصب کرنا ہے ۵ اس مقام سے مدتون تک بحالت تقیہ رہنا باطل ہو گیا
ورنہ لازم نہ آئیگا کہ دین مین تمکین اور خداپرستی مین امن حاصل تھا ۔ پس افسوس ہے اوس
قوم پر جو اصحاب رسول پر طعن کرین اور علی شیر خدا اور اونکی اولاد باصفا کو تمام عمر بحالت
خوف وتقیہ رکھنے پر نازان ہون ۶ کہا مفسرین نے کہ جن کفر مین پہلے سب سے قاتلان
عثمان ذوالنورین ہین اُنھون نے اس نعمت کی قدر نہ کی اور فاسق ہو گئے **ف** بلا تکلف
ہر ایسا شخص جس نے اس خلافت راشدہ سے بغاوت کی اس حکم مین داخل ہے البتہ مراتب
متفاوت مین ۷ فاسقون مین اشارہ ہے کہ ایسے لوگون سے خلافت چھین لی جائیگی اور ایسا ہی ہوا

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

اور قائم کرو نماز اور دو زکوٰۃ اور اطاعت کرو رسول کی تاکہ تم رحم کیے جاو

اے ایمان والو نماز قایم اور زکوۃ ادا کرتے رہو اور رسول کی فرمانبرداری کرو تاکہ تم رحم کیے جاؤ یعنے تین خصلتین
اختیار کرو تمپر اللہ رحم کرےگا ۱ نماز ۲ زکوۃ ۳ اور ہر حال اور ہر وقت مین اطاعت رسول پس یہی کافی ہے

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ

ہرگز نہ سمجھو اون کو جو کافر ہوے عاجز کرنے والے زمین مین اور ٹھکانا اُن کا آگ ہے اور البتہ بُری بازگشت ہے

یعنے کفار کو عاجز کنندہ زمین مین نہ خیال کرو اُنکا ٹھکانا جہنم ہے اور بُرا ٹھکانا ہے۔ یعنے نہ اللہ سے بھاگ بچین گے نہ تلاش سے چھپا سکین گے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

اے ایمان والو چاہیئے اذن لین تم سے جو مملوک ہین تمھارے

وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۭ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

اور جو نہین پہونچے بلوغ کو تم مین سے تین مرتبے پہلے نماز فجر سے

وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاۗءِ

اور جب اُتارتے ہو تم کپڑے اپنے دوپہر کو اور بعد نماز عشا کے

ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۭ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ

تین برہنگیان ہین واسطے تمھارے نہین تم پر اور نہ اُن پر گناہ بعد ان وقتون کے پھرنے والے ہین تم پر

بَعْضُكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

ایک تمھارا ایک پر ایسا ہی بیان کرتا ہے اللہ تم پر آیتین اور اللہ دانا ہے حکیم ہے

اے ایمان والو چاہیئے کہ اذن طلب کرین تم سے تمھارے مملوک اور نابالغ آزاد تین مرتبہ ۱ نماز فجر سے پہلے ۲ جب تم اپنے کپڑے اُتار و دوپہر کے وقت ۳ بعد نماز عشا کے یہ تین وقت برہنگی کے تمھارے لیے ہین اور اسکے بعد نہ تم پر الزام ہے نہ اونپر گناہ یہ خدام تمھارے پاس آیا ہی کرتے ہین ایک تمھارا دوسرے پر داخل ہوتا ہی رہتا ہے اللہ یونہین اپنی آیتین بیان فرماتا ہے اور وہ تمھاری غیرتون اور ضرورتون کو جانتا ہے تمھارے مصالح اور اپنے احکام مین پختہ کار ہے خلاصہ یہ ہے کہ تمھارے مملوک خادم اور بچے بھی سونے کے وقتون مین بدون پکارے نہ چلے آیا کرین اور دوسرے وقتون مین مضائقہ نہین معالم زینب بنت مرثد کا غلام ایسے وقت آجاتا جسے وہ اچھا نہ جانتین حضور سے شکایۃً عرض کی دوسری روایت مین ہے کہ مدلج نامے غلام حضورؐ کے حکم سے حضرت عمرؓ کو بلانے گیا یہ وقت قیلولۂ ظہر تھا اُس نے آپکو ایسی حالت مین دیکھا کہ آپ کو ناگوار ہوا حضور سے شکایت کی یہ حکم نازل ہوا (ملکت ایمانکم) سے مجاہد کے نزدیک غلام اور

ابن عباسؓ کی روایت مین لونڈی غلام دونون اور مفسرین کی تقریرین غلام تھا اور لونڈیان
قیاس مراد ہین لیکن شبہہ یہ ہے کہ آیۂ سابقہ مین ما ملکت سے جمہور کے نزدیک لونڈیان مراد
تھین یہان غلام کیونکر مراد ہوے اور غلام سے پردہ بھی لازم تھا اس آیت مین صاف
بے حجابی کا جواز ہے پس امر مؤید ہے مذہب بعض کا۔ **جواب** ۱ کہا ابن عباسؓ نے
یہ حکم قبل حجاب تھا اب نہین پس یہ آیت منسوخ ہے ۲ **کبیر** کہا ابن عباس نے مملوک نا بالغ
مراد ہین نہ بالغ۔ **ف** اور یہ آیت سے بھی مفہوم ہو سکتا ہے بدین طور کہ اطفال نا بالغ کو بھی
ممانعت فرمائی پس غلام نا بالغ یا لونڈی بدرجہ اولی روکے جائین گے۔ ۳ آیت مین کوئی
دلیل ایسی نہین ہے جس سے تلنیخ کی ضرورت یا اخراج مماوک ذکور کی حاجت واقع ہو اس لیے کہ
یہ حکم ہے مخصوص وقت خواب کا جسمین احتیاط ممکن نہین مرد ہو یا عورت پس اگر عورتین بھی
ہون تو حکم حجاب وغض بصر جو کچھ مناسب مقام ہوگا بعینہ باقی رہیگا اور دوسرے وقتون مین
بھی آمد ورفت اسی قید سے ہوگی (ثلث مرات) اسکی تفصیل مین دوہی وقت مذکور رہین
عشاء سے فجر تک ایک وقت دوپہر کا ایک وقت **جواب** ظہر کا وقت قلیل تھا اور رات
کا طویل لہذا ابتدا وانتہا کے اعتبار سے دو وقت قرار دیے **ف** ان وقتون کا ذکر عادت عرب
پر مبنی ہے نہ یہ کہ اوقات خواب تابع نص ہون پس جس مقام پر جو وقت خواب کے ہونگے
انھین وقتون مین یہ حکم پایا جائیگا۔ اور اسمین تائید ہے مذہب ابو یوسف کی کہ کیل وغیران
تابع نص نہین بلکہ نص برعایت عرف ہے پس ہر کیلی وزنی اور وزنی کیلی ہو سکتا ہے
اگر عرف جاری ہو جائے **مسئلہ** کسی شخص کے خوابگاہ مین بدون اذن جانا نصًا منع ہے
اور یہ حکم واجب العمل اس لیے کہ احتمال قوی کشف عورت کا ظاہر ہے **مسئلہ** یہ آیت
ناسخ ہے عموم ضرورت اذن آیہ مندرجہ صفحہ (۱۱۲) کا **مسئلہ** خادم اور ہر وقت کے
آنے جانے والے ملازم کا مملوک پر قیاس ہے۔

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ

اور جب پہونچین بچے تم مین سے بلوغ کو پس چاہیے اذن مانگین جسطرح اذن مانگا

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

انہون نے جو پہلے تھے ان سے ایسا ہی بیان کرتا ہے اللہ تمہارے واسطے اپنی آیتین اور اللہ دانا ہے اور حکیم ہے

اور جب وہ بچے جنکو رخصت دی گئی تھی کہ تین وقتون کے سوا آیا کرین جب جوانی کو پہونچین یعنے

تفسیر الٰہی دوم صفحہ ۱۱۲ سطر ۹ اذن

مراہق یا جوان ہوجائیں لازم ہے کہ ہر وقت دخول کے لیے اذن طلب کر لیا کریں جس طرح پر اذن طلب کرتے تھے وہ جو اُنسے پہلے تھے یعنے بالغ اَکیسی ہی اللہ تعالی تم پر اپنی آیتیں ظاہر کرتا ہے وہ علیم و حکیم ہے۔

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ

اور خانہ نشین عورتون سے جو نہین امید کرتین نکاح کی پس نہین اُنپر گناہ اگر اُتار دین

ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَةٍ ؕ وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

کپڑے اپنے نہ دکھانیوالیان زینت کی اور اگر عفت اختیار کرین بہتر ہے انکے لیے اور اللہ سنتا ہے جانتا ہے

اور وہ عورتین جو بوجہ کمال پیرانہ سالی خانہ نشین ہو رہی ہین جنکو صلاحیت و امید نکاح نہین باقی سن ایاس کو پہنچ گئی ہین اُنپر کوئی گناہ نہین اگر اپنے کپڑے اوتار ڈالین مگر نہ اسطرح کہ مواضع زینت نظر آئین اور اگر وہ اس سے بھی بچین اور عفت کا برتاو کرین تو یہ ستر و حجاب اونکے حق مین خیر ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے متبرجات (تبرج) اظہار مین تکلف کرنا احمدی خواہ یہ رخصت مشروط ہے یعنے بشرط عدم ارادۂ اظہار زینت۔ خواہ محدود ہے یعنے ماوراے مواقع زینت کھول سکتے ہین اور زینت بحسب تفصیل ۲۹۴ یا جیسا کہ عامۃ المفسرین نے فرمایا کہ زینت وہ جسکا اخفا واجب ہے۔ اس رخصت کو زیادہ وسعت نہین دیتی البتہ بحسب تجویز فقہا جیسا کہ مذکور ہے ہدایہ وغیرہ مین بحق زنان کہن سال موجب تخفیف ضرور ہے ہدایہ ظہر و بطن اور ران موضع زینت نہین نکاح کنایہ ہے صلاحیت و رغبت وطی سے ورنہ نکاح دوسرے امورات انتظامیہ کے لیے ہر سن مین ہو سکتا ہے۔

لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ اَنْ

نہین ہے اندھے پر تنگی اور نہ لنگڑے پر تنگی اور نہ بیمار پر تنگی اور نہ تمھاری جانون پر کہ

تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُیُوْتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ

کھاؤ تم اپنے گھرون سے یعنی بیبیون کے یا باپ دادون کے اپنے یا گھرون سے اپنی ماؤن کے یا گھرون سے اپنی بھائیون یا گھرون سے

اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخْوَالِكُمْ

اپنی بہنون کے یا گھرون سے اپنے چچاؤن کے یا گھرون سے اپنی پھپیون کے یا گھرون سے اپنے ماموون کے

اَوْ بُیُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِیْقِكُمْ

یا گھرون سے اپنی خالاؤن کے یا اوسکے کہ تم مالک ہوئے اُسکی کنجیون کے یا اپنے دوست کے

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا
نہین تمپر گناہ یہ کہ کھاؤ ملکر یا الگ الگ

اندھے اور لنگڑے اور بیمار پر اور نہ خود تم پر کوئی تنگی ہے کہ کھاؤ اپنے گھرون سے اور باپ دادون کے اور ماؤن کے اور بھائیون کے اور بہنون کے اور چچا اور پھوپھی کے اور خالہ اور ماموکے گھرون سے اور اونکے گھرون سے جنکی کنجی تمھارے حوالے ہو اور دوستون کے گھرون سے تم پر گناہ نہین کہ کھاؤ مل جل کر یا الگ الگ - اسباب نزول آیت کے کیے ہین ۱ لوگ بیمار - اپاہج - اندھے کے ساتھ کھانے سے کراہت کرتے تھے - اندھون کے ساتھ نہ کھاتے کہ وہ کھانا دیکھ نہین سکتا - اور اپاہج جگہ زیادہ روکتا ہے - اور بیمار کی وجہ سے بھی ایذا پہنچتی ہے ۲ خود انھون نے تندرستون کے ساتھ اکل و شرب چھوڑ دیا تھا کہ ہم موجب ایذا ہوتے ہین ۳ جہاد پر جاتے تو گھر کی کنجی اپاہج اندھے کو دے جاتے (اس لیے کہ تندرست گھر پر نہ رہتے تھے) اور کہدیتے کہ تم کھاؤ پیو مگر یہ لوگ احتیاط کرتے ۴ حارث بن عمرو کے حق مین اوتری وہ جہاد پر ہمرکاب حضور گئے اور مالک بن زید کو گھر مین چھوڑا جب آے تو اونکو نہایت سختی کشیدہ پایا اسلیے کہ یہ اونکے مال سے کھانا پسند نہ کرتے تھے اکثر لوگ جو خود مقدور والے نہوتے مریض و ضعیف کو اپنے باپ بھائی وغیرہ کے گھر لیجاتے یہ مساکین پر شاق ہوتا کہ مبادا وہ لوگ مہمان ناخواندہ سمجھین اور مکدر ہون ۵ اکثر عرب مجرد تھے اور اپنے اقارب کے گھر سے نہ کھاتے ۶ جب کوئی کسی عزیز کے گھر جاتا اور وہ نہوتا اُسکے متعلقین برسم ضیافت کچھ پیش کرتے - یہ لوگ بوجہ عدم اذن مالک خانہ تکلف کرتے (کبیر) جب لا تاکلوا اموالکم الخ نازل ہوا تو لوگ خلط سے حذر کرنے لگے کہ مبادا ماخوذ ہون - الغرض انھین تمام وجوہ سے یہ رخصت نازل ہوئی **ف** اسمین چار قسم کے آدمی مذکور ہین اور ہر ایک کے ذکر مین ایک فائدۂ خاص ۱ (مریض وغیرہ) اور اونسے اختلاط مین انکی دلجوئی - ہمدردی - اور یہ کہ اسلام مین ضیق و تنگ چشمی نہین ہے آپس مین کھاؤ پیو بیشی کمی کا خیال نہ کرو ۲ (اقارب) ان سے اختلاط مین صلۂ رحم ازدیاد محبت و فور مروت ہے اور ترک خست و بخل ۳ داروغہ و امین اسمین بہت حکمت ہے تاکہ ایسے کام سے لوگ نہ رکین اور حرج نہو اس لیے کہ یہ کچھ معاوضہ نہ لیتے تھے تو کیا اتنے فائدے سے بھی گئے گزرے ہوے ۴ دوست انمین جہانتک بے تکلفی ہو سکے ازدیاد محبت ہے پس یہ رخصت سراسر حکمت ہے پھر یہ کھانا دو قسم پر تھا سب مجتمع ہو کر کھائین

ان گھرون اور اپنی بیوی مین تکلیف و حرج نتھا فرمایا اسمین بھی تم مختار ہو۔ پس تو اباحت و بےتکلفی کو
اباحت کا فرق ہے وہ یہ کہ ان سبکا مال بےپوچھے کھاؤ حلال ہے۔ اس لیے کہ حرمت مال غیر کی
دفع کی ہے اور یہ اباحت ضمنی ہے نہ معارضہ ہے نہ اباحت اور فائدہ یہ ہے کہ آپس مین
کلفت و تنگی و بخل و انکار و شرم و عار باقی نہ رہے اور اپنے بیگانہ کا فرق ظاہر ہو **مسئلہ**
کسی کا کھانا بدون اجازت جائز نہین مگر باجازت اور اجازت خواہ **صریحی** ہے جیسے کہے کہ کھاؤ
یا سامنے کھلانے کے انداز سے رکھدے خواہ **ضمنی** ہے جیسے خادم و تابع و اولاد کہ ان سے
نام بنام کہنا عادت کے خلاف ہے خواہ **حکمی** ہو جو کسی قرینے اور عنوان سے سمجھے جائے جیسے
بعض دوستوں یا عزیزوں سے ازحد بےتکلفی خواہ **عرفی** ہو جو حسب عادت عام معلوم و مفہوم ہو
جیسے زن و شو یا آئین جو ایک جا کھاتے پیتے ہین پھر یہ اجازت کبھی دائمی ہوتی ہے کبھی وقتی لازم
ہے کہ بےتکلفی اور وسعت و فراخ دلی کے ساتھ مال مردم خوری سے بھی بچتا رہے **احمدی**
(علی) بمعنے فی ہے یعنے باپ اعمی وغیرہ مین نہ تمپر تنگی ہے نہ انپر (بیوتکم) سے اپنے اور
اپنی بی بی یا اولاد یا مملوک کا گھر مراد ہے (ما ملکتم الخ) سے وہ گھر مراد ہین جنکا یہ امین و محافظ
و دارو غہ قرار پایا ہو **مسئلہ** یہ بےتکلفی اقارب مین مقید با سلام نہین اس لیے کہ صلہ
رحم لازم ہے اور دوسرون مین بدون اسلام جائز نہین اس لیئے کہ موالات حرام ہے
مسئلہ ملازم کو اپنے آقا کے طعام سے اگر اجازت نہو باعتبار دارو غگی و تحفظ کھانا
جائز نہین **مسئلہ** لڑکی کے گھر یا بعض اقارب جنسے سسرالی تعلقات پیدا
ہو جائین کھانے مین عار یا انکار خلاف حکم قرآن و قطع رحم و آئین کفار ہند ہے **مسئلہ**
باوجود جمع مومنین الگ الگ کھانا اور جمع ہو کر کھانا دونون جائز ہین مگر جمعیت مین
برکت و ثواب احادیث سے ثابت **ابن ماجہ** بعض اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم کھاتے
ہین اور پیٹ نہین بھرتا فرمایا شاید تم الگ الگ کھاتے ہو بولے ہان فرمایا فَاجْتَمِعُوْا
عَلٰی طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ پس جمع ہو کر کھاؤ اور بسم اللہ
کہو تمکو برکت دیجائیگی اور فرمایا كُلُوْا جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَاتِ کھاؤ اکٹھا
اور جدا جدا نہو بیشک برکت جماعتون مین ہے

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

پھر جب داخل ہو تم کسی گھر مین تو سلام کرو اپنی جانون پر دعا [illegible] ہے پاس سے اللہ کے

مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ع ۱۴

مبارک پاک ایسا ہی بیان کرتا ہے اللہ تم پر آیتیں تاکہ تم سمجھو

اور جب تم کسی گھر مین داخل ہو اپنے نفسون پر سلام کرو یہ دعا ہے اللہ کیطرف سے مبارک ہے پاک ہے ایسے ہی بیان کرتا ہے اللہ تم پر آیتین تاکہ تم سمجھو **سلموا** امر استحبابی ہے اس لیے کہ ابتداے سلام سنت اور جواب واجب ہے **انفسکم** سے مراد تمام مسلمان اس لیے کہ بحکم اعتقاد و اتحاد تمام مسلمان ایک جان دو قالب ہین اللہ تعالی نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فرمایا اور حدیث مین اَلْمُؤْمِنُوْنَ کَنَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ آیا **تحیۃ** سے مراد السلام علیکم و رحمۃ اللہ ہے نہ دوسری دعا جاہلیہ کا تھا وہ نے جب اپنے گھر جاؤ اپنے اہل پر سلام کرو اور جب خالی گھر مین جاؤ تو یون سلام کرو اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا مِنْ رَّبِّنَا وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الْبَیْتِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ **مسئلہ** گھر مین بدون سلام آنا خلاف اولی ہے اور بی بی یا میان پر سلام نہ کرنا خلاف

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰٓی

مومن وہی ہین کہ جو ایمان لائے اللہ اور اوسکے رسول پر اور جب ہون ساتھ اسکے کسی

اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْھَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَکَ

کام پر کہ جمع کرنیوالا ہے نہ جائین یہانتک کہ اذن لین اُس سے بیشک لوگ اذن چاہتے ہین تجھسے

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ج فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْکَ لِبَعْضِ

وہی ہین جو ایمان لائے اللہ پر اور اُسکے رسول پر پھر جب اذن مانگین تجھسے واسطے اپنی کسی

شَاْنِھِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْھُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَھُمُ اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

حاجت کے تو اذن دے جسے تو چاہے اُنمین سے اور مغفرت طلب کر اونکے لیے اللہ سے بیشک اللہ غفور رحیم ہے

مومن وہی ہین گروہ ہی کہ ایمان لائے اللہ و رسول پر آپکے اور جب ہون ساتھ اوسکے کسی امر جامع پر نہ جائین جبتک اجازت نہ دے اونکو رسول جو آپ سے اذن مانگتے ہین یہ وہ ہین کہ ایمان لائے اللہ پر اور اوسکے رسول پر پھر جب طلب اذن کرین آپ سے اپنے بعض کامون کے لیے آپ انھین اذن دیجیے اور اُنکے حق مین استغفار کیجیے اللہ سے بیشک اللہ غفور رحیم ہے **امر جامع** جیسے نماز جماعت یا عید یا جنازہ وغیرہ یا اور ایسا کام جسمین اجتماع و اہتمام کی ضرورت ہو یا مشورہ یا جہاد **شان** ضرورت حاجت یعنی ایمان والے وہی ہین جو اللہ و رسول پر ایمان لائے ہین اور جب پیغمبر کے ساتھ کسی امر جامع پر ہوتے ہین تو

بدون اجازت جاتے نہین - ایسے فرمانبردارون کی بنظر ترحم وشفقت سفارش فرمائی جو اللہ
ورسول پر ایمان لائے ہوئے آپ سے اپنے کسی کام کے لیے اذن طلب کرین آپ اگر مناسب
دیکھئے اجازت دیجیے اور اونکے حق مین اللہ سے استغفار کیجیے اللہ غفور ہے بخشندہ ہے کا
رحیم ہے مہربانی وشفقت فرمائیگا **معالم** جب آپ منبر پر جاتے اور کسی کو ضرورت ہوتی تو
وہ نہ جاتا تا کہ کھڑا ہوتا تاکہ آپ دیکھین اور سمجھین کہ اذن مانگیگا اور اذن دیدین ارشاد ہوا
کہ آپ جسے چاہین اجازت دین - **ف** معلوم ہوا کہ جب کسی کام کے لیے امام جمع کرے
تو بے اجازت نہ جانا چاہیے اسی لیے کہ حضوری نشان اسلام سے قرار دی گئی - اور اجازت
نہ مانگے مگر بضرورت جیسا کہ فرمایا لبعض شانہم اور امام مختار ہے اجازت دے یا نہ -
اور مستحب ہے کہ جسے اجازت دے اسکے لیے اس غیر حاضری سے استغفار کرے -
مسئلہ ناعتی کامون مین غیر حاضری بے عذر غیر محمود ہے اور بعض صورتون
مین لازم **مسئلہ** یہ قیود اسیوقت تک ہین کہ کوئی مانع قیام پیدا نہو ورنہ خروج
لازم بے اذن ہوگا مثلاً عورت مسجد مین حائضہ ہوگئی یا سمجھے کہ درصورت توقف حدث کریگا
یا قے وغیرہ یا دو ہوگی اور مسجد کی تلویث کا ڈر ہے **ربط** جب پیغمبر کے اختیارات
ظاہر فرمائے تو آنکے حق اور انکے خلاف ورزی کے ضرر بیان کیے

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ
نہ ٹھہراؤ بلانا پیغمبر کا مثل بلانے ایک کے تم سے بعض کو تحقیق جان لیا اللہ نے
الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ
اونکو کہ کھسک جاتے ہین تم مین سے آڑ مین تو چاہیے کہ ڈرین جو مخالفت کرتے ہین
عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
حکم سے اسکے کہ پہونچے اون کو کوئی فتنہ یا پہونچے اونکو عذاب دردناک

اے لوگو رسول کا بلانا دوسرون کا سا نہ سمجھو بلکہ یہ نہایت عظیم القدر عالیشان ہے - اللہ
جانتا ہے انکو جو تم مین سے کھسکتے کھسکتے نظر بچا کر چل دیتے ہین بس چاہیے کہ ڈرین جو پیغمبر
کے حکم سے خلاف کرتے ہین اس سے کہ انکو کوئی فتنہ دنیاوی پہونچے یا عذاب دردناک اخروی آلے
کہ جب آپ جمعہ کو خطبہ فرماتے تو منافقین گھبرا جاتے ادھر ادھر نظر بچا کر بے اذن چلے جاتے
ارشاد ہوا کہ ہم ان منافقون سے آگاہ ہین **دعا** کہا ابن عباس نے کہ آپکی بد دعا

بجز اس لیے کہ رد نہین ہوتی - کہا مجاہد نے آپ کو دوسرون کی طرح نہ پکارو بلکہ کمال تعظیم
و توقیر سے نام لیا کرو یا نبی اللہ یا رسول اللہ (معالم) کہا بعض نے آپکا حکم و فرمان دوسرون
کا سا حکم نہ سمجھو (کبیر) **مسئلہ** ہمارے حضور کو دوسرون سے مساوی سمجھنا بنص قرآنی
حرام اور بعض صورتون مین نص وارد اور باقی اُسی پر محمول **مسئلہ** ہمارے حضور کو عام
لوگون کی طرح خالی نام سے پکارنا ممنوع ہے غایت تعظیم کمال توقیر چاہیے بلکہ درود شریف
ملائے **مسئلہ** ہمارے حضور کا حکم تمام مخلوق کے حکم پر فائق و غالب ہے - گو بادشاہ
ہو یا درویش ماں باپ **مسئلہ** روپوشی - تساہل - نظر بچاکر ہٹ جانا یہ شان اہل
نفاق ہے **مسئلہ** ہمارے حضور کے حکم کی مخالفت قطعًا حرام ہے - **مسئلہ**
مخالفت امر رسول سے خواہ دنیا مین عذاب ہوتا ہے خواہ آخرت مین جہنم ہے -
بچاؤ ممکن نہین اس لیے کہ یہ مانعۃ الخلو ہے دنیا و دین دونون کا عذاب مجتمع ہوسکتا ہے
دونون سے بچاؤ ممکن نہین -

أَلَآ إِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ

آگاہ ہو بیشک اللہ کے لیے ہے جو آسمانون مین ہے اور زمین مین تحقیق جانتا ہے اُسے کہ تم اسپر ہو

وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ع ۱۵

اور جس دن رجوع کروگے اسکی طرف پس جتاویگا اونکو جو کیا اور اللہ ہر شے سے داناہے

آگاہ ہو بیشک اللہ ہی کے لیے ہے جو آسمانون مین ہے اور زمین مین ہے اللہ جانتا ہے
وہ اعتقاد و خیال جسپر تم ہو اور جس دن اُسکے حضور مین رجوع کروگے پس جو کچھ تم نے
کیا ہی خیر و شر اوسکی جزا و سزا سے تمکو مطلع کردیگا اور اللہ ہر شے پر دانا ہے -

مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے بڑا مہربان رحم والا	سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ

اسکا نام سورۂ فرقان مکے مین اوتری - اسمین ستتر آیتین ہین تعلیم اخلاق و رد کفر و بشارت مومنین مین

تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۝ ١ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

مبارک ہے وہ ذات جسنے اُتارا فرقان اپنے بندے پر کہ ہو واسطے تمام عالم کے ڈرانیوالا جسکے لیے بادشاہت ہی آسمانون کی

وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَىْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ۝

اور زمین کی اور نہ بنایا کوئی فرزند اور نہ ہے اُسکے لیے کوئی شریک ملک مین اور بنائی ہر شے پھر اندازہ کیا اُسکا اندازہ کرنا

وہ ذات پاک نہایت برکت والی ہے جس نے فرقان اپنے بندۂ خاص محمد رسول اللہ پر نازل فرمایا تاکہ
ہووے آپ پیغمبر واسطے تمام عالم کے ڈرانے والا عذاب مخالفت الٰہی سے قرآن کا نازل
کرنے والا وہ ہے جسے آسمان و زمین کی بادشاہت ہے اور اُسنے نہ کسی کو لڑکا بنایا نہ کوئی
اوسکا شریک ہے ملک مین اور ہر شئے کو بنایا اور اوسکا اندازہ کیا **فرقان** جدا کرنے
والا حق و باطل مین نام ہے قرآن مجید کا **تبارک** کثیر الخیر **مظہری** اسکا استعمال ذات
باری تعالیٰ مین مخصوص ہے **عبدہ** اضافت تخصیصی و تشریفی ہے مراد آنحضرت **عالمین**
جن والانس **ف** حضور کی رسالت عام ہے جیسا کہ کلمہ عالمین سے ظاہر ہے

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ

اور بنائے سوائے اسکے معبود کہ نہین پیدا کرتے کچھ اور وہ پیدا کیے جاتے ہین اور نہین مالک ہوتے

لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا

اپنی ذاتون کے ضرر کے اور نہ نفع کے اور نہین مالک موت کے اور نہ حیات کے اور نہ اوٹھنے کے

اور کافرون نے اللہ کے سوا دوسرون کو معبود بنا لیا جو کچھ نہین بنا سکتے اور خود بنائے جاتے ہین اور نہ
اپنی ذات کے ضرر کے مالک نہ نفع پر قادر اور نہ موت کا اختیار نہ حیات کا اور نہ ہی اوٹھنے کی
قدرت اسمین کمال طاقت کا مذکور ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ

اور کہا جو کافر ہوئے نہین یہ مگر بہتان کہ افترا کیا اُسے اور مدد کی اُسکی اسپر دوسری قوم

مع

اٰخَرُوْنَ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا

نے پس تحقیق لائے ظلم اور فریب

اور کہا کافرون نے (مثل نضر بن حارث وغیرہ)
یہ قرآن نہین مگر بہتان جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے گڑھ لیا ہے اور اونکی مدد کی اس اتہام و تکذیب پر دوسری قوم یعنے یہود نے
پس تحقیق کہ یہ سب ظلم اور جھوٹ لائے ہین۔

وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

اور کہا قصے ہین اگلون کے کہ لکھا ہے اُسے پس یہ لکھا جاتا ہے اسپر صبح اور شام

اور کہتے ہین کہ یہ قرآن اگلون کی کہانیان ہین جیسے رستم و اسفندیار وغیرہ کے داستان ہے کہ
لکھا ہے اوسے پس یہ قصہ پڑھا جاتا ہے آنحضرت پر صبح و شام **معالم** قریش کہتے ہین کہ آپ
یہ قرآن ادھر اودھر سے سیکھ آتے ہین اور عداس و یسار و جبر وغیرہ آپکے سکھانے والے ہین

قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

کہہ بھیجے اُتارا ہے اسکو اُس نے کہ جانتا ہے چھپی باتون کو آسمانون مین اور زمین مین بیشک وہ ہے بخشنے والا مہربان

آپ کہہ دیجیے یہ قرآن اوسکا اُتارا ہے جو چھپی باتین جانتا ہے زمین و آسمان کی اور وہ غفور رحیم ہے ایسے خیالات عبث نکالو الو پھر اعتراض اُنکا بیان کیا۔

وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ

اور بولے کیا ہے اس پیغمبر کو کھاتا ہے کھانا اور چلتا ہے بازارون مین

لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۙ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ

کیون نہ اُتارا گیا اُسپر فرشتہ کہ ہوتا ساتھ اُسکے ڈرانیوالا یا ڈالا گیا طرف اسکے خزانہ

اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا

یا ہوتا اسکے لیے باغ کھاتا اُس سے اور کہا ظالمون نے نہین پیروی کرتے تم

ع ۱ رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا

مرد کی جسپر جادو سوار ہے دیکھیے کیسی بنائین آپکے لیے مثالین پس بہک گئے پس نہ پاسکے راہ

اور کہنے لگے اس پیغمبر کو کیا خصوصیت ہے کھانا کھاتا ہے بازارون مین چلتا ہے کیون نہ اُسپر فرشتہ اوترا کہ اوسکے ساتھ ڈرانے والا ہوتا یا اُسپر خزانہ ڈالا گیا یا اوسکے لیے باغ ہوتا کہ جسمین سے کھاتا اور کہا ظالمون نے اہل ایمان پیروی نہین کرتے مگر ایسے آدمی کی جسپر جادو سوار ہے (اسی لیے کہ وہ اپنے زعم مین سمجھتے تھے کہ معاذ اللہ حضرت آپکا ساحر ہے یا آپ مجنون ہین) دیکھیے اے محمد کفار نے آپ کے لیے کیسی مثالین بنائی ہین پس بہک گئے اور راہ راست نہ پاسکے مسحور جادو زدہ و مجنون فضلوا سے مراد کفر ہے یعنی کہ اس فہم مین بھی گمراہ تھے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا

مبارک ہے وہ اگر چاہے کردے تیرے لیے بہتر اس سے باغ جاری ہین نیچے اونکے نہرین اور کرے تیرے لیے محل

وہ ذات مبارک ہے چاہے تو (ان تمام امور سے جو کفار طعن و انکار سے کہتے ہین) تجھے بہتر عطا کرے وہ باغ ہون جنکے تلے نہرین جاری اور محل بنادے عالم حضور نے فرمایا اگر مین چاہون تو میرے لیے پہاڑ سونے کے بنجائین۔ نکتہ سیاق نہایت عجیب دلفریب ادا پر متضمن ہے جس نے اللہ والون کے دل سے دنیا و مافیہا کی تمنا دور کردی فرمایا اگر ہم چاہتے تو اس سے

اچھے باغ اور انگور دیتے مگر نہیں چاہا تو کیا اب اللہ کے چاہنے والے اور منظور والین گے ہرگز نہیں

بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ ۖ وَأَعْتَدْنَا لِمَن كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا ۝

بلکہ جھٹلایا قیامت کو اور ہم نے مہیا کئے اُنکے لیے کہ جھٹلاتے قیامت کو دھکتی آگ

(یہ تکذیب اور مطاعن کچھ نہیں) بلکہ وہ قیامت کو جھٹلاتے ہیں اور ہم نے منکرین قیامت کے لیے آتش سوزان تیار کر رکھی ہے۔

إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا ۝

جب دیکھیگی اُن کو مقام دور سے سُنینگے اُسکا شور اور غُل

ایسی آگ کہ جب وہ میدان حشر میں کفار کو دور سے دیکھیگی تو اُسکے غیظ و غضب کی آواز سنیں۔ روایت میں تصریح ہے کہ دوزخ کی آنکھیں ہیں بعید کہا گیا ایک ہزار برس یا پانسو برس کی راہ سے واللہ اعلم۔ تغیظ وہ شور و جوش جو صاحب غیظ کے سینے سے ظاہر ہو۔ مروی ہے کہ دوزخ کا شور و غل اہل محشر کو اپنی نجات سے مایوس کرکے بیہوش کر دیگا۔ یہ تو آمد آمد تھی اب اُسمیں داخلے کا حال

وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا ۝ لَّا تَدْعُوا الْيَوْمَ

اور جب ڈالے جائینگے اُس میں مکان تنگ میں جکڑے ہوئے پکارینگے وہاں ہلاکی نہ پکارو آج

ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا ۝

ہلاکی ایک اور پکارو ہلاکیاں بہت

اور جب دوزخ کے تنگ مکان میں ڈال دیے جائیں گے مشکیں بندھی ہوئی وہاں پکارینگے ہم ہلاک ہوئے ارشاد ہوتا ہے آج ایک ہی خرابی نہ پکارو بلکہ بہت سی ہلاکیاں پکارو یعنے ابھی کیا ہے دیکھو تو کیسے کیسے عذاب ہوتے ہیں

قُلْ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۚ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً وَمَصِيرًا ۝

کہہ کیا یہ اچھا ہے یا جنت دائمی جسکا وعدہ کیے گئے متقی اُنکے لیے بدلا ہے اور بازگشت

آپ کہہ دیجیے یہ دوزخ جسکا ہم نے ذکر کیا بہتر ہے یا جنت جو ہمیشہ رہے نہ خزان آئے نہ بہار جائے جسکا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے یہ جنت اُنکا بدلہ اور ٹھکانا ہے۔

لَّهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خَالِدِينَ ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُولًا ۝

اُنکے لیے اُس میں وہ ہے کہ چاہیں ہمیشہ رہنے والے ہے رب پر تیرے وعدہ مانگا گیا

متقیوں کے لیے اس جنت میں وہ سب نعمتیں ہیں کہ طلب کریں اور ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہ عطیات تیرے رب پر اس وعدے کے سبب سے ہے جسے مومنین نے دعا میں مانگ لیا ہے خازن) دعائے مومنین یا التماس ملائکہ مراد ہے کہ کہیں گے ربنا وادخلہم جنات عدن التی وعدتہم اے رب اپنے خاکی بندوں کو

اُن باغوں میں داخل کر سکا تو نے اُنسے وعدہ کیا مسئلہ دعا ہمیشہ و کثرت کرنا چاہیئے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَيَقُولُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ

اور جسدن جمع کریگا اونکو اور جسے کہ پوجتے ہیں سوائے اللہ کے تو کہیگا کیا تمنے بہکایا میرے ان بندونکو یا وہ خود بہکے گمراہ ہو

اس دن حضرت واحد قہار تمام کفار اور اونکے معبودوں کو جمع کریگا جنکو خدا کے سوا پوجتے تھے اور ارشاد فرمائیگا کیا تم نے میرے بندوں کو بہکا دیا یا وہ خود راہ سے بہک گئے **ابن کثیر** قیامت میں اُنسے یہ سوال ہوگا جو طو عاً و کرہاً پوجے گئے جیسا کہ حضرت عیسیٰ کا سوال جواب خود بیان فرمایا ہے۔ یہ سب عرض کرینگے۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ

بولے تو پاک ہے نہ تھا سزاوار ہمکو کہ ہم بنالیں تیرے سوا حمایتی لیکن نفع دیا تو نے اونکو اور

اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا

اونکے باپ دادوں کو یہانتک کہ بھول گئے ذکر اور وہ تھے قوم ہلاک ہونے والی

بولے اے واحد مطلق بیدہ ملکوت تو منزہ اور پاک ہے ہماری مجال کہ ہم تیرے سوا کسی اور کو مولیٰ بنالیں اور نہ کسی اور کی یہ قوت تھی جب ہمکو دوسرے کی پرستش روا نہ تھی تو خود معبود بن بیٹھنا کیونکر ہو سکتا ہے ہم بالکل بری ہیں اور بیزار ہیں) بات یہ ہے کہ حضور ہی نے انکو اور اونکے باپ داداکو دنیا میں زندہ رکھا فائدے دیئے یہانتک کہ کمال غفلت سے نصیحت بھول گئے اور تھے قوم تباہ کار۔

فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا

تحقیق جھٹلایا اس میں کہ تم کہتے تھے پس نہ قوت رکھوگے پھیرنے کی اور نہ مدد کی اور جو ظلم کرے تم میں سے چکھا وینگے ہم اسے عذاب بڑا

البتہ تمہارے معبودوں نے اوسے جھٹلایا جو تم کہتے تھے کہ وہ ہمارے شفیع حامی کارساز مشکلکشا ہیں۔ پس تم نہ پھیر سکتے ہو عذاب اور نہ پاسکتے ہو مدد اور جو تم میں سے ظلم یعنے کفر یا حد شرعی سے تجاوز کرے اُسے ہم بڑا عذاب چکھائینگے۔ **من یظلم** عام ہے ہر ظالم مستحق عذاب ہے پس وہ جنکی پرستش کی جاتی ہے اور وہ اسکے باعث یا اوس سے راضی ہیں ظالم اور سزاوار عذاب ہیں اور جو بری تھے اور جبراً انکی پرستش ہوئی تھی نہیں کچھ عوض

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۗ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ

اور نہیں بھیجے تجھسے پہلے رسول مگر وہ کہ البتہ کھاتے تھے کھانا اور چلتے بازاروں میں اور بنایا ایک کو تم سے

لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۗ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ؏ ۱

واسطے دوسرے کے آزمایش کیا صبر کرتے ہو تم اور ہے رب تیرا دیکھنے والا

اور ہم نے آپسے پہلے رسول نہیں بھیجے مگر وہ سب کھانا کھاتے تھے بازاروں میں چلتے تھے معاملات کے لیے اور ہم نے تم سے ایک کو دوسرے کے لیے امتحان بنا دیا کہ تم صابر و ثابت قدم رہتے ہو یا نہ اور پروردگار عالم بصیر و دانا ہے یہ جواب ہے اعتراض کفار کا کہ تم آپ ہی پر کیا اعتراض کرتے ہو سب پیغمبر اسی شان و عنوان پر تھے تمہاری آزمایش ہوتی ہے اور ہم سب دیکھتے ہیں اور جانتے ہیں

پارۂ نوزدہم | وقال الذین | سورۂ فرقان

تمہید کفار کے اگلے اعتراضونکو ذکر کرکے اب اور دوسرے قول انکے نقل کیے کہ کبھی مخلوق کو خدا بناتے ہین کبھی پیغمبر کو ساحر کاذب مفتری ٹھہراتے ہین۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا

اور کہا انھون نے جو امید نہین رکھتے ہمارے ملاقات کی کیون نہ اتارے گئے ہمپر فرشتے یا دیکھتے ہم رب کو اپنے تحقیق بڑائی کی اونھون

نہین رکھتے بولے کیون نہین اور پیغمبر کی ضرورت ہی کیا ہے	فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ۝ جانون مین اپنی اور سر اٹھایا سر اوٹھانا بڑا	جو لوگ ہمارے ملنے کی امید ہمپر فرشتے اترتے آدھم خالی

یا کیون نہ ہم اپنے رب کو آنکھون سے دیکھ لین تو توسط رسالت کا جھگڑا ہی اٹھ جائے البتہ انھون نے اپنی ذاتون مین استکبار اور سخت سرکشی کی۔

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ وَقَدِمْنَآ

اور جب دیکھینگے فرشتون کو نہین خوشخبری اسدن مجرمون کو اور کہینگے رکنا ہی روکا گیا اور آگئے ہم

حرام محاورہ عرب مین پیش آنے پر کہتے ہین	اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ طرف اوسکے کہ کیا تھا کوئی کام پس کردیا ہمنے اسے خاک پراگندہ	حجر ممنوع و مسدود کسی بلا اور امر ناگوار کے

حجرا محجورا جیسے ہماری زبان مین کہتے ہین دور دور ہبا کہا مجاہد نے وہ ذرے جو آفتاب کی چمک سے روزن مین نظر آئین اور ہاتھ سے چھوؤ تو کچھ معلوم نہ ہو کہا ابن عباس نے خاک کے ریزے جو ہوا مین اوڑین یعنے جسدن یہ منکر متکبر ہمارے ملائکۂ عذاب دیکھینگے انکو اسدن کوئی بشارت نہین اور فرشتے کہین گے تمپر بشارت حرام ہے حرام کی گئی اور ہم انکے اعمال پر متوجہ ہون گے تو اسے ذرات وہمی اور گرد منتشر کر ڈالین گے یعنے باطل و نابود ہو جائین گے معالم کہا ابن عباس نے کہ حرام ہوا تمپر جنت اور حرام کی گئی ہے مگر اسپر جو کہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا مجاہد نے جب کفار قبرون سے نکلین گے تو فرشتے یہ وعید شدید سنائین گے۔ اور کہا بعض نے کہ کفار فرشتون سے کہین گے اسلیے کہ جب عرب پر کوئی بلا آتی ہے تو کہتے ہین حجرا محجورا۔

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ۝

صاحب جنت اسدن اچھے ٹھکانے مین ہین اور اچھی خوابگاہ مین

مقیل جائے قیلولہ اور قیلولہ دن کے سونے کو کہتے ہین خازن کہا ابن مسعود نے کہ جنتی جنت مین دوپہر سے پہلے داخل ہو جائین گے گو وہان سونے کی ضرورت نہین مگر باعتبار سکون و استراحت فرمایا کہ جنت خوابگاہ ہے

یعنے اہل جنت اُسدن اچھے ٹھکانے مین ہون گے اور اچھی استراحت و خواب گاہ مین ہون گے ۔

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيلًا ۝ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ٱلْحَقُّ

اور جسدن پھاڑیگا آسمان غمام کو اور اُتریں فرشتے اُترنا ملک اُسدن حق لطور پر

لِلرَّحْمٰنِ ۝ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا

رحمان کے لیے ہوا اور ہے دن کافروں پر تنگ

جسدن آسمان پھٹ پائیگا اور غمام اُتریگا اور فرشتے صف بصف کیے بعد دیگرے اتریں گے

پہلے آسمان اول کے پھر آسمان دوم کے اسی طرح باقی اُسدن بادشاہت حقانی ہے اللہ حضرت رحمان کے لیے ہے
وہ دن کافروں پر نہایت سخت ہوگا طول پچاس ہزار برس کا آفتاب کی حرارت پیاس خوف اور
معائنہ نار جہنم الامان الامان اسرائیل کا سایہ تھا اور ملائکہ
برابر اسی مین ... نوبت بنوبت اترنا

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا

اُسدن کاٹیگا ظالم اپنے دونوں ہاتھ کہیگا کاشکے اختیار کی ہوتی مین نے ساتھ رسول کے راہ

یعنے منکر عاصی کافر ظالم کمال حسرت و افسوس سے دونوں ہاتھ کاٹیگا اور کہیگا کاشکے مین رسول کی
راہ پر ہوتا

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ ؕ وَ

واویلا کاشکے مین نہ بناتا فلان کو دوست البتہ بہکا دیا مجھے ذکر سے بعد اسکے کہ آیا میرے پاس اور

كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا

ہے شیطان واسطے انسان کے رسوا کرنے والا

میری خرابی ہو مین نے کاشکے فلان کو دوست نہ بنایا ہوتا اور

تحقیق کہ اُسنے مجھے یاد اور نصیحت سے بہکا دیا اور کب جبکہ نصیحت میرے پاس آگئی اور شیطان انسان کا رسوا کرنیوالا
مہلک ہے فلان سے مراد وہ لوگ کی محبت یا اغوا سے گمراہ ہوا شیطان ہو یا انسان ہو ف قیامت مین
انسان ہر امام کی اتباع پر افسوس کریگا مگر امام برحق محمد رسول اللہ کی اتباع پر اور ہر شخص اور ہر چیز کی محبت پر
نفرین کریگا مگر رسول اللہ اور آپ کے اصحاب و اتباع کی محبت پر کہ یہ موجب رضا و نجات ہے مسئلہ
ہر مغوی کی صحبت ترک کرنا واجب ہے مسئلہ اشارۃ النص سے ظاہر ہے کہ صحبت بد خصوصًا ایسے شخص
کی صحبت جو اغوا کرے ترک کرنا ضرور ہے ۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا

اور کہیگا رسول اے رب بیشک میری قوم نے بنایا اس قرآن کو مہجور

اور محمد رسول اللہ نے (قیامت میں شکایۃً) عرض کی اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تھا
ف یہ ایک عجیب اور خاص امر ہے کہ حضور رحمۃ للعالمین جو سراپا رحمت و مہربان زبان سفارش ہیں قیامت میں تارکان قرآن کی شکایت فرمائیں گے حالانکہ آپ کسی گناہ کی شکایت منقول نہیں اور غالباً سبب اسکا خدمت منصبی کا انجام دینا ہے حضور تمام عالم کے پیغمبر ہیں آپ کو لازم ہے کہ تمام امت کی اطاعت و سرکشی جو کچھ ہو حضور رب العالمین میں پیش کریں مگر یہ عرض ...طور پر ہو سکتا ہے یا بامید انعام ... یہ اہل طاعت کیلئے ہے یا بامید عفو و ترحم خداوندی یہ اہل معاصی کے لیے ہے ... منصب نبوت کی حالت یہ ہو حضور جو چاہیں کریں مختار ہیں یہ اہل ... کے لیے ہے اسلیے کہ انکی نسبت نہ اذن ہی دیا گیا سفارش اور نہ ہی کیونکہ اعزاز شان قرآن منصب نبوت ہے اگر ان نالائقوں کو بھی جبروت جلال و شان عقاب و انتقام نہ دکھایا تو کیسے نذیر ہوتا آپکا یہ وصف ہے **الرسول** لام عہدی یعنی ہمارے حضور **قومی** تمام امت یعنے آپکے وجود با وجود سے قیامت تک جتنے آدمی ہیں امت دعوت ہوں یا امت اجابت ... یعنے ترک اور یہ ترک کئی طور پر ہے ترک تصدیق یہ کفر ہے ترک عمل بہ تعمد و کثرت فسق ہے ترک عمل گاہ گاہ ندامت کے ساتھ ... عجز بشریت و خطائے عبودیت ہے ترک ادب و کمال یعنی علما کو تدبیر و تامل و نظر کا ترک کر دینا عارفوں کو انوار برکات و اسرار ذات و صفات سے غفلت مگر مراد شکایت سے ترک اول ہے یا بعض صور ترک دوم **مشکوٰۃ** مَا مِنْ اِمْرِءٍ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ یَنْسَاہُ اِلَّا لَقِیَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَجْذَمَ (ابوداؤد) جو آدمی قرآن پڑھکر اوسے بھلا دے وہ قیامت میں اللہ سے مجذوم ملے گا مگر یہ نسیان اس شکایت اور وعید میں داخل نہیں اسلیے کہ اسمین کلمہ **ثُمَّ** وارد ہے یعنی خود شرارت و تمرد سے چھوڑا اور وہاں بھول جانا ہے جو قلت تلاوت یا کثرت مشاغل یا سوء حافظہ سے ہوتا ہے اور مراد مجذوم سے منقطع حجت ہے یعنی اوسے اس نعمت سے محرومی کے لیے کوئی دلیل و عذر نہ ہوگا **بہرحال** اہتمام شان قرآن اور اوسکی تلاوت اور اوس پر عمل اور نظر و فکر اہم ضروریات دین سے ہے جیسا کہ خود حضور نے فرمایا میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں ایک اپنی آل اور دوسرا قرآن اگر انسے متمسک رہو گے میرے بعد گمراہ نہ ہو گے **اور بیشک** جو بلا ہم پر آئی اور آئے یہ سب قرآن ہی کے ترک سے ہے اللہ تعالیٰ توفیق عمل بالقرآن عطا فرمائے

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ۝

اور ایسا ہی بنائے ہم نے ہر نبی کے لیے دشمن [illegible]

[illegible]

اور اُنکے دشمن ہلاک و تباہ ہوے آپ بھی مطمئن رہیے اور اُن بدخواہون کی بدحالی کا تماشا دیکھیے اور آپ کا رب کافی ہے راہ راست بتانے اور مدد پہونچانے والا ۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً ۚ كَذَٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ

اور کہا کافرون نے کیون نہ اُتارا گیا آپ پر قرآن سب ایک بار ایسے ہی تاکہ ہم ثابت رکھین ساتھ اسکے

فُؤَادَكَ ۖ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا

دل تیرا اور پڑھا ہمنے اُسے ٹھیر ٹھیر کر اور نہین لاتے تیرے پاس کوئی مثل مگر لاتے ہم تیرے پاس ساتھ حق کے اور اچھی تفسیر کے

اور کفار نے کہا آپ پر قرآن دفعۃً واحدۃً کیون نہ اُترا جس طرح توریت اُتری تھی ارشاد ہوا کہ اسمین مصلحت ہے تاکہ ہم آپکا دل مطمئن و متحمل کردین اس قرآن سے اور اُسے ہم پڑھتے ہین تھم تھم کر اسلیے کہ اگر ایکبار اُترتا تو کافی فہم پورا استفادہ نہو سکتا جیساکہ تدریج و ترتیل مین ہوا اور یہ منکر کوئی مثال آپکے پاس نہین لاتے گر ہم اُس سے عمدہ بیان کردیتے ہین گو ایکبار نازل ہونے مین فائدے سہی مگر نہ اسقدر جو تدریج مین ہین جملہ مطاعن و شبہات کا جواب ہر ضرورت کا حل قرآن مین نہایت عمدہ طور پر ہے دوسرے بیانون سے بامید نفع مزید تعلق اور قرآن سے محرومی سخت بدنصیبی ہے **نکتہ** اسی بنا پر حضرات مشایخ نے افادے اور افاضے مین تدریج اختیار فرمائی کہ نسبت مستحکم اور ظرف عالی قلب متحمل بلکہ راسخ ہو اور علما کی تعلیم سبقاً سبقاً ہوتی ہے ۔

الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا

جو جمع کیے جائینگے اپنے منھہ پر طرف دوزخ کے یہ بدتر ہین مکان مین اور گمراہ زیادہ ہین راہ مین

یعنے ایسے منکر جو بروز حشر دوزخ کی طرف منھہ کے بھل اُلٹے چلائے جائینگے سرکش اس فروتنی سے میدان مین آئینگے یہ نہایت بُرے ہین مرتبے مین اور بہت بہکے ہوے ہین راہ مین **بخاری** مین ہے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور سے سوال کیا کہ کافر کیونکر منھہ کے بھل حشر مین حاضر کیے جائینگے فرمایا جس نے پانون سے دنیا مین چلایا وہ منھہ کے بھل چلانے پر کیا قادر نہین ہے **مسئلہ** اشارۃ النص سے ظاہر ہے کہ جو قوتین جن اعضا مین دی گئین ہین یہ اُنمین مستعار ہین اللہ تعالی قادر ہے کہ آنکھ سے سماعت اور کان سے بینائی کا کام لے اور اسی طرح تمام اعضا **قیاس** ہے کہ تمام تاثیرات جو اشیا مین ہین مستعار ہین مثلاً نور شمس و ظلمت لیل ممکن ہے کہ سلب ہو جائے اور ممکن ہے اسکے برعکس ہو پس یہ رد شدید ہے اُن فطرت پرستو نیچریون پر جو سمجھے ہین کہ خلاف نظم معینہ کچھ نہین ہو سکتا اور اپنے اسی زعم باطل پر اکثر عجائبات صنعت الٰہی اور معجزات انبیا کی تاویلین کرلین ہین ۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيرًا

اور بتحقیق دی ہمنے موسی کو کتاب اور بنایا ہمنے ساتھ اُسکے اُسکے بھائی ہارون کو وزیر

اور ہمنے موسیٰ کو کتاب توریت عطا کی اور اُنکے ہمراہ اُنکے بھائی ہارون کو وزیر بنایا خ یعنی مددگار و مشیر و معین

فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا

پھر کہا ہمنے جاؤ تم دونوں طرف اُس قوم کے جسنے جھٹلایا آیتون کو ہماری پھر ہلاک کیا ہمنے اُنکو پورا ہلاک کرنا

مراد قوم سے فرعون والے ہیں جو اللہ کا ایمان نہ لاتے اور ہلاک سے عذاب غرق مراد ہے۔

وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً ۖ وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا

اور قوم نوح کو جبکہ جھٹلایا رسولون کو ڈبو دیا ہمنے اُنکو اور بنایا اُنکو آدمیون کے لیے نشانی اور مہیا کیا ہمنے واسطے ظالمون کے عذاب دردناک

اور غرق کردیا ہمنے نوح کی قوم کو جب پیغمبرون کی تکذیب کرنے لگی اور اُن کو آدمیون کے لیے نشانی اور عبرت بنادیا انکا حال دیکھیں اور تاریخ زمانہ پڑھیں اور تصور کریں ایسی ہی بلائیں آئی ہوئی تصور کریں اور سب ظالمون کے لیے نہایت دردناک عذاب موجود کر رکھا ہے ف قوم مفعول ہے اغرقنا کا بشرط تفسیر

محذوف ہوا اسکا ضمیر اُسکے قائم مقام ہوا ویسے ہی ویسی مفعول آتے ہین۔

وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا

اور عاد کو اور ثمود کو اور اصحاب رس کو اور لوگونکو درمیان اس مدت کے بہت

یعنے ہلاک کیا عاد اور ثمود کو اور اصحاب رس یعنے قوم شعیب کو اور اُنکے علاوہ بہت لوگ عذاب مین ہلاک ہوئے رس نام ہو ایک کنوئین کا خازن کہا وہب نے یہ لوگ صاحب مواشی تھے کنوئین کے گرداگرد آباد تھے بت پوجتے اللہ نے انپر حضرت شعیب کو پیغمبر کیا آپنے بہت کچھ سمجھایا نہ سمجھے تو ایکدن اپنی ضرورتون سے کنوئین کے گرد تھے ناگاہ کنوان دھنس گیا اور سب کے سب زمین مین سما گئے اور اُنکے گھر اور جانور وغیرہ کوئی نہ بچا۔ اور کہا گیا یہ ایک کنوان تھا میدان یمامہ مین اس قوم نے اپنے پیغمبر کو قتل کیا اور ہلاک کیے گئے۔ کہا سعید بن جبیر نے یہ قوم ہی حنظلہ بن صفوان کی جو پیغمبر تھے قوم نے ان کو شہید کیا اور خود معذب ہوئے اور کہا گیا رس انطاکیہ مین تھا اُنھون نے حبیب نجار کو قتل کیا جنکا قصہ سورۂ یونس مین آئیگا۔ اور کہا گیا یہ اصحاب اخدود ہین جنکا ذکر سورۂ بروج مین آئیگا اور مراد رس اخدود یعنے خندق ہے۔

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ ۖ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا

اور ہر ایک بیان کین ہمنے اُسکے لیے مثالین اور سبکو ہلاک کر ڈالا ہمنے ہلاک کرنا

اور ہمنے ہر گروہ کے لیے امثال بیان کیے اور اُنکے نظائر قائم کیے کہ متنبہ ہون اور سب کو بعد انذار در تفہیم بالکل نیست و نابود کردیا معالم تبرنا سے مراد کسرنا یعنے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا نہ دنیا مین مامون نہ آخرت مین محفوظ و مغفور۔

وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا

اور تحقیق آئے ایسی بستی پر کہ برسایا گئے مینھ عذاب کا کیا نہ تھے کہ دیکھتے اُسے

اہل مکان بستیوں عذاب کا مینھ	بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا	بیشک وہ یعنے گزرے ہین شہر
	بلکہ تھے نہین امید رکھتے جی اُٹھنے کی	

(یعنے [illegible] کیا اُسے نہین [illegible] یقین ہی نہین رکھتے یعنے اُنکی [illegible]

[illegible]

وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَھٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۔ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا

اور جبکہ دیکھتے ہین تجھے نہین ٹھیرا کرتے تجھے مگر ٹھٹھا کیا یہی ہے وہ جسکو بھیجا اللہ نے رسول تحقیق قریب تھا کہ بہکا دے ہمکو

عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۭ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا

معبودون سے ہمارے اگر نہ صبر کرتے ہم اُسپر اور اب جان لینگے جس وقت دیکھینگے عذاب کو کون زیادہ بہکا ہوا ہے راہ

جب آپکو دیکھتے ہین تمسخر و دل لگی بنا لیتے ہین [illegible] نے پیغمبر کرکے بھیجا ہے یہ تو ہمکو ہمارے معبودون سے بہکا چکا تھا اگر ہم [illegible] عذاب دیکھین گے جان لین گے کہ کون گمراہ تھا عذاب سے مراد [illegible] عذاب جہنم

[illegible]

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ ۭ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا

کیا دیکھا تو نے جسنے بنا لیا اپنے معبود کو خواہش اپنی کیا پس تو ہوگا اسپر وکیل

آپ بتایئے جسنے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہو تو کیا آپ اسکے [illegible] ہوا سے مراد یہ ہے کہ جسپر دلیل و حجت صرف تقلید آبا و رسم و رواج و دل کی خوشی سے معبود بنالیا [illegible] بدون دلائل شرعی و ہدایت نبوی اپنی راے اور اپنی رسم اور خوشی سے جو بات ٹھہرالی [illegible] مشرک ایک پتھر کو پوجتے جب دوسرا اُس سے خوشنما نظر آتا تاج معبودیت [illegible] رکھتے

اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۭ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ

کیا آپ جانتے ہین کہ اکثر اُنکے سنتے ہین یا جانتے ہین نہین وہ مگر مثل چارپایون کے ہین

[illegible] سنتے یا جانتے [illegible]	بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا	یعنے کیا آپ یہ سمجھتے ہین ہین نہین وہ مگر مثل
	بلکہ وہ زیادہ کھوئے ہین راہ سے	

[illegible]

أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ۝

کیا تو دیکھا طرف اپنے رب کی کیونکر بڑھایا سایہ اور اگر چاہتا البتہ بناتا اُسے ٹھہرا ہوا پھر بنایا ہمنے آفتاب کو اُسپر دلیل

ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ۝

پھر سمیٹ لیا ہمنے اُسکو اپنی طرف سمیٹنا آسان

کیا آپ نہیں دیکھتے کہ آپکے پروردگار نے سایہ کیونکر بڑھایا اور اگر اللہ چاہتا اُسے ساکن و قائم رکھتا پھر آفتاب کو اُسپر دلیل بنایا پھر ہمنے سایہ کو آسان آسان آہستہ آہستہ زوال اور معدوم کر دیا سایہ سے مقصود یہ ہر کہ بالکل معدوم ہو جاتا ہو رویت سے مراد فہم و تعقل تا کہ عام ہو سکے رویت دل و رویت چشم کو ظل زمین پر ایک کیفیت ہو جو نور و ظلمت میں اور یہ کیفیت بیحد لطیف ہو اور نور نظر کو اور دماغ کو شوش کر دیتی اسی لیے وصف راحت میں ظل ممدود فرمایا دلیل اسلیے کہ سایہ کا انعکاس نور سے متعلق ہو لہذا آفتاب دلیل سایہ ہو جیسے ہی سایہ معرفت دلیل آفتاب ہو احوال اور اوقات سایے سے پہچانے جاتے ہیں نکتہ اس مثال میں اشارہ ہو کہ تمام عالم کی ربوبیت و تخلیق اور تصرف سے آفتاب قدرت سے وہی نسبت رکھتی ہو جو کیفیت سایہ کو شمس سے ہو اور یہ کہ مصنوع دلیل صانع ہو شکستہ ممکن ہو کہ ظل قبض ربوبیت و نور انشائی الوہیت سے کنایہ ہو اور سکون قبض و حبس سے اور مد و قصر استعداد قلوب و صلاحیت محل سے یعنی یہ تمام جوش خروش ذوق شوق صنائع حرکت وغیرہ سامان ازل سے ہیں نہ چاہتا کچھ نہ ہوتا مسئلہ آیت اشارہ ہو کہ اقتضاے طبع کوئی شے نہیں ہر امر تخلیق باری تعالیٰ ہو ورنہ سایے کو جو تابع شمس کا ہو بدون سکون شمس ساکن فرماتا

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ۝

اور وہی ہے جسنے بنائی واسطے تمھارے رات پردہ اور نیند آرام اور بنایا دن کو چلنا پھرنا

وہی ذات ہو جسنے رات کو پردہ دار اور نیند کو موجب راحت و قرار بنایا اور دن وقت انتشار و تحصیل معاش قرار دیا

وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ۝

اور وہی ہو جسنے بھیجیں ہوائیں کہ خوشخبری دیں سامنے اُسکی رحمت کے اور اُتارا ہمنے آسمان سے پانی پاک

اوسی نے بھیجیں ہوائیں اوسکی رحمت کے آگے آگے خوشخبریاں دیتی ہیں اور اوتارا آسمان سے پانی خوب پاک کرنیوالا رحمتہ باران (جلالین) طہور صیغہ مبالغہ اسلیے کہ نجاست حقیقی اور حکمی دونوں دور کر دیتا ہو بخلاف دوسری چیزوں کے کہ اُن سے صرف حقیقی نجاست دور ہوتی ہے جیسے سرکہ۔ گلاب یا دوسرے عرق تفصیل اسکی فقہ میں ہو پھر طہور صفت ہو پانی کی نزول آسمانی سے متعلق ہے ورنہ سوای آب باران کے اور پانی طہور نہ ہوتا حالانکہ ہر ایسا پانی جسمیں نجاست ملی نہو یا کوئی شے طاہر اجزا اوسپر غالب آ گئے ہو مستعمل ہو مطہر ہے

لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ۝ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ

تاکہ زندہ کرین ہم اُس سے شہر مردہ کو اور سیراب کرین ہم اُس سے اونکو کہ بنائے ہمنے جانور اور آدمی بہت اور تحقیق پھیرا ہمنے

بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝

اون مین کہ سوچین سو انکار کیا اکثر آدمیون نے مگر ناشکری کرنا

تاکہ ہم اس سے زمین خشک کو شاداب کرین اور آدمیون اور جانورون کو جو پیدا کیے ہین سیراب کرین اور یہ پانی آدمیون اور جانورون اور درختون مین ہمنے تقسیم کیا ہی تاکہ ہماری نعمتین یاد کرین یا ان نعمتون کو مختلف عبارتون مین بیان کیا ہے کہ سوچین مگر اکثر آدمی سوائے کفر کے شکر و ذکر سے انکار کرتے ہین۔

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ۝ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۝

اور اگر ہم چاہتے البتہ مبعوث کرتے ہر بستی مین ایک ڈرانیوالا پس اطاعت کیجیے کافرون کی اور جہاد کیجیے اونپر ساتھ قرآن کے بڑا جہاد

اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی پر ایک ڈرانے والا علیحدہ مقرر کرتے جس طرح اگلے زمانے مین تھا کہ بستی بستی قوم قوم کے پیغمبر الگ تھے مگر ایسا نہین صرف آپ ہی کو تمام عالم کا پیغمبر کیا پس آپ باین عز و فضل و قوت و کرامت کہ جو کام ہزارون آدمی سے ہو سکتا تھا آپ تنہا اُسکے قابل و متحمل قرار دیے گئے کفار ناہنجار کی اطاعت نہ کرین اور اُنپر قرآن کے دلائل و مصالح سے نہایت سخت جہاد کرین

ف ۱ آیت مین اشارہ ہے کہ آپ تمام عالم کے پیغمبر ہین اس لیے کہ (الکافرین) عام ہے اور جب ہر مقام پر پیغمبر نہین اور آپ پر پند و نصائح عموماً واجب تو ضرور ہے کہ آپ کل عالم کے پیغمبر ہون ۲ آپ کی قوت رسالت جماعت انبیا سے مساوی یا بڑھی ہوئی تھی ورنہ جو کام ایک جماعت کا تھا ایک نفس واحد پر محمول نہ ہوتا ۳ ترک نصیحت و اعلائے کلمۃ الحق مین کفار کی مراعات و اطاعت حرام ہے ۴ اعلان قرآن و امر بالمعروف و نہی عن المنکر مین غایت سعی و جہاد واجب۔

وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ

اور وہی ہے جسنے ملا کر بہائے دو دریا یہ شیرین خوشگوار ہے اور یہ نمکین تلخ اور کر دیا

بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝

اون مین پردہ رکا اور روکا ہوا

وہی ہے وہ ذات جسنے دو دریا جاری کیے ایک شیرین خوشگوار پیاس بجھانے والا ہے اور دوسرا کھاری ناخوش ہی دونون کے درمیان مین پردہ ہے جس سے ہر قسم کا پانی الگ رکا اور روکا ہوا ہے نہ ادس مین مل سکتا ہے نہ وہ اِسپر آ سکتا ہے کبیر مراد آب شیرین سے چھوٹے دریا اور آب تلخ سے دریاے شور ایک دوسرے سے نہین ملتا ابن کثیر دریاے شور اسی لیے بنایا گرچہ بوسے ہوا

فسادهم دیها اور ذی سعح مرز جائین سمندر مین مد وزجر بھی ہوتا ہے یعنے پانی بڑھتا ہے پھر خود بخود گھٹ جاتا ہے اور باین ہمہ ایک پانی دوسرے سے مل نہین سکتا اور مانع زمین کی ربوست ہی جوایک کو دوسرے پر جانے نہین دیتی **ف** ممکن ہی کہ مانع سکون ہو بحر قلزم کا جو اُسے جریان وخلط سے مانع ہے اور یہ سکون حکم الٰہی ہے اور ممکن ہی کہ دو دریاؤن سے وہ مقام مراد ہون جہان سمندر سے دوسرے دریا سے شیرین ہین جیسا کہ بصرے کے پاس سمندر دجلے سے ملا ہوا ہی اور دونون کی موجین اور دھارین الگ الگ نظر آتی ہین ادھر پانی شیرین اور ادھر تلخ یا یہ کہ زمین کے تلے پانی ہے کہین تلخ مین شیرین اور یہ بیان ہے کمال قدرت ونہایت احسان کا -

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا

اور وہی ہے وہ جسنے بنایا پانی سے آدمی پس بنایا اُسے نسب اور سسرال اور ہے رب تیرا قادر

معالم النسب وہ قرابت جس سے نکاح حرام ہو صہر سسرال جہان نکاح حلال ہو یعنے اللہ وہ ذات پاک ہے جسنے نطفے سے آدمی پیدا کیا پھر اُسے صاحب نسب اور صاحب صہر بنایا اور تیرا رب قادر مطلق ہی جو چاہے کرے

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ

اور پوجتے ہین کہ سواے اللہ کے جو نہ فائدہ دے اونکو اور نہ ضرر دے اونکو اور ہی کافر

ہماری تو یہ عنایت کہ عدم سے وجود مین لائین اور پوجتے ہین سواے خدا کے

عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا

اپنے رب پر پیٹھ دینے والا

اُسے جو اونکو فائدہ دے اور نہ ضرر دے اور کافر اپنے رب کی طرف سے پیٹھ پھیرے ہے -

ہمنے اے نبی کریم آپ کو نہین بھیجا مگر اس لیے کہ بشارت سنائین اور ڈرائین -

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

اور نہین بھیجا ہمنے تجھے مگر بشارت دینے والا اور ڈرانیوالا

قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا

کہدے تجھے نہین مانگتا مین تمسے اسپر کوئی مزدوری مگر جو چاہے کہ اختیار کرے طرف اپنے رب کے راہ

آپ کہدیجیے مین تمسے اس ہدایت پر کوئی اجرت نہین مانگتا مگر یہ ہے کہ جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ اختیار کرلے

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا

اور بھروسا کر اُس حی پر جو نہین مرتا اور تسبیح کر اُسکے حمد کی اور کافی ہے وہ گناہ پر اپنے بندون کے خبردار ہو کر

اور آپ توکل کیجیے حی لا یموت پر اور اُسکے حمد کی تسبیح کیجیے اور وہ اپنے بندونکے گناہ کا خبردار کافی ہے اونکی جزا وسزا پوری دے سکتا ہے **ف** آیت اول مین اشارہ تھا کہ واعظ وعالم ناصح کو اجر لینا نہ چاہیے اور اس آیت مین

وعدہ ہو کر توکل کرین اللہ ان کا کفیل ہوگا۔

الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ

جسنے بنائے آسمان اور زمین اور جو انکے بیچ ہے چھ دنون مین پھر مسلط ہوا عرش پر

الرَّحْمَٰنُ فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا

رحمن ہے پس پوچھ اسکا اسکے خبیر سے

وہ ذات جسنے آسمان و زمین اور جو کچھ انکے بیچ ہے سب بنائے چھ دن مین پھر خود عرش پر مسلط ہو رحمن ہے تو اس امر کو خبیر سے دریافت کر۔ خبیر اسکی تین تاویلین ہین ملاً خبیر دانا واقف کار یعنے اس قصے کی توضیح و تفصیل یا تصدیق اہل علم سے کر ۲۔ خبیر بمعنی ذات علیم و قدیر یعنے اسکا علم اللہ سے طلب کر ۳۔ ممکن ہی کہ خبیر اشارہ ہو ذات مقدس نبوی سے کہ اے انسان تو ملأ اعلی کی باتین خصوصاً مسئلہ استواء علے العرش نہین سمجھ سکتا ہمارے پیغمبر سراپا علم و خبر سے پوچھ تفصیل استوا صفحہ (۶۲) جلد دوم مین گزر گئی **ف** اسمین اشارہ ہے کہ علوم آسمانی در قالب حقانی دریافت کرتے رہو۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَٰنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَٰنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا

اور جب کہا گیا انسے سجدہ کرو رحمن کا بولے اور کیا ہے رحمن کیا ہم سجدہ کرین جسکا تم حکم کرتے ہو ہمکو

وَزَادَهُمْ نُفُورًا

اور بڑھ گئے نفرت مین

قریش رحمن نہ جانتے تھے گو اللہ تعالی کو خالق قادر جانتے تھے لہذا ارشاد ہوتا ہے کہ جب انسے کہا جاتا ہے حضرت رحمن کا سجدہ کرو کہتے ہین رحمن کیا ہے کیا ہم اسکا سجدہ کرین جسکا آپ حکم دین اور نفرت و انکار مین بڑھ گئے اس آیت پر سجدہ ہے۔ ع ۲ السجدۃ

تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا وَهُوَ الَّذِي

مبارک ہے وہ جسنے بنائے آسمان مین برج اور بنایا اُس مین چراغ اور چاند روشن اور وہی وہ ہے جسنے

جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا

بنائی رات اور دن پیچھے آنیوالے اُسکے لیے کہ چاہے یہ کہ نصیحت مانے یا ارادہ کرے شکر گزاری کا

بروج کہا گیا تارے ہین بوجہ ظہور کے۔ کہا گیا منازل و مراتب نجوم جو بارہ ہین یا کنایہ ہی منازل نجوم معروف گمان کیا بعض نے کہ قرآن بعض مقامات کی تفسیر مین دوسرے علوم کا محتاج ہے یا اوسکے صحت و سقم سے مراد قرآنی پر کچھ اثر پڑسکتا ہی اور یہ صریح غلط ہی قرآن ان بیانات مین مجمل ہے اور ہر مجمل کی تفصیل ہم پر لازم نہین **خلفۃ** خواہ خلیفہ مراد ہی اس لیے کہ رات دن کے قائمقام اور دن رات کا جانشین ہوتا ہے اور کہا گیا بمعنے مخالف ہی یعنے جو رنگ و وصف و حکم رات کے ہین دن اُسکے خلاف ہی **یعنی** وہ ذات مبارک ہے جسنے آسمان مین برج اور آفتاب ماہتاب چمکتے ہوئے پیدا کیے اُسی نے رات اور دن باہم مختلف یا ایک دوسرے کا عوض بنایا یہ دلیل وصناعت کافی ہے۔

اُسے جو نصیحت قبول کرنا چاہے اور شکر کا قصد کرے ربط بعد ذکر بدایعات قدرت اپنے بندگان خاص کے اوصاف بیان فرماتے

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝

اور بندے رحمن کے وہ کہ چلتے ہین زمین پر باوقار و سہولت اور جب خطاب کرین اُنسے جاہل کہین سلام

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا

اور جو شب بسر کرتے ہین اپنے رب کے لیے ساجد و قائم اور وہ جو کہتے ہین اے رب ہمارے پھیر دے ہمسے

عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝

عذاب دوزخ کا بیشک عذاب اُسکا ہے لازم بیشک وہ بڑا قرارگاہ اور ٹھکانا ہے

ان آیتون مین اپنے نیک بندون کے اوصاف ذکر فرماتے ہین۔ یعنے رحمن کے بندے زمین پر وقار و سکون و تواضع سے چلا کرتے ہین۔ حقیر و سُبک و مستعجل و منکر و ایذا رسان و ظالم نہین کہ خود ہلاک ہون اور دوسرون کو مصیبت مین ڈالین (یہ صفت اول ہی) اور جب اونسے جاہل خطاب کرتے ہین اُلجھتے نہین بلکہ کہتے ہین سلامتی ہو یعنے اونکے ہر معاملے مین صلح و سلامت و فائدہ رسانی ہے (یہ صفت دوم ہی) اور وہ جو رات بسر کرتے ہین اپنے رب کے حضور مین بحالت قیام و سجود یعنے تہجد گزار ہین کمال خشوع و خضوع و فروتنی سے ساجد اور غایت ادب و عبودیت سے کمر بستہ و قائم (یہ صفت سوم ہی) اور جو کہتے ہین اے ہمارے رب ہمسے جہنم کا عذاب پھیر دے بیشک وہ عذاب لازم ہے۔ یعنے خائف و ترسان اور اوسکے عفو کے امیدوار رہتے ہین (یہ صفت چہارم ہی) مستقر سے کنایہ ہے ایک معین وقت تک کا عذاب جو عاصیون کو کے لیے ہے اور مقام سے دائمی عذاب جو کافرون کے لیے ہے یعنے دونون عذاب سخت ہین یہ فائدہ ہی تکرار کا

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ

اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہین نہین زیادتی کرتے اور نہ سست ہوتے ہین اور ہوتا ہے درمیان مین اسکے اعتدال اور جو نہین پکارتے

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ

ساتھ اللہ کے معبود دوسرا اور نہین قتل کرتے جان کو جسے حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور نہین زنا کرتے

اور وہ خرچ مین نہ اسراف کرتے ہین نہ بخل بلکہ درمیان کی راہ جو متوسط و معتدل ہی اختیار کرتے ہین (یہ صفت پنجم ہی) اور جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہین ملاتے (یہ صفت ششم ہی) اور کسی نفس کو جسے اللہ نے حرام کر دیا ناحق قتل نہین کرتے (یہ صفت ہفتم ہی) اور زنا نہین کرتے (یہ صفت ہشتم ہی) بخاری ابن مسعود نے حضور سے عرض کی کون گناہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا ہی فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا جسنے تجھے پیدا کیا عرض کی پھر فرمایا اپنے لڑکے کو مار ڈالنا کہ ساتھ کھائیگا عرض کی پھر فرمایا اپنے ہمسایہ کی بی بی سے زنا کرنا پھر یہ آیت لایدعون سے آخر تک اسکی مصدق نازل ہوئی

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا

اور جو کرے یہ ملیگا وبال سے دونا کیا جائیگا اُسکے لیے عذاب دن قیامت کے اور ہمیشہ رہیگا اُس مین ذلیل

اور جو یعنی مشرک و قتل ناحق و زنا کرے اُسے بڑے وبال سے سامنا ہوگا قیامت مین اُسپر دونا عذاب ہوگا اور کافر ہے تو ابد الآباد اور مومن ہے تو زمانہ دراز تک اُسی عذاب و نار مین ہمیشہ ذلیل خوار رہیگا **اثام** کہا ابن عباس نے جزاے اثم ۔ کہا مجاہد نے اثام دوزخ مین ایک وادی ہے اور حدیث مین ہے کہ غی اور اثام دو کنوئین ہین جنمین دوزخیون کا پیپ مجتمع ہے ۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَ

مگر جسنے توبہ کی اور ایمان لایا اور کیے کام نیک پس وہی ہین کہ بدل دین اللہ نے برائیان اُنکی اچھائیون سے اور

كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝

ہے اللہ غفور رحیم اور جسنے رجوع کی اور کین نیکیان پس وہ رجوع کرتا ہے طرف اللہ کے رجوع کرنا

مگر جسنے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کیے وہ لوگ ہین کہ اللہ تعالیٰ اُنکی برائیون کو نیکیون سے بدلدیگا اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے اور جس نے توبہ کی اور نیکیان کین وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے جو حق رجوع ہی یہ صفت نہم ہے **تاب** یہ عام ہے ہر عاصی توبہ سے پاک ہوسکتا ہے **امن** اگر کافر ہے تو ایمان واجب اور عاصی ہے تو ایمان سے تکرار و تاکید و دفع غفلت مراد ہے اسلیے کہ ہر گناہ ایک جز کفر پر ضرور شامل ہے اور وہ کفر انکار نہ ہو تو کفر یعنی ناشکری ضرور ہے **عمل** اس سے مراد یہ ہی کہ زمانہ آیندہ مین اچھے کام کرے اور اُس گناہ کا تا بامکان اعادہ نکرے **یبدل** تبدیل اسلیے کہ گناہ سے ندامت اور توبہ اور عزم ترک ایک بڑی نیکی ہی **بحث** یہ توبہ بعد قتل و زنا مذکور ہوئی زنا حق اللہ ہے اس سے توبہ مسلم مگر قتل حق العبد ہے اس مین کیا صورت ہوگی **جواب** اگر کافر ایمان لایا تو تمام حقوق مٹ گئے اور مومن تھا تو صرف حق العبد باقی رہا اور حق اللہ عفو ہوا اور امید ہے کہ اگر توبہ خالص ہے تو وہ خطے کی اللہ تعالیٰ مدعی سے معاف کرا دے ۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ

اور وہ کہ نہین گواہی دیتے جھوٹی اور جب گزرتے ہین لغو پر گزرتے ہین کریمانہ اور وہ جب نصیحت دیے جائین آیتون سے

اور وہ بندگان خدا جو یا مقام زور و محل معاصی

رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۝

اپنے رب کی نہ گرین اُسپر بہرے اور اندھے

جھوٹی گواہی نہین دیتے و جماعت فساق مین

حاضر و شریک نہین ہوتے (یہ صفت دہم ہے) اور جب امر لغو پر گزرتے ہین تو کریمانہ طور پر اُدھر نظر نہین ڈالتے یہ صفت یازدہم ہی) اور وہ لوگ جب نصیحت کیے جاتے ہین اور اللہ کی آیتین اُنکو سنائی جائین تو اُنکو بہرے

اُسے بگوش نہین سنتے بلکہ بگوش قبول سنتے ہین بچشم عبرت دیکھتے ہین دل نخوراک وجان امیدوار اُس طرف متوجہ رکھتے ہین یہ صفت دوازدہم ہے الغو بہامر بیفائدہ - اورکیل ویہ معاصی نکتہ لغو فنا ہونے والی لذتین وکرامت اذاونپر رغبت کرنا نہ اُنسے مکدر ہونا اسلیئے کہ یہ دونون امر توجہ خالص حضرت الوہیت سے روکتے ہین اور یہ التفات طالب شائق کو عبث ہے -

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝

اور جو کہتے ہین اے رب ہمارے بخش ہمکو ازواج سے ہمارے اور اولاد سے ہمارے ٹھنڈک آنکھون کی اور بنا ہمکو واسطے پرہیزگارون کے امام

جو کہتے ہین اے رب ہمارے ازواج و ذریات سے ہماری آنکھون کی ٹھنڈک عطا فرما یہ وصف سیزدہم ہے معالم یعنے یہ بھی مطیع ہون ف اسلیئے کہ مومن کا دل فاسقون کا فرسے خوش نہین ہوتا گو وہ صاحب مال وجمال والکمال ہو یا یہ کہ اُنکے اعمال حسنہ آخرت مین میسر ہے سلیئے مین ہون اور دنیا مین کفیل وموجب سرور ہین اور ہمکے متقیونکا امام بنا دے یہ صفت چہاردہم ہے یعنے ہمکے مرتبہ ولایت واجتہاد عطا کر یا منصب خلافت وقضا عنایت کرتا کہ دوسرے مومنین متقی ہمکے ثواب سے بھی مستفید ہون اور اُنکی اعانت وتعلیم وہدایت کا اجر ملے اور خود قرب وصدق وحضور کے قابل سمجھا جاوین یا میری اولاد یا شاگرد متقی ہون معالم کہا مجاہد نے کہ منقلب ہے یعنے متقیون سے ہمارے امام وسلطان ہون پس یہ دعا بحق رعایا وسلاطین ہے حاصل یہ چودہ وصف جو ان آیتون مین مذکور ہوئے اصل تصوف وسعادت ومدار تقوی وکرامت ہین اسی لیے فرمایا کہ ہماری آیتین سمجھ بوجھ کر سنتے ہین اور اُنکے فوائد مکنونہ اور اسرار مخفیہ سمجھتے ہین -

اُولٰٓئِكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَیُلَقَّوْنَ فِیْهَا تَحِیَّةً وَّسَلٰمًا ۝

وہ لوگ ہین کہ عوض دیے جاینگے بالاخانہ اسلیئے کہ صبر کیا اور پہونچایا جاینگے اُس مین دعا اور سلام

بعد ذکر صفات ذکر کیا کہ انھین	خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ ہمیشہ رہینگے اُس مین اچھا ہے قرارگاہ اور مقام	چہاردہ گانہ صفات والے

بندگان رحمن ہین جن کو جزا وعطا مین بہشت کے بالاخانے عنایت ہون گے یہ عوض ہے اوس صبر کا کہ دنیا مین مصائب یا اطاعت وترک لذائذ پر کیا اور اُس جنت مین اُنپر دعائین اور سلام (ملائکہ کے یا باہمی دوستون کی دعا وسلام بوقت ملاقات سنین گے) پہونچائے جائین گے اور برائے چندے نہین اُس مین ابد الاباد رہین گے اور جنت اچھی قرارگاہ ومقام ہے - کہا صاحب تفسیر کبیر نے (عباد الرحمن) بمنزلہ مبتدا ہے اور (یجزون الغرفۃ) بمنزلہ خبر غرفہ بالاخانہ - کہا گیا نام مقام ہے علو سے جنت مین یا اشارہ ہے مراتب علیا ومدارج اقصی سے ابن کثیر غرفہ ایک جنت ہو نہایت مرتفع -

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۝

کہدیجیے پروا کیا تمھاری میرا رب اگر نہ ہوتی پکار تمھاری پس بتحقیق جھٹلایا تمنے پس اب ہوگا لزوم

آپ کہدیجیے اگر تم اُسے نہ پکارو اور التجا نہ کرو کچھ تمھاری پروا ہمارے رب کو نہین ہے مگر جبکہ تم اوسے ہر مشکل مین پکارتے ہو اوسکا رزق کھاتے ہو اوسپر کتاب اور پیغمبر کو جھٹلایا تو اب الزام اور عذاب ضرور ہوگا یا یہ کہ تمھاری پرستش بندگی اور ذکر کے اعتبار سے ہے ورنہ مثل اور جانورون کے تمھاری بھی پروا نہ ہوتی مگر جبکہ تم نے بجاے سلام و تصدیق کے تکذیب کی تو لزوم عذاب ضرور ہے معالم دعا بمعنے عبادت و ایمان یعنے تمھاری قدر و منزلت بوجہ ایمان و عبادت ہے ورنہ کچھ پروا بھی نہ ہوتی کہ کہان ہلاک و تباہ ہوے اور تم نے تکذیب کی تو عذاب ہمارا لازم و چسپان ہوجائیگا۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَاءِ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | مکی ہے

شروع کرتا ہون نام سے اللہ رحمن مہربان کے

اسکا نام سورۂ شعرا ہوا اسلیے کہ آخر مین شعرا کا ذکر ہے یہ تمام سورت انبیا کے مختصر حالات و تعلیم توحید و نصائح و فضل آنحضرت مین ہے یہ مکہ مین نازل ہوئی مگر چار آیتین والشعراء سے آخر تک مکی نہین اس مین دو سو ستائیس یا چھبیس آیتین ہین۔

طٰسٓمّٓ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝

یہ آیتین ہین کتاب روشن کی شاید تو ہلاک کرڈالیگا جان اپنی یہ کہ نہین ہوجاتے مومن

طسم حروف مقطعات سے مراد اسکی اللہ جانے۔ یہ کتاب روشن کی آیتین ہین اے نبی کریم کیا آپ اپنی جان کو اس غم و غصے مین ہلاک کرینگے کہ کیون نہین یہ لوگ ایمان لاتے ھٰذا نہایت درجہ عبودیت ہے کہ مولیٰ بندے کی خدمت کی مدح کرے حضور کی کد و کاوش امت پر اس درجہ تھی کہ ارشاد ہوا بس بس کیا آپ کو ہلاک کیجیےگا پھر تسکین فرمایا

اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۝

اگر ہم چاہتے اُتارتے انپر آسمان سے کوئی نشانی پس ہوجاتین گردنین انکی اُسکے لیے جھکنے والے

اگر ہم چاہتے تو آسمان سے کوئی نشانی نازل کردیتے جسکی عظمت و ہیبت سے انکی گردنین جھک جاتین یہ تمام باتین بھول جاتے (اعناق) جمع عنق کنایہ ہے فروتنی و عجز و ندامت سے خاضعین مراد انسے رئیس و سرداران قوم۔

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْا

اور نہین آتا انکے پاس کوئی ذکر جانب رحمن سے نیا مگر ہوتے ہین اُس سے روگردان پس بتحقیق جھٹلایا

اُنکے پاس کوئی بیاذکر ... فَسَيَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ مین کا نہین آتا مگر وہ

اوس سے روگردان | پس آئی جاتی ہو اونکی پاس خبر اوسکی کہ تھے اوس سے تمسخر کرتے | ہوجاتے ہین پس

تحقیق جھٹلایا پس اب آئی جاتی ہے اُنکے پاس خبر اوس کی کہ تھے تمسخر کرتے ۔

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمْ أَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

کیا نہین دیکھا طرف زمین کے کتنی اُگائے ہمنے اسمین ہر قسم سے عمدہ بیشک اسمین

ع ۵

لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝

البتہ نشانی ہے اور نہین اکثر اُنکے مومن اور بیشک رب تیرا وہی غالب ہے مہربان

کیانہین دیکھا زمین کی طرف کہ ہمنے اس مین کسقدر نعمت ہر قسم کے عمدہ عمدہ پیدا کیے بیشک اس صناعت اور

عنایت مین نشانی ہے اور اکثر اہل مکہ یا عموماً کفار ایمان والے نہین اور تیرا رب بیشک غالب مہربان ہے ۔

بیان قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰ أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۚ أَلَا يَتَّقُونَ ۝

اور جب پکارا تیرے رب نے اسے موسیٰ آ قوم ظالم کے پاس قوم فرعون کی کیا نہین ڈرتی

اور جب پکارا تیرے رب نے اے موسیٰ قوم ظالم یعنے قوم فرعون کے پاس جا کیا وہ ڈرتے نہین

قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ ۝ وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي

کہا اسے رب مین ڈرتاہون یہ کہ جھٹلائین اور رُک جاتاہے میرا جی اور نہین کھلتی میری زبان

حضرت موسیٰ نے عرض کی اے رب مجھے ڈر ہے کہ وہ لوگ مجھے | فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَارُونَ ۝ | جھٹلائین اور تصدیق نہ کرین اور میرا یہ حال ہے کہ دم رُک جاتا ہے

تو بھیج جبرئیل کو طرف ہارون کے

اور زبان نہین چلتی تتلے پن سے تو ہارون کو رسول کرکے میرا معین و مددگار کر دے ف آیت مین

اشارہ ہے کہ دو کا قول قابل قبول ہے ورنہ تکذیب مین ہارون سے کیا کام نکلتا حضرت موسیٰ نے

چاہا کہ اگر فرعونی بنظر نبوت میری تصدیق نہ کرین تو بوجہ شہادت بھی اونپر حجت تمام ہو۔

وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ ۝ قَالَ كَلَّا ۖ فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا ۖ إِنَّا مَعَكُمْ مُسْتَمِعُونَ ۝

اور اونکا مجھپر ایک قصور ہے پس ڈرتا ہون مین کہ قتل کرین مجھے کہا کچھ نہین پس لیجاؤ تم دونون نشانیان ہماری ہم ساتھ تمھارے سننے والے ہین

اور میرے ذمے اُنکا ایک قصور ہے یعنے مین نے قبطی کو باعانت وحفظ سبطی قتل کیا تھا تو مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے اُسکے

قصاص مین مار ڈالین ارشاد ہوا کچھ نہین تم دونون یعنی موسیٰ ہارون جاؤ ہماری نشانیان لیکر ہم تمھارے ساتھ سنتے ہین جو کہو گے اور مدد دینگے

فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝

پھر آئے دونون فرعون کے پاس پس بولے ہم رسول ہین رب العالمین کے یہ کہ بھیج دے تو ساتھ ہمارے بنی اسرائیل کو

اے موسیٰ و ہارون تم دونون فرعون کے پاس جاؤ اور کہو ہم دونون فرستادہ پیغمبر ہین پروردگار عالم کا حکم یہ ہے کہ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ کر دے اور اپنی بندگی و اطاعت ظالمانہ سے آزاد کر۔

قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۝ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ

کہا کیا نہین پالا ہم نے تجھے اپنے گھر مین چھوٹا سا اور رہا تو ہم مین عمر سے اپنی کئی برس اور کر گیا تو کام اپنا وہ کام

الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

جو کیا ہے تو نے اور تو ہے ناشکرون سے

کہا فرعون نے اے موسیٰ کیا نہین رہے اے تم ہم مین اپنی کم سنی مین ہماری پرورش مین عمر کے کئے برس بسر نہین کئے اور کیا جو تو نے کیا اور تو ناشکرون سے کہ ہمارے یہ احسان اور تیرے یہ کردار کہ ایک آدمی قتل کیا اور اب ہم سے ہمارے حکم بنی اسرائیل پیغمبر لئے آیا ہے۔

قَالَ فَعَلْتُهَاۤ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ

کہا کیا مین نے اسے اور اس وقت مین گمراہ تھا پھر بھاگا مین تم سے جب ڈرا مین تم سے تو بخشا مجھے رب نے

حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ؕ

میرے حکم اور بنایا مجھے رسولون سے اور یہی نعمت ہے کہ احسان جتاتا ہے تو کہ غلام بنا لیا تو نے بنی اسرائیل کو

کہا موسیٰ نے مین نے یہ کیا اور اس حال مین مین گم کردہ راہ تھا پھر مین بھاگا تم مین سے ڈرتا تھا کہ تم مجھے مار ڈالوگے تو میرے اللہ نے مجھے حکم عطا فرمایا اور مجھے پیغمبرون سے کر دیا اور یہ پرورش تیری کوئی نعمت ہے جسکا تو مجھ پر احسان جتاتا ہے یا اور بنی اسرائیل کو غلام بنا لیا ہے **خازن** اسکے دو معنے ہین ایک یہی تیری نعمت ہے کہ تو نے میری قوم بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے اس مین انکار پایا گیا ہے ان نعمتون کی یعنی پرورش وغیرہ کے علاوہ ایک یہ بھی تیرا احسان ہے کہ تو نے مجھے چھوڑ دیا اور میری قوم کو غلام بنا لیا

ضالین یعنے تیرے ہاتھ سے بچنے کی راہ معلوم نہ تھی۔

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ؕ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کہا فرعون نے اور کیا ہے رب العالمین کہا رب آسمانون کا اور زمین کا

وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗۤ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۝

اور جو ان مین ہے اگر ہو تم یقین والے کہا فرعون نے اُن سے جو گرد تھے کیا نہین سنتے

کہا فرعون نے رب العالمین کون اور کیا شے ہے فرمایا موسیٰ نے آسمانون اور زمین کا پروردگار اور جو کچھ ان مین ہے اگر تم یقین والے ہو تو مانوگے فرعون گھبرا کر اپنے گرد پیش کے حاضرین سے کہنے لگا تم یہ باتین سنتے ہو یعنے یہ دعوے کہ زمین و آسمان کا رب ہے اور ہمارا تمہارا سب کا رب ہے

حضرت موسیٰ نے کہا کہین رب العلمین کا رسول ہون جب فرعون کو تعجب ہوا

قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝

کہا رب تمھارا اور رب باپون کا تمھارے ہوا اگلے تھے

تو کہا وہ زمین و آسمان کا بھی رب ہے اسپر اوسکی وحشت زیادہ ہوئی تو فرمایا اسے قدر نہین تمھارے اگلون کا بھی رب ہے یعنی اوسکی سلطنت ازلی و ابدی ہے ثانی نہین اب فرعون متحیر ہوکر بولا

قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ ۝ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

کہا بیشک رسول تمھارا جو بھیجا گیا طرف تمھارے دیوانہ ہے کہا رب مشرق اور مغرب کا

کہا فرعون نے اپنی قوم کو مخاطب ہوکر لوگو تمھارا رسول یعنی موسیٰ جو تمھاری طرف اپنے زعم مین بھیجا

وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ۝

اور جو درمیان بیچ اونکے ہے اگر ہو تم سمجھتے

گیا ہے دیوانہ معلوم ہوتا ہے (بھلا یہ باتین قیاس مین آسکتی ہین) کہا موسیٰ نے وہ مشرق و مغرب کا بھی رب ہے اور جو اون مین ہے جانو اگر ہو تم جاننے والے شش جہات کا احاطہ ہوگیا آسمان سے جانب اعلیٰ اور زمین سے اسفل اور مشرق و مغرب سے اطراف اربعہ داخل ہوگئے پھر فرعون سے جب کچھ بن نہ آیا تو جھنجھلا کر بولا

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلَٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ ۝

کہا اگر اختیار کیا تونے کوئی معبود سوائے میرے البتہ کردونگا مین تجھے قیدیون سے

کہا فرعون نے اے موسیٰ اگر کہین تُنے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو مین تجھین محبس مین ڈالدونگا۔

قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُبِينٍ ۝ قَالَ فَأْتِ بِهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝

کہا کیا اگر لاؤن مین تیرے پاس کوئی شئے ظاہر کہا پس لاتو اُسے اگر ہے تو سچا

کہا موسیٰ نے اے فرعون کیا مین کوئی دلیل ظاہر اور روشن سے بیان پر لاؤن تب بھی مجھے قید کریگا کہا فرعون نے اچھا اگر سچے ہو تو وہ لاؤ۔

فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُبِينٌ ۝ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ ۝

تو ڈالدیا عصا اپنا پس ناگاہ وہ تھا اژدہا ظاہر اور نکالا ہاتھ اپنا تو ناگاہ وہی چمکتا تھا دیکھنے والون کے لیے

موسیٰ نے اپنا عصا ہاتھ سے ڈالدیا تو وہ اژدہائے مہیب بنگیا اور ہاتھ اپنا جیب سے نکالا تو وہ مثل آفتاب کے چمکتا نظر آیا۔

قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ۝ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ۝

کہا واسطے سردارون کے جو گرد تھے اوسکے بیشک یہ ساحر ہے چاہتا ہے کہ نکالدے تمکو زمین سے تمھاری جادو سے پس کیا مشورہ کرتے ہو تم

فرعون نے یہ معجزات باہرہ و دلائل قاہرہ دیکھے تو اپنے گرد بیٹھے سرداران ملک سے بولا یہ جادوگر سیانا ہے چاہتا ہے کہ تمکو تمھارے ملک سے بقوت سحر نکال دے تو اب تم کیا مشورہ دیتے ہو۔

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۙ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ۝

بولے ڈھیل دے اسے اور اسکے بھائی کو اور بھیج شہروں میں جمع کرنے والے لائینگے پاس تیرے ہر جادوگر دانا کو

ارکان دولت مصر بولے موسیٰ اور اُنکے بھائی ہارون سے نہ بولئے اُنھیں چھوڑ دیجیے اور شہر شہر ملک ملک میں جمع کرنے والے لوگ بھیجیے کہ وہ ہر دانا ساحر کو آپکے پاس لائیں

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۙ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ۙ لَعَلَّنَا

پھر جمع کیے جادوگر واسطے وقت روز معلوم کے اور کہا گیا آدمیوں سے کیا تم جمع ہونیوالے ہو شاید کہ ہم

وقت معین پر جادوگر کہا گیا آیا تم جمع ہوگے	نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ پیروی کریں جادوگروں کی اگر ہوں وہ غالب	جمع کیے گئے اور آدمیوں سے اور تمسخر سے کہا شاید

ایسا ہی ہو کہ یہ ساحر بہ نسبت موسیٰ و ہارون غالب آجائیں تو ہم اُنھیں کے تابع ہو جائیں

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ قَالَ

پھر جب آئے جادوگر بولے فرعون سے آیا ہوگی ہمارے لیے مزدوری اگر ہوئے ہم غالب کہا

جب جادوگر جمع ہوگئے بولے ملیگا اگر ہم غالب جائیں بولا	نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ ہاں اور تم اب مقرب ہوجاؤگے	فرعون سے ہمکو کچھ انعام بھی ہاں تم مقرب بارگاہ ہوجاؤ

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ

کہا اون سے موسیٰ نے ڈالو جو کچھ تم ڈالتے ہو ڈالنا تو ڈالی رسیاں اپنی

وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

اور لاٹھیاں اپنی اور بولے اقبال سے فرعون کے ہم غالب ہیں

کہا اُن سے موسیٰ نے جو تم ڈالتے ہو ڈالو یعنے جو جادو کرسکتے ہو کرو تو اونھوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالدیں (جو سانپ دکھائی دیتی تھیں) اور کہنے لگے فرعون کے اقبال سے ہم غالب ہیں ف معلوم ہوا کہ اہل کفر کے دستور سے ہی کہ کسی بڑے کام کرتے وقت اپنے سردار کو پکارین جیسے سکھ کہتے ہیں (وجے گرو کی) او شیعہ کہتے ہیں (نعرہ حیدری یا حسین) اور ایسے ہی دوسرے الفاظ

فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۚ فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۙ

پھر ڈالا موسیٰ نے عصا اپنا تو ناگاہ وہ نگلے جاتا ہے جو ڈھونگ بندی کی تھی پھر گرائے گئے ساحر سجدے میں

قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ رَبِّ مُوۡسٰی وَ ہٰرُوۡنَ ۝

بولے ایمان لائے ہم رب العالمین پر رب موسیٰ اور ہارون

حضرت موسیٰ نے انکی شعبدہ بازی دیکھکر تعلیم الٰہی اپنا عصا ڈالدیا دفعتہ وہ اژدہا بنکر اسکے تمام سحر و شعبدے نگلنے لگا جادوگر یہ قدرت دیکھکر دہل گئے انکی آنکھیں کھلیں حضرت رب العالمین کی طرف سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے ہم ایمان لائے پروردگار عالم پر جو رب موسیٰ و ہارون ہے۔

قَالَ اٰمَنۡتُمۡ لَہٗ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَکُمۡ ۚ اِنَّہٗ لَکَبِیۡرُکُمُ الَّذِیۡ عَلَّمَکُمُ السِّحۡرَ ۚ فَلَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ

کہا ایمان لائے تم اسکا پہلے اس سے کہ اذن دون تمکو بیشک وہ بڑا ہے تمہارا جس نے سکھایا تمکو جادو پس اب جان لوگے

لَاُقَطِّعَنَّ اَیۡدِیَکُمۡ وَ اَرۡجُلَکُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ وَّ لَاُصَلِّبَنَّکُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ۝

اور البتہ کاٹونگا مین ہاتھ تمہارے اور پاؤن تمہارے خلاف سے اور سولی دونگا تم سب کو

فرعون یہ دیکھکر نہایت کھسیانا ہوا اور کہنے لگا تم نے اجازت بھی نہ لی اور موسیٰ پر ایمان لے آئے بیشک موسیٰ تم سبکے استاد اور سرغنہ ہین انھین نے تمکو جادو سکھایا ہے تو اب تمکو معلوم ہوا جاتا ہے مین تمہارے داہنے ہاتھ اور بائین پاؤن قطع کراؤنگا اور تم سب کو سولی دونگا

قَالُوۡا لَا ضَیۡرَ ۫ اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا مُنۡقَلِبُوۡنَ ۝ اِنَّا نَطۡمَعُ اَنۡ یَّغۡفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰیٰنَاۤ

بولے نہین ہرج ہم طرف اپنے رب کے پھرنے والے ہین ہم امید رکھتے ہین اسکی کہ بخشے ہمارا رب ہمارا خطائین ہماری

ع۱۸ اَنۡ کُنَّاۤ اَوَّلَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝

یہ کہ ہوئے ہم پہلے مومن

ساحرون نے کہا کچھ پروا نہین دھمکی قتل و حبس سے ہمتو اپنے رب کی طرف آخرت مین رجوع کرنے والے ہین ہم امیدوار ہین کہ ہمارا رب ہمارے گناہ معاف کرے کہ ہم اس قوم مین سب سے پہلے ایمان لانے والے ہونگے۔

وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسٰۤی اَنۡ اَسۡرِ بِعِبَادِیۡۤ اِنَّکُمۡ مُّتَّبَعُوۡنَ ۝

اور حکم بھیجا ہمنے طرف موسیٰ کے کہ راتا رات لیجا میرے بندون کو بیشک تم پیچھا کئے گئے ہو

اور ہمنے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے بندون یعنے بنی اسرائیل کو فرعونیون سے مخفی راتا رات لیکر مصر سے نکلجاؤ اس مین شبہہ نہین کہ یہ فرعونی تمہارا تعاقب کرینگے تمہاری گرفتاری کے درپے ہونگے۔

فَاَرۡسَلَ فِرۡعَوۡنُ فِی الۡمَدَآئِنِ حٰشِرِیۡنَ ۝ اِنَّ ہٰۤؤُلَآءِ لَشِرۡذِمَۃٌ قَلِیۡلُوۡنَ ۝

پھر بھیجے فرعون نے ملکون مین جمع کرنے والے بیشک یہ جماعت کم ہین

وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَائِظُونَ ﴿۵۵﴾ وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حَاذِرُونَ ﴿۵۶﴾

اور وہ ہمسے غضبناک ہین اور ہم جماعت قوی ہین

جب فرعون کو یہ حال معلوم ہوا فورا اطراف ممالک مین حکم بھیجے آدمی روانہ کیے کہ لشکر مجتمع ہو اور بنی اسرائیل کا پیچھا کیا جائے اور یہ کہا کہ یہ بنی اسرائیل گروہ قلیل کمزور کم مایہ ہین اور ہم سے غیظ و غضب کی حالت مین بھاگ گئے ہین اور ہم ایک گروہ ہین کہ احتیاط و حزم کرتے ہین اور شہرور مسلح آمادہ قتال ہین شرذمہ بمعنی گروہ قلیل۔ کہا مفسرین نے کہ تعداد بنی اسرائیل کی جو حضرت موسیٰ کے ساتھ نکلی تھی چھ لاکھ ستر ہزار تھے (زنان) اس کثرت کے ساتھ قلیل کہنا خواہ بمقابلہ لشکر فرعون ہو خواہ بغرض اظہار جلادت و شوکت ایسا کہا کہ ہم انکو گروہ قلیل جانتے ہین کیونکہ اسلیے کہ زور و قوت مین حقیر سمجھا (حاذرون) کہا صاحب تفسیر کبیر نے اس مین تین قرائتین ہین ۱ (حذرون) صفت یعنے ہماری عادت ہے کہ احتیاط و دور اندیشی کرین لہذا اس گروہ قلیل کے لیے بھی لشکر جمع کرتے ہین ۲ (حاذرون) اسم فاعل یعنی گو ہمارے عہد مین کوئی خوف نہین مگر اس وقت ہمکو خوف و اندیشہ پیدا ہوا ہے کہ مبادا بنی اسرائیل جو ہم سے ناخوش ہوتے ہین کوئی فتنہ برپا کرین ۳ (حادرون) بدال مہملہ یعنے داہن زن و کمربستہ ہین لڑنے پر تیار مسلح و قوی۔

فَأَخْرَجْنَاهُمْ مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿۵۷﴾ وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿۵۸﴾ كَذَٰلِكَ

پھر نکال دیا ہمنے انکو باغون سے اور چشمون سے اور خزانون سے اور مقام بزرگ سے ایسا ہی

فرعونیون کو اونکے باغون اور عمدہ عمدہ مکانون سے	وَأَوْرَثْنَاهَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿۵۹﴾ اور وارث بنایا ہمنے انکا بنی اسرائیل کو	یعنی ہمنے اس طور سے اور چشمون اور خزانون

نکالا یا ایسا ہی ہم کرتے ہین دشمنون کے ساتھ۔ اور ان سب چیزون کا وارث بنادیا ہمنے بنی اسرائیل کو

فَأَتْبَعُوهُمْ مُشْرِقِينَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا تَرَاءَى الْجَمْعَانِ قَالَ أَصْحَابُ

پھر پیچھا کیا انکا روشنی ہوتے ہوئے پھر جب دیکھا دونون گروہون نے کہا ساتھیون نے

بنی اسرائیل کا اور سورج گروہ نے دوسرے کو	مُوسَىٰ إِنَّا لَمُدْرَكُونَ ﴿۶۱﴾ موسیٰ کے ہم پکڑے گئے	پھر پیچھا کیا فرعونیون نے نکلتے پہونچ گئے جب ایک

دیکھا تو بنی اسرائیل کہنے لگے ہمکو انھون نے پالیا پکڑے گئے۔

قَالَ كَلَّا ۖ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿۶۲﴾ فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ

کہا ہرگز نہین بیشک میرے ساتھ رب میرا ہے راہ بتائیگا پھر وحی کی ہمنے طرف موسیٰ کے

أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ

یہ کہ مار عصا سے اپنے　دریا کو پھر پھٹ گیا پس تھا　ہر ٹکڑا　مثل کوہ بزرگ کے

موسیٰ نے کہا کچھ نہیں یہ خوف تمھارا بیجا ہے ہمارا رب ہمارے ساتھ ہے وہ کوئی راہ نجات کی بتاوے گا پھر ہمنے وحی بھیجی موسیٰ پر کہ اپنا عصا دریا پر مارو (موسیٰ نے اپنا عصا پانی پر مارا) دریا پھٹ گیا اور پانی کا ہر حصہ مثل کوہ بزرگ بنا ہوا قائم نظر آیا۔ یہ سب بارہ راہین ہو گئی تھین تاکہ بارہون گروہ بنی اسرائیل کے ایک ایک راہ سے جاوین ہر ٹکڑا پانی کا قائم تھا جیسے پہاڑ پانی مین ذرہ جنبش نہ تھی

وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ ۝ وَأَنجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ أَجْمَعِينَ ۝ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ۝

اور نزدیک کردیا وہان دوسرون کو اور ہمنے نجات دی موسیٰ کو اور انکو جو ساتھ تھے اُسکے سب کے سب پھر ڈبو دیا ہمنے دوسرون کو

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝

بیشک اس مین البتہ نشانی ہے اور نہ تھے اکثر اُنکے مومن　بیشک رب تیرا ہر آئینہ وہی غالب ہے مہربان ہی

اور نزدیک کردی اوس مقام پر دوسری قوم یعنے فرعون کو پھر موسیٰ کو اور جو اُنکے ساتھ تھے نجات دی پھر دوسرون کو یعنے قبطیون کو دریا مین ڈبو دیا جب فرعونیون نے دیکھا کہ موسیٰ اور اُنکے لوگ دریا سے پار ہو گئے اور پانی ہٹ گیا یہ بھی دریا مین در آئے ادھر بنی اسرائیل کا دریا سے پار ہونا اور انکا دریا مین آنا تھا کہ پانی بدستور برابر ہو گیا اور سب کے سب ڈوب گئے بیشک اس نجات و ہلاک مین ایک نشانی ہی اور اکثر اُنکے ایمان والے نہین (اکثر سے مراد قریش اور مخاطبین نبی آخر الزمان ہین تو ظاہر ہے کہ اکثر ان مین کے ایمان نہ لاتے تھے اور اگر مراد فرعونی ہون تو خواہ اکثر یعنے کل ہے یا اقل باقی سے مراد وہ شخص جو مخفی ایمان لایا تھا اور آسیہ اور اُسکی دایہ وغیرہ جو مومنہ تھین) بیشک رب تیرا وہی غالب اور مہربان ہے ابھی دشمنون سے انتقام پر قادر اور بندگان مطیع کے حال پر مہربان ہے

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ۝ قَالُوا نَعْبُدُ

اور پڑھ انپر خبر ابراہیم کی　جب کہا اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کیا پوجتے ہو تم　بولے پوجتے ہین

اور انپر پڑھیے حضرت ابراہیم کا قصہ جب کہا اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے تم کیا چیز

أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ۝

بتون کو پس ہمیشہ ہین اُسکے لیے اعتکاف کرنے والے

پوجتے ہو بولے ہم بتون کو پوجتے ہین اور ہمیشہ اُنکے مجاور اور اُنپر معتکف ہین ۔

قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ۝ أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ۝ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا

کہا کیا سنتے ہین تمھاری جب پکارتے ہو تم　یا نفع دیتے ہین تمکو یا نقصان دیتے ہین　بولے　بلکہ پایا ہمنے

حضرت ابراہیم نے فرمایا انسے سنتے ہین جب تم پکارتے ہو	ابآءنا کذٰلک یفعلون ﴿ اپنے باپون کو ایسا ہی کرتے تھے	پوچھا کیا وہ تمھاری بات سُن یا تمکو نفع نقصان دے سکتے ہین

وہ کہنے لگے یہ نہین بلکہ ہمنے اپنے باپ دادون کو ایسے ہی پایا ۔

قال افرءیتم ما کنتم تعبدون ﴿ انتم واٰبآؤکم الاقدمون ﴿ فانھم عدو لی

کہا کیا پس دیکھا تمنے جو ہو تم پوجتے تم اور باپ تمھارے اگلے پس بیشک وہ دشمن ہین میرے

حضرت ابراہیم نے کہا اب اور تمھارے اگلے باپ دادے	الا رب العٰلمین ﴿ مگر رب العالمین	تمنے دیکھا جسے تم پوجتے تھے ہی پوجتے تھے اسمین

شبہ نہین کہ وہ معبود باطلہ میرے دشمن ہین اس طرح کہ انکی پرستش سے مجھے ضرر دیگی اور انکی محبت وبال جان ہو جائیگی مگر رب العالمین میرا دوست و خیرخواہ و نفع رسان ہے ۔

الذی خلقنی فھو یھدین ﴿ والذی ھو یطعمنی ویسقین ﴿ واذا مرضت فھو یشفین ﴿

وہ جسنے پیدا کیا مجھے پس وہ رہنمائی کرتا ہے اور وہ کہ کھلاتا ہے مجھے اور پلاتا ہے اور جب مین بیمار ہون پس وہ

والذی یمیتنی ثم یحیین ﴿ والذی اطمع ان یغفر لی خطیٓئتی یوم الدین ﴿

اور جو مارتا ہے مجھے پھر زندہ کرتا ہے اور وہ کہ امیدوار ہون مین یہ کہ بخشدے میرے لیے گناہ میرے دن قیامت کے

ایسا پروردگار عالم جسنے مجھے بنایا اور راہ دکھائی جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے جب بیمار ہون شفا دیتا ہے وہ جو مجھے ماریگا پھر جلائیگا وہ ذات جسکے فضل سے مین قیامت مین عفو خطا کا امیدوار ہون ف یہ تمام صفات باری تعالیٰ گو عام ہین مگر حضرت خلیل نے بطور تخصیص اسلیے مذکور کئی کہ منکرین کو بھی انکار کا موقع نہ ملے ۔

رب ھب لی حکما والحقنی بالصٰلحین ﴿ واجعل لی لسان صدق فی الاٰخرین ﴿

اے رب بخش مجھے حکم اور ملا مجھے نیکیون سے اور کر میرے لیے زبان سچائی کی پچھلون مین

واجعلنی من ورثۃ جنۃ النعیم ﴿ واغفر لابی انہ کان من الضآلین ﴿

اور بنا مجھے وارثان جنت نعیم سے اور بخش میرے باپ کو بیشک وہ ہے گمراہون سے

حکم نبوت صالحین ۔ راستگو بعتمد القول معاملہ	ولا تخزنی یوم یبعثون ﴿ اور نہ رسوا کر مجھے جسدن لوگ زندہ کیے جائینگے	انبیا لسان صدق ثنائے جمیل ذکر خیر ۔ یہ دعاے

حضرت ابراہیم کی سواے ایک امر کے سب مقبول ہوئی ۔ اے پروردگار مجھے نبوت عطا کر اور انبیاے صالح کے ساتھ ملادے دیہ ہو گیا سے میرا ذکر خیر میرے بعد آنے والون مین جاری رہے

یا وہ مجھے سچا جانین (یہ امر بھی ہوا آپکی تعظیم ہر ملت مین ہے اور آپ کے صدق سے کسیکو انکار نہین) مجھے جنت کا وارث بنا (یہ بھی انشاء اللہ ضرور ہوگا) میرے باپ کو بخشدے وہ گمراہ ہین (اس سے آپ منع کیے گئے اور اللہ تعالیٰ نے خود اپنے خلیل کی طرف سے اس کا عذر بیان فرمایا کہ دعا ابراہیمؑ کی وجہ وعدے کے تھی جو آپ نے کیا تھا اور جب آپکو اوسکے ایمان سے مایوسی ہوئی رجوع کی اور کہا بعض مفسرین نے کہا یہ دعا کی تھی کہ میرے باپ کو ایمان عطا کر بخشدے یہ جائز نہ یہ دعا مقبول ہے نہ اس سے دعا بحق کفار کے اجازت ثابت ہو آپ یہ بھی کہا تھا کہ اے رب مجھے رسوا نہ کر عذاب وعتاب سے بچالے جس دن لوگ زندہ کیے جائینگے دعا اے خلیل بیان ختم ہوئی اور حق سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا یا یوم لاینفع بدل ہے یوم اول کا اور یہ قول ابراہیم کا ہے •

يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۝ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝

وہ دن کہ نہ نفع دے مال اور نہ اولاد مگر جو لایا اللہ کے پاس دل سلامت

جس دن نہ مال نفع دے نہ اولاد۔ لیکن اوسکو جو اللہ تعالیٰ کے حضور مین قلب سلیم لایا۔ قلب سلیم یعنے مرض کفر ونفاق ومعاصی وبخل وجبن وطمع وحسد وغیرہ سے سلامت۔ یا مطیع ومنقاد ف سلامت ضد ہلاک ہے اور مخلوق ہالک ہے بس وہ دل جو غیر خدا سے تعلق رکھے یا ایسے خطرے اوسمین آئین وہ بھی ہالک ہے سلیم نہین۔ سلیم وہ ہے جو مشغول ومحو وفانی ہو حضرت باقی مین اور مشتاق ومتلذذ ومستغرق رہے حی وقیوم مین اور یہ مخصوص ہے باولیاء اللہ سے۔

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ۝ وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا كُنتُمْ

اور آراستہ کیجاے جنت پرہیزگارون کے لیے اور ظاہر ہو دوزخ بہکنے والون کے لیے اور کہا جاے انسے کہان ہین وہ کرتے تم

تَعْبُدُونَ ۝ مِن دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنصُرُونَكُمْ أَوْ يَنتَصِرُونَ ۝ فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَ

پوجتے سواے اللہ کے کیا مدد کرینگے تمہاری یا بدلا لے سکتے ہین اور بس ڈھکیل دیے جاینگے اسمین وہ اور

متقیون کے لیے آراستہ گمراہون کے لیے ظاہر	الْغَاوُونَ ۝ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ۝ بہکنے والے اور لشکر شیطان کے سب	اور وہ دن جب جنت کیجائے اور دوزخ

کی جائے اور اُن سے کہا جائے وہ کہان ہین جنکی تم پرستش کرتے تھے سواے خدا کے۔ کیا وہ تمہاری مدد کرینگے یا اپنے سر سے بلا ٹال دینگے پھر وہ بُت اور اونکے پوجنے والے غاوی سب کے سب دوزخ مین اوندھے منھ ڈھکیل دیے جائینگے اور ابلیس کا لشکر تمام سے فی النار ہو جائیگا

قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ۝ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ

بولے اور وہ اس میں جھگڑتے تھے قسم ہے اللہ کی بیشک تھے ہم گمراہی میں ظاہر جب برابر کیا تمکو ساتھ رب

الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ۝ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ۝

العالمین کے اور نہیں بہکایا ہمکو مگر گناہگاروں نے پس نہیں ہمارے لیے کوئی شفاعت کرنے والا اور نہ دوست حمایتی

جب یہ بت اور بت پرست دوزخ میں گرے تو آپس میں جھگڑنے لگے اور کہنے لگے بت پرست قسم ہے اللہ کی بیشک ہم کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں جبکہ ہمنے تمکو رب العالمین کا ہمسر ٹھہرایا اور ہمکو گناہگاروں نے بہکادیا پس اب ہمارا نہ کوئی شفاعت گر ہے نہ حمایتی اور دوست۔

فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا

پس اگر ہوتا ہمارے لیے پھرنا تو ہوجاتے ہم مومنین سے بیشک اس میں نشانی ہے اور نہیں

كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ ع

تھے اکثر انکے ایمان لانے والے اور بیشک رب تیرا وہی غالب ہے مہربان ہے

پس اگر ہمکو دوبارہ دنیا میں جانا نصیب ہوتا تو ہم ایمان والے ہوجاتے بے شک اس بیان میں نشانی ہے اور اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے اور بے شک رب تیرا غالب ہے مہربان ہے

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

جھٹلایا قوم نوح نے پیغمبروں کو جب کہا ان سے انکے بھائی نوح نے کیا نہیں ڈرتے

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ

میں تمہارے لیے رسول امانت دار ہوں تو ڈرو اللہ سے اور میری اطاعت کرو اور نہیں سوال کرتا میں تمسے اسپر کوئی مزدوری

اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝

نہیں مزدوری میری مگر پروردگار عالم پر پس ڈرو اللہ سے اور اطاعت کرو میری

قوم نوح علیہ السلام نے پیغمبروں کو جھٹلایا جب اونکے بھائی نوح نے اونسے کہا کیا تمکو ڈر نہیں میں پیغمبر امانت دار ہوں اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں اس رہنمائی پر تمسے کوئی مزدوری نہیں مانگتا میری مزدوری تو پروردگار عالم کے ذمے ہے پس مجھسے ڈرو اور میری اطاعت کرو مرسلین صیغہ جمع اس لیے فرمایا کہ ایک پیغمبر کی تکذیب حقیقۃً تکذیب ہے جملہ پیغمبروں کی ورنہ اوسوقت کوئی دوسرا پیغمبر نہ تھا **مسئلہ** بضرورت دین اپنے وصف بیان کرنا جائز ہے جیسا کہ حضرت نوح نے کہا میں امین ہوں۔

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۝ قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اِنْ حِسَابُهُمْ

بولے کیا ایمان لائیں ہم تیرے لیے حالانکہ پیروی کرتے ہیں تیری کمینے کہا نہیں علم ہے مجھے اسکا کہ کر رہے تھے نہیں حساب انکا

اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۝ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

مگر میرے رب پر اگر تم سمجھو اور نہیں میں ہنکانیوالا مومنوں کا نہیں میں مگر ڈرانے والا ظاہر

وہ لوگ کہنے لگے کیا ہم تجھپر ایمان لائیں اور تیری پیروی کمینے کرتے ہیں یعنے ہماری اُن کی مساوات ہو جائے نوح نے کہا مجھے کیا معلوم جو وہ کرتے تھے اتنا مومن نظر آتے ہیں یا نہیں معلوم کہ کیا کرین گے اور انجام اُنکا شرافت پر ہے یا رذالت پر اُنکا حساب تو پروردگار کے ذمے ہے اگر تم سمجھو اور مین تو ایمان والون کا ہنکانے والا نہیں مین نہیں ہون مگر ظاہر طور پر ڈرانے والا۔

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ۝

بولے اگر نہ باز آیا تو ای نوح البتہ ہوجائیگا تو رجم کیے ہوون سے

قوم نے جواب دیا اسے نوح تم ابھی اس تعلیم و وعظ سے اگر باز نہ آؤ گے تو ہم تمکو سنگسار کرین گے تم مرجوم ہو جاؤ گے۔

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ۝ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

کہا اے رب بیشک قوم نے میری مجھے جھٹلایا پس تو کردے میرے انکے درمیان میں فیصلا اور نجات دے مجھے اور میرے ساتھ والوں ایمان والوں کو

نوح علیہ السلام نے کہا اے رب میری قوم نے مجھے جھٹلایا تو میرے اور اُنکے درمیان مین فیصلہ کردے اور مجھے اور میرے ساتھ کے ایمان والون کو نجات دے۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

پھر نجات دی ہمنے اسے اور لوگوں کو ساتھ تھے اسکے کشتی بھری ہوئی مین پھر ڈبو دیے ہمنے بعد کو باقی آدمی بیشک اس مین

لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

ع

نشانی ہے اور نہ تھے اکثر انکے ایمان لانے والے اور بیشک رب تیرا وہی غالب ہے مہربان ہے

پھر ہمنے نوح کو اور اُنکے ساتھیون کو بھری ہوئی کشتی مین طوفان کے غرق سے بچا لیا بعد ازان باقی ماندہ لوگون کو ڈبو دیا بیشک اسمین ایک نشانی ہے اور اکثر اون مین کے ایمان نہیں لائے اور بیشک تیرا رب وہی غالب ہی مہربان۔

كَذَّبَتْ عَادُ ۨ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝

جھٹلایا عاد نے پیغمبروں کو جب کہا انسے انکے بھائی ہود نے کیا نہیں ڈرتے مین تمھارے لیے رسول ہون امانتدار

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَآ اَسْــَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

پس ڈرو اللہ سے اور اطاعت کرو میری اور نہیں سوال کرتا مین تم سے اسپر کچھ اجرت نہیں میری مزدوری مگر رب العالمین پر

عاد نے پیغمبروں کو جھٹلایا جب اُن سے اُنکے برادر ہود نے کہا کیا تم اللہ سے نہین ڈرتے بیشک مین تمپر بھیجا
گیا ہون امانت دار ہون تبلیغ احکام مین خیانت نہین کرتا پس تم ڈرو اللہ سے اور میری اطاعت
کرو اور مین تم سے اسپر کوئی اجر نہین مانگتا میرا اجر نہین ہے مگر پروردگار عالم پر

اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ۙ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۚ

کیا بناتے ہو ہر ٹیلے پر ایک نشان بیفائدہ اور بناتے ہو کارخانے شاید کہ تم ہمیشہ رہوگے

کیا ہر ٹیلے پر محل بناتے ہو جس مین کوئی فائدہ نہین اُٹھاتے اور عمدہ عمدہ صناعت گاہین بناتے ہو
شاید تم ہمیشہ رہوگے ریع جائے بلند وکوہ مرتفع۔

وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ

اور جب سخت پکڑتے ہو تم [illegible] ظالمانہ پس ڈرو اللہ سے اور اطاعت کرو میری

اور جب کہین ہاتھ ڈالتے ہو ظالمانہ ہاتھ ڈالتے ہو پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔
مسئلہ ظلم حرام ہے ہاتھ سے ہو یا تقریر سے یا کسی اور طرح۔

وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۚ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ۙ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۚ

اور ڈرو اُس سے جس نے مدد کی تمہاری اس سے کہ تم خود جانتے ہو مدد کی تمہاری جانورون سے اور اولاد سے اور باغون سے اور چشمون سے

اور اوس ذات سے ڈرو جسنے تمکو مدد دی اون چیزون سے جنکو تم جانتے ہو حاجت بیان نہین
اور تمھاری مدد کی جانورون سے اور باغون سے اور چشمون سے۔

مین ڈرتا عذاب سے — اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ — ہون تم پر بڑے دنکی

مین ڈرتا ہون تمپر عذاب سے اُس دن کے جو بڑا ہے

یعنی عذاب قیامت سے یعنی ایک تو یہ دنیاوی انعام درصورت سرکشی وتمرد باقی نہ رہیگا اور سب سے
زیادہ عذاب قیامت ہے **مظہری** فرمایا اذا اراد اللہ بعبد ھوانا انفق مالہ فی البنیان (طبرانی)
جب چاہتا ہے اللہ کسی بندے کو ذلیل کرنا خرچ کراتا ہے مال اُسکا عمارت مین اور فرمایا اذا اراد اللہ
بعبد شرا احضر لہ فی اللبن والطین جب چاہتا ہے اللہ کسی بندے کی خرابی تو اُسے اینٹ گارے
کے فکر تعمیر مین مبتلا کرتا ہے **مسئلہ** عمارت زائد از ضرورت بیسود بنانا اور تفاخر وعلو وبقاے
نام مقصود ٹھہرانا اسراف وخلاف ہے مگر نفع وضرورت وحاجت کے لیے جسقدر ہو جائز ومعاف ہے
مسئلہ طول امل جو دوام وقیام پر دلالت کرے ممنوع ہے جیساکہ کلمۂ تخلدون سے ظاہر ہے
حدیث صحیح مین وارد ہوا کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وعد نفسک من اصحاب القبور

دنیا مین ایسا رہ گویا تو مسافر ہے یا راہ مین چلا جاتا ہے اور گن اپنی جان کو قبر والون سے فا معانی حدیث نہایت بلند وطویل ہین مگر مختصراً ہر درجے کے مسلمان کے لیے نصیحت ہے مثل مسافر رہنا ہر متابل مسلمان کو چاہیے راہ روکی طرح رہنا حق زاہد وعابد ہے اصحاب مجبوری بنا شیوہ اولیاے ثانی خاصان بارگاہ سبحانی ہے

قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ

بولے برابر ہے ہمیں خواہ نصیحت کرے تو یا نہ ہو تو واعظین سے نہین یہ مگر عادت

الْاَوَّلِيْنَ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۚ

اگلون کی اور نہین ہم عذاب کیے گئے

اُنھون جواباً کہا ہے وعظ نصیحت ہمارے حق مین برابر کرین یا نہ ہو تو واعظون سے یہ ہماری رسوم وافعال نہین مگر اگلون کی عادت ہے اور ہمیں عذاب نہیں ہو نیکا

فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۗ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

پھر جھٹلایا اُسے پس ہلاک کیا ہمنے بیشک اس مین البتہ نشانی ہے اور نہین اکثر اونکے ایمان والے

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

اور بیشک رب تیرا وہی غالب مہربان ہے

پس جھٹلایا اُسے اُن کو بے شک تو ہلاک کر دیا ہمنے اسمین نشانی ہے

ع ۸

اور اکثر اون کے ایمان نہین لاتے اور بے شک تیرا رب غالب مہربان ہے۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ۚ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ اِنِّيْ لَكُمْ

جھٹلایا ثمود نے پیغمبرون کو جب کہا ان سے اُنکے بھائی صالح نے کیا نہین ڈرتے مین واسطے تمہارے

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ وَمَآ اَسْــَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ

رسول امین ہون پس ڈرو اللہ سے اور اطاعت کرو میری اور نہین مانگتا مین تمسے اسپر کوئی اُجرت نہین اجرت میری

اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۗ

مگر پروردگار عالم پر

ثمود نے پیغمبرون کو اُن کے بھائی صالح نے جھٹلایا جب کہا اُن سے کیا تم نہین ڈرتے تم ہم تمہاری طرف فرستادہ امانت دار ہون پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور مین تم سے اس پر کوئی اُجرت نہین مانگتا میری مزدوری نہین مگر پروردگار عالم سے

اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ۙ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ وَّزُرُوْعٍ وَّ

کیا تم چھوڑ دیے جاؤگے اس مین کہ یہان مطمئن ہو باغون مین اور چشمون مین اور کھیتون مین اور

نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ۚ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ۝

کھجورون مین جنکے کانٹھے نرم ہین اور تراشتے ہو پہاڑ سے گھر کاری گری سے

کیا تم اون باغون اور چشمون | فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ | و کھیتون اور خرمے کے درختون
مین جنکی کابھی نرم و نازک ہین | پس ڈرو اللہ سے اور میری اطاعت کرو | اور تپھرون سے بتکلف تراشے

ہوے محلون مین جس طرح اب ہو بخوف چھوڑ دیے جاؤگے اور دنیا مین اسکے وبال سے اور آخرت مین عذاب سے بچے رہوگے پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو ہضیم کہا ابن عباس نے لطیف کہا عکرمہ نے نرم - کہا مقاتل نے جو تلے اوپر ہو فرہین بمعنے تفاخر اور بطر یعنے اترانا اور ایک قرأت مین فارہین آیا ہے بمعنی حذاقت یعنی صناعت کاری گری -

وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝

اور نہ اطاعت کرو حکم فضول کارون کی جو فساد پھیلاتے ہین زمین مین اور اصلاح نہین کرتے

اور ایسون کا کہا نہ مانو جو فضول کار ہین جو دنیا مین فساد پھیلاتے ہین اور اصلاح نہین کرتے مسرف فضول خرچ مگر قوت اعتقادی اور عقلی اور فعلی بھی بیجا ضائع کرنا اسراف سے اس لیے اسکا اطلاق کفار و فساق پر بھی آتا ہے -

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۚ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚۖ فَاْتِ

بولے نہین تو مگر جادو کیے ہوؤن سے نہین تو مگر آدمی مثل ہمارا پس لا

بولے وہ نہین تم مگر تم تو ایک آدمی ہو ہمارے | بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ | سحر زدہ مجنون اور
| عذاب اگر ہے تو سچون سے | سے پس لاؤ عذاب اگر سچے ہو

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۚ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ

بولے یہ اونٹنی ہے اسکے لیے حصہ ہے اور تمہارے لیے حصہ ہے دن مقرر کیے ہوے ہین اور نہ چھوؤ اسے برائی سے

کہا صالح نے یہ ناقہ ہے (جو آیک ایک حصہ پانی اور تمہارے لیے | فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ | اعجاز سے ظاہر ہوا تھا) اسکے لیے
| تو پکڑیگا تمکو عذاب بڑے دن کا | ایک حصہ پانیکا ہی مقرر کیے ہوے

دن مین یعنے ایک دن تمہارے لیے مقرر ہے تم اپنے جانورون کو پانی پلاؤ اور ایک دن یہ ناقہ پانی پیے اور خبردار اسے برائی سے مس نہ کرنا یعنے ایذا نہ پونہچانا نہین تو تمکو عذاب قیامت کا پکڑ لیگا -

فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ۙ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ

پھر کوچی کاٹے اسکی پھر ہوگئے نادم پس پکڑ لیا اونکو عذاب نے بیشک اس مین نشانی ہے

وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

اور نہین تھے اکثر انکے ایمان والے اور بیشک رب تیرا وہی غالب مہربان ہے

پس ثمود نے نہ مانا اور اوس ناقے کو قتل کیا اور اپنے اس فعل سے نادم ہوگئے (جب آثار عذاب سامنے آگئے) پھر پکڑ لیا اُن کو عذاب نے اور سب کے سب ہلاک ہوگئے۔ بے شک اس مین نشانی ہے اور اکثر ایمان نہین لاتے اور بے شک تیرا رب وہی غالب مہربان ہے۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ إِنِّي لَكُمْ

جھٹلایا قوم لوط نے پیغمبرون کو جب کہا ان سے اُن کے بھائی لوط نے کیا نہین ڈرتے مین تمھارے لیے

رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ

رسول امین ہون پس ڈرو اللہ سے اور میری اطاعت کرو اور نہین مانگتا مین تجھے اسپر مزدوری نہین مزدوری میری

إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

مگر پروردگار عالم پر

قوم لوط نے پیغمبرون کی تکذیب کی جبکہ اُن سے اُن کے بھائی لوط نے کہا کیا تم ڈرتے نہین مین تمھاری طرف فرستادہ امانت دار ہون پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور مین تم سے اس تعلیم پر کوئی مزدوری نہین مانگتا میری مزدوری پروردگار عالم پر ہے

أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ۝ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ

کیا آتے ہو مردون کو عالم والون سے اور چھوڑتے ہو اُسے کہ بنایا تمھارے لیے رب نے تمھارے

أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ۝

جوڑون سے تمھارے بلکہ تم قوم حد سے بڑھنے والی ہو

حضرت لوط نے کہا ای لوگون یہ کیا آفت ہی کہ دنیا کے مردون پر تم گرتے ہو اور جو تمھارے لیے تمھارے رب نے جوڑے بنائے یعنی عورتین اُنکو چھوڑتے ہو بلکہ تم قوم ہو جو حد سی بڑھ گئے عالمین یہ لوگ اکثر مسافر مردون سے بدفعلی کیا کرتے تھی تاکہ وہ انکے شہرون مین نہ آئین اور اُنپر بسبب اُنکی دعوانی کا بار نہ پڑے تذرون سے یہ مراد نہین کہ عورتون سے بالکل قطع کرینا کیونکہ ایسا ہوتا تو خود بخود تھوڑی دنون مین نسل منقطع اور قوم نابود ہو جاتی بلکہ مراد یہ ہے کہ رغبت کم ہے۔

قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ۝

بولے اگر نہ باز آیا تو اے لوط ہر آئینہ ہو جائیگا نکالے ہو دن سے

بولے وہ لوگ اے لوط اگر تم اپنے وعظ اور ہدایت سے باز نہ آئے تو اس شہر سے نکال دیے جاوگے

قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِينَ ۝ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ۝

کہا مین تو تمھارے کامون سے بیزار ہون اے رب نجات دے مجھے اور میری اہل کو اُس سے کہ کرتے ہین

فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ

پس نجات دی ہمنے اسے اور اہل اوسکے سب کو مگر بڑھیا کو رہنے والون سے

ع ۱۰ ۔ سلہ ۱۰ ، ربع ۱۲

کہا لوط نے مین تمہارے اعمال سے ناخوش اور بیزار ہون اے رب تو مجھے بچالے اور میرے اہل کو اون نعال سے جو وہ کررہے ہین تو ہمنے لوط کو اور اونکے ساتھیون کو سب کو نجات دی مگر ایک بڑھیا یعنے آپکی زوجہ جو رہجانے والون سے تھی۔

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝

پھر اکھاڑ مارا ہمنے دوسرون کو اور برسایا ہمنے اوپر انکے مینھ تو برا ہوا مینھ ڈرائے ہوؤن کا

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ

بیشک اس مین نشانی ہے اور نہین اکثر انکے ایمان والے اور بیشک

رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

رب تیرا وہی غالب ہے مہربان

پھر یعنے لوط کے نکل جانیکے بعد ہمنے دوسرے لوگ جو منکر و فاسق تھے اونکو ہلاک کردیا اور انپر بُرا پانی برسایا یعنے سنگباری ہوئی اُس ڈرائی ہوئی قوم کا پانی بُرا پانی ہوگیا بیشک اس مین ہماری قدرت کی نشانی ہے اور اکثر آدمی ایمان نہین لاتے اور تیرا رب وہ ہی غالب و مہربان ہے۔

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّىْ لَكُمْ

جھٹلایا اہل ایکہ نے پیغمبرون کو جب کہا ان سے شعیب نے کیا نہین ڈرتے مین واسطے تمہارے

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَآ اَسْــَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ

پیغمبر امانت دار ہون تو ڈرو اللہ سے اور اطاعت کرو میری اور مین نہین مانگتا تم سے اسپر کوئی مزدوری

اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

نہین مزدوری میری مگر پروردگار عالم پر

ایکہ جنگل جہان درخت گنجان بکثرت ہون اور کہ یہ اہل مدین ہین جو نخلستان مین آباد ہوئے تھے۔ اور صحیح یہ ہے کہ یہ دوسری قوم تھے جو وادی پر شجر مین آکر مقیم ہوئے تھے حاصل ایکہ والون نے پیغمبرونکو جھٹلایا جب اُن سے شعیب نے کہا کیا تم ڈرتے نہین مین تمہارا پیغمبر ہون امانت دار اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور مین تم سے نہین مانگتا اس نصیحت پر کوئی بھی عوض میرا عوض پروردگار عالم ہی دیگا۔

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ۝ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۝

پورا کرو پیمانہ اور نہ ہوجاؤ خسارہ دینے والون سے اور تولو سیدھی ترازو سے

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاۗءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ وَاتَّقُوا

اور نہ کم کرو آدمیون کی چیزین اور نہ سر اوٹھاؤ زمین پر فساد پھیلاتے اور ڈرو اُس سے

ع ۱۲ / ۱۳

قصہ شعیب علیہ السلام

ربع

پورا الو اور پورا دو اور گھٹانیوالے نہ بنو	الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالْجِبِلَّۃَ الْاَوَّلِیْنَ ۝ جس نے پیدا کیا تمکو اور مخلوق سابقہ کو	۱؎ پیمانہ پورا کرو یعنی لوگوں کے حقوق

۲؎ اور سچی ترازو سے تولا کرو (یعنے نہ پاسنگ رکھو نہ ڈنڈی مارو۔ پورا پورا تولو۔ اور آدمیونکی چیزین کم نہ کرو
۳؎ اور زمین مین فساد و ظلم سے غلہ نہ کرو مثل ظلم و راہزنی و کفر و فسق کے ۴؎ اور اُس ذات پاک سے
ڈرو جسنے تمکو بھی بنایا اور تمہارے اگلون کو بھی **مسئلہ** کم ماپنا۔ کم تولنا۔ زیادہ لینا کم دینا فساد و ظلم
حرام ہین اور ایسے جنکے دفع کرنے کے لیے انبیا آئے **ف** انبیا کے حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ اکثر ایک دو باتون کے ترک یا اختیار کے لیے مامور تھے بخلاف ہمارے حضور کے جو مکارم اخلاق کے
پورا کرنے والے باطنی امراض کے طبیب تھے۔

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ۝ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا
بولے نہین تو مگر سحر زدہ اور نہین تو مگر آدمی مثل ہمارا

وَاِنْ نَّظُنُّکَ لَمِنَ الْکٰذِبِیْنَ ۝ فَاَسْقِطْ عَلَیْنَا کِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ
اور بیشک گمان کرتے ہین ہم تجھے کاذب پس گرادے تو ہمپر ایک ٹکڑا آسمان سے

مجنون ہو اور تم نہین ہو تمکو جھوٹا سمجھتے ہین اگر تم سچے ہو	اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ اگر ہے تو سچون سے	بولے اے شعیب تم تو جادو گرفتہ مگر ہمارے مثل آدمی اور ہم

تو ہمارے اوپر آسمان کا ایک ٹکڑا گرا دو یعنے عذاب آسمانی لے آؤ۔

قَالَ رَبِّیْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ فَکَذَّبُوْہُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ یَوْمِ الظُّلَّۃِ
کہا میرا رب جانتا ہے جو کروگے پس جھٹلایا اُسے پھر لیا اُنکو عذاب نے یوم ظلہ کے

جو تم کروگے پس وہ یا چھوڑ دے مین عذاب	اِنَّہٗ کَانَ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ بیشک وہ تھا عذاب بڑے دن کا	کہا میرا رب جانتا ہے مختار ہے عذاب کرے

لانے والا نہین پس اُنکو قوم نے جھٹلایا تو لیلیا اُن کو عذاب نے سائے کے دن کے بے شک وہ عذاب
بڑے دنکا تھا **یوم ظلہ** کہا صاحب تفسیر خازن نے انپر سخت گرمی مسلط کردی گئی تو تہ خانون مین گھس گئے
وہان اور بھی زیادہ گرمی تھی تو گھبرا کر نکلے اُنپر ابر نے سایہ کیا غنیمت سمجھکر سب مجتمع ہوگئے پھر اُس سے
آگ برسنے لگی سب کو جلا دیا۔

ع۱۶ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَمَا کَانَ اَکْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّکَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝
۱۴ بیشک اس مین نشانی ہے اور نہین اکثر اُنکے ایمان والے اور بیشک رب تیرا وہی غالب رحیم ہے

بیشک اس عذاب یا اس قصے مین نشانی ہے اور اکثر اونکے ایمان لانے والے نہین اور البتہ تیرا رب وہی غالب ہے مہربان۔

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۞ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ

اور بیشک وہ البتہ اتارنا ہے پروردگار عالم کا اتارا اسے جبریل نے دل پر تیرے تاکہ ہوجائے تو

الْمُنْذِرِيْنَ ۞ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۞ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۞

ڈرانے والون سے زبان عربی فصیح مین اور بیشک وہ صحیفون مین اگلون کے ہے

روح الامین جبریل **زبر** جمع زبور۔ اوراق یعنے کتب پیغمبران پیشین **اولین** اگلے پیغمبر **حاصل** اگلے واقعات اور کفر کی سزائین سنین اب ایمان لاؤ اور تعصب و انکار چھوڑو یہ قرآن پروردگار کا اتارا ہوا ہے جبریل اسے لیکر اُترے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پر تاکہ عذاب کفر و انکار سے ڈرائین زبان اسکی عربی فصیح ہے اور یہ قرآن اگلی کتب مین بھی مذکور و ممدوح تھا **قلب** مشعر ہے کہ فہم و حفظ و ضبط مین اسکی مجال خطا نہین اور زبان کا ذکر نہ کیا کہ وہ آلۂ بیان ہے نہ آلۂ ادراک و عرفان و محل حفظ و ایقان **بحث** یہان اور کئے مقامون پر قرآن کو عربی بلکہ غیر عجمی بھی فرمایا جس سے صاف ظاہر ہے کہ کسی دوسری زبان مین ترجمہ ہو تو قرآن کا حکم اُسپر نہ دیا جائیگا **اور** (انه لفی زبر الاولین) سے مفہوم ہوتا ہے کہ اگلی کتب مین نہ ہوگا مگر اسکا ترجمہ **جواب** کہا صاحب تفسیر احمدی نے کہ آیت مین دو تاویلین ہین ۱ کہا بعض مفسرین نے کہ (انہ) سے مراد آنحضرت یعنے آپکا ذکر و مدح و تصدیق دوسری کتابون مین ہے جیساکہ توریت و انجیل و زبور وغیرہ کے ترجمون سے باوجود تحریف و تبدیل آج تک آپکی بشارتین نکلتی ہین ۲ کہا بعض نے کہ مراد قرآن ہے مگر باعتبار مدح و خبر یعنے اگلی کتب مین اسکی مدح اور اسکی خبر تھی یا باعتبار اصول مقاصد یعنے توحید و ربوبیت و بعثت و امر بمکارم اخلاق و منع فحش و منکر و مآثم اسلیے کہ تمام آسمانی کتابین باعتبار اصول مقاصد متحد و متفق ہین بہرکیف کتب سابقہ مین ہونا قرآن کا دلالت آیت سے محتمل ہے جیساکہ تاویل اول سے معلوم ہوا اور ہو بھی تو مجمل غیر مفسر اور عربی بلکہ غیر عجمی ہونا محکم بیں تعارض غیر معتبر اور اعتبار مجمل و ترک محکم ناجائز ۱ اور یہ بھی نہ سہی گفتگو تو اس مین ہے کہ ترجمہ قرآن قرآن نہین اور توریت و زبور و انجیل وغیرہ کے کسی جزو پر حکم قرآن نہین دیا گیا ورنہ قرأت نماز مین جائز ہو جاتی۔ ہان آسمانی کلام و احکام حضرت الملک العلام ہونے کے رو سے واجب التعظیم لازم الایمان ضرور ہے **مسئلہ** ترجمے کو قرآن کہنا جائز نہین **مسئلہ** ترجمہ بے وضو چھونا اور بحالت جنابت پڑھنا جائز ہے (مظہری) اگر آیتین ساتھ لکھی ہون **مسئلہ** اُسکے پڑھنے مین نہ ثواب تلاوت قرآن سے

له یعنی نازل ہوا ... حس مین ... دیل ... ۱۲

ترجمہ قرآن

نہ اسکے لفظ قابل استنباط احکام وواجب الایمان مسئلہ ترجمے سے قرأت نماز ادا نہ ہوگی اور نماز فاسد ہوجائیگی۔ یہ کلام بشر ہے اکثر معانی قرآنیہ پر مشتمل اور جیسا کہ مروی ہے امام ابوحنیفہ سے کہ وہ قرأت نماز ترجمے سے جائز رکھتے تھے اسی آیت سے ماخوذ ہے اس بنا پر کہ اگلے کتب میں قرآن بلفظہٖ نہ تھا بلکہ ترجمہ تھا یہ اگر بصحت ثابت ہوا کہ امام نے اس جواز سے رجوع کی اور جمہور کے قول کی موافقت فرمائی **ف** قطع نظر رجوع واستنباط آیت میں دو امر اور بھی اس قول کے باعث تھے ۱ یہ کہ خشوع خضوع جو نماز میں مقصود ہے بوجہ فہم کامل کے ترجمے میں زیادہ حاصل ہے ۲ اصل نماز اہم ہے اس میں توسیع چاہیے **لیکن** بعد رجوع دقیام دلائل اب ایسا حکم وعمل جائز نہیں نماز فاسد اور فاعل عاصی ہوگا اور گو ترجمے میں خشوع وخضوع مزید مان لیا جاوے اس سے بدرجہا زیادہ قرآنی کلمات میں برکت ونورانیت ذوق معانی وفیضان سبحانی ہے **مسئلہ** تمام اہل سنت کا اتفاق ہے کہ **قرآن** نام ہر لفظ ومعنی کے مجموع کا بس صرف ترجمے سے نہ قرأنیت ادا ہوگی نہ فوائد قبول سے کامیاب ہوگا۔

اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
کیا نہیں انکے لیے نشانی کہ جانتے ہیں اسے علما بنی اسرائیل کے

کیا اہل مکہ کو یہ نشانی کافی نہیں کہ آنحضرت کو یا قرآن کو علمائے بنی اسرائیل جانتے ہیں خازن کہا ابن عباس نے کہ یہود مدینہ کے پاس مکے والوں نے کسیکو بھیجا کہ آپکی نسبت دریافت کریں یہود نے کہا یہ زمانہ انکے ظہور کا ہے اور ہم قرآن میں آپکے اوصاف پاتے ہیں **معالم** کہا یہ پانچ عالم تھے عبداللہ بن سلام اور ابن یامین اور ثعلبہ اور اسد اور اسید **ف** علمائے یہود ونصارا آپکے حالات سے خوب واقف تھے مگر بباعث تعصب وخودغرضی کا جینے سب بھلا دیا اور ممکن ہے کہ ضمیر قرآن کی طرف پھرے۔

وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ۙ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ
اور اگر اُتارتے ہم اُسے بعض غیر عرب پر پس پڑھتا وہ اسے اُنپر نہ ہوتے اُسپر ایمان لانے والے

اور اگر ہم یہ قرآن عربی کسی عجمی پر اُتارتے وہ اُسے انپر پڑھتا تب بھی یہ ایمان نہ لاتے یعنے اگر قرآن عربی ہوتا اور پیغمبر عجمی تب بھی تم اُسے معجزہ سمجھکر نہ مانتے بلکہ انکار ہی کرتے رہتے۔

كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۙ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ
ایسا ہی چلا دیا ہمنے اُسے دل میں گنہگاروں کے نہ ایمان لائینگے اُسپر یہانتک کہ دیکھیں عذاب
الْاَلِيْمَ ۙ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۙ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ
دردرسان پس آئیگا اُنپر دفعتہ اور وہ بیخبر ہونگے پھر کہیں گے کیا ہمیں مہلت دیجائیگی

ایسا ہی ہمنے مجرمین کے دل مین کفر وتردد داخل کر دیا اسلیے ایمان نہ لائینگے جبتک عذاب الیم نہ دیکھ لین
پس عذاب اونپر ناگاہ آجائیگا اور وہ خبردار بھی نہ ہونگے اور کہینگے کیا ہمکو اب مہلت مل سکتی ہے
کہ ایمان لائین مگر بعد معائنہ عذاب مہلت کہان ۔

أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ۝ أَفَرَأَيْتَ إِن مَّتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ۝ ثُمَّ جَاءَهُم

آیا ہمارے عذاب پر جلدی کرتے ہین | آپ بتادین | اگر نفع دین ہم اُن کو کیے برس | پھر آئے انکو وہ

مَّا كَانُوا يُوعَدُونَ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ ۝

کرتے وعدہ دیے جاتے | نہ بے پروائی اُن سے | اُس جلے کی تھے فائدہ اُٹھاتے

کیا وہ لوگ ہمارے عذاب پر عجلت کرتے ہین آپ بتا دیجیے اگر ہم انکو مدتون تک زندہ و بہرہ ور رکھین پھر اُنپر عذاب
آجائے جسکا وعدہ کیا جاتا تھا نہ بے پروا کریگا وہ فائدہ اُٹھانا اور زندہ رہنا اونکو عذاب سے ۔

وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ۝ ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ مع

اور نہین ہلاک کیا ہمنے کوئی قریہ مگر اُسکے لیے ڈرانے والے تھے نصیحت کرنے کو اور نہین ہم ظالم
اور ہمنے کوئی بستی تباہ وہلاک نہ کی مگر اسکے لیے ڈرانے والے تھے اُنھین نصیحت کرتے اور ہم ظالم نہین

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ ۝ وَمَا يَنبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ۝ إِنَّهُمْ

اور نہین اُتارا اسے شیطان نے | اور نہ لائق تھا اُنکے | اور نہ سکتے تھے | بیشک

اور اس قرآن کو شیطان نے اور نہ یہ امر اونکے لائق تھا	عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ ۝ نہ سننے سے معزول ہین	نہین اوتارا جیساکہ کفار سمجھتے تھے اور نہ اون کی مجال ہے اور

وہ تو آسمانی خبرین سن بھی نہین سکتے آسمان کے قریب گئے اور شہاب ثاقب کی مار پڑی
مسئلہ نبوت اور ضروریات نبوت شیطان اور شیطان پرستون کی حد اختیار سے خارج ہین
کوئی جھوٹا نبی نہ سرسبز ہوا ہے نہ ہو سکیگا کہ غیرت الٰہی گوارا نہین فرماتی کہ ایسا مفتری کامیاب ہو
حق مغلوب ومخفی اور باطل ظاہر وقوی رہے صریح قرآن اسپر ناطق اور تجربہ متواتر اسکا شاہد ہے
جو مدعی اسکا خواہ مومن ومتقی ہوگا یا غول مغوی متقی سے تو اسکا وقوع محال پھر رہا کیا دمکار اسکا
تصنع اور ملمع کب تک چل سکتا ہے فریب وبناوٹ اُسکے قول وفعل مین کہانتک چھپ سکتی ہے
مسیلمہ کذاب وغیرہ نے سر اوٹھایا پھر کیسی منھ کی کھائی خدم حشم سب کچھ ہوا مگر کیسی زک اُٹھائی
ایسے امر کا وجود ممکن بالذات ہو تو ہوا کرے ممکن الوقوع نہین ورنہ امن فاسد اور حق مخفی اور حجت
اللہ ساقط ہو جاتی ۔

۱ ذکریٰ یعنی تذکرین پس یہ مفعول مطلق ہے

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۚ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ

پس نہ پکارنا ساتھ اللہ کے معبود دوسرا تاکہ ہو جاوے تو عذاب کیے ہوؤں سے　اور ڈرا قبیلہ کو اپنے جو

الْاَقْرَبِيْنَ ۙ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ فَاِنْ

قریب تر ہیں　اور جھکالے تو بازو اپنے اسکے لیے کہ تابع ہیں تیرے　مومنین سے　پس اگر

پس اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو نہ پکارو ورنہ تو عذاب پانے والوں میں ہو جائیگا	عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْۤءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۚ	
	نافرمانی کریں تیری تو کہہ تحقیق میں بیزار ہوں اس چیز سے کہ کرتے ہو	

(صیغہ واحد بصورت خطاب بخاص بمثال تنبیہ و تخویف کے ہے ورنہ مقصود عام اور عوام ہیں خواص کو شرک سے کیا واسطہ اور ممکن ہے کہ شرک خفی اور شرک فی المحبت اور شرک فی الطلب والمقصد اور شرک فی النفس اور شرک فی الاعتبار والوجود مراد ہو اور خواص مومنین جو آپکو حضرت رسالت میں فنا کر کے انتشار جمعیت سے بمراتب اتحاد و تقرب میں آگئے ہیں مراد ہوں) اور ڈرا اپنے قریب رشتہ داروں کو (عبارۃ اقارب نسبی اور غیر منتظر نزدیک والا داخل ہے اس لیے کہ تعلیمات عامہ و احکام تکلیفیہ میں تقرب نسبی کا کوئی اثر نہیں بلکہ مراد بلحاظ ترتیب ورعی ہوا ہے) اور جھکا دے بازو اپنے مومنین کے لیے (مراد اس سے کمال تواضع و رافت و نرمی و اظہار عنایت و شفقت ہے تاکہ تالیف قلوب و رجوع عام و رضائے عوام و بہبود کل و خیرخواہی تمام پائی جاوے) پس اگر وہ آپکے حکم کی مخالفت کریں تو آپ کہدیں میں تمہارے افعال سے بری ہوں تم جانو اور تمہارا کام **بخاری**

میں ہے (وانذر عشیرتک الاقربین) اتری تو آپ کوہ صفا پر چڑھ گئے اور عرب کے قبائل کو نام لے لیکر پکارنے لگے یا بنی فہر یا بنی عدی یہانتک کہ سب جمع ہوئے اور بعضے خود نہ آسکے تو اور کسی کو اپنی طرف سے بھیجدیا کہ معلوم کریں کیا معاملہ ہے پھر آپنے فرمایا بتاؤ اگر میں تم سے کہوں کہ اس میدان میں دشمن کے سوار آگئے ہیں لوٹ مار کیا چاہتے ہیں تو تم مجکو اس میں سچا جانوگے سب کے سب بولے ہاں آپکو سچا جانینگے اس لیے کہ آپ سے کبھی جھوٹھ نہیں سنا گیا۔ فرمایا میں تمکو ڈراتا ہوں کہ عذاب شدید سامنے موجود ہے۔ ابولہب بولا تم نے اسی لیے ہمکو جمع کیا تھا تمام دن آپکو خرابی ہو اس عتاب میں تَبَّتْ یَدَا اوتری۔ دوسری حدیث میں ہے فرمایا۔ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا اَنْفُسَكُمْ لَا اُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اے قریش جان مول لو اپنی اللہ سے میں تمکو کچھ بھی نہ بچا سکونگا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اے عبد مناف کے بیٹو میں تمکو اللہ سے بے پروا نہ کر سکونگا کچھ بھی يَا عَبَّاسُ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اے چچا عباس عبد المطلب کے بیٹے میں کچھ بھی اللہ سے بے پروا نہ کر سکونگا۔

یا صفیۃ عمۃ رسول اللہ لا اغنی عنک من اللہ شیئا اے پھوپھی صفیہ مین تجھے اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی نہ بچا سکونگا یا فاطمۃ بنت محمد سلینی من مالی ما شئت لا اغنی عنک من اللہ شیئا اے فاطمہ لخت جگر محمد و بنت پیغمبر مانگ جو جی چاہے میرے مال سے مگر اللہ سے مین تجھے کچھ بھی نہ بچا سکونگا مسئلہ وعظ فرض کفایہ ہے ابتدا اسکی نزدیک والون سے اور انتہا جہانتک پہنچے مسئلہ مشایخ اور اعزا کو اپنے شاگردون اور ماتحتون سے کمال شفقت و نرمی و تواضع لازم ہے مسئلہ شاگردان رشید و مریدان مخلص و خدام مطیع پر رعایت مزید چاہیئے مسئلہ شیوخ و اکابر کے حضور مین تواضع و فروتنی لازم ہے مسئلہ اگر سردار امر بالمعروف نہ کرے یا برائی کا حکم کرے تو شریک گناہ ہے اور ماتحت اُسکے احکام شرعیہ نہ سنین تو خود عاصی ہین امیر سے سروکار نہین۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۙ الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ ۙ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ ۝		
اور بھروسا کر غالب مہربان پر وہ دیکھتا ہے تجھے جب کھڑا ہوتا ہے تو اور پھرنا تیرا سجدہ کرنیوالون مین		
آپ بھروسا کرین اُس ذات پر جو غالب اور حکمت والی ہے جو تجھے دیکھتی ہے جب اُٹھتا ہے اور پھرتا پھرتا	إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝	
	بیشک وہی سنتا جانتا ہے	

سجدہ گزارون مین یرٰاک سے اگر رویت و معاینہ مراد ہو تو ظرف عبث ہو جائیگا اس لیے کہ حضرت باری تعالیٰ ہر حال و ہر وقت حاضر و ناظر ہے پس مراد حفظ و عنایت و نظر محبت ہے مفسرین نے آیت کی مختلف تاویلین کین ہین اُنکے خلاصے لکھتا ہون ۱؎ تقوم بمعنے نماز منفرد و تقلب الخ نماز بجماعت یعنے دونوان حالتون مین نظر عنایت ربی ہے ۲؎ یا تقوم بمعنے تہجد اور تقلب نماز فرض یعنے عبادات نوافل و فرایض سب پر نظر قبول ہے ۳؎ یا تقوم و تقلب بمعنے قیام و تردد یعنے آپکی خبرگیری اور نقل و حرکات جو بحال ساجدین ہے وہ پیش نظر ہے ۴؎ تقوم بمعنے قیام نماز و تقلب بمعنے التفات و توجہ بحال اصحاب ہے جیساکہ صحیحین مین مروی ہے کہا ابو ہریرہؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھپر تمہارا خشوع و رکوع مخفی نہین مین تمکو اپنی پشت کی طرف سے دیکھتا ہون۔ ارشاد ہوا کہ ہم آپ کے پاس اس دیکھنے کو دیکھتے ہین ۵؎ آپکا اُٹھنا اور پھرنا پیش نظر ہے ہرحال مین اللہ تم سے باخبر ہے ف ان تاویلون سے ظاہر ہوا کہ ۱؎ حق سبحانہ تعالیٰ آپ کے جمیع افعال کو محبوب و منظور رکھتا تھا ۲؎ مومنین کی خبرگیری فعل محبوب ہے ۳؎ یہ دیکھنا آپ کے اعجاز سے ہے ۴؎ اوستاد کو چاہیئے کہ شاگرد کے اعمال اور اصلاح پر دائمی نظر رکھے اور سرسری طور پر نہین بلکہ اوقات خاص مین ۵؎ آپ

رات کو تہجد پڑھکر اصحاب کے گھرون پر جاتے کہ اونکی عبادت سنین تو پاتے کہ بھڑ کے چھتے کیطرح انمین
سے آواز تسبیح و ذکر کی آتی ہے اکبیرا ہے شیوخ کا طرائق توجہ و نسبت و تفحص لطائف مرید و تصفیہ دم
قلب طالب اس آیت اور اس حدیث سے مستند ہے حضور کے اصحاب نماز مین حضور کی
نظر سے نورانی اور مریدان باصفا شیوخ کی توجہ سے مراقبات مین مورد اسرار سبحانی **معالم** اور
دوسری تفسیرون مین یہ بھی ہے کہ تقلبک فی الساجدین سے مراد یہ ہے کہ آپکے آبا و اجداد و سلف کے
سب موحد خدا پرست تھے شرک کی نجاست سے دور نفرت محفوظ اخلاق رذیلہ اور سفاح جاہلیت سے اور
آپکا نور شریف ارحام طیبہ و اصلاب طاہرہ مین دائر و سائر رہا - اس تاویل پر آزر وغیرہ کے متعلق شبہات
اور انکے جواب مستقل رسائل مین علما نے نقل کیے ہین ہمکو حضور اور حضور کے جملہ متعلقات سے
حسن عقیدت رکھنا موجب تازگی ایمان و نورانیت قلب و فیضان باطن ہے اور جو امر سمجھ مین
نہ آئے یا بچشم ظاہر مین غلط دکھائے اسمین سکوت و احتیاط اور اعراض سرمایہ ادب - **ف**
تقوم و تقلب مین باعتبار معانی متعدد جمع ہے حقیقت و مجاز مین نہ عموم ہے مشترک مین بلکہ
بطور عموم مجاز ہر ہر تاویل کا جواز ہے ربط پھر شبہہ کفار کی تردید پر دلیل نازل فرمائی -

	هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ۝ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ۝	
	کیا مین تمکو بتادون کسپر اترتا ہے شیطان اترتا ہے اسپر جو مفتری گنہگار ہے	
شیطان اترتا ہی اوترتا ہے کان لگاتے ہین اور اکثر	يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ ۝ لگاتے ہین ۔ ۔ اور اکثر انکے جھوٹے ہین	کیا مین تمکو بتادون کسپر دروغگو مفتری عاصی پر

انکے جھوٹے ہین پس یہ قرآن معاذ اللہ وسواس شیطانی و تعلیم جنی سے ہوتا تو کذب صریح ہوتا اور
آپ اگر جنون زدہ ہوتے اور شیطانون کی بات سنتے تو مفتری و عاصی ہوتے حالانکہ قرآن کی جملہ مضامین
حق ہین اخبار ماضیہ کتب آسمانی سے مصدق اخبار آیندہ یکے بعد دیگرے مشاہد تمام احکام اس کے
صدق و عدل پر مبنی اور آنحضرت کا صدق اس درجہ کا کہ کفار منکر بھی (محمد امین) کہین تو یقیناً
ایسے واہی شبہے مردود و باطل ہین **مشکوۃ** آنحضرت نے فرمایا فرشتے آسمان سے اوترتے ہین اور
آسمانی خبرین آپس مین ذکر کرتے ہین شیاطین کان لگائے رہتے ہین سنی سنائی کا ہنون کو ایک
کی سو کرکے بتاتے ہین **معالم** (افاک اثیم) سے مراد کاہن **ف** ممکن ہے کہ عام مراد ہو یعنے ہر کاذب
خاطی اسلیے کہ کذب و اثم وسوسات شیطانی ہی ہین پس ہر عاصی پر نزول شیطان و وسواس ابلیس
ضرور ہے - اور منجملہ انکے جنپر شیطانی وسوسے وارد ہوتے شعرای کفر ہین -

له یقین [illegible] مجاہد کلان [illegible] ۱۲

وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ۝ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ

اور شاعر اور پیرو انکے گمراہ ہیں کیا نہ دیکھا تو نے کہ وہ ہر وادی میں سرگردان ہیں اور وہ کہتے ہیں وہ کہ نہیں

اور شاعر اور اونکے متبع سب کے سب گمراہ ہیں کیا تو نہیں دیکھتا کہ شعرا ہر میدان میں سر مارتے ہیں اور ایسی باتیں بناتے ہیں جو کرتے نہیں **ف** چونکہ کفار قرآن کو شعر اور آپ کو شاعر کہتے تردید افرمایا کہ ذرا دیکھو تو شعر اور اونکے تابع گمراہ ۔ اور آپ تھما اصحاب آپکے حق آگاہ ۔ وہ تخیل وطلب مضامین میں ہر وادی سرگردان یہ اصحاب اتقان ۔ صاحب سکینہ ارباب عرفان ۔ وہان تلبیس شیطانی یہان فیضان رحمانی ۔ وہ کہین کچھ اور کرین کچھ وہ دروغگو کاذب ۔ یہان فعل عین قول نہایت پاکباز مہذب ۔ **معالم** کفار اشعار میں آپکی ہجو کرتے عام مجمع میں پڑھتے ارشاد ہوا یہ شاعر اور سامع یا انکے قصائد پر عامل سب کے سب بہکے ہوئے ہیں شعر اگرچہ کلام موزون کو کہتے ہیں مگر نظر بہ اوصاف مذکورہ ہر کلام بے بنیاد کاذب ۔ واہی ۔ موہوم اسمین داخل ہے نظم ہو یا نثر ہیں وہ مقرر و خطیب جو کہے کچھ اور کرے کچھ اسی حکم میں داخل ہے **مشکوۃ** آپ نے شب معراج میں دیکھا کہ ایک قوم کے مونھ آگ کی قینچیون سے کاٹے جاتے ہیں جبریل نے کہا هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ یہ آپکی امت کے خطیب و واعظ ہیں جو ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں ہے ہر ایسی بات جسکی اصل نہو ۔ اور ہر وسواس شیطانی شعر ممنوع کے حکم میں ہے **ابن ماجہ** لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا اگر کسی آدمی کے پیٹ میں پیپ بھرا ہو کہ اوسکو دیکھے تو بہتر ہے اسکے حق میں اس سے کہ شعر سے بھرا ہو **مسلم** آپنے ایک شاعر کو شعر پڑھتے دیکھا فرمایا خُذُوا الشَّيْطَانَ شیطان کو پکڑو یہ آیت دلیل ہے حرمت شعر مضامین کاذبہ و تخیلات واہیہ وقول بے عمل پر مگر مطلق نہیں بلکہ یہ ارشاد کہ (الم تر الخ) استثناے آیندہ اُن تمام اشعار کو مردود ٹھہراتا ہے جو ان اوصاف ردیہ سے پاک ہون جیسا کہ فرمایا

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ

مگر جو ایمان لائے اور کی نیکیاں اور یاد کیا اللہ کو بہت اور بدلا لیا بعد اسکے

مَا ظُلِمُوا ۝ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ۝

کہ ظلم ہوا انکے اور اب جان لینگے جنہوں نے ظلم کیا کس کروٹ پھرے جاتے ہیں

مظہری جب شعرا [illegible] کی مذمت نازل [illegible] بن رواحہ اور [illegible] اور حسان بن ثابت نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ جانتا ہے کہ ہم شاعر ہیں تو ہم ہلاک ہوگئے [illegible] ایمان لایا اور نیک [illegible] اللہ کا بہت ذکر کیا اور بعد اسکے کہ کفار سے انپر ظلم ہوا

[illegible]

عوض اپنا لیا (وہ اس ضلالت مین نہین) اور اب جان لین گے وہ لوگ جنھون نے ظلم کیا کہ اونکو کیسے پلٹے دیے جاتے ہین **ف** یہان سے صاف معلوم ہوا کہ جس شاعر مین یہ اوصاف ہین وہ نہ ضال ہے نہ اوسکے تابعین پر نکال و وبال ہے مومن صالح ہو۔ ذاکر ہو۔ اگر شعر مین ہجو و مبالغہ کیا بھی ہو تو بغرض انتقام و دفع ضرر اہل اسلام و ابطال کفر و اتہام اونکے ظلم کا بدلہ ہے ممنوع نہین اور انصاف یہ ہے کہ قرآن مین جو مذمت شعر کی وارد ہے اور بعض احادیث سے بھی منقول ہوئی وہ باعتبار کذب و تجسس لایعنی و نظر خبث مقاصد و معانی ہے نہ مجرد مذمت نظم و بیانی جیسا کہ تعلیل (رحمہم اللہ) سے واضح اور استثناے مومن صالح سے ظاہر ہے دارقطنی نے روایت کی کہ حضرت عائشہ نے حضور سے شعر کی نسبت سوال کیا فرمایا ھُوَ کَلَامٌ فَحَسَنُہٗ حَسَنٌ وَقَبِیْحُہٗ قَبِیْحٌ وہ ایک کلام ہے اسکا اچھا اچھا اور برا برا ہے یعنی ہاں وہ کلام منثور یا منظوم جو ایذاے مومن و ہجو مسلم پر شامل ہو یا موثر تاثیر فسق و کذب و کفر و باطل ہو بلا تردد ممنوع ہے اگر توحید و معرفت و تصوف و تفقہ و موعظت و حمد و نعت و استعارات دلکش و امثلہ موثر خدا و رسول کی محبت بڑھانے والا موت و آخرت یاد دلانے والا اخلاق شرعی کا معلم عادات مذمومہ کا مبطل ہو یا کفار کی توہین بغرض نصرت و انتقام مومنین و ابطال باطل و احقاق حق اور تردید مدعی ہو تو مستحب ہے جیسا کہ فرمایا۔ **مشکوۃ** اِھْجُوْا قُرَیْشًا فَاِنَّہٗ اَشَدُّ عَلَیْھِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ ہجو کرو کفار قریش کی بیشک یہ ہجو انپر تیر سے بھی زیادہ شاق ہے (مسلم) ادنی درجہ اس امر کا استحباب ہے نہین کم ہو سکتا۔ **بخاری** اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا بعض بیان جادو کیطرح پر اثر ہوتے ہین اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً بعض شعر حکمت ہوتے ہین سراپا نصیحت یادی خیر سراسر عبرت اور فرمایا اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا یَزَالُ یُؤَیِّدُکَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اے حسان جبریل تمہاری مدد کرتے ہین (مضامین عالیہ و معانی بلیغہ سے) جبتک تم دفع کیا کرتے ہو اللہ سے اور اوسکے رسول سے یعنے کفار کو اونکی طرف سے جواب دیتے ہو اور فرمایا اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اے حسان ہماری طرف سے کفار کو جواب دو اے اللہ تو حسان کی مدد کر جبریل سے اور فرمایا ھَجَاھُمْ حَسَّانُ فَشَفٰی وَاشْتَفٰی کفار کی حسان نے ہجو کی تو مسلمانون کو غیظ و غضب و طعن سے شفا دی اور خود حسان کا دل ٹھنڈا ہوا۔ اور آیت مین ذکروا اللہ کثیرا خواہ محمول ہے نماز و تسبیح و ذکر پر خواہ ماول ہے اشعار حمد و نعت و توحید و خدا پرستی و تفقہ وغیرہ سے بمقتضاے مقام و سیاق کلام یا یہ کہ اللہ کی حمد اور اور اللہ کا ذکر اشعار مباح سے زیادہ ہو لیس

یہ تمام نصوص استحباب پر دال ہین ہاں اگر نہ کذب ہے نہ حمد و ذکر بلکہ دوسرے امور مباح و معاملات و واقعیہ اسمین ہین تو مباح ہے اس لیے کہ نہ تعلیل قرآنی پائی گئی نہ فسق و فجور و کذب لایعنی پس جبکہ نہ کوئی وجہ کراہت ہے اور نہ دلیل استحباب تو بین بین اسکا مباح ہوگا اور عملوا الصالحات سے ظاہر ہے کہ اگر مومن کلام باطل کہے تو نہ اس استثنا مین داخل ہوگا نہ ضلال سے خارج اور تعلیل اول یعنے (الم تر او) مین یہ اشارہ تھا کہ اگر کافر شاعر کذب و تجسس و امور ممنوعہ کے ذکر سے بچے تو شاعر ضال نہوگا نہ اوسکا سننا اور ماننا وبال ہوگا جیسا کہ حضور سے منقول ہے کہ آپ نے شرید سے جو آپ کے پیچھے سوار تھے فرمایا کچھ شعر امیہ بن ابی صلت کے یاد ہون تو پڑھو مین نے پڑھا آپ نے فرمایا اور پڑھو پھر عرض کیا یہانتک کہ سو شعر مین نے پڑھے ہر بار فرماتے اور پڑھو اور فرمایا گویا وہ اپنے شعر سے اسلام ظاہر کرتا ہے یا یہ کہ گویا اسلام لانا چاہتا ہے اور ایسے ہی فرمایا کہ شعرا کے کلام سے راست تر شعر لبید کا ہے اَلَا کُلُّ شَیۡءٍ مَا سِوَی اللّٰہِ بَاطِلٌ سوائے خدا کے سب باطل ہے (روایت کیا اسے مسلم نے) یہ دونون شاعر ایام جاہلیت کے تھے غیر مسلم پس معلوم ہوا کہ شعر کافر کا اگر مطالب حق پر مشتمل ہو تو نہ ممنوع ہے نہ اوسکا سننا اور نہ اسکی مدح ناجائز **فـــائدہ** ایسے شعر سننا مسنون و مستحب ہی **خوب واضح** رہے کہ شعرا کے لیے اصطلاحات و مجاز ہین اگر انکا کلام ظاہر پہ محمول اور تاویل و استعارے سے معدول کیا جائیگا تو بخلاف عزم و ارادہ مصنف کفر کذب فسق عبث کا الزام آئیگا میرے نزدیک ایسے سادہ لوح کوتاہ نظر ناقص کو کلام شعرائے نازک خیال باریک بین پر نظر و بحث جائز نہین خصوصًا حضرات صوفیہ جو صاحب اسرار لاہوت و آئینہ جمال ملکوت ہین معانی بلند و مقاصد اعلی اونکے لفظون مین معنی کیطرح محجوب و جلوہ نما انکی افادت ایسے کوتاہ بینون سے چھپانا لازم ورنہ اُسکے پڑھنے اور سمجھانے سے فتنہ و فساد و سوء اعتقاد عمومًا پیدا ہوگا اور اسی مین سے مثنوی ہے مولانا سے روم کی جو نہایت لطف و کمال وقت سے مضامین عالیہ و معارف حقہ پر شامل و شفای امراض قلوب و مشاطہ جمال محبوب ہے (سیعلم الخ) باعتبار عموم لفظ ہر ظالم کو شامل ہے اور برعایت خصوص ذکر شعرائے جاہل پر صادق **ای منقلب** مین نہایت وعید سخت ہے۔ یعنے جسکا بیان کو اس وقت کا اندازہ کافی نہوگا بلکہ وہ سمجھ لین گے جب گرفتار ہونگے **معالم** یہ اشارہ ہے رسول اللہ کے ہجو کرنے والون کی طرف

سورۂ نمل | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع کرتا ہون نام سے اللہ مہربان رحیم کے | مکے بیچ ہے

اس کا نام سورۂ نمل ہے اسمین چیونٹی اور ہدہد کی باتین اور بلقیس کا قصہ اور حضرت سلیمانؑ کی بادشاہت اور نہایت عجیب
دلائل توحید والوہیت و رد شرک مذکور ہین کیونکہ یہ سورت مکے مین اوتری اسمین ترانوے یا چورانوے یا پچانوے آیتین ہین

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ
یہ آیتین ہین قرآن اور کتاب روشن کی ہدایت ہے اور خوشخبری مومنون کو

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○
جو قائم کرتے ہین نماز اور دیتے ہین زکوٰۃ اور وہ آخرت پر یقین کرنے والے ہین

طٰس حروف مقطعات متشابہات سے ہے واجب الاعتقاد و لازم التوقف۔ یہ آیتین قرآن اور کتاب محکم کی ہین۔
ہدایت اور خوشخبری ہے مومنون کو جو نماز قائم کرتے ہین اور زکوٰۃ دیتے ہین اور آخرت پر یقین رکھتے ہین۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۗ اُولٰٓئِكَ
بیشک جو ایمان نہین لاتے آخرت پر اچھے دکھائے ہین انکو کام انکے پس وہ بھٹکتے ہین یہی ہین

الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ○ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ
وہ کہ انکے لیے برا عذاب ہے اور وہ آخرت مین وہی نقصان پانے والے ہین اور بیشک تجھکو سکھایا جاتا ہے قرآن

بیشک جو آخرت پر ایمان نہین لاتے اونکو اونکے کام ہم نے اچھے دکھا دیے ہین پس وہ بھٹکے ہوئے ہین | مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ○ پاس سے حکیم دانا کے | وہی ہین کہ اونکے لیے برا عذاب ہے
اور آخرت مین خسارہ پائین گے (امید ثواب اور حاصل عذاب۔ نیکی کا اعتقاد اور نتیجہ معصیت و فساد)۔
اور بیشک آپکو قرآن حکیم دانا کے پاس سے القا کیا گیا ہے

اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ۭ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ
جب کہا موسیٰ نے اپنی بی بی سے مین نے دیکھی ایک آگ لاتا ہون تمکو اوسکی خبر یا لاتا ہون انگارا

یاد کرو وہ واقعہ جب کہا موسیٰ نے اپنی بی بی سے مین نے ایک آگ دیکھی ہے اب مین تمکو اوسکی | قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ○ چمکتا تاکہ تم تاپو | خبر لائے دیتا ہون یا اوسمین سے
کوئی انگارا لاتا ہون (شاید تم اوس سے تاپو تفصیل اس قصے کی صفحہ ۱۴۲ جلد ۳ مین گزر گئی۔

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
تو جب گئے اوسکے پاس پکارے گئے کہ برکت دیا گیا ہی جو آگ مین ہے اور جو گرد اوسکے ہے اور پاک ہے اللہ پروردگار تمام عالم کا

پھر جب موسیٰ اوس درخت کے پاس آگئے تو ندا دی گئی۔ برکت دیا گیا ہے وہ جو آگ مین ہے اور جو اوسکے گرد گرد ہے اور اللہ رب العالمین پاک و منزہ ہے۔ تاویل آیت مین اضطراب ہے۔ نودی یعنی موسیٰ نورک تبارک یعنے برکت والا من خواہ حضرت موسیٰ ہین اب گردگرد والے ملائکہ ہوے یا درخت ہے بوجہ تجلی رب العزت ذوی العقول کے صیغے سے تعبیر کیا گیا اب گرد والے ملائکہ اور حضرت موسیٰ ہین خواہ نور الٰہی یا ذات پاک ہے۔ مگر یہ تاویل وہم دلاتی ہے کہ حدوث و احاطہ سے اللہ تعالیٰ کو کیا تعلق۔ اور غالباً اسی وجہ سے وسبحان اللہ فرمایا کہ ایسا خیال نہ کرو وہ ذات پاک منزہ ہے کما صاحب معالم نے فی النار سے مراد فی طلب النار لی بہتر یہ ہے کہ کہا جاے کہ جو درمیان مین ہے یا جو گرد گرد ہے وہ مبارک ہے ملک ہو یا بشر شجر ہو یا حجر۔ اور ذات پاک حضرت حق منزہ ہے تمہارے ادراک و رویت و توہم سے پھر اوسی کی تائید و تاکید مین ارشاد ہوا۔ یا مراد عموم برکت ہے جو اندر ہو یا باہر تاکہ وہم باقی نہ رہا

يٰمُوْسٰى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُۙ	
اے موسیٰ شان یہ ہے کہ مین ہون غالب حکمت والا	

اے موسیٰ یہ نار و نور کیسا مین اللہ ہون سب پر غالب حکمت والا نکتہ اولاً برکت و نار کا ذکر فرمایا کہ قابلیت و تحمل حاصل ہو پھر رخسار راز سے پردہ اٹھایا اور اسی کے ساتھ دوسری طرف متوجہ کر دیا کہ مبادا کمال تلذذ حضور و فو نیستی و ذوق فنا سے عالم وجود و امتیاز کیطرف رجوع دشوار ہو جاے لہذا ارشاد ہوا

وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى

اور ڈالدے عصا اپنا پھر جب دیکھا اُسے ہلتا ہوا گویا وہ اژدہا ہے پھرا پیٹھ دیکر اور پیچھے پھر کر نہ دیکھا اے موسیٰ

موسیٰ نے عصا ڈال دیا	لَا تَخَفْ ۫ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۖ	اپنا عصا ہاتھ سے ڈال دو
گویا وہ اژدہا ہے موسیٰ	نہ ڈر بیشک مین ہون کہ نہین ڈرتے پاس میرے پیغمبر	پھر جب دیکھا اوسے کہ جھوم رہا ہے

پیٹھ دیکر پھرے (بمقتضاے طبع انسانی) اور پیچھے پھر کر نہ دیکھا ارشاد ہوا اے موسیٰ ڈرو نہین مین ہون میرے پاس پیغمبر ڈرتے نہین نکتہ مکرر خطاب یا موسیٰ خواہ بغرض اظہار عنایت ہے یعنے ہمکو اپنے طالب کے ذکر سے تلذذ ہے خواہ بغرض تسکین قلب و افادہ باطن یا یہ کہ موسائیت تمامہ حضرت الوہیت مین فنا و نابود ہوئی جاتی تھی ادھر سے تنبیہ ہونے لگی اے موسیٰ ہوشیار ہو سنبھلو ہم ہین رحمن محبوب عالم و جان جہان تاکہ تلذذ خطاب محبوب سے قوت استفادہ و شوق نظر و حیات روح حاصل ہو اور یہ بھی فرمایا اے موسیٰ کہین ہمارے حضور و اے پیغمبر ڈرا کرتے ہین ربط چونکہ خوف اور ہٹنا خطرات دل ہے حضور تھا قبل اسکے کہ طالب نادم و عذرخواہ ہو ارشاد ہوا کچھ نہین۔

ف۵ اسمین بھی اشارہ ہے کہ اول عموم برکت کا ذکر فرمایا پھر اپنی ذات پاک کی طرف توجہ دی ۱۲

تفسیر خطاب مکرر موسیٰ

إِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوْءٍ فَإِنِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

مگر جس نے ظلم کیا پھر بدل دیا نیکی سے بعد برائی کے تو میں غفور رحیم ہوں

مگر جس نے ظلم کیا پھر اُس ظلم کو حسنہ سے بدل ڈالا برائی کرنے کے بعد تو ہم معاف کرنے والے مہربان ہیں۔ **معالم** خواہ یہ استثنا ہے یعنے لا یخاف سے یا کلام جدید ہے اس لیے کہ آپکو قتل قبطی کا خیال تھا ارشاد ہوا کہ ہم بخشنے والے ہیں جب وہ برائی کو نیکی بدل ڈالے۔ **ف** وعدۂ عفو سے تسکین و رفع خوف چاہتا ہے کہ حضرت موسیٰ اژدہے سے نہ ڈرے ہوں حضرت کبریا کی عظمت اور اپنی تقصیر کے خوف نے انکو ہلایا لہذا ارشاد ہوا رسول ہم ہوں یہ ڈرتے نہیں بلکہ ہمارے عنایات ملاحظہ کرو۔

وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوْءٍ فِي تِسْعِ آيَاتٍ إِلَىٰ

اور ڈال ہاتھ اپنا جیب میں اپنی نکال روشن بدون عیب کے نو نشانیوں میں طرف

فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝

فرعون کے اور اُسکی قوم کے بیشک وہ ہیں قوم نافرماں بردار

اپنا ہاتھ جیب میں ڈال پھر نکال روشن چمکتا ہوا مگر یہ سپید کسی مرض و عیب سے نہو گی اور جا تو نو نشانیوں کے ساتھ انکی تفصیل گذر گئی فرعون اور اسکی قوم کی طرف بیشک وہ قوم فاسق ہے۔ **فی تسع** کہا صاحب تفسیر کبیر نے جملۂ جدید متعلق ہے اذہب محذوف کا۔

فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَاتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا

پھر جب آگئیں انکے پاس نشانیاں ہماری دکھانے والیں یہ جادو ہے ظاہر اور انکار کیا اُنکا اور جان لیا تھا

أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۝

اُن کے نفسوں نے ظلم اور سرکشی سے پس دیکھ کیسا انجام ہوا مفسدوں کا

جب ہماری وہ نشانیاں جو آنکھوں سے دکھا دینے والی تھیں فرعونیوں کے پاس آئیں تو بولے یہ جادو ہے اور دیدہ و دانستہ انکار کیا ظلم و سرکشی سے اور انکے دل اسکی حقیقت کا یقین کر رہے تھے تو آپ دیکھئے کہ ان مفسدوں کا انجام کار کیا ہوا کیسے ہلاک و تباہ کیے گئے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا ۖ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَىٰ

اور تحقیق دیا ہمنے داود اور سلیمان کو علم اور کہا دونوں نے سب تعریف ہے اللہ ہی کو جس نے بڑھایا ہمکو

كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ۝

بہتوں پر اپنے بندگان مومن سے

اور تحقیق ہم نے داود اور سلیمان کو علم نبوت و سیاست عطا فرمایا اور ان دونوں نے کہا اللہ کا شکر ہے یعنے تمام مدح و ثنا جو ہماری طرف منسوب ہو سکے وہ اللہ کے لیے ہے اور اُسی کی دی ہوئی ہے جس نے ہمکو

اپنے بہت سے مومن بندون پر فضل عنایت کیا علم اشارۃ النص سے ظاہر ہے کہ اسے تمام صفات پر فوقیت ہے ورنہ یہ وجہ فضل اکثر عباد مومن پر نہوتا اور یہ حضرات انبیاء تھے انھین سرمایۂ فضل ہونا زیادہ تر عظمت کی بات ہے - پھر علم سے نبوت وعلم صفات واحکام وسیاست ونظام خلق وتہذیب اخلاق وتصفیۂ باطن مراد ہے دوسرے فنون ایسے نہین جنسے تفاضل وتفاخر انبیا مین ثابت ہو منقول ہے کہ حکیم فیثاغورس حضرت سلیمانؑ کے تلامذہ سے تھا فضلنا گو اپنے منھ سے اپنی بڑائی رعونت ہے اور ممتنع مگر جبکہ اس بیان سے مصالح دین وہدایت خلق یا نفع بندگان خدا ممکن ومطلوب ہو جیسے کسی عالم کا یہ دعوی کہ میرا قول حق ہے اور خلیفہ عادل کا بیان کہ میرے مخالفت حق پر نہین ہیرا قوت اور اتباع سنت سے انھین کیا نسبت کسی شیخ طریقت کا اپنے مریدون سے اظہار کرین کامیاب ہوں اور کامیاب کرا سکتا ہون اللہ کی نعمتین بھیر وسیع ہین اللہ کے احسانات کا شکر مطلوب ہو تو مستحسن ہے جیسا کہ ارشاد ہوا وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اللہ کی نعمتین بیان کیا کر کثیر سے بعض تو انبیاء سے اولوالعزم خارج ہین مثل نوح وابراہیم وموسی وعیسی علیہم السلام کے اور اگر کل مراد ہون جیسا کہ شان مقام کل کے قائم ہوتا ہے تو یہ فضل جزئی ہوگا اس لیے کہ ایسی تسخیر طیور وہوا وجن وسلطنت دوسرون مین تھے

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ

اور وارث ہوے سلیمان داؤد کے اور کہا اے آدمیو سکھائے گئے ہم بولی جانورون کی اور دیے گئے ہم

كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۝

ہر شئے سے بیشک یہ وہی فضل ظاہر ہے

اور سلیمان داؤد کے وارث ہوے یعنے قائم مقام وخلیفہ اور کہا سلیمان نے اے آدمیو مجھے چڑیون کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہر شئے سے مجھے عطا کیا گیا ہے بیشک یہ فضل اللہ کا کھلا ہوا ہے ورث بخاری اور دوسرے ائمہ حدیث نے روایت کی کہ حضور نے فرمایا لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ ہم وارث نہین بنائے جاتے جو چھوڑتے ہین وہ صدقہ ہے یعنے ہمارے اموال متروکہ صدقہ ہین اسمین ملک میراث نہین جاری ہوتی پس تعارض ہے خبر صحیح وظاہر قرآن مین جواب ارث (یعنے اصطلاحی یہ ہے کہ مالک کے بعد کوئی دوسرا شخص جو اس سے تعلق وقرابت رکھتا ہو اسکے مملوک کا مالک ہو بدون عقد وعوض پس میراث اس طور پر یہان مراد نہین بلکہ مجاز ہے یعنے خلافت وجانشینی جیسا کہ قرآن مین فرمایا يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ اور حدیث مین آیا اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْعُلَمَاءِ اور ابوہریرہ سے منقول ہے کہ آپ نے بازار مین آواز دی چلو مسجد مین میراث رسول اللہ بٹ رہی ہے لوگ دوڑے مسجد مین کچھ نہ پایا مگر ایک گروہ تعلیم وتعلم مین مصروف تھا لوگون نے کہا مال کہان ہے فرمایا یہی ہے

ف حکیم فیثاغورس حضرت سلیمانؑ کے تلامذہ سے تھا

ف اپنی افضلیت کا اظہار

میراث رسول اللہ کی۔ اور مجاز نہ لیا جائے تو میراث مال مراد ہوگا جیسا کہ بعض کا قول ہے تو وارد ہوگا یہ کہ حضرت داؤد کے دوسرے انیس بیٹے کیون محروم کردیے گئے اور یہ جواب کہ قرآن مین دوسرون کی نفی نہین خلاف سیاق ہے اس لیے کہ اگر تخصیص مقصود نہو تو معمولی ذکر سے کیا فائدہ ہر بیٹا باپ کا وارث ہی ہوتا ہے اور اگر نبوت وحکم وعلم مراد ہے جیسا کہ مذہب جمہور کا تو اسمین میراث نہوگی مگر باعتبار خلافت اس لیے کہ یہ اوصاف واعراض نہ مملوک ہوتے ہین نہ بعینہٖ منتقل پس نہ حقیقۃً میراث ثابت ہے نہ تعارض اور جب یہ سمجھا گیا کہ انبیا کی میراث اسی قسم کی ہوتی ہے تو اشارہ ہوگیا رد روافض کیطرف کہ حضرت سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو وارث باغ فدک سمجھے ہوے ہین حالانکہ وہ باغ بطور نفقہ حضور کے متعلقین کے لیے تھا نہ مملوک ومقسوم میراث اس لیے کہ متروکہ انبیا میراث نہین ہوتا علما ضمیر واحد اس لیے نہ اختیار کی کہ شبہہ حصر نہ پایا جائے اور یہ کمال عجز ولتواضع ہے حالانکہ آپ ان صفات مین منفرد اور مخصوص تھے اور ممکن ہے کہ یہ خطاب بجای رعایا بحسب داب شاہی ہو منطق الطیر یہان اشارۂ قرآنی سے اور دوسری آیتون مین نصًا ظاہر ہے کہ نطق خاصۂ انسانی نہین بلکہ ہدہد ونمل مین بالخصوص اور دوسرے جانورون مین بالعموم لفظ نطق ودرک متحقق ہے افسوس اس خود روگروہ پر جو کمند تخیل عرش کے کنگرے پر ڈالتے ہین اور ایسی فاش غلطی اپنے خواص وماہیت سے نہین نکالتے پھر یہ ادراک وفہم معجزات سلیمانی سے ہے یہ امتیاز خواص سے نہین صفاے روحانی سے ہے

مسئلہ ممکن ہے کہ کسی ولی کو جانورون کی بولی کا علم ہو اس لیے کہ معجزات نبوت سے اولیاء اللہ کو بھی حصہ ملتا ہے چونکہ اکثر جانورون کی بولیان اور انکے مفہومات تفاسیر مین مذکور ہین انکا ذکر بھی خالی از لطف نہین **معالم** کعب نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے بعض جانورون کی بولیون کی یون تفسیر فرمائی (قمری) موت کے لیے تیار رہو اور عمارت بربادی کے لیے بناؤ۔ (فاختہ) کاش کہ خلق نہ پیدا ہوتی (طاؤس) جیسا کروگے پاؤگے (ہدہد) جو رحم نہین کرتا رحم نہین کیا جاتا (لٹورہ) گنہگارو اللہ سے مغفرت مانگو (طوطی) ہر زندہ مریگا اور ہر نیا پرانا ہوگو (پرستوک) نیکی آگے بھیجو اسے پاؤگے (کبوتر) پاکی ہے رب برتر کے لیے آسمان وزمین بھر کر (کوا) راستون پر محصول لینے والون کے حق مین بددعا کرتا ہے (چیلہ) سواے خدا کے سب فانی ہے (قطا) جو چپ رہا بچا (عنقا) ہلاکی ہے اسے جو طالب دنیا ہو (مینڈھک) پاک ہے میرا رب قدوس (باز) پاک ہے میرا رب اور اوسکے لیے حمد ہے۔ کہا مکحول نے حضرت سلیمان علیہ السلام

فرمایا (دراج) کہتا ہے اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی کہا ابن عباسؓ نے (قنبرہ) کہتا ہے لعنت اللہ کی محمدؐ و آل محمدؐ سے بغض رکھنے والون پر (حمار) کہتا ہے اے اللہ عشار پر لعنت (گھوڑا) ہنہناتا ہے پاک و قدوس ہے رب ملائکہ و روح کا (مینا) بولتی ہے مین تجھ سے روز روز کا رزق مانگتی ہون اے رزاق خازن حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ (کرگس) کہتا ہے اے آدمی جبتک چاہے جی آخر مرنا ہے (عقاب) کہتا ہے خلق سے دوری انس ہے عرائس (بلبل) بولتا ہے اکلت نصف التمرۃ فعلی الدنیا العفا اور مروی ہے کہ قنبرہ نے آپکی راہ مین انڈے دیے تو نر نے مادہ سے کہا مین نے تجھے منع کیا تھا کہ سلیمانؑ کی راہ مین انڈے نہ دے اونکا لشکر میں ڈالیگا مادہ بولی خرابی ہو تیری وہ اللہ کے نبی ہین ہم پر رحیم ہین سلیمانؑ نے اوسکی بات سُنی اور جن کو بھیجا کہ سواری کے وقت اوسکا انڈا پاؤن کے تلے دبا دے اسطرح کہ اُسے کچھ ضرر نہ پہونچے جب لشکر نکل گیا اور انڈے سلامت رہے مادہ نے نر سے کہا دیکھا مین نے نہ کہا تھا کہ نبی اللہ رحیم ہین نر نے کہا مین بادشاہ کے لیے ہدیہ پیش کرونگا ایک ٹیڈی بچون کے لئے جمع کر رکھی تھی۔ مادہ بولی مین نے ایک خرما بچون کے لیے رکھا ہے وہ نذر کرونگی پھر یہ دونون تحفے لیکر دربار سلیمانی مین حاضر ہوے اور سجدۂ تعظیم کیا اور یہ تحفے پیش کیے حضرت سلیمان نے اُنکے حق مین دعا کی اور دست مبارک اوسکے سر پر رکھا وہی داغ ہے جو سر پر قنبرہ کے پایا جاتا ہے۔

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝

اور جمع کیا گیا سلیمان کے لیے لشکر اُسکا جن اور انس اور چڑیون سے لیس وہ جمع کیے گئے ہین

اور سلیمان کے لیے اُنکا لشکر جمع کیا گیا جن اور آدمی اور چڑیان یہ سب صف بصف درجہ بدرجہ مجتمع رہتے تھے ہر جنس و نوع کا لشکر اپنے سردار کی ماتحتی مین اپنے مقام پر محبوس و قایم و مجتمع رہتا ف معلوم ہوا کہ لشکر کے لیے صف بندی اور تقسیم مناسب و ضبط لازم ہے۔

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ

یہانتک کہ جب آئے وادی نمل مین بولی چیونٹی اے چیونٹیون گھس جاؤ اپنے بلون مین

لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

نہ روند ڈالے تمکو سلیمان اور اُنکا لشکر جالانکہ وہ خبر رکھتے ہون

یہانتک کہ جب آئے چیونٹیون کے جنگل مین بولی ایک چیونٹی اے چیونٹیون گھس جاؤ اپنے اپنے بلون مین ایسا نہو کہ روند ڈالین تمکو سلیمانؑ اور لشکر اونکا اور اونکو معلوم بھی نہو تا کہ ہماری ایذا سے باز آئین اور طریق ظلم سے کنارہ کش ہون وادی سے مراد وہ مقام جہان چیونٹیان بکثرت ہون

ابن کثیر یہ وادی زمین شام مین تھا اور اس چیونٹی کے دو پر تھے **فتح** یہ چیونٹیون کے ملکہ تھے **حطم** توڑتا کچلنا یہ قول نملہ کا نصیحۃً تھا اور اس لیے تھا کہ اوسنے جلالت وشان وتجمل سلیمان دیکھا تو ڈر گئی کہ مبادا میری قوم اللہ کی ناشکری کرے کہ ہمکو کچھ نہین دیا اور انہین کفران نعمت کے سبب شکست واقع ہو یا یہ کہ اہل دولت کی صحبت وقرب سے ضرر پہنچے اور اسمین تنبیہ ہے کہ دنیادارون کے قرب سے بھاگنا چاہیے **عرائس** لشکر سلیمانی ہوا پر تھا اگر زمین پر چلتا تھا تو چیونٹیون کو خوف پیدا ہوا **لایشعرون** اس لیے کہ چیونٹیان جانتی تھین کہ اللہ کا پیغمبر معصوم ہوتا ہے اسنے ظلم غیر ممکن مگر یہ کہ اونکو خبر نہو **ف** یہان سے معلوم ہوا کہ چیونٹی جو ضعیف ترین حیوانات ہے اسے بھی درک ہی اور کلیات سے جزئیات جیسے اہل منطق بقاعدہ انسانی نکالتے ہوے ہین سمجھ سکتے ہین اس لیے کہ یہ امر کہ سلاطین کا لشکر کر وفر اور ہجوم سے جاتا ہو اور اپنے چلنے والے زیر قدم اور نہایت ضعیف وحقیر چیزون پہ نظر نہین کر سکتے اور یہ کم توجہی اونکی ہلاک وکسر کا موجب ہوتی ہے جو وہان ہوتے ہین پس ہمکو بھی اس خوف سے احتیاط لازم ہے اور یہ کہ پیغمبر ظلم نہین کرتے پس یہ فعل سلیمانؑ سے ممکن نہین مگر بحالت غفلت یہ تمام مقدمات ہین جنسے مجہول کا علم ہوتا ہے۔

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّن قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ

تو مسکرائے ہنستے ہوئے بات سے اسکی اور کہا اے رب توفیق دے مجھے یہ کہ شکر کرون مین نعمت کا تیری جو کی تونے مجھ

وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ۝

اور والد پر میرے اور یہ کہ کرون مین نیکی کہ پسند کرے تو اسے اور داخل کر مجھے رحمت سے اپنی اپنے نیک بندون مین

سلیمانؑ چیونٹی کی یہ انجام بینی سنکر مسکرائے بحالت ضحک۔ اور جناب الٰہی مین رجوع کرکے عرض کی اے رب مجھے توفیق عطا کر کہ تیری اوس نعمت کی شکر گزاری کرون جو مجھپر ہے اور میرے باپ داؤد پر اور اچھے کام کرون جسے تو پسند فرمائے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندون مین داخل کر **تبسم** مسکرانا **ضحک** اسطرح ہنسنا کہ آواز پیدا ہو۔ چونکہ یہ امر نہایت عجیب اور اسکی باتین موجب سرور وتعجب تھین آپ بے اختیار ہنس پڑے اور چونکہ ضحک شان انبیا سے نہین بلکہ مورث غفلت وکمال امن ہے فرمایا کہ آپنے عادت کے موافق تبسم کیا مگر یہ تبسم بحالت اضطرار ضحک کے درجے مین داخل ہونے لگا۔ ہمارے حضور سے منقول ہے کہ کبھی آپ ایسا نہین ہنسے کہ بن دندان ظاہر ہوتے اکثر تبسم فرماتے تھے بہرکیف آیت جواز ضحک پر دلیل ہے **عرائس** ہوا کو حکم تھا کہ دور دور کی آواز سمع مبارک مین اونچا دیتی چنانچہ یہ بات بھی ہوا نے حضور سلیمانی

تک پہنچائی آپ ہنس پڑے اور بعض روایتوں مین ہے کہ جب آپ نے یہ بات سُنی فرمایا اُسے
حاضر کرو چیونٹی حضور مین لائی گئی فرمایا تونے چیونٹیون کو کیون ڈرایا کیا سنا ہے کہ مین ظالم ہون کیا
معلوم نہین کہ مین نبی عادل ہون چیونٹی نے عرض کی اے نبی اللہ کیا حضور نے ملاحظہ نہین
فرمایا کہ مین نے (لایشعرون) زیادہ کیا یعنے عمداً نہین غفلت ولاعلمی مین حالانکہ مین نے
حطم وکسر سے یہ مراد نہین لی کہ بدن روند ڈالے جائینگے بلکہ یہ ارادہ کیا تھا کہ مبادا یہ حقیر
مخلوق بھی ایسی ہی جاہ وجلال کی تمنا کرے یا آپ کے تمول وحشم وخدم کا تماشا انکو تسبیح حضرت
الوہیت سے بند کرے تو ہمارے قلوب ہلاک ومکسور کر دیے جائین تب حضرت سلیمان نبی
رحمٰن نے بکمال شوق وخوف الٰہی سے کہا اے چیونٹی مجھے نصیحت کر عرض کی آپکو معلوم ہے کہ آپکے
والد کا نام داؤد کیون ہوا فرمایا نہین بولی اس لیے کہ اُنھون نے اپنے دل کے زخم کی دوا کی
پھر کہا آپکا نام سلیمان کیون ہے فرمایا نہین معلوم بولی اسی لیے کہ آپ سلیم ہین اور جو آپ کو
ملا ہے سلامت صدر سے ملا ہے اور آپ پر حق ہے کہ اپنے باپ داؤد سے ملحق ہون اونکا
تعبد وزہد اختیار فرمائین - پھر بولی بتائیے اللہ نے ہوا آپکے لیے کیون مسخر کی فرمایا نہین معلوم
بولی اس لیے کہ معلوم ہو کہ دنیا سب ہوائی ہے تو آپ کو ان باتون پر ہنسی آئی اور تبسم کیا -
اور مروی ہے کہ لشکر سلیمانی وادی نمل مین نکلا تو چیونٹی نے کہا سبحان اللہ کیا بزرگی آل داؤد کو
عطا ہوئی تو آپنے تبسم فرمایا اور لشکر سے پوچھا بتاؤ اس مور ضعیف نے کیا کہا پھر خود فرمایا
کہ یہ کہتی ہے اللہ سے ظاہر وباطن مین ڈرو - غنا وفقر مین متوسط حال پر رہو - اور غضب
اور رضا کی حالت مین عدل کرو ابن کثیر ایک دن سلیمان مع لشکر کے نکلے کہ حق سبحانہ تعالیٰ
سے پانی کی دعا کرین دیکھا کہ ایک چیونٹی آسمان کی طرف منھ کیے ہاتھ پاؤن اوٹھائے پڑی ہے
اور دعا کر رہی ہے اے اللہ ہم تیری مخلوق سے ہون ہم تیرے پانی پلانے سے بے پروا
نہین ہو سکتی اگر تو سیراب نہ کریگا تو ہم ہلاک ہوجائینگے سلیمان ؑ نے کہا پھر و تمکو غیر کی
دعا سے پانی دیا گیا - اور مسلم مین ہے کہ ایک پیغمبر کو چیونٹی نے کاٹا آپنے حکم دیا کہ اسکا بل جلادیا
جائے وحی آئی ایک نے کاٹا اور تمام گروہ کو ہلاک کیا جو ہماری تسبیح کرتا تھا - عرائس مین منقول
ہے کہ ایک چیونٹی سلیمان ؑ کے ہاتھ پر چڑھ گئی آپ نے اٹھا کر اُسے پھینکدیا چیونٹی گری تو بولی
یہ حلم وبطش کیسا ہے کیا معلوم نہین کہ ہم ایک گروہ ہین اُسکے جسکا تو بندہ ہے حضرت سلیمان ؑ
یہ سُنکر بیہوش گر پڑے جب ہوش آیا فرمایا لاؤ اُس مور ضعیف کو پھر اُس سے سوال کیا

اور دل میری کمال نازک ہے اور بدن ضعیف ہے آپ نے پکڑا اور پھینکا سلیمان نے کہا میری خطا سے درگذر کر اور صلح کرے میں نے تیری ایذا رسانی کا قصد نہیں کیا تھا بولی ہاں ایک شرط سے دنیا کو خواہش کی آنکھ سے نہ دیکھنا اپنی خواہشوں اور ہنسیوں میں محو نہ ہو جانا اور جو تجھ سے دیا ہے اوسے مذلل و سماوت کرنا فرمایا میں نے بھی وعدہ کر لیا چیونٹی بولی میں نے معاف کیا یہ روایتیں اگر صحت تک پہونچ جائیں تو اسپے یہ الزام ہوگا کہ حیوان انسانی زیادہ عارف ہیں بلکہ یہ طریقہ تعلیم ہے کہ خدا تعالی اپنی خاص بندون کو تنبیہ کرتا

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ۝

اور ڈھونڈھا پرندوں کو تو کہا کیا ہے مجھے نہیں دیکھتا میں ہدہد کو یا ہے وہ غائب

اور تلاش و جستجو کی چڑیوں کی تو انمیں سے ہدہد کو نہ پایا فرمایا کیا سبب ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا یا وہ غائب ہے عرائس جنون نے آپکے لیے فرش ریشمی زرتار تیار رکھا تھا عرض و طول ایک ایک فرسخ اوسکی وسط میں آپکے لیے منبر طلائی بچھایا جاتا اوسپر آپ جلوس فرماتے اور گرد و گرد تین ہزار کرسیاں چاندی سونے کی بچھتیں انبیا سونے کی کرسیوں پر اور علما چاندی کی کرسیوں پر بیٹھتے اور گرد و گرد اونکے آدمی۔ آدمیوں کے اردگرد جن ہوتے چڑیاں پروں سے سایہ کرتیں اور ہوا سے نرم اس بساط کو اوٹھاتی جہاں آپ چاہتے لیجاتی اور اس لشکر میں باورچیخانے اور تمام اشیاے ضروری ہمراہ رہتے یہ لشکر سو فرسخ میں ہوتا۔ جانور۔ چڑیاں۔ جن۔ آدمی۔ اور سطح ہوا پر اسطرح بلا کلفت ٹھہرتے جیسے زمین پر پھر آپنے اصطخر سے یمن کا سفر کیا اول بلدہ طیبہ مدینۃ الرسول پر گذرے آپنے فرمایا یہ دار ہجرت ہے اوس پیغمبر کا جو سب سے آخر مبعوث ہونگے خوشخبری ہو اوسے جو اوسپر ایمان لایا اور تابع ہوا پھر زمین حرم پر آئے دیکھا کہ گرد گرد کعبے کے بت ہیں جنکی پرستش ہوتی ہے آپ جب بیت اللہ سے دوسری جانب ہونے لگے بیت اللہ رو دیا اور عرض کی اے اللہ یہ تیرا پیغمبر اور اسکے ساتھی تیرے ولی میری طرف سے گذرے اور یہاں نہ اوترے نہ مجھمیں نماز پڑھی نہ تیرا ذکر میرے پاس کیا اور یہ بت میرے گرد گرد پوجے جاتے ہیں ارشاد ہوا نہ رو میں عنقریب تجھے ایسے لوگوں سے کثرت دونگا جو میرا سجدہ کریں اور تجھمیں قرآن اوتارونگا اور وہ پیغمبر تجھمیں پیدا کرونگا جو احب الانبیا ہے اور اپنے بندے رکھونگا جو میری عبادت کریں اور اسطرح اونکی محبت و اضطراب سے اپنے بچے کے پاس جاتی ہے تیری طرف آئیں گے اور تجھے شیطان و اوثان سے پاک کرونگا پھر حکم کیا سلیمان کو کہ اوتریں اور نماز پڑھیں قربانی چڑھائیں آپ اوترے اور پانچ ہزار اونٹ اور پانچ ہزار بیل اور بیس ہزار بکریاں ذبح کیں اور مصاحبت سے کہا یہیں سے نکلیں گے نبی عربی جو اپنے تمام مخالفوں پر فتحیاب ہونگے اور اپنے دشمنوں کی گردن پر تلوار رکھیں گے اور اونکی ہیبت

ایک ماہ کے راستے تک پونہچیگی اور انکو اللہ کی راہ مین کسی کی ملامت کی پروا نہوگی بشارت ہوا سے جو انکو پائے اوسے سر عقیدت جھکائے اور فرمایا کہ ہزار برس بعد یہ ہوگا وہان سے وادی نمل مین آئے پھر یمن مین نگئے اور اوترے وضو کے لیے پانی تلاش کیا تو نہ پایا اور یہ خدمت ہدہد کے سپرد تھی یہ زمین کے تلے پانی دیکھ لیتا اور منقار سے زمین کھودکر مقام بتاتا پھر جن آکر نکالتے یہان جب آپ اوترے ہدہد کے دل مین آیا کہ کچھ سیر کرون ادھر اُدھر دیکھا تو ملکۂ بلقیس کا باغ نظر آیا وہان گیا اور یمنی ہدہدون سے ملاقات کی اسکا نام (یعفور) تھا اور یمن کے ہدہد کا نام (عفیر) - دونون مین باتین ہوئین عفیر نے کہا گو سلیمان کا ملک بڑا ہے مگر بلقیس بھی کچھ کم نہین آؤ چلو ہم تمکو اُسکی بادشاہت دکھائین یعفور بولا مین ڈرتا ہون کہ پانی کے لیے میری تلاش ہو اور مین غیر حاضر نکلون عفیر نے کہا سلیمان اس خبر سے بہت خوش ہونگے یعفور گیا اور خوب سیر کی ادھر ہدہد کی تلاش ہوئی پتا نہ لگا - تو حضرت سلیمان نے کمال غیظ و غضب سے فرمایا -

لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝

البتہ عذاب کرونگا مین اُسے عذاب سخت یا ذبح کرڈالونگا مین اسے یا لاوے میرے پاس حجت ظاہر

البتہ اس ہدہد کو کوئی سخت سزا دونگا یا مار ہی ڈالونگا - یا میرے پاس کوئی حجت مقبول اور عذر معقول لائے

ف یہ نہ کہا جائے کہ حضرت سلیمان نے غائب پر غصہ کیون کیا اس لیے کہ آپ نے اپنے خدم کو دو امر پر ادا کیا - ا در صورت عذر ضعیف و خطا کے خفیف سزا اور بشرط تعمد و شرارت قتل ۲ - اگر معقول وجہ پیش کرے تو عفو - پس یہ حکم نہ تھا عام تھا -

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ۝

پس ٹھہرے دیر تک نہین تو کہا (ہدہد نے) گھیر لیا مین نے اُسے کہ نہ گھیرا تو نے اُسے اور لایا مین تیرے پاس ملک سبا سے خبر یقینی

ابھی تلاش ہو رہی تھی اور زیادہ زمانہ نہ گزرا تھا کہ ہدہد آپہونچا اور عرض کی مین ایک ایسی بات معلوم کی ہے جو حضور کو معلوم نہین اور مین آپکے لیے ایک سچی خبر لایا ہون عرائس حکم سلیمانی عقاب کو ہوا کہ جا اور ہدہد کو حاضر کر عقاب اڑا اور ادھر اودھر دیکھا یمن کے جانب ہدہد نظر آیا لپکا اور ہدہد سمجھا کہ خدا خیر کرے عقاب کی نظر بد ہے چلایا اے عقاب تجھے قسم ہے اُسکی جس نے تجھے قوی و مقتدر بنایا رحم کر اور میرے حال سے تعرض نہ کر عقاب رُکا اور بولا تیری ماتجھپر روئے نبی اللہ سلیمان نے قسم کھائی ہے کہ تجھپر عذاب کرے پھر دونون بارگاہ سلیمانی کیطرف اُڑے جب قریب آئے تو کرگس نے کہا خرابی ہو تیری نبی اللہ نے تیرے ذبح پر قسم کھائی ہے ہدہد نے کہا کوئی استثنا بھی ہے کرگس بولا ہان اگر تو حجت روشن پیش کرے اب دونون سلیمان کے حضور مین آئے ہدہد قریب آیا سر اوٹھلیا اور دم اور پرون کو جھکا دیا تواضع سے زمین پر رکھکر گھسنے لگا

حضرت سلیمان نے ہاتھ بڑھایا اور سر دبا کر فرمایا تو کہاں تھا ہدہد نے عرض کی یا نبی اللہ اللہ کے سامنے کا کھڑا ہونا قیامت میں یاد کیجیے یہ سنتے ہی آپ تھرتھرانے لگے اور درگزر کی پھر ہدہد بولا میں ایک عجیب خبر لایا ہوں

إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ

میں نے پائی ایک عورت کہ مالک ہے انکے اور دی گئی ہے ہر شے سے اور اوسکے لیے تخت ہے بڑا

میں نے ایک عورت دیکھی کہ وہ مالک ہے اہل سبا کی اور ہر شے متعلقات بادشاہت سے اُسے دی گئی ہے اور اُسکا تخت بہت بڑا ہے امراۃ سے مراد بلقیس ہے عرائس میں ہے شہر سبا ارض یمن کا بادشاہ تھا اپنی بیٹی بشرح عرف ہداد کا نکاح ایک جنیہ ریحانہ نامی سے کیا پس اس سے بلقیس پیدا ہوئی یہ بلقیس اپنے باپ کے بعد یمن کے فرمانروا ہوے۔ اسکا تخت نہایت قیمتی اور بڑا تھا معالم کہا ابن عباس نے اسی گز لانبا چوڑا اُسپر سات گھر تھے در و جواہر اور طلا سے بنا تھا۔

وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ

اور پایا میں نے اسے اور قوم کو اُسکی سجدہ کرتے ہیں سورج کا سوائے اللہ کے اور اچھے دکھائے اونکو شیطان نے

أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ

کام انکے پس روکا اونکو راہ سے تو وہ نہیں راہ پاتے

اور میں نے بلقیس کو اور اُسکی قوم کو پایا کہ آفتاب کا سجدہ کرتے ہیں اللہ کے سوا اور شیطان نے اونکو اونکے کام یعنے آفتاب پرستی اچھی دکھائی اور اونکو راہ سے روک لیا پس وہ راہ راست نہیں پاتے

ف آیت میں تصریح ہے کہ حیوانات بھی کلیات سے جزئیات اور جزئیات سے کلیات سمجھ سکتے ہیں ورنہ شیطان کا اغوا اور تزئین امر حسی نہ تھا قوم کے اعتقاد و افعال کے لحاظ کرنے سے سمجھا گیا کہ یہ اثر اغوائے شیطان کا ہے پس یہ جزئیات سے کلیات کا سمجھ لینا ہے اور یہ کہ وہ راہ راست پر نہیں یہ جزئی ہے جو غلبہ و تزئین شیطانی سے مفہوم ہوتی ہے پس باطل ہوگیا دعویٰ اونکا جو اپنے سوا کسی اور کو ناطق و مدرک نہیں جانتے **مسئلہ** جنبشی د ہد ہد کے نقل قول سے معلوم ہوا کہ انسان ہی میں نطق کا انحصار اور دوسرے حیوانات کے ادراک کا انکار اگر بطور واقعیت و اعتقاد ہے تو حرام اور اس لیے کہ ہماری فہم میں وہ نافہم ہیں یا ہمکو یا بین نوع انسان اور تمام حیوانات کے امتیاز کی عقلی وجہ سوائے اسکے نہیں ملسکی ناچار نطق بحسب ظاہر ناصل قرار دیا جائز اور اسکی نظیر وجود ملائکہ و جن ہے جو بنظر باصرۂ بشری غیر مرئی اور حقیقۃً مرئی ہے **مسئلہ** غیر خدا کا سجدہ شرک ہے جیسا کہ سیاق آیت سے مفہوم ہوتا ہے۔

أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَ

یہ کہ سجدہ کریں اللہ کا جو نکالتا ہے چھپی چیزوں کو آسمانوں میں اور زمین میں اور جانتا ہے جسے کہ چھپاتے ہو اور

سجدہ

آیت میں کئی تاویلیں ہیں کہ سجدہ نہ کریں اللہ کا | مَا تُعْلِنُونَ ۝ اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ | ١ روکا انکو شیطان نے راہ پاتے نہیں اسطرف

جو ظاہر کرتے ہیں اللہ ہے نہیں معبود مگر وہی رب ہے عرش بزرگ کا

کہ سجدہ کریں اللہ کا۔ ٢ اے لوگو سجدہ کرو اللہ کا اور یہ تینوں تاویلیں تفاسیر میں مذکور ہیں حاصل سجدہ کرو ایسے اللہ کا جس نے چھپی ہوئی چیزیں آسمان سے اور زمین سے نکالیں اور جانتا ہے چھپی اور کھلی بات اللہ ہے کہ نہیں معبود مگر وہی رب ہے عرش بزرگ کا خازن یہاں سجدہ ہے علیٰ اختلاف قراءات میں ما تعلنون پر سجدہ ہے اور عظیم پر امام شافعیؒ کے نزدیک سجدہ ہے

قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ اذْهَب بِّكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ

کہا دیکھونگا ہم کہ سچا ہے تو یا ہے تو جھوٹوں سے لیجا خط میرا یہ پھر ڈال انکی طرف پھر

سلیمان نے کہا ہم آزماتے ہیں کہ تو سچا ہے یا جھوٹا تو میرا یہ خط لیجا پھر ان پر | تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ ۝ | پھینکدے اور ہٹ جا

ہٹ جا ان سے پھر دیکھ کیا جواب دیتے ہیں

دیکھ کیا جواب دیتے ہیں عرائس ہدہد نے نامہ سلیمانی لیا اور اڑا اور بلقیس کے پاس ڈالدیا بلقیس توریت عبرانی سیری سے عربی لکھنے پڑھنے میں ہوشیار تھی یہ فرمان شاہی دیکھتے ہی ہیبت حق سے ڈر گئے اور اپنے تخت پر اجلاس فرمایا ارکان سلطنت کو حاضری کا حکم دیا

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ ۝ إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ

بولی اے سردارو بیشک ڈالا گیا میری طرف خط بزرگ بیشک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ ہے نام اللہ بخشنے

بلقیس نے کہا اے سرداران ملک سبا میرے پاس نامی ڈالا گیا شان ہے | الرَّحِيمِ ۝ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ۝ | کہ سلیمان کی طرف سے ہے

رحیم کے یہ کہ سرکشی کرو مجھ پر اور آؤ میرے پاس مطیع ہو کر

اور یہ شروع کیا گیا ہے نام سے اللہ رحمن رحیم کے یہ کہ میرے مقابل میں سر نہ اٹھاؤ اور مطیع ہو کر حاضر ہو پہلا اسکے نامہ بسم اللہ سے ہے اور یہ قول بلقیس کا ہے حاضرین دربار کے سنانے اور سمجھانے کو تھا

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي مَا كُنتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ ۝

کہا اے سردارو جواب دو مجھے میرے کام میں نہیں ہوں میں قطع کرنے والی کسی امر کو جب تک تم نہ حاضر ہو

بلقیس نے کہا اے ارکان دولت مجھے اس امر میں مشورہ دو کہ نامہ سلیمانی کا کیا جواب دوں میں تو تمہارے مشورہ کے بدون کوئی کام خود رائی سے نہیں کرتی ف معلوم ہوا سلاطین بیدار مغز مشورہ کے پابند تھے خود سر نہ تھے

قَالُوا نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ۝

بولے ہم صاحب قوت اور سخت لڑنے والے ہیں اور حکم تیری طرف ہے پس دیکھ تو جو حکم کرتی ہے

حاضرین دربار بولے ہم لوگ بڑے پہلوان اور بڑے جنگی بہادر ہیں حکم دینا تیرا کام ہے پس دیکھ جو تو حکم کرتی ہے
ف اسمیں اشارہ ہے کہ لڑنے کو آمادہ ہیں مگر ملکہ کی رائے پر سبقت نہیں کر سکتے فرمائے لڑیں فرمائے اطاعت کریں

قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۚ وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ

بولی بیشک بادشاہ جب داخل ہوتے ہیں کسی بستی میں فاسد کر دیتے ہیں اسکو اور کر دیتے ہیں اپنے عزت والوں کو ذلیل اور ایسا ہی کرتے ہیں

بلقیس نے کہا قاعدہ ہے کہ سلاطین جب کسی ملک میں آتے ہیں اپنے جاہ و حشم سپاہ و حشم سے اس آبادی کو فاسد و برباد کر دیتے ہیں اور اس ملک کے عزت والوں کو بوجہ عزل و نصب و انقلاب ضروری و مصالح ملکی و اظہار ہیبت ذلیل و خوار کر دیتے ہیں اور ایسا ہی کیا کرتے ہیں ف اس تقریر سے بلقیس کو بھی صلح و اطاعت منظور تھی اور منشا تردید ہے اس امر کی جو پہلوانان فوج نے اپنی قوت و شجاعت کے ذکر میں خواہش مقاتلہ و مقابلہ کی کی فرمایا حضرت فخر الاعزہ جناب استاذی رحمہ نے اس آیت کے سبق میں مناسب نہیں کہ آدمی انقلاب کا خواہان رہے بلکہ یوں دعا کرے کہ اے اللہ بادشاہ وقت کو ایسی ایسی توفیق دے یہ ہدایت کر اور یہ نہ کہے کہ یہ بادشاہ معزول اور دوسرا فرمانروا ہو اس لیے کہ اس میں ہزاروں بے جرم و خطا ارباب شرف و ذکا پس جاتے ہیں۔

وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ۝

اور میں بھیجنے والی ہوں طرف انکے ایک ہدیہ پس دیکھتی ہوں ساتھ کس امر کے پھرتے ہیں فرستادے

اور میں سلیمان کے پاس کچھ تحائف بھیجتی ہوں پس میں دیکھتی ہوں کہ میرے قاصد کیا جواب لے کر واپس آتے ہیں منقول ہے کہا ابن عباس نے سو غلام اور سو لونڈیاں منتخب کرکے مردوں کو زنانہ لباس زنانی سواریاں دیکے حکم دیا کہ نرم اور نازک حرکات ظاہر کریں عورتوں کی سی بولی بولیں - اور عورتوں کو مردانہ لباس مردانی سواریاں دیکے کہا کہ باتوں میں سختی اور تذکیر کا لحاظ رکھیں - پھر ایک ڈبے میں ناسفتہ موتی اور لال دی جزع کا سوراخ کج تھا رکھی اور تحفے کے لیے چاندی سونے کی اینٹیں تیار کیں اور منذر بن عمرو کو اپنا ایلچی بنایا اور کہا کہ سلیمان سے سوال کرنا کہ اس ڈبے میں کیا ہے اور اس موتی میں سوراخ کر دیں اور اس کج سوراخ والے میں تاگا پرو دیں اور لونڈیوں اور غلاموں میں امتیاز کریں تاکہ انکی نبوت کا امتحان ہو اور اگر انکی صورت ہیبت ناک نظر آئے تو جاننا کہ بادشاہ ہیں اور اگر لطف و کرم چہرۂ نورانی سے ظاہر ہو تو علامت نبوت ہے یہ سب باتیں سنکر ہدہد اڑا اور حرف حرف حضور میں عرض کیا ارشاد ہوا کہ نو فرسخ کے میدان میں چاندی سونے کی اینٹیں بچھا دی جائیں اور گرد گرد چاندی سونے کی دیوار بنا دی جائے اور نہایت عجیب و خوبصورت جانور بری اور بحری جمع کیے جائیں اور دائیں بائیں

میدان میں بچھا دی سونے کی اینٹون پر باندھے پھر جنون کو حکم ہوا کہ یمین ویسار صف بندی کریں اور آدمیون کی صفین بھی مرتب ہون اور وحوش وطیور کی صفین علیحدہ ایستادہ رہیں اور خود بدولت تخت پر رونق افروز ہوے جانب یمین چار ہزار کرسیان اور جانب یسار چار ہزار کرسیان بچھائی گئیں انپر سردار واشراف وعلما بیٹھے جب بلقیس کے فرستادے آے اور یہ کر و فر دیکھا گھبراگئے ایک مقام پر اُس قدر جگہ خالی تھی جتنی اینٹین سونے کی انکے پاس تھین یہ لوگ ڈرے کہ مبادا ہم سرقے سے متہم ہون وہ اینٹین وہین رکھدین ایک ایک گروہ پر گزرتے اور عجیب عجیب مخلوق دیکھتے غرضکہ حضور سلیمانی تک آئے اور حضرت نبوت کی بشاشت وجہ وشگفتہ روئی وحسن خلق دیکھا آپنے فرمایا تمہارے ساتھ کیا ہے عریضۂ بلقیس پیش کیا آپ نے ملاحظہ فرمایا اور کہا ڈبا کہان ہے آیا تو ہلایا جبریل نے کہدیا کہ اسمین دُر ناسفتہ ہے اور لالڑی محرف سوراخ کی ہے۔ اور موتی مین سوراخ کرنے کے لیے دیمک کو حکم ہوا اُسنے معاً سوراخ کردیا اور سوراخ محرف مین تاگا پرونے کی خدمت کرم درخت بید کو مفوض کی اُسنے تاگا منہ مین دبایا اور ایک طرف سے دوسری طرف نکل گیا پھر لونڈی غلامون کو حکم دیا کہ ہاتھ منہ دھوئین لونڈیان ہاتھ سے پانی لیتین اور دوسرے ہاتھ پر ڈالتین پھر منہ پر ڈالتین اور غلام برتن سے پانی لیکر منہ پر ڈالتے۔ لونڈیان پانی بہاتین اور غلام زور سے مارتے اسیطرح آپ نے امتیاز کرلیا۔

فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا آتَاكُمْ بَلْ

پھر جب آئے سلیمان کے پاس کہا کیا مدد دیتے ہو تم مال سے تو جو دیا مجھے اللہ نے اچھا ہے اُس سے کہ دیا ہے تمکو بلکہ

أَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ۝

تم اپنے تحفے پر ناز کرتے ہو

پھر جب یہ سفارت حضرت سلیمان کی خدمت مین پونہچی تو آپنے فرمایا مال سے میری مدد کرتے ہو جو مجھے اللہ نے دیا ہے یعنی ملک جن وانس ومیراث جنت اُس سے بہتر ہے جو تمکو دیا ہے بلکہ تم اپنے تحفے پر نازان ہو۔

ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ۝

لوٹ جا طرف انکے پس لا دینگے ہم انکے پاس وہ لشکر کہ نہیں تاب مقابلہ انکو ساتھ اُسکے اور البتہ نکالدینگے ہم انکو اُس ملک سے ذلیل کرکے اور حقیر ہونگے

پھر جاؤ تم طرف اپنی قوم کے البتہ ہم وہ لشکر لیکر چڑھائی کرینگے جس کے مقابلے کی تاب نہین اور البتہ ہم انکو اُس ملک سے نکالدینگے بحالت ذلت وخواری معالم بلقیس کے پاس جب قاصد واپس آیا اُس نے اپنے تخت مرصع کو محفوظ کیا اور ملک کا انتظام کیا اور فوج کثیر جمع کرکے سلیمان کی طرف روانہ ہوئی ایک دن آپ اپنے دربار مین تھے کہ کچھ کھڑکھڑاہٹ محسوس ہوئی پوچھا تو عرض کیا گیا بلقیس کا لشکر ہے جو ایک فرسخ کے قریب آگیا

قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ

کہا اسنے سردارو کون ہے تمسے لاویگا میرے پاس تخت بلقیس کا پہلے اس کے وہ آئین مطیع ہوکر

یعنے تم مین سے کون ہے کہ تخت بلقیس کا اتنی جلدی حاضر کردے کہ وہ میری خدمت مین مطیع و منقاد بنکر آئے

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ

کہا ایک دیو نے جن سے مین لاؤنگا تیرے پاس اسکو پہلے اس سے کہ کھڑا ہو تو مقام سے اپنے اور مین اسپر قوی امین ہون

عفریت جن قوی سرکش زبردست نافرمانبردار۔ عالم نام اسکا ذکوان تھا یا صخر جنی۔ حاصل کہا ایک عفریت نے جنون سے ہم آپکے پاس تخت کو لا دینگے پیشتر اس سے کہ آپ اپنی جگہ سے اوٹھین اور میں اسکے لانے اور اوٹھانے پر قوی ہون اور امانتدار ہون تغلب و تصرف اور شرارت نہ کرونگا۔

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَاٰهُ

کہا اس نے جسکے پاس تھا علم کتاب سے مین لا دیتا ہون تجھے وہ تخت پہلے اس سے کہ پھرے طرف تیرے نظر تیری پھر جب دیکھا اسکو

مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۖ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ

ٹھہرا ہوا پاس اپنے کہا یہ ہے فضل سے میرے رب کے تا آزمائے مجھے آیا مین شکر کرتا ہون یا ناشکری اور جس نے شکر کیا سوائے نہین شکر کرتا مگر

لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ

اپنے نفس کے لیے اور جس نے ناشکری کی بیشک رب میرا بے پروا ہے کریم ہے

کہا اسنے جسے کتاب کا علم تھا مین وہ تخت آپکے پاس پلک مارنے سے پہلے لائے دیتا ہون یہ کہنا تھا اور تخت بلقیس سامنے آگیا سلیمان اسے قائم دیکھکر کہنے لگے یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ مجھے آزمائے مین شکر کرتا ہون یا ناشکری اور جو شکر کرے وہ شکر اپنی ہی جان کے لیے کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے پروا ہے کسی کی حمد و ثنا سے اور کریم ہے اوسکی عطا خدمت و شکر پر موقوف نہین بے مانگے دے اور بے شکر کیے عطا کرے۔ الذی کہا بعض نے جبریل تھے کہا بعض نے کوئی اور فرشتہ تھا (معالم) عرائس میں یہ مرد صالح تھا کسی جزیرے مین عبادت کرتا آج نکلا تھا کہ دیکھون لوگ خدا کی عبادت کرتے ہین یا نہین حضرت سلیمان سے ملاقات ہوگئی۔ کہا ابن ابی بردہ نے اسکا نام (اسطوم) تھا کہا قتادہ نے (ملیخا) مگر صحیح قول جسپر جمہور مفسرین ہین یہ ہے کہ یہ مرد خدا آصف ابن برخیا وزیر سلیمان عالم۔ عابد ولی اللہ تھے علم اس کی تعیین مین بھی اختلاف ہے کہا گیا اسم اعظم تھا اور دوسری دعائین بھی مذکور ہین ف ممکن ہے کہ مراد علم سے علم تاثیر اسما و خواص اشیا ہو یا علم صفات باری تعالیٰ جو بعد صفائے قلب و طہارت جسم و نورانیت روح انسان کی صفات مین کچھ جھلک دکھا کر اسے اسکے ارادون پر قادر و ممکنات عالم پر متصرف بنا دیتی ہین جیسا کہ

حدیث قدسی مین وارد ہوا کہ مین اپنے بندۂ خاص کی سمع وبصر وبطش ہوجاتا ہون کتاب خواہ توریت یا کوئی اور آسمانی کتاب **بحث** ۱ حضرت سلیمان پیغمبر تھے انکو ایسے تصرفات مین دوسرے سے اعانت کی کیا ضرورت تھی ۲ اس شکر کا زیادہ بار آصف پر تھا جنسے ایسی عجیب بات ظاہر ہوئی **جواب** ۱ آپ بادشاہ تھے خدام سے کام لینا نہ استعانت ہے نہ دلیل عجز ۲ غالبًا وقوع اعجاز وکرامت بحرکت نفس نبی وولی نہین ہوتا بلکہ خواہ دوسرے خواستگار ہوتے ہین اور حق تعالی انکے عاجز یا کامیاب کرنے پر متوجہ ہوجاتی ہے خواہ مقتضائے انعام الٰہی یا غیرت انتقام حضرت تعالی اسکے دل کو کسی کے اعزاز وکامیابی یا تذلیل وخرابی کا خواستگار بنادیتی ہے اور خدام کے فضائل مخدوم کے طفیل ہین اور ولی کی کرامت نبی کی برکت سے ہے پس شکر انعام آپکے ذمے بدرجۂ اولی لازم کہ اللہ نے آپکو ایسے اچھے گروہ پر بادشاہ کیا **ف** معلوم ہوا کہ ۱ علم کی قوت تمام قوتون پر فائق ہے ورنہ کہان جن اور کہان بشر ۲ ارباب نعمت کا امتحان ادائے شکر سے ہوتا ہے اور اصحاب مصیبت کا امتحان ثبات وصبر سے **معالم** آصف نے دعا کی اور تخت زمین چیرتا ہوا آگیا یہ تخت منزلون یہان سے دور اور مستحکم مکانون اور قفلون مین بحراست فوج شاہی محفوظ تھا۔

قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ۝

کہا بدل دو اسکے لیے تخت اسکا دیکھین ہم راہ پاتی ہے یا ہوتی ہے اُن سے کہ نہین راہ پاتے

کہا سلیمان نے اسکے تخت مین کچھ تبدل ہوجائے ہم دیکھین وہ پہچانتی ہے یا نہین **معالم** جہان جواہر سرخ تھے سبز کردیے گئے اور جہان سبز تھے سرخ رکھے گئے جانب اعلی کو اسفل اور اسفل کو اعلی کردیا اور سبب یہ تھا کہ جن ڈرے مبادا سلیمان بلقیس سے نکاح کرین اور اولاد ہو تو ہمیشہ بھی حکمران رہے اس لیے اسکی برائی کرنے لگے کہ عقل مین فتور ہے اور پانون اسکے گدھے کے سے ہین رالون مین بال بہت ہین آپکو امتحان منظور ہوا۔

فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَٰكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ ۚ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ۝

پھر جب آئی کہا گیا اُس سے ایسا ہی تھا تخت تیرا کہا گویا وہی ہے اور دیے گئے ہم علم تو پہلے اس سے اور ہین ہم مسلمان

پھر جب بلقیس دربار سلیمانی مین حاضر ہوئی اُس سے کہا گیا تیرا تخت ایسا ہی ہے بولی گویا یہ وہی ہے اور ہمکو تو اس سے پہلے آپکی نبوت کا علم ویقین تھا اور ہم مطیع ومومن ہین کہا مفسرین نے کہ یہ جواب بلقیس کا کمال فراست ومتانت سے تھا اگر کہتی یہ نہین ہے یا یہی ہے تو احتمال تکذیب تھا اور امر مشتبہ مین دونون احتمال اپنے اختیار مین رہے اور بوجہ تبدیل اسے مثل کہنا نہایت مناسب ہوا حضرت سلیمان کو اس حکیمانہ جملے سے اسکی عقل کی نسبت بدگمانی نہ رہی اور دوسرا امتحان منظور ہوا جسکا ذکر آتا ہے

وَصَدَّهَا مَا كَانَت تَّعْبُدُ مِن دُونِ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ مِن قَوْمٍ كَافِرِينَ

[illegible] قوم کافرون

یہ جملہ معترضہ ارشاد باری تعالیٰ ہے [illegible] وہ قوم کفار سے تھی اور وہ [illegible] آبائی [illegible] اعتقاد [illegible] بت پرستی [illegible] پرستی [illegible] تھا [illegible] کامل [illegible] اور اس کے [illegible]

قیل لہا ادخلی الصرح فلما رأتہ [illegible]

[illegible]

[illegible] صرح [illegible] دیکھا [illegible] سلیمان [illegible]

[illegible] بلقیس کی عقل کا امتحان [illegible] مسئلہ [illegible] بلقیس [illegible] حضرت رب العزت کی طرف سے حضرت [illegible] سلیمان [illegible] بلقیس نے سوال کیا تھا جبریل نے آکر کہا کہ حکم الٰہی یوں ہے کہ [illegible] سوال بیان [illegible] جب دوبارہ بلقیس اور ارکین دولت حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کیا یہ [illegible] اور تمام باتیں جلسۂ گذشتہ کی بلقیس نے بیان کیں مگر یہ سوال نہ اُسے نہ کسی اور کو حاضرین بارگاہ سے پھر یاد آیا سب کے دلوں سے بھلا دیا گیا

قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

بولی میں نے ظلم کیا جان پر اپنی اور [illegible] ساتھ سلیمان کے واسطے اللہ کے جو پروردگار ہے تمام عالم کا

بلقیس نے کہا میں نے اپنی جان پہ کفر و بت پرستی سے ظلم کیا اور میں مطیع و مومن ہوئی حضرت

سلیمان کے ساتھ واسطے اللہ کے جو رب العالمین ہے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ۝

اور بتحقیق بھیجا ہمنے طرف ثمود کے انکے بھائی صالح کو یہ کہ عبادت کرو اللہ کی تو ناگاہ وہ دو گروہ ہین جھگڑتے

اور بالتحقیق ہم نے ثمود کیطرف اونکے بھائی صالح کو بھیجا یہ کہ اللہ کی بندگی کرو تو وہ دو گروہ جھگڑنے والے بن گئے ایک گروہ کفار دوسرے مومنین ابرار ربط قوم ثمود کہتے کہ اگر سچے پیغمبر ہو تو عذاب لاؤ جواب فرمایا۔

قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ

کہا اے قوم کیون جلدی کرتے ہو ساتھ برائی کے پہلے بھلائی سے کیون نہین استغفار کرتے

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

اللہ سے تاکہ تم رحم کیے جاؤ

صالح نے کہا اے لوگو برائی یعنے عذاب کیون تم بھلائی مانگنے سے پہلے مانگتے ہو کیون نہین استغفار کرتے تاکہ اللہ تعالے تمپر رحم کرے۔

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ

اوسے بولے بدفالی لی تجھے اور اونسے کہ ساتھ ہین تیرے کہا بدفالی تمہاری پاس اللہ کے ہے بلکہ تم قوم آزمائی جاتی ہو

ثمود نے کہا ہم آپ کو اور آپکے ساتھیون کو اپنے حق مین نحس جانتے ہین صالح نے کہا تمہاری نحوست اللہ کے پاس سے ہے یعنے جو بلا تم پر آتی ہے یہ بحکم خدا ہے بلکہ تم ایک گروہ ہو جنکو اللہ تعالی نے آزمایا ہے۔

وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا

اور تھے شہر مین نو شخص فساد کرتے زمین مین اور نہ اصلاح کرتے بولے قسم کھاؤ

بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝

اللہ کی کہ شب خون مارینگے ہم اوسپر اور گھر والون پر اوسکے پھر کہینگے ہم اوسکے وارث سے نہ حاضر تھے ہم قتل مین اونکے اہل کے اور ہم سچے ہین

اور شہر مین نو آدمی تھے جو زمین پر کفر وظلم و معاصی سے فساد پھیلاتے نہ خود رو براہ نہ دوسرون کو براہ پر لاتے۔ یہ آدمی بڑے مفسد اور مفسدون کے سردار اور قاتلین ناقۃ اللہ سے تھے کہنے لگے کہ اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم صالح اور اونکے ساتھیون پر شبخون مارینگے پھر جب کوئی خون کا طالب مدعی ہوگا اوس سے کہدینگے ہم وہان موجود ہی نہ تھے ہم کیا جانین کسنے مارا اور ہم سچے ہین جب قوم پر آثار عذاب نمایان ہوے قدار اور اوسکے ساتھیون نے جو نہایت سرکش

اور شریرون کے سرغنہ تھے مسجد مین حضرت صالح پر شبخون مارا ایک درخت باآواز بلند بولا اے نبی اللہ آپ گھر جائین دشمنون سے جان بچائین۔ آپ تو گھر چلے گئے یہ شقی مسجد سے نامراد پھر کر گھر پر چلے راہ مین فرشتے حاضر تھے پتھر مارے کہ اندھے ہوگئے گرتے پڑتے جہنم رسید ہوے جیساکہ فرمایا

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

اور بنایا ایک مکر اور کیا ہمنے ایک داؤن حالانکہ وہ نہ سمجھتے تھے تو دیکھ تو کیسا ہوا انجام

مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

انکے مکر کا ہمنے غارت کیا انکو اور انکی قوم کو سب سے

اُن نو شریر آدمیون نے ایک حیلہ و مکر قتل صالح کا کیا اور ہمنے بھی اپنے داؤن کیا تو آپ اے نبی محبوب دیکھیے کہ انجام اُنکے مکر کا کیا ہوا ہمنے اُن نو شریرون کو اور اونکی تمام قوم کو جڑ سے اُکھاڑ کر ہلاک کردیا اور کوئی نہ بچا تفصیل اسکی صفحہ ۷۰ جلد ۱ مین گزری۔

فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

پس یہ گھر ہین انکے خالی سبب اسکے کہ ظلم کیا بیشک اس مین نشانی ہے قوم دانا کے لیے

پس یہ گھر اونکے خالی پڑے ہین اس سزا مین کہ ظلم کیا بیشک انکے انکار و عذاب مین سمجھدار قوم کے لیے بڑی عبرت ہے۔

وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝

اور بچا لیا ہمنے اونکو کہ ایمان لائے تھے اور تھے پرہیزگار

اور ہمنے قوم ثمود سے اونکو نجات دی اور عذاب سے بچا لیا جو ایمان لائے اور متقی تھے۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

اور بھیجا لوط کو جب کہا اپنی قوم سے کیا آتے ہو بے حیائی کو حالانکہ تم دیکھتے ہو کیا آتے ہو تم مردون کو

شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝

شہوت سے سوائے عورتون کے بلکہ تم قوم نادان ہو

اور لوطؑ کو ہمنے بھیجا جب اُنھون نے اپنی قوم سے کہا کہ تم بیحیائی کے کام کرتے ہو دیکھ بھال کر تم مردون پر شہوت سے میل کرتے ہو عورتون کو چھوڑ کر بلکہ تم قوم نادان ہو معالم وہ لوگ بے پردہ سب کے سامنے بدفعلیان کرتے اسی لیے فرمایا (تبصرون) افسوس کہ اسمین کبھی ہمارے زمانے کے رنگین مزاج پیش قدمی کرتے ہین مقدمات زنا و فحش یعنے عورتون سے کوچہ و بازار مین اختلاط اور فخریہ ایسی بدفعلی کا اظہار نہ صرف بازاریون مین بلکہ شرفا مین بھی جاری و غیر معیوب ہے بڑے بڑے عزت والے بازار مین ایک واحشتہ ذلیل عورت کو بغل مین بٹھائے گاڑی اڑاتے

چلے جاتے ہین۔ اور بعض مذہب بے سمجھ تو شادی بیاہ میں۔ قصے باندھتے ہین دعوتین ہوتی ہین کہ آ کر محفل رقص و نغمہ گاتے ہوش و تمیز و بات آپ سے سبحان اللہ کیا اچھی صحبت ہے اور کیا خوب دلالی نہ فعلے ڈر نہ عقل و تمیز بے فقر بے شعور و بے خبر جیسا کہ فرمایا (قوم تجہلون)

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ

پھر نہ تھا جواب اُنکی قوم کا مگر یہ کہ کہنے لگے نکال دو لوط کے گھر والون کو بستی سے اپنی بیشک یہ پاک لوگ ہین

قوم لوط کا کوئی جواب نہ تھا مگر یہ کہ کہتے لوط اور اُن کے ساتھیون کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ طہارت اور پاکی والے ہین اپنے سے دور رہتے اور استہزا سے کہتے کہ لوط اور انکے ساتھی بڑے پاکباز ہین۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ

پھر نجات دی ہمنے اسے اور ساتھیون کو اُسکے مگر عورت اسکی کو مقدر کیا تھا ہمنے اسے پیچھے رہجانے والون سے اور برسایا ہمنے اُنپر

پھر ہمنے لوط کو اور اُنکے ساتھی ایمان والون کو نجات دی مگر اُنکی بی بی کو جس کے

مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝

مینہ پھر بُرا مینہ تھا ڈرائے گیون کا

حق مین ہمنے عذاب دینا مقدر کیا تھا پیچھے رہنے والون مین اور اُنپر ہمنے پانی برسایا تو اُس قوم کا جو عذاب الٰہی سے ڈرائے گئے تھے مینہ برا ہوگیا اور مراد مینہ سے سنگباری ہے جو اُس قوم پر آسمان سے ہوئی تھی

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۭ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

کہیے سب تعریف ہے اللہ کے لیے اور سلام ہے اُسکے بندون پر جنکو برگزیدہ کیا آیا اللہ بہتر ہے یا وہ جسے شریک ٹھیراتے ہین

اے نبی کریم آپ کہیے کہ تمام حمد و ثنا اللہ ہی کیلیے ہے اور اسکے برگزیدہ بندون پر سلام ہو اللہ بہتر ہے یا وہ بت جنکو شریک گردانتے ہو عبادہ مقاتل نے کہا یہ پیغمبر ہین۔ کہا ابن عباسؓ نے آپکے اصحاب مراد ہین کلبی نے کہا آپکی اُمت مراد ہے اور کہا گیا تمام مومنین متقدمین و متاخرین مراد ہین حاصل یہ تعلیم ہے کہ آپ ہر امر کے آخر مین ہماری ہی حمد و ثنا کیجیے اور عباد مومنین کے حق مین دعا سلام کیجیے اور خیال فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا معبود باطلہ تمام آیت مین اشارہ ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ کے حمد و ثنا کے ساتھ تحیہ اور سلام برگزیدگان حضرت اللہ کے حق مین دعا ہے کہ انکا ذکر بھی محبوب و محمود ہے پس اُن کوتاہ نظرون کا گمان کہ اولیا اللہ کی تعظیم اُنکی طرف التفات غیر اللہ و بدعات شرکیہ معاصی سے ہے باطل و مردود ہو گیا۔

پارہ بیستم — امن خلق — سورۂ نمل

تمہید: اول اپنی قدرت اور تمہاری کا ذکر دیا یا انکے منکرین کو صبر کی اور انبیا اور انکے تابعین کی اعانت بیان کی پھر دوسرے عنوان سے دلائل ربوبیت و بطلان شرک اعادہ کیے اور مقابلہ کے طور پر استفسار کیا کہ بتاؤ اللہ تعالیٰ خیر ہے یا یہ بت بیہودہ صفات جیلہ جونکہ کو ساکت اور مشرکوں کو عاجز کر دین بحث کیسے فرمایا

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاۤءِ مَاۤءً فَأَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَاۤئِقَ ذَاتَ

آیا کون ہے جسنے بنائے آسمان اور زمین اور اُتارا واسطے تمہارے آسمان سے پانی پھر اُگائے ہمنے اُس سے باغ

بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ

بارونق نہ تھا تمکو کہ اُگا دو درخت اُسکا کیا کوئی معبود ہے ساتھ اللہ کے بلکہ وہ قوم پھرے جاتے ہین

(وہ اچھے ہین جنکو تم شریک کرتے ہو) یا وہ ذات جامع الکمالات جس نے آسمان و زمین پیدا کیے اور آسمان سے پانی اتارا تو اُس سے باغ اُگائے بارونق تمکو یہ قدرت نہ تھی کہ اُس کے درخت اُگاتے۔ کیا اب بھی کوئی معبود ہے اللہ کے ساتھ کچھ نہین بلکہ وہ لوگ قوم ہین کہ حق سے عدول کرتے ہین معالم (یعدلون) سے یہ مشرکون ہین اپنے مجبور کو رب قادر کے برابر جانتے ہین

أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَاۤ أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ

آیا کون ہے جسنے بنایا زمین کو قرارگاہ اور بنائین اُس مین نہرین اور بنائے اُسکے لیے پہاڑ

وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

اور بنائے درمیان دو دریاؤن کے مانع کیا ہے کوئی معبود ساتھ اللہ کے بلکہ اکثر اُنکے نہین سمجھتے

کیا وہ ذات جس نے زمین کو جائے قرار بنایا نہ ایسی نرم کہ پاؤن دھنسنے نہ ایسی سخت کہ زمین نہ آسکے نہ ایسی پست و بلند کہ بیٹھ نہ سکین اور اسمین نہرین بنائین اور اُسکے واسطے پہاڑ بنائے اور دو دریاؤن مین پردہ اور مانع بنا دیا کہ میٹھا کھاری مین ملکر خراب نہو جائے کیا کوئی معبود ہے اللہ کے ساتھ بلکہ اکثر اُن کا فرون کے کچھ نہین جانتے۔ صاحب تفسیر کبیر نے متعدد فائدے بیان فرمائے جنمین بعض عام فہم مذکور ہوتے ہین (قرارا) اگر زمین کثیف نہوتی بلکہ لطیف ہوتی تو نور شمس کو قرار نہ پاتا جسطرح شیشے مین پس زمین کثرت برودت سے قابل بقا حیات حیوانات نہ رہتی ہے۔ نہ زیادہ نرم ہے کہ پاؤن دھنسے نہ بہت سخت کہ راحت نہ ملے۔ زمین ٹھہری ہوئی ہے ورنہ فائدہ سکونت ممکن نہوتا۔ نہرین جاری فرمائین بعض جاری ہین بعض قائم بعض شیرین ہین بعض تلخ تاکہ مختلف فائدے اُنسے حاصل ہون۔ پہاڑ بنائے جیسے انڈاع

انواع کے معدن نکلتے ہین اور زمین کسی طرف مائل ہوکر گر نہین سکتی نکتہ جسطرح ذات الرجع گردش فلکی پر اشارہ ہوسکتا تھا ایسے ہی قرار سے سکون زمین سمجھ سکتے ہین حالانکہ یہ دونون مسئلہ اسلام سے متعلق نہین

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ

کون ہے جو قبول کرتا ہے دعا بیقرار کی جب پکارے اُسے اور کھول دیتا ہے برائی اور بناتا ہے تمکو خلیفہ زمین کا کیا ہے کوئی معبود

مَّعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ

ساتھ اللہ کے تھوڑا ہے جو یاد کرتے ہو تم

آیا وہ کون ہے جو مضطر مجبور کی دعا قبول کرتا ہے اور اُسکی مصیبت کو دفع کر دیتا ہے اور تمکو زمین پر ایک بعد ایک کے جانشین [illegible] کون معبود سوا [illegible] تھوڑا ہے جو تم سوچتے ہو المضطر عام ہین کہ ہر مضطر پر صادق آئے [illegible] دعا مضطر کی [illegible] روائی اس سے مفہوم ہوتی ہے اور اسمین مبالغہ ہے کہ عموماً کیسا خاص ہو پر بھی دفع اضطرار و قبول دعا [illegible] نہین [illegible] سے مراد ایک بعد دیگری پیدا کرنا و نسل [illegible] ہوجانا

أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۗ أَإِلَٰهٌ

کون ہے کہ راہ دکھائے تمھاری تاریکیون مین خشکی اور تری کی اور کون بھیجتا ہے ہوائین خوشخبری دیتین سامنے اُسکی رحمت کے کیا ہے کوئی معبود

مَّعَ اللَّهِ ۚ تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ

ساتھ اللہ کے برتر ہے اللہ اُس سے کہ شریک کرتے ہین

کون ہے کہ تمکو خشکی اور تری کی تاریکیون مین راہ دکھائے اور کون ہے کہ ہوا چلائے جو اُسکی رحمت یعنے ابر کرم کی بشارتین سناتی آتی ہے کیا کوئی معبود اور ہے اللہ کے ساتھ اللہ برتر ہے اُس سے شریک بتاتے ہین

أَمَّنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ

کون ہے کہ ابتدا کرے خلق کی پھر لوٹائے اُسے اور کون رزق دیتا ہے تمکو آسمان سے اور زمین سے کیا ہے کوئی معبود ساتھ اللہ

قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

کہدیجیے لاؤ دلیل اپنی اگر ہو تم سچے

کون ہے جو مخلوق کو پیدا کرے پھر بعد موت زندہ کرے اور کون تمکو آسمان سے رزق دیتا ہے اور زمین سے کیا ہے کوئی معبود ساتھ اللہ کے کہدیجیے کہ لاؤ اپنی دلیل اگر سچے ہو۔

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ

کہدیجیے نہین جانتا جو آسمانون مین ہے اور زمین مین غیب کو مگر اللہ اور نہین جانتے کہ کب زندہ کیے جائینگے

آپ کہدیجیے کہ جو مخلوق آسمان و زمین مین ہے وہ غیب نہین جان سکتی مگر اللہ جانتا ہے اور یہ بھی نہین جانتی کہ کب پھر زندہ کیے جائین گے اسمین ١ علم غیب کی نفی فرمائی ٢ یہ کہ بعث کب ہوگی اور یہ دونون مقدمے عقلاً مسلمہ ہین اسی لیے کہ ادراک مخلوق منحصر ہے اسباب و وسائل پر اور جو علم بوسائل و اسباب حاصل ہو وہ غیب نہین اور وقت بعث کا علم اگر ممکن ہو تو لازم آئے کہ زمانہ فنا نہو اس لیے کہ جو شخص یا بین فنائے کل و

اعادۂ خلق ہی اگر معین ہوگا تو زمانہ ہوگا اور زمانے کا باقی رہنا باطل اور اگر غیر معین ہوگا تو تعین وقت باطل

بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۚ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ۝ ٥ ع ٨ ١

بلکہ تھک گیا علم اون کا آخرت مین بلکہ وہ شک مین ہین اوس سے بلکہ وہ اوس سے نابینا ہین

بلکہ اونکا علم امر آخرت مین مختلف و مختلط ہوگیا بلکہ وہ ابھی شک مین ہین اونکو آخرت کا یقین نہین بلکہ وہ اوس سے بے خبر غافل جاہل اندھے ہین۔ اور بعض مفسرین کے نزدیک بل بمعنی ہل ہے نہ کا موقع بالغ ہوا علم اونکا امر آخرت مین

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَىِٕنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ۝ لَقَدْ

اور کہا اونھون نے جو کافر ہوئے کیا جب ہوگئے ہم مٹی اور باپ دادے ہمارے کیا ہم نکالے جاوینگے بتحقیق

وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

وعدہ دیے گئے اسکا ہم اور باپ ہمارے پہلے سے نہین ہے یہ مگر کہانیان اگلون کی

اور کہا اونھون نے جو کافر ہوئے کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادے خاک ہوجاوینگے تو کیا ہم زندہ ہوکر نکالے جاوینگے اور ہمارے اگلے باپ دادے اسی قیامت اور دوسری زندگی کا وعدہ دیے گئے اور آج تک کچھ ظاہر ہوا ایسا نہین ہے یہ وعدہ یا قرآن مگر اگلون کی کہانی (جواباً ارشاد ہوا)

اے رسول اکرم آپ کہدیجیے قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ تم اے منکرو زمین مین

کہدیجیے سیر کرو زمین مین تو دیکھو کیسی ہوئی آخرت گناہگارون کی

چل پھر کر دیکھو گناہگارون کا انجام کیا ہوا اب وہ تمام وعدے جو انبیا نے منکرین سے کیے تھے ہوے اور وہ تمام گرفتار عذاب ہوکر مٹا ڈالے گئے تو یہ وعدہ یعنی مرکر جینے کا بھی حق سمجھے رہو

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝

اور نہ رنج کر اونپر اور نہ ہو تنگی مین اوس سے کہ داؤن کرتے ہین

اور ملول محزون نہو انکی حالت تباہ پر اور نہ تنگی مین رہ انکے ان مکرون سے جو کرتے ہین۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ

اور کہتے ہین کب ہے یہ وعدہ اگر ہو تم سچے کہدیجیے قریب ہے کہ ہو پیچھے

اور کہتے ہین اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدہ کب آئیگا آپ کہدیجیے شاید کہ بعض لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ ان وعدون کا جنکے تم

تمھارے بعض اوسکا کہ جلد مانگتے ہین

عجلت کرتے ہو تمھارے پیچھے موجود ہو اور مراد بعض سے عذاب دنیا و شکست کفار ہے یعنے یہ تو

آ یا ہی جاتا ہے باقی عذاب آخرت آنکے یہ دوسرا وقت علم الٰہی مین مکنون ہے ۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا

اور بیشک رب تیرا صاحب فضل ہے آدمیون پر لیکن اکثر انکے شکر نہین کرتے اور بیشک رب تیرا جانتا ہے جو

تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝

چھپاتے ہین سینے انکے اور جو ظاہر کرتے ہین

اور بیشک تیرا رب آدمیون پر فضل والا ہے مگر اکثر آدمی شکرگزاری نہین کرتے اور بیشک رب تیرا جانتا ہے جو دل اور سینے مخفی کرتے ہین اور جو ظاہر کرتے ہین ۔

وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝

اور نہین کوئی غائب آسمان مین اور زمین مین مگر کتاب روشن مین ہے

کوئی چیز مخفی آسمان و زمین مین نہین مگر کتاب مین یعنے لوح محفوظ مین اُسکا علم ہے ۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَقُصُّ عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَكْثَرَ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝

بیشک یہ قرآن بیان کرتا ہے بنی اسرائیل پر اکثر اسکا کہ وہ اُس مین اختلاف کرتے ہین

بیشک یہ قرآن بنی اسرائیل پر بیان کرتا ہے اکثر اون مسائل کا جسمین وہ اختلاف کرتے ہین یعنے اکثر وہ امور جنمین یہود ونصاری مختلف ہین یا خود اونکے علما مین بوجہ اختلاف نسخہائے توریت و انجیل و اختلاف روایات و تاویل مختلف ہوگئے ہین اونکا فیصلہ کرتا ہے جیساکہ حضرت عزیز و حضرت عیسیٰ کے باب مین حکم عبودیت و نبوت دیدیا اور حضرت مریم کی برائت و عصمت پر گواہی دی اور حضرت سلیمان سے سحر کا اتہام دفع کیا ایسے ہی اور اگلے انبیا کے سچے واقعات بیان کردیے اور رجم و حرمت بعض لحم وغیرہ کا فیصلہ کردیا

وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ۝

اور بیشک وہ ہر آئینہ ہدایت اور رحمت ہی مومنین کے لیے اور بیشک رب تیرا حکم کریگا انمین اپنے حکم سے اور وہ غالب حکمت والا ہے

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِیْنِ ۝

پس بھروسا کر اللہ پر بیشک تو حق روشن پر ہے

اور بیشک یہ قرآن ہدایت ہے اور رحمت ہے ایمان والون کے لیے اور بیشک تیرا رب فیصلہ کریگا اپنے حکم سے اور وہ غالب حکمت والا ہے پس توکل کر اللہ پر بیشک تو کھلے ہوئے حق پر ہے ۔ ربط بعد تسکین و تصدیق سید المرسلین کے زیادہ اطمینان کے لیے ایک وہم کو بھی دفع کردیا کہ کفار کا ایمان نہ لانا آنکے حمق و شامت کا باعث ہے نہ یہ کہ آپکا قصور اور آپکی نبوت مین فتور ہو ۔

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ۝

بیشک تو نہ سنا سکیگا مردے کو اور نہ سنا سکیگا بہرے کو پکارنا جب پھرین پیٹھ پھیر کر

یعنے اے نبی کریم آپ کفار کی وحشت و انکار سے ملول نہون آپ مردے اور بہرے کو اپنا بلانا نہین سنا سکتے
جب یہ لوگ حق سے منہ پھیر کر پھر بیٹھے رہین پیٹھ پھیرنا تاکید فرمایا یعنے بہرا اور سیت یونہین نہین سنتا
خصوصاً جبکہ پیٹھ پھیر رہے بدرجہ اولی نہ سنیگا۔ ایسے ہی کفار مردہ دل مردہ جان نہ نظر عقل ہے
نہ سمع معرفت آپکی نصیحت کیونکر سنین اُنمین جلوہ آنکی شرارت و تعصب بحث کہا البعض نے کہ مردہ نہین
سنتا اور اس آیت سے استدلال کی اور نظیر مین مسئلہ فقہیہ بھی پیش کیا یعنے اگر کوئی قسم کھائے کہ زید سے
کلام نہ کریگا پھر اُسکی موت و بعد قبر پر اُس سے خطاب کیا تو حانث نہوگا۔ اور فرمایا جناب استاذی
رحمہ اللہ نے اس آیت کے معنی مین کہ حق یہ ہے نہ آیت اس مسئلے پر دال ہے نہ مسئلہ فقہیہ مناسب
سوال اس لیے کہ مقصود یہ ہے کہ آپ اُنمین قوت سماع نہین پیدا کرسکتے اور سماع معتاد
جو بعد موت وسماعت سے متعلق ہے اُنمین مفقود ہے اور یہ سنانا اگر ہے تو اللہ ہی کے اختیار
مین وہ بعد قبر کو سمع اور خطاب کا اثر بعد موت کے اسکو سنا سکتا ہے جیسا کہ مسلم نے روایت
کی کہ حضور نے بعد فتح بدر کفار مقتول سے خطاب کیا کہ تم نے حق پایا جو تمہارے رب نے تم سے وعدہ
کیا تھا اور مین نے تو اپنے رب کے وعدے کو حق پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ مردہ بے روح
سنتے ہین فرمایا تم ان سے زیادہ سننے والے نہین ہو یہان مقصود تشبیہ ہے نہ بیان حکم اور اسکی بنا عرف
و عادت پر ہے جسطرح جابجا کفار سے سمع و بصر کی نفی فرمائی اور مجازاً معرفت و ادراک پر محمول
کیا ایسے ہی یہان بھی نفی سمع نفی قبول پر محمول ہے اور مسئلہ فقہیہ بھی عرف و کلام عادی پر مبنی ہے
جیسا کہ وہ اسپر ہے احکام عادت کا اور نہ شبہ خطاب با موت کا م احیا نہین وہ سنین یا نہ سنین

وَمَا أَنْتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ

اور نہین تو رہنما اندھے کا گمراہی سے اُن کی نہین سنتا مگر وہ کہ ایمان لاتا آیتون پر ہماری پس وہ مطیع ہین

اور آپ اے رسول کریم کسی اندھے کو اُسکی گمراہی مین رہنمائی نہین کرسکتے آپ نہین سنا سکتے مگر اُسے کہ ایمان
لائے ہماری آیتون پر ایسے لوگ مطیع و مسلم ہین فقط انبیا اس لیے نہین کہ قلوب مین ایمان و ہدایت
خلق کر دین یہ کام تو اللہ ہی کا ہے ہان وہ خلق استعداد کے بڑھانیوالے مفاسد سے بچانیوالے طالب کو مطلب
کی بات بتانیوالے نفس و شیطان کے حملون سے بچانیوالے ہین پس مرید نامراد شیخ کامل سے مستفید نہین ہوسکتا اور سعید گرفتار
ضلال بعید اسکی توجہ سے محفوظ و فائز المرام ہوجاتا ہے آیت مین اشارہ ہے کہ ایمان عین اسلام ہے ورنہ حمل ضمیر مومن مسلمین پر نہوتا

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ

اور جب ثابت ہوجائے بات اُنپر نکالینگے ہم اُنکے لیے جانور زمین سے بات کرے گا اُن سے بیشک آدمی

ربع

قول حکم عذاب دابہ مراد ہے جو قیامت کے قریب	كَانُوا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۵	جانور یعنی دابۃ الارض نکلیگا۔ یعنے جب ہمارے
	تھے نشانیون پر ہماری نہیں یقین کرتے	

عذاب اور انتقام کا قول ثابت اور قیامت متصل ہوجائے ہم آدمیون کے لیے دابۃ الارض نکالین گے اُنسے باتین کریگا کہ بیشک آدمی ہماری نشانیون پر یقین نلاتے تھے ابن کثیر ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ دابہ مین ہر قسم کے رنگ ہونگے اور دونون سینگون مین ایک فرسخ کا فاصلہ کہا ابوالزبیر نے۔ گائیکا سر خنزیر کی آنکھ ہاتھی کے کان۔ اونٹ کے کھر شتر مرغ کی گردن۔ شیر کا سینہ۔ چیتے کا رنگ۔ بلی کی کمر مینڈھے کی دم پانون اونٹ کے اُسکے دو جوڑون مین بارہ بارہ ہاتھ کا فاصلہ ہے۔ اسکے ساتھ عصائے موسیٰ اور خاتم سلیمان ہوگی مسجد مکہ سے دفعتہً ظاہر ہوگا جسکی پیشانی پر عصائے موسیٰ سے نشان کریگا وہ مومن ہوگا اُسکا چہرہ نورانی ہوجائیگا اور جسکی پیشانی پر خاتم سلیمانی سے نشان کریگا وہ کافر ہوگا منہ اُسکا کالا ہوجائیگا۔ اسقدر جلد دنیا مین پھر آئیگا کہ نہ کوئی بھاگنے والا بھاگ سکے نہ کوئی اُسے پاسکے کافر سے کہیگا تو ناری ہے اور مومن کو کہیگا تو جنتی ہے۔ جب آدمی ایک دوسرے کو پکارینگے یا مومن یا کافر کہینگے مظہری کلام دابہ یہ ہے کہ یہ شخص مومن ہے یہ کافر ہے کہ وہ تمام دینون کو سوا اسلام کے باطل ثابت کریگا۔ اسکے بعد آفتاب مغرب سے نکلیگا اور قیامت بہت جلد آجائیگی۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ نصف

اور جس دن جمع کرینگے ہم ہر اُمت سے فوج اُن میں سے کہ جھٹلاتے تھے آیتین ہماری پس وہ گروہ کیے جائینگے

اور جس دن ہم ہر اُمت سے ایک وہ فوج جمع کرینگے جو ہماری آیتون کو جھٹلاتے تھے پس وہ اپنے اپنے مقام پر گروہ گروہ جمع کیے جائین گے ہر عمل اور ہر اعتقاد کے آدمی ایک گروہ علیحدہ ہونگے

حَتّٰى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

یہانتک کہ جب آگئے اور کہا کیا جھٹلایا تم نے آیتین ہماری اور نہ گھیر لیا اُسکو علم سے یا کیا تھے تم کرتے

یہانتک کہ جب قبرون سے اوٹھکر میدان حشر مین آگئی ارشاد ہوگا کیا تم نے ہماری آیتون کو بے سمجھے بوجھے جھٹلایا یعنے نظر کی نہ کچھ سمجھے اور تکذیب کرنے لگے (اور اگر جھٹلایا نہین) تو بتاؤ کہ دنیا مین کیا کام کرتے تھے اب اسکا جواب ہی کیا دین لہذا فرمایا

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝

اور ثابت ہوگیا قول اُنپر اس سبب سے کہ ظلم کیا تو وہ نہین بول سکتے

بعد اس حجت و الزام کے اُنپر حکم عذاب واقع ہوگیا اور بہ نسبت سزا کے فیصلہ کردیا گیا

اب وہ خاموش وساکت ہیں مظہری عدم نطق خواہ اس لیے ہے کہ کوئی جواب باقی نہیں یا یہ کہ
انکے منہ پر مہرین ہونگی کہ مجال نطق نہوگی۔

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا

کیا نہ دیکھا کہ ہم نے بنائی رات کہ آرام لیوین اسمین اور دن دکھانے والا

کیا نہین دیکھا کہ ہم نے رات بنائی جسمین آرام وسکون حاصل کرتے دن بنایا جس کے ذریعہ سے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

بیشک اسمین نشانی ہے قوم ایمان والی کے لیے

ہر شے نظر آتی ہے اس میں ہماری قدرت کی نشانیاں ہیں انکے لیے جو ایمان لاتے ہیں

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ

اور جس دن پھونکا جائیگا صور میں تو ڈر سے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں مگر جسے کہ چاہے اللہ

جس دن صور پھونکا جائیگا تمام مخلوق زمینی وآسمانی ڈر جائیگی مگر وہ جسے اللہ چاہے اور سب کے سب

وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ

اور سب آئینگے پاس اسکے عاجز ہوکر

اسکے حضور مین بحالت عجز وذلت کے حاضر ہونگے صور ترمذی مین ہے کہ یہ سینگ ہے جسمین پھونکا جائیگا
احیاء لکھا اللہ نے صور کو چمکتے ہوے موتی سے بنایا پھر عرش سے کہا کہ اسے اٹھالے صور عرش سے
معلق رہا پھر اسرافیل کو پیدا کیا اور حکم دیا کہ صور اٹھالے اسرافیل اسکے سوراخ پر منہ رکھے منتظر ارشاد
ہین جس دن سے پیدا ہوے پلک نہین جھپکائی اسکا منہ آسمان کے دور کے برابر ہے اور اسقدر سوراخ
ہین جتنی روحین جب دوبارہ مخلوق جلائی جائیگی روحین اسکے سوراخون سے نکل کر اپنے اپنے
جسمون مین آئینگی مگر دو روحین ایک سوراخ سے نکلین گی ترمذی حضور نے فرمایا مین
کیونکر بشاش وبیغم ہون حالانکہ صاحب صور صور پر منہ رکھے کان لگائے حکم کی راہ دیکھ رہا ہے۔
ف پھر نفخات صور مین کلام ہے اول نفخہ جس سے سب ڈر جائینگے اور یہی ابتدا ہے قیامت
ہے آدمی اپنے اپنے کامون مین مشغول ہونگے دفعۃً ایک آواز مہیب پیدا ہوگی اور بڑھتی جائیگی اسکی
ہیبت سے جن وانسان وحیوان منتشر ایک دوسرے سے بیاہ جو ہونگے زمین شق دریا متلاطم ہوگا۔
اور بڑھتے بڑھتے تمام عالم فنا ہوجائیگا پس بعض نے دونون کو نفخہ واحدہ کہا اور بعض نے اول نفخہ
فزع اور دوم نفخہ صعق یعنے موت قرار دیا۔ پھر جب خدا چاہیگا اسرافیل زندہ ہوکر صور پھونکینگے
جس سے ہر روح اپنے اپنے جسم مین داخل اور تمام مخلوق زندہ ہوجائیگی ۔ تیسری بار جب ہمارے
حضور بغرض شفاعت جناب پروردگار مین التماس کرینگے اور حضرت حق سبحانہ تعالیٰ زمین پر

تجلی خاص فرمائیگا صور پھونکا جائیگا جس سے سب بیہوش ہو کر کیفیت نزول تجلی الٰہی سے بےخبر ہین گے مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام بیہوش نہونگے جیساکہ احادیث صحیحہ مین آیا کہ سب سے پہلے مین ہوش مین آؤنگا تو دیکھونگا کہ موسیٰ قوایم عرش تھامے ہونگے مجھے نہین معلوم کہ بیہوشی طور کا یہ عوض تھا اور آپ انھین سے ہین جنھین اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ فرمایا۔ یا مجھ سے پہلے ہوش مین آئے (احادیث متفرقہ کا یہی خلاصہ ہے) اور ظاہر آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی نفخہ اولیٰ مراد ہے۔ (الا من شاء ع) اس کے مستثنیٰ منہ مین بھی اقوال مختلف ہین مگر ظاہر یہ ہے کہ اگر نفخہ اولیٰ مراد ہے تو یہ استثنا صرف احیاء کو شامل ہے جو مر گئے ہین انھین تو اسکی خبر بھی نہوگی اور زندہ ہین شہدا نفخے ہین جنکی حیات قرآن سے ثابت ہے معالم یہ شہید ہین جو تلوارین انکا سے ہوئے اللہ کے عرش کے گرد ہونگے۔ اور اگر مستثنیٰ منہ نفخہ ثانی ہے تو وہ ایسے ہین مستثنیٰ ہین جنکے فنا ہونے مین اختلاف ہے جیسے عرش اور اسکے مثال۔ بہشت اور دوزخ وغیرہ۔ اور کہا گیا جبریل میکائیل اسرافیل عزرائیل مراد ہین اس لیے کہ یہ حضرت آواز صور سے فنا نہونگے بعد فنا سے عالم حق سبحانہ تعالیٰ فرمائیگا کون باقی ہے ملک الموت عرض کرینگے جبریل و میکائیل و اسرافیل اور مین حکم ہوگا اسرافیل کی روح قبض کر سے پھر ارشاد ہوگا میکائیل کی جان نکال۔ پھر فرمائیگا تو بھی مرجا پھر ارشاد ہوگا اے جبریل اب کون باقی ہے عرض کرینگے تیری ذات باقی و قائم ہے اور بندہ جبریل جو فانی ہے ارشاد ہوگا مرنا ضروری جبریل سجدے مین گر پڑینگے اور پر پھڑپھڑانے لگین گے۔ اور بعض روایتون مین ہے کہ سب کے بعد ملک الموت مرینگے اور اگر وہ نفخہ مستثنیٰ منہ ہے جو بوقت نزول ذوالجلال والاکرام ہوگا تو حضرت موسیٰ کا مستثنیٰ ہونا ظاہر اور ممکن ہے کہ فزع سے عذاب و خوف مراد ہو پس مستثنیٰ اُس سے وہ ہین جنکے حق مین فرمایا۔ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ و اخرین مراد ذلت سے اطاعت و مجبوری ہے ورنہ انبیاء و صلحا و مومنین کے لیے وہ دن اعزاز کا ہے ذلت کیسی۔

وَتَرَى الۡجِبَالَ تَحۡسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِىَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ‌ؕ صُنۡعَ اللّٰهِ الَّذِىۡۤ اَتۡقَنَ

اور دیکھتا ہے تو پہاڑون کو جانتا ہے انکو تھما ہوا حالانکہ وہ چلتے ہین چلنا بدلیکا کاریگری ہے اللہ کی جسنے استوار کی

كُلَّ شَىۡءٍ‌ؕ اِنَّهٗ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَفۡعَلُوۡنَ‏

ہر شے بیشک وہ خبردار ہے اُس سے جو کرتے ہو تم

اور تو پہاڑون کو دیکھیگا اور گمان کریگا کہ جامد اور قائم ہین حالانکہ وہ ابر کیطرح چلتے ہونگے یعنی ثقل و عظمت و استحکام اور ایسے سبک رفتار اور ریزہ ریزہ ہوجانا اللہ کی صنعت کاملہ ہے جس نے ہر شے مستحکم و استوار کردی بیشک تم جو کچھ کرتے ہو اوس سے اللہ خبردار ہے یا وہ پہاڑ جنکو تو آج جامد دیکھ رہا ہے روان ہونگی ف ابر سے تشبیہ بھی عجیب لطف ہے کہ ابر بھی اگاہ گاہ قایم نظر آتا ہے اور [illegible] روان ہوتا ہے

اور بے پائی کی وجہ سے ہے کہ گاہ گاہ ابر جبل کر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر فنا ہو جاتا ہے اور پہاڑ دن سے کبھی یہی حال ہوگا جبال ثقیل اور ابر لطیف کی رفتار اسمین کمال صناعت ہے۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ۝

جو لایا نیکی پس اسکے لیے بہتر ہے اس سے اور وہ گھبراہٹ سے اس دن کے امن میں ہونگے

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝

اور جو لایا برائی پس اوندھے کر دیے گئے منہ انکے آگ میں نہ بدلے دیے جاؤ گے مگر وہ جو تھے کرتے

(خیر منہا) اسکی نیکی تاولیہ بین میں بلا ذہن سمجھیں یعنے اسے نیکی کی سبب اسکی عمل خیر کے سے جاتا ہے یعنے اسکے عمل خیر سے بہتر ملیگا خیر افعل التفضیل ہے یعنے اس سے زیادہ خیر ملیگا کہا گیا کہ کوئی شے خیر لا الہ الا اللہ سے نہیں پس یہ تیری تاویل کی علت صحیح ہوگی معالم کہا گیا اس سے خیر تر رضا ہے اللہ کی اور کہا محمد بن کعب و عبد الرحمن بن زید نے خیر سے مراد دس گنا اجر جو اللہ کا عطیہ ہے جیسا کہ وہ چند گنا کا ثواب دیتا ہے اور کبھی بسبب فضل و کرم اور زیادہ بڑھاتا ہے اور اس افزونی کے لیے کمی کا احتمال نہیں ہے قیامت مین عمل سے سوال ہوگا کہ ریائی تھا یا خالص کامل تھا کہ ناقص مگر اس افزونی سے سوال ہوگا نہ شیطان عمل مین دخل کر سکتا ہے اس افزونی مین اسکا گزر نہیں ہے نقصانات دونوں عمل سے متعلق ہو سکتے ہین اس افزونی سے نہین اس لیے کہ وہ عطیہ اور فضل ہے اور یہ بھی ہے کہ فزع سے یہان نفخۂ صور مراد نہین ہو سکتا اس لیے کہ احادیث مین وارد ہے کہ قیامت انھین لوگون پر قائم ہوگی جو بدترین مخلوق خدا سے ہونگے اور اللہ کا نام بھی نہ جانین گے پس نیک نہ وہان ہونگے نہ انھین خوف و امن سے سروکار ہے باقی رہین روحین نیک ہون یا بد انھین خبر بھی نہ ہوگی پس فزع سے مراد قیامت کے دوسرے اہوال اور مصائب ہین جسنے نیکی کی تو اسے اس سے اچھا ثواب دیگا اور وہ لوگ قیامت کے خوف سے امن مین رہین گے اور جس نے برائی کی اسکے منہ دوزخ مین اوندھے کر دی جائینگی ربط بعد ذکر مومنین و کفار اپنے فرمانبردار بندون کی طرف التفات فرما کر تعلیم کی کہ یہ سب سن چکے مگر اپنے نفس کے لیے یہی کہے جاؤ۔

اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ؗ وَّ

مجھے حکم نہین دیا گیا مگر یہ کہ بندگی کرون رب کی اس شہر کی جسنے محترم بنایا اسے اور ہر اوسکے لیے ہے شے اور

بلد کی طرف تا کہ کرامت ظاہر ہو اس پے کہ اولہ	اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ حکم دیا گیا ہون مین یہ کہ ہو جاؤن فرمانبردارون سے	رب مضاف ہے شرافت اس شہر کی

کل شیٔ کو حال بنایا تا کہ معلوم ہو خلقاً و ملکاً تمام موجودات اُسی کے ہین مگر مکہ معظمہ کی تخصیص بوجہ کمال کرامت ہے۔ بلد مکہ معظمہ مکہ اور اُس کے اطراف حرم ہین حاصل مجھے یہی علم دیا گیا ہے کہ اس شہر یعنے مکہ معظمہ کے پروردگار کی بندگی کرون جس نے اس شہر کو حرمت والا اور تمام دست اندازیون سے محفوظ کر دیا اور تمام چیزین اُسکی مملوک و مخلوق ہین اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مطیع و فرمانبردار رہون۔ **ف** آیت مین استحقاق معبودیت و امر بالعبادۃ کے دلائل ہین ۱ اس شہر کا بھی رب ہے ۲ تمام اشیا کا رب ہے ۳ تمہارے شہر کو محترم اور تمام ظلمون سے مامون کیا پس یہ سب وجوہ ہین کہ تم اُسی کی بندگی کرو۔

وَأَنْ أَتْلُوَا الْقُرْآنَ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا

اور یہ کہ پڑھون مین قرآن پس جسنے راہ پائی سو اُسنے راہ پائی اپنی جان کے لیے اور جو بہکا تو کہدے مین تو

أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ

ہون ڈرانے والون سے

اور یہ حکم ہے کہ قرآن پڑھون تو جو شخص قرآن سُنے اور راہ راست پر آجائے وہ اپنی ہی جان کے لیے راہ پاتا ہے اس مین اُسی کا فائدہ ہے اور جو بہکا اور ہدایت نہ پائی تو آپ کہدیجیے مین تو ڈرانے والون سے ہون عمل کرو یا نہ کرو تم جانو اور تمہارا کام اتلو سے مراد قرآن سناتا ہے خود پڑھنا تو عبادت مین آگیا علیحدہ ذکر کی ضرورت نہین **ف** آیت مین اشارہ ہے کہ اصلاح نفس تعلیم غیر پر مقدم ہے اور عمل قول پر سابق اول فرمایا کہ مجھے عبادت کا حکم ہے پھر فرمایا کہ یہ بھی ارشاد ہے کہ قرآن پڑھا کرون یعنے دوسرون کو سناؤن۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ع ۲

اور کہہ سب تعریف ہے واسطے اللہ کے آگے دکھائیگا تمکو نشانیان اپنی پس پہچان لوگے اُنکو اور نہین رب تیرا غافل اس سے کہ تم کرتے ہو

اور آپ کہیں کہ اللہ کے لیے تمام حمد و ثنا ہے وہ اپنی نشانیان تمکو دکھاویگا تم اُسے پہچان لوگے اور تمہارا رب اُس سے غافل نہین جو تم کرتے ہو الحمد آخر سورت مین نازل فرمایا تا کہ معلوم ہو مسلمان کو اپنے تمام احوال و امور کا خاتمہ حق سبحانہ تعالیٰ کی حمد و ثنا پر کرنا چاہیے آیاتہ سے خواہ وہ فتوحات مراد ہین جو مسلمانون نے بدر وغیرہ مین حاصل کیے یا وہ عذاب جو کفار پر گذرے یا مراد آیات اُخروی ہے کہ مرے اور تمام امور مخفیہ پیش نظر ہو گئے غافل گو مخاطب اِسکے عاصی ہین کہ ہم تمہاری ذرا ذرا سی بات جانتے ہین مگر اہل ذوق و ارباب باطن کے لیے عجیب بشارت ہے کہ اے سوختہ جان برشتہ جگر یہ نہ سمجھ کہ تیری بیقراری آہ و زاری ہم نہین دیکھتے نہ ملک کا توسط ہے نہ عرض کی حاجت ہم خود حاضر ناظر ہین۔

سورۃ القصص	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	مکیۃ

اسکا نام سورۃ قصص ہے اسمین حضرت موسیٰ کے مختلف قصے مذکور ہین باعتبار ترتیب و سبعیات سے قارون کا بھی اسمین ذکر ہے معالم مکے مین اتری اسمین اٹھاسی آیتین ہین۔

طٰسٓمٓ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ

یہ آیتین ہین کتاب روشن کی پڑھتے ہین ہم تجھپر خبر موسیٰ اور فرعون کی

تفسیر حروف مقطعات اوپر لکھی گئی ہے	بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝	واجب الاعتقاد مسکوت سورت یا وہ آیتین جو مذکور
	ساتھ حق کے واسطے قوم ایمان والی کے	

ہوئی ہین کتاب قرآن مقصود ہین الامر نفع کا ہے یعنے فائدہ بخش عبرت افزا ہے ایمان والون کے لیے کی تفصیل آگے ہے مجملاً یہ آیتین قرآن کی ہین جو ظاہر امراد اور حق و باطل کا فرق کرنے والا ہے

ہم تیرے لیے موسیٰ و فرعون کا سچا قصہ سناتے ہین ایمان والون کو اس سے عبرت و ہدایت ہو۔

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً

بیشک فرعون نے سرکشی کی زمین مین اور بنایا زمین والون کو کئی گروہ کمزور بنا تا ایک گروہ کو

مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

انمین سے ذبح کرتا بیٹون کو انکے اور زندہ چھوڑتا بیٹیون کو انکے بیشک وہ تھا فساد کرنے والون سے

فرعون نے زمین مین سر اوٹھایا تکبر کیا اور زمین والے جو اسکی رعیت تھے کئی گروہ بنادیے ایک گروہ کو انمین سے یعنے بنی اسرائیل کو کمزور بنادیا اونکی اولاد نرینہ کو قتل کرتا تاکہ اوسکا ہلاک کرنے والا موسیٰ علیہ السلام پیدا ہونے نہ پاوے اور لڑکیون کو زندہ رہنے دیتا بیشک وہ فساد یعنے کفر و فتنہ و ظلم پھیلانے والون سے تھا۔

وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝

اور چاہا ہمنے کہ احسان کرین انپر جو کمزور ہوے زمین مین اور بنائین ہم انکو پیشوا اور بنائین ہم انکو وارث

وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝

اور قدرت دین ہم انکو زمین مین اور دکھائین فرعون کو اور ہامان کو اور انکے لشکر کو انسے وہ جسکا کھٹکا رکھتے تھے

اور ہم نے چاہا کہ ان کمزورون پر یعنے بنی اسرائیل پر احسان کرین اور انکو امام یعنے ہادی و حاکم بنائین اور انکو زمین کا وارث فرعون کے خزانون کا مالک کردین اور زمین پر انکی بادشاہت قائم کرین اور فرعون اور اوسکے وزیر ہامان اور اونکے لشکر یعنے تابعین کو وہ عذاب و وبال دکھائین جس سے وہ

تھے اور کیونکہ انھین کمزورون کے ہاتھ سے **ف** اسمین بنی اسرائیل کے چار وصف مذکور فرمائے ۱ استطعام د
کمزور ہونا ۔ اور یہ وصف موجب التفات نصرت ورحمت آلہی ہوتا ہے ۲ امام یعنے سلاطین وانبیا وقت انکے
بعد ہوئے انھین کے تابع ہوئے اور یہ وصف موجب جامعیت کمالات آلہیہ ہے ۳ وارث ہونا ۔ اور یہ
وصف اہل تقوی کا ہے کہ انجام کار انکے لیے ہے ۴ انکے ہاتھون سے دشمن کو ہلاک کرنا جیسا کہ کلمہ منہم سے
ظاہر ہے اور یہ کمال سرور وسکون قلب ہے الحمد للہ کہ یہ چارون وصف علاوہ اور اوصاف کے اصحاب
رسول اللہ مین کامل طور پر مجتمع ہوگئے اسی لیے فرمایا اس قصے مین ایمان والون کے لیے فائدے ہین

وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰٓی اَنْ اَرْضِعِیْہِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْہِ فَاَلْقِیْہِ فِی الْیَمِّ

اور وحی کی بھیجی طرف ماں موسیٰ کے یہ کہ دودھ پلا اسے پھر جب ڈرے تو اسپر تو ڈالدے اسے دریا مین

وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ اِنَّا رَآدُّوْہُ اِلَیْکِ وَجَاعِلُوْہُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝

اور نہ ڈر تو اور نہ غم کھا تو ہم پھیرنے والے ہین اسکو طرف تیرے اور بنانے والے ہین اسے پیغمبرون سے

اور ہم نے موسیٰ کی ماں [illegible] وحی کی [illegible] موسیٰ کو دودھ پلا اور جب اوسکو [illegible] ہلاک پر فرعونیون کے
ہاتھ سے ڈرے تو اوسکو دریا مین ڈالدے اور غرق [illegible] کا خوف [illegible] کا رنج نکر ہم
اسے تمہارے پاس پھیر لاوینگے اور [illegible] پیغمبر بناوینگے مگر تفصیل [illegible]

فَالْتَقَطَہٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِیَکُوْنَ لَہُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَہَامٰنَ وَجُنُوْدَہُمَا کَانُوْا خٰطِئِیْنَ

[illegible]

پس موسیٰ کی ماں نے موسیٰ کو حسب تعلیم آلہی صندوق مین رکھکر دریا مین ڈالدیا اور فرعون کے قتل وذبح
سے بچایا اور اس صندوق کو ایک شخص نے فرعون والون سے [illegible] اوٹھالیا اور یہ اسی لیے تھا کہ انجام
کار یہی لڑکا جسے آج محبت اور امید سے پرورش کرتے ہین اور طمع وفا [illegible] رکھتے ہین انکا دشمن ہو
اور [illegible] ہو [illegible] بیشک فرعون اور ہامان اور انکے لشکری سب کے سب خطاکار تھے
اس [illegible] انکو اس امید مین کہ یہ لڑکا ہمسا [illegible] ہوگا [illegible] کفر وظلم [illegible] آلہی

وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَیْنٍ لِّیْ وَلَکَ ؕ لَا تَقْتُلُوْہُ ٭ عَسٰٓی اَنْ یَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَہٗ

اور کہا بی بی نے فرعون کی ٹھنڈک آنکھون کی ہے میرے لیے اور تیرے لیے نہ قتل کرو اسے شاید کہ نفع دے ہمکو یا بنالین ہم اسے

اور کہا فرعون کی بی بی نے آنکھون کی ٹھنڈک ہے	وَلَدًا وَّہُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝	حضرت آسیا نے یہ میری اور تیری اسے نہ قتل کرو
	بیٹا اور وہ نادان ہین	

شاید ہمکو نفع دے یعنے حق پرورش وشکر نعمت ادا کرے یا ہم اسے لائق فائق پاکر بیٹا بنالین اور وہ

اس بات کہنے کے وقت انجام کار سے بیخبر تھے **ف** مقبولان خدا کی خدمت اور انسے امید بہبود رکھنا ضایع نہین ہوتی جیسا آسیا کو بدولت خدمت موسوی کیسا شرف حاصل ہوا کہ افضل ترین نساء سے ہوگئین اور درحقیقت آپکا فیضان انکی روشنی چشم دل وسرور ابدی ونجات کا باعث ہوا چونکہ فرعون اس اعتقاد و قول مین شریک تھا مجرم

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى

اور ہوگیا دل ماں کا موسیٰ کی بےصبر ہو کر قریب تھی کہ ظاہر کردے اسے اگر نہ ہوتا کہ تسکین کردیتے ہم

اور موسیٰ کی ماں کا دل صبر	قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	سکون سے خالی ہوگیا حضرت
موسیٰ کو دریا مین ڈال کر	دل پر تاکہ ہو جا ایمان والون سے	بیچین ہوگئین اور قریب

تھا کہ کمال بیخبری و اضطراب مین وہ حال بچہ پر اور اوسکو ظاہر کردین اگر ہم انکے دل پر صبر و تسکین کی گرہ نہ لگادیتے تاکہ وہ ایمان والون سے ہو جاوے اور ہماری تعلیم پر مطمئن رہے -

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

اور کہا اوسکی بہن سے تو پیچھے جا اسکے پس دیکھتی رہی اسے دور سے اور وہ لوگ نہ سمجھے

موسیٰ کی ماں نے موسیٰ کی بہن سے کہا تو پیچھے پیچھے اس تابوت کے چلی جا یہ سا تھ ہولین اور دور دور سے بگوشۂ چشم دیکھتی جاتین درانحالیکہ وہ لوگ اسے نہ سمجھتے -

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ

اور حرام کردی تھین ہمنے اسپر دائیان پہلے سے تو کہا موسیٰ کی بہن نے کیا بتاؤن مین تمکو گھروالی کہ پرورش کرین اسکی

اور ہمنے موسیٰ پر تمام	لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۝	دودھ پلائیان حرام کردین
کسیکا دودھ نہ پیتے تھے	تمھارے لیے اور وہ اسکے لیے خیرخواہ ہون	سبب لوگ دائیون کے بولا

ہوے تو حضرت موسیٰ کی بہن جو در پردہ انکی خبرگیر تھین بولین مین تمکو ایک گھروالی بتادون جو اس لڑکے کی تمہارے لیے پرورش کرین اور ہر طرح سے اسکی خیرخواہ اور نگران رہین - اور حضرت موسیٰ کی ماں آئین موسیٰ نے اونکا دودھ پیا اور بطور پرورش اپنے گھر لے گئین اور اللہ کا پہلا وعدہ پورا ہوا

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

پھر پھیر دیا ہمنے موسیٰ کو طرف انکی ماں کے تاکہ ٹھنڈی ہو آنکھ اسکی اور نہ رنج کھائے اور جان لے کہ بیشک وعدہ اللہ کا حق ہے

پھر لوٹا دیا ہم نے موسیٰ کو	وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝	انکی ماں کیطرف تاکہ اونکی
آنکھین ٹھنڈی اور دل	مگر اکثر انکے نہین جانتے	بے غم ہو جائے اور خوب

یقین کرلین کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر اکثر لوگ یہ قصہ یا صدق وعدہ حق نہین جانتے -

ع الربع ۱۴

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور جب ہو گیا جوانی کو اپنی اور برابر ہوا دیا ہمنے اُسے حکم اور علم اور ایسا ہی بدلا دیتے ہین ہم نیکی کرنے والون کو

اور جب موسیٰ جوان اور قوی ہوگئے ہم نے اونکو حکم اور علم عطا کیا ہم نیکون کو ایسا ہی بدلا دیتے ہین کبیر (اشدد استوی) مین کئی قول ہین ۱؎ دونون ہم معنے ہین ۲؎ اشد قوت جسمی استوی قوت عقلی ۳؎ اشد کمال قوت استوی کمال خلقت یعنے نموے کامل ۴؎ اشد بلوغ استوی کمال خلقت ہے کہا ابن عباس نے اٹھارہ برس سے تیس برس تک (اشد) ہے یعنے قوت بڑھا کرتی ہے اور تیس سے چالیس تک (استوی) ہے قوت نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے - ف یہ امر اعتدال مزاج وعدم عوارض پر مبنی ہے حکم و علم کہا گیا مراد نبوت و معرفت و تفقہ - اور کہا گیا کہ تفقہ و عقل - بہرحال یہ سمجھا نہین جاتا کہ حضرت موسیٰ قبل قتل قبطی کے پیغمبر ہوچکے تھے اس لیے کہ اگر حکم سے نبوت مراد ہے تو یہ آیت ترتیب قصے سے علیحدہ کیجاتی اور اگر فقہ و عقل و معرفت و اخلاق مراد لیے جائین تو قصہ مسلسل رہیگا - کبیر جزا سے معلوم ہوا کہ حکم سے نبوت مراد نہین اس لیے کہ نبوت خاصہ فضل رحمن ہے نہ جزا سے اعمال و احسان -

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰي حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ڭ هٰذَا مِنْ

اور گئے شہر مین وقت غفلت شہر والون کے تو پائے اسمین دو مرد جھگڑتے وہ

شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَي الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ

گروہ سے موسیٰ کے اور یہ دشمنون سے اُنکے پھر دادخواہی کی اُسنے جو گروہ موسیٰ سے تھا اُسپر جو اُنکے دشمنون سے تھا

فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ڭ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۝

تو گھونسا مارا اُسے موسیٰ نے پس جھگڑا چکا دیا اُسکا کہا یہ کام ہے شیطان کے سے بیشک وہ دشمن بہکانے والا ہے کھلا ہوا

اور شہر مین ایسے وقت داخل ہوے کہ اہل شہر ہوشیار نہ تھے تو دیکھا کہ دو آدمی آپس مین جھگڑ رہے ہین ایک سبطی ہے موسیٰ کی قوم سے - دوسرا قبطی ہے انکے دشمن فرعون کی قوم سے سبطی نے موسیٰ سے فریاد کی پس قبطی کو ایک گھونسا مارا وہ مرگیا موسیٰ نے کہا یہ شیطانی کام تھا بیشک شیطان کھلا ہوا دشمن بہکانے والا ہے - مدینہ شہر کہا گیا اسکا نام (منف) تھا مصر کے متعلقات سے اور کہا گیا اسکا نام (حابین) تھا مصر سے دو فرسخ دور - کہا گیا یہ (عین الشمس) تھا خازن غفلۃ اسمین بھی کئی قول ہین کہا گیا دوپہر کا وقت اسوقت لوگ گھرون مین سوتے تھے اور کہا گیا شام تھی خازن کہا بعض نے کہ موسیٰ نے لڑکین مین فرعون کو لاٹھی ماری وہ آمادہ قتل ہوا حضرت آسیا کی سفارش سے جان بچی مگر شہر سے نکال دیے گئے تو آپ علیحدہ رہتے ایک دن لوگون کی غفلت کے وقت شہر مین آئے - اور کہا گیا کہ جب آپ بڑے ہوے بعض بنی اسرائیل

آپکے ساتھ ہوسے آپکی باتوں کو حق جانتے آخرکار فرعونیوں سے علیحدہ رہنے لگے کھلم کھلا کسی قریہ میں نہ جاتے عرائس اور دوسری تفسیروں میں ہے کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی رعایت کرتے اور اونپر ظلم کی تقویت کے خواہان رہتے لوگ بھی سمجھتے کہ انہیں ان کی رعایت ہے یہ کیا جانیں کہ آپ خود بنی اسرائیل ہیں۔ لوگ انکو ابن فرعون کہتے اور شاہی لباس پہنتے ایک دن آپ نکلے فرعون سوار ہوا تھا پھر جب آپکو خبر ہوئی تو پیچھے سے سوار ہوکر روانہ ہوئے شہر میں دوپہر کو داخل ہوئے ایسے وقت کہ لوگ بے خبر تھے ایک قبطی جسکا نام فاتون تھا فرعون کا طباخ اور دوسرا اسرائیلی جسکا نام سامری تھا فاتون نے سامری کو پکڑا کہ میری لکڑیوں کا گٹھا لے چل سامری نے انکار کیا دونوں میں جھگڑا ہوا انکا اور وہ جھگڑنے لگے تو اسرائیلی چلایا آپنے قبطی سے کہا اسے چھوڑ دے اس نے انکار کیا اور کہا یہ لکڑی فرعون کے باورچی خانے کو لیے جاتے ہیں موسیٰ نے ہاتھ بڑھاکر اسرائیلی کو چھڑایا قبطی آپسے الجھا آپنے ایک گھونسا مارا اتفاقاً اسکا دم نکل گیا اسی وقت آپ نادم ہوئے اور استغفار کی۔

قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

کہا اے رب میں نے ظلم کیا جان پر اپنی پس بخشدے مجھے تو بخشدیا اسے بیشک وہ بخشنے والا ہے مہربان

قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِّلْمُجْرِمِينَ

کہا اے رب اسلیے کہ نعمت کی تونے مجھپر پس ہرگز نہ ہونگا میں مددگار گنہگاروں کا

کہا موسیٰ نے اے رب میں نے ظلم کیا اپنے نفس پر تو تو مجھے بخشدے تو اللہ نے اسے بخشدیا بیشک وہ غفور رحیم ہے کہا اے رب اس لیے کہ تو نے مجھپر انعام کیا میں مجرموں کا مددگار نہ ہونگا **بحث** آیت میں اشکال ہے حضرت موسیٰ نے مدد کی تھی اسرائیلی کی عام ازینکہ وہ مومن ہو یا کافر جیسا کہ بعض روایتوں میں آیا ہے لیکن اس حادثہ میں مظلوم تھا مجرم نہ تھا اور ظاہر کلام مشیر ہے کہ یہ مجرم و ظالم ہو **جواب** خواہ آپنے اسکو اس لیے مجرم قرار دیا کہ باعث و بانی قتل وہی ہوا یا یہ کہ اسنے اس ضرب پر ترغیب کی اور اولیٰ یہ ہے کہ یہ جملہ مستانفہ ہے یعنے اس انعام کے شکر میں کسی مجرم کی مدد نہ کرونگا اور انعام سے مراد اخفاء راز قتل یا قوت خداداد ہے یا دوسرے فضائل و کمالات جو آپکو اسوقت تک مل چکے تھے **بحث** انبیاء سے قبل بعثت بقول بعض اور بعد بعثت بقول کل گناہ اور ایسا کبیرہ گناہ نہیں ہوسکتا اور یہاں فعل قتل مصرح اور اقرار معصیت ثابت **جواب** نہ آپنے عمداً قتل کیا نہ ظلماً بلکہ مظلوم کی اعانت و رہائی چاہی تھی کہ وہ مرگیا پس یہ قتل ویسا ہے جیسا کہ کوئی مجرم قطع ید یا حد زنا و قذف و شرب خمر یا تعزیر میں مرجائے تو نہ قاضی عاصی ہے نہ جلاد ماخوذ اور اسکے علاوہ قتل خطا موجب معصیت نہیں خصوصاً جبکہ اصلاح

وغیرہ مراد ہو اور یہ استغفار خواہ کمال احتیاط و احتمال و عجز نفس پر محمول ہے یا یہ کہ اسقدر بے احتیاطی بھی انبیا کی شان سے نہ تھی پس یہ منجملہ زلات ہے جو بعد نبوت بھی جائز ہے کوئی گناہ نہیں اور ممکن ہے کہ عفو سے اخفاے راز و نجات ظلم فرعون و انتقام قبط مراد ہو اور ایسا نہ ہوتا تو دوسرے دن آپ اسرائیلی کی مدد کرنے پر آمادہ نہ ہوتے اور اگر یہ قتل ظلم تھا تو حضرت شعیبؑ نے کیوں فرمایا نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اور آپ نے اس فرار کی نسبت ہدایت الٰہی کا لفظ کیوں فرمایا جیسا کہ اگلی آیتوں سے ظاہر ہے پس یہ تمام امور شاہد عدل ہیں کہ یہ قتل نہ ظلم تھا نہ معصیت ۔

فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ

پھر صبح کی شہر میں ڈرتے ہوئے انتظار لیتا پس ناگاہ وہی جس نے مدد مانگی تھی موسیٰ سے کل پکار رہا ہے

تب ہیں موسیٰ نے بحالت ترس و خوف صبح کی دیکھ رہے تھے کہ انجام اس قتل کا کیا ہو پھر دوسرے دن جو حضرت

قَالَ لَهُ مُوسَىٰ إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُبِينٌ ۝

کہا اس سے موسیٰ نے بیشک تو گمراہ ہے کھلا ہوا

سے نکلے تو اسی سبطی کو دیکھا کہ آپ کو پکار رہا ہے کہ میری مدد کیجئے دوسرے فرعونی سے اس سے جھگڑا ہوتا تھا موسیٰ اس پر ناخوش ہوئے اور فرمایا تو کھلا ہوا گمراہ ہے یعنی کل تو ایک خون میں گرفتار کر چکا دوسرے دن پھر خطا کا ارتکاب ہے
ف اس سے بھی استدلال قائم نہیں ہو سکتا کہ اسرائیلی مجرم تھا اس لیے کہ اگر وہ مجرم ہوتا تو باوجود توبہ آپ کیوں جرأت کرتے

فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَنْ يَبْطِشَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَهُمَا قَالَ يَا مُوسَىٰ أَتُرِيدُ أَنْ تَقْتُلَنِي

پھر جب چاہا یہ کہ پکڑ مارے اس پر کہ وہ دشمن ہے دونوں کا کہا اے موسیٰ کیا چاہتا ہے تو یہ کہ قتل کرے مجھے

كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ إِنْ تُرِيدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ

جیسے قتل کیا تو نے ایک جان کو کل نہیں چاہتا تو مگر یہ کہ ہو تو ظالم زمین میں اور نہیں چاہتا تو

پھر جب موسیٰ نے چاہا کہ اس اسرائیلی کو چھڑالیں پکڑ مار کر فرعونی کے ظلم سے کہا اسرائیلی نے اے موسیٰ

أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ ۝

یہ کہ ہو نیکوں سے

کیا تیرا ارادہ ہے کہ مجھے بھی مار ڈالے جیسا کہ کل ایک شخص کو مار ڈالا تو یہی چاہتا ہے کہ زمین پر جبار ظالم ہو اور نہیں چاہتا کہ مصلح و صالح ہو غرض اس اسرائیلی نے آپ کا ارادہ دیکھا تھا اور آج غضبناک تقریر سے (کہ تو غوی مبین ہے) ڈرا اور سمجھا کہ میری اجل آگئی اور آپ کی دست اندازی جو فرعونی پر تھی اپنی نسبت سمجھا لہٰذا یہ کلمے اسکی زبان سے نکلے ۔ ادھر اس خون کی تحقیقات ہو رہی تھی اور مشہور تھا کہ کسی اسرائیلی نے قبطی کو مار ڈالا یہ امر تمام قبطیوں پر شاق تھا کہ یہ فرعونی پہنچا اور کہنے لگا کل جو خون ہوا وہ موسیٰ کے ذمے ہے اور اسرائیلی کا قول نقل کیا فرعون چونکہ قبطی کے قتل سے نہایت غضبناک تھا بولا انتقام لیا جاے اور جلاد روانہ ہوے ۔

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۡ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ

اور آیا ایک مرد کنارہ کے شہر سے دوڑتا کہا اے موسیٰ بیشک سردار مشورہ کر رہے ہین تمہاری نسبت کہ تمکو قتل کریں

فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝

پس نکلو مین تمہارے لیے خیرخواہون سے ہون

جب یہ حکم ہوا ایک مرد کنارۂ شہر سے دوڑتا ہوا موسیٰ کے پاس آیا اور کہا اہل شوریٰ رات دن مشورہ کر رہے ہین کہ آپ کو قصاص قبطی مین قتل کر ڈالین تو آپ اس شہر سے نکل جائین مین آپکے لیے خیرخواہی کرتا ہون رجل اسکا نام خربیل تھا یہ قوم فرعون سے تھے مگر چھپے ہوئے مومن تھے انکی تعریف قرآن مین ہے۔ (یاتمرون) اس سے سمجھا گیا کہ حکم قتل موسیٰ کا ہو چکا تھا ... اب صرف یہ مشورہ رہا کہ کیونکر کیا جائے

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۡ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

پھر نکلے اس سے ڈرتے ہوئے انتظار کرتے کہا اے رب میرے نجات دے مجھکو قوم ظالم سے

یہ خبر سنکر حضرت موسیٰ مصر سے نکلے اور دیکھتے جاتے تھے کہ کوئی نگہبان تو نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے رب مجھے اس قوم ظالم سے نجات دے عکرالیس حضرت موسیٰ دل مین کہ رہے تھے کہ کہان جاؤن اور کیا کرون ناگاہ ایک فرشتہ گھوڑے پر سوار نیزہ لیے ہوئے نمودار ہوا اور کہا میرے ساتھ چلے آؤ اور مدین کیطرف لے چلا

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝

اور پھر جب متوجہ ہوئے جانب مدین کے کہا امید ہے رب میرا دکھاوے مجھے سیدھی راہ

پھر جب حضرت موسیٰ مدین کی طرف روانہ ہوئے تو کہا مجھے امید ہے کہ میرا رب مجھے راہ راست کی ہدایت کرے

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۝

اور جب آیا کنوئین پر مدین کے پایا اسپر ایک گروہ آدمیون سے کہ پانی پلاتے ہین

اور جب موسیٰ مدین کے پانی پر پہونچے اسپر ایک قوم کو پایا کہ پانی پلا رہے ہین عکرالیس مدین مین ایک کنوان تھا وہان سے لوگ پانی بھرتے اور اپنے جانورون کو پلاتے حضرت موسیٰ بھی وہین جا کر بیٹھے

وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى

اور پائین دور انسے دو عورتین رکی ہوئی تھین کہا تم کیا کہتی ہو بولین نہین پلا سکتے ہم یہان تک

يُصْدِرَ الرِّعَآءُ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۝

کہ پھر جائین چرواہے اور باپ ہمارا بڑا بڈھا ہے

موسیٰ نے سب آدمیون سے جو اپنے جانورون کو روکے علیحدہ دو عورتین دیکھین تھین پانی نہ پلاتین تو اُنسے کہا تم کیا کہتی ہو یعنے کس لیے یہان رُکی ہوئی ہو بولین جبتک سب آدمی اپنے جانورون کو پانی پلا کر نہ چلے جائین ہم پانی نہین پلا سکتے اس لیے کہ ہمارا باپ بہت بڈھا ہے پانی نہین بھر سکتا بچا ہوا پانی

ہم پلا لیتے ہیں ابن کثیر ان لڑکیوں کی نسبت روایتیں مختلف ہیں کہا گیا کسی مومن کی جو شعیب پر ایمان لایا تھا لڑکیاں تھیں اور کہا گیا خود حضرت شعیب کی لڑکیاں تھیں اور بنی اسرائیل کی کتب میں ہے کہ ثیرون کی لڑکیاں تھیں جو شعیب کے بھتیجے تھے - اور حدیثوں میں جو حضرت شعیب کا نام مذکور ہے اونکی سندیں صحیح نہیں اور اہل تاریخ تو اسی طرف ہیں کہ شیخ کبیر حضرت شعیب تھے عکرمہ پس اس کنوئیں پر ایک بھاری پتھر رہتا جو چالیس آدمی سے سرکتا اس لیے یہ بیچاریاں منتظر رہتیں -

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ۝

پھر سیراب کیا ان دونوں کے لیے پھر گئے سائے میں اور کہا اے رب میں اسکا کہ اتارے تو طرف میرے نیکی سے محتاج ہوں

حضرت موسیٰ نے بقوت خداداد وہ پتھر ہٹایا اور ڈول بھر کر اونکی بکریوں کو سیراب کر دیا اور پھر سایۂ درخت کے تلے آئے اور اس خدمت کے شکریے میں حق سبحانہ تعالیٰ سے عرض کی اے رب تو جو نیکی میری طرف اوتارے میں اوسکا محتاج ہوں یہ پانی پلانا تیرے ہی توفیق و کرم سے تھا معالم کہا گیا کہ مراد خیر سے طعام ہے یعنی عرض کی اے پروردگار میں بھوکا ہوں گو تاویل اول اظہر و انسب و اولیٰ ہے معالم کہا ابن اسحق نے کہ حضرت موسیٰ تو ہمراہ آئے اور سب کو ہٹا دیا اور انکو سیراب کیا اور کہا گیا سر چاہ سے وہ پتھر اوٹھا کر پانی بھر دیا - اور کہا گیا کہ جب لوگ چلے گئے تو آپ نے وہ پتھر جسے دس آدمی اوٹھاتے تھے اوٹھا کر پانی پلایا

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِىْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِىْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا

پھر آئی انکے پاس ایک ان دو کی چلتی ہوئی شرما کے بولی بیشک میرا باپ بلاتا ہے تجھے کہ دے تجھے عوض اسکا کہ پانی پلایا تو نے ہم کو

معالم یہ دونوں صاحبزادیاں جب گھر آئیں حضرت شعیب نے پوچھا آج سویرے آنیکا کیا سبب ہوا بولیں ایک مرد صالح آیا ہی انہنے ہمارے حال پر ترس کھایا اور پانی پلا دیا حضرت شعیب نے فرمایا جاؤ اور اس دولت خداداد کو ہمراہ لاؤ پس آئی انکے پاس ایک لڑکی ان دو کی کہ کمال شرم و حیا سے چلتی تھی اور کہنے لگی ہمارا باپ تمکو طلب کرتا ہے کہ اس پانی پلانیکا عوض عطا کرے معالم کہا ابن عمر نے اپنی آستین سے منھ ڈھانکے تھی - پہلے تو موسیٰ نے چاہا کہ نہ جائیں مگر نہایت بھوکے تھے ناچار ہمراہ ہوے - کہا مفسرین نے کہ ہوا سے کپڑا لڑکی کا اوٹھتا تو آپ اسے بُرا سمجھے اور کہا کہ تو پیچھے پیچھے چل اور بھولوں تو راہ بتا دے

ف یہ امر کہ ہوا سے کپڑا اوڑھے اور کوئی عضو ظاہر ہو خلاف سیاق قرآن ہے اس لیے کہ کلمۂ استحیا کمال عصمت و پردہ داری و شرمناکی کے لیے شاہد عدل ہے ہاں حضرت موسیٰ نے خواہ احتیاطاً اُسے پیچھے کر لیا کہ مبادا ایسا ہو خواہ آپ کو عورت کے لباس و رفتار پر بھی نظر گوارا نہوئی یا غیرت الٰہی نے منظور نہ کیا کہ موسیٰ کلیم عورت کی پیروی کریں -

فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

پھر جب آئے موسیٰ پاس اُنکے اور بیان کی اُنسے سرگذشت کہا نہ ڈرو بچ آئے تم قوم ظالم سے

جب حضرت موسیٰ شعیب کے پاس گئے اور اپنی تمام سرگذشت بیان کی تو شعیب نے کہا اے موسیٰ اب نڈر رہو تمنے قوم ظالم کے ہاتھ سے رہائی پائی یہاں فرعون کی حکومت نہیں ہے۔ معالم جب موسیٰ شعیب کے پاس پہونچے طعام شب حاضر تھا شعیب نے کہا آیئے۔ آپ بولے معاذ اللہ میں امر خیر پر عوض نہیں لیتا شعیب نے کہا نہیں بخدا میرے اور میرے آباؤ اجداد کی عادت ہے مہمان نوازی ہے تب موسیٰ نے کھانا نوش کیا اور تمام واقعہ فرعون اور قتل قبطی کا بیان کیا آپنے کہا بے غم رہو یہاں اُن ظالموں کا حکم نہیں ہے ف کہا مفسرین نے اس قصہ سے معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ کو عوض لینے سے انکار تھا حالانکہ سورۂ کہف میں خضر کو الزام دیا کہ تم نے دیوار بنانے کی اجرت کیوں نہ لی کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ یہ فعل بہ نیت ثواب کیا تھا اور وہاں ابتداً مزدوری لی تھی پس مطلقاً مزدوری سے انکار نہ تھا بلکہ اُس کام میں جو بہ نیت ثواب کیا جائے مگر قرآن ان تفصیلوں سے بری ہے صاف مذکور ہے کہ لڑکی نے کہا چلو ہمارے باپ تمکو مزدوری دینے کو بلاتے ہیں اور آپ سے بدون ذکر انکار وعذر تشریف لیجانا ثابت پس معلوم ہوا کہ یہاں بھی انکار نہ تھا اور مسئلہ یہ ہے کہ ۱ جو امر ہمارے ذمہ واجب ہے جیسے نماز فرض پڑھنا اسکی اجرت نہیں ہے ۲ جو امر ثواب ہی کے لئے موضوع ہو جیسے تلاوت قرآن تو اسکی بھی اجرت نہیں ہے ۳ علاوہ فعل واجب ومقصود بالثواب کے جو دقت یا زحمت ہو اوسکی اجرت جائز ہے جیسے قرآن پڑھانے کی اُجرت نہیں ہے حبس وقت واطاعت امر جو طرف مکتبی کے ذمہ ہوتا ہے قابل اجرت ضرور ہے ایسے ہی اداے شہادت واجب اسکی اجرت نہیں مگر وہ آمد ورفت وحبس وقت وحرج کار وغیرہ جو امر اداے شہادت پر زائد اور اوسکے مقدمات ضروری کے علاوہ ہو قابل اجرت ضرور ہے ۴ بعد کسی امر کے جو مخصوص بامر آخرت ہو یا خالصۃً للہ کیا جائے یا جس سے اداے فرض ہو اگر کوئی شخص بدون طلب وتدبیر و اشارات خفی وجلی کچھ نذر کرے تو وہ مختار ہے کہ اپنے منہ سے نذر کہے یا اجر کہ لینے والے پر کوئی الزام نہیں مظہری حق یہ ہے کہ مکروہ ہے کہ ایسے عمل پر اجرت لے یا اجرت کی شرط کرے جو عبادات مقصودہ سے ہے جیسے نماز یا اوسکے مقدمات سے ہو جیسے وضو۔ اذان۔ امامت لیکن ایسا فعل مباح جسکا ترک وفعل جائز ہے مگر بہ نیت خیر اطاعت وموجب ثواب ہوجاتا ہے جیسے پانی پلانا اسپر شرط واخذ اُجرت ممنوع نہیں اور شافعیہ نے اذان پر اور متاخرین حنفیہ نے تعلیم قرآن پر اجرت جائز رکھی ہے۔

مسئلہ اجرت

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ۝

بولی ایک اُن دو کی اے باپ نوکر رکھ لے اسے بیشک اچھا الکا کہ نوکر رکھے تو قوی امانت دار ہے

ایک لڑکی نے کہا اے باپ اسے نوکر رکھ لے تمام نوکروں سے اچھا وہ ہے کہ قوی ہو اور امانت دار ہو احدیٰہما کہا گیا کہ بڑی بیٹی کا نام صفورا تھا اور چھوٹی کا نام صفیرا اور یہی صفیرا بلانے بھی گئی تھی اور اسی سے آپکا نکاح بھی ہوا شعیب نے پوچھا تجھے قوت و امانت کیونکر معلوم ہوئی بولی قوت یہ کہ کنوئیں کا پتھر تنہا اوٹھا لیا اور امانت یہ کہ مجھے پیچھے کر لیا مسئلہ نوکری اور مزدوری کا جواز یہاں سے ثابت ہوا مسئلہ نوکر میں دو وصف چاہیے ۱ امانت دار ہو جو کام اسکے سپرد کیا جائے مال یا خدمت ۲ قوی ہو اس کام پر جسکا یہ ذمہ دار ہے

قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَن تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ

کہا میں چاہتا ہوں کہ نکاح کردوں تجھ سے ایک کا ان دو بیٹیوں سے اس پر کہ نوکری کرے تو میری آٹھ برس پھر اگر تمام کردے تو

عَشْرًا فَمِنْ عِندِكَ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ

دس کو پس پاس سے تیرے ہے اور نہیں چاہتا میں کہ مشقت ڈالوں تجھ پر پائیگا تو مجھے انشاء اللہ نیکوں سے

شعیب نے کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں سے ایک کا نکاح تجھ سے کردوں اس شرط پر کہ تو میری آٹھ برس تک نوکری کرے پھر اگر دس برس پورے کردے تو تیری طرف سے احسان ہے اور میں نہیں چاہتا کہ ان دو برسوں میں آٹھ برس کے بعد تجھ پر مشقت ڈالوں اور تو مجھے انشاء اللہ تعالی نیکوں سے پائیگا یعنے حسن معاملت و وفاء عہد میں۔ بحث علی شرط کے یہ ہے اور یہ خدمت شرط نکاح تھی مہر نہ تھی اور نکاح میں شروط جائز ہیں اور وفاء ان کا واجب اور حضرت شعیب کا خدمت کو اپنی طرف منسوب فرمانا دلیل قوی ہے کہ یہ مہر نہ تھی ورنہ انکی بیٹی کیطرف منسوب ہوتی اور حضرت شعیب کا یہ قول ان انکحک ایجاب نہیں بلکہ وعدہ ہے ۔ اور اگر یہ خدمت مہر بنائی گئی تو شافعیہ کہتے ہیں کہ منافع مہر بن سکتے ہیں اور حنفیہ کے نزدیک مطلقاً ایسا نہیں بلکہ ۱ خدمت ہو تو غیر زوجہ کی ہو اس لیے کہ زوجہ کی خدمت تذلیل ہے اللہ نے مرد کو عورت پر قوی و حاکم بنایا ہے ۲ اگر زوجہ کے لیے ہو تو ایسا کام ہو جو انتظام و نگرانی سے متعلق ہے جیسے بکریاں چرانا وغیرہ ۳ اگر زوج غلام ہے تو اسکی خدمت ہر حال میں مال ہے بہرحال آیت میں کئی مسئلے ہیں ۱ منگنی یعنی وعدہ نکاح جائز ہے ۲ نکاح میں شرط کرنا صحیح ہے ۳ غیر زوجہ کی خدمت یا امور اقتصادیہ کو مہر قرار دینا جائز ہے ۴ مطلقاً انشاء اللہ اقرار کو باطل نہیں کرتا بلکہ اس امر میں جس میں عہد کی بنا ہو انشاء اللہ ہٹانے دوسرے امور میں اختیار ہے یہاں حضرت شعیب نے حسن سلوک اور خوش معاملگی پر انشاء اللہ ذکر کیا ۔

قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ

کہا یہ عہد میرے تیرے درمیان ہے جو مدت پوری کروں میں پس نہیں زیادتی مجھ پر

وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۝
اور اللہ اُسپر کہ میں کہتا ہوں وکیل ہے

کہا موسیٰ نے یہ عہد ہمارے تمہارے درمیان میں ہے
دونوں میں سے جو مدت میں پوری کردوں پھر مجھپر
زیادتی نہو اور میں جو کہتا ہون اسپر اللہ وکیل ہے مسئلہ مزدور یا نوکر جب اپنا کام پورا کرچکے پھر اجرت
مین کمی غدست مین بیشی یا اورکوئی بحث جائز نہین معالم حضرت شعیب اسقدر روئے تھے کہ آنکھین جاتی
رہین پھر اللہ تعالیٰ نے انکی آنکھین نورانی کردین پھر رونا شروع کیا یہانتک کہ آنکھین بے نور ہوگئین پھر بینائی
عطا ہوئی اور استفسار فرمایا اے شعیب یہ گریہ وزاری کس لیے ہے اور کیون ہے جنت کے شوق مین یا دوزخ
کے خوف سے عرض کی نہین اے رب تیرے لقاے مبارک کے شوق مین رلاتا ہے حق سبحانہ
نے وحی بھیجی اے شعیب تجکو میرا دیدار گوارا ویسے ہوگا اے شعیب ہمنے تمہاری خدمت کیلیے اپنے کلیم کریم موسیٰ کو مقرر کیا ہے

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا
پھر جب پوری کی موسیٰ نے مدت اور لیچلے اہل کو اپنے دیکھی جانب طور سے آگ کہا اپنی بی بی سے ٹھہرو

اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝
مین نے دیکھی ہے آگ شاید لاؤن مین تمہارے پاس اُس مین سے کوئی خبر یا انگارا آگ کا تاکہ تم تاپو

جب موسیٰؑ نے مدت پوری کی اپنی بی بی کو لیکر وطن کیطرف روانہ ہوے کوہ طور کی طرف آگ نظر آئی اپنی بی بی سے
کہنے لگے مین نے آگ دیکھی ہے جاتا ہون تاکہ کوئی خبر یا آگ لاؤن اور تم تاپو اور زحمت سرما دور ہو۔

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ
پھر جب آیا وہ اوسکے پاس پکارا کنارے سے میدان مبارک کے مقام مبارک سے درخت سے یہ کہ

يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
اے موسیٰ مین ہی ہون اللہ پروردگار عالم

پھر جب موسیٰ آگ کے پاس پہنچے تو غیب سے
حضرت موسیٰ کو ندا دی گئی کہ اے موسیٰ مین
اللہ ہون پروردگار عالم اور یہ ندا درخت سے ہوئی جو مبارک مقام پر وادی ایمن مین تھا۔

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰٓى
اور یہ کہ ڈالدے عصا اپنا پھر جب دیکھا اُسے ہلتا ہے گویا وہ سانپ ہے پھر اپیٹھ دیکر اور پیچھے پھر کر دیکھا اے موسیٰ

اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۣ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝
آگے بڑھ اور نہ ڈر بیشک تو ہے امن والون سے

اور یہ کہ اپنا عصا ڈالدے (موسیٰ نے عصا ہاتھ سے
چھوڑا) تو دیکھا اُسے گویا سانپ پھینکتا تاسنے
ڈر سے پیٹھ پھیری اور پھر کر نہ دیکھا (پکارا ہم نے) اے موسیٰ آگے بڑھو اور ڈرو نہین تمکو امن وعافیت
ہے ایمن جانب راست صاحب مین نام وادی۔

اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ

ڈال ہاتھ اپنا جیب مین اپنی نکال روشن بدون عیب کے اور ملالے طرف اپنے بازو اپنے

الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝

خوف سے پس یہ دونون دلیلین ہین تیرے رب کی طرف سے طرف فرعون کے اور اُسکے سردارونکے بیشک وہ ہے قوم نافرمان

اور اے موسےٰ آپ اپنا ہاتھ جیب مین ڈالیے پھر نکالیے روشن ہوگا عیب برص ومرض سے پاک اور ملالے اپنی طرف اپنے بازو ڈر سے اگر اژدہے سے یا ہاتھ کی چمک سے پس یہ دو یعنے اژدہاے عصا و ید بیضا دلیلین ہین تیرے رب کی فرعون اور اُسکے سردارون کی طرف وہ لوگ نافرمانبردار تھے (واضمم الیک) یعنے خوف مستولی ہو تو اپنے ہاتھ ملالے تاکہ خوف جاتا رہے اور یہ عمل دفع خوف مین مجرب ہے

عمل دفع خوف — کہا بعض مفسرین نے یہان اژدہا مقصود نہین ۱۲

قَالَ رَبِّ اِنِّىْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝

کہا اے رب مین نے مارا ہے اُن مین سے ایک جان تو ڈرتا ہون یہ کہ مار ڈالین مجھے

حضرت موسیٰ نے عرض کی اے رب مین نے فرعونیون کے ایک آدمی کو مار ڈالا ہے (جسکا ذکر ابھی گزرا) تو ڈر ہے کہ وہ مجھے اُسکی عوض مین مار نہ ڈالین ۔

۱۰۸ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝

اور بھائی میرا ہارون وہ فصیح تر ہے مجھسے زبان مین تو بھیج اُسے میرے ساتھ مددگار تصدیق کرے میری مین ڈرتا ہون یہ کہ جھٹلاوین

اور میرے بھائی ہارون مجھسے فصیح تر ہین زبان آور ہین انھین میری مدد کو بھیجدے وہ میری تصدیق کرین مین فرعونیون کی تکذیب سے ڈرتا ہون

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ

کہا مضبوط کرونگا مین بازو تیرا بھائی سے تیرے اور بناؤنگا تمھارے لیے غلبہ تو نہ پہنچ سکینگے طرف تمہارے ہماری نشانیون کے ساتھ

اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝

تم اور جو پیرو ہون تمہارے غالب ہونے والے ہو

کہا اے موسیٰ ہم تمہارے بازو کو تمہارے بھائی ہارون سے مستحکم کردینگے اور تم دونو کو غلبہ اور حجت عنایت کرینگے تو مخالف تمہاری طرف پہنچ نہ سکین گے بسبب ہماری نشانیون اور معجزون کے تم دونون اور جو تمہارے مطیع و پیرو ہون وہ غالب ہین گے

ع ۵

فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا

پھر جب لائے اُنکے پاس موسیٰ نشانیان ہماری کھلی ہوئین بولے نہین یہ مگر جادو باندھا ہوا اور نہین

سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَاۗىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝

سنا ہمنے یہ اپنے باپ دادون مین جو پہلے تھے

جب موسیٰ فرعونیون کے پاس ہماری نشانیان لائے تو کہنے لگے یہ جادو بنایا ہوا ہے ہم نے یہ باتین اپنے اگلے باپ دادون سے تو سنی ہی نہین

وَقَالَ مُوسَىٰ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَن جَاءَ بِالْهُدَىٰ مِنْ عِندِهِ وَمَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ

اور کہا موسیٰ نے رب میرا جانتا ہے اُسے کہ لایا ہدایت پاس سے اللہ کے اور اُسے کہ ہوگا اُسکے لیے انجام دار کا

اور موسیٰ نے کہا میرا رب خوب	إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ	جانتا ہے کون ہدایت لایا ہے اور
کسکے لیے انجام دار یعنے جنت وغیرہ	بیشک نہیں رستگاری پاتے ظالم	و نجات ہے ظالم فلاح نہیں پاتا

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرِي فَأَوْقِدْ لِي يَا هَامَانُ عَلَى

اور کہا فرعون نے اے سردارو نہیں جانتا میں تمھارے لیے کوئی معبود سوائے اپنے پس جلا میرے لیے اے ہامان

الطِّينِ فَاجْعَل لِّي صَرْحًا لَّعَلِّي أَطَّلِعُ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ

مٹی پر پس بنا میرے لیے ایک محل تاکہ میں مطلع ہوں طرف معبود موسیٰ کی اور میں تو گمان کرتا ہوں اسکو جھوٹوں سے

فرعون نے اپنے سرداروں سے کہا میں تمھارے واسطے سوائے اپنے کسی اور کو معبود نہیں جانتا پس اے ہامان میرے لیے مٹی پر آگ جلا یعنے اینٹیں تیار کر پھر ایک محل بنا تاکہ میں چڑھوں اور جھانکوں موسیٰ کے معبود کو اور میرے گمان میں تو موسیٰ جھوٹے ہیں ف معالم فرعون کے حکم سے ہامان نے قصر رفیع بنوایا اتنا بلند جسکا نظیر دنیا میں پیدا نہ تھا جب محل تیار ہوگیا فرعون چڑھا اور حکم دیا کہ آسمان پر تیر مارو ادھر سے جو تیر پھرے تو خون آلودہ - یہ احمق خوش ہوئے کہ آسمانی فوج کو مار لیا - جب انکی حمق اور شرارت یہانتک پہونچی جبریل کو حکم ہوا ایک پر مارا کہ اس محل کے تین ٹکڑے ہوئے ایک فرعون کے لشکر پر گرا دس لاکھ آدمی مرگئے اور دوسرا دریا میں گرا اور تیسرا مغرب میں گرا اور جو جو اسکے بنانے میں معین و شریک تھے سب ہلاک و برباد ہوئے عرائس یہ محل سات برس میں بنا تھا اور لہاروں اور بڑھیوں کے ہاتھ سوکھ گئے اینٹ چونا لگانے والے جلکر مرے اور دوسرے کاریگر دراز موت سے ہلاک ہوئے ف ممکن ہے کہ فرعون نے اس محل میں کچھ آلات نجوم سے کام لیا ہو اور آسمانی عجائب دریافت کیے ہوں واللہ اعلم -

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ

اور بڑائی کی اُسنے اور اُسکے لشکر نے زمین میں بدون حق کے اور گمان کرتے تھے وے نہیں پھیرے جائینگے ہماری طرف

فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ

تو پکڑ لیا ہمنے اُسے اور لشکر کو اُسکے پھر پھینکدیا ہمنے اُنکو دریا میں پس دیکھ کیسا ہوا انجام ظالموں کا

اور فرعون اور اُسکے لشکر نے زمین میں بدون کسی حق کے سرکشی کی اور سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں نہ رجوع کرینگے تو پکڑ لیا ہمنے اوسکو اور اُسکے لشکر کو اور ڈالدیا اُن سب کو دریاے نیل میں تو آپ اے نبی کریم دیکھیں کہ ظالموں کا انجام کار کیا ہوا -

قصر فرعون

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ○ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا

اور بنایا ہمنے اونکو پیشوا کہ بلاتے طرف آگ کے اور دن قیامت کے نہ مدد دیئے جاوینگے اور پیچھے کی ہمنے انکے اس دنیا

ع ۱۴

لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ○

لعنت اور دن قیامت کے وہ برے لوگوں سے ہین

ہم نے فرعون اور اسکے تابعین کو کافرون میں پیشوا بنادیا کہ دوسرون کو دوزخ کی طرف بلاتے تھے اور قیامت کے دن انکی مدد نہ کی جاویگی اور اس دنیا مین لعنت اونکی در پے کردی اور وہ قیامت مین برے لوگون سے ہونگے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ

اور تحقیق دی ہمنے موسیٰ کو کتاب بعد اسکے کہ ہلاک کردیا ہمنے اگلے لوگون کو بیناعی واسطے آدمیون کے

وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○

اور ہدایت اور رحمت تاکہ وہ نصیحت اختیار کرین

اور ہم نے بعد ہلاک اگلون کے موسیٰ کو کتاب توریت عطا فرمائی جو بینائی تھی آدمیون کیلیے اور ہدایت و رحمت تھی تاکہ وہ نصیحت قبول کرین قرون جمع قرن مراد قرن سے ایک زمانے کے آدمی ہوتے ہین اور یہان وہ لوگ مراد ہین جو حضرت موسیٰ سے پہلے تھین ربط بعد ذکر فضائل توریت قرآن کی طرف اشارہ کیا کہ جو کچھ اوسمین تھا اسمین بھی ہے اسکے غیب بیانی مین بصائر معارف اور مضامین مین رحمت و ہدایت ہے۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۙ○ وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا

اور نہ تھا تو طرف غربی کے جب فیصل کیا ہمنے طرف موسیٰ کے کام اور نہ تھا تو حاضرون سے لیکن ہمنے پیدا کیے قرن

فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ○ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ منزل

پس بڑی ہوگئی انپر عمر اور نہ تھا تو مقیم مدین والون مین پڑھتا انپر آیتین ہماری لیکن ہم تھے بھیجنے والے اور نہ تھا تو طرف

الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ

طور کے جب پکارا ہمنے لیکن رحمت رب تیرے سے تاکہ ڈراوے ایسی قوم کو کہ نہین آیا انکے پاس ڈرانیوالا پہلے تجھ سے تاکہ وہ سوچین

جانب غربی اگر بروایت کلبی جانب غربی وادی ہے تو طور مقام کلام موسیٰ علیہ السلام اور اگر جانب غربی بروایت ابن عباس مقام کلام ہے تو طور متعلق ہے اور تکرار ذکر باعتبار تعلق وقوع معاملات طور ہے الامر احکام یا رسالت یا عہد یا امر نبی عربی قرون امت موسیٰ جو آپکے بعد زمانہ دراز تک پیکے بعد دیگرے ہوئے مراد زمانہ قوم آیتنا وعدہ وعید یا دوسرے اسرار و تعلیمات نادینا وہ باتین جو حضرت موسیٰ سے ہوئین اور کہا گیا ذکر نبی عربی قوما اہل مکہ قبلک سے مراد یہ ہے کہ اسمعیل کے بعد اور آپ سے پہلے یا یہ کہ جیسے مکے والون نے مذہب اعتقاد باطل اختیار کیا کوئی روکنے ڈرانے والا نہین آیا۔ حاصل اے رسول کریم آپ نہ جانب غربی پر موجود تھے

نہ مدین میں مقیم نہ طور پر حاضر نہ یہ تمام اخبار سابقین وقصص بنی اسرائیل دیکھ سنکر ذکر کرتے ہیں یہ اخبار قرآنی بہ تعلیم الٰہی وتائید سبحانی ہیں اور یہ آپ کے رب کی رحمت ہے اس لیے کہ جس قوم میں کوئی ڈرانے والا نہین آیا ہے اوسے ڈرائیں شاید وہ لوگ سوچیں سمجھیں - رہے بنی اسرائیل اون میں تو یہ علم موجود تھے مگر جب اون میں مدتیں گذریں اور وہ لوگ جو توریت اور ارشاد حضرت کلیم سے ماہر تھے مرگئے کچھ بھولے کچھ اشتباہ و غلط سے سمجھا اپنی بدنفسی سے امر حق اور قول فیصل کھو بیٹھے اب اونکی بھی تعلیم قرآن اور اگلے اخبار سے منظور ہے معالم کہا وہب نے حضرت موسیٰ بشرف خطاب الٰہی مشرف ہوے عرض کی اے رب مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلا فرمایا تم اونکے پاس نہین پہونچ سکتے (لو یہ ابھی نہ ہوئے) ہان اگر چاہو تو اونکی امت کو پکارین اور آواز سنا دون عرض کی بہتر حضرت حق سے ندا ہوئی یا امۃ محمد اپنے اپنے آبا کی پشتون سے سب نے جواب دیا - کہا جبرئیل نے یہی ارشاد ہوا تھا اے امت محمد مین نے تمھاری دعاؤن سے پہلے قبول فرمایا اور سوال سے پہلے عطا کیا - اور ابن عباس رض سے مرفوعاً مروی ہے کہ فرمایا میری رحمت غضب پر اور عفو عذاب پر سابق ہے مین نے تمہارے سوال سے پہلے عطا کیا اور دعا سے پہلے قبول فرمایا اور گناہ سے پہلے عفو کیا جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی کے ساتھ حاضر ہوگا اوسے جنت مین داخل کرونگا اگرچہ اوسکے گناہ کف دریا سے زیادہ ہون -

وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۢبِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا

اور اگر نہوتا کہ پہونچتی اونکو مصیبت بسبب اوسکے کہ آگے بھیجا ہاتھون نے انکے پس کہتے اے رب ہمارے کیون نہ بھیجا تو نے طرف ہمارے کوئی رسول

فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

تو تابع کرین ہم آیتون کی تیری اور ہو جائین ہم مومنین سے

اگر ایسا نہوتا کہ جب اونکو افعال کی شامت سے کوئی مصیبت پڑے تو کہنے لگے اے رب کیون نہ تو نے کوئی رسول بھیجا کہ ہم تیرے احکام کے تابع اور مومن ہوجاتے (تو انپر عذاب نہ آتا اس لیے کہ بدون ارسال رسول حجت اللہ تمام ہوتی نہ عذاب آتا - اور کہا بعض مفسرین نے کہ اگر ایسا نہوتا کہ کفار بوقت مصائب یہ عذر کرتے تو ہم اونپر عذاب جلد بھیجدیتے انھین عذرون سے بچتے آئے ہین -

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى

پھر جب آگیا اونکو حق پاس سے ہمارے بولے کیون نہ دیا گیا مثل اوسکا کہ دیے گئے موسے

پھر جب اونپر امر حق یعنے قرآن یا نبی رحمن آگیا ہمارے پاس سے تو کہنے لگے جیسے معجزے حضرت موسیٰ کو ملے تھے کیون انکو ملے - الزاماً ارشاد ہوا

اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظَاهَرَا ۣ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ

کیا نہین کفر کیا اس سے کہ دیے گئے موسیٰ پہلے سے بولے دو جادوگر ہین آپسمین مددگار اور بولے ہم سب سے منکر ہین

سحران ایک قراءت مین سحر بمعنے جادو ہے پس مراد توریت و قرآن اور ایک قراءت مین ساحر بمعنے جادوگر ہے پس
مراد موسیٰ و محمد صلی اللہ علیہما تظاہرا ایک دوسرے کی مدد کرنا توریت و قرآن مین امداد باہمی باعتبار تصادق احکام
و اعتبار اصول تعلیم اور ایسے ہی حضرت موسیٰ نے باعتبار بشارات محمدی آنحضرتؐ کی تصدیق کی اور آپنے
تو تکمیل نبوت موسیٰ کا اقرار اونکی جلالت و حقانیت کا اظہار فرمایا ۔ **یعنے** کفار جو معجزات موسوی مانگتے ہین تو
کیا وہ معجزے اور کتاب جو حضرت موسیٰ کو دی گئی تھی اوسکا انکار نہین کر چکے ہین (مشرکین کا انکار نبوت
موسوی سے ظاہر اور یہود و نصاریٰ کا من وجہ انکار اور منا فقانہ اقرار بھی قصص ماضیہ اور اونکے عقائد فاسدہ
اور تحریف توریت اور تبدیل احکام و انکار قرآن سے جو مصدق توریت تھا ثابت ۔ کہا کفار نے یہ دونون یعنی
قرآن و توریت یا محمد و موسیٰ علیہما السلام جادو اور جادوگر ہین ایک دوسرے کی تائید و تصدیق کرتا ہے اور
اور ہم تو ان سبھی مردن سے منکر ہین (یہ بیان ہے کفر مشرکین کا) **ف** اہل مکہ جو اعلیٰ درجہ کے فصیح اور اہل زبان
تھے قرآن و توریت کو باہمی معارض و خلاف نہ جانتے تھے تو اب تیرہ سو برس کے بعد جو بعضون نے تعارض و
تخالف کا دعویٰ کیا ہے اوسکی ایسی ہی مثال ہے کہ جس پتھر کو جوہری باتفاق جواہر بیش قیمت تسلیم کر لین اور چند وحشی جنگلی اوسے پارہ سنگ

قُلْ فَأْتُوا بِكِتَٰبٍ مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَآ أَتَّبِعْهُ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ۝ منزل

کہدیجیے پس لاؤ کوئی کتاب پاس سے اللہ کے وہ رہنما زیادہ ہو دونون سے مین پیروی کرون اسکی اگر ہو تم سچے

آپ اے نبی کریم انسے کہدیجیے کہ تم اللہ کے پاس سے کوئی اور کتاب ایسی لے آؤ جو ان دونون سے زیادہ رہنما
ہو اوسکی مین اتباع کرونگا (لاؤ) اگر تم سچے ہو ۔

فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَٱعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَآءَهُمْ ۚ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ ٱتَّبَعَ هَوَىٰهُ بِغَيْرِ هُدًى

پھر اگر نہ قبول کرین تیرے لیے تو جان رکھ نہین پیروی کرتے مگر خواہشون کی اپنی اور کون گمراہ زیادہ جس نے پیروی کی خواہش کی اپنی بدون رہنمائی

پس اگر انکو اسکا جواب دیا | مِّنَ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ۝ | (یعنے ایسی کتاب نہ لاسکے
تو یقین کر لیجیے کہ وہ اپنی خواہشون | اللہ سے بیشک اللہ نہین راہ دکھاتا قوم ظالم کو | کے تابع ہین اور اوس سے ع

زیادہ گمراہ کون ہے جو اپنی خواہش کا تابع ہو اور اللہ کی طرف سے کوئی ہدایت نہو ۔ بیشک اللہ ظالمون کو راہ نہین
دکھاتا **ف** معلوم ہوا کہ دل سے گڑھی بات پر عمل اور احکام آسمانی سے بے پروائی ضلالت ہے اور یہ صادق
آتا ہے ہر بدعت اور عقل محض پر

اور تحقیق ہم نے | وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ ٱلْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ | پے در پے مثالون اور
مضمونون میں اونکو | اور بتحقیق ملادی ہمنے انکے لیے بات تاکہ وہ نصیحت پکڑین | نصیحت کردی اور دلائل

سے متصل کردے تاکہ وہ نصیحت قبول کرین ربط کفار منکر کے ذکر کے بعد مومنین مسلم کیطرف توجہ فرمائے ارشاد ہوا

النصف

الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ

وہ لوگ کہ دی ہم نے انکو کتاب پہلے قرآن سے وہی قرآن پر ایمان لاتے ہین اور جب پڑھا جائے اونپر کہین ایمان لائے ہم اوسپر بیشک وہ حق ہے

رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۝

رب سے ہمارے ہم تھے پہلے اس سے مطیع

وہ لوگ جنکو ہم نے کتاب اور اوسکی فہم اور توفیق یعنے توریت و انجیل عطا کی عمل دی اس قرآن سے پہلے وہ ایمان لاتے ہین اور جب اونپر یہ قرآن پڑھا جاتا ہے کہتے ہین ہم ایمان لائے کہ یہ ہمارے رب کی طرف سے نازل ہوا اور حق ہے ہم تو اس سے پہلے ہی (کتاب آسمانی و تعلیمات انبیا کے ذریعہ سے) مطیع و منقاد تھے معالم یہ آیت اہل کتاب کی شان مین ہے جو پہلے اپنے پیغمبر پر بعد حضرت خیر البشر پر ایمان لائے - کہا مقاتل نے یہ نصاری حبشہ مین جو حضور کی خدمت مین حاضر ہوے تھے - کہا سعید نے جعفر کے ساتھ یہ چالیس آدمی حبشی آکر مشرف باسلام ہوے تھے **ف** اس تقدیر پر آیت مدنی ہوگی کیونکہ جعفر خیبر مین آئے تھے -

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ

وہی ہین کہ دیے جاوین گے اجرت اپنی دو بار بسبب اسکے کہ صبر کیا اور گراتے ہین نیکی سے برائی

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

اور اوسمین سے کہ دیا ہم نے اونکو خرچ کرتے ہین

یہ وہی ہین جنکو اونکے ثواب دوبارہ دیے جاوین گے (پہلا ثواب ایمان توریت و انجیل کا دوسرا ایمان قرآن پاک کا) اسلیے کہ صبر کیا اور باوجود اشاعت جہل و ہجوم کفر دین حق پر قائم رہے اور گراتے تھے برائیون کو نیکیون سے یعنے توبہ و ندامت سے گناہ بخشوا لیتی تھے اور ہم نے جو کچھ اونکو دیا تھا اوسمین سے خرچ کیا کرتے تھے - حدیث مین وارد ہوا کہ جو کتابی ایمان لائیگے اونکو ثواب نصرانیت یا یہودیت کا اور ثواب اسلام کا بھی دیا جائیگا

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؗ سَلٰمٌ

اور جب سنتے ہین لغو منہ پھیر لیتے ہین اوس سے اور کہتے ہین ہمکو عمل ہمارے ہین اور تمکو عمل تمہارے سلام ہو

عَلَيْكُمْ ؗ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝

تمپر نہین چاہتے ہم جاہلون کو

اور جب لغو و عبث بات سنتے ہین اوس سے مونھ پھیر لیتے ہین اور کہتے ہین ہمارے لیے ہمارے اعمال ہین اور تمہارے لیے (اے فضول کارو) تمہارے اعمال ہین ہم تم سے رخصت ہین ہم جاہلون کو نہین چاہتے لغو بے فائدہ بات مراد وہ باتین جو منکر بنایا کرتے یا وہ سعی و ملامت جو اونکے پھیرنے کے لیے کفار کرتے سلام سے دعا و سلام مراد ہین جو بوقت ملاقات ہوتا ہے بلکہ یہ سلام ترک و رخصت ہے یعنے اب ہم تم سے علیحدہ ہوتے ہین - اور مضمون رخصت کا بکلمۂ سلام ادا کرنا کمال تحمل و تہذیب پر دال ہے جاہل اسلام مین وہ شخص ہے جو احکام آلہی سے بیخبر و انجام کار سے غافل ہو اور اس اطلاق عام مین تمام حکما و علماے فنون معقولی داخل ہین مسئلہ مسلمان کو گو وہ پڑھا

لکھا نہو جاہل کہنا چاہیے اس لیے کہ قرآن نے جہل کو عدم ایمان مین منحصر کر دیا ہے اور کیونکر ہو سکتا ہے
کہ اصل علوم و احق الامور یعنے توحید و رسالت و بعث و نشر نا جاننے والا جاہل و نادان کہا جائے مسئلہ
جسے علم دین نہو یا اُس سے منکر ہو گو تمام دنیا کے علوم و فنون و کتب پڑھے ہو شیخ الحکما و سلطان العقلا ہو
مگر عالم کہنا گستاخی ہے اس لیے کہ اسلام نے یہ مبارک لقب مخصوص بعلماے علوم دین کہا ہے -

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝
بیشک تو نہ رہنمائی کریگا جسکی چاہے لیکن اللہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے راہ پانے والون کو

بخاری یہ آیت اللہ تعالیٰ نے ابوطالب کے باب مین اوتاری حبیب ابوطالب کی موت کا وقت آگیا آنحضرت
نے کہا اے چچا لا الہ الا اللہ کہو جسکی وجہ سے مجھے اللہ کے پاس حجت ہو ابوجہل اور ابن ابی امیہ بولا کیا تم
عبدالمطلب کی ملت سے پھرے جاتے ہو بار بار حضور یہی تعلیم فرماتے اور وہ دونون یہی کہے جاتے آخر کار
ابوطالب نے کہا مین عبدالمطلب کے دین پر ہون - تو ارشاد ہوا اے نبی محبوب یہ نہین ہو سکتا جسے
آپ چاہین اُسے ہدایت کرین لیکن جسے ہم چاہتے ہین راہ راست دکھاتے ہین اور اللہ جانتا ہے
کہ بسبب مشیت ازلی کون راہ راست پائیگا پیغمبر کا کام راہ بتانا اور تعلیم ہے مگر رو براہ کر دینا اور منزل
مراد پر پہونچا دینا اللہ ہی کی مشیت پر موقوف ہے مسئلہ بندہ کاسب ہے اور اللہ ہر فعل کا خالق و ہم
یہان یہ فرمایا اور دوسرے مقام پر ارشاد کیا إِنَّكَ لَتَهْدِي إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ و ۔ ہدایت کے
دو مفہوم مین پہلا راہ دکھا دینا منزل مقصود پر پہونچے یا نہ دوسرا مطلوب سے ملا دینا اول پیغمبر کا کام ہے
دوسرا اللہ کا انعام معالم کہا حارث بن عثمان نے کہ جو آپ فرماتے ہین ہمارے نزدیک بھی حق ہے
مگر ڈرتے ہین کہ اگر ایمان لائین تو عرب ہمکو زمین مکہ سے نکال دین یہ عذر بیان کر کے جواب دیا

وَقَالُوْٓا إِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا ۚ أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا
اور بولے اگر ہم پیروی کرین ہم ہدایت کی ساتھ تیرے اُچک لیے جائین گے ہم زمین سے اپنی کیا نہین جگہ دی ہم نے اونکو حرم امن الی مین
يُّجْبٰٓى إِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
کہ لائے جاتے ہین طرف اسکی میوے ہر شے کے روزی پاس سے ہمارے لیکن اکثر اُنکے نہین جانتے

اور کہا کفار نے اگر ہم اُس ہدایت کی پیروی کرین جو آپکے ساتھ ہے یعنے قرآن و اسلام تو ہمکو ہماری
زمین مکہ سے دوسرے عرب اُچک لین گے یعنے نکال دینگے (ارشاد ہوا) کیا ہم نے تمکو اے قریش حرم مین جو جاے
امن ہے جگہ نہین دی اطراف مین لوٹ مار ہوتی ہے تم محفوظ و مامون ہو با وجودیکہ نہ پانی ہے نہ کھیت نہ زمین قابل
زراعت تاہم لائے جاتے ہین اُسکی طرف ہر قسم کے پھل جو تمہارا رزق ہے - مگر اکثر اونکے جانتے ہی نہین -

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا ۖ فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَن مِّن

اور بہت ہلاک کیں ہم نے بستیاں کہ اترائی تھیں معیشت میں اپنی پس یہ ہیں گھر ان کے کہ نہ بسائے گئے

بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا ۖ وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ

بعد انکے مگر تھوڑے اور تھے ہم وارث

اور بہت ایسی بستیاں ہیں جو اپنی معاش اور دل وعیال کی کثرت سے اترائی تھیں اور بعضیں ہم نے ہلاک کر دیا یہ انکے گھر ویران پڑے ہیں کہ انکے بعد نہ بسائے گئے مگر کچھ تھوڑے اور ہمیں آخر سب کے مالک تھے

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا

اور نہیں رب تیرا ہلاک کرنے والا بستیوں کا یہاں تک کہ بھیجے اسکی اصل میں کوئی رسول کہ پڑھے انپر آیتیں ہماری اور نہ تھے ہم

مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ

ہلاک کرنے والے بستیوں کے مگر جبکہ اس میں والے ظالم ہوں

اور تیرا رب کسی بستی کو برباد کرنے والا نہ تھا جبتک اسکی صدر آبادی میں پیغمبر مبعوث نہ کرے کہ وہ انپر ہماری آیتیں پڑھے اور ہم بستی کے ہلاک کرنے والے نہیں مگر اس حال میں کہ اہل شہر ظالم ہوں ام اصل مراد اس سے وہ شہر اور وہ آبادی جو سب سے عمدہ لوگوں کا مقام ہو اور انبیا کی خصوصیت ایسے مقاموں سے اس لیے ہے کہ خواص و اشراف کی دعوت بمنزلہ دعوت کل ہے اگر توابع اور ارذال میں پیغمبر آیا کرتے تو اشراف کو عذر باقی رہجاتا اس لیے ابراہیم نے نمرود کو نیچا دکھایا اور موسی نے فرعون کو زیر کیا اور ہمارے حضور مکے میں مبعوث ہوئے جو ام القری اور مرجع عام تھا ف معلوم ہوا کہ وجود پیغمبر کسی قریہ میں جیسا کہ موجب رحمت و برکت ہے درصورت خلاف دلیل ہلاک و عذاب اور ایسا ہے علماء ربانی کا ہونا اس کے تابعین کے حق میں رحمت اور منکرین کے لیے زحمت ہے۔

ع ۱ وَمَا أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ۚ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

اور جو کچھ دیے گئے تم کسی شے سے پس فائدہ زندگی دنیا کا اور زینت اسکی ہے اور جو پاس اللہ کے ہے اچھا ہے اور دائم ہے کیا نہیں سمجھتے

اور تمکو جو کچھ عطا ہوا ہے (اسپر مغرور و نازاں نہو) یہ دنیاوی زندگی کے فائدے ہیں اور اسکی زینت کے اسباب ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس تمہارے لیے بشرط ایمان و صلاح مہیا کیا گیا ہے وہ اچھا ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے تو کیا تم اسے بھی نہیں سمجھتے کہ فانی چھوڑو اور باقی کی طرف متوجہ ہو

أَفَمَن وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ كَمَن مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ

کیا پس جسکو وعدہ دیا ہم نے اسے وعدہ اچھا تو وہ ملیگا اسے مثل اسکے ہے کہ برخوردار کیا ہم نے اسے منافع حیات دنیاوی سے پھر وہ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ

دن قیامت کے حاضر کیے گیوں سے ہے

کیا وہ شخص جسے ہم نے اچھے وعدے دیے ہیں اپنے نعمات و جنت و رضا و دیدار پس وہ اس

نہ پاویگا مثل اس شخص کے ہے جسے دنیاوی زندگی مین بہرہ ور کیا پھر وہ قیامت کے دن مواخذہ اور محاسبے کے لیے حاضر کیا گیا نکتہ جبکہ صراحتًا اہل تقوے کا دنیا داروں سے اشرف ہونا ثابت ہے تو کیونکر میت مشایخ وعلما کی مقتضی ہوتی ہے کہ امرا کے دربار میں بدل امیدوار حاضر ہوں اور ذلت سوال وتصدق گوارا کریں ربط اسکے بعد دوسری ذلت مشرکوں کا بیان فرمایا۔

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۝

وہ دن یاد کرو جب حق سبحانہ تعالیٰ کفار کو پکاریگا اور کہیگا وہ لوگ کہاں ہیں جنکو تم نے اپنے زعم میں میرا شریک قرار دیا تھا مراد اسے ریکسان مشرکین وسرداران اہل ضلال ہیں۔

قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا

وہ مشرکین جنپر قول عذاب ثابت ہوچکا سرداران شرک وکفر کہینگے

تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ

صادق ہو گیا ہمارا یہی اے رب یہ ہیں وہ لوگ جنکو ہم نے بہکایا ہم نے انھیں ویسا ہی بہکایا جیسے ہم خود بہکے ہوے تھے اب ہم ان مشرکین غیر پرست سے بیزار ہوے اور تیری طرف متوجہ ہوے یہ لوگ تو ہماری بندگی نہ کرتے تھے اپنی خوشی اور خواہش کی

وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ

اور کفار سے کہا گیا اپنے شرکا کو بلاؤ پھر یہ شرک انکو پکارینگے مگر انکو جواب نہ دینگے اور آنکھوں سے

لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ۝

عذاب دیکھیں گے (اور تمنا کرینگے) کاشکے وہ لوگ راہ پر ہوتے تاکہ آج اس عذاب سے بچتے

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ۝

یعنے قیامت کے دن حق سبحانہ تعالیٰ کے جانب سے استفسار ہوگا کفار سے پوچھا جائیں گے کہ تم نے ہمارے پیغمبران کو ہماری توحید والوہیت وقبول احکام کے سوال میں کیا جواب دیا تھا۔

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ۝ فَأَمَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ

پس اندھی ہو گئیں انپر خبریں اس دن پس وہ ایک دوسرے کو نہ پوچھینگے لیکن جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور کیں

عمیت تشتہ اور غیر ہوجائینگے اور کچھ سمجھ مین	صالحا فعسیٰ ان یکون من المفلحین ۝	مفہوم یعنی تحیر و مبہوت
	نیکیان پس قریب ہے کہ ہون فلاح پانے والون سے	آنکی نہ آئیگا یعنی جب

اونکی پکار کا جواب نہ ملا تو وہ گھبرا گئے اور خبرین اونپر اندھی ہوگئین کچھ نظر نہین آتا ہین وہ ایک دوسرے کی بات نہ پوچھین گے اپنی اپنی حالت مین گرفتار ہونگے لیکن جس نے دنیا مین موت سے پہلے توبہ کرلی اور ایمان لایا اور نیک کام کیے قریب ہے کہ یہ لوگ رستگار ہوجائین معالم مشرک کہا کرتے کہ کیون نہ ولید بن مغیرہ کو پیغمبر کیا تب یہ آیہ ارشاد ہوا۔

وربک یخلق ما یشاء ویختار ما کان لہم الخیرۃ سبحان اللہ وتعالیٰ عما یشرکون ۝

اور رب تیرا پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور پسند فرماتا ہے نہین اونکو اختیار پاک ہے اللہ برتر اس سے کہ شریک کرتے ہین

تیرا رب جو چاہتا ہے خلق کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے پسند کرتا ہے مخلوق کو کوئی اختیار نہین پاک ہے اللہ اور برتر ہے اس چیز سے کہ شریک قرار دیتے ہین مظہری مقتضاے استحقاق یہ تھا کہ حق سبحانہ تعالیٰ فاعل ہے اور ان کو اختیار مطلق ہے اور بیان تجرید کی نسبت ہے (ما کان لہم الخیرۃ) واقع ہوا کہ بندہ نہ خالق نہ کاسب اور نہ مختار ہے اہل حق کا اصل ہے کہ استقلال واقع نہین ہوسکتا اس لیے کہ غیر خدا خواہ مستحق خواہ ملوک اور یہ تمام امر استقرار ... رسل ہین اور کسی کو بھی اختیار مستقل کے حاصل نہین بلکہ اللہ تعالیٰ نے باختیار خاص و مشیت خود ہر ایک کا مختار بنایا پس یہ مفہوم ان روایات کا معارض نہین ہوسکتا جو (یا کا لوگ کیسیون وغیرہ سے) ثابت ہین مظہری مختار سے ہمارے نبی مختار مراد ہین کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق سے مختار و مقبول فرمایا۔

وربک یعلم ما تکن صدورہم وما یعلنون ۝

اور رب تیرا جانتا ہے جو چھپاتے ہین سینے انکے اور جو ظاہر کرتے ہین

تیرا رب جانتا ہے جو کچھ ایمان و نفاق و بغض و عداوت سے مخفی کرتے ہین اور جو ریا و صدق سے ظاہر کرتے ہین

وھو اللہ لا الٰہ الا ھو لہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ ولہ الحکم والیہ ترجعون ۝

اور وہی اللہ ہے نہین کوئی معبود مگر وہی اسی کے لیے تعریف ہے پہلی اور آخرت مین اور اسکے لیے حکم ہے اور طرف اسی کے رجوع کرتے ہین

اور اللہ وہی ہے نہین کوئی معبود مگر وہی اسی کے لیے تعریف ہے ابتدا حال مین بھی اور آخر و مآل مین بھی اور اسی کے لیے حکم ہے اور اسی کی طرف سب رجوع کرینگے معالم اولیٰ سے مراد دنیا یہان مومنین اسکی حمد و ثنا کرتے ہین اور آخرت عقبیٰ وہان بھی حمد کرینگے فائدہ یہ کہ ازل و ابد اور ہر امر کی ابتدا و انتہا مین اللہ ہی محمود ہے دوسرا مستحق نہین ہے یہ تعلیم ہے کہ ہمارے غلام ہر حال مین ہماری ہی مدح و ثنا کیا کرین اور کو

حرکت وسکون ایسا ہو جسکا اول و آخر ہماری حمد سے خالی ہو مسئلہ اللہ تعالیٰ کے تمام افعال حسن وخیر ہین ورنہ ہر حال مین حمد کا استحقاق نہوتا۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ

کہدیجیے بتاؤ تم اگر بنادی اللہ تمپر رات دائمی دن قیامت تک کون معبود ہے سوائے اللہ کے

يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ

لادے تمکو روشنی کیا نہین سنتے

آپ کہیے اے لوگو بتاؤ اگر اللہ رات تمپر دائمی کردے اور آفتاب کو حکم طلوع نہ فرمائے کون معبود ہے سوا اللہ کے کہ تمکو روشنی لادے کیا تم یہ بات نہین سنتے لیل مراد اس سے تاریکی ہے ... لازم اسکا ضیا تماس ہو یعنے آفتاب اس لیے کہ وجود لیل ... روشنی کو مانع نہین ... نکارت ضیا کی ہو علی سبیل البدل عموم کا فائدہ دیتی ہے معبود ہو جائیگی یس (لیل) تاریکی (ضیا) نور یعنے اگر اللہ تعالیٰ ظلمات تاری کردے تو تمہارے یہ مصنوعی معبود نہ اصلی نور یعنے شمس وقمر لاسکتے ہین نہ مصنوعی نور یعنے شمع وغیرہ جلاسکتے ہین تسمعون سے مراد فہم وغور ونظر ہے اگر آیت لاحقہ کا ربط منظور ہو تو لیل یعنے شب وضیا یعنے آفتاب یا یوم ہی رہیگا اور یہ کہا جائیگا کہ اگر کسی ذریعے سے روشنی ہو بھی جائے مگر وہ فوائد جو آفتاب اور دن سے مخصوص کیے گئے ہین حاصل نہین ہو سکتے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ

کہیے بتاؤ تم اگر بنادے اللہ تمپر دن دائمی دن قیامت تک کونی معبود ہے سوائے اللہ کے

يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

لادے تمکو رات کہ آرام لو اُس مین کیا نہین دیکھتے

آپ کہیے اگر اللہ تعالیٰ تمپر دن دائمی کردے قیامت تک کون معبود ہے سوائے اللہ کے کہ تمہارے لیے رات پیدا کردے جسمین تم راحت پاؤ کیا نہین دیکھتے اور غور کرتے۔

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

اور رحمت سے اپنی بنائی تمہارے لیے رات اور دن کہ آرام لو اُس مین اور ڈھونڈو فضل سے اُسکے اور تاکہ تم شکر کرو

اور اوسکی یہ رحمت ہے کہ تمہارے لیے رات دن بنائے کہ آرام کرو رات مین اور دن مین تلاش کرو اسکے فضل یعنے وجہ معاش سے اور تاکہ تم ان رنگا رنگ نعمتون پر شکر کرو فضلہ عام رکھا جائے یعنے دن کو معاش وفوائد دنیاوی اور علوم اخروی وسفر حج وجہاد وجمعہ وجماعات ووعظ ونصائح وصوم وغیرہ یہ سب دن ہی سے متعلق ہین ربط بعد ان نعمتون کے پھر قیامت کا ہولناک حادثہ یاد دلایا اور فرمایا۔

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَاءِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ○

اور جس دن پکاریگا انکو تو کہیگا کہان ہین میرے شریک وہ کہ تھے تم گمان کرتے

اور جسدن میدان حشر مین اللہ تعالیٰ اُنسے خطاب فرمائیگا یا کوئی پکارنے والا بحکم رب قہار پکاریگا میرے شرکا جنکو تم اپنے زعم باطل مین معبود حق قرار دیتے تھے کہان ہین۔

وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ

اور باہر کرینگے ہم ہر گروہ سے گواہ پھر کہینگے ہم لاؤ تم دلیل اپنی تو جان لینگے بیشک حق واسطے اللہ کے ہے

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○

اور گم ہو گیا اُن سے وہ کہ تھے افترا کرتے

مظہری شہید سے مراد انکے پیغمبر یعنی ہم ہر گروہ سے انکے پیغمبر الگ کر دینگے جو اپنی تعلیم اور اور انکے کفر کی گواہی دینگے پھر ہم کفار سے کہین گے کہ ہماری حجت تو قایم ہوگئی اب تم اپنے کفر و شرک و اصنام باطلہ کی دلیل قائم کرو تو عاجز ہوکر یہ جان لین گے کہ حق اللہ ہی کے لیے تھا اور گم ہو گیا اُن سے جو کچھ وہ افترا کرتے تھے۔

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ

بیشک قارون تھا قوم موسیٰ سے تو بغاوت کی اُنپر اور دیا ہمنے اُسے خزانے سے اسقدر کہ

مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ○

کنجیاں اُسکی بھاری ہوتی تھین ایک جماعت شہ زور پر جب کہا اُس سے قوم نے اُسکی نہ اترا بیشک اللہ نہین دوست رکھتا اترانے والون کو

بیشک قارون موسیٰ کی قوم سے تھا تو اسنے بغاوت اور تکبر کی اور ہم نے اُسے خزانے اسقدر دیئے تھے کہ اسکی کنجیان ایک شہزور جماعت پر گران گزرتین جب اُس سے اُسکی قوم نے کہا اسقدر مغرور و مست نہو اللہ تعالیٰ اترانے والون کو پسند نہین فرماتا عرائس قارون بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب علیہ السلام حضرت موسیٰ کا چچازاد بھائی تھا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ قارون حضرت موسیٰ کا چچا تھا۔ اسکا علم و جمال بنی اسرائیل مین بے نظیر تھا فبغی علما مختلف ہین معالم فرعون کی طرف سے بنی اسرائیل پر عامل تھا انپر ظلم کیا کرتا اور کہا گیا کہ بغاوت سے فساد و معصیت مراد ہے ایک روایت مین ہے کہ اسکا لباس ایک بالشت لانبا تھا جسکی نسبت حدیث مین وارد ہوا کہ جو اپنا کپڑا فخر یہ لانبا رکھتا ہے اُسپر اللہ تعالیٰ قیامت مین نظر رحمت کریگا نہ عفو اور مراد مرد ہین نہ عورتین اور لانبا کرنے سے پاؤن کے گٹے چھپ جانا مراد ہے عصبۃ اسمین بھی مفسرین مختلف ہین۔ معالم کہا مجاہد نے پانچ سے دس تک۔ کہا ابن عباس نے تین سے دس تک۔ کہا قتادہ نے

دس سے چالیس تک۔ اور چالیس اور ستر مردون کی بھی روایت ہے۔ اور انجیل مین ہے کہ کوئی کنجی انگل بھر سے زائد نہ تھی۔ بہرحال اسقدر خزانہ تھا جسکی کنجیان ایک شہزور جماعت سے اوٹھنا مشکل تھین

وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ

اور طلب کر اُس مین کہ دیا تجھے اللہ نے گھر آخرت کا اور نہ بھول حصہ اپنا دنیا سے اور نیکی کر

كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ

جسطرح نیکی کی اللہ نے طرف تیرے اور نہ ڈھونڈہ فساد زمین مین بیشک اللہ نہین دوست رکھتا مفسدونکو

اور جو تجھے اللہ نے مال و کمال دیا ہے اسکے ذریعے سے نجات اُخروی اور فوائد دینی طلب کر اور اپنا حصہ دنیا سے فراموش نہ کر یعنے فوائد و مکاسب دنیا سے ایک بڑا حصہ اعمال صالحہ مین بہ جانے پائین اور نیکی کر جسطرح اللہ نے تجھپر احسان کیا اور زمین مین فساد کا جویا نہو بیشک اللہ مفسدون کو دوست نہین رکھتا **ف** ابتغ اور لا تنس مین فرق یہ ہے ابتغا سے مراد ادائے شکر و تحصیل فضائل و مدارج عالیہ اور (لا تنس) سے مراد ادائے واجبات و لحاظ ضروریات مثل انفاقات و زکوٰۃ کے (احسن) سے خواہ یہ مراد ہے کہ اللہ کے بندون پر احسان کر محتاج کا دستگیر ہو خواہ اشارہ ہے کہ جسطرح اللہ نے تجھے نیست سے ہست کیا تو اپنی ہستی اُسکی راہ مین مٹا دے تجھے مالی و بدنی قوت دی اُسکے رضا مین صرف کر فساد سے مراد شر و فتنہ و معاصی و بخل

قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي ۚ أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ

کہا نہین دیا گیا مین وہ مگر اوپر ایک علم کے جو میرے پاس ہے کیا نہ جانا بیشک اللہ نے ہلاک کیا اسکے پہلے تھے اُس سے زیادہ والوں

مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا ۚ وَلَا يُسْأَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ

وہ لوگ کہ سخت تھے اُس سے قوت مین اور اکثر جماعت مین اور نہ پوچھے جائینگے گناہون سے اپنے مجرم

کہا قارون نے یہ دولت تو مجھے ایک علم سے ملی ہے جو میرے پاس ہے اور یہ نہ جانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُس سے پہلے وہ لوگ ہلاک کر ڈالے جو قارون سے قوت اور کثرت مین زیادہ تھے اور گنہگار اپنے گناہون سے نہ پوچھے جائینگے اس لیے کہ اللہ کے پاس ایک ایک حرف اُنکا مرقوم ہے **ف** جب قارون سے ادائے شکر الٰہی کے لیے کہا گیا تو اُسنے متکبرانہ جواب دیا کہ یہ دولت مجھے ایک علم کی بدولت ملی ہے جو مجھے معلوم ہے **معالم** یہ علم کیمیا تھا حضرت موسیٰ نے تہائی علم یوشع بن نون کو اور تہائی کالب بن یوقنا کو اور تہائی قارون کو بتایا تھا مگر قارون نے حیلہ و کید سے اپنا علم بڑھا لیا اور یہی اسکی دولتمندی کا باعث ہوا **عرائس** اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو کیمیا کا علم سکھایا اُنہنے اپنی بہن کو

جتا دیا اسنے قارون نے یکھا غرضکہ وہ اسے اپنا ذاتی کمال سمجھا اور وجوب شکر الٰہی سے انکار کیا ف معلوم ہوا کہ کسی فضل و کمال کو اپنی طرف منسوب کرنا اور اسے اللہ کا محض فضل و عطیہ نجاننا موجب عذاب ہے اور اسی پر مبنی ہے قول بعض اہل دنیا کا جب کوئی مالی خرچ یا بدنی مشقت اللہ کے لیے اٹھانی پڑتی کی جائے تو کہتے ہیں ہماری راحت میں خلل اور مال میں نقصان ڈالا جاتا ہے حالانکہ جان و مال سب اللہ کا ہے ہمارا ہے کیا جسپر شکایت اور افسوس کریں۔

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ

تو نکلا قوم پر اپنی زینت میں کہا انھون نے کہ چاہتے تھے حیات دنیا کی کاشکے ہمکو بھی ملتا مثل اسکا کہ دیا گیا

پھر قارون ایک دن زیب و زینت شان و

قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۝

قارون بیشک وہ صاحب حظ عظیم ہے

اپنی قوم پر نکلا کمال شوکت سے جو لوگ دنیا

طالب تھے اور دوست تھے کمال تمنا سے کہنے لگے کاشکے ہمکو بھی ویسا ہی ملا ہوتا جو قارون کو عطا ہوا اسکو تو بڑا حصہ نعمات دنیاوی کا ملا ہے۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَیْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝

اور کہا انھون نے کہ دیے گئے علم ہلاکی ہو تمھاری ثواب اللہ کا اچھا ہے اسکے لیے کہ ایمان لایا اور کی نیکی اور نہیں دیا جاتا فضیلت مگر

الفاظ انابیبے ولمیں بات کا خود بخود آجانا۔ اور کہا ان لوگون نے جنکو علم عطا کیا گیا تھا خرابی ہو تمہاری اے دنیا پرستو اللہ کا ثواب اچھا ہے اسکے لیے جو ایمان لائے اور نیکی کرے اور ایسے صفات حسنہ نہیں عطا ہوتے مگر انکو جو صبر کرنے والے ہیں ف علما کی فضیلت مذکور ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ایک عالم شیطان پر ہزار عابدون سے زیادہ قوی ہے ف معلوم ہوا کہ ایک صفت کسی دوسری صفت کے حصول کا ذریعہ ہوجاتی ہے جیسا کہ فرمایا کہ صابرین کو یہ فہم یہ استغنا یہ صفت عطا ہوتی ہے اسی بنا پر حضرات مشایخ نے انواع ریاضات معین فرمائے کہ بذریعہ حصول سعادات قرب و صفات قبول ہون ف معلوم ہوا کہ مومن صالح کو ہرگز جائز نہیں کہ وہ اہل دول کی فراغت اور جاہ و حشم کی تمنا کرے بلکہ حالت موجودہ پر صابر و شاکر ثواب آخرت و قبول حضرت کا امیدوار دنیا سے بقدر ضرورت پر مکتفی رہے۔

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ

پھر دھنسا دیا ہمنے اسے اور اسکے گھر کو زمین میں پس نہ تھا اسکے لیے کوئی گروہ کہ مدد کرین اسکی سوائے اللہ کے

پھر قارون کو اسکے گھر سمیت ہم نے زمین میں دھنسا دیا پھر کوئی ایسا نہ تھا جو اسکی

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِیْنَ ۝

اور نہ تھا بدلا لینے والون سے

مدد کرتا اور نہ وہ خود اپنی

طرف سے بہلا سکتا تھا قصہ قارون ارباب تواریخ لکھتے ہین کہ جب فرعونی غرق ہوگئے اور ملک حضرت موسیٰ کے ہاتھ آگیا اپنے بھائی ہارون کو (بیت القربان) کا داروغہ بنایا یعنے جو نذر آئے وہ انکی معرفت قربانگاہ مین رکھی جائے اور نار آسمانی آئے اور جلادے یہ علامت قبول تھی۔ قارون کو حسد ہوا اور حضرت موسیٰ سے کہا کہ مین تم دونون سے توریت زیادہ جانتا ہون آپ پیغمبر بھی ہین اور رئیس قوم بھی اور ہارون کو قربانگاہ کا سردار کردیا مجھے کیونکر صبر آئے حضرت موسیٰ نے کہا یہ امر منجانب اللہ ہے قارون بولا کیونکر یقین آئے آپنے حکم دیا سرداران بنی اسرائیل مجتمع ہوے آپنے فرمایا تم سب اپنی اپنی لاٹھیان لاؤ جسکی لاٹھی سرسبز ہوجائے وہ داروغگی قربانگاہ پائے سب لاٹھیان جمع ہوئین صبح کو دیکھا تو حضرت ہارون کا عصا سبز پایا حضرت موسیٰ نے کہا دیکھا یہ فعل میرا تھا قارون نے کہا یہ جادوگرون کے کرشمے سے تعجب انگیز زیادہ نہین ہے اور نہایت غصہ ہوکر چلا گیا آپ بوجہ قرابت اعراض فرماتے اور اُسکی شرارتین ٹالجاتین پھر قارون نے ایک گھر بنایا در و دیوار مذہب و مطلا کئے بعض سردار بنی اسرائیل کے آتے کھاتے پیتے باتین بناتے پھر اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ واجب کی تو آپ قارون کے پاس آئے اور فی ہزار دینار ایک دینار پر فیصلہ ٹھہرا جب قارون گھر گیا اور حساب کیا تو مال کثیر ہوا گھبرایا اور بنی اسرائیل کو جمع کرکے کہنے لگا موسیٰ نے جو جو کہا تم نے مانا مگر اونکو کفایت نہوئی اب تمہارے مال لینے کی فکر کی وہ بولے تو بڑا اور دانا ہے جو کہیگا ہم کرینگے یہ شیطان بولا فلان زن فاحشہ کو لاؤ اُسے کچھ دیکر آمادہ کرین کہ حضرت کلیم پر تہمت لگائے اس بات سے بنی اسرائیل اُنسے باغی ہوجائین گے ہم سب اس غلامی سے نجات پائین گے غرضکہ وہ عورت آئی اور بہت کچھ اُسے دینے کہا اور دوسرے دن کا وعدہ ٹھہرا صبح کو بنی اسرائیل کو جمع کرکے موسیٰ کے پاس آیا اور عرض کی کہ یہ لوگ حاضر ہین کہ آپ وعظ فرمائین آپ باہر تشریف لائے اور کھڑے ہوکر بیان کرنے لگے اور منجملہ تمام احکام کے فرمایا ہم چور کا ہاتھ کاٹین گے اور جو کسی کو تہمت زنا لگائے اُسے اسّی کوڑے مارینگے اور زانی اگر غیر محصن ہے تو سئو کوڑے اور محصن ہے تو سنگسار کرینگے یہانتک کہ مرجائے۔ قارون بولا اور اگر آپ ہون فرمایا اگرچہ مین ہون ارشاد حضرت رب العباد سب پر نافذ ہے بولا بنی اسرائیل کا خیال ہے کہ آپنے فلان عورت سے فعل بد کیا فرمایا مین نے بولا ہان فرمایا بلاؤ عورت کو اگر گواہی دے تو سچ ہے عورت (جسے سکھا رکھا تھا) بلائی گئی جب حاضر ہوئی حضرت کلیم نے فرمایا اے عورت کیا مین نے وہ فعل کیا ہے جو یہ لوگ کہتے ہین اور فرمایا کہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے دریا میں شگافتہ کردیا موسیٰ اور بنی اسرائیل کے لیے اور توریت نازل کی موسیٰ پر سچ سچ کہہ ہیبت کلام حضرت کلیم و جوش غضب رب تمہارے عورت وہ کید شیطانی بھول گئی توفیق الٰہی نے بطفیل طہارت حضرت کلیم اسکی

دستگیری فرمائی دل مین کہنے لگی اسوقت اگر توبہ کرلون تو بہتر ہے ایذاے رسول اللہ سے پس بولی نہین
بلکہ یہ لوگ جھوٹے ہین بلکہ قارون نے میرے لیے اسقدر مال معین کیا تھا اس بات پر کہ مین اپنے ساتھ
آنکو متہم کرون یہ کہنا تھا کہ قارون گھبرا گیا اور سر جھکا لیا اور سردار خاموش ہوگئے اور سمجھے کہ غضب آلہی
آگیا اور حضرت کلیم ذو المجد والتکریم سجدے مین گر پڑے اور رونے لگے اور عرض کی اے رب تیرے
اس دشمن نے مجھے ایذا دی اور مجھے رسوا کرنا چاہا تو نکال دی اے اللہ اگر مین تیرا رسول ہون تو
مجھے اوسپر مسلط کردے حضرت واحد قہار سے وحی آئی اے موسیٰ سر اوٹھاؤ اور زمین کو حکم دو جو کہو گے
بجا لائیگی آپنے سر اقدس اوٹھایا اور کہا اے بنی اسرائیل اللہ نے مجھے قارون کیطرف بھیجا جسطرح
فرعون کیطرف بھیجا تھا جو اسکے ساتھ ہے وہین ٹھہرے اور جو اسکے ساتھ نہین ہے ہٹ جائے
دو آدمیون کے سوا سب ہٹ گئے پھر ارشاد کیا اے زمین لے انکو زمین نے اون تینون کو قدم تک
دھنسا لیا پھر ارشاد ہوا لے انکو گھٹنون تک دھنس گئے پھر ارشاد ہوا لے انکو کمر تک زمین مین چلے گئے
پھر فرمایا گردنون تک دھنس گئے پھر فرمایا لے اب زمین مین غائب ہوگئے مظہری ہر بار قارون
گڑگڑاتا اور واسطے دلاتا یا ابن عم کہتا ستر بار عرض کی کچھ فائدہ نہوا معالم پھر بنی اسرائیل کہنے لگے کہ
موسیٰ نے اس لیے قارون کو دھنسا دیا کہ اسکے مال پر قبضہ کرلین پھر آپنے بارگاہ احدیت مین رجوع کی
اسکا گھر اور خزانہ سبکا سب دھنس گیا اور برابر دھنستا چلا جاتا ہے قیامت تک مفسرین نے
روایت کی ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے الزاما فرمایا کہ تم بڑے غصہ ور ہو قارون نے
ستر بار فریاد کی تمکو رحم نہ آیا مجھی میری عزت وجلال کے قسم اگر مجھے پکارتا تو مین مجیب و قریب تھا یہ امر
بظاہر مورد اعتراض ہے مگر حقیقت مین اسکی ایک چھپی ہوئی راز پر ہے اسلیے حضرت خالق و کل مخلوق
مساوات کیسی حضرت موسیٰ پر یہ اعتراض نہین ہوسکتا اس لیے کہ اگر حق موسیٰ تھا تو حق سبحانہ تعالیٰ
کو مالک و قادر ہے مگر عفو حقوق سنت آلہی ہے اور حق اللہ تھا تو حضرت موسیٰ پر الزام ہی کیا ہے
اور شک نہین اسمین یہ اللہ کا حق تھا اس لیے کہ نبی اللہ کی طرف سے معتمد اور مامون و معصوم ہوتا ہے
اوس سے خیانت معاذ اللہ علم آلہی مین غلطی کا شبہ کرنا ہے اور یہ الزام اونھین الزامات سے تھا
جس سے امن و اعتماد باقی نرہے اسکی نبوت کیسی کسی باعباد اللہ سے بھی ایسا بعید از کار ہے پس غیرت
آلہی جوش مین آئی اور ہر بندہ مطیع خصوصا انبیا پر واجب ہے کہ توجہ و ارادہ آلہی کا تبع کیا کرین آپ بھی
دائرہ تحمل و قابو سے عفو سے باہر نکل گئی اب درگزر کیسی اور نظائر اسکے بکثرت موجود ہین حضور اقدس
کا اللہ کے گناہ پر ایسا غضب فرمانا کہ آثار چہرہ نورانی پر ظاہر ہوجاتے حضرت نوح کا ابن کا قصہ

حال زاریہ ترحم سے کرنے سے روکنا حضرت موسیٰ کو قوم فاسق پر افسوس کرنے سے منع کرنا یہ تمامی
امور اسی قبیل سے ہیں۔ بس غلبۂ قہر حضرت قہار میں نبی ہو یا ملک کیا مجال کہ کچھ بھی دم مار سکے یا ہون
سوکر اپنے کلیم بندہ کی ایسی رسوائی پر غیرت انتقامیہ الٰہی جوش زن ہوئے اور اوسکی پرلو تسلیت سے
حضرت موسیٰ کو بطول اخلاق الٰہیہ و رضائے مرضی حضرت سبحان بجھے اپنی ہستی میں نہ رہے اور بحکم یوم
تمام آہ و زاری سے منھ پھیر کر ارادۂ الٰہی کے تابع و منقاد ہو گئے۔ اور یہ ارشاد کہ ہم سے رجوع کرتا
تو ہم رحم کرتے اشارہ فرماتا ہے کہ ہماری ذات لاابالی ہے ہم پر نہ کچھ واجب ہے نہ ممنوع اور یہ کہ
حضرت موسیٰ کو اپنے اختیار و اقتدار پر بھی ہمارا قیاس نہ کرنا اگر ہم شیطان کو بخش دیں تو کون حرف گیری
کر سکتا ہے اور ملک پر عذاب کریں تو کسے مجال ہے عذر ہے۔

وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ يَقُولُونَ وَيْكَأَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ

اور صبح کی انھوں نے کہ چاہتے تھے جگہ اسکی کل کہتے ہوئے کیا نہیں دیکھا کشادہ کرتا ہے اللہ رزق جسے چاہے

مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَوْلَا أَن مَّنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ

بندوں میں سے اپنے اور تنگ کرتا ہے اگر نہ ہوتا یہ کہ احسان کیا ہوتا اللہ نے ہم پر البتہ دھنسا دیتا ہم کو کیا نہیں دیکھا کہ نہیں فلاح پاتے کافر

صبح کو وہ لوگ جو کل قارون کی دولت قارون کا مال و جمال طلب کرتے تھے کہنے لگے کیا نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ
اپنے بندوں میں سے جسے چاہے رزق وسیع عطا فرمائے اور تنگ روزی کر دے اگر اللہ نے ہم پر احسان
نہ کیا ہوتا اور ہم بھی قارون سے ہوتے تو ہمیں بھی اسی کی طرح زمین میں دھنسا دیتا کیا نہیں
دیکھا کہ کافر رستگار نہیں ہوتے۔

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا

یہ گھر پچھلا بنا رکھا ہے ہم نے اسے انکے لیے کہ نہیں چاہتے بلندی زمین میں اور نہ فساد

لوگوں کے لیے بنا یا جو زمین	وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ	یہ آخرت کا گھر ہم نے انھیں
چاہتے اطاعت یا تواضع	اور انجام کار ہے پرہیزگاروں کے لیے	یہ تکبر و سرکشی و فساد نہیں

میں سر جھکائے متواضع و منکسر ہیں اور انجام کی خوبی ڈرنے والوں کے لیے ہے علو سے
مراد ایمان سے انکار کرنا یا دوسروں کو حقارت سے دیکھنا اپنی بڑائی ظاہر کرنا معلوم ہو حال
یہ آیت حرمت تکبر و مدح تواضع میں ہے۔

مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا

جو لایا نیکی تو اسے خیر ہے اس سے اور جو لایا برائی تو نہ عوض دیے جائینگے وہ جنھوں نے کیں

جس نے نیکی کی اُسے اُس سے
اور جس نے برائی کی تو برائی

السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
برائیاں مگر وہ کہ تھے کرتے

اچھا بدلا یا ثواب عطا ہوگا
کرنے والوں کو وہی بدلا ملیگا

جو کرتے تھے۔ زیادتی نہو گی ربط بعد ترغیب و ترہیب تعلیم خاص و انعام ہی کی طرف توجہ دلائی

اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ
بیشک وہ جس نے فرض کیا تجھپر قرآن پھیر لایگا تجھکو طرف معاد کے تو کہہ میرا رب خوب جانتا ہے جو لایا

فرض کیا گیا نازل کیا اور
معاد پھیرنے کی جگہ معالم

بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝
ہدایت اور اُسے کہ وہ کھلی گمراہی میں ہے

میں ہے کہ واجب العمل کیا۔
جب آپ غار ثور سے نکل کر

مدینے کی طرف روانہ ہوئے راہ چھوڑ کر بے راہ چلے کہ مبادا کوئی آپکو تلاش کرتا آتا ہے جب یہ
خوف جاتا رہا جحفے کی راہ کیطرف پھرے اور وطن کی راہ یاد آئی اور دل میں تمنائے وطن پیدا ہوئی
جبریل آئے اور یہ آیت لائے پس مراد (معاد) سے وطن ہے یعنی اللہ آپکو پھر مکے میں لائیگا یہ تفسیر باعتبار
شان نزول ہے ورنہ ظاہر معانی یہ ہیں کہ جس اللہ نے قرآن پر عمل کرنا آپ پر فرض کیا وہی آپ کو
معاد یعنے دار آخرت میں پھیریگا (تاکہ ثواب اعمال وجزائے افعال دے اور کفار سے آپ) کہدیجیے
کہ میرا رب خوب جانتا ہے کون راہ پر ہے اور کون گمراہ پس اسکا سچا فیصلہ وہ کرے گا۔

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ
اور نہ تھا تو امیدوار کہ القا کی جاوے طرف تیرے کتاب مگر رحمت رب سے تیرے پس نہ ہو جا تو

یہ بطور اظہار احسان و
امید اسکی نہ رکھتے تھے کہ آپ

ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝
مددگار کافرون کا

محض تفضل فرمایا کہ آپ
پر قرآن اُتارا جائیگا مگر یہ

رحمت ہے آپ کے پروردگار کی طرف سے پس ہرگز نہ ہو مددگار کافرون کے معالم جب آپکو کفار نے
باپ دادے کے دین کی ترغیب دلائی تو ارشاد ہوا نہایت انعام پر نظر ڈالو اور ایسے خیال کو حکم نہ دو
ف معلوم ہوا کہ نبوت وہبی ہے کسبی نہیں اس لیے کہ آدمی جس امر کی تحصیل پر کمر باندھتا ہے اوسکی امید
بھی رکھتا ہے اور جب نبوت بدون امید ملی تو معلوم ہوا اسکے لیے اولاً کوئی اکتساب نہوتا تھا

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا
اور ہرگز نہ روکیں تجھے نشانیوں سے اللہ کے بعد اسکے کہ اُتاری گئیں طرف تیرے اور بلا طرف اپنے رب کے اور نہ

اور تجھے یہ کفار اللہ کی آیات اور
وہ آیتیں اتار دی گئیں اور بلا

تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝
ہو جا مشرکون سے

احکام سے نہ روکیں جبکہ آپ پر
لوگون کو اپنے رب کیطرف اور ہرگز نہ

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

نہ پکار ساتھ اللہ کے معبود دوسرا نہین کوئی معبود مگر وہی ہر شے ہلاک ہونیوالی ہے مگر ذات اسکی اسی کے لیے حکم ہے اور اسی کی طرف رجوع کروگے

اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو نہ پکار کوئی معبود نہین ہے مگر وہی ذات پاک ہر شے ہلاک و فنا ہونے والی ہے مگر اوسکی ذات پاک دائم و قائم ہے اسی کے لیے حکم ہے اور اسی کیطرف تم سب رجوع کروگے

ربع الثلثة

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | مَكِّيَّة

مظہری اسکا نام سورۂ عنکبوت ہے اس لیے کہ اسمین بت پرستون کو عنکبوت سے تشبیہ دی ہے مکے مین نازل ہوئی اسمین نناوے آیتین ہین کہا شعبی نے کہ دس آیتین اول کی مدنی ہین

١ الۗمّۗ ۚ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا

کیا گمان کیا آدمیون نے کہ چھوڑ دیے جائینگے یہ کہکر ایمان لائے ہم اور وہ نہ آزمائے جائینگے اور البتہ آزمایا ہمنے انکو

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝

جو پہلے تھے ان سے پس البتہ جان لیگا اللہ انکو کہ سچے ہین اور البتہ جان لیگا جھوٹھون کو

کیا آدمی یہ سمجھے ہوئے ہین کہ وہ یونہین بدون مواخذہ چھوڑ دیے جائینگے صرف اتنے پر کہ زبان سے کہلین ایمان لائے حالانکہ وہ آزمائے نہ جائین تحقیق ہم نے آزمایا اونکو جو انسے پہلے تھے پس ضرور ہے کہ اللہ جان لے سچون کو اور جان لے جھوٹھون کو معالم کہا شعبی نے آیت انکی شان مین اتری جو مکے مین تھے اور اسلام کا اقرار کرتے تھے اصحاب رسول اللہ نے انکو لکھا کہ بدون ہجرت ایمان مقبول نہوگا تو وہ لوگ بقصد ہجرت نکلے اور کفار مکہ نے انھین گھیرا اور لڑائی ہوئی بعض شہید ہوئے اور بعضے بچ آئے اللہ تعالیٰ نے انکے اطمینان کے لیے یہ آیت نازل فرمائی اور مقاتل نے کہا کہ مہجع بن عبد اللہ کے حق مین اتری جو سب سے پہلے بدر مین شہید ہوئے تھے ان دونو صورتون مین آیت مدنی ہوئی جاتی ہے اور سابقین سے مراد امم سابقہ اور انبیا ہین اور آزمانے سے خواہ جہاد و مظالم کفار و ترک وطن و خویش و احباب و مال و عیال مراد ہے یا اتباع احکام و ترک شہوات نفس و استرضاے حضرت ملک العلام

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ

آیا گمان کیا انھون نے جو کرتے ہین برائیان یہ کہ سابق ہو جائینگے ہمسے برا ہے جو حکم کرتے ہین

کیا وہ لوگ جو برائیان کر رہے ہین یہ سمجھے ہین کہ ہم سے بچ جائینگے ہم انکو نہ پکڑ سکینگے برا ہے جو قرار دیا ہے اور حکم کیا ہے۔

مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللّٰهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللّٰهِ لَآتٍ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○

جو امید رکھتا ہے ملنے کی اللہ سے تو بیشک وعدہ اللہ کا آنے والا ہے اور وہ سنتا ہے جانتا ہے

جو لوگ اللہ سے ملنے کے امیدوار ہیں (مطمئن رہیں) اللہ کا وعدہ ضرور ہی پورا ہوگا اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے

وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ○

اور جس نے محنت کی سو وہ محنت کرتا ہے اپنے لیے بیشک اللہ بے پروا ہے تمام عالم سے

اور جو شخص محنت کرتا ہے وہ اپنی ذات کے لیے کرتا ہے اللہ تو تمام عالم سے بے پروا ہے

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ہم ان کے گناہ دور کر دینگے یعنی عمل نیک کا عوض ان کو اچھا عوض نیکیوں کا دیں گے

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۖ وَإِن جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○

ہم نے انسان کو تاکید کی ہے کہ ماں باپ سے حسن سلوک کرے اور اگر وہ کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ شریک کرے جسکا تجھے علم نہیں تو ان کی اطاعت نہ کر اور تم سب کو ہماری ہی طرف پھر کر آنا ہے پھر ہم تمکو تمہارے کیے سے مطلع کر دینگے جو کچھ تم کرتے تھے مسلمان کو ماں باپ کے ساتھ اچھائی کرنا چاہیے مگر شرک اور گناہ میں ان کی اطاعت نہ کرے

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّالِحِينَ ○

اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انکو ہم نیکوں میں داخل کریں گے

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ

اور بعض آدمی ہیں کہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر پھر جب ایذا دیے گئے اللہ کی راہ میں بنایا آزمائش کو آدمیوں کے

كَعَذَابِ اللّٰهِ ۖ وَلَئِن جَاءَ نَصْرٌ مِّن رَّبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۚ

مثل عذاب خدا کے اور اگر آئے کوئی مدد رب سے تیرے البتہ کہیں ہم تھے ساتھ تمہارے

بعض آدمیوں سے وہ ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب اللہ کی راہ میں انکو اذیت پہنچی تو بنالیا آدمیوں کے فتنے کو اللہ کے عذاب کے مثل یعنی منتشر و مضطر ہوگئے گویا عذاب دائم و باقی ہے اور اگر انکو پروردگار کی طرف سے کوئی مدد ملی تو کہتے ہیں تمہارے ساتھ تھے ہم

عالم یہ منافقون کی شان مین نازل ہوئی ہے ف اسمین اون کی طرف خطاب ہے جو دنیا کی مصیبت اور ضرر کو دین پر مقدم سمجھتے ہین -

أَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعٰلَمِينَ ۝ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِينَ ۝

کیا نہین ہے اللہ دانا اوسکا کہ سینون مین ہے عالمون کے اور البتہ جان لیگا اللہ انکو کہ ایمان لائے اور البتہ جان لیگا منافقون کو

کیا نہین ہے اللہ جاننے والا اون اسرار کا جو عالم والون کے دلون مین ہین اور البتہ اللہ تعالی ایمان والون کو جان لیگا اور منافقون کو جان لیگا یعنے جو طریقہ اظہار و امتحان حق سبحانہ تعالی نے معین فرمایا ہی اس طریقے سے دونون کی جانچ ہوگی ورنہ اون کو اللہ تعالی سب کچھ جانتا ہے -

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ

اور کہا انھون نے کہ کفر کیا اون سے کہ ایمان لائے پیروی کرو ہماری راہ کی اور ہم اٹھا لینگے خطائین تمھاری

وَمَا هُمْ بِحٰمِلِينَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِنْ شَيْءٍ ۖ إِنَّهُمْ لَكٰذِبُونَ ۝ وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ

اور نہین وہ اٹھانے والے خطاؤن سے اونکی کچھ بیشک وہ جھوٹے ہین اور البتہ اٹھاوینگے ہم بوجھ اونکے

وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ ۖ وَلَيُسْئَلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ ع ۱۳

اور دوسرے بوجھ ساتھ اونکے بوجھون کے اور البتہ پوچھے جاوینگے وہ دن قیامت کے اوس سے کہ تھے افترا باندھتے

اور کہا کافرون نے مومنین سے ہماری راہ کی پیروی کرو اور ہم تمھارے گناہ اپنے سر لے لین گے ارشاد ہوتا ہی وہ اونکے گناہ کچھ بھی نہین اوٹھا سکتے بیشک وہ جھوٹے ہین اور ہم کافرون کے گناہ کا بار اونپر لادینگے اسکے ساتھ اور بھی گناہ ہونگے یعنے بہکانے اور روکنے کے اور البتہ پوچھے جاوینگے قیامت کے دن اون افترا کی باتون کو جو وہ دل سے گڑھ لیتے تھے

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ

اور البتہ بھیجا ہمنے نوح کو طرف اسکی قوم کے تو ٹھہرا اون مین ہزار برس مگر پچاس برس پھر پکڑ لیا اون کو

الطُّوفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُونَ ۝ فَأَنْجَيْنٰهُ وَأَصْحٰبَ السَّفِينَةِ وَجَعَلْنٰهَا اٰيَةً لِّلْعٰلَمِينَ ۝

طوفان نے اور وہ ظالم تھے پھر نجات دی ہمنے اسے اور صاحبان کشتی کو اور بنایا ہمنے اسے نشانی واسطے تمام عالم کے

اور تحقیق ہم نے نوح کو اوسکی قوم کیطرف بھیجا تو نوح اونمین ہزار برس تک رہے مگر پچاس کم یعنے نوسو پچاس برس رہے پھر پکڑ لیا اون کافرون کو طوفان نے حالانکہ وہ ظالم یعنے مشرک تھے پھر نجات دی ہم نے نوح کو اور کشتی والون کو اور بنایا اوس کشتی یا طوفان کو نشانی عالم والون کے لیے تا کہ ہمیشہ مقام عبرت و یادگار رہے

وَإِبْرٰهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوهُ ۖ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

اور ابراہیم کو بھیجا جب کہا قوم سے اپنی پوجو اللہ کو اور ڈرو اوس سے یہ اچھا ہے حق مین تمھارے اگر ہو تم جانتے

اور بھیجا ابراہیم کو جب کہا اپنی قوم سے اللہ کی پرستش کرو اور اس سے ڈرو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم جانتے ہو

إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ

نہیں پوجتے ہو تم سوائے خدا کے مورتوں کو اور بنا لیا کرتے ہو تم جھوٹ بیشک جن کو پوجتے ہو تم غیر خدا سے

لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ ۖ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

نہیں مالک ہیں تمہارے لیے رزق کے پس ڈھونڈھو پاس اللہ کے رزق اور پوجو اسکو اور شکر کرو اسکا اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے

تم جنکو خدا کے سوا پوجتے ہو وہ نہیں ہیں مگر بت اور بناتے ہو جھوٹ اور افترا (یعنی انکو معبود و حاجت روا جانتے ہو) بیشک تم جنکو پوجتے ہو سوا خدا کے وہ مالک نہیں روزی کے پس روزی اپنے اللہ کے پاس سے طلب کرو اور اسی کی پرستش کرو اور اسکا شکر کرو اسی کی طرف تم پھیرے جاؤ گے۔

وَإِن تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن قَبْلِكُمْ ۖ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

اور اگر جھٹلاؤ تم تو تحقیق جھٹلا چکے ہیں گروہ پہلے تم سے اور نہیں ہے پیغمبر پر مگر پیغام رسانی ظاہر

اگر تم اے منکرو مجھے جھٹلاؤ تو کیا ہوا تم سے پہلے بھی امتیں اپنے پیغمبروں کو جھٹلا چکی ہیں اور پیغمبر نے تو صرف پیغام رسانی ہی کرنا ہے اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا ذکر فرمایا کہ دیکھیں کیسے

أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ

کیا نہیں دیکھا کیونکر ابتدا کرتا ہے اللہ خلق کو پھر دوہرائے گا اسے بیشک یہ اللہ پر آسان ہے

کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے کیونکر ابتداء خلق فرمائی پھر دوبارہ بھی پیدا کر دیگا (اس پہلی خلق سے اعادت آسان ہے) بیشک یہ پیدائش و اعادہ اللہ پر آسان ہے۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ۚ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ

کہدے پھرو زمین میں پھر دیکھو کیونکر ابتدائی خلق کی پھر اللہ پیدا کریگا پیدا کرنا

الْآخِرَةَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

دوسری بار بیشک اللہ ہر شئے پر قادر ہے

اے لوگو زمین پر سیر کرو اور دیکھو کیونکر اللہ تعالیٰ نے خلق کی ابتدا کی پھر اللہ پیدا کریگا دوبارہ پیدا کرنا بیشک اللہ ہر شئے پر قدرت والا ہے۔

يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَن يَشَاءُ ۖ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ

عذاب کرتا ہے جسے چاہے اور رحم کرتا ہے جسے چاہے اور طرف اسکے تم پھیرے جاؤ گے اور نہیں تم عاجز کرنے والے

ع ۹ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ

زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہیں تمکو سوائے اللہ کے حمایتی اور نہ مددگار

اللہ جسے چاہے عذاب کرے جسپر چاہے رحم کرے اسی کی طرف تم پھیرے جاؤگے اور تم زمین و آسمان مین اُسے عاجز نہ کر سکوگے یعنے نہ بھاگ سکوگے نہ اوسکی گرفت کو روک سکوگے اور تمہارے لیے اُسکے سوا نہ کوئی دوست ہے نہ حمایتی ۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ يَئِسُوا مِن رَّحْمَتِي وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

اور جو کافر ہوئے اللہ کی آیتوں سے اور اُسکے ملنے سے وہ ناامید ہوئے میری رحمت سے اور اونھین کے لیے عذاب دکھ کا

اور جو لوگ اللہ کے احکام و آیات سے کفر کرتے ہین اور قیامت مین اُسکے ملنے کے منکر ہین وہ ہماری رحمت سے مایوس و محروم رہین گے اور اونکے لیے دردناک عذاب ہے مسئلہ اللہ کی رحمت سے مایوسی کفر ہے

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ

پس نہ تھا جواب اُسکی قوم کا مگر یہ کہ بولے قتل کرو اُسے یا جلاؤ اُسے پس نجات دی اُسے اللہ نے آگ سے

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

بیشک اس مین نشانی ہے قوم مومنون کے لیے

پس قوم ابراہیم کا اور کوئی جواب نہ تھا مگر یہ کہ کہنے لگے کہ ابراہیم کو قتل کرو یا جلا دو پھر اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اُنکے ہاتھ سے نجات دی بیشک اسمین ایمان والون کے لیے نشانی ہے ذٰلک سے خواہ ابراہیم کے نصائح کیطرف اشارہ ہے کہ بدون تعلیم ایسے اسرار۔ یا ایسے دلائل جس سے خواہ مخواہ ماننا ہی پڑے ۔ یا نجات اور آگ سے بچنے کیطرف اشارہ ہے ۔

وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اور کہا یہی اختیار کیے تمنے سوائے خدا کے بت مارے دوستی باہمی کے زندگی دنیا کی مین پھر دن قیامت کے

يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُم بَعْضًا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ

منکر ہو جاویگے بعض تمہارے بعضون سے اور لعنت کریگا ایک تمہارا ایک پر اور ٹھکانا تمہارا آگ ہے اور نہین تمہارے لیے مددگارون سے

اور کہا ابراہیم نے اے لوگو تم نے خدا کے سوا جو یہ بت اختیار کیے ہین (نہ نظر و دلیل و علم سے بلکہ) باہمی دوستی اور رسم سے ایک کو دیکھکر دوسرے نے اختیار کر لیا ہے پھر قیامت مین ایک دوسرے کی تکفیر یا دوسرے کی محبت سے انکار کریگا اور ایک دوسرے پر لعنت کریگا۔ (جیسا کہ متعدد مقامون پر باہمی مخاصمت و نزاع اہل نار مذکور ہو چکی ہے اور تم سبکا ٹھکانا آگ مین ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہوگا

فَآمَنَ لَهُ لُوطٌ ۘ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وقف لازم

پس ایمان لایا اُسپر لوط اور بولا مین ہجرت کرنے والا ہون طرف اپنے رب کے بیشک وہ غالب حکیم ہے

پس لوط علیہ السلام جو ابراہیم کے بھتیجے تھے ابراہیم پر ایمان لائے اور کہنے لگے مین اپنے رب کی طرف

ہجرت کرنے والا ہوں وہ غالب ہی حکمت والا ہے (مہاجر الی ربی) کہا ابو سعود نے مراد یہ ہے کہ جدہر اللہ نے حکم دیا۔ یا اللہ کے احکام کی طرف کیوں نہ کہا جائے کہ اپنی خواہش اور اختیار اور ہستی کو ترک کر کے اپنے رب کی طرف فنا و محو ہونا۔ نکتہ مہاجر ال عیال۔ احباب۔ اقارب وطن چھوڑ کر جنت کا مستحق ہوتا ہو سالک۔ نفس۔ آرزو۔ اختیار ہستی مٹا کر رب العزت کا مقرب بنتا ہے۔ اپنے وطن چھوڑا بہشت میں آنا اس نے خودی چھوڑی وہ اوس کو پایا۔ سمجھ لو اس سے پہلے لوط نے تصدیق کی یہ امر نہیں بلکہ ایمان دین ابراہیم و طاعت ابراہیم اور سچے دل تصدیق ایمان اور رشتہ۔

ووھبنا لہ اسحٰق ویعقوب وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ والکتٰب

اور بخشا اسکے اسحٰق اور یعقوب اور رکھی ہمنے اوس کی نسل میں نبوت اور کتاب

واٰتینٰہ اجرہ فی الدنیا وانہ فی الاٰخرۃ لمن الصٰلحین۝

اور دیا ہمنے اسکو اسکا بدلا دنیا میں اور بیشک وہ آخرت میں نیکوں سے ہے

اور ہمنے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب عطا فرمائے اور ابراہیم کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی اور ابراہیم کو دنیا میں بھی اسکا عوض دیا یعنی نبوت و کتاب اور یہ کہ اونکی نسل میں صالحین بھی ہوئے اور نام نیک رہا اور آخرت میں وہ انبیاے صالحین سے ہیں۔

ولوطا اذ قال لقومہ انکم لتاتون الفاحشۃ ما سبقکم بھا من احد من العٰلمین۝

اور لوط کو جب کہا اپنی قوم کو تم کرتے ہو وہ بیحیائی کہ نہ سبقت کی تمپر اسمین کسی نے عالم والوں سے

اور بھیجا ہمنے لوط کو جب اونہوں نے اپنی قوم سے کہا تم ایسے فعل ناخوش و شرمناک کرتے ہو جو تم سے پہلے کسی نے نہیں کیا او اس فعل کی اتنی خرابی ہے کہ لواطت زنا نہیں اور یہاں و رجم اسکی سزا نہیں جیسا کہ اختیار کیا امام ابو حنیفہ نے اس لیے کہ قرآن سے ثابت ہے کہ اس فعل کی ابتدا اسی قوم سے ہے او رامر خلقی محتاج کسب و تعلیم نہیں ہوتا مثلاً ایک لڑکا یا لڑکی تنہا رہے بوقت بلوغ معرفت اور خواہش جماع اسمین خود بخود پائی جائیگی اور جبکہ ایک زمانے تک یہ فعل آدمیوں میں شائع نہ تھا معلوم ہوا کہ خلقی نہیں اس سے جدا ہو گیا جماع و لواطت مگر ممکن ہے یہ جواب دیا جائے عدم فعل عدم معرفت و عدم خواہش کو لازم نہیں اور یہی راے ہے ابو یوسف و محمد کی دلیل ول قوی ہے او بہر حال شبہ مسقط ہے۔

ائنکم لتاتون الرجال وتقطعون السبیل ۵ وتاتون فی نادیکم المنکر

کیا تم آتے ہو مردوں کو اور قطع کرتے ہو راہ اور کرتے ہو مجلس میں اپنی بری بات

فما کان جواب قومہ الا ان قالوا ائتنا بعذاب اللہ ان کنت من الصٰدقین۝

پس نہ تھا جواب قوم کا اسکے مگر یہ کہ کہا لے آ تو ہمپر عذاب اللہ کا اگر ہے تو سچوں سے

ع ۸

نادی مجلس وہان منکر | قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ | باتین کرتے منکر فعل ممنوع
معالم ابوصالح نے حضور سے | کہا اے رب میری مدد کر قوم مفسد پر | پوچھا کہ وہ کیا فعل بد تھا جو

یہ قوم کرتی تھی فرمایا رستے والون کو کنکریان مارتی اور اون سے مسخراپن کرتی ۔ اور کہا گیا کہ اپنے جلسون مین بیٹھے اپنے اپنے برتن مین کنکریان بھرلیتی رستے والون کو مارتے جس کے کنکر لگ جاتا وہ اسے پکڑ لیتا جو مستحق قرار پاتا اسباب چھین لیتا اور اس سے بدفعلی کرتا اور تین درہم اسکے تاوان مین دیتا ۔ اور اس فیصلے کے یہ تعین ایک قاضی بھی تھا ۔ اور کہا قاسم بن محمد نے کہ مجلسون مین بے تکلف گوز لگاتے تھے اور بعد نے کہا مجلسون مین علی رؤس الاشہاد ایک دوسرے سے مجامعت کرتا ۔ کہا عبداللہ بن سلام نے ایک دوسرے پر تھوکتا ۔ کہا مکحول نے عادت قوم لوط سے یہ تھا کہ ہاتھ پاؤن حنا سے رنگین کرتے اور پاجامے لٹکاتے ۔ اور سیٹی بجاتے اور راہ چلنے والون کو کنکریون سے مارتے اور لواطت کرتے ۔ کہا حضرت لوط نے کیا تم مردون سے بدفعلی کرتے ہو اور راہزنی کرتے ہو اور اپنی مجلسون مین بیحیائی کی باتین کرتے ہو ۔ پس اس قوم کا کوئی جواب نہ تھا مگر یہ کہ بولے آپ اگر سچے ہین تو ہم پر اللہ کا عذاب لے آئیے تو لوط نے دعا کی اے رب میری مدد کر قوم مفسد پر ۔ مسئلہ ہر گناہ جلسے مین زیادہ تر قبیح ہوجاتا ہے اس لیے کہ اس فعل کے بیحیائی اللہ سے بغاوت اسکے احکام کی توہین اعلان ۔ اعلانیہ اسمین پایا جاتا ہے مسئلہ جس فعل ممنوع کے لیے مجلس منعقد کیجاے یا جو فعل ممنوع جلسون مین کیا جائے افعال قوم لوط کی طرح قبیح اور وہ مجلس مورد غضب الٰہی بنص صریح ہوگی ۔ پس ناچ ۔ گانا ۔ شراب ۔ افیون ۔ چانڈو ۔ کے جلسے ۔ بٹیر ۔ مرغ لڑانے کی پالی اور اسی قسم کے تمام صحبتین میلے ۔ مجمعے زیادہ تر ممنوع ہونگے اور عورتون کا ناچ اور مجلس کا جلسہ اور سرپرستی جسمین فاحشہ عورتین حاضر ہون اور اُنسے خوش فعلیان کیجائین قطعاً بدستی قوم لوط سے ہے اللہ بچائے

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ إِبْرٰهِيمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوٓا إِنَّا مُهْلِكُوٓا أَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ
اور جب لائے بھیجے ہوئے ہمارے ابراہیم کے پاس خوشخبری کہنے لگے ہم ہلاک کرنے والے ہین اہل کو اس بستی کے

جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے | إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا ظٰلِمِينَ | ابراہیم کے پاس فرزند ولادت
اسحاق لائے تو کہنے لگے اے | بیشک رہنے والے اسکے تھے ظالم | ابراہیم ہم اس قریہ لوط کے

لوگون کو ہلاک کرنے آئے ہین اس بستی کے آدمی ظالم ہین صفحہ جلد ۲ مین اس قصے کی تفصیل گزر گئی

قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا ۚ قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا ۖ لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِينَ
کہا بیشک اس مین لوط ہین بولے ہم خوب جانتے ہین جو کوئی اس مین ہے البتہ نجات دینگے ہم اسکو اور اسکے اہل کو مگر اسکی عورت کو رہ جانے والون سے

حضرت ابراہیم نے جب سنا کہ یہ فرشتے قوم لوط کو عذاب الٰہی سے ہلاک کرنے جاتے ہین بامید ترحم حضرت ارحم الراحمین کہنے لگے اس قریے پر عذاب کیونکر آسکتا ہے اسمین تو ابھی لوط نبی اللہ موجود ہین فرشتون نے کہا اے خلیل اللہ

سلہ ۔ مسئلہ کہ اللہ تعالٰی نے حضرت لوط پر تبلیغ زمانہ ۳ سے اسلامی اشاعت ...

پھر وہان سے لوگون کا حال عجیب سنو ہے ہم لوط اور انکے ساتھیون کو نجات دینگے مگر انکی بی بی جو رہجانے والون سے ہے ہلاک ہوگی یہ کہکر وہ قوم لوط کی طرف روانہ ہوئے ۔

وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ

اور جب آئے فرشتے ہمارے لوط کے پاس ناخوش ہوا انکے آنے سے اور تنگ ہوا انکے سبب دل اور بولے مت ڈر اور غم نہ کر ہم بچانیوالے ہین تجھکو اور تیرے گھر والون کو

جب فرشتے حضرت لوط کے پاس گئے تو	اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○ مگر تیری عورت کہ رہی رہجانیوالون مین	وہ بہت رنجیدہ ہوئے انسے یہ انکے آنیسے غمگین ہوئے کہ بہان

اجنبی مسافرون کا اعتراض قوم کرینگی وہ لوگ ان کو ستائینگے ملائکہ نے کہا کہ آپ ہمارے لئے رنج نہ کرین ہم فرشتے ہین آپکو اور آپکے ساتھیون کو نجات دینگے اور اس قوم خبیث پر عذاب نازل کرینگے ہان تمہاری زوجہ جو انکے ساتھ ہے پیچھے رہجانیوالون سے ہے

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○ وَلَقَدْ تَّرَكْنَا

ہم اتارنے والے ہین اس بستی کے لوگون پر آسمان سے عذاب اسکے سبب کہ وہ فسق کرتے تھے اور چھوڑی ہم نے

پھر اس بستی والون پر عذاب آسمان سے اترا اور بیشک ان کی بستی کا نشان باقی رہا	مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ اس بستی کی نشانی ظاہر واسطے قوم عاقل کے	مین آسمان سے پتھر برسے انکی بستی کا نشان عبرت کیلئے عاقلون کیلئے چھوڑی

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا

اور بھیجا مدین کی طرف انکے بھائی شعیب کو پس کہا اے قوم پرستش کرو اللہ کی اور امید وار رہو دن آخرت کے اور نہ پھرو

فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ○ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ○

زمین مین فساد کرتے تو جھٹلایا اسکو پس پکڑا انکو زلزلے نے تو ہو گئے گھرون مین اپنے اوندھے

اور مدین کی طرف انکے بھائی شعیب کو بھیجا انھون نے کہا اے قوم خدا پرستی کرو اور قیامت کے آنیکا یقین رکھو اور زمین مین فساد نہ پھیلاؤ تو قوم نے شعیب کو جھٹلایا ناگاہ انکو زلزلے کے عذاب نے پکڑا یا صیحہ کہ وہ اپنے گھرون مین منھ کے بل اوندھے پڑے ہوئے تھے تفصیل اسکی گذر گئی ۔

وَعَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ

اور عاد اور ثمود اور تحقیق ظاہر ہین تمہیر مکان انکے اور اچھے دکھلائے انکو شیطان نے عمل انکے تو روکا انکو

اور قوم عاد اور قوم ثمود کو معلوم ہین شیطان نے انکے	عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ○ راہ سے اور تھے دیکھنے	ہلاک کر ڈالا جنکے مکان تم کو کام اونکی نظرون اچھے دکھا

رکھے تھے پس روک لیا انکو شیطان نے راہ راست سے اور وہ دیکھتے تھے یعنے آنکھ کان والے تھے مگر

حق سنتے دیکھتے نہ تھے معالم کہا قتادہ نے اپنے دین پر نازاں اور اپنے نزدیک بڑے اہل نظر تھے

وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ ۖ وَلَقَدْ جَاءَهُم مُّوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ

اور قارون اور فرعون اور ہامان اور تحقیق لائے تھے پاس انکے موسیٰ کھلی نشانیاں تو سرکشی کی زمین میں اور نہ تھے آگے نکل جانے والے

اور ہلاک کیا قارون اور فرعون اور ہامان کو انکے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لیکر آئے تو ان سب نے زمین میں تکبر کیا اور یہ لوگ ہماری گرفت سے آگے بڑھکے بچ جانے والے نہ تھے۔ یعنے ہماری پکڑ سے نہ بچ سکے۔

فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنبِهِ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُم مَّنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُم مَّنْ

پس سب کو پکڑا ہم نے گناہ میں اسکے تو ان میں وہ ہیں کہ بھیجے ہم نے ان پر پتھر اور ان میں سے وہ کہ پکڑا اسکو چیخ نے اور ان میں سے وہ

خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُم مَّنْ أَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ

کہ دھنسا دیا ہم نے اسکو زمین میں اور ان میں سے وہ کہ ڈبو دیا ہم نے اور نہ تھا اللہ کہ ظلم کرے ان پر لیکن تھے وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے

پس سب کو ہم نے پکڑ لیا اپنے گناہ میں بعض انمیں وہ ہیں جن پر ہم نے پتھر ہوا تند چلائی جیسے قوم لوط کہ انکے ساتھ کنکر برسائے گئے اور بعض وہ ہیں جنکو چیخ نے پکڑ لیا جیسے ثمود اور مدین والے اور انمیں سے وہ ہیں جنکو زمین میں دھنسا دیا جیسے قارون اور کچھ وہ ہیں جنکو ڈبو دیا جیسے فرعون اور ہامان اور انکے ساتھی اور اللہ ان پر ظلم نہ کرتا تھا مگر وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے بوجہ کفر و معاصی کے سزاوار سزا ہوئے نہ نکلنے سکے

مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَإِنَّ أَوْهَنَ

مثل انکی جنہوں نے اختیار کیے سوائے اللہ کے حمایتی مثل مکڑی کے ہے کہ بنایا اس نے ایک گھر اور بیشک بودا

انکی مثال جنہوں نے خدا کے سوا اور مددگار بنالیے حمایتی بنالیا مکڑی کی سی ہے
جسنے گھر بنایا ہو اور بیشک تمام گھروں سے سب سے بودا گھر مکڑی کا ہے کاش وہ لوگ

الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنكَبُوتِ ۖ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

سب گھروں سے البتہ ہے مکڑی کا گھر کاش کہ جانتے ہوتے

وقف لازم

جانتے جس طرح مکڑی کا جالا ہوا سے نہ بچا سکے نہ کسی قسم کا ضرر اٹھا سکے ایسے ہی مشرکوں کے معبود ہیں جن سے نہ فلاح نہ نجات۔

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ وَتِلْكَ

بیشک اللہ جانتا ہے جسکو پکارتے ہیں سوائے اسکے کسی شئے سے اور وہ غالب حکمت والا ہے اور یہ

الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۖ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ○ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

مثالیں ہیں بیان کرتے ہیں ہم آدمیوں کے لیے اور نہیں جانتے اسے مگر عالم بنائے اللہ نے آسمان اور زمین

ربع

بیشک اللہ جانتا ہے کہ سوائے اللہ کے پکارتے ہیں اور وہ غالب ہے
حکمت والا ہے اور یہ مثالیں ہیں آدمیوں کے لیے بیان کیں اور انکو

بِالْحَقِّ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ

حق بیشک اس میں نشانی ہے ایمان والوں کے لیے

نہیں جانتے مگر عالم اسنے آسمان و زمین بطور حق بنائے بیشک اسمیں نشانیاں ہیں مومنین کے لیے

پارۂ بست و یکم اتل ما اوحی سورۂ عنکبوت

ربط - سرکشوں کی سزا اور گمراہوں کی مثال کے بعد بندگان مطیع کے لیے حصول سعادت و کلیات ہدایت کی تعلیم فرمائی کہ اس تدریج سے مراتب قبول و مقامات حضور پر ترقی کرتے جائیں فرمایا

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ
پڑھو جو وحی کی گئی طرف تیرے کتاب سے اور قائم کر نماز بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور گناہ سے

جو آپ پر قرآن کی وحی کیا گیا ہے وہ تلاوت کیجیے اور نماز قائم کیجیے بیشک نماز بے حیائی اور قبیح سے روکتی ہے وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ اور البتہ ذکر اللہ کا بہت بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو کرتے ہو اور اللہ کی یاد بہت سے بڑی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ جانتا ہے ف آیت بلاغت قرآنی کا عمدہ نمونہ ہے جید حرفوں میں احکام و فوائد کے دفتر اور اصول شامل ہیں کہ اللہ اکبر (اوامر) سے قرآن سے نماز پڑھو سنانہ کا ذکر کرو (نواہی) فحش و منکر سے بچو فواید اللہ یاد ہو ذکر (عقائد) اللہ موجود و عالم خالق و رب و مالک ہے اسلیے کہ علم و کبریائی کو مستلزم ہے (حسن تعلیم) سے تلاوت قرآن کرو کہ خود ہی احکام عبودیت و آداب حضور سے آگاہ ہو بے علمی سے خلاف امر ہونے سے سعی ضائع نہ ہو واجب ترک ہو نہ محظور واقع - دوسروں کو بھی راہ راست کے ثبوت عبودیت دو حق ادا ہو علم و صحت اعتقاد نماز پڑھو کہ یہ افضل اعمال - خیر موضوع - اصل حسنات جامع آداب مفتاح نجات ہے جب قابلیت قبول و صلاحیت حضور آگئی ذکر کا حکم ہوا اور صرف اللہ اللہ نہیں بلکہ یا ذاکر یا و ملاحظہ عظمت کے ساتھ کہ ہستی خویش و بیگانہ دل سے گر جائے غیر حق نظر میں نہ سمائے جبکہ تمام مدارج میں خوف ریا و خدشہ اغوا تھا فرمایا اللہ کو بعالم الیقین کر لو کہ خشیت طاری شوق غالب لذت مزید ہو اُتْلُ خود قرآن کی تلاوت کرنا اور دوسروں کو سنانا مَآ اُوْحِيَ سے اگر بعض آیتیں مراد ہوں تو کتاب بمعنی قرآن ہے - اور اگر کل قرآن مراد ہے تو کتاب لوح محفوظ ہے بلکہ علم کو عمل پر ترجیح ہے اسلیے اسے مقدم فرمایا نکتہ موضوعات شرعی کو مطلق خیر پر تقدم ہے اسی لیے نماز جسکی ہیئت شرع نے مخصوص کر دی ذکر پر جو معین نہیں سابق کی صلوٰۃ سے برائیوں کا رکنا چار طور پر ہے اول (برکت) یعنی نماز کی برکت سے برائیاں چھوٹ جائیں جیسا کہ صاحب معالم نے روایت کی کہ ایک جوان انصاری حضور کے ساتھ پنجگانہ نماز پڑھتا اور منکرات بھی کرتا تھوڑا ہی زمانہ گزرا تھا کہ توبہ کی اور پاکباز ہو گیا - صحابہؓ کے لیے بعد ایمان کے پہلی تعلیم نماز ہی تھی اسی نے جانوروں کو فرشتہ بنایا جو خیال میں نہ آئے وہ کر دکھایا - کہا ابن مسعود اور ابن عباس نے جسکی نماز اسے منکرات سے نہ روکے

وہ نماز ہی نہیں۔ کہا حسن و قتادہ نے وہ نماز ہی پر وبال ہے۔ ایک مرد کی حضور میں شکایت کی گئی کہ دن کو نماز پڑھتا ہے اور رات کو چوری کرتا ہے فرمایا اوسکی نماز اُسے روک دیگی اور اسکی تصدیق حدیث میں ہے **ترمذی** مَنْ صَلّٰی لِلّٰهِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَةٍ یُدْرِکُ التَّکْبِیْرَةَ الْاُوْلٰی کُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ جسنے اللہ کیلیے چالیس دن جماعت سے اسطرح نماز پڑھی کہ تکبیر اولی فوت نہوا اُسکے لیے دو براتین لکھی جاتی ہین دوزخ سے نجات نفاق سے نجات **دوم** (ثواب) جس سے گناہ عفو ہوتے ہین جیسا کہ فرمایا اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ نیکیان یعنے نماز برائیونکو مٹا دیتی ہے **مسلم** اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ کَفَّارَةٌ لِمَا بَیْنَهُنَّ مَا لَمْ یَغْشَ الْکَبَائِرَ نماز پنجگانہ اور جمعہ دوسرے جمعہ تک درمیانی خطاؤنکا کفارہ ہے جبتک گناہ کبیرہ نکرے۔ اور دوسری روایت مین فرمایا کہ نماز سے گناہ اسطرح عفو ہوتے ہین جیسے جھاڑ مین پتے جھڑتے ہین یا جسطرح پانچ وقت غسل کرنے سے میل باقی نہین رہتا **سوم** (خاصیت مخصوصہ) نماز کی ایسی ہے کہ کوئی گناہ ہوہی نسکے اگر اعضا سے کوئی گناہ کرے نماز مین فساد آئے اگر دل مین برا خیال لائے نقص حضور تشریف لیجائے **چہارم** (اثر) یعنی افعال خاصہ مین تقسیما ایسی تو جہ کہ برائیان چھوٹی جائین مثلاً پابندی طہارت رعایت اوقات حضور جمعہ و جماعت۔ توجہ قلب ہر اداے آداب و سنت یہ سب امور ایسے نہین کہ فسق و فجور کے ساتھ جمع ہوسکین تجربہ کرنے والے خوب جانتے ہین کہ افعال و ہیات مخصوصہ نماز کو حضور قلب و حصول ذکر مین کیسا قوی اثر ہے جو فوائد و فیوض نماز سے حاصل ہوتے ہین دوسرے طریقون سے مشکل **ہان** صلوۃ مین لام عہد ہے یعنی وہ نماز جو حسب آداب مسنونہ ہو شروط ظاہر ترک ہون نہ آداب حسان **نظر انداز** ذکر عام ہے قولی ہو یا فعلی یا قلبی ہر ایسی حالت جو نسیان و فراموشی کو پاس نہ آنے دے ذکر ہے **ذکر اللہ** بندہ اللہ کو یاد کرے اور یہی تاویل مقبول و مشہور ہے۔ اور ممکن ہے کہ کہا جائے اللہ بندے کا ذکر کرے پھر ذکر بمعنے اول خواہ عین نماز و تلاوت ہے یعنی قرآن و نماز پڑھو اسلیے کہ یہ ذکر اسم ہے اور اللہ کا یاد کرنا ہر شئے سے بڑا ہے اور غیر نماز ہے تو یہ مراد ہے کہ اللہ کا ذکر خالص ان سب سے بڑا ہے یہ وسائط ہین اور وہ مقصود۔ یہ خدمت ہے اور وہ حضور۔ یہ طلب ہے اور وہ وصال اور ذکر کے مراتب متعدد ہین سلطنت نام رکھے جانا کسی و ذکر مین اللہ کا ذکر آجانا ہے اللہ کا بھی ذکر اور دوسرونکا بھی لحاظ سے محض امید پر تکلف اللہ اللہ کرنا بے اختیاری و اضطرار مین کمال خشیت یا شوق سے ذکر کرنا اور متلذذ ہونا سے آپکو بھلا کر ذکر مجسم بنجانا مشدہ حالت کہ جو اسے دیکھے اللہ یاد آئے اور یہ نہ آپکو دیکھے نہ دوسرے کو پائے **بخاری** آپنے فرمایا ذاکر مثل زندہ کے ہے اور غیر ذاکر مثل مردے کے ہے **مسلم** یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ حِیْنَ یَذْکُرُنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِی الْمَلَاءِ ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنْ اقْتَرَبَ اِلَیَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ اِلَیْهِ

[illegible] [illegible] ۱۲

ذراعاً وان اقترب الیّ ذراعاً اقتربت الیہ باعاً وان اتانی یمشی اتیتہ ہرولۃ فرماتا ہی اللہ تعالے مین اپنے بندے کے گمان کے پاس ہون وہ جو گمان مجھسے رکھے اور مین اوسکے ساتھ ہون جب مجھے یاد کری اگر دلمین مجھے یاد کرے تو مین بھی خود اوسے یاد کرتا ہون اور اگر مجمع مین یاد کرے تو مین ایسی جماعت مین یاد کرونگا جو اُسْسے بہتر ہو یعنے گروہ ملائکہ مین اور اگر بندہ میری طرف ایک بالشت قریب ہوتا ہی تو مین ایک ہاتھ قریب ہوتا ہون اور اگر وہ ایک ہاتھ قریب ہوتا ہی مین ایک باع قریب ہوتا ہون اور اگر بندہ میری طرف معمولی رفتار سے آتا ہی تو مین دوڑتا ہوا اُسکی طرف جاتا ہون فرمایا اللہ نے کچھ فرشتے معین فرمائے ہین سیر کرتے ہین اور ذکر کرنے والونکو ڈھونڈھتے ہین جب کسی قوم کو اللہ کا ذکر کرتے پاتے ہین ایک دوسرے کو پکارتا ہی چلو تمہارا مطلب یہان ہے فرشتے ذاکرین کو اپنے پرون سے گھیر لیتے ہین تلے اوپر آسمان تک پھر جب ذاکر فارغ ہو کر جدا جدا ہو گئے تو فرشتے آسمان پر چلے جاتے ہین حق سبحانہ تعالی اُنسے پوچھتا ہی عرض کرتے ہین ہم تیرے بندون کے پاس سے آئے ہین جو تیری تسبیح و تہلیل اور ذکر کرتے تھے ارشاد ہوتا ہی کیا مانگتے ہین عرض کرتے ہین جنت مانگتے ہین فرماتا ہی جنت دیکھی ہی عرض کرتے ہین نہین فرماتا ہی اگر دیکھتے تو کسقدر زیادہ طلب کرتے فرماتا ہی اور کس سے پناہ مانگتے ہین عرض کرتے ہین دوزخ سے فرماتا ہی اُسے دیکھا ہی عرض کرتے ہین نہین فرماتا ہی اگر دیکھتے تو کسقدر ڈرتے عرض کرتے ہین طلب عفو کرتے ہین ارشاد ہوتا ہی ہمنے بخشدیا اور جو مانگا عطا فرمایا عرض کرتے ہین اُنکے ساتھ فلان گنہگار بھی تھا وہ ادھر آنکلا فرماتا ہی اُسے بھی بخشدیا ہم قوم لا یشقی جلیسہم وہ ایسے لوگ ہین جنکا ہمنشین محروم نہین رہتا بخاری ان اللہ تعالی قال من عادی لی ولیاً فقد اذنتہ بالحرب وما تقرب الیّ عبدی بشیء احب الیّ مما افترضت علیہ وما یزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتی احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا فرمایا اللہ تعالے نے جو میرے کسی دوست کو دشمن رکھے مین اُسکی لڑائی کا اشتہار دیدیتا ہون اور میری طرف کسی عبادت سے میرا بندہ تقرب نہین چاہتا کہ وہ تقرب بالفرائض سے محبوب تر ہو یعنی جو تقرب بذریعہ فرائض ہو وہ محبوب تر ہی اُس تقرب سے جو بواسطہ نوافل ہو۔ اور جو میرا بندہ بعد ادای فرائض نوافل سے میرا تقرب برابر طلب کیا کرتا ہی یہانتک کہ مین اُسے دوست بنا لیتا ہون تو مین اُسکا کان ہو جاتا ہون جس سے وہ سُنے اور آنکھ ہو جاتا ہون جس سے دیکھے اور ہاتھ ہو جاتا ہون جس سے پکڑے اور پاؤن بنجاتا ہون جس سے چلے (یعنے اُسکی روح اور ہستی ایسی میری یاد مین محو اور میری اطاعت مین فنا ہو جاتی ہی کہ اُسکے تمام فعل میرے ارادے سے ہوتے ہین اور نسبت مجازی بھی گوارا نہین ہوتی پھر فرمایا اگر

مجھسے کچھ مانگتا ہی تو عطا کرتا ہون اور جب پناہ مانگتا ہی پناہ دیتا ہون (مشکوۃ) **مسلم** معاویہ مسجد مین ایک
گروہ پر گزرے جو حلقہ باندھے ذکر کرتے تھے پوچھا تمکو کسنے بٹھلایا بولے ہم اللہ کے ذکر کو بیٹھے ہین کہا خدا کی
قسم تم اسی لیے بیٹھے ہو بولے خدا کی قسم اسی لیے بیٹھے ہین کہا واللہ مین نے تمسے اسلیے قسم نہین لی کہ
تمکو متہم بکذب جانتا ہون بلکہ ایکدن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حلقۂ اصحاب پر گزرے اور اسی طرح
استفسار فرماکر قسم لی اور فرمایا مین تمھین جھوٹھا نہین جانتا بلکہ میرے پاس جبریل آئے اور کہا ان اللہ
عزوجل یباہی بکم الملائکۃ بیشک اللہ تعالے تمسے فرشتون پر فخر کرتا ہی کہ میرے خاکی بندے ایسے
ہین **ابوداود** مین ہی کہ ذکر الٰہی اچھا افضل ہی اللہ کی راہ مین سونے چاندی کے خرچ کرنے سے اور دشمنونکو
جہاد مین قتل کرنے سے اور ان کی تلوار سے شہید ہوجانے سے بھی افضل ہی صحابہ نے عرض کی
ہان یارسول اللہ ارشاد فرمائیے - فرمایا (اللہ کا ذکر) **ترمذی** صحابہ نے عرض کی کون عمل افضل ہی فرمایا
ان تفارق الدنیا ولسانک رطب من ذکر اللہ تو دنیا کو ایسے حال مین چھوڑے کہ اللہ کے ذکر سے زبان
تر ہو **مشکوۃ** جو کہین بیٹھا اور جو لیٹا اور اس نشست وخواب مین اللہ کا ذکر نکیا تو اللہ سے اسپر
مواخذہ ہی ما من قوم یقومون من مجلس لا یذکرون اللہ فیہ الا قاموا عن مثل جیفۃ حمار وکان علیہم
حسرۃ کوئی قوم کسی ایسی مجلس سے نہین اٹھتی جسمین اللہ کا ذکر نکیا جاے مگر وہ اٹھتی ہی جیفہ حمار سے
(یعنے وہ مجلس مثل مردار گدھے کے تھی جیسے کھاتے کھاتے یہ لوگ اٹھے ہین) اور یہ جلسہ انپر حسرت ہوگا -
اور فرمایا ما جلس قوم مجلسا لم یذکروا اللہ فیہ ولم یصلوا علے نبیہم الا کان علیہم ترۃ کوئی قوم کسی مجلس
مین نہین بیٹھی کہ وہان اللہ کا ذکر نہ کرے اور اپنے پیغمبر پر درود نہ بھیجے مگر اوسپر ایک مواخذہ ہی اکبر کا
مفضل علیہ محذوف ہی یعنے عن کل شی - یا عن کل ذکر **بحث** نماز افضل ہی یا ذکر خالص **جواب**
احادیث فضل اعمال مین مختلف اور ہر ایک اپنے محل خاص پر محمول - اور آیت گو فضل ذکر پر دال ہے
مگر غیریت ذکر و نماز مین احتمال ہان قول فیصل یہ ہی کہ نماز من حیث وضع کے افضل ہی شاہنشاہ عالم کا
ارشاد - رحمۃ للعالمین کے قرۃ العین - ذکر کو شامل - محل حضور حضرت حق - اور ذکر خالص من حیث عرض
افضل ہی نمازی ذاکر و عابد ہے اور ذاکر مذکور و محبوب وہ اللہ کا ایکبار ذکر کرنا ہمارے کروڑہا ذکرون سے
افضل ہی لہذا فرمایا ولذکر اللہ اکبر اور ذکر گو ضمن نماز مین ہی مگر اسطرح جیسے بدن مین روح - شمع مین نور دماغ
مین عقل پھر نماز اگر فرض نہوتی تو اسقدر فضل وخوبی نہوتی اور ذکر تو اللہ کا نام ہی اسکے حسن کا کیا پوچھنا
نماز مین صفات کی طرف التفات لازم اور ذکر مین ذات کے سوا سب معدوم - مگر وہ ذکر نہین جو یاد کو نہ
بھلادے بلکہ وہ ذکر جو ذاکر کو سراپا سہو و محو بنا دے مذکور ہی موجود و منظور رہے حضور ہی حضور رہے

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا

اور جھگڑو کتاب والوں سے مگر اس طرح کہ اچھا ہو مگر جنہوں نے ظلم کیا اُن میں سے اور کہو

اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰـهُنَا وَاِلٰـهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ

ایمان لائے ہم اُسپر جو اُتاری گئی طرف ہماری اور اُتاری گئی طرف تمہاری اور معبود ہمارا اور معبود تمہارا ایک ہی اور ہم اُسکے فرمانبردار ہیں

تم اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرو مگر اس طریق سے جو احسن ہے یعنی قرآن پیش کرو تہذیب و قائل کرو وہ الزام و تفضیح جو مشرکین کے لیے ہے اُنکے لیے نہو مگر جو اُنمین سے (تثلیث و بنیت کے اعتقاد یا انکار و اتہام انبیا و تکذیب اسلام وغیرہ کرکے) ظالم ہوے اُنکے لیے اس رعایت کی ضرورت نہیں اور اُنکو حسن مجادلہ کا طریقہ بتایا کہ تم اُنسے اسلام پر یوں کہو ہم سب اُس فرمان پر ایمان لائے جسنے ہمپر اور تمپر کتاب اُتاری اور ہمارا تمہارا معبود واحد ہے اور ہم اُسی معبود کے جو توریت و انجیل و قرآن کا اُتارنے والا ہی اور واحد ہی فرمانبردار ہیں **ف** چونکہ تقریر باتفاق مسلم و موافق معقول و منقول ہر دو طرف ہے تو قابل قبول ہی نہ وحشت پیدا ہوتی ہی نہ نفرت و تعصب نہ رد و انکار چنانچہ اسی حسن تقریر اور کلمات دیر تاثیر سے حضرت نجاشی و عبداللہ بن سلام وغیرہ ایمان لائے معالم احسن سے مراد قرآن و دلائل و پند و نصائح ہیں اور ظلم سے قبول اسلام یا ادائی جزیہ سے انکار جسکی سزا قتل و غلامی ہی **ف** مگریہ تاویل چاہی ہی کہ آیت مدنی ہوا اس لیے کہ غیر احسن طریق قتل و غارت ہوا اور یہ حکم مدینہ میں اترا تھا

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ

اور ایسی ہی اُتاری ہمنے طرف تیری کتاب پس جنکو دی ہمنے کتاب ایمان لاتے ہیں اُسپر اور اُنمین سے وہ ہیں

مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ

کہ ایمان لاتے ہیں اُسپر اور نہیں انکار کرتے آیتوں سے ہماری مگر کافر

اور ایسے ہی اُتاری ہمنے کتاب تیری طرف جسطرح اگلوں پر اُتاری تھی) پس جنکو ہمنے کتاب دی یعنی یہود و نصاری وہ ایمان لاتے ہیں ساتھ اس کتاب کے (جو آپ پر اُتاری اسلیے کہ اُنکی کتاب اسکی مصدق اور ہطرف رہنمای) اور بعض ان مکے والوں نے بھی ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر اور انکار ہماری آیتوں سے نہیں کرتے مگر کافر یہ سے مراد قرآن ہو لا اہل مکہ یعنی سے اہل کتاب اور بعض سعادتمند اہل مکہ ایمان لاتے ہیں

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ

اور نہ تھا تو پڑھتا پہلے اس سے کتاب اور نہ لکھتا تھا تو اُسے داھنے ہاتھ سے اپنے کہ اسوقت شک کرتے جھوٹے

اور آپ قرآن اُترنے سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھتے تھے اور نہ اپنے داھنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے (اگر ایسا ہوتا) تو جھوٹے شک و شبہ کرسکتے کہ آپ قرآن کہیں سے نقل کر لاتے ہیں یا یہ اخبار کتب سماویہ سے نقل کیے ہیں بے لکھے پڑھے آدمی پر ایسا گمان بھی نہیں ہوسکتا **ف** اسمین رد ہی اہل مکہ کا کہ کہتے آپ رومی غلام سے

سیکھ آتے ہین اور رد ہی اہل کتاب پر کہ وہ گمان کرتے کہ یہ مضامین عالیہ ہماری کتابون سے لیے ہین **معالم** مبطلون سے یہود مراد ہین اُنکی کتاب مین آپ اُمی لکھے تھے اگر پڑھے لکھے ہوتے تو انکو شبہ ہوتا **بحث** قرآن مجید مین تصریح ہی کہ آپ لکھے پڑھے نہ تھے اور صلح حدیبیہ مین بخاری نے روایت کی کہ جب کفار نے کہا کہ صلحنامے مین محمد رسول اللہ نہ لکھا جائے اور حضرت علی نے اس لقب شریف کے مٹانے مین عذر کیا آپنے صلحنامہ لیکر اپنے دست مبارک سے محمد بن عبداللہ لکھدیا۔ اس سے کتابت ثابت ہے (نووی) **جواب** یہ ہی کہ اولاً یہ کتابت بشرط ثبوت اعجاز اً تھی نہ علماً ہے من قبلہ سے سمجھنا ممکن ہے کہ بعد نزول آپکو یہ علم آگیا ہو **ف** ایک دو نقط لکھ لینے سے آدمی عرف مین لکھا پڑھا نہین کہلاتا ہے [illegible] **لیکن** بیان تقریر امی ہونا دلائل نبوت اور اعجاز رسالت سے ہی [illegible] کی نسبت امی ہونا کمال ہی [illegible]

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ

بلکہ وہ نشانیان کھلی ہوئی ہین سینون مین انکے کہ دیئے گئے علم اور نہین منکر ہوتے آیتون سے ہماری مگر ظالم

بلکہ یہ قرآن خود آیات بینات ہی اہل علم کے دلونمین اُترا ہوا ہماری آیتون سے سوا ظالم کے کوئی انکار نہین کرتا یعنے اہل علم اسکی حقانیت سے آگاہ ہین اُنکے دلونمین اسکا رسوخ جما ہوا ہے [illegible] سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی مراد ہین آپکی وقعت اور تصدیق علم والونکے دلونمین [illegible]

ف اسمین اشارہ ہی کہ قرآن اور پیغمبر کی محبت اور عظمت کی جگہ اہل علم کے دلونمین ہی اور یہ آپ اپنی معرفت کے لیے کافی ہین کسی دلیل و شاہد کی ضرورت نہین ہان دل دانا و چشم بینا چاہیے ؎

حجاب رخ یار تھے آپ ہم جو کھلی آنکھ تو کوئی پردہ نہ دیکھا

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاِنَّمَآ

اور کہتے ہین کیون نہ اُتاری گئین اُسپر نشانیان رب سے اُسکے کہہ نہین ہین نشانیان مگر پاس اللہ کے اور نہین ہون مین مگر

کفار کہتے ہین آپ پر نشانیان نہین اُتاری گئین پروردگار	اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝	اجنکی وہ فرمایش کرتے تھے کہو ان کی فرمایش آپ کہدیجیے نشانیان
	ڈرانے والا ظاہر	

تو اللہ ہی کے پاس ہین اور مین تمکو ڈرانیوالا ہون ظاہر طور پر **ف** مراد معجزات فرمائشی تجویزی ہین معجزات بکثرت آپسے ظاہر ہو

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى

کیا نہین کافی ہوا انکو کہ ہمنے اوتاری تجھپر کتاب پڑھی جاتی ہی اوپر انکے بیشک اسمین رحمت ہی اور نصیحت

کیا انکو یہ کافی نہین کہ ہمنے آپ پر کتاب نازل بیشک اس مین رحمت و ہدایت	لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝	کی جو انپر پڑھی جاتی ہی معجزہ مخفی و نایاب نہین) ہے ایمان والی قوم کے لیے
	قوم مومن کے لیے	

ع ۵

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ

کہدیجیے کافی ہے اللہ میرے اور تیرے درمیان گواہ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

اور جو ایمان لائے باطل پر اور کافر ہوئے ساتھ اللہ کے وہی نقصان پانے والے ہیں

آپ کہدیجیے (جب نہیں دیکھتے نہیں سمجھتے تو) ہمارے تمھارے درمیان میں اللہ گواہ کافی ہے وہ زمین آسمانکی چیزوں سے واقف ہے جو باطل پر ایمان لائے اور کافر ہوئے وہ ٹوٹا پانے والے ہیں

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ

اور جلدی کرتے ہیں آپ سے عذاب میں اور اگر مدت معینہ نہ ہوتی تو آجاتا انکو عذاب اور البتہ آئیگا عذاب

بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○

دفعۃً اور وہ نہ شعور کرینگے

آپ سے عذاب جلد مانگتے ہیں اور اگر وقت عذاب معین ہوتا تو ضرور اُنپر عذاب آجاتا اور عذاب اُن پر جب آئیگا دفعۃً آجائیگا کہ اُن کو شعور بھی نہوگا

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۙ يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ

اور جلد مانگتے ہیں تجھسے عذاب اور بیشک دوزخ گھیرے ہے کافروں کو جس دن ڈھانک لیگا انکو عذاب

مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

اُنکے اوپر سے اور اُنکے پاؤں کے تلے سے اور کہے چکھو اسے کہ تھے تم کرتے

آپ سے جلدی کرتے ہیں کہ عذاب لے آؤ حالانکہ جہنم کافرونکو گھیرے ہوئے ہے (یاد کریں) وہ دن کہ عذاب انکو گھیرلے گا بالائے سر و زیر قدم سے اور اللہ تعالے فرمائے گا اپنے کیے کا مزا چکھو۔

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ○

اے میرے وہ بندو کہ ایمان لائے ہو بیشک میری زمین وسیع ہے تو تنہا میری ہی بندگی کرو

اے میرے ایمان والے بندو ان میری زمین گنجائش والی ہے تو میری بندگی کرو۔ یہ تسکین ہے اہل مکہ کے لیے جو قبل از فرضیت جہاد کفار کی ظلم سے نہایت تنگ اور خدا پرستی سے معذور تھے ارشاد ہوا ہجرت کرو اور اللہ نہ چھوڑو۔ ف آیت سے مفہوم ہوا کہ جہاں کفر و معاصی کی اشاعت ہو یا جہاں خدا پرستی کا موقع نہ ملسکے وہاں سے چلا جائے اسلیے کہ اللہ کا ملک وسیع ہے رہا رزق اسکا جواب گزر گیا کہ مراغم کثیر موجود ہیں

كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۣ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ○

ہر جان چکھنے والی ہے موت کی پھر ہماری طرف پھروگے

ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے پھر ہماری طرف تم سب رجوع کروگے۔ تو ایسی حالت میں دنیاوی راحت پر اکتفا اور ضرر فانی سے حذر کمال نادانی ہے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ

اور جو ایمان لائے اور کین نیکیاں البتہ جگہ دینگے ہم انکو جنت سے جھروکون میں کہ جاری ہیں تلے انکے نہرین ہمیشہ رہنے والے انمین کیا اچھا ہے

اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝

ثواب کام کرنیوالونکا جنھون نے صبر کیا اور رب پر اپنے بھروسا کیے ہین

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے انکو جنت کے جھروکون مین جگہ عطا کرینگے جنکے تلے نہرین جاری ہین انمین ہمیشہ رہینگے اور ثواب عاملون کا بہت اچھا ہے وہ لوگ جنھون نے صبر کیے مصائب و تعمیل احکام و ترک ہواے نفس و تحمل مظالم مین اور جو اپنے رب پر ہر کام مین بھروسا کرتے ہین

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَاۗبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ڰ اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ڮ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اور بہت جانور ہین کہ نہین اٹھاتے رزق اپنا اللہ رزق دیتا ہے انکو اور تمکو بھی اور وہ سنتا ہے جانتا ہے

معالم جب حضور نے مومنین کو ہجرت کا حکم دیا متفکر ہوے کہ بسر اوقات کیونکر ہوگی ارشاد ہوا کہ بہت جانور ایسے ہین جو اپنے رزق کو اٹھا نہین سکتے اللہ تعالے انھین رزق دیتا ہے اور وہی اللہ تمکو بھی رزق دے گا وہ سنتا ہے تمھاری پکار کو اور جانتا ہے تمھارے احوال کو

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

اور اگر پوچھے تو انسے کسنے بنائی آسمان اور زمین اور مسخر کیے سورج اور چاند البتہ کہینگے اللہ پھر کہان بہکے جاتے ہو۔

اگر آپ کفار سے پوچھیے کہ زمین و آسمان کسنے بنایا کسنے چاند سورج کو مطیع کر دیا کہ دورۂ معینہ مین سرمو تفاوت نہین کر سکتے بیشک اسکا جواب یہی دینگے کہ (اللہ نے) جب یہ حال ہے تو کہان بہکے جاتے ہو

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

اللہ کشادہ کرتا ہے رزق جسکے لیے چاہے بندون سے اپنے اور تنگ کرے اسکے لیے بیشک اللہ ہر شئے پر دانا ہے

اللہ تعالے جسکے لیے چاہتا ہے رزق فراخ اور معاش وسیع کر دیتا ہے (بدون اسباب ظاہر یا موجودگی اسباب ظاہر) اور جسکے لیے چاہتا ہے رزق تنگ کر دیتا ہے بے شک اللہ ہر شئے کا دانا ہے

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ

اور اگر پوچھے تو انسے کسنے اتارا آسمان سے پانی تو زندہ کردیا اس سے زمین کو بعد اسکی موت کے البتہ کہینگے اللہ نے

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝

کہہ دیجیے الحمد للہ بلکہ اکثر انکے نہین جانتے ہین

عالی درجہ

لہ بہشت کے بالاخانون مین جھروکے ہین جو تارون کی طرح نظر آئینگے۔

ع ۶

اور اگر آپ انسے پوچھیں آسمان سے کسنے پانی برسایا پھر اوس سے زمین کو زندہ یعنی شاداب سرسبز کردیا بعد اسکے کہ وہ خشک مردہ ہوگئی تھی تو جواب میں کہینگے اللہ نے آپ کہیں اللہ کیلئے تمام شکر و حمد ہے بلکہ اکثر انمیں کے جانتے نہیں

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

اور نہیں یہ زندگی دنیا کی مگر کھیل کود اور بیشک گھر پچھلا وہی زندگی ہے اگر ہوتے جانتے

اور یہ زندگی دنیاوی نہیں ہے بلکہ لہو و لعب اور بیشک پچھلا گھر زندگی اور باقی ہے اگر یہ لوگ جانتے تو قدر کرتے اور دنیا کے بندے سے نسبت ربط دنیا کی مذمت کے بعد آیات عام نعمت اور اسپر انسان کی ناشکری کا ذکر ہے

فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ

پھر جب سوار ہوئے کشتی میں پکارا اللہ کو خالص کرنیوالے اسکے لیے دین کو پھر جب نجات دی انکو طرف خشکی کے

اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝

ناگاہ وہ شرک کرتے ہیں چاہیئے کہ کفر کریں اسکا کہ دیا ہم نے انکو اور نفع اٹھائیں پس اب جان لینگے

پھر جب کشتی پر سوار ہوتے ہیں اللہ کو پکارتے ہیں درانحالیکہ اسکے لیے دین خالص کرنے والے ہیں پھر جب
۵ ہمنے انکو نجات دی خشکی کیطرف ناگاہ (اس نجات و خلاص میں) دوسرونکو شریک ٹھہرانے لگے چاہیئے کہ انکار اور
ناشکری کریں اس نعمت سے کہ ہمنے انکو عطا کی اور نفع اٹھالیں اب جان لینگے **مظہری** یہ دونوں لام امر کے ہیں جیسا کہ فرمایا اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اور مراد اس سے بکمال غضب تہدید و وعید ہے یعنے کفر کیے جاؤ اور منافع چند روزہ دنیاوی حاصل کرلو اب حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے ربط پھر وہ انعام خاص جو مکے والوں پر ہیں ذکر فرماتے

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ

کیا نہ دیکھا ہمنے بنایا حرم کو امن والا حالانکہ لوٹے جاتے ہیں آدمی گرد انکے کیا یہ باطل پر

يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ۝

ایمان لائینگے اور نعمت سے اللہ کی انکار کرینگے

کیا اہل مکہ نہیں دیکھتے کہ ہمنے حرم مکہ کو محفوظ و مامون بنادیا انکے گرد اگرد آدمی لوٹے جاتے ہیں مگر حرم ہمیشہ برحمت محفوظ ہے تو ان احسانوں پر بھی باطل پر ایمان لائینگے اور اللہ کی نعمتوں سے ناشکری کرینگے **باطل** شیطان بت اور ہر طرح خلاف حق

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝

اور کون ظالم زیادہ اس سے کہ تہمت باندھے اللہ پر جھوٹی یا جھٹلاوے حق کو جبکہ آگیا اسکے پاس کیا نہیں ہے جہنم میں ٹھکانا کافروں کے لیے

اس سے ظالم زیادہ کون ہے جو اللہ پر جھوٹا افترا کرے (اسکے لیے بیٹی بیٹا یا شریک ثابت کرے) یا جو شخص امر حق ثابت یا قرآن یا نبی رحمن کو جھٹلائے جب اسکے پاس یہ حق آجائے کیا جہنم قرارگاہ و جائے آرام ان کافروں کیلئے نہیں ہے یعنے ضرور ہے **ربط** پھر مجاہدین کو ڈرا کر اپنے خاص بندگان مقبول کی طرف التفات فرمایا

ع ۶

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور جن لوگون نے سعی کی ہم مین البتہ دکھا دیجیے ہم انکو راہین اپنی اور بیشک اللہ ہر آئینہ احسان کرنے والونکے ساتھ ہے

جنھون نے ہمارے احکام اور ہمارے دین مین سعی و جہاد کیے ہم انکو اپنے وصول و قبول کی راہین دکھا دینگے (اور یہ صاحبان احسان ہین) اور اللہ احسان والونکے ساتھ ہی **فینا** کہا مفسرین نے فی رضائنا یا فی حقنا آیت مین تین وعدے ہین ۱؎ عموماً جو شخص بجد و جہد تمام رضائے الٰہی و صراط مستقیم کا طالب ہونا کام و گمراہ نہین رہتا وعدہ ہی کہ ہم اسکی رہنمائی کرینگے ۲؎ علمائے متبحر جبکہ احکام دین مین اجتہاد کرتے ہین تو اللہ انھین صواب کیطرف رہنمائی فرماتا ہی اور یہ صواب تین طور پر ہی ایک یہ کہ اجتہاد اُسکا صائب ہو تو مجتہد دس نیکیونکا ثواب پائیگا دوسرے یہ کہ اجتہاد کی غلطی ہوئی تاہم ایک نیکی کا ثواب عطا ہوگا تیسرے ہر حالمین عامل اسکے مثاب ہونگے ماخوذ نہونگے **ف** اسمین اشارۂ خفی ہی تقسیم سلوک صوفیہ کیطرف جیسا کہ ذکر کیا کلیم اللہ جہانابادی ورد دوسرے صوفیہ نے **طریق وصول** دو طور پر ہی ۱؎ کمال مجاہدات و انواع اشغال سے مدتہائے دراز مین حاصل ہوتا ہی اور صاحب اس مقام کا جامع صفات کمال و مظہر تجلیات جلال ہوتا ہی اور یہ سیر (فی اللہ) ہی یعنے سالک بتعلیم شیخ و اعانت توفیق مقامات ملکوت و صفات جبروت مین طیران کرتا ہوا حضرت حق سبحانہ تعالٰی کی صفات کاملہ سے استفادہ کرتا ہوا بعد طے مراحل و قطع منازل فرات بحت کے حضور مین نابود و معدوم ہو اسکی طرف اشارہ ہی (جاہدو فینا) اور (سبلنا) بصیغۂ جمع فرمایا اسلیے کہ اسکے مقامات بے انتہا ہین معدود و محدود نہین ہوسکتے ۲؎ تمام این و آن فانیہ سے قطع فنا و بقا سے اعراض کر کے نسبت ذات بحت و غلبۂ نورانیت حضور سے دفعۃً نیست نابود ہوجاسے اُسے گم کرے نہ آپکو پائے اسے سیر الی اللہ کہتے ہین اور اسی کیطرف اشارہ ہی (مع المحسنین) مین اسلیے کہ احسان مشاہدۂ حضور و مطالعۂ جمال ہی بہرحال آیت شریف مجاہدین و عباد و زہاد اور اہل خیر و صلاح کے لیے بشارت ہی اور طالبان صادق و سالکان واصل کے حق مین کامیابی کی اشارت

سُوْرَۃُ الرُّوْمِ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | **مکی ہی**

اس کا نام سورۂ روم ہی اسمین روم کے مغلوب اور غالب ہونے کی خبر ہی- تمام سورت دلائل توحید اور مشرکونکی تفضیح و تردید پر شامل ہی اور ایسی ایسی مثالین مذکور ہین جس سے انکار نکریگا مگر معاند بدنصیب- نادان- مجنون- اسمین ساٹھ آیتین ہین مکے مین نازل ہوئی -

الٓمّٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۝ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۝

مغلوب ہو گیا روم ملی ہوئی زمین مین اور وہ بعد اُنکے غلبے کے غالب ہو جائینگے کئی برسون مین

مغلوب ہوگئے اہل روم اُس زمین مین جو عرب سے ملی ہوئی تھی اور وہ یعنی رومی مغلوب ہونے کے بعد غالب ہوجاوینگے تھوڑی مُدت مین روم اقلیم ہے ادنیٰ نزدیک تر **مظہری** مراد اس سے زمین عرب ہے کہا عکرمہ نے وہ مقام اذرعات اور کسکر ہے۔ کہا مجاہد نے اردن اور فلسطین ہے یا جزیرہ **بضع** یعنے چند تین سے نو تک یا سات تک یا دس سے کم پر اسکا اطلاق آتا ہے **معالم** روم اور فارس مین تنازع تھا مکے والے چاہتے تھے کہ فارسی غالب ہونگے اسلیے کہ یہ دونون اہل کتاب سے نہ تھے۔ اور مسلمان کہتے تھے رومی فتح پاوینگے اسلیے کہ نصاریٰ اہل کتاب تھے آتش پرستون سے فضل خسرو پرویز نے ایک لشکر بسر کردگی شہرباز روانہ کیا اور مقام بصریٰ پر رومیون سے مقابلہ ہوا آخرکار رومی مغلوب ہوے کفار مکہ خوشیان کرتے کہ ہمارے بھائی (باعتبار اُمی ہونے کے) تمھارے بھائیون پر (بلحاظ کتابی ہونیکے) غالب آئے تو ہم بھی تم پر غالب آئینگے حق سبحانہ تعالیٰ نے مسلمانون کی تسکین کے لیے یہ آیت بھیجی کہ مطمئن رہو آخر میدان تمھارے ہی ہاتھ ہے حضرت ابوبکر یہ خبر سُنکر نکلے اور ابی بن خلف سے ملاقات ہوئی تو فرمایا خوش نہو ہمارے پیغمبر نے خبر دی ہے کہ اب رومی غالب ہوے جاتے ہین باہم رد و بدل کے بعد شرط ہوئی کہ روم جیتے تو ابی دس گھوڑے دے فارس غالب آئے تو ابوبکر دین اور تین برس کی مدت قرار پائی جب حضور کو خبر ہوئی تو آپنے فرمایا بضع کا اطلاق تین سے نو تک آتا ہے شرط اور مدت دونو زیادہ کردو چنانچہ ابوبکر اور ابی سے تجدید شرط ہوئی سات برس مدت اور سو قلص شرط قرار پائے۔

لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ

اللہ کے لیے حکم ہے پہلے سے اور بعد کو اور اُس دن خوش ہونگے مومن مدد سے اللہ کی مدد کرتا ہے جسکی

یعنے روم کا غلبہ اور فارس کی مغلوبی کیا بات ہے اللہ ہی کی حکومت ہے ہر شئے سے پہلے اور ہر شئے کے بعد اور اہل

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۙ

چاہے اور وہ غالب مہربان ہے

ایمان اُسے خوش ہوجائینگے اللہ کی مدد سے اللہ جسکی چاہتا ہے مدد کرتا ہے وہ غالب ہے ہر امر پر مہربان ہے **یومئذ** سے ظاہر مراد یوم فتح روم ہے **معالم** کہا گیا کہ صلح حدیبیہ مین آپکو خبر ملی کہ روم نے فارس پر چڑھائی کی اور فتح پائی اور کہا گیا کہ بدر مین خبر ملی سچ کہی یہ ہے کہ الم غلبت الروم بدر مین اُتری پھر کیف اس فتح سے مسلمان خوش ہوے اور ابوبکر نے اُبی سے اپنی شرط لی اور حضور مین پیش کی آپنے فرمایا کہ تصدق کردو اسوقت تک حرمت قمار نہوا تھا **مظہری** اسی روایت سے امام ابوحنیفہ نے استنباط کیا کہ کفار سے دارالحرب مین عقود فاسدہ صحیح ہین مثل قمار و ربوٰ کے اسلیے کہ انکا مال مباح ہے بشرطیکہ عذر و دغا نہو **ترمذی** یہ خبر بدر مین آئی تھی

وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا

وعدہ ہے اللہ کا نہین خلاف کرتا ہے اللہ وعدہ اپنا مگر اکثر آدمی نہین جانتے جانتے ہین ظاہر کو

اللہ کا وعدہ ہی اور اللہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا مگر اکثر آدمی نہیں جانتے جانتے ہیں ظاہر حیات دنیاوی اور آخرت سے وہ لوگ بیخبر ہیں

مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝

زندگانی دنیاوی سے اور وہ آخرت سے اپنی غافل ہیں

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ

کیا نہیں سوچتے دلوں میں اپنے نہیں بنائے اللہ نے آسمان اور زمین اور جو انمیں ہے مگر ساتھ حق کے

وَاَجَلٍ مُّسَمًّى وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝

اور مدت مقررہ کے اور بیشک بہت آدمی ملاقات سے اپنے رب کے ہر آئینہ منکر ہیں

کیا دلوں میں نہیں سوچتے کہ اللہ نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے نہیں پیدا کیا مگر ساتھ حق کے اور مدت مقررہ کے اور بیشک بہت آدمی ہمارے ملنے سے منکر ہیں ف ہر شئے فانی ہے اس لئے کہ (اجل مسمی) چاہے جسقدر طویل ہو ایکدن تمام ہونیوالی ہے

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوْٓا

کیا نہیں سیر کی زمین میں کہ دیکھتے کیونکر ہوا انجام انکا جو پہلے تھے ان سے تھے

اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ

سخت زیادہ ان سے قوت میں اور اٹھائی زمین اور آباد کیا اس کو زیادہ اس سے کہ آباد کیا انھوں نے اور لائے انکے پاس

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

پیغمبر انکے کھلی نشانیاں پس نہ تھا اللہ کہ ظلم کرتا انپر لیکن تھے وہ جانوں پر اپنے ظلم کرتے

کیا ان لوگوں نے زمین پر سیر نہیں کی کہ دیکھتے انجام کار انکا کیا ہوا جو ان سے پہلے تھے کہ وہ ان سے قوت میں زیادہ تھے اور زمین کو ان لوگوں سے زیادہ جوتا بویا زراعت کی اور آباد کیا مکان بازار پل کنوئیں وغیرہ بنائے اور انکے پیغمبر انکے پاس کھلی ہوئی نشانیاں یعنی دلائل اور معجزات لائے پس اللہ انپر ظلم کرنیوالا نہ تھا بلکہ وہ اپنی جانوں پر خود ہی ظالم تھے یہ خطاب ہی اہل مکہ کی طرف کہ اپنے سے اگلے لوگونکو دیکھیں اور انکی قوت اور انکی عمارت پر نظر ڈالیں پھر جب انکو پیغمبروں کی نافرمانبرداری نے ہلاک کر دیا تو یہ کب بچ سکتے ہیں

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ع ۱۰ / ۴

پھر تھا انجام ان کا کہ برائی کی برا جھٹلانے سے آیتوں کی اللہ کی اور تھے اوس سے مسخراپن کرتے

پھر انجام بدکاروں کا بہت برا ہوا یہ کہ جھٹلائیں اللہ تعالے کی آیتیں اور ان سے تمسخر کیا

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

اللہ ابتدا کرتا ہے خلق کی پھر لوٹاتا ہے اسے پھر طرف اسکے رجوع کرینگے

اللہ خلق کی ابتدا کرتا ہی پھر مار کر انکو جلائیگا پھر اُسی کیطرف رجوع کرینگے **ف** ترتیب اس استدلال کی اعجاز قرآنی سے ہی مقدمہ اول کہ اللہ موجد و بانی ہے مسلم مقدمہ اخری کہ اُسی کیطرف رجوع ہی متفق علیہ اب مقدمہ وسطی کہ دوبارہ مار کر جلائیگا ناچار قابل قبول ہی اور یہی مدعا ہی

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ

اور جسدن قائم ہوگی قیامت ناامید ہو جاوینگے گنہگار اور نہ ہونگے انکے لیے کوئی انکے شریکون سے سفارشی

جسدن قیامت قائم ہوگی مجرم ناامید ہو جائینگے اور انکے لیے انکے شرکا سے کوئی سفارشی نہوگا اور وہ خود اپنے شرکا سے منکر ہو جائینگے

وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ۝

اور یہ بھی ہو جاوینگے اپنے شرکا سے منکر

یعنے انکی سعی انکی مدد کریگی نہ یہ خود انکی فضیحتی اور مجبوری دیکھکر انکے معتقد رہینگے بلکہ انکی عبادت معبودیت سے انکار کرینگے

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ۝

اور جسدن قائم ہوگی قیامت اسدن جدا جدا ہو جاوینگے

اور جسدن قیامت قائم ہوگی اُس دن سب جدا جدا ہو جائین گے مجرم ایک طرف کافر ایک طرف مومن صالح ایکطرف کہا مقاتل نے بعد حساب کے ایک گروہ نار مین اور دوسرا جنت مین جائیگا۔

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ۝

پس لیکن جو ایمان لائے اور کین نیکیان تو وہ باغ مین خوش ہین

حبر یعنے سرور کہا مجاہد نے تنعم کرینگے۔ کہا ابن عباس نے صاحب اکرام ہون گے یعنی جب گروہ گروہ جدا ہو گئے تو مومنین صالح جنت کے باغون مین خوش ہون گے اکرام و نعمت مین ہونگے۔

وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ

اور لیکن جو کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا آیتونکو ہماری اور ملاقات آخرت کو پس وہی عذاب مین حاضر کیے گئے ہین

مگر جنھون نے کفر کیا اور اللہ کی آیتونکو جھٹلایا اور یوم آخرت کی تکذیب کی وہ عذاب مین حاضر کیے جائین گے

فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ

پس پاکی کرو اللہ کی جب شام کرتے ہو اور جب صبح کرتے ہو اور اُسیکے لیے حمد ہی آسمانون مین

پس اللہ کے لیے پاکی ہی جب شام کرو اور صبح کرو اور اُسی کے لیے حمد ہی آسمانون اور زمینون مین اور رات کو اور ظہر کو کہا اکثر

وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ

اور زمین مین اور پچھلے پہر اور جب ظہر کرتے ہو

مفسرین نے کہ آیت مین اوقات نماز کیطرف اشارہ ہی (تمسون) سے مراد مغرب عشا (تصبحون) سے مراد فجر (عشیے) وقت عصر (تظہرون) وقت ظہر اور یہ تاویل نہ سہی تو ہر حال اور ہر مکان اور ہر وقت مین اللہ

کی تسبیح و تحمید ثابت اور یہی مقصود اعلیٰ ہی کہا گیا کہ (عشیا) معطوف ہی سموات پر جیسا کہ بیضاوی میں ہے
اس صورت مین حمد عام ہوگی ہر مکان و زمان مین اور اگر عطف ہی تصبحون پر تو حمد متعلق بالمکان و تسبیح
متعلق بالزمان ہوگی **بخاری** کَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ دو کلمے ہین اللہ کے محبوب زبان پر سبک میزان اعمال مین گران سبحان اللہ وبحمدہ
وسبحان اللہ العظیم **مسلم** حضرت علی سے مروی ہی کہ حضرت فاطمہ چکی پیسنے سے عاجز ہوکر حضور مین گئین کہ
کوئی خادمہ عنایت ہو آپ نہ تھے حضرت عائشہ سے واقعہ بیان کیا جب حضور آئے اور ماجرا سنا ہمارے
مکان پر آئے ہم اپنے خوابگاہ مین تھے چاہا کہ اٹھین فرمایا وہین رہو اور درمیان مین آ بیٹھے
کہ پاے مبارک کی ٹھنڈک میرے سینے مین پونچی (یہ ایک رمز دقیق و مقام رفیع و عطاے
فرمایا مین تمکو وہ چیز بتادون جو خادم سے تمھارے حق مین بہتر ہو جب تم لیٹنے لگو کہو سبحان اللہ تینتیس بار
الحمد للہ تینتیس بار اللہ اکبر چونتیس بار ۔ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا یہ کلمے مجھے تمام چیزون سے محبوب
ہین جنپر آفتاب نکلے ۔ اور دوسری روایت مین ہی کہ جو صبح و شام سو سو بار کہے سبحان اللہ وبحمدہ
قیامت مین یہ عمل تمام اعمال سے افضل ہوگا **ف** قطع نظر احادیث کثیرہ کے جو انکے فضائل مین وارد
ہین دل بھی یہی چاہتا ہی کہ تمام آلایشون سے ذات پاک کی تنزیہ و تقدیس کیجاے اور یہ مرتبہ قرب ذاتی
اور اسکے انعام و احسانات عامہ کی حمد کیجائے اور یہ مقام ہی تعلق صفاتی کا پس اثبات صفات
ذکر و تصور ذات باری ہے اور ہماری تعلقات نیست و نابود حقیر و مفقود ہون گے اور یہی مقصود ہے

ع ۲ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۝
نکالتا ہی زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہی مردے کو زندہ سے اور جلاتا ہی زمین کو بعد اسکی موت کے اور ایسا ہی تم نکالے جاؤ گے

اللہ تعالیٰ زندہ مردے سے پیدا کرتا ہی یعنے نطفے سے حیوان ۔ تخم سے درخت ۔ معدوم سے موجود اور مردے
کو زندہ سے نکالتا ہی یعنے درخت سبز کو خشک ذی روح کو مردہ کردیتا ہے اور زمین کو اس کی خشک
ہوجانیکے بعد سرسبز کردیتا ہی اور اسی طرح تم لوگ بعد موت کے زندہ کیے جاؤگے

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝
اور اسکی نشانیون سے پیدا کرنا ہی تمکو مٹی سے پھر دفعۃً تم آدمی ہوجاتے ہو چلتے پھرتے

اور اسکی ربوبیت کی دلائل سی یہ ہی کہ تمکو مٹی سے بنایا پھر تم دفعۃً آدمی ہوگئے چلتے پھرتے حالانکہ مٹی جامد تھی اسمین قوت نہ تھی

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ
اور اسکی نشانیون سے یہ ہی کہ پیدا کیے تمہارے لیے جانونسے تمہاری جوڑے تاکہ تم آرام لو طرف اسکے اور بنائی درمیان تمھارے

تسبیح فاطمہ اور اس کا ثواب

مَوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۚ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

محبت اور رحمت بیشک اسمین نشانیان ہین قوم فکر کرنے والی کے لیے

اور اوسکی نشانیون سے یہ ہے کہ تمھاری جانون سے تمھارے لیے جوڑے پیدا کیے یعنے حضرت حوا کو حضرت آدم سے بنایا مردونکے نطفے سے عورتین اور عورتونکے رحم سے مرد بنائے اسلیے کہ تم اپنے جفت کے ساتھ آرام اور راحت پاؤ اور تم دونوں مین باہمی محبت و رحمت پیدا کردی ورنہ عورت کی طبیعت و خواص مرد کی طبیعت و خواص مین اکثر مخالفت ہی اس مین فکر کرنے والون کے لیے نشانیان ہین وہ کمال قدرت و حکمت کو اسی سے سمجھ لیتے ہین۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۚ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ۝

اور اسکی نشانیون سے ہی پیدا کرنا آسمانونکو اور زمین کو اور اختلاف زبانونکا اور رنگونکا بیشک اسمین البتہ نشانیان ہین اہل علم کے لیے

اور اللہ کی قدرت کی نشانیون سے یہ ہی کہ آسمان و زمین بنائے اور لغات و لہجے مختلف پیدا کیے رنگ بھی طرح طرح کے بنائے اسمین نشانیان ہین جو ذی علم جانتے ہین ف زبانین و لغت اور لہجے اسقدر ہین جنکے تفاوت کیفیت ممکن ہی نہین کہ محسوب ہوسکے ہزارہا زبانین پھر ہر ملک و شہر مین باہم لہجونکا اختلاف ایسے ہی رنگ و اوضاع اسقدر بنائے ہین کہ دو آدمی ایک رنگ ایک وضع کے غالباً دستیاب نہوسکینگے ایسی ایجاد سوا ایسی ذات کے جسکا علم جسکی قدرت سب پر فائق ہر امر کا مالک خالق ہو کون کر سکتا ہی

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ اِنَّ فِیْ

اور آیتون سے اسکی ہی سونا تمہارا رات کو اور دن کو اور طلب تمہاری فضل سے اسکے بیشک اسمین

ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ۝

نشانیان ہین قوم سننے والی کو

اور اسکی نشانیون سے تمھارا سونا ہی جو رات کو ہوتا ہی اور دنکو بوقت قیلولہ۔ اور تمھارا اسکے فضل سے طلب تلاش کرنا اپنے اپنے مقاصد و حاجات کو اسمین انکے لیے نشانی ہی جو گوش شنوا رکھتے ہین۔ اس مین شبہہ نہین کہ خواب ایک عجیب نمونہ قدرت ہی آدمی مردہ ہوکر جی اٹھتا ہے اور بعث و نشر کی تصویر دکھاتا ہے

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحْیٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ

اور اپنی نشانیون سے دکھاتا ہی تمکو بجلی سے ڈر اور امید اور اتارتا ہو آسمان سے پانی پس زندہ کرتا ہی اس سے زمین بعد

مَوْتِهَا ۚ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝

اسکے مرنے کے بیشک اسمین نشانیان ہین قوم دانا کے لیے

اور اسکی قدرت کی نشانیون سے یہ ہے کہ تمکو بجلی دکھاتا ہے جس سے تمکو صاعقہ کا خوف اور پانی برسنے کی امید ہو اور آسمان سے پانی برساتا ہی تو اس سے زمین زندہ کرتا ہی مرنے کے

بعد یعنے سرسبز و شاداب ہو جاتی ہو اس مین قوم دانا کے لیے نشانیان ہین

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ڰ مِّنَ الْاَرْضِ

اور نشانیون سے اسکی قائم ہونا ہی آسمان کا اور زمین کا حکم سے اُسکے پھر جب بلائیگا تمکو بلانا زمین سے نا

اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۝ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝

ناگاہ تم نکل آوگے اور اُسکے لیے ہی جو ہے آسمانون مین اور زمین مین سب اُسکے لیے فرمانبردار ہین

اُسکی نشانیون سے آسمان و زمین کا قیام ہی صرف اُسکے حکم سے (کوئی تعلق و سبب نہین) پھر جب (بعد فنائے عالم) تمکو زمین سے بلائیگا تم دفعتہ (قبرون سے) نکل آوگے جو کچھ آسمان و زمین مین ہی سب اُسیکے لیے ہی اور سب اُسکے مطیع منقاد ہین (بخوشی مطیع ہون جیسے ملائکہ اور بندگان مومن یا بمجبوری جیسے شیاطین کفار یا بلا ارادہ جیسے غیر ذی روح) **مظہری** جب تمام عالم فنا ہو جائیگا پھر اسرافیل بحسب ارشاد رب جلیل بیت المقدس کی صخری پر کھڑی ہو کر پکاریگے اے سڑی ہوئی ہڈیو اور بکھیے ہوئے جوڑو اور گری ہوئے بالو تمکو حضرت رب الارباب کا حکم ہی کہ فیصلے کے لیے جمع ہو جاؤ

وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى

اور وہی ہی جسنے پہلی کی پیدا کرنے کی پھر دوہرائیگا اسے اور یہ آسان ہی اسپر اور اسکے لیے مثال برتر سے

وہی ایسا ہی جسنے ابتدا کی فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تخلیق کی یا ابتدا کی مخلوق کو بنایا پھر دوہرائیگا یعنے

آسمانون مین اور زمین مین اور وہی غالب حکمت والا ہے

مار کر جلائیگا انکو اور یہ خلق و اعادہ اُسپر آسان ہی اور اُسکے لیے آسمان و زمین مین مثال عالی و صفات برتر ہین اور وہی غالب حکیم ہی ہ سے مراد اعادہ یا خلق و اعادہ دونون **اہون** آسان یہان عبارت ہی ممکن و مقدور سے یعنی یہ خلق و اعادہ اللہ کی قدرت سے ممکن ہی اور وہ اُسپر قادر ہی اور آسانی باعتبار ہمارے ہی ورنہ وہان نہ دشواری ہی نہ سہولت عارض سب مساوی ہی له یعنے ملکا و خلقا اُسینے سبکو بنایا وہی سبکا مالک ہی **مثل الاعلیٰ** کہا ابن عباس نے لیس کمثلہ شیٔ مراد ہی **مظہری** کہا قتادہ نے لا الہ الا اللہ مثل اعلیٰ ہی **مسئلہ** اللہ تعالےٰ کو ان اوصاف سے یکا رنا جائز ہی جو باعتبار موجودات اعلیٰ و ارفع ہون اور بمقابل حضرت الوہیت ونی و انقص ہون جیسے موجود قدیم - واجب جو اصطلاح اہل کلام مین واقع ہین اور مسبب الاسباب وغیرہ جو دعاؤن مین مستعمل ہی اسلیے کہ مثل اعلیٰ و صفات اجل یہی ہین **مسئلہ** فلسفہ تنگ خیالون نے جہان تک افعال و اوصاف باریتعالیٰ کو حد اور قیاس اور اقتضا کے تحت مین داخل کیا ہی اُسکا اعتقاد حرام ہی اسلیے کہ صاحب مثل علی کو ادنی صفات سے ذکر کرنا باطل اور افترا ہی **مسئلہ** وہ صفات جو ہمارے اعتبار سے اعلےٰ مگر حضرت الوہیت مین ادنی و انقص ہون مثل عاقل و شجاع کے جائز نہین (مثل) اسلیے فرمایا کہ علو اُسکے مثل کے لیے ہی اور علو سے اصل فوق

۵ مصدر یعنے پیدا کرنا

ربع

یعنی نصف

یعنی صفات سے ...

اور حق ہے وہی جانے (واعلیٰ) اسکا مفضل علیہ ذکر نہین کیا تاکہ استقلال و استغنا پر دلالت کرے یعنے اُسکا علو
اضافی نہین بلکہ وہان علو تھا اور جو خلق ہی ہوتا تھا شعر ہو قدیم اُسکی ذات اور صفات ✦ تھا وہ خالق نہ تھی یہ مخلوق
اتھا لیک ایک فرشتے نے عرش کی عظمت کو دیکھا اللہ تعالےٰ نے اُسے ایسے ستر ہزار فرشتونکی قوت عطا
کی پھلے ستر ستر ہزار بازو دیے اور فرمایا کہ اُڑ فرشتہ اُڑا اور جب تھک گیا تو دیکھا کہ عرش ویسا ہی بلند ہو جیسا تھا
گویا کچھ اُڑا ہی نہین ربط جب دلائل توحید و تخلیق اچھی طرح بیان ہو چکے تو دوسری مثال سے غیرت دلائی

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ

اوری تمہارے لیے ایک مثل جانون سے تمہاری کیا ہے تمہاری جنکے مالک ہین داہنے ہاتھ تمہارے کوئی شریک اُسمین کہ دیا ہے تمکو

فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ

پھر تم اُسمین برابر ہو ڈرتے ہو اُنسے مثل تمہارے ڈرانے کے اپنی جانون سے ایسا ہی بیان کرتے ہین ہم نشانیان قوم دانا کے لیے

اللہ نے تمھارے لیے ایک مثال بیان کی (اور دور کی نہین) تمھاری جانون سے (تاکہ سمجھنے مین تردد و تکلف
ہو) تمھارے اُس مال مین جو اللہ نے تمکو عطا کیا کیا تمہارے غلام اور لونڈیان شریک ہین کہ وہ اس مال
کے مالک و تصرف مین تمہارے ہمسر و برابر ہون تم اُنکی شرکت سے ڈرتے ہو جسطرح اپنے نفوس یعنے آزاد
آدمیون کی شرکت سے خائف ہو یا جسطرح تمکو اپنی جان کا ڈر ہی ایسا ہی اللہ تعالیٰ نشانیان بیان کرتا ہے
قوم دانا کے لیے ف یہ تمھارے مجازی مملوک ہین اور تم اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوے حقیقی غلام - یہ مال
جو تمھارے پاس ہے عطیۂ الٰہی ہے ذاتی نہین اللہ کے تمام صفات ذاتی اور دائمی ہین - پھر جب تم شرکت
و مساوات منظور نہین کرتے تو اللہ تعالےٰ کیون گوارا فرمائیگا پس شرک خلاف عقل خلاف طبع نہایت
حمق ہے (انفسکم ثانی سے مفسرین کے نزدیک آزاد آدمی مراد ہین بخاری) یخافونہم یعنے تم ڈرتے ہو
کہ مبادا تمھارے وارث ہو جائین جس طرح ایک دوسرے کا وارث ہوتا ہے

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ

بلکہ پیرو ہو گئے ظالم خواہشونکے اپنے بے سمجھے بوجھے پس کون راہ دکھائیگا اُسے جسے بھٹکایا اللہ نے اور نہین انکے لیے کوئی مددگار

بلکہ ظالم اپنی خواہشون کے پیرو ہو گئے بے علم پس کون راہ دکھائیگا اسے اللہ نے جسے بھٹکایا اور انکا کوئی مددگار
نہین ہے ظلموا حد سے تجاوز کرنے والے نافرمان مشرک ہون یا عاصی یہان کافر مشرک مراد ہین اھوا جمع ہویٰ خواہش
نفس جس امر کا شرع نے حکم دیا ہے گو اوسمین قوت و راحت و رغبت و منفعت ہو مگر ہوائے نفس ہی - اور ہر امر خلاف امر شارع
ہوائے نفس ہے البتہ افعال حاج یہ اگر بحکم فعل علم مین ہو تو خیر ورنہ ہوائے نفس کے درج ہین - پس مراسم اور تقلید آبا یہ سب ہوئی
ہوا اور ضلال علم سے مراد اخبار پیغمبر اور وہ مسلمات عقلیہ جو مقدمہ معین ہون نقول شرعیہ کے ضلال اللہ کا یہ ہے کہ توفیق بکر

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ

پھر سیدھا رکھ منہ اپنا واسطے دین کے حق طلب ہوکر ساخت اللہ کی کہ بنایا آدمیوں کو اوسپر نہیں بدیل ساخت میں

اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ڎ مُنِيْبِيْنَ

اللہ کی یہ ہے دین سیدھا مگر بہت آدمی نہیں جانتے رجوع کرنے والے

اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

طرف اوسکی اور ڈرو اوسے اور قائم کرو نماز

جب الوہی ہی طور سے ہے تو اللہ کی طرف متوجہ ہوکر حق پسندی کے الوہیت اور توحید ثابت طریقہ پر اپنا منہ سیدھا اور سچے دین کی طرف کرلے جو اللہ کی ساخت ہے اور اوسی طبیعت پر اللہ نے آدمیوں کو بنایا ہے اللہ کی وضع اور بناوٹ میں تبدل و تغیر نہیں ہوا کرتا کہ دین کبھی کچھ ہوا ور کبھی کچھ بلکہ ہر وقت و ہر ملک میں ایک ہی دین جو اصل فطرت اور آفرینش ہے رہا ہے اور رہیگا یہ ہمیشہ یکساں رہنے والا فطری دین دین محکم و درست ہے مگر بہت آدمی نہیں جانتے اور دین کو رسم آبائی اور وضع ملک و قوم یا روش زمانہ جانتے ہیں الہیں ہے لوگو اللہ سے ڈرو اور اظہار عبودیت و امتثال امر کے لیے نماز جسکی ہیئت بالطبع کمال عبودیت پر ہے قائم کرو اقم امر وجوبی ہے صیغہ واحد فرمایا یعنے دین حنیف اختیار کرنا ہر ہر فرد بشر پر فرض عین ہے وجہ میں اشارہ ہے کہ ظاہری تدین پر مد حنیف اور فطرت اور نہیں سے بتا دیا کہ باطن بھی نور ایمان سے روشن کرو اخلاق حسن و شرق تمام و ثبات و قیام شرط ہے نفاق ظاہر ہو نہ مجرد ادعاے باطن فطرت اصل طبیعت۔ بناوٹ۔ آفرینش مراد اس سے اسلام ہے اس لیے کہ نفس آفرینش تو خود بخود لازم ذات ہے اس کے لیے حکم دینا ایسا ہے جیسا کہا جاے کہ ای زنگی تو سیاہ ہو جا بلکہ وہ طریقہ وہ اخلاق مراد ہے جسپر آدمی بنائے گئے اور ہر بشر ذاتی صلاحیت سے اوسے پہونچتا ہے اگرچہ کسی وجہ و عارض سے بہک جاے جیسا فرمایا كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ ہر بچہ فطرت یعنے اسلام پر پیدا ہوتا ہے پھر اوسکے ماں باپ (یا جن لوگوں میں وہ پرورش پاوے وہ) اوسے یہودی یا مجوسی (یعنے جیسے وہ ہوتے ہیں) اوسے بنا لیتے ہیں۔ شراح حدیث نے فطرت سے اسلام مراد لیا ہے اور بداہت عقل بھی اسکی شاہد ہے کہ اسلام فطری ہے اس لئے کہ اسلام میں تین امر اصل ہیں ۱ (توحید ۲ (معاد) ۳ (نبوت) اور یہ تینوں اصلیں ہم نے اپنی رسالہ القول الثابت میں بضرورت عقل اسطرح ثابت کردیئے ہیں جسکے مان لینے میں کسی عاقل بالغ کو تردد و انکار نہیں رہسکتا رہی باقی امور وہ بتصدیق و تعلیم حضرات انبیا مسلم ہوجائینگی پس فطرت انسانی اس بنا پر کہ مخلوق۔ مملوک۔ مربوب مجبور ہے کو اپنے خالق۔ مالک۔ رب۔ قادر کے ساتھ کیا کرنا چاہیئے سواے اسلام کے دوسرا طریقہ قبول ہی نہیں کرسکتی اسی بنا پر فرماتا ہے

علما نے ... عاقل بالغ بدون تعلیم اللہ کو پہچان سکتا ہے اور نہ پہچانے تو ماخوذ ہوگا نہ نابالغ کا ایمان
صلاحیت خلقی واقتضاے فطری مقبول ومعتبر ہے اور کفر اختیار کرے تو ماخوذ ہوگا اس لئے کہ اقتضا
ہی کے لئے کمال عقل کی ضرورت نہیں کہا بعض ملاحدہ نے کہ جب اسلام فطری ہے تو آزادی لازم اور
کل قیود وتکلیفی جو علماے اسلام تکلیف ثابت کرتے ہیں مرتفع ہیں گر یہ نہ سمجھے کہ اسلام مقتضیٔ عبودیت
اختیاری کا لیکن کمال عبودیت واتباع لازم ہوگی اور یہ تمام قیود بعض بمصالح انتظام ہیں اور بعض بتعلیم حضرت خالق
اور بعض بسبب نفع مخلوق وبعض بغرض امتحان اسی لئے فرمایا ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون تبدیل
کہا بعض مفسرین نے کہ جو شقی پیدا ہوا وہ سعید نہیں ہوسکتا اور سعید شقی نہ ہوگا لیکن الغرض یہ مقام کچھ
زیادہ چھپا نہیں بات یہ ہے کہ جب اسلام فطرت ٹھہرا اور فطرت میں تبدیل مشکل تو اسلام سے وحشت
کرنا اور مختلف ادیان کا جائز رکھنا خلاف عقل اور ایک ہی دین وادم تا قیام قیامت ماننا پڑیگا اور رجحان کہ ثابت
ہوگا اصل الاصل تمام اہل کتاب کے نزدیک دین ابراہیم خلیل اللہ ہے اور وہی اسلام ہے اسی لیے ہم نے بعض
تصانیف میں ثابت کردیا کہ تمام عالم اور تمام زمانوں میں ایک ہی دین ہونا چاہئے اور دو دین طرح طرح کے نبوت کی تعلیم
حق سبحانہ تعالےٰ کی طرف سے خلاف اصل ہے تو جب کہ اسلام کے سوا دوسرے دین سے یہ دعوے
پایا نہیں گیا کہ تمام عالم کو صرف ایک پیغمبر اور ایک کتاب کا تابع ہوجانا فرض ہے پس ہمارے حضورؐ کا دعوے
بونہیں بدون کسی دلیل کے بالضرورت مان لینا پڑیگا جس طرح ایک شے کی نسبت مان لیا جاے کہ یہ ملک
ہے اس قوم موجود سے کسی ایک مدعی اور تمام قوم سے صرف ایک ہی اوسکے مالک ہونے کا دعوے
کرے تو اب نہ مجال ہے انکار کی طرف اس لئے کہ لازم آئیگا خلاف مفروض اور نہ حق ہے طالب شفا ہو کہ
اس لیے کہ منکر کون ہے۔ اور اسمین شک نہیں کہ تمام انبیا اصولاً ایک ہی دین پر مبعوث ہوے ہین
جزئیات فروعی کا اختلاف جو کسی مصلحت وضرورت پر مبنی ہے موجب اختلاف اصل نہیں
اور غلط ہے وہ وہم جیسے نئی روشنی والوں کو اندھا بنا رکھا ہے کہ جب فطرت بدل نہین سکتی تو آتش ابراہیم
وعصاے موسےٰ وفلق بحر ودم عیسےٰ اور رمی ابابیل وغیرہ یہ عجیب معجزے کسی اور امر سے ماول ومجاز ہین
گئے جیسا کہ جرأت کی گئی اس خرافات کے ساتھ بعض تصانیف مین جس کے بنا تسویل نفس ونظر
فاسد پر ہے افسوس اتنا بھی نہ سمجھے اور کیونکر سمجھتے حجابات عارضہ وظلمات حادثہ جمال فطرت پر نظر کرنے
کی قابلیت باقی ہی رکھین وہ نفوس زکیہ جو لیسے تاریکیوں سے فطرۃً محفوظ رکھے گئے ہین انبیا علیہم السلام ہین
یا اونکے سعادت مند تعلیم یافتہ جیسا کہ فرمایا ویزکیکم ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون اور صرف
عقلی روشنی آفتاب فطرت کے زبردست شعاعون کے سامنے کیا کام دے سکتی ہے۔ اونکو نہین معلوم

کہ قوت فطری دو طور پر ہے سامنے جو بدون کسی حالت منتظرہ کے موجود ہو جیسے دہکتی آگ مین جلا دینے کی قوت ۲ صلاحیت جو دوسرے سبب پر موقوف ہو جیسے بارود مین جل اوٹھنے کی قوت اور یہ اسباب ظاہری ہوتے ہین اور خفی بھی اور اسباب خفیہ پر مطلع ہوجانے کے ذرایع کبھی اختیاری ہوتے ہین جیسے خواص ادویہ جو تجربہ اور طلب سے معلوم ہوسکتے ہین اور کبھی غیر اختیاری جیسے علوم شرایع جو وحی سے بتائے گئے ہین پس یہ اسباب خفیہ جنکو تعلیم کسیکو نہوئی ہو یا صرف خواص کو ہوئی ہو بارادت ازلی جب ظاہر ہوتے ہین عام خیال عادت کے خلاف سمجھے ہین حالانکہ اپنے اسباب کے موجود ہوجانے کے بعد وہ عین قطرت ہین تو کیا غیر ممکن ہے کہ اون عجیب معجزون کے اظہار کے وقت اونکے اسباب پیدا ہوگئے ہون ۔ تو سمجھانے کے طور پر ہے ہم مسلمان تو ایمان لائے ہوے ہین کہ یہ تمام قوتین تمام تاثیرین صرف ایک واحد قہار کے ید قدرت مین ہین گو آگ جلانے والی بنائی گئی مگر وہ کسیکو جلا نہین سکتی جبتک حکم خاص صادر نہو حضرت واحد قہار جو تمام تاثیرون اور قوتون اور اسباب اور علتون کا خالق ہے ہر ہر فرد پر بارادت ازلی فیضان فرمایا کرتا ہے ورنہ نہ علت کی مجال کہ معلول کیطرف رخ کرسکے معلول کی قدرت کہ عات کے آگے سر تسلیم جھکائے کہ آگ سوزندہ ہو نہ زبان گویا یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید فالی منت باللہ العظیم

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۝

اور نہ ہوجاؤ مشرکون سے جنھون نے ٹکڑے ٹکڑے کردیا دین اپنا اور ہوگئے گروہ گروہ ہر گروہ اسپر کہ پاس اوسکے ہے اترا تا ہے

اور دین اسلام چھوڑکر مشرک نہ بن جاؤ جنہون نے اپنے دین کے ٹکڑے کردئے ہر شئی کا بت علیحدہ ہر کام کارساز دوسرا ہر قوم کا اعتقاد الگ اور ہر گروہ اپنے اعتقاد اور اپنے خیال پر ماران اور خوش ہے لدیہم مین اشارہ ہے کہ دین من عند اللہ ہونا چاہیئے نہ نقش خود تراشیدہ یا باپ دادا کی رفتار رفت مسلمانون کا باہمی اختلاف اسمین داخل نہین اس لیے کہ ایک تو انکا اختلاف فروع مین ہے اصول مین نہین دوسرے یہ اسکے دعوے مستند ہوا کرتے ہین اللہ و رسول کیطرف

وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُمْ مِنْهُ

اور جب چھو جاے آدمی کو سختی پکارین رب کو اپنے رجوع کرنے والے طرف اسکے پھر جب چکھائین (اللہ) اونھین اپنی طرف سے

رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۝ لِيَكْفُرُوا بِمَا

رحمت ناگاہ ایک گروہ اونمین کا رب سے اپنے شرک کرتے ہین تاکہ ناشکری کرین اوس کی

آتَيْنَاهُمْ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝

کہ دیا ہمنے انکو تو فائدے اوٹھاؤ اب جان لوگے

جب آدمی کو سختی اور مصیبت کا سامنا ہو تو بکمال رجوع قلب اللہ کو پکارنے لگتے ہین پھر جب اللہ اونکو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ دوسرون کو شریک قرار دینے لگتے ہین تاکہ ناشکری کرین اور رکھائین اوسنے

کہ ہم نے اونکو دیا پس فائدے دنیا کے چند روزہ اوٹھالو اب معلوم ہو جائیگا اس ناشکری اور شرک کا نتیجہ شرک سے اگر دوسرے فرضی معبودوں کا شریک بنانا مراد ہے تو مراد فریق سے کفار ہیں اور اگر اپنی تدبیر دہنر یا دوسروں کی اعانت پر نظر ہے تو یہ گروہ کوتاہ نظر عیر عارفوں کا ہے جن کی نظر اسباب و وسائط سے آگے بڑھتی ہی نہیں اور یہ اکثر ہیں **ف** مومن سعادتمند کو بلکہ ہر عاقل کو لازم ہے کہ فاعل حقیقی نہ سمجھے مگر حق سبحانہ تعالیٰ کو اور وسائل و اسباب سے اگر قطع نظر نہ کر سکے تو انکو اس سے زیادہ بھی نہ سمجھے جیسے کتابت میں قلم کو پس واجب ہوا صبر ہر مصیبت پر اور شکر ہر نعمت پر اور توکل ہر امر میں اور دعا و تعبد ہر حال میں اور بے پروائی نخلوق سے ہر حال میں لیکفروا امر تعبدی نہیں بلکہ کمال غضب سے زجر اً فرمایا تمتعوا ابن عباس کے نزدیک اہل بادیہ اور عام کافر بھی اسمیں داخل

أَمْ أَنزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ ۝

کیا اتاری ہمنے اوپر کوئی حجت تو وہ بولتا ہے ساتھ اسکے کہ تھے اسکے ساتھ شرک کرتے

کیا ہمنے مشرکوں پر کوئی دلیل ایسی نازل کی ہے کہ وہ انکے شرک کو ثابت کرتی ہے اور جب ایسا نہیں تو یہ ادعاے شرک کیسا اور زعم باطل کس بنا پر ہے تکلم سے مراد ظہور دلالت۔

وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ۝

اور جب چکھاتی ہمنے آدمیوں کو رحمت خوش ہوا دسے اور اگر پہونچے اونکو برائی بسبب اسکے کہ آگے بھیجا ہاتھوں نے انکے ناگاہ وہ ناامید ہو جاتے ہیں

اور جب ہم آدمیوں کو رحمت کا مزا چکھاتے ہیں خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انکے اعمال سے مصیبت پڑتی ہے مایوس ہو جاتے ہیں **ف** خوشی کی تین حالتیں ہیں مستحب بسبب اظہار شکر منظور ہو سکے مباح اگر خلقی طور پر مسرور ہو سکے گناہ اگر بطور فخر و بے پروائی و تکبر ہو مسئلہ رحمت حق سے مایوسی کفر ہے

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝

کیا نہ دیکھا کہ بیشک اللہ کشادہ کرتا ہے رزق جسکے لیے چاہے اور تنگ کرتا ہے بیشک اسمیں نشانی ہے قوم مومن کے لیے

کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جسکے لیے چاہے رزق وسیع کرے اور تنگ کرے اس میں نشانیاں ہیں ایمان والونکو کہ وہ منع و عطا اسی کیطرف منسوب کرتے ہیں۔

فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ

پس دے قریب والوں کو حق انکا اور مسکین اور مسافر کو یہ اچھا ہے اونکے لیے جو چاہتے ہیں

جب منع و عطا و فراخی وَجْهَ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ و تنگی اسی کی قدرت سے ہے تو چاہیے کہ اقارب کو | رضا اللہ کی یہی لوگ رستگار ہیں | انکے حقوق مثل نفقات وصلہ رحم و میراث دو اور مسکین محتاج کو اور مسافر کی اعانت کر دیا دینا اونکے لیے اچھا ہے جو رضاے الٰہی

فاٰت ذالقربیٰ

کے خواہاں ہیں اور یہی لوگ صاحب نجاح و فلاح ہیں ف یعنی جو مال زکوٰۃ سے ہے تو اقارب سے اغنیا اور مسافر سے مالدار خارج ہیں اور اگر بطور تبرع یہ ارشاد ہے تو صلۂ رحم صدقات مسافر نوازی ہمیشہ موجب اجر عظیم ہے ذوالقربیٰ وہ رشتہ دار جن سے خون ملا ہے وجہ یہ کلمہ متشابہات سے ہے اور یہاں مراد رضا و عنایت الٰہی

وَمَا آتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِندَ اللَّهِ ۖ وَمَا آتَيْتُم

اور جو دیا تم نے سود سے کہ بڑھے مالوں میں آدمیوں کے تو نہ بڑھیگا پاس اللہ کے اور جو دیا تم نے

مِّن زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ ۝

زکوٰۃ سے چاہتے ہو رضا اللہ کی پس وہی دو چند کرنے والے ہیں

جو کچھ تم سود سے دیتے ہو کہ آدمیوں کا مال بڑھے اور سود خوار مالدار ہو تو اللہ تعالےٰ کے پاس زیادتی نہیں اور جو تم زکوٰۃ میں دیتے ہو اور اس سے رضا الٰہی کے خواہاں ہوتے ہو ریا و امتنان مقصود نہیں ہوتا تو وہ لوگ اپنے مال دو چند کرنے والے ہیں آیت میں لطیفے ہیں اول ربوا اور زکوٰۃ کا مقابلہ اس لیے کیا کہ معلوم ہو جسقدر زکوٰۃ محبوب و موکد و مثمر برکات ہے اسیقدر سود مبغوض و محرم و مجمع سیئات ہے دوم بظاہر ربوا وسیلۂ تمول تھا اور زکوٰۃ مفنی مال فرمایا یہ وہم ہے اور خیال مگر اس آیت میں نقصان و زیادت آخروی مذکور ہے کہ اللہ کے نزدیک ربوا ہیچ اور زکوٰۃ مضاعف ہے اور دوسرے مقام پر مطلقاً خسارے اور افزونی کا ذکر کیا یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات یعنی سود کو گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور مال مزکے کا محفوظ رہنا بھی مقبول ہے سوم سود خوار کی طرف خطاب نکیا حالانکہ مال اسی کا بڑھتا ہے تاکہ کمال غیظ و غضب ظاہر ہو اور یہ طعون ہے اور خطاب بھی نہ سمجھا جائے اس سے معلوم ہوا کہ سود لینے والا دینے والے سے بھی زیادہ مجرم ہوگا اور اسمیں اشارہ ہے حرمت ادائے ربوا کی طرف چہارم زکوٰۃ میں طلب رضا شرط ہے ورنہ فرضیت ساقط اور ثواب مزید و اضافہ غیر ثابت ہوگا۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ مِن

اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیا تمکو پھر روزی دی تمکو پھر مارے گا تمکو پھر جلائیگا ہے کوئی

شُرَكَائِكُم مَّن يَفْعَلُ مِن ذَٰلِكُم مِّن شَيْءٍ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝

شریکوں میں تمہارے جو کرے ان میں سے کچھ پاک ہے وہ اور برتر اس سے کہ شریک کرتے ہیں

اللہ وہ ہے جسنے تمکو پیدا کیا پھر رزق دیا تمکو پھر مارتا ہے پھر بعد موت حشر میں جلائیگا کیا تمہارے ان شرکا یعنے معبودان باطل سے بھی کوئی ایسا ہے جو ان تمام امور سے کچھ کر دکھائے پاک ہے وہ اور برتر ہے اس سے کہ شریک کرتے ہیں۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ

کھل پڑا فساد　خشکی اور تری میں بسبب اسکے کہ کیا　ہاتھوں نے آدمیوں کے　تاکہ چکھائیں ہم ان کو بعض

معالم بھی مراد شر　الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ　جو کہ ارتکاب کیا اور ہوئے

ہیں یا کسبت الخ) ہر گناہ کو　اوسکا کہ کیا　تاکہ وہ　رجوع کریں　شامل سمجھکر عام کیا یہاں مراد

کفر و شرک (بعض الخ) یہ اشارہ ہے عذاب دنیاوی یا عذاب قبر کی طرف اس سے کہ دنیا میں آ و ایسا

ہے کہ معالم کا امتحاک ہے زمین سرسبز تھی جو درخت ہوتے پھل کھاتے اور پانی میں دریا شیرین تھا اور شیر بکری سے

او بکری پر حملہ نکرتا تھا پھر سے قابیل نے ہابیل کو قتل کیا زمین میں زلزلہ آیا ۔ درخت خاردار ہو گئے

پانی کھاری ہو گیا۔ ایک جانور دوسرے پر حملہ کرنے لگا کہا قتادہ نے یہ دنیا حضور کے مبعوث ہونے

سے پہلے تھا جبکہ تمام خشک و تر کو گھیر لیا تھا ظلم و ظلمات سے پھر قلوب پاک ہوئے اور نبوت سے مراد

یہ سب عموم مکان و اہتمام شان ہے لیتے آبادی یہ سکون انسان ہے اسپر معلوم ہوا اور فساد کا انتشار ہو اہتمام الخ

پھیل گیا خشکی میں اور تری اور مراد فساد سے ہلاک و عذاب ہے تا کہ رابطہ لعلہم سے مقید ہوا و کسبت شرک

کفر فسق ظلم وغیرہ ۔ معلوم ہوا کہ دنیاوی سزائیں کفارۂ ذنوب نہیں بلکہ تنبیہ و تہدید ہے کہ سعادت تنبیہ مقصود

ہوسکتا ہے کہا جا سکے عذاب دونوں کا مرتب کفر نہیں ۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُم مُّشْرِكِينَ

کہہ　سیر کرو　زمین میں　پس دیکھو　کیونکر ہوا　انجام　انکا جو تھے پہلے　تھے　اکثر انکے مشرک

آپ کہدیجئے کہ زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ انجام کار انکا کیا ہوا جو تم سے پہلے تھے اور اکثر لوگ ان میں مشرک تھے

اسی پر اپنا انجام قیاس کر لو ربط اور جب معائنہ احوال گذشتگان سے رقت قلب پیدا ہو عبرت صحیح حاصل ہو تو

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۖ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ

پس سیدھا کر منھ کو اپنے واسطے دین درست کے پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ نہیں پھرنا اسکا　اللہ سے　اسدن　متفرق ہونگے

پس تجھے چاہیئے کہ اپنا منھ دین استوار کی طرف سیدھا کر دے اس دن سے پہلے جسے اللہ کی طرف سے

واپسی اور رجوع نہیں (اسلیئے کہ قیامت پچھلا دن ہے اسکے بعد اور دن نہیں) اسدن لوگ جدا جدا ہو جائینگے

اہل جنت ایک طرف اور اہل نار ایک طرف ف　قبل قیامت سے مراد وقت موت ہے

مَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ ۙ لِيَجْزِيَ

جسنے کفر کیا تو اوسپر ہے کفر اسکا　اور جسنے کی　نیکی　پس واسطے اپنی جانوں کے تمہید کرتے ہیں　تاکہ بدلا دے

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ

ان کو جو ایمان لائے اور کیں　نیکیاں　فضل سے اپنے　بیشک وہ نہیں دوست رکھتا　کافروں کو

تمہید مہد بچھانا اور کام درست کرنا اور کسی امر کے مقدمات قائم کرنا یعنے جسنے کفر کیا اسپر اُسکے کفر کا وبال ہے اور جسنے نیک کام کیے وہ اپنے ذاتی فائدے کے لیے کارسازی کرتا ہے اور متفرق اس لیے ہوں گے کہ اللہ تعالےٰ مومنین صالح کو اپنے فضل سے ثواب عطا فرماے بیشک وہ کافر کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ

اور نشانیوں سے اُسکے ہے یہ کہ بھیجتا ہے ہوائیں خوشی سنانیں اور تاکہ چکھائے تمکو رحمت سے اپنی

وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اور تاکہ جاری ہوں کشتیاں حکم سے اُسکے اور تاکہ ڈھونڈھو فضل سے اُسکے اور تاکہ تم شکر کرو

اور اُسکے آیات سے یہ ہے کہ ہوائیں مبشر بھیجتا ہے (تاکہ تمکو اُسکی رحمت کی بشارت سنائیں اور اُسکی رحمت کا لطف چکھائیں. اور تاکہ کشتیاں اُسکے حکم سے جاری ہوں (اسلیئے کہ اسباب اجراے کشتی سے ہوا ہے اور تاکہ تم اُسکے فضل سے تلاش کرو اور تاکہ تم شکر گزاری کرو فضل مال یا عنایت و رحمت خدای ذو الجلال

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

اور البتہ بھیجے ہمنے پہلے تجھسے رسول طرف اونکی قوم کے تو لائے اونکے پاس نشانیاں

فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ۭ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

پھر بدلا لیا ہمنے اُن سے کہ گناہ کرتے تھے اور ہے ثابت ہمپر مدد ایمان والوں کی

اور ہمنے آپ سے پہلے بہت پیغمبر بھیجے اُنکی قوم کی طرف وہ پیغمبر نشانیاں لاے دلائل پیش کیے معجزے دکھاے پھر ہمنے اُنسے بدلا لیا جنھوں نے گناہ کیے اور ہمپر مومنین کا مدد کرنا ثابت تھا۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَاۗءِ كَيْفَ يَشَاۗءُ وَيَجْعَلُهٗ

اللہ وہی جو بھیجتا ہے ہوائیں پھر اُٹھاتی ہے بدلی پھر پھیلا دیتی ہے اُسے آسمان میں جسطرح چاہتا ہے اللہ اور بنادیتی ہے اُسکو

كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا

تہ بتہ پھر دیکھتا ہے تو قطرے کو نکلتا ہے درمیان سے اُسکے پھر جب پہونچایا اُسے جسے چاہا اللہ نے بندوں سے اپنے ناگہاں

هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ۝

وہ خوشیاں کرتے ہیں اور اگرچہ تھے پہلے اسکے کہ اوتارا جاے اُنپر پہلے سے اُسکے مایوس

اللہ وہ ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے وہ ہوا بدلی کو اُٹھاتی ہے اور جسطرح اللہ چاہتا ہے آسمان پر پھیلا دیتی ہے اور بدلیوں کو جمع کر کر کے تہ بتہ بنا دیتی ہے بعد ازاں تو دیکھتا ہے کہ اُسکے سوراخوں سے قطرے نکلتے ہیں

پھر جب وہ پانی اسکو پہنچاتا ہے جن بندونکو چاہے تو وہ لوگ خوشیان کرتے ہین اگرچہ تھے وہ لوگ پانی برسانے کے پہلے اس باران رحمت سے ناامید ہو رہے تھے آیت مین اشارہ ہے کہ ہوا وغیرہ اسباب باران ہین اور اصل ارشاد الہی ہے ایسی ہے یا [illegible] کہ ابر کوئی مستقل مخلوق ہے یا حسب زعم حکما ابخرات سے بنتا ہے اس [illegible] آخری ہے بنا تو بھی بنانے والا اللہ ہے اور دوسرے طور پر پیدا ہو تو بھی وہی خالق ہے

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ

پس دیکھ طرف نشانیون رحمت اللہ کے کیونکر زندہ کرتا ہے زمین کو بعد اسکے مرنے کے بیشک یہی جلانے والا ہے مردونکا

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اور وہ ہر شے پر قادر ہے

پس تو دیکھ اپنے رب کے آثار رحمت کی طرف کس طرح وہ زمین کو مردہ ہو جانے کے بعد جلاتا ہے بیشک یہ مردونکا زندہ کرتا ہے (ایسے ہی قیامت مین مردے جلائے جاینگے) اور اللہ ہر شے پر قادر ہے جو چاہے کر دے

وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ۝

اور اگر بھیجتے ہم ہوا پھر دیکھتے اسے زرد تو ہو جاتے بعد اسکے کافر

اگر ہم ایسی ہوا بھیجین جو زمین کو خشک نباتات کو زرد کر دے تو لعد اسکے منکر ہو جائین اور تمام نعماے سابقہ کو مکر جائین حالانکہ انپر لازم تھا کہ اسکی نعمتونکے شاکر اور عنایتون کے امیدوار رہتے

فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ

پس بیشک تو نہ سنا سکیگا مردے کو اور نہ سنا سکیگا بہرے کو پکارنا جبکہ پھر جائین پیٹھ پھیر کر اور نہین تو رہنما

الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

اندھے کا گمراہی سے اُن کی تو نہین سنا سکتا ہے مگر اُسے جو ایمان لایا آیتون پر ہماری پس یہی لوگ فرمانبردار ہین

پس اے حبیب کریم آپ کا کام نہین کہ مردون کو اپنی نصیحت سنا سکین (کفار دل مردہ خطاب الہی و کلمات رسالت بنا ہی کیونکر سنین گے) اور نہ آپ بہرے کو اپنا پکارنا سنا سکتے ہین (خصوصًا) جبکہ یہ لوگ پیٹھ پھیرین اور آپ کی طرف التفات بھی نکرین تو کسطرح سننا ہو ہی نہین سکتا اور آپ اندھونکے رہنما نہین ہین آپ اسی کو سنا سکتے ہین جو ہماری آیتونپر ایمان لایا ہے پس ایسے سننے والے فرمانبردار بھی ہین آیت کے بعض فوائد صفحہ (۴۸۹) مین گزر گئے

الرکوع ۵ ع ۶

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ

اللہ ہی ہے جسنے بنایا تمکو کمزوری سے پھر بنائی بعد کمزوری کے قوت پھر دی

بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّشَيْبَةً ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ۝

بعد زور کے ناتوانی اور پیری پیدا کرتا ہے جو چاہے اور وہی دانا قدرت والا ہے

ف آیت میں انسان کے انقلاب احوال اور مجبوری کا ذکر ہے کہ تم بہمہ وجوہ اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہو پھر سرکشی دکبر کس لیے جا صل اللہ وہ ہے جس نے تمکو ضعف یعنے آب وگل سے پیدا کیا یا نیستی سے ہست کیا یا ضعف سے مراد طفلی ہے پھر ضعف کے بعد قوت عطا فرمائی یعنے وجود دیا جسم یا جوانی پھر بعد جوانی کے ضعف پیری پیدا کی اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے وہ جانتا ہے ہر فعل کی مصلحت قدرت والا ہے جو چاہے کر ڈالے پس اے انسان جب ابتدا تیری ضعف ہے اور انتہا ضعف پر پھر اوس قوی قادر سے سرکشی و بغاوت کیسی حماقت ہے

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ڏ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ۭ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ۝

اور جسدن قائم ہوگی قیامت قسم کھاوینگے گنہگار نہیں ٹھہرے مگر ایک گھڑی ایسے ہی تھے پھیرے جاتے

اور جسدن قیامت قائم ہوگی گنہگار قسمین کھاکر کہینگے ہم ایک گھڑی سے زیادہ دنیا مین ٹھہرے ہی نہین ایسے ہی پھیرے جاتے تھے امر حق و ثابت سے اور کچھ کا کچھ سمجھے تھے جیسے اس مدت قیام دنیا کو غلط سمجھے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۡ فَهٰذَا

اور کہا انھون نے جو دیے گئے علم اور ایمان تحقیق ٹھہرے تم کتاب مین اللہ کی جی اٹھنے کے دن تک تو یہ

يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

دن جی اٹھنے کا ہے لیکن تم نہین جانتے

اوتوا العلم علماء متقی یا وفاتر حساب جو فرشتے بحکم خدا مرتب کیا کرتے ہین

کتاب اللہ لوح محفوظ

اور جنکو علم اور ایمان دیا گیا ہے وہ کہین گے تحقیق یہ ہے کہ تم اللہ کی کتاب یعنے لوح محفوظ مین اسدن تک دنیا مین رہے جو دن جی اُٹھنے کا ہے پس یہی دن ہے کہ مردے جی اُٹھین مگر تم اسے نہین جانتے یعنے تمہارا دنیا مین رہنا یوم البعث تک لوح محفوظ مین مرقوم تھا آج وہی دن ہے مگر تمکو اسکی خبر کہان تم کیا جانو ف معلوم ہوا کہ قیامت کا انتشار اور بے حواسی کفار ہی کے لیے ہے مومن امن و راحت مین مطمئن اور بطفیل حضرت مخبر صادق واقعات و حوادث سے مطلع رہینگے۔

شیخ مرزا ... (margin note)

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝

پس آج کے دن نہ نفع دیگا ظالمونکو عذر کرنا اُن کا اور نہ وہ مقبول التوبہ ہونگے۔

پس آج کے دن ظالمونکو نہ معذرت نفع دیگی نہ توبہ و رجوع قبول ہوگی اسدن وہی سامنے آئیگا جو کیا ہے اب کچھ نہین کر سکتے۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ

اور تحقیق مارلا ہینے آدمیون کے لیے اس قرآن مین ہر قسم کی مثل اور اگر لاوے تو اُنکے پاس کوئی نشانی ہر آئینہ کہینگے جو

كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ○ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

کافرو نہین تم مگر دروغگو　ایسا ہی مہر کرتا ہے اللہ　دلونپر اُنکے　جو　نہین جانتے

تحقیق ہمنے قرآن مین آدمیون کے لیے ہر قسم کی مثالین بیان کردین (جس سے وہ تمام ضروری امور سمجھہ سکتے ہین کوئی نفع نہین جو قرآن مین مامور بہ نہو اور کوئی ضرر نہین جسکی ممانعت اس سے نہ نکلے) ایسے ہی ہمنے کفار نادان کے دلونپر مہر کردی ہے وہ سمجھتے ہی نہین مانتے کیا۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ○

پس صبر کر بیشک وعدہ اللہ کا حق ہے اور نہ سبک بنا دین تجھے　جو　نہین　یقین کرتے۔

آخر سورت مین کمال متانت کا ضابطہ بیان فرمایا جسکی پابندی ہر اہل اللہ صاحب شرف پر لازم ہے یعنے اُنکے مظالم و مطاعن پر پس صبر کر بیشک اللہ کا وعدہ حق ہے مظفر و منصور و کامیاب ہونگے اور عاصی رسوا و خراب اور اضطراب و عجلت کو راہ نہ دے اور نہ خفیف اور سبک اور کم قدر بنائین تجھے یقین نہ لانے والے ف آیت مین کئی ارشاد ہین اللہ کے وعدہ و عید مطمئن رہنا اللہ کے وعدہ کو سچ جاننا ایسے اقوال اور افعال سے بچنا جنسے مخالفین کی نظر مین خفیف کم قدر ذلیل معلوم ہو اسی بنا پر ارشاد ہوا اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّهَمِ تہمت کے مقامون سے بچتے رہو ہر مومن خصوص امیر المومنین اور اکابر دین کو جنکی عزت و ذلت کا اثر اسلام و مسلمین پر پڑیگا نہایت وقار و اعتبار و استقلال سے رہنا چاہیئے اوچھاپن تمسخر ٹھٹھا خوشامد یہ تمام افعال حقیرہ انکے جائز نہین مگر تفاخر و خود نمائی نہ جیساکہ ہمارے زمانے کے مشائخ مین ہے مسئلہ اللہ کے وعدون پر صبر واجب ہے اور بیماری مصائب پر ایسا اضطرار کہ موجب تضییع کفار ہو حرام۔

مکی ہے	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سورۃ لقمٰن

اسکا نام سورہ لقمان ہے اس مین حضرت لقمان کی حکمت اور اُنکے نصائح اور دلائل الوہیت مذکور ہین اسمین چونتیس آیتین ہین مکے مین نازل ہوئی

الٓمّٓ ○ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ○ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ

یہ آیتین ہین کتاب حکمت والی کی ہدایت　اور رحمت ہے احسان والونکو　جو قائم کرتے ہین

الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى

نماز　اور دیتے ہین زکوۃ　اور وہ آخرت پر انہی　یقین لانے والے ہین　یہ　راہ پر ہین

مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

رب سے اپنے اور یہ فلاح والے ہین

الٓمّٓ حروف مقطعات سے واجب الاعتقاد مسکوت التاویل ہے ۔ یہ لفظی سورت آیتین ہین کتاب حکیم یعنی قرآن کی یا یہ قرآن آیتین لوح محفوظ سے ہے ہدایت و رحمت ہے محسنین نیکوکار کے لیے ایسے محسن کہ قائم کرتے ہین نماز اور دیتے ہین زکوٰۃ اور وہ اپنے آخرت پر یقین رکھنے والے ہین یہ لوگ راہ پر ہین اپنے رب کیطرف سے اور یہ لوگ رستگاری پانیوالے ہین ۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا

اور بعض آدمیون ہے وہ کہ خریدتا ہے کھیل باتکا تاکہ بہکاوے راہ سے اللہ کے بے علم اور بناوے اسے

هُزُوًا ۗ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

دل لگی وہی انکے لیے عذاب ذلت کا ہے

اور بعض آدمی وہ ہین کہ لہو حدیث کے خریدار ہین اسلیے کہ اللہ کی راہ سے بہکادے بدون علم کے اور راہ خدا یا آیات کو تمسخر بناوے انکے لیے ذلت کی مار ہے بعض سے خواہ کفار مراد ہین جو قرآن کے مقابلے مین دوسرے قصے سنتے سناتے ہین جیسا کہ مروی ہے کہ نضر بن حارث نوا ریخ عجم خریدتا اور کہتا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اگر واقعات عاد وثمود سناتے ہین تو مین رستم و اسفندیار کی داستان بیان کرتا ہون اور غرض یہ تھی کہ سماع قرآن سے لوگ باز آئین خواہ وہ تمام آدمی جو ایسی لہو باتون کے متولی ہون جیسے گویے ناچ ۔ گانے کی مجالس کے بانی ۔ اشتہار دیکر بلانے والے ایسی کتابون کے تصنیف کرنے والے اور شائع کرنے والے خریدنے والے یشتری خریدار یا خواستگار ۔ راغب بہرحال خریدنا ہی ضرور نہین بہر حال اسکا اس وعید مین داخل ہے لہو کھیل ۔ ہر بیکار بات جو موجب دلچسپی و تغافل ہو اور کمال عقل سے بیکار نظر آوے اگر دنیاوی مصالح روکے تو لغو وغیرہ اور اگر دینی تفکر و تدبیر سے مانع ہو تو مکروہ حدیث اور دوالہ فعل بھی اسمین داخل ہے اس لیے کہ تعلق زبان ممنوع ہوا تو تعلق تمام جسم بدرجۂ اولے ممنوع ہوگا لہو الحدیث کھیل کی بات یا کھیل کا کام ۔ کہا مفسرین نے یہ غنا ہے ابن کثیر کہا ابن مسعود نے واللہ یہ غنا ہے ۔ کہا حسن نے آیت مزامیر وغنا کے منع مین نازل ہے ۔ کہا ضحاک نے مراد شرک ہے غرض اسمین شبہ نہین کہ آیت مزمت غنا مین نص ہے مگر سماع مصطلحہ صوفیہ جو علما مین مختلف فیہ ہے اس آیت سے متعلق نہین ہین ذکر اسکا بھی جیسا کہ بعض تفاسیر مین ہے نہ مناسب مقام ہے نہ موشگافی کا کام جو اپنی ہستی کو شرک اور تمنا کو حرام خیال کیے ہو اور انتحال کردہ تراز موت جانے اُسے لہو و اضلال و استہزا سے واسطہ توضیح اسکی یہ ہے کہ لہو الحدیث مخفی ہے تعین مراد

مشکل پس جہان جہان معانی اضلال و استہزا کے جو قرآن میں منظور و مذکور ہیں قوی و کامل و زائد ہیں وہ داخل وعید ہے والا فلا مسئلہ ناچ گانا۔ مزامیر۔ بھانڈون کی نقلیں۔ اندر سبھا۔ ناٹک تھیٹر وغیرہ کے جلسے داستان قصے خصوصاً جبکہ جوان عورتوں اور دلفریب لڑکوں کے ذریعے سے ہوں اور شہوت پرست۔ عاشق مزاج فسق شعار۔ تماشا دوست اوباش جوانوں کا مجمع بھی ہو یہ سب اضلال و موجب ضلال ہے اور اسکا ارتکاب و اعلان زیادہ تر عذاب و بال ہے مسئلہ شطرنج گنجفہ۔ چوسر۔ کبوتر بازی بٹیر بازی مرغبازی اور تمام ایسے لغویات اسی میں داخل اور ممنوع ہیں مسئلہ اگر آلات و اسباب ممنوع نہ ہوں اور کوئی مفسدہ شرعی پایا نہ جائے تو محض کھیل اور دل لگی اس وعید میں داخل نہیں ہاں خواہ نخوت فتنہ ذریعہ شر و تشبیہ فساق خواہ کسی اور وجہ سے منع ہو تو ہو سبیل اللہ عام ہے جملہ فرائض و واجبات اسمیں داخل اور مستحبات و تہذیب اخلاق تعلیم اعمال بغیر علم یعنی جہل حکم لغو رسم باطل دعوت اس یقین ہو علمی سند ہو اسمیں اشارہ ہے کہ بعض ناچ گانے بجانے کو جو وسیلہ تقرب حق ٹھہراتا ہے اور کوئی دلیل اسکے ثبوت کی علمی سند نہ ہو انکار اتباع سے مثل آیات کی طرف جو پہلے آیت میں مذکور ہے اور مصداق اسکا ہر وہ شخص ہے جو قرآن پاک یا حدیث یا کلام خدا و رسول و ارشاد علما و اولیا کی اور مسخر سمجھے نظر حقارت سے دیکھے بے پروائی کرے صرف اللہو کو یاد رکھے ایسا وہ لوگ ہے تینوں قسم کے لوگ یعنی منتظم اور بانی لہو حدیث جو مضل ہیں اور مرتکب جو ضال ہیں اور آیات اللہ کو مسخر بنانے والے جو ہیں صاحب خواری دیا تنہا اس میں اشارہ ہے کہ ایسے آدمی دنیا میں عقلا و شرفا کی نظروں میں خوار اور آخرت میں عذاب الیم میں گرفتار رہیں گے۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۖ			
اور جب پڑھی جائیں اسپر ہماری آیتیں پھیرے منہ تکبر کرتا گویا نہیں سنا انکو گویا کانوں میں اس کے گرانی ہے			
	فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ پس خوشخبری دے اسکو عذاب دردناک کی		

اور جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو انکار و تکبر سے پیٹھ پھیرے خشوع و خضوع ندامت و رجوع نہ ہو ایسا بن جائے گویا سنا ہی نہیں یا سکے کانوں میں گرانی ہے بہرا ہے کچھ سنا ہی نہیں سکتا تو آپ بھی اسے نہ کچھ کہیں اُسے بشارت سنا دیجئے کہ اُسکے لیے دردناک عذاب ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ خَالِدِينَ فِيهَا وَعْدَ		
بیشک جو ایمان لائے اور کین نیکیاں واسطے اُنکے بہشتیں ہیں نعمت والی ہمیشہ رہنے والے اسمیں وعدہ		
جو ایمان لائے اور نیکیاں	اللَّهِ حَقًّا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اللہ کا حق ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے	کین اُنکے لیے نعمت والی

جنتین ہین ہمیشہ رہین گے اسمین اللہ کا وعدہ حق ہے اور اللہ غالب ہے حکمت والا۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ

بنائے آسمان بے ستون دیکھتے ہو تم اُسے اور ڈالے زمین مین پہاڑ کہ مبادا جھکا دے تمکو

وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِیْمٍ

اور پھیلائے اسمین ہر قسم کے جانور اور اُتارا آسمان سے پانی پھر اگائے ہمنے اسمین ہر قسم کے جوڑے

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۠

نہیں یہ خلقت ہے اللہ کی پس دکھاؤ تم مجھے کیا پیدا کیا ہے اُنھون نے جو اسکے غیر ہین بلکہ ظالم ہین گمراہی صریح مین

اللہ تعالے نے آسمان بے ستون کے پیدا کیے اور زمین پر پہاڑ بچھا دیے کہ مبادا زمین تمکو لیکر ایک جانب نہ جھک جائے (اسلیے کہ زمین پانی پر تھی قرار نہ تھا اسکے اطراف مین مثل میخ کے ہین کہ ایک جانب جھکے تو دوسری طرف کے پہاڑ منع کرین) اور زمین پر ہر قسم کے جانور چرند۔ پرند۔ درند۔ بری بحری۔ کیڑے مکوڑے منتشر کیے اور آسمان سے پانی برسایا زمین مین ہر قسم کے عمدہ عمدہ اقسام مخلوق ہوئے زوج سے مراد نوع وقسم ہے یہ ہماری مخلوق ہے تو تم (اے مشرکو) مجھے دکھلاؤ کہ میرے غیرون نے کیا خلق کیا ہے (اگر کچھ پیدا نہین کیا ہے تو قادر وعاجز غنی ومحتاج کا مقابلہ ہی کیا۔ پھر شرک کیسی غلطی ہے) بلکہ ظالم یعنے مشرک کھلی ہوئی گمراہی مین ہین۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ یَّشْكُرْ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ

اور تحقیق دی ہمنے لقمان کو حکمت یہ کہ شکر کر واسطے اللہ کے اور جسنے شکر کیا تو نہین شکر کرتا مگر اپنے نفس کے لیے

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۝

اور جسنے کفر کیا پس بیشک اللہ بے پروا ہے تعریف کیا گیا

اور ہمنے لقمان کو حکمت عطا کی کہ اللہ کا شکر کر اور جو اللہ کا شکر کریگا وہ اپنے ہی نفس کے لیے شکر کرتا ہے اور جسنے کفر کیا تو بیشک اللہ بے پروا ہے (تمھارے شکر وعبادت سے) حمد کیا گیا ہے (کوئی مدح و ثنا کرے یا نہ کسیکو نعمت دے یا نہ اسکی ذات ہی محمود ہے کسی امر خارجی کی حاجت نہین لقمان بن باعور ابن ناخور بن تارخ ہین اور تارخ نام ہے آزر پدر ابراہیم خلیل اللہ کا اور وہب نے کہا لقمان ایوب کے بھانجے تھے کہا مقاتل نے ایوب کے خالہ زاد بھائی تھے کہا واقدی نے یہ بنی اسرائیل کے قاضی تھے۔ کہا بعض نے کہ غلام تھے سیاہ فام (عرائس) حکمت قاموس مین بمعنے عدل وعلم ونبوت ہے اور اُسکا اطلاق قرآن اور انجیل اور توریت اور احکام الٰہی پر بھی آیا ہے اور فقہ بھی حکمت ہے بہرحال بوجہ اشتراک معنے کے درجہ ال

ع ۱
لقمان

مین ہے اور تفسیر اسکی غیر ماثور اور مذاہب مختلف جمہور کے نزدیک لقمان نبی نہ تھے اور بعض نبی جانتے تھے مین
معالم اور دوسرے مفسرین نے کہا کہ لقمان کی نبوت کا سوا عکرمہ کے کسی اور نے اقرار نہین کیا اور کہا گیا کہ
سند مین اسکی جابر جعفی ضعیف الروایۃ ہے واضح رہے کہ مسئلہ نبوت چار طور پر ہے ا وہ جنکی نبوت پر
نص وارد یا اجماع شاہد ہے عام ازینکہ قرآن مین انکے نام ہون یا نہ انکی نبوت پر ایمان فرض اور انکار کفر ہے
۲ وہ جنکے غیر نبی ہونے پر دلائل یا اجماع موجود ہین جیسے وہ کفار جنکے کفر پر نصوص قطعیہ وارد ہین فرعون ہامان
ابوجہل ابولہب وغیرہ یا بعد بعثت حضرت سرور عالم جسقدر آدمی ہین سواے خضر و عیسیٰ علیہما السلام کے ان سب کی نسبت
پیغمبر ہونا ثابت اگر کوئی انمین سے کسیکو پیغمبر کہے یا سمجھے وہ کافر ہے ۳ وہ بزرگ جنکی نبوت قطعی نہین مگر ایسے
فضائل و محامد قطعی ہین جو خصائص نبوت سے ہو سکتے ہین مثل خضر و لقمان و ذوالقرنین کے نہ انکی نبوت کا اقرار
خطا ہے اور نہ انکار کفر ہان مثل کبار اولیا کے معظم جاننا لازم اور ایسکے سوے ادبی پر زجر و تہدید عائد ہے (شفا)
۴ وہ جنکی نبوت تاریخ مین مذکور اور کوئی وجہ قبیح انکی پائی نہین گئی جیسے خالد بن سنان جنھین اہل رس کا پیغمبر
کہتے ہین اور زردشت جو بعض کے نزدیک فارسیون کا نبی تھا اور ایسے بعض اوتار ہنود کے جنکے حالات خلاف منصب
نبوت ثابت نہوے ہون انکی نسبت کف لسان ضرور ہے شاید اللہ کے علم مین پیغمبر یا بندگان مقبول سے
ہون اور ظن نبوت بھی انظر بدلائل تاریخی ممنوع نہین مسئلہ اور یہی حال ہے ملائکہ کا جنکا ذکر قرآن مین آگیا
جیسے جبرئیل و میکائیل یا حدیث صحیح مین وارد ہے جیسے اسرافیل وغیرہ ان پر ایمان اور تعظیم واجب اور جنکے
ملک ہونے مین تردد و اختلاف ہے جیسے ہاروت ماروت وغیرہ انکے ساتھ گستاخی ممنوع اور ایمان غیر واجب
جانے ہے فرشتہ جانے یا نہ مسئلہ حضرت مریم اور حضرت آسیا کو بھی بعض نبی کہتے ہین مگر جمہور کی راے یہ ہے کہ
عورتین قابل نبوت کے نہین اور یہی صحیح ہے اگرچہ جو مدح حضرت مریم کی قرآن مین ہے کسی غیر نبی کے ایسی
مدح نہین مسئلہ چاہیے کہ بلا انبیا و ملائکہ پر ایمان لاے اور تعداد و تعین نکرے معالم لقمان دوپہر
کو سو رہے تھے انھین غیب سے ندا ہوئی کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالے تمکو زمین پر خلیفہ کرے اور تم آپس مین
حکم کرو آپنے جواب دیا اگر مین مختار کیا گیا ہون تو عافیت کا طالب ہون اسے خائف ہون اور اگر یہی مرضی ہے تو تسلیم
نم ہے ملائکہ نے کہا یہ کس لیے اے لقمان آپ بولے حاکم سخت تر ہے ظلم ہر طرف سے گھیرتا ہے ذرا لغزش ہوئی
اور دوزخ مین گرا اور دنیا مین ذلیل رہنا اور آخرت مین شریف و رستگار رہنا اولی ہے ملائکہ کو یہ بات پسند آئی
پھر جب سوے تو انپر حکمت کا القا ہوا۔ اور داؤد پر بھی ایسا ہی الہام ہوا آپ نے بدون کسی شرط کے منظور
کیا آخر کار لغزش ہوئی الف روایت سے وہ تعجب انگیز امر سمجھے گئے جس سے اسکی تصحیح یا تقریر مین تاویل
کی ضرورت ہے ۱ اگر اختیار سلامت در نبوت خیر و حکمت ہے تو حضرات انبیا جو اصل حکمت ہین کیون مکلف

رہے اور اگر کہتا ہو حملگی و تنگ نظری کا نتیجہ ہے تو لقمان سے عالی فہم کامل الراے سے کیون سرزد ہوا حالانکہ ان کی حکمت قرآن مین منصوص اور نصائح قائم لکھی مین مذکور ہیں انکی باتون سے معانی نبوت عیان انکے حالات سے علوی ہمت نمایان ہے حضرت داود پر بوجہ قبول نبوت ثبوت رسالت ایسا ہے کہ تخم شیرین سے میوہ تلخ پیدا ہو

وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے سے اور وہ نصیحت کرتے تھے اسے اے بیٹے شرک نہ کر اللہ سے بیشک شرک ظلم بڑا ہے

اور یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے کو کہا اور اس حالت میں کہ وہ اسے نصیحت کرتے تھے اے چھوٹے بیٹے میرے اللہ سے شرک نہ کر بیشک شرک بڑا ظلم ہے معالم اس بیٹے کا نام انعم یا مشکم تھا۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ

اور نصیحت کی ہمنے انسان کو انکے ماں باپ کی حق مین پیٹ مین رکھا اسکو ماں نے اسکی ضعف پر ضعف مین اور دودھ چھوٹنا اسکا دو برس مین ہے

أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ

یہ کہ شکر کر میرا اور اپنے ماں باپ کا طرف میری ہے بازگشت

ہمنے انسان کو دربارہ والدین نصیحت کی انکی سے انکے احسانون سے ایک یہ ہے کہ اسکی ماں نے اسے پیٹ مین رکھا جسکی مدت چھ ماہ سے کم نہیں اور ایسی حالت مین کہ ضعف بالاے ضعف تھا معالم وہن سے مراد شدت و مشقت و ضعف و ناتوانی ہے جو لوازمات ایام حمل سے ہے اور دو برس مین دودھ چھڑایا جاتا ہے۔ یہ کہ شکر کر ہمارا اور اپنے ماں باپ کا اور ہماری ہی طرف بازگشت ہے **ف** یہ آیت بطور جملہ معترضہ نصائح لقمان مین داخل کی گئی تاکہ بوجہ کمال استحقاق والدین نصیحت سے زیادہ التفات ہو **مسئلہ** ماں کا حق اور اسکی شفقت باپ سے زیادہ ہے مسلم مین ابوہریرہ سے مروی ہے کہ کسی نے عرض کی یا رسول اللہ کس سے زیادہ محبت رکھنا چاہیئے فرمایا اپنی ماں سے اور تین بار یہی فرمایا اور چوتھی بار باپ کا بھی ذکر کیا **مسئلہ** مگر اطاعت مین باپ لائق تر ہے اس لیے کہ عورتون کی راے ناقص ہوتی ہے **مسئلہ** صحیح یہی ہے کہ مدت فصال دو ہی برس ہے زیادہ اس سے ثابت نہیں ہوتا **مسئلہ** حق اللہ کے ساتھ حق العباد بھی ضرور ہے اس لیے اپنے شکر کے ساتھ ماں باپ کے شکر کا بھی ذکر فرمایا **مسئلہ** حق العبد غالب و مقدم ہے حق اللہ پر اس لیے کہ ذات باری تعالی مستغنی و کریم ہے اور بندہ محتاج پس بحالت اضطرار حرام کھا لینا جائز اور درصورت اکراہ ناگفتنی کہنا روا اور مرض و ضرر مین تیمم و افطار مشروع ہے مگر یہ بیکار وہی حق جو ثابت و معتبر ہو مقدم ہوتا ہے پس اگر کسی نے ارتکاب معاصی کی نوکری کی یا مال وقف کیا تو وہ اجارہ فاسد اور یہ بیع باطل ہوگی اس لیے کہ یہ حقوق ثابت نہیں **مسئلہ** والدین کی شکر گذاری

اس عنوان پر کہ موجب ناشکری پروردگار ہو جائز نہیں جیسا کہ الی المصیر سے مترشح ہے پھر اسکی زیادہ تفصیل خود فرمائی۔

وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا

اور اگر جہد کریں تجھسے اسپر کہ شریک کرے تو میرے ساتھ اسے جو نہیں تجھے اسکا علم تو نہ اطاعت کر انکی اور رساتھ دے انکے دنیا میں

مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

اچھی طرح اور پیروی کر راہ کی اسکی جسنے رجوع کیا طرف میری پھر طرف میرے مرجع ہے تمہارا تو بتا دونگا تم کو جو کچھ کہ تھے کرتے

اور اگر ماں باپ تجھپر جہد و کوشش سے بار ڈالیں کہ میرا اسے شریک کر جسکا تجھے علم نہیں دیا گیا ہے تو انکی اطاعت مت کر اور دنیا میں بطور معروف انسے معاملہ رکھ۔ مال دے خدمت کر جبتک دین کا ضرر نہو مطیع رہ۔ انکی زیارت کر انکی دلشکنی اور رنج نہ دے دنیاوی امور میں نیکی کر۔ اور پیروی اسکی راہ کی کر جسنے ہماری طرف توجہ کی (اس لیے کہ ہماری ہی طرف تیرا مرجع ہے پھر ہم تمکو بتا دینگے اسکا نتیجہ جو تم دنیا میں کرتے تھے **مسئلہ** کفر و شرک والدین کی ہمدردی تاکید سے بھی نکرنا چاہیے **مسئلہ** والدین اگرچہ کافر یا فاسق ہوں مگر خدمت مالی اور بدنی واجب ہے **مسئلہ** یہ خدمت بہ بیل حوائج آمد و رفت خلاف عرف شرعی نہو جیسا کہ (معروفا) سے ظاہر ہے **مسئلہ** دین میں اور ان کاموں میں جنکا اثر دین پر آنے والا ہے والدین کافر (اور انھیں پر قیاس کر کے اوجہ علت مشترکہ والدین فاسق و فاجر) کے بات سننا نہ چاہیے بلکہ علما و صلحا کا تابع رہے اسی لیے کہ جو جیدا یسے عمل اللہ کی طرف سے **منظہری** اگر ماں باپ حکم کریں کہ کثرت نوافل و اذکار و طلب دین زائد از مقدار واجب چھوڑ دیا مال ضرورت سے زیادہ نہ پیدا کرے اور مثل اسکے ان امور کے ترک میں جو ضروری نہوں مگر مقید ہوں میرے نزدیک اسکی تعمیل واجب نہیں ہے اس لیے کہ یہاں حکم ہے کہ اسکی پیروی کرو جو اللہ کیطرف رجوع کرے اور اس میں شک نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے وطن چھوڑے اور ہجرت کی جان مال راہ خدا میں نثار کیا جسمیں انکے ماں باپ کی خوشی نہ تھی۔ اور فرمایا حق سبحانہ تعالے نے قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ الخ آپ کہدیجیے اگر تمہارے باپ دادے یا اولاد اور ازواج اور عزیز و اقارب اور مال جمع کردہ اور تجارت اور گھر تمکو اللہ اور رسول سے محبوب ہیں اور اسکی راہ میں جہاد کرنے سے مرغوب زیادہ ہیں تو عذاب الٰہی کے منتظر رہو اور ایسے ہی حضرت ابو بکر نے چار ہزار درم اپنے ساتھ لیکر ہجرت کی اور سب مال اللہ کے رسول پر نثار کیا اور اپنے عیال کے لیے کچھ نہ چھوڑا گو اس میں انکے باپ کی رضا نہ تھی **ف** اور جو اخبار میں وارد ہوا کہ مجاہد اور حاجی کو استرضائے والدین شرط ہے اگر جہاد و حج واجب نہو اس لیے ہے کہ یہ امور موجب ایذا دکمال حزن وضرر قوی ہو جاتے ہیں جس میں والدین قدرتی طور پر مجبور ہیں کہا ابن عباس نے من اناب سے ابو بکر مراد ہیں اس لیے کہ جب آپ ایمان لائے تو عثمان و طلحہ و زبیر و سعید و عبد الرحمن سے ملے انھوں نے

پوچھا کیا تم ایمان لائے اور تصدیق کر لی آپ نے کہا ہاں پھر یہ لوگ بھی ایمان لائے۔ اور کہا گیا آیت سعید بن ابی وقاص اور اُنکی ماں کے باب میں اتری قصہ اُنکا گذر گیا

يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ
اے میرے بیٹے بات یہ ہے اگر ہو برابر دانے کے رائی سے اور رہو صخرہ میں یا آسمانوں میں یا

فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ
زمین میں لائیگا اُسے اللہ بیشک اللہ لطیف و خبردار ہے

اے میرے بیٹے اگر کوئی شئے رائی کے برابر صخرہ میں یا آسمانوں میں یا زمین میں ہو لائیگا اُسے اللہ بیشک اللہ لطیف و خبردار ہے لطیف نہایت نازک دیاری کنندہ صخرہ صاحب معالم نے اسمین دو روایتین کہین ہین ا کہا سدی نے زمین مچھلی پر ہے اور مچھلی پانی پر اور پانی ہوا پر اور ہوا فرشتے پر اور فرشتہ صخرے پر ۲ سورہ نون کے تحت مین کہا کہ اللہ نے زمین بنائی تو ایک فرشتہ زیر عرش سے بھیجا جو ساتون زمینو تلے در آیا اور زمین کو کاندھے پر رکھکر ایک ہاتھ جانب غربی سے دوسرا جانب شرقی سے باہر نکالکر زمین کو تھام لیا مگر اُسکے پانوں کے لیے قرارگاہ نہ تھا ایک گاے فردوس سے بھیجی جسکے چالیس ہزار سینگ اور اطراف زمین سے باہر تھے اُسکے سینگون پر ایک یاقوت فردوس کا نصب کیا اُسکے مثانی بالفد سالہ راہ تھی فرشتہ اس یاقوت پر قائم ہوا۔ پھر صخرہ پیدا کیا جو ساتوان آسمانون اور زمینون کی برابر گردہ ہے اُسپر گاے ہے۔ یہی صخرہ محل اعمال تجار ہے ف لبعد نفی شرک اللہ کو ہر شئے پر عالم و قادر جاننے کی تعلیم کی تاکہ اُسے ہر وقت حاضر ناظر سمجھکر کسی قول و فعل مین ادب عبودیت و آداب الوہیت چھوٹنے نہ پائے پس یہ تعلیم ہے حضور دائم کی جو سہو کو فراموش اور ریا سے بیہوش کر دیتی ہے۔ پھر جب عقائد مستحکم کر دئیے اصول سعادت و ارکان دین کیطرف توجہ دلائی۔

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰي مَآ اَصَابَكَ ۭ
اے بیٹے میرے قائم کر نماز اور حکم کر اچھی بات کا اور روک برائی سے اور صبر کر اُسپر کہ پہونچی تجھے

اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ
بیشک یہ ہمت کے کام ہین

اے پیارے بیٹے نماز قائم کر اور شرعی باتون کا حکم کر اور گناہون سے روک اور صبر کر اُسپر کہ پہونچے تجھے بیشک یہ ہمت کے کام ہین چونکہ صحت اعتقاد کی بعد نماز ہی مصلح اخلاق و اصل عبادات و جامع خیر دنیا و دین تھی اُسکا ذکر کیا۔ اور بعد اصلاح نفس دوسرون کی تعلیم امر حفظا از دین امر لازمی تھا امر بالمعروف کا حکم کیا اور تمام امور کا قرارگاہ صبر پر تھا آخر مین اُسکی وصیت کی اور کہا یہ نصائح عالی ہمتی کے کام ہین پھر وہ نصائح شروع کیے جو صرف دین ہی مین نہین دنیا مین بھی پورا فائدہ دین۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ

اور نہ کج کر رخسار اپنا آدمیوں کے لیے اور نہ چل زمین میں اترا تا بیشک اللہ نہیں دوست رکھتا کسی متکبر مغرور کو

تصعیر صعر سے ہے رخسار تکبر سے کج کرنا اور منہ غرور سے پھیر لینا مدارک یہ ایک مرض ہے جو اونٹ کو ہوتا ہے اور وہ گردن کج کیا کرتا ہے۔ **مرح** بہت خوش ہونا تفاخر و ناز سے **مختال** صاحب نخوت یعنے تکبر و غرور آدمیوں سے منہ نہ پھیر اور زمین پر اترا تا نہ چل بیشک اللہ اترانے والے مغرور کو دوست نہیں رکھتا **ف** آیت تمام اقسام تکبر کی ممانعت میں ہے فعلی ہو یا قولی **مسئلہ** اکڑ کر چلنا اور تبختر کرنا حرام ہے مگر صف جہاد میں کفار پر رعب ڈالنے اور قوت اسلام ظاہر کرنے کے لیے دیدہ رفتار اللہ تعالےٰ کو محبوب ہے (حج میں رمل کرنا۔

وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ

اور توسط رکھ رفتار میں اپنی اور نرم کر آواز اپنی بیشک ناگوار تر آوازوں کی آواز ہے گدھوں کی

میانہ روی اختیار کر اور آواز نرم رکھ اس لیے کہ گدھے کی آواز جو نہایت بلند ہوتی ہے بدترین اصوات سمجھی جاتی ہے **اقصد** میانہ روی کو اس لیے فرمایا کہ تیز رفتاری سے وقعت و وقار نہیں رہتا اور نہایت سست چلنے میں نہ منزل مرادتک رسائی ہوتی ہے نہ یہ رفتار تکبر سے خالی اور ممکن ہے کہ کہا جاسے کہ طلب مقصود میں نہ استعجال کر کہ تھک جائے اور نہ بہت سستی کہ محروم رہے بلکہ توسط اولےٰ ہے **واغضض** آواز نرم و پست و حزین رکھ تاکہ ادائے مقصود پر خوب قدرت ہو اور سامع بلا تکلف سمجھ نہ آواز کریہ ہو کہ نفرت پیدا کرے اور نہ جلد جلد بولے کہ افہام و تفہیم میں خلل ہو نہ زیادہ سخت آواز ہو کہ ضعیف و مسکین خائف رہیں اور ہو سکتا ہے کہ اشارہ ہو کہ ذکر الٰہی میں حزن و نرمی اختیار کر انکر گدھے کی آواز کو قبیح تر اس لیے فرمایا کہ زفیر و شہیق جو گدھے کی ابتدائی و انتہائی آواز سے ہے دوزخ میں ہوگی۔ اور کوئی شبہہ نہیں کہ اسکی آواز ناگوار اور دماغ میں متصادم ہوتی ہے۔

أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً

کیا نہ دیکھا تمنے بیشک اللہ نے مسخر کیا تمہارے لیے اُسے کہ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور پوری کین تمپر نعمتیں اپنی ظاہر

وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ

اور باطن اور بعض آدمیوں وہ ہے کہ جھگڑتا ہے اللہ میں بے علم کے اور بے ہدایت اور بے کتاب روشن کے

کیا نہ دیکھا تم نے کہ اللہ نے تمہارے فائدے کے لیے آسمان و زمین کی چیزوں کو مسخر کیا اور پوری اور کامل کردین تم پر اپنی نعمتیں کھلی اور چھپی اور بعض آدمی ایسے ہیں کہ اللہ کے باب میں جھگڑا کرتے ہیں بدون علم اور ہدایت

اور کتاب روشن کے مفسرین مراد نعمت ظاہر و باطن میں مختلف ہیں (ظاہر) ایمان و اسلام اور اسکا حلیہ و قرآن و اتباع پیغمبر و تخفیف احکام۔ وحسن صورت و رزق و اخلاق (باطن) ایمان و معرفت و اعتقاد و شفاعت حبیب رسول۔ و امداد لشکر فرشتگان۔ وحسن سیرت اور گناہ کی گرفت میں مہلت۔ اور کفار کے دلوں میں رعب لیس مراد عموم نعمت ہے جو حال و ہر طور سے لطیفہ انعام ظاہر عطائے وجود۔ و انعام باطن فنا فی المقصود۔ ظاہر صورت باطن سیرت۔ ظاہر دنیا اور اُس کے اسباب۔ باطن آخرت اور اُسکی کامیابی۔ ظاہر بہشت باطن لقا و رضا ظاہر قرآن۔ باطن شئ ارحمٰن علم و ہدایت و کتاب قریب المعنے ہے اور ممکن ہے کہ علم سے اخبار و تعلیم زبانی انبیا اور کتاب سے صحائف آسمانی اور ہدایت سے معرفت قلب و عقل کامل مراد ہو۔ عالم یہ آیت ابی بن خلف و امیہ بن خلف و نضر بن حارث اور اُنکے مثل سرکش کافروں کے حق میں نازل ہوئی جو محض تعصب سے جھگڑے کیا کرتے تھے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا

اور جب کہا گیا اُن سے پیروی کرو اُسکی جو اُتارا اللہ نے بولے بلکہ پیروی کرینگے ہم اُسکی کہ پایا ہمنے اُسپر باپ دادوں کو اپنے

اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ

اگرچہ ہو شیطان بلاتا اُنکو طرف عذاب دوزخ کے

اور جب اُن سے کہا جاتا ہے اللہ کی اتاری ہوئی آیتوں کی اتباع کرو کہتے ہیں نہیں بلکہ ہم پیروی کرینگے اُس کی جس پر ہمنے اپنے باپ دادا کو پایا اگرچہ شیطان اُن کو دوزخ کی طرف بلاتا ہو یعنے اس حالت میں بھی رسم پرستی نچھوڑینگے۔

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى

اور جسنے مطیع کی ذات اپنی واسطے اللہ کے اور وہ نیکوکار تھا پس تحقیق پکڑ لیا کنڈا مضبوط

وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝

اور طرف اللہ کے ہے انجام کاموں کا

اور جسنے اپنی توجہ اور ذات اللہ کے لیے مطیع و منقاد بنائی اور وہ اسمیں نیکوکار تھا یعنے ریا و نفاق سے دور اور طریق خدا پرستی میں بدعات و خود رائی سے نفور پابند کتاب و سنت تھا تو اُسنے عروۂ وثقی یعنے ایسی مستحکم دستاویز جو نہ چھوٹے نہ ٹوٹے تھام لی اور وہ وعدہ انعام الٰہی و فرمان رضا سے شاہنشاہی ہے جس میں خلاف و نقص غیر ممکن ہے اور اللہ کیطرف انجام کار اور اُسی سے سروکار ہے ف اگر اسلام یعنے ایمان ہے تو احسان عمل صالح اور اگر اسلام بمعنے عمل ہے تو احسان خلوص و اتباع سنت ہے پھر ذات کا مطیع بنا دینا یہ ہے کہ مادۂ خلاف و خود سری باقی نرہے جیسا کہ فرمایا مومن کو اختیار نہیں بعد حکم خدا و رسول کے ماننے یا نہ۔ اور کہا گیا مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مرنے سے پہلے مرجاؤ یعنے جس طرح ارادہ و حرکت اختیاری میت میں

نہین دیکھتے تو بندہ بھی انکو محبوب بنا دے (اللہ) یعنے محض رضا ولقا مقصود ونہیں نیا دبہت رہے نہ ملاحظہ عجائب وصد ور غرائب و قبول دعا و ترقی مقام و سیر ملکوت و ثواب طاعت ۔ (محسن) احسان فنا سے وجو دہستی ذات و حضور حضرت معبود مین فرمایا الاحسان ان تعبد ربک کانک تراہ احسان اس طرح عبادت کرنا ہے گویا تو اللہ کو دیکھ رہا ہے (عروۃ الوثقی) مقام حضور و قبول و رضا و معرفت (الی اللہ) یعنے بعد قطع منازل وطی مقامات انجام حضور ذات ہے باقی سب وسائل

وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهُ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ

اور جسنے کفر کیا پس نہ غمناک کرے تجھے کفر اسکا ہماری طرف مرجع ہے انکا پھر مطلع کردینگے ہم انکو جس سے کیا بیشک اللہ

عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝

دانا ہے دلون کے اسرار سے نفع دینگے ہم انکو تھوڑا پھر مضطر کرینگے ہم انکو طرف عذاب سخت کے

اور جسنے کفر کیا تو آپکو اے نبی کریم اسکا کفر محزون و مغموم نکرے بازگشت اُن سبکی ہمارے ہی طرف ہے پھر ہم انکو اُن کے اعمال سے خبردار کردینگے بیشک اللہ دلون کے اسرار جانتا ہے ہم اُن کو دنیا مین تھوڑا فائدہ دینگے پھر انکو مضطر کریگی عذاب سخت کی طرف آنا ہے ۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ

اور اگر پوچھے تو اُن سے کسنے بنائے آسمان اور زمین البتہ کہینگے اللہ نے کہدیجیے الحمد للہ

اور اگر تو انسے پوچھے کہ کس نے آسمان اور زمین پیدا کی جواب دینگے اللہ نے آپ کہدیجیے الحمد للہ کہ ہم اللہ ہی کے

بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

بلکہ اکثر انمین کے نہین جانتے

خالص بندے ہین اور اسیکی طرف تمکو بھی بلاتے ہین اور تم بھی اُسکے مقر ہو) بلکہ اکثر انکے نہین جانتے ہین یعنے اس سوال وجواب کے نتیجے سے بیخبر ہین اس طرح کہ جنکو یہ مشرک پوجتے ہین خواہ ارضی ہین خواہ سماوی اور ارض وسما اللہ کی مخلوق ہین تو یہ بھی اللہ کی مخلوق ہین اور مخلوق وخالق مین مساوات سمجھنا کیسی حماقت ہے

لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝

واسطے اللہ کے ہے جو آسمانون مین ہے اور جو زمین مین بیشک اللہ وہی غنی ہے حمد کیا گیا

زمین و آسمان مین جو کچھ ہے وہ سب اللہ کے لیے مملوک و مخلوق ہے اور اللہ تعالے بے پروا ہے ہماری عبادت و مدح وثنا و اطاعت سے اور بے پروا ہے کفر و ناشکری و بغاوت سے صاحب حمد ہے کوئی اُسکی تعریف کرے یا نکرے

وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ

اور اگر جسقدر زمین مین ہے درختون سے سب قلم ہوجائین اور سمندر مدد دین اُسے اور بعد اسکے سات دریا

مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ
نہ تمام ہوں کلمے اللہ کے بیشک اللہ غالب حکیم ہے

معالم یہود نے حضور پر اعتراض کیا کہ آپکی کتاب میں ہے ما اوتیتم من العلم الا قلیل جس سے واضح ہے کہ ہمکو علم قلیل ہے اور دوسرے مقام پر ہے فیہا تبیان لکل شئے یعنے توریت میں ہر شئے کا بیان ہے اس سے علم کثیر ظاہر ہے فرمایا اللہ کے علم میں یہ سب قلیل ہے اگرچہ تمہارے نائدوں کو حادی ہو پھر نازل ہوا اگر تمام درخت زمین کے قلم ہو جائیں اور سمندر اسے مدد دے۔ یعنے روشنائی بنے اور سات دریا کے بعد دیگری مدد دیتے جائیں تو بھی چند کلمات الٰہی تمام نہوں اللہ تعالےٰ غالب حکمت والا ہے تشبیہ واحد فرمایا تاکہ ہر ہر درخت داخل ہو جاوے سبعۃ کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ یہ عدد بطور تحدید و انحصار کے نہیں ہوا بلکہ اسی لیے کہ سات عدد کثیر ہے اور اسکے معدودات اکثر پس مراد اس سے کثرت ہی کلمات صیغہ جمع قلت تاکہ معلوم ہو کہ بعض کلمات کا پورا کرنا ممکن نہیں کلمات کثیر کا کیا مذکور۔ پھر ایک اور دلیل قلت علم مخلوق کی بیان فرمائی۔

مَّا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ
نہیں پیدا کرنا تمہارا اور نہ دوبارہ زندہ کرنا تمہارا مگر مثل نفس واحد کے بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔

تم سبکا پیدا کرنا اور مار کر پھر جلانا (جسنے تم مدت طویل سمجھے ہو یہ سب) نہیں ہے مگر مثل ایک دم کے (تو جب زمانے کا یہ حال ہے تو تمہارا علم اور تمہارے وصف و احوال جو اس زمانے سے متعلق ہیں کثیر کیونکر ہونگے) بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ
کیا نہ دیکھا بیشک اللہ داخل کرتا ہے رات دن میں اور داخل کرتا ہے دن رات میں اور مطیع کر دیا آفتاب اور ماہتاب

يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَأَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ
جاری ہیں طرف ایک مدت مقررہ کے اور بیشک اللہ ساتھ اسکے کہ تم کرتے ہو خبردار ہے

کہا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ تعالےٰ رات کو دن اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے کبھی دن بڑا اور کبھی رات اور اُسنے چاند سورج مطیع کر لیے ہیں (اس طرح) کہ ہر ایک اپنی مدت مقرر کردہ کی طرف جاری ہوتا ہے نہ عجلت سے ہے نہ تساہل نہ بیشی ہے نہ کمی ہے اور بیشک اللہ تمہارے اعمال و افعال پر خبردار ہے

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ع ۱۱/۱۲
یہ اس لیے ہے کہ اللہ حق ہے اور بیشک جسے بلاتے ہیں سوائے اسکے وہ باطل ہے بیشک اللہ وہی برتر ہی بڑا ہے

معالم یہ جو مذکور ہوا اس لیے تھا کہ تم جان لو کہ اللہ حق ہے اور جو مشرک غیر خدا کو پکارتے ہیں وہ باطل ہے

بیشک اللہ تعالیٰ برتر ہے اور بزرگ ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللَّهِ لِيُرِيَكُم مِّنْ آيَاتِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

کیا نہ دیکھا تونے بیشک کشتی جاری ہوتی ہے دریا میں نعمت سے اللہ کے تاکہ دکھائے تمکو نشانیاں اپنی بیشک اس میں

لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ

ہر آئینہ آیتیں ہیں ہر صابر شاکر کے لیے

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ کشتی دریا میں جاری ہوتی ہے اللہ کی نعمت سے تاکہ انکو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائے بیشک اس میں ہر صابر شاکر کے لیے نشانیاں ہیں صبر کرنے والے بعد صبر و تحمل دریا سے نجات اور مختلف اشیا کا فائدہ پاتے ہیں شکر کرنے والے ان احسانوں اور نعمتوں پر جو ہر دم آتے ہیں بندے تو پہلے ہی سے تھے اب نثار ہو جاتے ہیں۔

وَإِذَا غَشِيَهُم مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ

اور جب ڈھانک لے انکو موج مثل سائبان کے پکاریں اللہ کو خالص کرنے والے اسکے لیے دین کو پھر جب نجات دی انکو

إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ

طرف خشکی کے تو بعض ان میں متوسط ہیں اور نہیں انکار کرتا نشانیوں سے ہماری مگر ہر عہد شکن ناشکرا

اور جب دریا میں طوفان آئے پانی جوش مارے جیسی شکل سایہ کی ہو اپنی کشتی کو ڈوبتا دیکھیں تو اللہ کو پکارتے ہیں اس حال میں کہ اسکے لیے دین کو خالص کر دیتے ہیں اور ہر طرف سے مایوس ہو کر ادھر ہی سہارا لگاتے ہیں پھر جب ہمنے انکو نجات دی اور وہ کنارے پر آ گئے تو ان میں میانہ رو ہیں اور انکار ہماری آیتوں سے نہیں کرتا مگر ہر عہد شکن ناشکرا مقتصد عادل وعدہ وفا کرنے والا یعنی بعد نجات وہ اپنے وعدے اور دعا کو یاد رکھتے ہیں بھلاتے نہیں ختار عہد شکن کہ دریا میں کیا وعدے کیے اور نکلتے ہی سب بھول گئے پھر شرک کرنے لگے کفور ناشکرا جسنے اسکے انعام و احسان کو فراموش کر دیا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِي وَالِدٌ عَن وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِ

اے آدمیو ڈرو رب سے اپنے اور ڈرو اس دن سے کہ نہ کام آئیگا باپ بیٹے سے اپنے اور نہ فرزند کفایت کریگا باپ سے اپنے

شَيْئًا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ

کچھ بھی بیشک وعدہ اللہ کا حق ہے پس نہ فریب میں ڈالے انکو زندگی دنیا کی اور نہ بھلا دے تمکو اللہ سے بھلا دینے والا

اے آدمیو اللہ سے ڈرو اور اس دن سے خوفناک رہو جس دن نہ باپ بیٹے کے کام آئے نہ بیٹا باپ کو فائدہ پہونچا بیشک اللہ کا وعدہ حق ہے پس جائز نہیں کہ حیات دنیا تمکو فریب دے اور اللہ سے شیطان بھلاوے میں ڈالے۔ اور وعدہ بھول کر دنیا کے ہو رہو غرور بالفتح فریب دہندہ کہا مفسرین نے شیطان

اس لیے کہ وہ فریب دینے والا ہے ف ہر ایسی بات جو خلاف واقعہ اور اپنی حقیقت سے زیادہ خوشنما کرکے دکھائی جائے فریب ہے عام ازینکہ شر محض ہو یا نہ پس وہ غلط تمائی جو وجہ ترک حق و سہو امر واجب و میلان باطل ہو فریب قبیح ہے اور محرک اس کا شیطان۔ اور اگر کسی افضل سے مفضول کی بات خوشنما کردے تو یہ کبھی شیطان کے مشورے سے ہوتا ہے کبھی لیست ہمتی اور سوء فہم اور کم ظرفی وغیرہ سے اسی لیے لام استغراق یا جنس سے حصر کیا کہ کسی قسم کا غرور کچھ نہ بہکاسے

إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي

بیشک اللہ ہی پاس اسکے علم قیامت کا ہے اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ داں مین ہے اور نہین جانتا

نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ع ۱۴

کوئی نفس کیا کمائیگا کل اور نہین جانتی کوئی جان کس زمین مین مریگی بیشک اللہ ہی دانا خبردار ہے

بیشک اللہ تعالے اُسیکے پاس ہے علم قیامت کا اور اُتارتا ہے پانی اور جانتا ہے جو کچھ رحموں مین ہے اور نہین جانتا ہے کوئی نفس کیا کریگا کل اور نہین جانتا کوئی نفس کس زمین مین مریگا بیشک اللہ دانا و خبردار ہے خصوصیت محل چاہتی ہے کہ یہ علم غیر خدا مین نہو ورنہ مساوات ہوجائے بخاری مین ابن عمر سے مروی ہے کہ مفتاح غیب پانچ ہین اور آیت پڑھی کبیر پانچ ہی چیزون کا ذکر اس لیے ہے کہ مثلا قیامت اسکا سوال کفار کیا کرتے ہین پانی کا برستا اس سے ہمارے رزق متعلق ہین ماں کے پیٹ کا حال ہمارے وجود و خلقت کا محل ہے کل کیا کریگا اعظم منافع اس علم پر موقوف ہین کس جگہ مریگا انجام کار اسی پر ہے پس جب ایسی ناسپرا و محتاج الیہ ہزار ہا برس کی آزمائی ہوئی چیزین ہم نہین جانسکتے تو قیامت جسکا نام ہی اشیاہ کیونکر جان لینگے اور یہ نہین کہ انکو علم غیب سے مزید تخصیص ہے بلکہ ان سے بڑھ کر نازک و دقیق اسرار ہین جو غیب وغیرہ رکھتے ہین ف اور ممکن ہے کہ بالتخصیص انکا ذکر تردید کہان و استیصال منجمین کے لیے ہو انکے غیب بیانی کے اصول انہیں چار چیزونکے تحت مین داخل تھے وہم سوائے قیامت کے دوسرا او رہین پیشین گوئیان ثابت ہوئی ہین دفع علم سے وہ علم مراد ہے جو بدون ذرائع و اسباب حاصل ہو اور تعلیم الٰہی و ہدایت قرائن جان لینا نہ غیب دانی ہے نہ مدلول لفظ قرآنی اسکی توجیہ تصریح صفحہ ۶۱۷ جلد اول مین علم غیب کی تفسیر مین قائم دیدی ہے مسئلہ پانچ چیزونکے ذکر سے یہ لازم نہین آتا کہ دوسرے امور غیب نہون اس لیے کہ مفہوم عدد حجت نہین اور وجہ تخصیص مذکور ہوگئی۔

سُوْرَةُ سَجْدَه	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	مَكِّي هي

اس کا نام سورۂ سجدہ ہے کے مین نازل ہوئی مگر تین آیتین افمن کان سے مدنی ہین (خازن) تیسری آیہ تتجافی جنوبہم مدنی ہے اور ۲۹ یا ۳۰ یا ۳۱ آیتین ہین اس مین دلائل الوہیت و تخلیق و فنائے عالم و جزا و سزای اعمال کا بیان ہے

الٓمّٓ ۚ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

اتارنا کتاب کا نہین شبہ جس مین طرف عالم کے ربّ کے کیا کہتے

افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ

کہ دل سے گڑھ لیا اسے (محمد نے) بلکہ وہی حق ہے رب سے تیرے تاکہ ڈرائے تو اس قوم کو کہ نہین آیا اُنکے پاس کوئی ڈرانے والا۔

کتاب قرآن کامل یا یہی سورت	قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝	قوماً یعنے اہل مکہ نذیر پیغمبر
جو کفر و شرک سے منع	پہلے تجھسے تاکہ وہ راہ پائین۔	کرے دوزخ سے ڈرائے

الم مقطعات سے واجب الاعتقاد سکوت اتا دلیل ہے قبلک مین تین طور ہین طور اول کہا ابن عباس نے زمانہ فترت مراد ہے یعنے بعد عیسے کے آپ سے پہلے کوئی پیغمبر نہین نہ آیا تھا اب تمام قومین داخل اور نبوت عام ہوگی طور دوم قوم لعینہ مراد ہے یعنے انھین لوگون مین اُن کے باپ دادا سے بحث نہین اب بھی نبوت عام ہے اس لیے کہ آپکے زمانے مین کوئی قوم ایسی نہ تھی جسمین کوئی پیغمبر آیا ہو طور سوم قبلیت مطلقہ مراد یعنے کبھی کوئی پیغمبر نہ آیا تھا اب قریش مراد ہونگے اس لیے کہ یہ اسمعیل کی اولاد ہین آپکے بعد آبا دا و کثیر ہوے پھر انمین کسی پیغمبر کا آنا منقول نہین اب دو شبہے ہو سکتے ہین ۱؎ یہ کہ حضور کی نبوت خاص تھی جل اسمین نفی عموم نہین اس سے زیادہ ۲
خصوصیت و انذر عشیرتک الاقربین مین تھی اور اگر ہو بھی تو دوسرے آیتون سے عموم داخل ہو جائیگا ۲؎ تمام اجداد آنحضرت کفر پر ہوے جاتے ہین حل ۱؎ ایام فترت مین صرف توحید ہی سے سوال ہو گا اور توحید محتاج تعلیم نہین ممکن ہے کہ فطرت صحیح سے موحد ہون ۲؎ دین ابراہیم انمین قائم و جاری تھا۔ حاصل اُتارنا قرآن کا بیشک پروردگار عالم کی طرف سے ہے کیا کہتے ہین (کفار مکہ) کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے دل سے گڑھ لیا ہے (یہ محض ادعا ہے) بلکہ وہ حق ہے تیرے پروردگار کی طرف سے تاکہ تو اُس قوم کو ڈرائے جنکے پاس تجھسے پہلے کوئی ڈرانے والا نہین آیا تھا کہ وہ راہ راست پا جائین۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى

اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیے آسمان اور زمین اور جو انمین ہے چھ دنومین پھر مسلط ہو گیا

عَلَى الْعَرْشِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝

عرش پر نہین واسطے تمہارے سوائے اُسکے کوئی حمایتی اور نہ سفارشی کیا نہین سوچتے

اللہ ہے جسنے بنائے آسمان اور زمین اور جو اُن دونون مین ہے چھ دن مین پھر متوجہ و مسلط ہو گیا عرش پر نہین

واسطے تمہارے سوائے اللہ کے کوئی حمایتی اور سفارشی کیا نہیں یاد کرتے **خلق** الخ کہا محی الدین بن عربی نے
مسامرات مین کہ ابن عباس سے روایت ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالے نے ایک نور بنایا اس سے ظلمات پیدا
کیے پھر ظلمات سے ایک روشنی اور ایک تاریکی وجود مین لایا اس دوسرے نور سے یاقوت سبز جسکی مثالی
ساتون آسمانون اور زمینون کی برابر تھی بنایا اور خطاب فرمایا ہیبت کلام قدیم سے وہ یاقوت پانی ہوگیا اور جوش
مارنے لگا ہوا پیدا کی اور پانی کو ہوا پر جگہ دی پھر عرش بناکر پانی پر رکھا عرش کی ہزار زبانین ہین ہر زبان مین ہزار
رنگ کی تسبیح آسپر منقوش ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِیْكَ لِیْ وَمُحَمَّدٌ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ
فَمَنْ اٰمَنَ بِرَسُوْلِیْ وَصَدَّقَ بِعَهْدِیْ اَدْخَلْتُهُ جَنَّتِیْ پھر دو ہزار برس بعد کرسی بنائی پھر [illegible] عرش [illegible]
کرسی عرش کے جوف مین اور تمام زمین و آسمان کرسی کے جوف مین رکھی پھر قلم نور سے بنایا جسکا [illegible] آسمان سے
زمین تک قلم سر بسجود ہوا پھر لوح بنائی [illegible] جسکی ارشاد ہوا [illegible] تین سو [illegible]
مین تین سو ساٹھ [illegible] ہین لوح سبز مرد کی ہے دو نو دفتیان یاقوت کی ارشاد ہوا قلم سے [illegible]
پس قلم بحسب ارشاد الٰہی لکھتا ہے کہا مجاہد نے ابن عباس سے کہ لوح [illegible] طول [illegible]
تین فاصلہ اور عرض اسقدر جیسے پورب سے پچھم دونون کنارے اسکے در [illegible] یاقوت کے اور [illegible] یاقوت سرخ کی
لوح رکھی ہے گود مین ملک (ماطریون) کے ابو [illegible] نے حسن سے روایت کی کہ کوئی مخلوق مقرب تر اسرافیل
سے نہین انکے اور حضرت رب العزت کے درمیان سات حجاب ہین [illegible] عزت [illegible] جبروت [illegible]
یاقوت [illegible] وخان مثالی ہر حجاب کی پانسو برس کی راہ [illegible] اسرافیل کے دونون کاندھون [illegible] برسون کی راہ
ہے سر انکا زیر عرش اور پانو تحت الثریٰ مین ایک بازو مشرق مین ایک مغرب مین ایک [illegible]
اور سرد ہانک لیا ہے کوئی شے [illegible] اسرافیل سے مقرب نہین مگر [illegible] ام الکتاب [illegible]
ایک ہین مین [illegible] ام الکتاب [illegible] اور حکمت [illegible] تعالے نے مٹی [illegible]
کو پیدا کی اور [illegible] پہاڑ بنائے [illegible] ورخت [illegible] [illegible]
جمعرات کو پیدا کرکے جمعے کے دن عصر کے بعد آدم کو خلق فرمایا **استوی** الخ اسکے مباحث صفحہ [illegible] جلد ثانی [illegible]

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ
کارسازی کرتا ہے احکام کی آسمان کی طرف زمین سے پھر چڑھتا ہے طرف اسکے　دن مین کہ ہے مقدار اسکی　ہزار
سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝
برس اس سے کہ گنتے ہو تم　یہ　دانا ہے غیب و حاضر ہے　غالب　رحمت والا

یدبر تدبیر کرتا ہے۔ اور تدبیر انجام کار کا سوچنا ہے اور [illegible] معنے [illegible] اور [illegible] مین

[illegible]

تعیین پس مراد کارسازی و صدور احکام ہے۔ حدیث مین وارد ہوا کہ جب مشیت ایزدی متوجہ ہوتی ہے کہ کوئی حکم دیا جاوے تب محفوظ اسرافیل کی پیشانی پر آتا ہے آپ سر اٹھا کر دیکھتے ہین اور جبریل کو پکارتے ہین جبریل کہتے ہین لبیک لبیک کیا ارشاد ہے مین حاضر ہون اسرافیل حکم رب الجلیل بیان فرماتے ہین اس وحی کی دار اللہ جل سے جیسے لوہے کی زنجیر کی آواز اسکی ہیبت حضرت حق سے تمام فرشتے سجدے مین گر کر بیہوش ہوجاتے ہین سب سے پہلے جبریل کو ہوش آتا ہے پھر دوسرے فرشتے اٹھتے پوچھتے ہین کیا فرمایا ہمارے پروردگار نے جبریل کہتے ہین الحق وھو العلی الکبیر پھر سب فرشتے یہی کہنے لگتے ہین اور اس عظمت وجبروت سے آسمانون مین سخت زلزلہ پیدا ہوتا ہے پھر جبریل وہ حکم جس مقام سے مناسب ومتعلق ہوتا ہے پہنچا دیتے ہین۔ (انتہا) الیہ یعنی تمام اقوال واعمال واخبار زمین وآسمان کے حضور مین پیش کیے جاتے ہین یوم کان مقدارہ سے مراد مطلق وقت اس لیے کہ جبریل کا آنا دن پر مخصوص ہے نہ یہ کہ دن مین ایکہی بار آئین کان مقدارہ الخ اکثر مفسرین کے نزدیک آسمان سے زمین اور زمین سے آسمان ہی مراد ہے لہذا ارشاد ہوا کہ وہ آمد و رفت جو ایک ہزار برس کی تھی ایک وقت مین قطع ہوتی ہے یہ کمال تدبیر وقدرت الٰہی ہے پس ضمیر (مقدارہ) کا راجع ہے حضرت صعود واحکام ورفع اخبار کے اور یہ ہو سکتا ہے کہ ضمیر یوم کی طرف پھرے یعنے یہ صعود وعروج اسدن ہوگا جو تمہارے حساب سے ہزار برس کا ہے پس تدبیر امور سے تخلیق وتکوین مراد ہے جو ازل سے قیامت تک ہوا اور عروج سے فساد دنیا مراد ہے اور وہ دن ہزار برس کا ہوگا اسدن تمام احوال وحادثات واجسام واجرام واعراض وجواہر حضور مین پیش کیے جائینگے بعد اسکے فرمایا ایسی قدرت والا عالم الغیب ہے یہ تمہارے لیے ہدایت ہے جس کو تدبیر امور کا علم نہیں اسکو مسئلہ اس ارشاد سے کہ اللہ عالم غیب وشہادت ہے صراحۃً ثابت کہ کوئی امر خفی وجلی جزئی وکلی اس سے مخفی نہیں پس علم جزئیات کی نفی کرنا جیسا کہ بعض نادان گستاخ فلسفی کہتے ہین کفر ہے۔

الَّذِیْٓ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ۚ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ

ایسا جسنے اچھی کی ہر شئے بناوٹ مین اوسکے اور شروع کی خلقت انسان کی مٹی سے پھر بنائی اولاد اس کی

مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ۚ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ

نچوڑ سے پانی کے جو خوار ہے پھر برابر کیا اسے اور پھونکی اسمین روح اپنی اور بنائی تمہارے لیے

السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۚ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝

سماعت اور بینائیان اور دل تھوڑا شکر کرتے ہو۔

یعنے جسے جیسا بنانا مناسب تھا بنایا توضیح اسکی یون ہے کہ اللہ کے علم ازل مین تمام موجود ہونے والی

چیزین بجمیع اوصاف واحوال وحوادث حاضر ومعین تھین پھر جب ارادۂ الٰہی متوجہ تخلیق وایجاد واظہار ہوا
حجاب عدم اٹھایا گیا جمال وجود اسی خد وخال وغنج و دلال سے بلا تکلف وتردد وجلوہ گر ہوا جیسا صورت علمیہ
الٰہی مین تھا چونکہ ہر شے کا حسن اسکے مناسب ہوتا ہے پس اُسکے اندازہ اور صورت پر ہونا اُسکا حسن
قرار پایا اسی بنا پر فرمایا (خلقہ) یعنے جس عنوان پر اُسکی تخلیق متعلق مشیت ایزدی تھی لطیفہ اہل معرفت کے
نزدیک کسی شئی کو قبیح کہنا کمال بے ادبی ہے ہان ہم کو قبیح معلوم ہو اگر آخرت جیسا شکر مریض کو بیشترہ معلوم ہو
سے بدمزہ ہوگی (بعد عام تخلیق کے انسان کا ذکر بالتخصیص فرمایا کہ موجب افتخار ومثبت امتنان ہو) اور شروع کی
پیدائش انسان کی گندھی مٹی سے (اور انسان اشارہ ہے حضرت آدمؑ کی طرف جنکا جسم مٹی سے بنایا گیا) پھر اُنکی
اولاد باہر نکلی ہوئی ذلیل پانی یعنے نطفے سے بنائی پھر آدمؑ کو بعد مٹی ہونے کے برابر ہموار کیا صورت زیبا ورنگ
دار یا عطا فرمایا۔ پھر اُسمین اپنی مخلوق ومملوک ومخصوص روح پھونکی اور زندہ کر دیا۔ اور واسطے اولاد آدمؑ
تمکو سماعت اور بینائی اور دل یعنے ادراک وفہم عنایت کیا تاکہ تم سنو۔ دیکھو۔ سمجھو۔ تم تھوڑا شکر کرتے ہو بحث
سمع والبصار کے متعلق صیغۂ جمع یعنے (لکم) اس لیے فرمایا کہ پہلے آدمؑ اور اُنکی اولاد کی خاص خلقت کا بیان تھا
آدمؑ مٹی سے اور اُنکی اولاد نطفے سے مخلوق ہین پھر سمع وغیرہ عطا کرنے عام ہے جسمین باپ بیٹے سب
شریک ہین بحث (لکم) مین لام تخصیص کا ہے تاکہ منت وانعام کامل ہو جاے لیکن ایسا نہین اس لیے کہ دوسرے
جانورون کو بھی گوش چشم ودل عطا ہوئے ہین جواب لام تخصیص ہی کا ہے اور مراد گوش وچشم سے اعضا
نہین بلکہ قوت شنوائی وبینائی اور دل سے مراد عقل وادراک پھر ہر ہر واحد مراد نہین بلکہ مجموع انکا پس ایسے
چشم وگوش جو فہم وادراک کے ساتھ ہون بظاہر آدمی ہی کے لیے خاص ہین اسی لیے اسے ناطق یعنے دریافتہ
معقولات وکلیات وجزئیات کہتے ہین دوسرے حیوانات مین اگرچہ ثابت ہون مگر اس کلیت ووسعت
وکمال کے ساتھ ممکن نہین پس تخصیص ثابت اور شکر نعمت واجب ہے کیبیر سمع کو واحد اور ابصار وافئدہ جمع
اس لیے فرمایا کہ سماعت ایک آن مین ایک حال متعدد باتون کے لیے کافی نہین ہو سکتی پس حکم وحدت مین ہے
اور بصر وادراک ایک آن مین امور کثیرہ کو حاوی ہو جاتا ہے لہذا صورت جمع مناسب ہوئی۔ اور ترتیب
اس لیے کی گئی کہ آدمی پہلے سنتا ہے پھر اوسے دیکھتا ہے سمجھتا ہے ف حواس پانچ ہین ۱ سمع ۲ بصر
۳ ذوق ۴ لمس ۵ شم پھر یہ تین نہ یہان نہ اور کہین مذکور ہوے۔ اور وجہ یہ ہے کہ اصل حواس یہی گوش ہے
اُس کے بعد چشم بعد ازان سب انکے تابع اور انھین سے مستفید ہین اس لیے کہ بے دیکھے امور سننے
سے معرفت کا فائدہ دیتے ہین اور بے سنی بات دیکھنے سے سوا معائنۂ صورت کچھ فائدہ نہین
دیتے اور ذوق وشم ولمس تو گوش وچشم دونو کے محتاج ہین پس اصل آلہ حصول علم معرفت یہی دو ہین اور دل

مدارک و عارف سے ہے یہ ترتیب و تخصیص نہایت عمدہ ہے روح اس مین اضافت تملیکی و تکریمی ہے یعنے وہ روح جو اللہ کی مملوک اور اسکی خلافت و معرفت سے مکرم ہے **قلیلا** اگر مخاطب اسکے کافر ہین تو قلیل مفید نفی ہے اور اگر مخاطب مومن ہین تو قلت اسکے معنی یہ باقی اور جسقدر ہم سے شکر ہو سکے اسکی نعمتون کے مقابل قلیل ہے

وَقَالُوٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝

اور بولے کیا جب کھو گئے ہم زمین مین کیا ہم پیدائش نئی مین ہونگے بلکہ وہ ملاقات اپنے رب کی منکر ہین

اور کہنے لگے (منکرین بعث) کیا جب ہم زمین مین گم ہو گئے یعنے مرکر سڑ گل گئے تو پھر نئی پیدائش مین آجینگے قیامت مین زندہ کیے جاینگے (ارشاد ہوا) بلکہ یہ تعجب و استبعاد نہین وہ اللہ سے ملنے ہی کے منکر ہین۔

ع ۱ ۱۴

قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝

کہدیجیے وفات دیتا ہے تمکو فرشتہ موت کا جو مقرر کیا گیا ہے تم پر پھر طرف اپنے رب کے رجوع کروگے

آپ انسے کہدیجیے کہ تمکو ملک الموت جو تمہارے قبض ارواح پر موکل ہے وفات دیتا ہے پھر مرنے کے بعد اپنے رب کی طرف تم پھروگے یعنے مرتے ہی تمہاری روح حاضر کیجایگی اور قیامت مین مرکر جلائے جاوگے **ملک الموت** ابن کثیر نے قتادہ اور دوسرے آثار سے روایت کی کہ نام انکا عزرائیل ہے یہ چار فرشتگان بزرگ و ملائکہ رسل سے ہین دوسرے فرشتے بھی انکے ماتحت ہین۔ **معالم** مشرق سے مغرب تک ملک الموت کا ایک قدم ہے۔ اور تمام عالم انکے سامنے مثل ایک طشت کے ہے جدہر سے چاہین بے تکلف روح نکالین سیوطی رحمہ نے روایت کی کہ جب دو شخصون کی موت ایک آن مین ہو ایک مغرب مین دوسرے مشرق مین تو آپ روح کو بحکم خدا سلب کر لیتے وہ آپکی دونون انگلیون مین ہو جاتے ہین دوسرے ملائکہ روح نکالکر حلقوم تک لاتے ہین وہ پھر آپ اسے لیتے ہین جب کسیکی روح نکالتے ہین تو کہتے ہین مین نے تیرا رزق گھٹایا نہ عمر کم کی مین بندہ مجبور ہون کرتا ہون جسپر مامور ہوا **ابن کثیر** ابن عباس سے مروی ہے کہ حضور نے ملک الموت کو ایک انصاری کے سرہانے دیکھکر فرمایا ارفق بصاحبی فانہ مومن میرے ساتھی پر نرمی کرو کہ یہ مومن ہے ملک الموت نے عرض کی آپ خوش رہین کہ مین ہر مومن پر نرمی کرونگا اور مین ہر گھر مین روزانہ پانچ بار آتا ہون۔ سیوطی رحمہ نے روایت کی کہ یہ تحقیق آدمیون کا وقت دیکھتے ہین تو جسکی موت آگئی ہے فرشتہ اسکے قریب آتا ہے اگر اسے نماز مین پاتا ہے تو شیطان کو پاس سے نکالدیتا ہے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تعلیم کرتا ہے **مسئلہ** ملک الموت قبل حکم الٰہی وقت موت نہین جانتے اور نہ کسی مچھر کی بھی روح نکالنے پر قادر ہین **ابن کثیر** ملک الموت نے حضور مین عرض کی مین قدرت نہین رکھتا کہ بے حکم ایک مچھر کی جان بھی قبض کر لون **مسئلہ** اسی سے معلوم ہوا کہ سواے آدمیون کے اور حیوانون کی روح بھی یہی قبض کرتے ہین

مظہری ابن ماجہ نے روایت کی اللہ تعالے نے ملک الموت کو قبض ارواح پر موکل فرمایا ہے مگر جو دریا مین شہید ہون اللہ تعالے اُنکی روح خود نکالتا ہے۔ گویا عاشقی صاحب نے جو دریاے عشق مین ڈوبے ہوے ہین وہ بدرجہ اولی اسکے مستحق ہین

وَلَوْ تَرٰىٓ اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا

اور اگر دیکھے تو جب گنہگار جھکانے والے ہونگے سر اپنے پاس اپنے رب کے اے رب ہمارے دیکھا ہمنے اور سنا ہمنے

اور کبھی آپ اے رسول کریم دیکھیے جب گنہگار سر جھکائے ہوے اپنے رب کے حضور مین عرض کررہے ہونگے

فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ

پس پھیر دے ہمکو کرین ہم نیکی تحقیق ہم یقین لانے والے ہین

اے پروردگار ہمنے دیکھا (جو جو تیرے پیغمبر کہتے تھے اور ہمنے تصدیق ہم پر لازم کی تھی) اور ہمنے سنا ہمنے مطیع و منقاد ہو گئے پس ہمکو دنیا مین پھیر دے ہم اچھے کام کرین گے اور ہم صاحب یقین ہین۔ (تو معلوم ہو جاتا کہ انجام کفر و معاصی کیسا بد ہے اور یہ منکر اولے ہو لئے دلدادہ عن آخرہ کیسے ذلیل و خوار ہونگے)

وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ

اور اگر چاہتے ہم البتہ دیتے ہم نفس کو ہدایت اُسکی لیکن ثابت ہو گیا قول (عذاب) میری طرف سے کہ ضرور بھر دونگا جہنم کو

اور اے نبی کریم آپ ملول کیون ہین اگر ہم چاہتے تو ہر جان کو اُس کی ہدایت دیتے یعنے سب کو توفیق الٰہی و تعلیم عقل خدا

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝

جنون اور آدمیون سے سب کے سب

شناس خدا پرست ہو جاتے لیکن ہمارا یہ قول حق و ثابت اور ضرور ہونے والا ہے کہ ہم دوزخ کو جنون اور آدمیون سے بھر دینگے **ترغیب** آپ کو شب معراج مین جمیع عجائب دکھاے گئے اُن مین یہ بھی تھا کہ ایک میدان مین آئے تو خوشبو جانفزا اور آواز دلربا پائی جبرئیل سے کہا یہ کیا ہے عرض کی جنت کی آواز ہے یہ کہتی ہے اے رب مجھے اپنے رہنے والے مجھے عطا کر اور جو تو نے وعدہ کیا میرے درخت اور حریر و مرجان اور چاندی سونا اور جام اور میوے اور شہد اور دودھ اور شراب وغیرہ بکثرت ہو گئے ہین ارشاد ہوتا ہے تیرے لیے ہر مومن و مومنہ ہے جسنے شرک نہین کیا اور مجھپر اور میرے پیغمبرون پر ایمان لایا اور اچھے کام کیے وہ آج امن مین ہے اور جو مجھسے سوال کریگا عطا کرونگا اور جو مجھے قرض دیگا اُسے ثواب دونگا اور جو مجھپر توکل کرے اُسکے لیے کافی ہونگا جنت نے کہا مین راضی ہوئی۔ پھر دوسرے میدان مین آے اور بری آواز سنی پوچھا اے جبرئیل یہ کیا ہے عرض کی یہ آواز دوزخ کی ہے کہتی ہے اے رب دے مجھے میرے اہل اور جو تو نے وعدہ کیا میری زنجیرین اور قیدین اور شعلے اور آب گرم اور پیپ لہو زیادہ ہو گئے گڑھے میرے گہرے ہین اور جلن سخت ہے دے جو تو نے وعدہ کیا ہے فرمایا تیرے لیے ہر مشرک و مشرکہ ہے اور ہر ایسا ظالم ہے جو قیامت پر

تفسیر مظہری قاضی ثناء اللہ پانی پتی متوفی ۱۲۲۵

ترغیب

دیا ان غلاما ہوا بولی مین راضی ہوگئی۔ حدیث مین وارد ہوا کہ آپنے فرمایا قیامت مین آدم سے خطاب ہوگا کہ اپنی اولاد سے انتخاب کرو عرض کرینگے کسطرح اسے رب حکم ہوگا ہر ہزار سے ایک جنت کے لیے باقی سب دوزخ کے لیے یہ فرماکر روتے ہوے جسکے صحابہ بھی رونے لگے پھر حضور نے سر اقدس اٹھاکر فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کے تہائی ہوگے دوسرے بار فرمایا آدھے ہوگی تیسری بار کہا تم جنتیون کی دو تہائی ہوگی اور فرمایا

یاجوج ماجوج سب ناری ہین وہ تمسے ہزار چند ہین

فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

پس چکھو بسبب اسکے کہ بھول گئے تم ملنا اپنے اس دن کا ہم بھول گئے تمکو اور چکھو عذاب دائمی بسبب اسکے کہ تھے تم کرتے

[illegible] دن کے بھولنے کا اسکو [illegible] ہمنے تمکو بھول گئے اور دائمی عذاب چکھو اسکی سزا مین جو تم کرتے تھے نسیان ذات باری تعالےٰ مین [illegible] مراد اس سے ترک توجہ و ترحم ہے اور یہ

کمال ناامیدی و غضب کا خطاب ہے [illegible]

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝

[illegible] ایمان لاتے [illegible] کہ جب یاد دلائی جاتی ہین [illegible] سجدہ [illegible] اور وہ بڑائی نہین کرتے

ہماری آیتون پر ایمان والے وہی ہین کہ جب ہماری آیتین [illegible] سجدے مین گر پڑین اور پروردگار عالم کی حمد و ثنا مین تسبیح کرین اور اللہ کی اطاعت سے تکبر نکرین **ف** اس آیت مین مومنین کی **مسئلہ** اس آیت پر سجدہ کیا جاتا ہے

تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝

جدا رہتی ہین کروٹین انکی خوابگاہ سے پکارتے ہین اپنے رب کو ڈرتے اور امید مین اور جو ہمنے انکو دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہین

وہ لوگ اپنے پہلو خوابگاہ سے دور رکھتے ہین یعنی سوتے نہین اپنے رب کو بحالت خوف غضب و فراق و ہجران و عذاب اور بامید رضا و قرب و لقا و ثواب پکارا کرتے ہین اور جو ہمنے انہین عطا فرمایا ہے اس مین سے خرچ کرتے ہین ابن کثیر کہا معاذ نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مراد اس سے قیام شب ہے۔ اور کہا بلال نے یہ آیت اصحاب کی شان مین اتری جو مغرب سے عشا تک نمازین مشغول رہتے تھے اور یہ نماز اقوال ابو حاتم و محمد بن منکدر نماز اوابین ہے **ف** اس مین ذاکر شاغل تہجد گزار شب بیدار ونکے لیے بشارت ہے جو رات کو اللہ اللہ کہتے ہوے صبح کردیا کرتے ہین ابن کثیر ابن مسعود نے انحضرت سے روایت کی کہ اللہ تعالے دو آدمیون سے بہت خوش ہوتا ہے ایک وہ جو بستر سے اٹھکر مشغول نماز ہو دوسرا وہ جو بھاگے ہوے نمازیون سے بخوف عذاب فرار و بطمع ثواب حملہ کر کے دوبارہ پھر کر اسقدر لڑے کہ شہید ہوجاے آسمان سے

مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جب قیامت میں اولین و آخرین مجتمع ہونگے ایک پکارنے والا ایسی آواز سے ندا دیگا کہ سب سنینگے آج کون کرم کا زیادہ سزاوار ہے پھر دوبارہ کہیگا اٹھیں وہ لوگ جو اپنے پہلو خوابگاہ سے دور رکھتے تھے پھر اس صفت کے تھوڑے آدمی اٹھینگے

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

پس نہیں جانتا کوئی نفس جیسے کہ چھپایا گیا انکے لیے ٹھنڈک سے آنکھوں کی عوض ہے اسکا کہ تھے کرتے

کوئی جان نہیں جانتی جو کچھ انکے لیے آنکھیں ٹھنڈی کرنے والی نعمتوں سے مخفی رکھی گئی ہیں اور یہ نعمتیں عوض ہیں اُن کے اعمال خیر کی جو کرتے تھے لاتعلم سے مراد یہ ہے کہ شعور و اندازہ نہیں کر سکتے اور یہ حقائق لذائذ اندازہ و ادراک سے بالاتر ہیں اخفی یعنے جنت میں ہیں آنکھ نہیں دیکھا سمع نہیں یا اللہ کے حجاب فضل و رحمت میں ہیں قرۃ اعین و خوش کن چیزیں۔ اور یہ نعمائے جنت ہیں نکتہ نفس نکرہ ہے اس میں تمام ذی روح داخل ہیں امر خفا مشکل اس لیے کہ ملائکہ جنت میں آتے جاتے ہیں اور ہمارے حضور نے شب معراج میں سب کچھ دیکھا اور یہ خیال کہ نعمائے جنت ادراک جبریل و اندازہ نبی جلیل سے بھی افزون ہوں محل کلام ہے غالباً یہ نعمت مخفیہ رضا و لقا ہے

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ۭ لَا يَسْتَوٗنَ ○

کیا وہ کہ ہوا ایمان والا مثل اُسکے ہے کہ ہو نافرمانبردار نہیں برابر ہو سکتے

یعنے مومن و فاسق اللہ کے نزدیک مساوی نہیں ہے مظہری ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت علی اور ولید میں کچھ گفتگو ہوئی ولید نے کہا اے علی چپ رہو تم ابھی بچے ہو اور میں تم سے فصیح و شجیع زیادہ ہوں علی نے کہا خاموش تو فاسق ہے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری پھر تفصیل فرمائی

اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۡ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

مگر جو ایمان لائے اور کین نیکیاں پس انکے لیے باغ رہنے کے ہیں مہمانی ہے اُسکی کہ تھے کرتے

ماوی کا ماے امن یعنی قیام گاہ اور آرام ہے یعنی جنت کا نزل مہمانی جو مہمان کی تکریم کے لیے ہو یعنے جو ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے انکو جنت الماوی یا قیام گاہ جنت میں عطا ہوگی اور یہ صرف بطور مہمان نوازی ہے انعام میں اُن خدمات کے جو وہ کرتے تھے

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا

اور لیکن جو نافرمان ہوگئے پس ٹھکانا انکا آگ ہے جب چاہیں کہ نکلیں اس سے لوٹائے جائیں

فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ○

اُسمیں اور کہا جائے اُنسے چکھو عذاب آگ کا ایسا کہ تھے تم ساتھ اُسکے جھٹلاتے

ربع

وقف غفران

مگر وہ لوگ کہ فاسق و نافرمان ہو گئے اُنکا ٹھکانا آگ ہے جب چاہینگے کہ اس سے نکل بھاگیں اسی آگ میں لوٹا دیے جائینگے اور اُن سے کہا جائیگا دیکھتے والے فرشتگان عذاب ہونگے اسے مجرمو چکھو اُس آگ کا عذاب جسے تم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔

وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝

اور ہم چکھائینگے البتہ انکو عذاب قریب سوائے عذاب کبر کے تاکہ وہ رجوع کریں

اور ہم انکو ملا ہوا تو ایک عذاب چکھائینگے اور یہ بڑے عذاب کے علاوہ ہوگا تاکہ وہ لوگ اللہ کی طرف رجوع کریں **عذاب ادنیٰ** کہا مفسرین نے عذاب دنیا ہے نزدیک رسول کے جیسے قتل و قید و شکست و قحط تجہیز کے پیغمبر نے کہا کہ تم دنیا میں بھی بچ نہیں سکتے اور تسکین ہے کہ ان کو یہاں کچھ عوض دیکھ لینا **عذاب اکبر** عذاب آخرت جو نہایت سخت ہے (درمنثور) اس لئے فرمایا کہ عذاب دنیاوی موجب تخفیف و رفع عذاب اخروی ہوگا لعلہم متعلق ہے نذیقنہم کا یعنی دنیا میں آفت بھیجتا اس لیے ہے کہ سوچیں باز آئیں پس عذاب آخرت اس کا حکم نہیں ہو سکتا۔

ع ۲ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ۝

اور کون ظالم تر اس سے کہ نصیحت کیا جائے ساتھ آیات الہٰی کے پھر منہ پھیرے اسے بیشک ہم گناہگاروں سے انتقام لینے والے ہیں

اس سے زیادہ کون ظالم ہے جسے آیات قرآنی سنا کر سمجھائیں ڈرائیں اور وہ اعراض و بے پروائی کرے ہم گناہگاروں کو پوری سزا دینگے ثم سمجھاتا ہے کہ وعظ قرآنی سنکر متوجہ ہونا اور قصداً تقریر واثر بیان کا منتظر رہنا بھی ظلم ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُن فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَائِهِ ۖ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ

اور البتہ دی ہم نے موسیٰ کو کتاب پس نہ ہو تو شک میں ملاقات سے اوسکی اور بنایا ہم نے اسے ہدایت واسطے بنی اسرائیل کے

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ۝

اور بنائے ہم نے انہیں سے امام ہدایت کرتے ہیں حکم سے ہمارے اسلئے کہ صبر کیا اور تھے آیتوں پر ہماری ایمان والے

آیت کی تاویل میں اختلاف ہیں لقائہ لقاء کتاب یعنی قرآن (مظہری) اس لیے کہ موسےٰ پیغمبر تھے انپر کتاب آئی تم بھی پیغمبر ہو تم پر کتاب آنا امر جدید و عجیب نہیں۔ یا موسیٰ کا توریت سے برضا و قبول ملاقات کرنا (مظہری) یا موسےٰ کی ملاقات (معالم) جو شب معراج میں ہوئی جیسا کہ آئمہ حدیث نے نقل کیا **ف** ہو سکتا ہے کہ لقاء اللہ مراد ہو یعنی جب ہم نے موسےٰ کو کتاب رہنما دی اور اسمیں بھی بعث و نشر و لقاء اللہ کی تصدیق ہے تو اب اس سے انکار و تردد جائز نہیں جعلناہ توریت اور ممکن ہے کہ موسےٰ بھی مراد ہوں لما بکسر اللام و تخفیف

الیم اور بفتح لام و تشدید میم و ونون قرآتین آئی ہین مظہری) حاصل ہمنے موسے کو کتاب عطا کی تو آپ بھی اے محمد رسول اللہ قرآن کے ملنے سے شبہے مین نہ ہین یا موسے کے ملاقات مین متردد نہون وہ شب معراج مین ضرور ہوگی یا یہ کہ موسے نے توریت کو بخوشی و اطاعت قبول کیا اسمین شبہہ نکیجیے اور آپکی امت بھی قرآن کو خوشی سے قبول کرے اور ہمنے ذات موسی یا توریت کو بنی اسرائیل کے لیے رہنما بنایا اور بنی اسرائیل مین انبیا اور سلاطین اور علماے حق نا پیدا کیے جو ہمارے حکم کے موافق حکم کرتے اور یہ فضل انکو اس لیے حاصل ہوا کہ وہ ہمارے حکم پر جان عصیان سے ترک شہوات تحمل مکروہات سے صبر کرتے تھے اور ہماری آیتون پر ایمان لاتے تھے پس تمکو بھی اے امت محمدی ایسا ہی بامردہونا چاہیے اور تم مین ایسے ہی علماے مجتہد و اولیاے خدا نما خلق سے عادل ہونگے اور اے بنی اسرائیل جب تمکو ایسے فضائل حاصل اور تم پر یہ احسان ثابت ہین تو تم بھی ہماری حکم برامر کرو اور وہ تصدیق و اتباع ہے قرآن و نبی رحمن کی

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

بیشک رب تیرا وہی فیصلہ کر دیگا انمین دن قیامت کے اسمین کہ تھے جسمین اختلاف کرتے

بیشک تیرا رب قیامت مین ہو مختلف فیہ کا فیصلہ کر دیگا اور کسی متعصب و منافق کا کید اُسے نفع نہ دیگا

اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ

کیا نہ راہ دکھائی انکو کہ کسقدر ہلاک کر ڈالین ہمنے پہلے اُنسے بستیان اور چلتے ہین وہ گھرون مین اونکے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ۝

بیشک اسمین نشانیان ہین پس کیون نہین سنتے

کیا اس عبرت ناک واقعے نے ان کو راہ راست نہ دکھائی کہ ہمنے اُن سے پہلے بہت بستیان ہلاک کردین اور یہ لوگ اُن کے گھرون پر جو کھنڈل اور بے نشان ہو گئے چلتے پھرتے ہین اور آنکھون سے تمام خرابیان دیکھتے ہین اسمین البتہ نشانیان ہین کیا وہ سنتے نہین

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ

کیا نہ دیکھا کہ ہم چلاتے ہین پانی طرف زمین افتادہ کے پھر نکالتے ہین اُس سے کھیت کھاتے ہین اُس سے

اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ۝

جانور اونکے اور وہ خود کیا پس نہین دیکھتے

جرز بنجر او خشک اور او سر زمین معالم کہا مجاہد نے جرز نام ہے ایک مقام کا یمن مین کیا نہین دیکھا کہ ہم جاری کرتے ہین پانی زمین خشک اور او سر کیطرف پھر اس پانی کے ذریعے سے کھیت نکالتے ہین جس سے وہ خود اور اُنکے جانور چارہ و غلہ کھاتے ہین کیا نہین دیکھتے۔

ثلث

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ

اور کہتے ہیں کب ہے یہ فیصلہ اگر ہو تم سچے کہدیجئے دن فیصلے کے نہ نفع دیگا انکو جو

كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانتَظِرْ إِنَّهُم مُّنتَظِرُونَ ۝

رکوع ۸ ۱۶

کافر ہوئے ایمان انکا اور نہ وہ مہلت دیے جائینگے پس چشم پوشی کر انسے اور انتظار کر وہ بھی منتظر ہین

اور کہتے ہین کفار یہ فیصلے کب ہوگا کہ حق و باطل کھل جاے مطیع کامیاب ہو عاصی سزا پائے بتاؤ اے مسلمانو اگر تم سچے ہو آپ کہدیجئے فیصلے کے دن کافرون کو ایمان لانا نفع نہ دیگا اور نہ انکو مہلت دیجائیگی یعنی یہ سوال تمہارا عبث و لغو ہے جب فیصلہ ہوگا اور حق و باطل کی جزا و سزا کا وقت آجائیگا آسمان اور حق دیکھکر اگر چاہیے کفر چھوڑا ایمان لاۓ تو کیا فائدہ نہ ایمان مقبول ہوگا نہ ندامت و توبہ بکار آمد ہو نہ مہلت دیجائیگی کہ آئندہ اچھے کام کر سکو پس اے حبیب کریم آپ انسے چشم پوشی اختیار کریں اور انتظار یوم فتح کا فرمائین بیشک وہ بھی منتظر ہین۔

مدنی ہے	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝	سورۂ احزاب

اسکا نام سورۂ احزاب ہے بالاتفاق مدنی ہے اس مین ۷۳ آیتین ہین اور احکام بکثرت ہین اس مین حضرت کی محبت اور انکے ازواج کا امہات مومنین ہونا اور حضرت زینب کا نکاح اور آیۂ حجاب و وجوب صلوٰۃ اور دوسرے بہت سے احکام مذکور ہین اور چونکہ جنگ احزاب کا اس مین مذکور ہے اسکا نام سورۂ احزاب ہوگیا در منثور آیۂ الشیخ و الشیخۃ اذا زنیا فارجموہما الخ اسی مین تھی اور منسوخ التلاوت ہوگئی مگر حکم اسکا درباب رجم بالاتفاق معتبر و معمول بہ ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

اے پیغمبر ڈر اللہ سے اور نہ مطیع ہو کافرون اور منافقون کا بیشک اللہ ہے دانا حکیم

اے نبی کریم آپ اللہ سے ڈرین اور کفار و منافقین کے پیرو نہون بیشک اللہ جانتا ہے حکمت والا ہے
ف گو تقوے مین کفار کی اتباع نکرنا بھی داخل تھی مگر ذکر اسکا بالتخصیص اس لیے فرمایا کہ کمال اہتمام احتراز پایا جاوے معالم ابوسفیان و عکرمہ وغیرہ نے بعد جنگ احد حضور سے امان مانگی کہ مدینے مین آکر کچھ عرض کرین اور ابن ابی منافق کے گھر مین اُترے اور حضور سے کہنے لگے کہ آپ ہمارے معبودون کا ذکر چھوڑدین اور کہیے کہ ان کے لیے شفاعت ہے یعنی یہ بت اپنے پوجنے والون کی شفاعت کرتے ہین ہم بھی آپکے رب کو چھوڑ دینگے تعرض نکرینگے یہ کلمے حضور پر شاق گزرے حضرت فاروق نے

کہا مجھے حکم ہو کہ سر اڑا دوں فرمایا نہیں امان دی گئی ہے عرض کی نکلوا دیجیے پھر یہ لوگ مدینے سے نکلوا دیے گئے تب یہ ارشاد ہوا کہ کفار مکہ و منافقین مدینہ دونوں کی نسنی **ف** ابو سفیان و عکرمہ گو اکثر لڑائیوں میں حضور کے مقابل و مخالف رہے مگر آخر کار اسلام لائے اور وہ جان نثار یاں کیں کہ باید و شاید چنانچہ عکرمہ کی شہادت کو واقدی نے معرکۂ حمص میں ذکر کیا **معالم** تقوے سے مراد رعایت عہد ہے کہ کفار کی بھی امن و عہد کا لحاظ رہے۔

وَّاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۙ وَتَوَكَّلْ

اور پیروی کر اسکی کہ وحی کی گئی طرف تیری رب تیرے سے بیشک اللہ ہے اسپر کہ تم کرتے ہو خبردار اور بھروسا کر

عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝ مَّا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ ۚ

اللہ پر اور کافی ہے اللہ کارساز نہیں بنائے اللہ نے کسی مرد کے لیے دو دل اُسکے جوف میں

اسکی پیروی کیجیے جو اللہ نے آپ پر وحی فرمائی اللہ تعالیٰ تمہارے افعال سے خبردار اور حکمت والا ہے (نہ کوئی بات تمہاری اس سے مخفی رہ سکتی ہے نہ کوئی مصلحت تمہاری اُسکے احکام سے فروگذاشت ہوئی ہے کہ دوسرے کی اتباع کی ضرورت پڑے) اور اللہ پر بھروسا کیجیے وہی کارساز کافی ہے اللہ نے کسی مرد کے پیٹ میں دو دل نہیں پیدا کیے کہ ایک سے تقوی اور دوسرے سے اتباع ہوسکے اسکی تاویل میں اقوال متعدد ہیں اور سوا اس تقریر کے سب ضعیف **معالم** ابو معمر میں بڑا دانشمند قوی الحفظ تھا عرب کہتے کہ اس کے دو دل ہیں اور وہ بھی کہتا میری عقل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل سے زائد ہے میں دو دلوں سے تعقل و ادراک کرتا ہوں **مظہری** کہا ابن عباس نے کہ منافقوں نے کہا کہ آنحضرت کے دو دل ہیں ایک اصحاب کے ساتھ دوسرے ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اُسکی نفی فرمائی **خازن** یہ مثال ہے مسئلہ ظہار و تبنی کی جو اگلی آیت میں آتا ہے یعنی جسطرح ایک شخص میں دو دل غیر ثابت ایسے ہی بی بی کا ماں سمجھا نا اور اجنبی کا بیٹا سمجھانا نا ممکن **کبیر** اللہ تعالیٰ نے حکم تقوے کے بعد سمجھایا کہ جب دل ایک ہے تو تقوے و اتباع ہوا اجتماع ضدین یہ کیوں کر ہو سکتا ہے **ف** اولے یہ ہے کہ اسے آیت سابق کا متمم قرار دیں تاکہ تدبیر اصلاح و سلسلہ تعلیم کامل ہو اور کرامت انسانی و خلافت رحمانی حاصل پہلے تقوے کا حکم دیا کہ عبودیت و قبول کی صلاحیت پیدا ہو پھر اتباع کفر سے روکا کہ مفاسد نہ پھیلیں مرض نہ بڑھے پھر اتباع وحی کا حکم دیا کہ تہذیب اخلاق تکمیل نفس حسن عمل کمال علم پیدا ہو پھر توکل کی تعلیم کی کہ ادھر ادھر دل نہ بہکے اور کمال علم و حکمت اور ہر امر کے کارسازی کی خبر دیکھ

اطمینان دلا دیا اس مقام پر عنایت الٰہی نے کفایت فرمائی اور اپنے غلامان خاص کی فلاح و بہبود زیادہ
ترمد نظر ہوئی ایک راز مخفی اور بتا دیا کہ کفر و نفاق ظاہر چھوڑ کر جہنم سے تو بچے اور اتباع وحی و توکل
سے مستحق جنت ہوئے مگر کفر باطن یعنی فعل وجود میں غیر کو شریک بنانا اور نفاق خفی یعنی
حضرت مقصود کو وسیلہ اور جناب مسجود کو صرف قبلہ قرار دینا اللہ کو اسکی تباہی ہوئی عشاق کی طلب
مین چاہتا ظاہر ہو کہ بت اللہ کی طرف اور اصل تمنا ادھر اور دھر چھوڑ دیتا کہ کمال انسانیت و نعمت قرب
میسر آئے اور غور کر دیکھو دل نہیں کہ تمنا سے اجر وعطا ایک میں او شوق لقا و رضا ایک میں رہے
اسی لیے یا ایھا النبی کہکے خطاب کیا کہ یہ اخص الخواص کے کام ہیں اور اسی طرف اشارہ ہے
وتبتل الیہ تبتیلا میں یعنی سب سے قطع کر کے اللہ ہی کا ہو جا پس دونوں کی نفی کیا ہے کہ نہ دو
قلب ہیں نہ دو ظروف کی گنجائش **بحث** فرمایا حضرات صوفیہ نے کہ دل دو ہیں دل تصریح
کی اس کی شاہ کلیم اللہ جہان آبادی رحمہ نے کہ ایک کے ساتھ تعلق ذکر و فکر کے علاحدہ
قائم ہے کیا کہے **جواب** اللہ تعالیٰ نے خود خلقۃً نفی کی ہے اور حقیقت میں دو بارہ گوشت
جس پر دل کا اطلاق آسکے نہیں خواہ باعتبار مقصود و مظروف نفی کی اور وہ بھی دو نہیں ہو سکتے اور حضرات
صوفیہ کی اصطلاح میں نہ مضغہ گوشت دل ہے نہ مقصود دل بلکہ وہ آلہ عرفان و محل التفات
حضرت قدس ہے اور اس کے لیے مقامات و صفات متعدد ہیں ان کے قول کو آیت
قرآنی سے تعرض نہیں

وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ

اور نہین بنائین اللہ نے بیبیان تمہاری کہ تم ظہار کرتے ہو ان سے مائین تمہاری اور نہ بنائے متبنٰی تمہارے

اَبْنَآءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝

بیٹے تمہارے ۔ یہ بات تمہاری ہے منھ سے تمہارے اور اللہ کہتا ہے سچ اور وہی دکھاتا ہے راہ

اور نہین بنائین اللہ نے تمہاری بیبیان جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری مائین اور نہین بنایا
تمہارے منہ بولے لڑکون کو تمہارا بیٹا (یعنے زوجہ مظاہرہ کا مثل ماں کے ابدی حرام ہو جانا اور
متبنے کا مثل اولاد کے منسوب و وارث بنجانا اللہ کے احکام و ارشاد سے نہین ہے بلکہ)
یہ تمہارے منہ کی باتین ہین اور اللہ تعالےٰ حق فرماتا ہے اور وہی راہ راست دکھاتا ہے
ف اس مین دو مسئلے ہین **اول** (ظہار) یعنے شوہر اپنی بی بی کو اپنے کسی محارم کے عضو سے
تشبیہ دے مثلاً کہے تو میری ماں کے پشت یا شکم کے مثل ہے تو اس عورت سے مباشرت

حرام ہوجاتی ہے جب تک کفارہ ادا نہ کرے **بحث** یہ تو ظاہر ہے کوئی شخص مظاہرہ کو مادر نسبی نہ جانتا تھا ہان مان کی طرح نکاح و وطی دوامًا حرام سمجھتے تھے پس یہ نفی ہے تحریم مظاہرہ کی اور دوسرے مقام پر اس تحریم کو ماہی مین منحصر کر دیا جیسا کہ فرمایا مائین تمھاری وہی ہین جنھون نے تم کو جنا حالانکہ ساس اور دایہ وغیرہ سے یہ حصر باطل ہے **جواب** یہ حصر مان مین نہین بلکہ مان ہونے کے معنے یعنے حرمت مین ہے یعنے یہ بات تمھارے منہ کی ہے جیسے تحریم و تحلیل مین کچھ دخل نہین ہان اللہ کا قول حق ہے وہ جسے چاہے مثل مان کے حرام کردے اور جسے چاہے مثل زوجہ کے حلال بنائے وہی راہ راست دکھاتا ہے **مسئلہ** تحلیل و تحریم خصوصًا تحلیل و تحریم فرج رائے اور عزم دل سے متعلق نہین جیسے تم تو ونسب جانو یا جیسا ارادہ کرو وہ حلال یا حرام ہوجائے **مسئلہ** عوام اکثر اجنبی عورتون کو مان بہن کہکر انسے مثل محارم کے بے تکلف ملتے ہین اور دونون جانب سے انبساط و ترک احتیاط مثل محارم کے ہوجاتا ہے اور اسے کمال خلت و اتحاد و نیک نفسی پر محمول کرتے ہین یہ بالکل غلط و باطل ہے اور ارتکاب ایسے امر کا ہرگز کسی ممنوع کو جائز اور کسی حلال کو ناروا نہین کرسکتا **فوائد** یعنے سخن بے اعتبار جیسے تمھارے دل ہی نہین جھٹے اس سے اشارہ ہے کہ تمھاری ایسی باتین محض لغو ہین دوم (متبنی) یعنے کسیکو بیٹا بنانا یہ بھی غیر موثر کردیا گیا کہ ان سے حرمت نکاح ثابت نہ میراث حاصل ہے صرف تمھارے منہ کی باتین ہین چونکہ یہ تینون امر عرب مین شایع تھے۔ ابو معمر کو ذو قلبین جانتے اور مظاہرہ کو مان متبنی کو بیٹا سمجھتے اللہ تعالے نے ان خیالات باطلہ کی نفی فرمائی ان کے متعلق قصے آئندہ آئین گے **نکتہ** کہا صاحب بیضاوی نے کہ شافعیہ متبنی کا اعتبار نہین کرتے مگر حنفیہ عتق و نسب و میراث مین معتبر جانتے ہین حالانکہ یہ بات اکثر ایسے اعتراض حنفیون پر دو ہی وجہون سے کیے جاتے ہین ایک انکی کتب سے بے پروائی دوسرے انکی نظر دقیق سے چشم پوشی اب سنیے۔ زید اپنے غلام بکر کو کہے (میرا بیٹا ہے) تو وہ آزاد ہوجائیگا مگر یہ باعتبار تبنیت نہین اس لیے کہ انمین دو طرف سے تسلیم شرط ہے صرف کسیکو بیٹا کہنے سے متبنی ہونا قرن اولین کیطرح معتبر ہے پس یہ آزادی باعتبار معنی مجازی ہے جب حقیقت یعنے بکر کا زید کے نطفے سے ہونا متعذر تھا تو مجازًا معنے حریت مراد لیے گئے اس لیے کہ بیٹا باپ کا مملوک نہین ہوسکتا مثلًا زید عمر کو اپنا بیٹا کہے اور عمر کے باپ کا پتا ہو نہ سن اس قدر ہو کہ زید کا بیٹا نہین سکے پھر عمر اسے مان بھی لے۔ اب عمر زید کا بیٹا قرار پائیگا اور یہ اس لیے ہے کہ زید کی تکذیب کی کوئی وجہ معتبر نہین اور اگر تبنیت کوئی شے ہوتی تو تسلیم عمر و جہالت پدر کی ضرورت نہ پڑتی ۳ اگر زید عمر کو بھائی بھیجا۔ چچا وغیرہ کہے اس طرح کہ نسب غیر کی طرف رجوع کرے اور عمر تسلیم کرلے اور زید

کے کوئی اور وارث نہون تو عمر وارث ہوگا اگر تبنیت موثر ہوتی یہ تو سب قیود عبث ہوتے بلکہ یہان اقرار زید وعدم مزاحمت حق غیر معتبر ہے الحمد للہ کہ یہ تینون صورتین برعکس نکلین اور حنفیہ پر گمان غلط غلط ہوا

اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ ۚ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ ۚ

پکارو تم انکو انکے باپون کے نام سے یہی پورا انصاف ہے پاس اللہ کے پھر اگر نہ جانو تم باپ انکے تو بھائی ہین تمھارے دین مین اور رفیق تمھارے

وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَٰكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا

اور نہین تمپر گناہ اُسمین کہ خطا کی تمنے ساتھ اُسکے لیکن اُسمین کہ قصد کیا دلوان تمھارے اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان

پکارو اون کو اُن کے باپون کی طرف منسوب کرکے یہ اللہ کے نزدیک بڑے انصاف کی بات ہے پس اگر تم کو اُنکی مان باپون کے نام ونشان معلوم نہون (جیسے چھوٹا لڑکا دار الکفر سے پکڑا آیا کہین سے اٹھا لیا گیا جس کا باپ نہ معلوم ہے نہ وہ خود بتا سکتا ہے) تو وہ تمھارے بھائی ہین دین مین (نسب مین نہین) اگر آزاد ہون۔ اور موالے یعنے غلام یا غلام آزاد کردہ ہین اگر مملوک یا معتق ہون۔ اُن پہ اُس مین کوئی گناہ نہین جو بھول چوک لاعلمی سے کیا لیکن گناہ اُس انتساب وتبنی مین ہے جو بقصد قلب وتصمیم دل کرو اور اللہ تعالے گناہ بخشنے والا ہے جو تمسے لاعلمی یا خطا سے یا بدون عزم ہوا اور ہوا اور مہربان ہے سخت گیری نہین کرتا صرف لفظ پر گرفت نہین فرماتا **ادعوهم** ابن کثیر مین ہے کہ آنحضرت نے زید بن حارثہ کو مبعوث ہونے سے پہلے بیٹا بنایا تھا لوگ زید بن محمد کہا کرتے تھے یہان تک کہ یہ ممانعت نازل ہوئی **مسئلہ** دوسرے کو غیر کا بیٹا کہنا مثلاً کسی کو زید بن بکر حالانکہ اُس کا باپ عمر تھا اور ایسے ہی غیر کو اپنا بیٹا کہنا یا ایکو دوسرے کا بیٹا قرار دینا حرام ہے **مسئلہ** لفظ پدر وپسر دو معنے مین ۱ نسب یعنے بیٹے کا باپ کے نطفے سے ہونا ۲ شفقت وپرورش باپ کی طرف سے اور تعظیم وشکر گذاری بیٹے کیجانب سے پس اول آیت مین ملحوظ وممنوع ہے اور ثانی اجماعاً معمول ومشروع پس شفقت سے کسیکو بیٹا کہنا یا ارادت وعظمت سے باپ کہنا نہ انتساب کو شامل ہے نہ نہی قرآنی مین داخل بلکہ سلف در معمول واولے ہے۔ چونکہ ابوت وابنیت باعتبار نسب حقیقت اور دوسرے اوصاف مین مجاز ہے اور مجاز پر تمام احکام حقیقت کے صادق نہین آتے لہذا سوائے اثبات نسب کے اور صورتون مین بیٹا یا باپ کہنا جائز ہے **مسئلہ** کسیکو دادا کی طرف منسوب کرنا داخل نہی نہین اس لیے کہ ۱ آباء صیغہ جمع شامل ہے باپ دادا کو ۲ دادا اکثر احکام مین باپ قرار دیا گیا ہے ۳ دادا کی طرف نسبت کرنے مین تغیر نسب جو ملحوظ ومعتبر ہے لازم نہین آتا **مسئلہ** نانا کی طرف نسبت بھی ممنوع نہین **مسئلہ** چچا کیطرف بھی نسبت ممتنع نہین اس لیے کہ یہ سب اطلاقات قرآن وحدیث مین مذکور ہین اللہ تعالے نے ابراہیم

کو آزر کی طرف منسوب فرمایا جنکے باپ ہونے مین کچھ اختلاف ہے۔ اور یوسف کے آبا سے اسمٰعیل کو قرار دیا جو چچا تھے اور حضور نے حسنین کو بیٹا فرمایا اور اگر اباء بمعنے عموم مجاز اصول سے مراد ہو تو ان سب کو شامل ہے **مسئلہ** اپنی ذات و قومیت چھپا کر اور کچھ بتانا جیسے شیخ سید بنے یا مغل پٹھان ہو جائے اس آیت اور اس نہی کے تحت مین داخل نہین اس لیے کہ اسمین نفی نسب و ادعاے نسب نہین وہ یہین کہتا کہ مین کسی اور کا بیٹا ہون بلکہ اپنا ایک وصف یا پیشہ بدلتا ہے لیکن بوجہ کذب صحیح یا فریب ممنوع ہے **بخاری** من ادعی الی غیر ابیہ وھو یعلم انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام جسنے آگو جان بوجھ کر دوسرے باپ کی طرف منسوب کیا تو جنت اُسپر حرام ہے **ترغیب** من ادعی ما لیس لہ فلیس منا ولیتبوء مقعدہ من النار جسنے دعویٰ کیا اس امر کا جو اس مین نہین تو وہ ہم سے نہین یعنے مومن کامل اور مومنین مین شمول کے قابل نہین اور اُسے چاہیے کہ اپنی نشست گاہ دوزخ مین بنالے اور حضرت علی نے خطبے مین کہا کہ جسنے آپکو دوسرے کا بیٹا بنایا اور غیر کی طرف منسوب کیا یا کسی غیر کا مولے بنا تو اسپر لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور تمام مخلوق کی سب اللہ قیامت مین اُسکی سفارش اور کوئی عوض قبول نہ فرمائیگا (ان احادیث سے سمجھا جاتا ہے کہ ذات بدلنا بھی حرام ہے گو آیت مین مذکور نہین) **فقط** اسلیے کہ جواز تبنی مین کئی ظلم ہین ۱ اُسکے حقیقی باپ سے نسب و ترکہ کا سقوط اور اُسکے عوض مین دوسرے اقارب یعنے چچا وغیرہ کی علیحدگی و اجنبیت ۲ محارم حقیقی سے جواز نکاح و وجوب حجاب ۳ اجنبیون سے نکاح حرام ہونا یہ ویکا اٹھ جانا ۴ غیر محل میراث پانا اور یہ سب تحلیل حرام و تحریم حلال سے ہین ۵ ادعاے کذب اور اُسپر اصرار **ولعدا اخوانکم** اس سے معلوم ہوا کہ جو چھوٹا بچہ پڑا ملے یا دار الاسلام مین ملے جو کہ آجاے وہ مومن سمجھا جائیگا بیٹا الدار ورنہ اخوانکم فی الدین تقیید بدار الاسلام ارشاد نہ ہوتا اس لیے کہ کافر مجہول النسب ہمارا دینی بھائی نہین ہے **مسئلہ** کافر کا مملوک رکھنا اور آزاد کرنا جائز ہے اس سے موالیکم بعد دین کے مطلق ذکر کیا تاکہ کافر و مسلم دونون کو شامل رہے **لم یعلموا** چونکہ علم کا اونٹ درجہ ظن غالب ہے پس بسبب ظن زید کو عمر کا بیٹا کہنا جائز اور دوسرے کی طرف نسبت حرام ہے مگر جب شک ہو تو سکوت واجب ہے اس لیے کہ گو شک علم نہین مگر جہل بھی ثابت نہین ہونے دیتا۔ **وہم** کہا فقہا نے جہل عذر نہین ورنہ احکام شرع کا نجاننا عذر نہین مگر کسیکا نسب یا دوسرے امور دنیا کا جہل نہ مفر ہے نہ واجب الدفع اس مین عذر ہو سکتا ہے **اخطاتم** خطا بمعنی چوک اس کلمے کو یہان صرف دلالت لفظی سے تعلق ہے خطاے فعلی کی بحث جیسا کہ بعض مفسرین نے لکھی اپنے محل پر نہین **تفصیل** لفظ خواہ اپنی مراد مین ایسا ظاہر و مستعمل ہے کہ دوسری مرادین گو وہ لغوی ہین یا مجازی نہایت قلیل و بعید از فہم ہو جائین۔ خواہ دوسرے معانی مین بھی مستعمل ہون گے مگر باعتبار اول قلیل۔

خواہ دونو مساوی دمتبادر ہوگئے پس اول مثل طلاق وعتاق ونکاح یا وہ اقرار و دعاوی جوا ثبات حق والزام کے لیے قاضی کے سامنے کیے جائیں ان مین نہ خطا عذر ہے نہ نیت مفید معتبر تر مذی تین چیزین ہین جنکا ہزل بھی جد ہے یعنے معتبر ہے نکاح۔ طلاق اور رجعت یا مرشی سے ہون یا ارادے سے یا جبر یا رضا واقع ہو جاینگی دوسرے جیسے نذر۔ ہبا۔ نکاح ان مین خطاے لفظی معاف اور نیت غیر معتبر ہے پس جاہل اس لیے کہ معرفت معانی مین خطا کرتا ہے اور ساہی اس لیے کہ لفظ اس کے ارادے سے صادر نہین ہوا ماخوذ نہوگا۔ مگر عامد و عادت گناہگار ہے اور تیسری جیسے باپ۔ بیٹا جو خرد و بزرگ و مربی و محسن و خادم و شاگرد مین بھی بمجاز مستعمل ہے اور نسب مین حقیقۃً ان مین خطا معاف ہے اور نیت بقصد قلب ممنوع مسئلہ خداوند نعمت۔ خداوند بندہ نواز۔ مربی۔ اور آپ کو بندہ کہنا جائز ہے مگر مطلق ہے مقید اور مطلق ہے دو محفوظ بالقرائن احوط۔ مسئلہ جو کلمہ زبان سے بیساختہ نکل جاے یا اسکے معنی ممنوعہ مقصود یا مراد نہون ان دونون قسمون سے معاف ہین۔ اور قسم اول مین قصدا گو عذر نہ سنا جائیگا اللہ چاہے عفو فرماے قلوب اس سے معلوم ہوا کہ مباح لفظون کو بھی بنیت ممنوع استعمال کرنا اگرچہ وہ معانی قصد سے متجاوز ہو کر خارج مین متحقق بھی نہون جائز نہین مسئلہ کسی اجنبی عورت سے باتین کیا اور دل مین مزاح و گناہ کا ارادہ رکھنا یا اسکے لمس سے متلذذ ہونا یا ور معنے لفظ بنیت فاسد کہنا گناہ ہے۔

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ
نبی سزاوار تر ہے ساتھ مومنین کے انکی جانون سے اور بیبیان اسکی مائین انکی ہین

پیغمبر مومنین کے ساتھ سزاوار و نزدیک و مستحق تر ہے انکی جانون سے اور بیبیان پیغمبر کی مومنین کی مائین ہین النبی ہمارے حضور۔ یہ حکم دوسرے پیغمبرون کو اس لیے شامل نہین کہ نہ مجموع وصفین انکے حق مین منقول نہ ایک مین تعمیم دوسرے مین تخصیص مقبول۔ پھر کلمہ نبی مشیر ہے کہ پیغمبر کے جانشین علما و مشائخ اس حکم مین شریک نہین اس لیے کہ حکم مخصوص بوصف نبوت ہے اور حضرت رسالت مین دوسرے شریک نہین اولے نزدیک و سزاوار و مستحق و شفیق تر یہ تصریح نفرمائی کہ فلان امر مین پیغمبر اولے ہے پس ہر امر و ہر اعتبار اور ہر حال مین آپ کی اولویت مسلم ہو گئی شفا کہا سہل بن عبد اللہ نے جو شخص آپکی اولویت اپنے

اور جو تسلیم نہ کرے اسے ایمان کا مزا ہے نہیں ملا غرض اولویت دونوں عبارتوں سے ثابت و لازم ہے نہ مومنین کو پیغمبر سے زیادہ کوئی مستحق و اولیٰ ہے نہ پیغمبر مومنین سے زیادہ کسیکو قابل التفات و نظر جانتے ہین بخاری عمر فاروق سے حضرت نے عرض کی لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا نَفْسِیْ آپ ہر آئینہ مجھے ہر شئے سے محبوب ترین مگر جان سے نہین فرمایا لَنْ یُّؤْمِنَ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اِلَیْہِ اَحَبَّ مِنْ نَّفْسِہٖ ایمان نہین لاتا کوئی تم سے جبتک مین اُسکے نزدیک اسکی جان سے بھی زیادہ محبوب نہو جاؤن حضرت عمر نے عرض کی قسم ہے اسکی جسنے آپ پر کتاب اتاری لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ آپ جان سے بھی زیادہ میرے نزدیک محبوب ترین فرمایا اَلْاٰنَ یَا عُمَرُ اب اے عمر تم کامل الایمان ہوگئے۔ اور آپ کا مومنین پر شفیق ہونا التفسیر لقد جاءکم الخ دسے جلد دوم مین واضح اور بخاری نے روایت کی کہ فرمایا اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ فَمَنْ مَاتَ وَعَلَیْہِ دَیْنٌ وَلَمْ یَتْرُکْ وَفَاءً فَعَلَیْنَا قَضَاءُہٗ وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِہٖ مین نزدیک ترہون مومنین کے ساتھ اُن کی جانون سے پھر جو مرگیا اور اُسپر قرض تھا اگر مال نہ چھوڑا تو ہم ادا کرینگے اور جو چھوڑ گیا تو اُسکے وارث ہین مسئلہ اس روایت پر شیوخ کو چاہیئے کہ مریدون کے مال پر نظر نہ ڈالین بلکہ خود اُنکو احسان مند رکھین بالمومنین عام ہے کوئی مومن مستثنے نہین مگر منافق اور وہ جو ایمان لایا مومن ہے نہ اور وہ ولایت سے مشرف من انفسہم یہ مفضل علیہ ہے اولیٰ کا یعنی مال و خویش و احباب پر اولویت بدرجہ اولیٰ مسلم ہے اور کہا بعض مفسرین نے کہ مراد (انفسہم) سے خویش و اقارب ہین اور کہا دوسرون نے کہ مراد ذات و نفس ہے اور یہی ظاہر و صحیح ہے اور حدیث بخاری سے مستفاد ہے تنبیہ الریاض مین ہے فتح مکہ مین ابوبکر اپنے باپ ابو قحافہ کو جو نہایت بڑھے تھے لاتے ہوئے حضور نے ارشاد فرمایا انکو کیون تکلیف دی ہم خود ہی چلتے ابوبکر نے عرض کی یہی حاضری کے مستوجب تھے پھر حضور نے بٹھایا اور دست مبارک اُنکے سینے پر پھیر کر فرمایا ایمان لاؤ۔ ابو قحافہ مسلمان ہوگئے حضور خوش ہوئے تو ابوبکر نے عرض کی قسم ہے اُس ذات پاک کی جسنے آپ کو نبی برحق کیا مجھے ابو طالب کا اسلام لانا اپنے باپ کے اسلام سے محبوب تر تھا اس وجہ سے کہ اس مین حضور کی خوشی زیادہ تھی شفا حضرت عمر کہتے ہین مجھے اپنے باپ خطاب کے مسلمان ہونے سے اے عباس تمہارا اسلام محبوب تر ہے۔ اور ایک زن انصاریہ نے احد کے دن اپنے باپ۔ بھائی۔ شوہر کو مقتول دیکھا کچھ پروا نکی اور پوچھا حضور کیسے ہین لوگون نے کہا اچھے ہین تو اللہ کا شکر کرنے لگی پھر کہا کہ مجھے جمال جہان آرا دکھاؤ پھر جب حضور کو دیکھا تو بولین کُلُّ مُصِیْبَۃٍ بَعْدَکَ جَلَلٌ آپ کی عافیت کے بعد کوئی مصیبت کچھ پروا نہین اور حضرت علی سے پوچھا گیا کہ حضور تم مین کیسے تھے فرمایا واللہ ہمارے مال و عیال اور ماں باپ سے زیادہ محبوب تھے اور سخت پیاس کے وقت آب سرد سے زیادہ محبوب تھے اور حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ایک عورت

شیوخ کو مریدون کے مال سے طمع نہ چاہیئے

نے آپسے کہا قبر شریف کھولکر مجھے دکہاؤ تو جب قبر مطہر کھولی گئی اسقدر روئین کہ جان بحق تسلیم ہوگئین الحمد للہ
کہ حضور نے فرمایا مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَكُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِیْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ
زیادہ تر مجھسے محبت کرنے والے وہ آدمی ہین کہ میرے بعد ہونگے بعض انکے تمنا کرینگے کاشکے ہمارے
عیال و مال کے عوض مین ایک نظر اس جمال جہانبخش پر میسر آتا ـ مسئلہ پیغمبر کا حق تمام حقوق پر مقدم
ہے اور پیغمبر کی اطاعت تمام طاعتون پر اگرچہ ماں باپ ہون یا خویش و احباب یا حقوق نفس ـ مسئلہ کسی
ضرورت و مصلحت دینی و دنیاوی سے حضور کی رضا ترک کرنا جائز نہین ازواج ـ جمع معرف مفید
عموم ہے نزول آیت سے پہلے انتقال کر گئین ہون جیسے خدیجہ کبری یا موجود ہین جیسے دوسرے
ازواج مگر وہ عورتین جنکو طلاق دی گئی نہ ازواج ہین نہ داخل بحث جو بوقت نزول زندہ نہ تھین وہ کیونکر
اس حکم مین داخل ہین اور فائدہ کیا جواب یہ حکم نہ حیات سے زیادہ متعلق ہے نہ موت سے بضرورت
ہو سکتا ہے ورنہ اور ازواج بھی بعد انتقال داخل حکم نہ تھین اور یہ عقد ارباب فضائل مین کافی ہے
امہاتہم ضمیر جمع حملہ رجال کو شامل اور عورتین بسبب سیاق قرآنی تبعا داخل پھر اس مین کئی بحثین ہین۔
اول ماں ہونا باعتبار نسب نہ تھا بلکہ مراد ماں ہونا انھین امور مین ہے جو حضرت رسالت کے حقوق سے
متعلق ہین پس نکاح حرام اور حکم حجاب و ممانعت خلوت وغیرہ بحالہ باقی اور عظمت انکی ماں کی طرح ذمہ
مومنین ہے باقی رہی میراث باہمی و وجوب نفقہ اور حرمت کا اولاد وغیرہ مین متعدی ہونا یہ سب متعلقات
نسب سے تھے ساقط وغیرہ معتبر رہے دوم کہا ابن کثیر نے کہ امام شافعی ؒ وسعت دیتے ہین اسطرح کہ امیر معاویہ
کو خال المومنین کہنا جائز ہے یعنی ماموں مسلمانونکا لیکن یہ اطلاق باوجود ضعف دلائل کے اسمی ہے حکمی نہین یعنی انکے نزدیک بھی کوئی حکم
اسپر مرتب نہین ہو سکتا سوم کہا صاحب معالم نے علما مختلف ہین کہ ازواج مطہرات صرف مردون کی مائین
یا عورتین بھی اس مین داخل اور روایت کی کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ کو ماں کہا فرمایا ہم تمہاری مائین
نہین ہم مردونکی مائین ہین ف غالبا یہ ارشاد باعتبار حرمت نکاح ہے ورنہ اطلاق و ظاہر قرآنی مرد و
عورت دونونکو شامل ہے کوئی وجہ تخصیص کی نہین اور کیون عورتین اس شرف سے محروم کیجائین لطیفہ
جبکہ سوائے خدیجہ کبری کے اور ازواج کو اولاد نہین عنایت ہوئی فرمایا نعم البدل یہ ہے کہ تمام مومنین تمہارے فرزند بنادیے

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ
اور رشتہ دار ایک انکا نزدیک تر ہے دوسرے سے کتاب مین اللہ کی مومنین سے اور مہاجرین سے
اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِیٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝
مگر یہ کہ کرو طرف اپنے دوستونکے احسان ہے یہ کتاب مین لکھا ہوا

اولوا الارحام وہ رشتہ دار جن میں خون ملا ہو اور اصطلاح فرائض میں اصحاب فرض و عصبات کے علاوہ رشتہ دار یعنے باعتبار دوسرے مومنین و مہاجرین کے جو رشتہ دار نہوں ۔ ذوی الارحام اَولیٰ تر و مستحق ہین مگر یہ کہ وصیت کرلینے دوستون کی لیے (تو وہ اولے ہوجائینگے) احسانا الطور مشروع یہ کتاب یعنے قرآن و لوح محفوظ مین لکھا ہوا ہے ۔ آیت مین میراث و وصیت کے مسائل ہین اول کہا بخاری نے جب مہاجر مدینے مین آئے آپنے مہاجرین اور انصار مین بھائی چارہ کرادیا یہ آپس مین وارث ہوتے رشتہ دار نہ پاتے پھر جب یہ آیت اُتری عقد مواخاۃ منسوخ ہوا بحث اولوالارحام مطلق ہے پس کافر رشتہ دار مومن اجنبی پر مقدم ہوا جواب میراث مین کفار پہلے ہی خارج ہوچکے ہین بخاری لایرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم یعنے مسلمان کافر کے اور نہ کافر مسلمان سے وارث ہوتا ہے ہان نفقات و صلۂ رحم مین یہ مقدم ہین بحث قرابت عام ہے اصحاب فرض و عصبات کا تقدیم و تخصیص کیون ہوئی جواب انکا بیان واضح و مستقل قرآن مین وارد ہے لہذا مقدم ہوئی یہ مجمل تھی موخر کی گئی ف یہ آیت موجب میراث ذوی الارحام مین نص ہے جیسا کہ مذہب ہے امام ابوحنیفہ کا دوم کہا مفسرین نے (ان تفعلوا) سے وصیت مراد ہے اور اولیا سے احباب اجنبی یا عامۂ مومنین پس وصی مقدم ہے وارث پر (معروفا) سے مراد ثلث مال اس لیئے کہ معروف حد اجمال مین ہے اور احادیث اُسکے بیان مین جیسا کہ فرمایا الثلث کثیر تہائی بہت ہے غیر وسکے لیئے یا احسان زندگی مین ہبہ و عطا کرو ربط جبکہ نبی کریم تمام مسلمانونپر اُنکی جانون سے بھی اولی و محبوب تر قرار پاگئے اور جملہ امور انکے حضور پر محمول و مفوض ہوگئے لغرض مزید اطمینان دستہ رسم بحال دیا و فرمایا

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ

اور جب لیا ہمنے پیغمبرون سے عہد اُنکا اور تجھسے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے

وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ۝ لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ

اور عیسیٰ بن مریم سے اور لیا ہمنے اُنسے عہد گاڑھا تاکہ پوچھے سچون سے

عَنْ صِدْقِهِمْ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

اُنکی سچائی کو اور مہیا کیا واسطے کافرون کے عذاب دردناک

اور جب ہمنے پیغمبرون سے اُنکا عہد لیا یہ کہ امر رسالت و خیر خواہی امت مین قصور و فتور نہ ہونے پاے اور آپ سے بھی عہد لیا اور نوح سے جو آدم ثانی اور بعد طوفان ابوالبشر ہین اور ابراہیم سے جن کی طرف قریش آپ کو منسوب کرتے ہین اور جن کی اتباع کا آپ کو حکم دیا گیا اور موسے سے جن کے تابعین سے یہود آپ کی مخالفت ... اور عیسے ... ہنود تا ل ہے اور یہ لیا ہم نے ان سے

ملہ مقدم ... اقارب ... ع ۸ ۱۷

پیمان مستحکم تاکہ اللہ سچون سے انکی سچائی پوچھے اور کفار کے لیئے عذاب دردناک تیار کر رکھا ہے **میثاق** سے
باتفاق امر نبوت و تبلیغ احکام و خیرخواہی عوام مراد ہے اور قرآن سے بھی باعتبار ضمیر (ہم) جو نبیین کی طرف
راجع ہے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ عہد متعلق امور نبوت تھا بحث قرآن میں تین عہد کو بین ملا ز عہد ربوبیت
جو آیۂ الست بربکم میں صفحہ (۲۴۷) جلد دوم میں گزر گیا اور یہ تمام آدمیون کو شامل تھا ملا عہد نبوت جو تفسیر آیۂ
واذ اخذ اللہ اہ مین مذکور ہے صفحہ (۲۲۹) جلد اول) اور اس مین سوائے حضرت کے تمام پیغمبر داخل ہیں
اس مین حضور کی نبوت و نصرت کا عہد جملہ پیغمبرون سے لیا گیا ہے لیکن حضور اس عہد میں داخل ہو سکتے اور
ہو سکتا ہے کہ آپ بھی داخل ہون اس لیئے کہ ہر پیغمبر پر فرض ہے کہ وہ اپنی نبوت کا مقر ہو ۳ عہد تبلیغ
رسالت جو اسی آیت مین ہے اس مین سب پیغمبر داخل ہین اور اسیا نہین کہ عہد دوم و سوم ایک ہی ہون
جیساکہ بعض کی تحریر سے مترشح ہوتا ہے صادقین یعنے انبیا اور اگر دوسرے صادقین پاکباز بھی خیال
سمجھے جائین تو کوئی اشکال نہین اس لیئے کہ عہد پیغمبر عہد امت کو شامل ہے تو جس طرح پیغمبرون پر تبلیغ احکام
واجب تھا علما سے امت پر بھی واجب ہے اور اس عہد کے مضامین کی تعمیل صدق ہے اور انکار و
مخالفت کذب و کفر **مسئلہ** انبیا معصوم ہین اس لیئے کیا اللہ کا عہد لینا اور پھر انھین صادق فرمانا دلیل
واضح ہے کہ وہ عہد مین پورے تھے اور یہی اصل عصمت ہے **مسئلہ** سلطان کسیکو رعایا پر امیر یا کسی
امر کا امین بناے تو عہد و حلف لینا اولی اور انشاء اللہ موجب برکت ہے جسطرح اس عہد مین برکت عطا کی
گئی **مسئلہ** عہد و پیمان کو قسم اور دوسرے قیود سے مستحکم کرنا اولی ہے جیساکہ کلمۂ (غلیظاً) سے
سمجھا گیا **مسئلہ** انبیا سے قیامت مین صرف امر رسالت کی باز پرس ہوگی جیساکہ فرمایا انکا صدق یعنے دیا ہے
عہد جو تبلیغ احکام ہے پوچھینگے اور ایسا ہی روایت مین آیا ہے **وہم** جبکہ صادقین سے مراد انبیا ہین تو
سید الانبیا بدرجۂ اولے داخل پھر کیا سبب ہے کہ آپ سے کسی قسم کی پرسش قیامت مین مروی نہوی
دفع دوسرے انبیا کی امت انکار کریگی سوال ہوگا حضور کی امت اس اتہام سے بری ہے اور سوال
ساقط یا یون سمجھا جاے کہ ایسا سوال تو عنقا عنقا کی طرح سے مفقود و موضوع ہو گیا پس یہ **خصیصہ**
ہے حضور کا **غزوۂ احزاب** اسے جنگ خندق بھی کہتے ہین چونکہ اگلی آیت سے ختم پارہ تک
اکثر مضامین اسی قصہ سے متعلق ہین اور آیات قرآنی بحسب ترتیب واقعہ نہین ہر مضمون اپنے اپنے
مقام پر بیان کرنے سے سمجھ مین الجھن ہوتی تھی لہذا یہ ذکر مرتب و مفصل بیان کیا جاتا ہے چاہیئے کہ اشارات
قرآنی اس تفصیل سے مطابق کریے جائین بخاری اور دوسرے ارباب سیر نے روایت کی کہ یہ لڑائی ۵ھ
ہجری مین واقع ہوئی اور سبب یہ تھا کہ بعد جنگ احد حضور نے یہود بنی نضیر کو کمال دشواری سے

نکالدیا حیی بن اخطب وسلام بن ابی الحقیق مع چند سرداران یہود قریش کے پاس ملے مین گئے اور انکے ساتھ اس بات پر قسمین کھائین کہ اللہ واللہ کے رسول سے دائمی مخالفت رکھینگے۔ قریش بولے یہ تو بتاؤ ہم حق پر ہین یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہود نے کہا انسے تو تم زیادہ راہ ہدایت پر ہو اسی پر اللہ نے فرمایا اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ الخ پھر یہ لوگ قبیلہ غطفان مین آئے اور ایکسال کے غرباے خیبر کا وعدہ کرکے اور ساتھ لیا ایسے ہی بنی اسد وغیرہ قبائل عرب کو جمع کر کے ایک بڑا لشکر جمع کیا قریش کا سردار ابو سفیان بن حرب تھا اور عیینہ بن حصین بنی فزارہ کا اور حارث بن عوف بنی مرہ مین اور مسعر بن رخیلہ قوم اشجع مین مقدمۃ الجیش ہوا یہ سب دس ہزار مرد جنگی مدینے کی طرف چلے۔ حضور اقدس کو خبر ملی تو مشورہ کیا سلمان فارسی بولے ہمارے ملک مین دشمن سے بچنے کے لیے خندق کھود دیتے ہین یہ راے حضور کو پسند آئی فی دس آدمی چالیس گز زمین تقسیم کر دی خندق کھدنے لگی ایک مقام پر ایک پتھر برآمد ہوا جسپر لوہا کام نکرتا۔ سلمان کو لوگون نے حضور کے پاس بھیجا کہ جو ارشاد ہو عمل مین آئے حضور تشریف لائے اور سلمان سے کدال لیکر ایک ضرب لگائی کہ پتھر شق ہو کر ایک شعلہ نورانی بلند ہوا جس سے مدینے کے دونون پہاڑونکے درمیان روشن ہو گیا گویا چراغ ہے آپ نے تکبیر کہی اصحاب نے بھی تکبیر کہی دوسری اور تیسری ضرب مین بھی یہی واقع ہوا صحابہ نے استفسار کیا تو فرمایا پہلے بار محل حیرہ و مداین کے نظر آئے اور جبریل نے کہا کہ آپکی امت انپر قابض ہو جائیگی دوسری مرتبہ روم کی زمین اور قصور قیصر دکھائی دیے اور جبریل نے خبر فتح دی تیسری دفع صنعا کے محل دیکھے اور جبریل نے کہا یہ بھی ملک مین آئینگے مومنین یہ سنکر محظوظ ہوے اور منافقین طعن کرنے لگے کہ خندق سے نکلنا محال اور خزانہ کسرے و قیصر کا خیال اللہ تعالے نے انکی شان مین اذ یقول المنافقون الخ نازل کیا **بخاری** کہ براء سے کہ مین نے دیکھا حضور بنفس نفیس مٹی ڈھوتے۔ اور کہا انس نے کہ جب حضور نے اصحاب کی مشقت اور جان نثاری دیکھی فرمایا اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃْ ٭ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃْ ٭ آپکے جان نثارون نے جواب کہا نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا ٭ عَلَی الْجِہَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا ٭ **مسلم** آپ فرماتے وَاللّٰہِ لَوْلَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا ٭ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا ٭ وَ ثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا ٭ اِنَّ الْاُلٰی قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا ٭ اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا ٭ کہا بخاری نے ابینا ابینا باواز بلند فرماتے **ف** اس روایت سے کئی امر معلوم ہوے ۱؎ یہ کہ رجز مسنون ہے ۲؎ ایسے کلمات سے مشقت آسان اور دل قوی رہتا ہے ۳؎ مسلمان مردون کو چاہیئے کہ اپنے کامون مین وہ لفظ یا شعر پڑھا کرین جنمین اچھے مضامین ہون۔ بخاری نے اسی خندق کنی مین معجزہ برکت طعام بھی بیان کیا ہے **الحاصل** چھ دن مین یہ کام تمام ہوا اور تین ہزار مجاہدین نے خندق کی آڑ مین مورچے لیے ادھر سے تمام عرب و یہود محاصرہ کیے ہین یا ستائیس دن تک

تیر و کلوخ سے لڑتے رہے اور حضرت علی شیر خدا نے اسی معرکے مین عمرو بن عبدود کو جو خندق پھاند کر مقابل آیا
تھا اپنی شمشیر خونریز سے قتل کیا۔ اور حیی بن اخطب نے کعب بن اسد یہودی بنی قریظہ سے جو حضور کے ہم عہد
تھے گفتگو کی اول تو کعب بہت انکار کرتا رہا کہ مین عہد نہ توڑونگا آخر کار اپنے بھائیون کے ساتھ دینے پر راضی
ہوا حضور کو خبر ملی تو حضرت زبیر و حضرت سعد بن معاذ کو بھیجا انکی فہمایش نے کچھ فائدہ نہ دیا خائن حضور
نے حرث بن عوف و عیینہ بن حصین کو پیغام دیا کہ تہائی امارت مدینے مین شریک ہو اور اپنی قبیلہ غطفان کو لیکر
واپس جاؤ حضور نے مسودہ ہوا تھا کہ سعد بن معاذ و سعد بن عبادہ سے مشورہ لیا گیا ان دونون بہادرون نے
عرض کی اگر حکم خدا ہے تو عذر ہی کیا ہے اور حضور کو خود یہ منظور ہے تو ہم مطیع ہین اور ہمارے لیے
کیا خیال ہے تو واللہ ہم نے بت پرستی کی حالت مین کبھی انکو موقع دیا کہ ایک خرما ہمارا بزور پاتے
اب قوت اسلام و عزت توحید کے بعد یہ عار گوارا کرینگے ارشاد ہوا یہ سب تمہاری مشقت و ضعف کے
لحاظ سے تھا کہ یہ مجمع متفرق ہو جاے پھر مسودہ محو کر دیا گیا۔ اور حضرت سعد بن معاذ حبان ابن قیس
کے تیر سے زخمی ہوے آپنے دعا کی اے اللہ اگر قریش مین ابھی اور لڑائی باقی ہے تو مجھے زندہ رکھ
اُس قوم سے زیادہ جسنے اللہ کے رسول کو ایذا دی گھر سے نکالا۔ جھٹلایا دوسری قوم سے لڑنا اچھا
نہین معلوم ہوتا اور اگر جنگ کا خاتمہ ہوگیا ہے تو مجھے شہادت عطا فرما اور اسوقت تک زندہ
رکھ کہ یہود بنی قریظہ سے اس عہد شکنی کا عوض لیا جاے چنانچہ ایسا ہی ہوا قریش کو پھر کبھی تاب مقابلہ
نہوئی اور بنی قریظہ انھین کے حکم سے بصد ذلت و مجبوری مقتول و محبوس کیے گئے۔ پھر نعیم بن مسعود غطفانی
حضور مین آے اور بعد قبول اسلام عرض کی حضور میرا ایمان مخفی ہے جو فرمایے بجالاؤن ارشاد ہوا کسی
حکمت سے انکا اتفاق توڑنا چاہیے نعیم نے اجازت طلب کی کہ جو چاہون کہون ارشاد ہوا بہتر نعیم بنی قریظہ مین گئے اور اپنی پرانی
دوستی ظاہر کرکے کہنے لگے قریش اور قبائل عرب نے مسلمانون پر چڑھائی کی تم انکے معین تو ہوے مگر خوف ہے کہ اگر یہ واپس پھرے تو تم انکے
ہاتھون سے کہان بچکے جاؤگے یہود نے کہا بات سچ کہی اچھا اب کیا کرنا چاہیے نعیم نے کہا قریش سے کہو چند رئیس
تشریف اطمینان کے لیے ہمارے پاس بھیجدو کہ اُنکے لحاظ سے تم یہان سے نجاؤ اور ہمکو تنہا مسلمانون کے
حملے روکنا نہ پڑین۔ یہود اس پر راضی ہوگئے۔ وہان سے نعیم قریش مین آے اور بعد ذکر خصوصیات
سابقہ و عداوت مسلمانان کہا کہ ایک راز ہے اگر بگوش دل سنو تو کہون اور وہ یہ ہے کہ بنی قریظہ مسلمانون سے
ملے ہین تمسے بہانہ چند سردار بطور رہن مانگین گے تاکہ وہ مسلمانون کے حوالے کردین میرے سامنے محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کا قاصد آیا اور یہ بات ٹھہر گئی پھر قبیلہ غطفان مین گئے اور اپنی قرابت جتا کر یہود کے
منصوبے سے مطلع کیا اُدھر ابوسفیان نے بنی قریظہ سے کہلا بھیجا کہ ہم ایک مدت سے یہان ہین کل ہم تم

ملکر دھاوا کریں زیادہ توقف دشوار ہے۔ بنی قریظہ نے کہا کل ہفتے کا دن ہے ہم کچھ نہیں کر سکتے
ہاں تم چند اشراف قریش بطور رہن بھیجدو تاکہ اطمینان رہے۔ قریش اس پیغام سے بھڑکے اور نعیم کی بات
کا یقین آگیا کہلا بھیجا کہ اگر تم کل ہمارے ساتھ نہیں چلتے تو ہم یہاں سے چلے جائینگے تم جانو اور مسلمان
تم دیکھ لو تم اور وہ سمجھے اور یہی جواب دیا بہرحال یہ جتھ ٹوٹ گیا اور ابوسفیان خفا ہوکر بولا کل خود چلیں
قیام کردینگے جب مسلمانوں سے یہ عزم سنا مستعد ہوئے۔ شب کو اللہ تعالیٰ نے ہوا کو مسلط فرمایا اسنے
اپنی قوت سے انکے خیمے اور اسباب الٹ پلٹ دیئے اور نہایت پریشان کیا **بخاری** اس رات کو حضور
نے فرمایا ہے کوئی اس قوم کی خبر کون لاتا ہے زبیر نے کہا میں یا رسول اللہ پھر فرمایا اور زبیر نے
یہی جواب دیا پھر فرمایا اور زبیر سے یہی جواب سنا تو کہا اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَحَوَارِیَّ الزُّبَیْر
ہر پیغمبر کے لیے ایک دوست ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے **خازن** حذیفہ سے مروی ہے
حضور نے عرب میں تاکید کرکے مجھے کہا جاؤ اور خبر لاؤ میں لشکر کفار میں داخل ہوا ہوا نے انھیں
منتشر کردیا تھا میں نے ابوسفیان کو دیکھا کہ تاپ رہا ہے تیر کمان میں رکھا پھر یاد آیا کہ حضور نے
نصیحت کردی ہے کہ کوئی نئی بات نکرنا پھر ابوسفیان نے کہا ہر شخص اپنے ساتھی کا ہاتھ پکڑلے
تاکہ اجنبی کی شناخت ہوجاے میں نے اپنے قریب والے کا ہاتھ تھاما تو وہ بولا تو کون ہے میں نے
کہا فلان بن فلان قبیلہ ہوازن سے پھر ابوسفیان نے کہا ہم یہاں نہیں ٹھہر سکتے آؤ چلیں اور ہر شخص
اپنے اپنے سواری کی طرف متوجہ ہوا۔ کہا واقدی نے کہ فوج ملائکہ نازل ہوئی دلوں میں کفار کے
رعب ڈالا اور تکبیریں کہنے لگے قریش سمجھے کہ یہ تکبیریں مسلمانوں کی ہیں وہ آپہنچے اب بھگدڑ پڑگئی کچھ
اسباب اٹھایا کچھ چھوڑا آگے کفار پیچھے پیچھے ملائکہ تکبیر کو دور تک بھگاتے گئے۔ غطفان نے جب
یہ واقعہ سنا وہ بھی بھاگے میدان خالی ہوگیا **ابن کثیر** کہا حذیفہ نے کہ مجھسے قریب بنو عامر تھے یہ ایسے
کہتے تھے الرحیل الرحیل لا مقام لکم چلو چلو قیام و مقام نہیں ہے اور ہوا انکے لشکر سے ایک بالشت باہر
نہوتی ادھر ادھر امن اور لشکر میں آندھی۔ میں پتھروں کے گرنے کی آواز سنتا تھا۔ پھر جب میں واپس
چلا تو راہ میں قریب بیس سواروں کے دیکھے جو عمامے باندھے تھے مجھسے کہنے لگے
اپنے صاحب یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے کہدو کہ اللہ نے قوم کی شر سے کفایت فرمائی
پھر میں آیا تو حضور نماز میں تھے جب سلام پھیرا تو میں نے یہ واقعہ سنایا آپ ہنسنے لگے
یہاں تک کہ باچھیں کھل گئیں اور حضور نے مجھے اپنے کپڑے کا کونا ڈالدیا اور میرے سینہ
کو اپنے قدموں سے ملا دیا پھر سوتا رہا جب صبح ہوئی فرمایا اے سونے والے اٹھ **ف**

انھیں قدموں کا تصدق تھا کہ حذیفہ صاحب سر رسول اللہ ہو گئے حذیفہ کا سینہ اور رسول اللہ کے قدم پھر یہ اتصال اسے بھی شرح نہو نکتہ اس خدمت میں سے زیادہ پاؤن کو تعلق تھا انعام بھی اسی طرح پر ہوا۔
اسی واقعہ کے متعلق ارشاد ہوا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا

اے ایمان والو یاد کرو نعمتیں اللہ کی جو تم پر ہیں جب آ گئے تم پر لشکر تو بھیجا ہم نے

عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝

ان پر ہوا اور وہ لشکر کہ نہ دیکھتے تھے تم اُسے اور ہے اللہ تمہارے کاموں سے آگاہ

اے ایمان والو یاد کرو نعمتیں اللہ کی جو تم پر ہیں جب آ گئے تم پر لشکر (یعنی احزاب عرب اور یہود کے) پھر بھیجی ہم نے ہوا اور وہ لشکر جسے تم نہ دیکھتے تھے اور جو تم کرتے تھے (یعنی سعی جہاد و مشورہ و تدبیر) سب اللہ جانتا ہے جنوداً کہا صاحب معالم نے مراد اس سے فرشتے ہیں ابن کثیر کہا عکرمہ نے کہ جب احزاب کا حملہ ہوا کفار کو ہوا یاد کرے باد جنوب نے باد شمال سے کہا اے شمال چل اور مدد کر رسول اللہ کی شمال بولی ہوا ہے گرم رات کو نہیں چلتی پھر باد صبا چلی آ کر روند ڈالا ابن عباس سے مروی ہے کہ اللہ تعالے اسپر غضبناک ہوا اور اسے عقیم کر دیا۔ حدیث میں وارد ہوا نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ یعنی مجھے باد صبا سے مدد دی گئی اور قوم عاد کی باد دبور سے ہلاک کر دی

إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ

جب آئے تم پر اوپر سے تمہارے اور نیچے سے تمہارے اور جب خیرہ ہو گئیں آنکھیں اور پہنچ گئے دل

آگے اوپر سے (یعنی نوق وادی	الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا ۝	جب تم پر دشمن ہر طرف سے
اور یہ اسد و غطفان بھی) اور	حلقوں میں اور گمان کرتے اللہ سے ہر طرح کے گمان	سے جو بجانب مشرق ہے

تمہارے نیچے سے (یعنی از جانب مغرب بطن وادی سے اور یہ قریش وکنانہ تھے) اور جب خیرہ ہو گئیں آنکھیں (یہ بیان ہے کمال خوف کا جب آدمی کو کچھ نظر نہ آئے تدبیر بھی نہ سوجھے) اور پہنچ گئے دل حلقوں میں (یہ بیان ہے کمال ملال و خوف و مشقت کا کہتے ہیں کلیجہ منہ کو آ گیا) اور لوگ اللہ تعالے سے مختلف گمان کرنے لگے (مومنین امید وار نصرت تھے منافقین روز و بد و ہلاک اہل اسلام کے خیال میں تھے

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ۝

اسوقت آزمائے گئے مومن اور ہلائے گئے ہلانا سخت۔

اسوقت ایمان والے آزمائے گئے اور مصائب و خوف سے ہلائے گئے سخت ف آیت کمال عظمت

وثبات اصحاب پر دال ہے کہ وہ دین مین نہایت متحمل وثابت قدم تھے جس امتحان کو اللہ شدید فرماے اُسکے شدت کی کیا حد ہے اور اُسکے تحمل کا کیا اندازہ آیہ مندرجہ (صفحہ ۲۶۴ جلد اول) ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ مین صرف زلزلوا فرمایا اور یہان زلزال شدید ہے پس فرق تحمل وشجاعت اصحاب ومومنین انبیاے سابق ظاہر ہو رہا ہے

وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ۝

اور جب کہا منافقون نے اور اُنھون نے جنکے دلون مین مرض تھا نہین وعدہ کیا ہم سے اللہ نے اور رسول نے اُسکے مگر فریب

اور جب منافقین نے کہا اور ضعیف الایمان بیچ دلون نے کہ اللہ ورسول نے ہمسے جو وعدہ کیا تھا کہ فتوحات حاصل ہونگی وہ فریب تھا دست اسکا ذکر خندق کنی اور ظہور فتوح سنگ مین ہے اور ہوام خوف ومغلوبی کا بیان ہے کہ منافق سمجھتے تھے اب مسلمان ہلاک ہو نگے اور وعدہ ہاے ترقی اسلام وفتح کنوز قیصر وکسرے غلط نکلے

وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ

اور جب کہا ایک گروہ نے اُنسے اے یثرب والو نہین قیام تمکو پس پھر جاؤ اور اجازت مانگتا ایک فرقہ

مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۝ ربع

اُن مین سے نبی سے کہتے تھے بیشک مکان ہمارے خالی ہین اور نہین تھے وہ خالی نہین چاہتے تھے وہ مگر بھاگنا

اور جب ایک گروہ نے اُن مین سے کہا اے یثرب والو تمھارا ٹھکانا اور جاے قیام نہین ہے تو پھر چلو (یعنی منافقین اور یہودی کہنے لگے کہ یہان مقابل لشکر زبردست نہ ٹھہر سکوگے تو ابھی سے بھاگ چلو) اور رخصت مانگا ایک گروہ نے اُن مین سے کہ ہمارے گھر کھلے اور خالی ہین کوئی محافظ نہین (اور رسول خدا رخصت دیتے تھے) ارشاد ہوا وہ خالی نہین ہین یہ لوگ نہین چاہتے مگر بھاگنا ۔ یعنی اس عذر سے غرض یہ ہے کہ کسیطرح صف جنگ سے ٹل جائین بعض اخبار مین وارد ہوا کہ مدینے کو یثرب نکہو وہ طابہ ہے اور یثرب مدینے کی ایک زمین کا نام ہے چونکہ یثرب ثرب سے مشتق قلیل العطاے ہے شاید اس لیے منع فرمایا ہو اور ذکر فرمانا جناب باریکا خواہ باعتبار زعم کفار ہے خواہ عوام منافقین کی زبان سے نقل بعینہ ہے

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ۝

اور اگر داخل ہو اُنپر اطراف اُسکے پھر سوال کیے جائین کفر سے البتہ لائین اُسے اور نہ توقف کرین اُسمین مگر تھوڑا

اور اگر یہ لشکر انپر داخل ہو اطراف مدینہ سے پھر اُن غدر کرنے والون سے درخواست کفر کی

ہوجاسے تو دو کفر و شرک قبول کرلین اور کچھ درنگ نکرین مگر تھوڑا یعنے یہ ضعیف الایمان ذراسی سختی مین مرتد ہوتین

وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُولًا ۝

اور تحقیق عہد لیا تھا اللہ سے پہلے سے کہ نہ پھیرینگے پیٹھ اور ہے عہد اللہ کا سوال کیا گیا۔

اور لوگون نے اللہ سے عہد کیا تھا اس لڑائی سے پہلے کہ دشمن کے مقابلے مین پیٹھ نہ پھیرینگے (اور یہ عہد پورا کرنا واجب ہے) اللہ کا عہد مسئول ہے یعنے قیامت مین مواخذہ کیا جائیگا۔ خازن کہا گیا یہ لوگ بنی حارثہ تھے جنہون نے یوم جنگ احد عہد کیا کہ نہ بھاگینگے اور کہا گیا یہ وہ لوگ ہین جو بدر مین نہ گئے تھے پھر مومنون کی کرامت و اہانت دیکھکر یہ عہد کیا مسئلہ ایفاے نذر واجب ہے مسئلہ نذر عبادات سے ہوسکتی ہے مباحات مین نہین ہے اس لیے اللہ کا عہد نسبت فرمایا نہین ہوسکتا

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

کہدیجیے نفع دیگا بھاگنا اگر بھاگوگے تم موت یا قتل سے اور اوس وقت نہ فائدہ اٹھاؤ گے مگر تھوڑا

آپ کہدیجیے کہ موت یا قتل سے بھاگنا کچھ فائدہ نہ دیگا ہمیشہ زندہ نہین رہ سکتے اور اب تم تھوڑا ہی لطف پاسکتے ہو یعنی حیات معینہ سے ف قتل سے مراد کیفیت و سبب موت ہے نہ موت سے اس سبب اور نہ کیفیت موت سے جسطرح اور جسوقت اور جس جگہ مقدر ہے اُسمین خلاف نہ ہوگا

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا

کہدیجیے کون ہے وہ کہ بچائے تمکو اللہ سے اگر چاہے اللہ ساتھ تمہارے برائی یا چاہے ساتھ تمہارے رحمت اور نہ

يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

پائینگے اپنے لیے سوائے اللہ کے دوست اور نہ مددگار

کہدیجیے وہ کون ہے جو اللہ سے تمکو بچائے اگر اللہ تمہارے حق مین برائی یعنے شکست و بلا کا قصد کرے تو کوئی روک نہین سکتا خواہ اللہ خیر و بہبود و فتح چاہے تو کون اُسے ٹال سکتا ہے وہ لوگ اپنے لیے اللہ تعالے کے سوا کسی کو ولی نصیر نہ پائینگے۔

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا

تحقیق جانتا ہے اللہ ڈھیل کرنیوالون کو تم مین سے اور کہنے والونکو اپنے بھائیون سے کہ چلو طرف ہمارے اور نہین

يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

آئینگے لڑائی مین مگر تھوڑے۔

اللہ تعالے جانتا ہے جو تمہین روکنے والے ہین تم مین سے اور جو اپنے بھائیون سے کہتے ہین آؤ ہماری طرف (اور آنحضرت کا ساتھ چھوڑ دو) اور لڑائی مین نہین آتے مگر کم خازن یہود نے منافقین کو پیغام دیا کہ تم کو اپنے نفس کے ہلاک کرنے پر کس نے آمادہ کیا ہے اگر اس مرتبہ ابوسفیان تمپر قابو پا گیا

تو زندہ نہ چھوڑے گا ہمکو تمپر ترس آتا ہے تم ہمارے بھائی اور ہمسایہ ہو تو ابن ابی منافق اور اُس کے ساتھی مومنین کی طرف متوجہ ہوئے اور انکو ڈرایا اور بہکایا اور کہا کہ ہمارے ساتھ یہود کے پاس چلو اللہ تعالیٰ نے انکی شرارت کی خبر دی **اخوانہم** سے اگر اخوان نسبی مراد ہیں تو مومنین داخل اور اخوان دینی مراد ہیں تو وہ منافقین ہیں جو آپس میں بھائی تھے **قلیلاً** سے خواہ یہ مراد ہے کہ کمتر آدمی انہیں کے آمادۂ جہاد ہوتے ہیں اور وہ کمتر وہی ہیں جنکو توفیق توبہ عطا ہوئی خواہ انکی شرکت جہاد باعتبار فساد نیت و کمال نفاق قلیل و ذلیل ہے

اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي
بخیل ہیں تمپر پھر جب آئے خوف دیکھے تو انکو دیکھتے ہیں طرف تیرے پھرتی ہیں آنکھیں انکی مثل اسکے کہ

يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُم بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً
غشی ڈالی جائے اُسپر موت سے پھر جب جاتا رہے خوف رنج دیتے ہیں تمکو زبان تیز سے حریص ہیں

عَلَى الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا
مال پر وہی ہیں کہ نہیں ایمان لاتے تو مٹا دیئے اللہ نے اعمال انکے اور ہے یہ اللہ پر آسان

یہ منافق آپکی اعانت میں بڑے بخیل ہیں پھر جب خوف یعنے جنگ و جہاد آجائے تو انہیں دیکھے کہ متحیر و مبہوت ہوکر تیری طرف دیکھنے لگتے ہیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی چھا جائے پھر جب خوف دور ہو اور امن آجائے آپکو اپنی تیز زبانی اور سخت بیانی سے رنج دیتے ہیں یہ لوگ مال غنیمت پر بڑے حریص ہیں یہ لوگ حقیقت میں ایمان دار نہیں ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اُنکے اعمال محو و حبط کر ڈالے اور اللہ پر ایسا مٹا ڈالنا کچھ مشکل نہیں آسان ہے۔

يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۖ وَإِن يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُم بَادُونَ
گمان کرتے ہیں لشکر کو کہ نہیں گئے اور اگر آئیں لشکر تو دوست رکھیں کاش کہ وہ جنگلی ہوتے

ع ۲ / ۱۸

فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ أَنبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا فِيكُم مَّا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا
بدوؤں میں پوچھتے خبروں سے تمہاری اور اگر ہوتے تم میں تو نہ لڑتے مگر کم۔

یہ منافق اپنی نامردی اور خوف سے سمجھتے ہیں کہ گویا لشکر مخالف ابھی گیا ہی نہیں اور اگر کوئی لشکر آئے تو تمنا کرنے لگیں کہ ہم جنگلی اعراب ہوتے اور اس مقابلے سے بچتے تمہاری خبریں پوچھا کرتے ہیں اور اگر یہ منافق تم میں ہوتے تو نہ لڑتے مگر قلیل یعنے شریک ہونا انکا کچھ نفع نہ دیتا ربط منافقین کی تفضیح کے بعد مومنین کے اصول تعلیم پر توجہ فرمائی۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ

تحقیق تھی تمہارے لیے رسول اللہ میں پیروی اچھی اُسکے لیے کہ امید رکھتا اللہ کی اور دن آخرت کی

تمہارے لیے اے مومنین رسول اللہ کی پیروی اچھی ہے — وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ۝ — اور یاد کرتا ہے اللہ کو بہت

اُسکے لیے جو اللہ کی لقا یا رضا یا ثواب کا امیدوار اور ثواب

قیامت کا خواستگار ہے اور اللہ کو بہت یاد کیا کرتا ہے **لکم** یہ خطاب ہے جملہ مومنین کیطرف **فی** مظروف اسکا محذوف ہے کہ عموم پر دلالت کرے یعنی امر میں آپکی اتباع محبوب و محمود ہو تکمیلہ کلمہ رسول اللہ سے سمجھا گیا کہ آپکے اخلاق و ارشاد آپکی طرف منسوب نہیں بلکہ اللہ کیطرف منسوب ہیں جسطرح فعل رسول عین فعل مرسل ہوتا ہے اور یہ بھی مستفاد ہوا کہ یہ اقتدا باعتبار وصف رسالت ہے پس کسی دوسرے کا فعل واجب الاقتدا نہیں اس لیے کہ عصمت قطعی نہیں البتہ افعال خلفائے راشدین و صحابہ کبار بشرط عدم انکار و مخالفت نصوص واجب الاتباع ضرور ہیں **حسنۃ** نہیں اشارہ ہے کہ سنت کو قبیح جاننا قرآنکا انکار ہے **لمن** یہ تخصیص ہے بعد تعمیم کے یعنے ہر مومن کو اتباع و اقتدا حضور کی چاہیے خصوصاً انکو جنکا ذکر آتا ہے یہ عہد اُنکے لیے لازم ہے **یرجو اللہ** کما مفسرین ثواب اللہ مراد ہے یا لقاء اللہ یعنے منزل کل رجا کا تذکرہ ایک عجیب وسعت و حکمت پر مبنی ہے یعنے ہر امر میں اللہ سے امید رکھنے والے خیر دنیا ہو یا ثواب عقبیٰ لقا ہو یا رضا **ذکر اللہ** اسمیں اشارہ ہے کہ عباد عشاق جو ذکر کثیر کیا کرتے ہیں اور اُنکے تمام امور ذاتی دنیاوی دینیاوی و اخروی مطلب تمام دنیوی و عقبیٰ پر ذکر غالب و اکثر ہے انمیں حضور ہی کے قدم بقدم چلنا چاہیے **تکمیلہ** ذکر اللہ میں تنبیہ ہے کہ عاشق کو یاد دلاتا ہے کہ محبوب کو نہ بھول جاو اور یہ کہ بغیر اسکے ذکر و وصول کے لیے کوئی دوسری راہ نہیں سعدی درین راہ مرد راہی نرفت کہ گم آن شد کہ دنبال داعی نرفت **تقسیم** **سنت رسول کریم** (سنت طریقہ - راہ - روش - عادت - اور یہ سبب تکرار و اطلاق فقہا تین قسم ہے - قولی و تقریری و فعلی **قول** اس سے کبھی وجوب کبھی استحباب کبھی اباحت کبھی تفصیل اسکی اصول فقہ میں ہے **تقریر** یعنے آپ کسیکا فعل یا قول کو معلوم کرکے منع نہ فرمائیں اس سے صرف جواز یا اولویت ثابت ہوتی ہے **فعل** یعنے جو کچھ آپ کریں اور آیہ کریمہ میں زیادہ تر اسی کیطرف اشارہ ہے - پھر فعل آپکا بدون خصوصیت و وجوب و عذر و ضرورت و سہو و نسخ ہو تو خواہ بطور عبادت ہوگا یا بطریق عادت **اول** یعنے آپکا فعل من حیث عبادت خواہ مؤکدہ ہوگا مواظبت و دوام سے جیسے نماز بجماعت و اذان و اقامت

[illegible]

یا وضو و قرات مین بسم اللہ یا نماز تہجد وغیرہ یا موکد ہو کسی وعید و حکم سے جیسے تسویہ صفوف جسکے ترک مین وعید اور اختیار مین وعدہ ہاے مزید ہین یا موکد ہو آپکے خلفا و اصحاب کے قول یا دوام فعل سے جیسے تراویح کہ حضور کے سامنے اس اہتمام و دوام کے ساتھ نتھی مگر خلفاء راشدین کے زمانہ مین اُسپر دوام و اہتمام واقع ہوا ایسی سنت فعلی کو **سنت موکدہ** کہتے ہین اور یہ اعلے و اقوے ترین سنن ہے اسکے تارک پر ملامت ہے اور اگر وہ فعل اکثری ہی گاہ گاہ بے عذر ترک بھی کیا گیا ہے تو یہ **سنت** ہے موکدہ نہین اور اگر کبھی کبھی حضور نے کیا ہے تو **مستحب** کہتے ہین جیسے نماز ضحی یا صرف **جواز** نکلتا ہے جیسے آدھی رات کو نماز عشا پڑھنا اور کبھی جواز بطور رخصت ادے ثابت ہوتا ہی جیسے وضو مین ایک ایک بار اعضا کا دھونا لیکن محض بقصد اتباع تمام عمر مین ایک دو بار کر لینا خالی از فضل نہین) **دوم** یہ کہ آپکا فعل بطور عادت و معاملات ہو اور یہ عادت خواہ اضطراری ہوگی جیسے سکوت و کلام، سکون و حرکت، سونا جاگنا، اٹھنا بیٹھنا یا اختیاری ہوگی پس افعال اضطراریہ معتبر نہین رہے افعال اختیاریہ خواہ موکد ہونگے دوام و مواظبت یا قول، یا اختیار علماے ربانی سے تو **مستحب** ہے جیسے تیامن اور اگر موکد نہین پس اکثری ہے تو **افضل** و اولی ہے جیسے عمامہ باندھنا، لوکی کی ترکاری پسند کرنا اور اگر اتفاقی ہے تو اس سے **اباحت** ثابت ہوتی ہے جیسے تنگ آستین کا قمیص پہننا اور کبھی اباحت بطور ترک اولی نکلتی ہے جیسے مباشرت کی بعد بے نہائے سو رہنا یا اعادہ کرنا (اور یہ بھی بقصد حصول اتباع شریف ایک دو بار اگر کرے تو خالی از حسن نہین) **نکتہ** آپکے وہ افعال جو عذر و ضرورت و مرض سے ہوے ہون اگر انھین حالتون مین اتفاقاً میسر آجائین تو خوش نصیبی ہے پس اگر کسیکا طفل شیرخوار یا دختر بالغہ منکوحہ انتقال کرے یا مین اسکا دو برس کا ہو یا کسی امر مین اسے شرف مشابہت میسر آجاے تو دولت خداداد سمجھکر شکر بجا لاے۔ **مسئلہ** اقتدائے رسول محبوب و موجب مغفرت و نزول رحمت ہی نہین بلکہ خود متبع سنت محبوب الٰہی ہے فاتبعونی یحببکم اللہ کی اسپر گواہی ہے۔ **ف** یہ صورت تقسیم و مراتب سنت اقدس سے ہے دوسرے احکام اس کے جناب استاذ رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ تحفۃ الاخیار مین نہایت مصرح ہین **نکتہ** جملہ افعال تین طرح پر ہو سکتے ہین ۱ افعال ذوقی کے موافق وہ نہین قرآن حسن مین ۲ مخالف وہ قبیح ہین اس لیے کہ ضد حسن ہین ۳ نہ موافق نہ مخالف ان پر کوئی حکم نہین ہو سکتا مگر باشتباہ قبیح اس کا ترک احوط ہے

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

اور جب دیکھا مومنین نے لشکر کو بولے یہ وہی ہے کہ وعدہ کیا ہمسے اللہ نے اور رسول نے اوسکے

وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ؕ

اور سچ کہا اللہ نے اور رسول نے اُسکے اور نہین بڑھایا انکو مگر ایمان اور تسلیم

اور جب دیکھے ایمان والوں نے لشکر بولے یہ وہی ہے جو وعدہ کیا اللہ نے اور اوسکے رسول نے
سچ فرمایا اللہ اور اسکا رسول اور نہ بڑھا اونکو ان لشکر اور یاس اور سختی وغیرہ نے مگر ایمان اور حسن
حکم کا اور یہ سے مراد وعدہ قرآن یا وعدہ آخرت میں ابن کثیر کہا ابن عباس نے کہ مراد وہ وعدہ ہے
جو سورہ بقرہ میں ہے (ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ الخ) خازن کہا مومنین نے منافقین کے جواب
میں (ما وعدنا اللہ ورسولہ الا غرورا)

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ
ایمان والوں سے وہ مرد ہیں کہ سچ کیا اسے کہ جو عہد کیا اللہ سے اوسپر پس انمین سے کوئی پورا کرچکا وعدہ اپنا
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۙ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ
اور انمین سے کوئی ہے جو منتظر ہے اور نہ بدلا بدلنا تاکہ ثواب دے اللہ سچوں کو انکی سچائی کا
وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا
اور عذاب کرے منافقوں کو اگر چاہے یا توبہ عطا کرے اونپر بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

مومنوں سے ایسے مرد بھی ہیں کہ جو اللہ سے وعدہ کیا اسے سچا کیا اور ان سچوں سے بعض وہ ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے
یعنی اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے اور اپنا کام تمام کیا اور انہیں سے بعض وہ ہیں جو منتظر وقت ہیں اور اپنے عزم وعہد کو نہیں
بدلا تاکہ اللہ ثواب دے سچوں کو انکی سچائی کا اور عذاب کرے منافقوں
کو اگر چاہے یا انہیں توبہ عطا فرماوے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ما عاہدوا (ما) عام ہے ہر ایک عہد
کو شامل خواہ وہ عہد ہوں جو اللہ سے ہمیشہ الزام کر دیتے ہیں اور یہ عہد ضمن ایمان میں اجمالاً اور قرآن وحدیث
سے تفصیلاً قبول کئے ہیں مثل فرائض و واجبات و ترک محرمات کے خواہ وہ عہد جو بطور نذر ہم نے اپنے ذمے
خود لازم کر لیے یا امام عادل یا امیر المومنین نے بحسب مصالح مسلمین و بنظر تقویت دین ہم پر واجب کر دے
پس یہ تمام عہود کا وفا کرنا مقتضائے مومنین کی شان سے ہے صحیح کہا بخاری نے
عہد وفا کیا اور نذر پوری کی کہا انس نے میرے چچا انس بن نضر جب بدر میں حاضر نہ ہو سکے
تو انپر یہ امر گران گزرا اور قسم کھائی اگر اللہ مجھے دوسری لڑائی دکھائیگا تو اللہ دیکھیگا کہ میں کیا کرتا ہوں
پھر احد میں حاضر ہوئے تو انکو سعد بن معاذ ملے اور کہا اے ابو عمرو کہاں چلے بولے جنت کی ہوا کو احد کے
اسطرف پا رہا ہوں پھر ہتیار سنبھالے اور قتال شروع کیا یہاں تک کہ شہید ہوئے اور انکے جسم پر اسّی
سے زیادہ زخم تھے تیر و نیزہ و تیغ کے ربیع بنت نضر نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی کی تلاش کو نہ پہچانا مگر ایک
انگلی کے ذریعے سے اور یہ آیت انہیں کی شان میں اتری ہے اور کہا مفسرین نے کہ ان میں مصعب و حمزہ

وغیرہ دوسرے وہ سب اصحاب داخل ہین جو اس آیت کے اوترنے سے پہلے شہید ہوچکے ہین **ف**
بلکہ وہ بھی جو نیت صادق وعزم واثق کے ساتھ انتقال کر گیے اس لیئے کہ عہد مرجانا نہین بلکہ مرتے دم تک
اللہ ورسول کی اطاعت مین سر جھکائے رہنا وفاے عہد سے ہے **من ینتظرین** وہ تمام مومنین داخل
ہین جو ہنوز زندہ مگر بیل بندہ ہین اور اپنے عزم وعہد کو بدلا نہین **الحاصل** اس مین کمال توصیف ہے اصحاب
رسول کی انتقال کر گئے ہون یا زندہ پھر سوا سے اُنکے جنکا نفاق ثابت نہین ہوا سب اس مدح مین داخل اور
کسی ایک کا بدون نص صریح نکالنے والا مصدقین قرآن سے خارج ہے اس لیے کہ مِنْ گو تبعیضیہ ہے مگر بعد
تقسیم کل کو محیط ومشتمل ہو جائیگا ۱ وہ بعض جو انتقال کر چکے ۲ وہ بعض جو منتظر ہین یہ دونون اپنی سچائی کا انعام پائینگے
۳ وہ بعض جو منافقین ہین یہ اپنے نفاق کے عذاب مین گرفتار ہونگے **ف** آیت تمام مومنین کو جو صادق
الوعد ہین بشارت سناتی ہی اور **تبدیلا** مفعول مطلق ہے مفید معنے تاکید اس لیے کہ ادنیٰ تبدیل سے بچنا
دشوار ہے پس جبتک تبدیل کامل نہو عفو ہے اور تمام صادقین مین مندرج **بحث** منافق دنیا مین مسلم
اور آخرت مین کافر ہے اُنکا معذب ہونا قطعی پھر مشیت کی قید کیون بڑہائی **جواب** اس تقریب
سے سمجھا گیا کہ معنے مشیت کے عدم توبہ ہین یعنے خواہ وہ توبہ نہ کرین اور معذب ہون خواہ توبہ کرین اور نجات
پائین اس لیئے کہ اللہ غفور رحیم ہے۔

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۚ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۚ

اور پھیر دیا اللہ نے کفار کو غصے مین اُنکے نہ پہونچے بھلائی کو اور کافی ہوا اللہ مومنین کو لڑائی سے

اور اللہ نے پھیر دیا کفار کو اُنکے غصہ مین کہ دنیا کی کو نہ پا سکینگے اور اللہ مومنین کے حق مین لڑائی کو کافی ہو گیا	وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۚ	
	اور ہے اللہ زبردست غالب	

(جیسا کہ جنگ احزاب مین ہوا اور تکبیر ملائکہ سے کفار کو مغلوب ومنہزم کر دیا) اور اللہ زبردست غالب
ہے **ف** آیت قصۂ ہزیمت قریش سے متعلق ہے

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ

اور اتارا اُنکو جو مددگار ہوئے اُنکے کتاب والون سے قلعون سے اُنکے اور ڈالدیا دلون مین اُنکے

الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۚ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ

رعب ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو اور مقید کرتے ہو ایک گروہ کو اور وارث بنایا تمکو زمین کا اُنکی اور گھرون کا اُنکے

وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝ ع ۳ ۷ ۱۹

اور مالون کا اُنکے اور اوس زمین کا کہ پاؤن نہین رکھا تمنے اُسپر اور ہے اللہ ہر شے پر قادر

اور جو اہل کتاب سے یعنی بنی قریظہ وغیرہ کفار قریش کے مددگار ہوئے تھے انکو انکے قلعوں سے اتار لیا اور انکے دلوں میں رعب ڈالدیا کہ بے لڑے ہمارے حکم پر راضی ہوگئے تو تم اے مومنین انکے ایک گروہ کو (جو اہل سیف ہیں) قتل کرتے ہو اور دوسرے گروہ کو (یعنے عورتیں اور بچے) محبوس کرتے ہو اور ہم نے تم کو انکے مال و زر زمین اور گھروں کا وارث بنا دیا اور ایسی زمین کا بھی وارث بنایا جہاں تم ابتک نہیں گئے ہو اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے زمین اشارہ اس سے کیا بعض نے مراد خیبر ہے اور کہا بعض نے مکہ اور کہا گیا روم وغیرہ بہر حال وہ تمام زمین جو مسلمانوں نے فتح کی داخل وعدہ ہے **ف** یہ آیت متعلق غزوہ بنی قریظہ ہے **غزوہ بنی قریظہ** بخاری نے روایت کی جب رسول مقبول جنگ خندق سے دولتخانے کیطرف واپس آئے ہتیار رکھوے غسل فرمایا کہ جبریل آئے اور کہا یا رسول اللہ آپنے ہتیار رکھوا ڈالے واللہ کہ ہمنے ابھی ہتیار نہیں کھولے چلیے ان کی طرف آپنے پوچھا کدھر جبریل نے بنی قریظہ کیطرف ہاتھ سے اشارہ کیا۔ انس کہتے ہیں گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ جبریل کے سواران ہمراہی کا غبار بنی غنم کے کوچے میں بلند ہے۔ معالم جب مجاہدین واپس آئے حضور اقدس ام المؤمنین زینب بنت جحش کے پاس غسل کرتے تھے ابھی زینب سر اقدس دھو چکیں تھیں کہ جبریل امین قلعے پر سوار سر پر دستار ظاہر ہوئے اور کہا کیا آپنے ہتیار کھولڈالے ارشاد ہوا ہاں جبریل نے کہا اللہ تعالے آپ سے عفو فرماے ملائکہ نے چالیس دن سے ہتیار نہیں کھولے میں ابھی کفار قریش کے تعاقب سے پھرا ہوں اور مروی ہے کہ جبریل کے چہرۂ نورانی پر غبار اور گھوڑے پر گرد پڑی تھی حضور انکے چہرے اور گھوڑے سے غبار جھاڑنے لگے (شاید اس لیے کہ جبریل کو اپنے حسن خدمت کا صلہ اور ملائکہ میں تفاخر حاصل ہو) پھر جبریل نے کہا کہ یا رسول اللہ بنی قریظہ پر لشکر کشی فرمائے اور ہم جاتے ہیں انکے کاروبار برہم کردیں آپنے بلال کو حکم دیا کہ ندا کردو یَا خَیْلَ اللّٰہِ ارْکَبُوْا اے اللہ کے لشکر سوار ہو حضرت علی کو نشان دیکر بھیجا اور فرمایا کہ عصر سے پہلے پہنچ جاؤ عقب سے حضور بھی چلے جب قبیلۂ بنی نجار پر پہونچے دیکھا کہ اصحاب ہتیار بند صفیں جمائے ہیں فرمایا کسنے تمسے کہا کہ تیار ہوجاؤ بولے دحیہ کلبی نے حکم سے مطلع کیا حضور نے فرمایا وہ جبریل تھے آگے گئے ہیں پھر پندرہ یا پچیس دن تک محاصرہ رہا اور رعب بھی جب بھی انھیں میں تھا آخر کار یہود کا عاجز ہوکر خواہاں ہوئے کہ ہم بھی بنی نضیر کی طرح مدینے سے نکالدیے جائیں ارشاد ہوا نہیں تم ہمارے فیصلے پر قلعہ کھولدو ہم مختار ہیں چاہیں مار ڈالیں چاہے آزاد کردیں حضرت ابولبابہ بدرخواست یہود قلعے میں گئے یہود نے اپنا حال تباہ اور لڑکے بالوں کی مصیبت دکھائی اور رائے پوچھی کہ کیا کریں انکو ترس آیا اور اشارہ کیا کہ سب تہ تیغ کیے جاؤگے ابولبابہ کہتے ہیں کہ میں اپنے مقام سے نہ ہٹا تھا کہ دل نے کہا یہ رسول اللہ کے حق میں خیانت ہوئی میں اس شرم سے حاضر نہو سکا اور مسجد نبوی میں جاکر ایک ستون سے آپ کو

باندھ دیا اور کہدیا کہ جبتک میری توبہ قبول نہو سوائے نماز و ضروریات بشری کے کوئی مجھے نہ کھولے چند روز تک یہی حال رہا حضور نے فرمایا اگر ہمارے پاس آتا تو ہم طلب عفو کرتے اب تو بدون عفو پروردگار کچھ نہین ہو سکتا۔ ام سلمہ فرماتی ہین کہ ایک صبح کو مین نے دیکھا کہ حضور ہنس رہے ہین مین نے کہا اللہ آپ کو ہنستا ہوا رکھے کیا معاملہ ہے فرمایا جبریل آئے اور بشارت قبول توبہ ابو لبابہ لائے۔ مین نے حجرے کے دروازے سے آواز دی اے ابو لبابہ تمھاری توبہ قبول ہوئی حاضرین مسجد کھولنے پر آمادہ ہوئے ابو لبابہ بولے ٹھہرو حضور کے دست مبارک کا امیدوار ہون۔ اتنے مین حضور آئے اور انکی مشکلکشائی فرمائی القصہ حضرت سعد بن معاذ پنچ بنائے گئے کہ جو چاہین فیصلہ کر دین حضرت سعد نے یہود سے کہا تم میرے حکم پر راضی ہو انھون نے تسلیم کیا پھر حضور مین عرض کی آپنے بھی مختار کیا بعدازان فیصلہ کر دیا کہ زن و فرزند غلام بنا کے جائین اور مرد قتل ہون پھر بنو قریظہ کی گردنین اڑا دی گئین اور مال غنیمت ہوگیا بال بچے لونڈی غلام بنا لیے حضور نے فرمایا اللہ تعالے نے اسی فیصلے کی منظوری فرمائی ہے۔ بعد شکست احزاب و قتل و قید بنی قریظہ خراب حضرت سعد نے اسی تیر کے زخم سے شہادت پائی

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ

اے پیغمبر۔ اپنی بیبیون سے اگر ہو تم چاہتی حیات دنیاوی اور اسکی زینت تو آؤ

أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ۝ وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

نفع دون مین تمکو اور رخصت کر دون مین تمکو رخصت کرنا اچھا اور اگر ہو تم چاہتے اللہ کو اور اسکے رسول کو

وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ۝

اور دار آخرت کو تو بیشک اللہ نے تیار کیا ہے نیک بیبیوں کے لئے تم مین سے ثواب بڑا

واضح رہے کہ یہ چند آیتین ہین ان مین اللہ تعالے نے اپنے نبی محبوب کے خوش کرنے کو آپکے ازواج کی تعلیم و اصلاح نازل فرمائی اور انکے امتیازات و خصائص و فضائل دوسری عورتون کے مقابلے مین ظاہر فرمائے کہ جب پہلے ایک امتحان مین انکی ثابت قدمی ظاہر کر کے دعوے فضل و اختصاص کے دلیل ثابت کر دی فرمایا اے نبی کریم آپ اپنی بیبیون سے کہدیجیے اگر تم حیات دنیاوی اور اسکی زینت چاہتی ہو تو آؤ لینے آمادہ ہو مین تمکو فائدہ دون اور رخصت کر دون اچھی طرح رخصت کرنا یعنے اپنی مصاحبت اور نکاح سے علیحدہ کرکے موقع دون کہ جسطرح چاہو دنیا حاصل کرو اور اگر تم اللہ اور رسول اور ثواب آخرت کی خواہان و مشتاق ہو تو بیشک اللہ نے نیک عورتون کے لیے جو تم ایسی ہون ثواب عظیم تیار کر رکھا ہے امتعکن کہا صاحب تفسیر احمدی نے کہ ہر مطلقہ کو بعد طلاق متعہ دینا اولے ہے اور اس لفظ سے ثابت اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ کا ف کو بنا ہے ہیبی

اس دلیل سے نہین ہوسکتی تاہم اقتباس لطیف ہے **مسئلہ** اس آیت سے ازواج پیغمبر مخیرہ نہین ہوئین پس وہ تفریعات متعلقہ طلاق وغیرہ جو مفسرین نے ذکر کی ہین مناسب مقام نہین اس مین صرف طلب طلاق کا اذن دیا گیا ہے اور وعدہ طلاق طلاق نہین **مسئلہ** تنبیہا یا طلاق کا زوجہ کے فعل یا طلب پر موقوف کرنا جائز ہے **مسئلہ** حضرت ابوبکر و عمر حاضر ہوے اور دیکھا کہ آستانۂ نبوی پر بہت آدمی جمع ہین کسیکو اندر جانے کی اجازت نہین پھر یہ دونون بزرگوار ونکو حاضر ہونے کی اجازت ملی اندر گئے تو دیکھا کہ حضور کے گرد گرد ازواج مطہرات جمع ہین اور نفقہ مانگ رہی ہین اور حضور خاموش ہین عمر فاروق نے چاہا کسی طرح آپکو ہنسانا چاہیئے عرض کی یا رسول اللہ اگر آپ بنت خارجہ یعنے حضرت عمر کی بی بی کو دیکھتے جب وہ مجھسے نفقہ مانگتی ہے اور مین اسکی گردن دبوچ دیتا ہون تو معلوم فرماتے کہ عورتون سے کیونکر سلوک کیا جاتا ہے حضور اقدس یہ سنکر ہنسے اور فرمایا دیکھو یہ سب میرے گرد گرد مجتمع ہوکر وہ شئے مانگ رہی ہین جو میرے پاس نہین ابوبکر اٹھے اور اپنی صاحبزادی عائشہ کی گردن دبائی اور عمر نے اپنی بیٹی حفصہ کی گردن دبائی اور کہا تم رسول اللہ سے وہ شئے مانگتی ہو جو اُنکے پاس نہین خبردار پھر ایسا نہ کرنا پھر آپ اونتیس دن تک ازواج سے علیحدہ رہے اور یہ آیت اتری اور اختیار دیا گیا کہ خواہ دنیاے فانی لو یا عیش جاودانی و رضاے سبحانی بخاری مین ایک اور روایت ہے کہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ہم اور ایک ہمارا ہمسایہ انصار سے باری باری حضور مین حاضر ہوتے تاکہ جو نئی بات ہو حاضر غائب کو بتادے ایک رات ہمارا ساتھی آیا اور آواز دی کہ تم گھر مین ہو اُن دنون خبر تھی کہ کفار غسان مدینہ پر چڑھ آنے والے ہین مجھے اسیکا گمان ہوا مین نے کہا کیا غسان آگئے وہ بولا نہین اس سے اہم امر ہے حضور نے اپنی بیبیون کو طلاق دیدی مین نے کہا حفصہ ہلاک ہوگئی پھر کپڑے سنبھالے اور نماز صبح حضور کے ساتھ پڑھی حضور اپنے مشربہ مین چلے گئے اور مین حفصہ کے پاس گیا وہ رو رہی تھین مین نے کہا تمکو کسنے رلایا مین تمکو اسی سے ڈراتا تھا کیا حضور نے طلاق دیدی بولین نہین معلوم ہان آپ مشربہ مین گوشہ گزین ہین مین منبر شریف کے پاس گیا گرد گرد بہت آدمی جمع تھے اور رو رہے تھے تھوڑی دیر بیٹھکر مشربہ پر آیا اور اذن طلب کیا غلام حبشی جو حاضر تھا اُسنے کہا کہ حضور نے کچھ جواب نہین دیا پھر منبر کے پاس گیا تاب نہ آئی اور آکر اذن مانگا اور وہی ناکامی ہوئی تیسری بار جب جواب خاموشی سنکر پھر الٹا تو لڑکے نے آواز دی آؤ حضور یاد فرما رہے ہین مین گیا آپ کو ایک چٹائی پر لیٹے ہوے پایا دیکھا کہ چٹائی کے نشان جسم مبارک مین نمایان ہین پھر سلام کیا اور عرض کی کیا حضور نے بیبیون کو طلاق دیدی سر مبارک اٹھاکر فرمایا نہین مین نے تکبیر کہی پھر دل مین کہا کہ حضور کا جی بہلاؤن اور عرض کی یا رسول اللہ ہم قریشی عورتون پر غالب تھے جب مدینے مین آئے یہان عورتونکو غالب پایا حضور سنکر متبسم ہوے پھر عرض کی کاش حضور دیکھتے جب مین نے حفصہ کہا تھا کہ تم اپنے ہمسر پر جو تم سے زیادہ صاحب جمال و محبوبہ پیغمبر ذوالجلال ہین نہ بہکیو (مراد عائشہ تھین) پھر حضور نے تبسم

فرمایا اب مین حضور کو خوش دیکھکر بیٹھ گیا اور اطراف خانہ مین دیکھا تو کوئی شے نظر نہ آئی صرف تین کھالین تھین
عرض کی اللہ سے دعا کیجیے کہ آپ کی امت پر وسعت فرمائے فارس و روم باوجود کفر کے کس وسعت مین ہین
یہ سنکر حضرت سید البشر بیٹھ گئے اور فرمایا اے ابن خطاب دنیا مین یہ قوم ہے جنکے حصے دنیا ہی مین مل گئے
مین نے عرض کی میرے لیے آپ استغفار فرمائین خطا ہوئی۔ پھر آپ انتیس دن تک گوشہ نشین رہے پھر پہلے
عائشہؓ کے پاس آئے اور یہ آیت سنائی **بخاری** عائشہؓ سے مروی ہے کہ بعد نزول آیت سب سے پہلے
حضور میرے پاس آئے اور فرمایا مین تم سے ایک بات کہتا ہون بدون مشورہ والدین جواب مین جلدی نکرنا
اور آپ کو یقین تھا کہ وہ میرے فراق کی رائے نہ دینگے۔ پھر یہ آیت سنائی مین نے عرض کی یا رسول اللہ کس
بات مین ماں باپ سے مشورہ لون مین اللہ و رسول کو اختیار کیے ہوئے ہون پھر اسی طرح دوسرے ازواج
نے بھی بلا تردد ہوائے نفس و زینت دنیا کو ترک اور اللہ و رسول کو اختیار کیا **بحث** آیت گو فضل
ازواج مین ہے مگر عموما نہین بلکہ جو محسنہ ہو اسے اجر عظیم ملے اور (منکن) سے بھی تبعیض متبادر ہے
جواب محسنات مظہر ہے موضع مضمر مین جیسا کہ اکثر داب قرآنی ہے یعنے بعد اختیار خدا اور رسول
تم محسنہ ہو جاؤ گی اور ہر محسنہ کا اجر ہے تم بھی اجر پاؤ گی۔ پھر (منکن) بیانیہ ہے یعنے جو محسنہ تم مین
ہو اسے (بخلاف دوسرے محسنہ کے) اجر عظیم ہے اور اول من تقنت مین اسکی تصدیق (اجرہا مرتین)
سے ثابت اور من تبعیضیہ ہو تو ذکر اختیار بیفائدہ رہجائیگا اس لیے کہ ہر محسنہ کے لیے اجر ہے اختیار سے
کیا زیادتی ہوئی حالانکہ آیت فضل اختیار مین مسوق و مخصوص ہے **بحث** احسان شرط ہے تو تبعیض
ثابت جسطرح ایمان شرط ہے صحت عمل صالح کے اور عمل صالح شرط ہے استحقاق ثواب کا ایسے ہی
اختیار شرط احسان و احسان شرط اجر عظیم ہے **جواب** اختیار دو حال سے خالی نہین خواہ حسنہ ہے
یا نہ حسنہ ہو نا بالبداہت باطل اس لیے کہ اختیار خدا و رسول واجبات سے اور حسنہ کون زیادہ ہے اور
جب حسنہ ہے تو پھر اختیار کو شرط احسان بنانا باطل اس لیے کہ شرط عین مشروط نہین ہوسکتا ورنہ اختیار عین
احسان ہوگا اور یہ باطل ہے بخلاف ایمان کہ وہ اصطلاح شرعی سیاق قرآنی مین عمل نہین آمنوا وعملوا الصالحات کا عطف صحیح و مفید
نہوتا اور ایمان لغۃ عمل بھی مانا جائے تو ایمان شرط نجات ہے اور قابلیت نجات شرط ہے استحقاق
ثواب کی اور ثواب نتیجہ ہے عمل صالح کا یہی اس اعتبار سے ایمان شرط ہے صحت عمل صالح کا نہ
خواہ اختیار مقابل ردت ہے اور یہ بمعنے ایمان ہے حالانکہ ازواج پیغمبر کو کفر و ایمان مین اختیار نہین
دیا گیا تھا خواہ بمعنے ترک ہوا و اختیار رضا ہے اور یہ عمل ہے اور افضل ترین اعمال اسکے بعد دوسری
حسنات کی قید خلاف اصل۔ الحمد للہ کہ تمام ازواج مطہرات کا اس وعدے مین داخل ہونا عبارت قرآنی سے

اس طرح ثابت ہو گیا کہ منکر کو اپنے ایمان کی خبر لینا چاہیے پس کیا حال ہے اس قوم کا جو ام المومنین
عائشہ صدیقہ کی نسبت جن کے لیے ان آیات کے علاوہ اور بہت آیتین سورۂ نور مین
موجود ہین کلام سراپا اہتمام کرتے ہین اور اللہ تعالے اپنے نبی محبوب کو ان کے تمام
بیبیوں کے ساتھ جو حیات مین انکی راحت رسان تھین اور دنیا اور بہر تنہا چہ بلکہ آپ ہی کی
خواہان تھین اعلے ترین مقامات جنت مین جگہ دے گا حسد کرنے والے جلین

سعدی کی بسر نا برد اے حسود کین رنجیست ❊ کہ از مشقت آن جز بمرگ نتوان رست

ثابت امید کی جاتی ہے کہ جو عورت اپنے شوہر کو اختیار کرے اور اپنی حرص و
ہوا کے مقابلے مین اسکی رضا مقدم جانے مستحق اجر عظیم ہو اس لیے کہ یہان گو کلمہ
رسول وارد ہے مگر معنے زوجیت بھی ملحوظ ہین۔

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ ؕ

اے بیبیو	پیغمبر کی	جو لائی تم مین سے	بیحیائی	کھلی ہوئی	دونا ہوگا اسکے لیے	عذاب	دو بار

وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ۝

اور ہے	اللہ پر	آسان

اے بیبیو پیغمبر کی تم مین سے جو کوئی کھلی ہوئی بیحیائی کرے اسپر دونا عذاب
کیا جائے گا اور اللہ تعالے پر ایسا کرنا آسان ہے گران نہین یٰنساء النبی عام ہے
سب بیبیان اس مین داخل ہین یات فعل معروف یعنے عمداً دیدہ و دانستہ
قصور کرے سہو و خطا پر ایسی دھمکی نہین ہے فاحشہ بیحیائی ہر گناہ بے شرمی و بیحیائی
ہے اسی لیے فرمایا الحیاء شعبة من الایمان حیا ایمان کی شاخ ہے مبینة
صاف۔ ظاہر۔ کھلا کھلا گناہ جس مین نہ تاویل ہو نہ عذر نہ تردد اس سے وہ خطائین جو اجتہاد
سے ہو جائین بلکہ وہ قصور جو کسی دلیل کی خفا سے سرزد ہو عفو ہے یضاعف
دونا مگر بعد اسکے کلمہ ضعفین چاہتا ہے کہ خواہ یضاعف بمعنی زیادتی ہو یعنے دو بار زیادہ ہوگا
ورنہ ضعف دونا اور ضعفین چوگنا اور چوگنے کو دونا کرنے سے اٹھ گونا ہوا گو یہہ وجہ کسی مفسر
نے نہین لکھی اور ہے بھی ایسی نہین کہ لکھی جاتی مگر ضعیف تقریر محل مدح مین مقبول ہو سکتی
ہے اور یہ کلمہ بظاہر عتاب و تخویف کا ہے مگر کمال مدح پیغمبر
و ازواج پیغمبر پر دال ہے اس لیے کہ قاعدہ مسلمہ ہے کہ سزا مین مالک یہ

آزادون کا نصف ہے پس معلوم ہوا کہ زیادتی سزا زیادت فضل کی بنا پر ہوا کرتی ہے توجسطرح آزاد پوری سزا پاکر مملوکون سے شرف وکرامت مین بڑھے ہوے ہین ازواج پیغمبر بھی اس تقسیم وتضعیف کی وجہ سے تمام دنیا کے مومنین پر شرف وکرامت کے زیادہ حقدار ہین اور راس مین تردد ہی کیا ہے ہم تمام امتی آپ کو حضور اقدس کا غلام کہلانا فخر جانتے ہین اور آپ کی تعظیم سے آپ کے منتسبان خاص کو بھی اپنا آقا و مولے مانتے ہین

شعر اے شرف نام نظامی بہ تو ٭ شاہی اوست غلامی بہ تو

پس یہ وہ شرف ہے جس مین ازواج پیغمبر دوسرون سے ممتاز ہین اور ایسا فرمانا کچھ بھی اون کی وقعت مین کمی نہین لاتا حضرت الوہیت سے ایسے خطابات انبیا کی نسبت ثابت ہین تو دوسرون کی کیا ہستی ہے اور بات تو یہ ہے کہ روے سخن گو ازواج پیغمبر کی طرف ہو مگر ہمکو اپنی خبر لینا چاہیے کہ جب اون برگزیدگان خاص سے یہ خطاب ہین تو ہم کس شمار مین ہین **مسئلہ** علما وخواص کو جسطرح مراتب علیا عطا ہون گے اون پر گرفت بھی سخت ہے **نکتہ** پہلی آیت مین فرمایا کہ اے نبی آپ اپنی بیبیون کو کہدین جب وہ سب امتحان مین کامل نکلین قابل خطاب خاص ہوئین ارشاد ہوا اے پیغمبر کی تمہاری نازبرداری کرین تاہم تم ڈرتی ہی رہنا اس لیے کہ ہم نے تمہاری مدارج اعلے کردیے مین لغزش مین پکڑ بھی سخت ہوگی اور ابن عباس سے مروی ہے کہ فاحشہ مبینہ یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر سے لڑے بداخلاقی کرے (معالم) یہ تقریر مقام پر نہایت چسپان ہے یعنی حضرت نبوت مین گستاخی نہ کرنا۔ اور اسی بنا پر احادیث مین اون عورتونکے نسبت سخت وعید آگے ہین جو اپنے شوہر سے طلاق کی طالب ہون یا اس سے لڑین اوسکی نافرمانی کرین۔ ترمذی جو عورت دنیا مین اپنے شوہر کو تکلیف دیتی ہے تو وہ حور جو اوسکے شوہر کے لیے جنت مین پیدا کی گئی ہے کہتی ہے قَاتَلَكِ اللّٰهُ اے عورت اللہ تجھے ہلاک کرے یہ مرد تیرے پاس مہمان ہے اب تجھے چھوڑ کر میرے پاس آئے گا

پارۂ بست ودوم | ومن یقنت | سورۂ احزاب

تمہید جب شرف و امتیاز ازواج نبی کریم ضمن تادیب و تہدید مین بیان ہوچکے عنایت ازلی متوجہ ہوئی کہ کھلے کھلے فضائل وخصائص ظاہر کردیئے جائین تاکہ پہلے ہی سے اپنے انقاد و اختیار خدا اور رسول کے فوائد سنکر زیادہ تر شکرگزار ہون منکر جلین مومن فخر کرین

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ

اور جو اطاعت کرے تم مین سے اللہ اور اسکے رسول کی اور کرے نیکی دینگے ہم اوسے ثواب اُسکا دو بار

وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۝

اور تیار کیا ہمنے اُسکے لئے رزق عزت کا

اور جو تم مین سے ای ازواج نبی کریم اطاعت کرے اللہ کی اور رسول کی اور نیک کام کرے تو اُسے ثواب عمل دوبار دینگے اور اُسکے لیے رزق کریم مہیا کر رکھا ہے **یقنت** قنوت سے یعنے اطاعت **من** بیانیہ ہے تبعیضیہ نہین کیونکہ خطاب ہے تاکہ غیر ازواج داخل نہون **مرتین** دوبارہ ابو سعود ایک ثواب بدلہ انقاد دوسرا ثواب اختیار خدا و رسول جنت ثواب اول متعلق تعظیم الوہیت ہے اور ثواب ثانی متعلق باعزاز نبوت اور یہ احتمال کہ دوسرے مقامون پر دس گنا اور سات سو گنا وعدہ ہوا ہے تو کیا زیادتی ہوئی باطل ہے کیونکہ لفظ مرتین ادنیٰ مقادیر پر وارد ہے جو عموماً معین ہین لیس جسین کسیکو دہ چند ثواب ملے تو انکو بیس حصے اس لیے کہ آیت محل مدح وتخصیص وامتیاز مین ہے اور یہ جو حدیث مین وارد ہوا کہ جو لونڈی کو اچھی تعلیم کرے پھر آزاد کرکے نکاح کرلے تو اوسے دوبارہ ثواب عطا ہوگا مخصوص ہے بعض عمل سے اور یہان ہر عمل پر دونا ثواب ہے جیسا کہ صالحاً سے ظاہر ہے کہ جسقدر اور جس قسم کی نیکی ہو **اعتدنا** اضافت تشریفی ہے کہ ہم خود متوجہ ہین **رزق کریم** کہا مفسرین نے جنت ہے **ف** جسے اللہ تعالیٰ کریم فرمائے اور اپنی طرف منسوب کرے اور ازواج نبی کریم کے لیے موعود ہو اُسکی تعیین عبد ضعیف سے غیر ممکن وہ تمام عطیات سے کریم تر ہوگا یا مراد رضا و لقائے الٰہی و مصاحبت نبی کریم ہے

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ

ای ازواج نبی تمہین مثل کسی کے عورتون سے اگر پرہیزگاری کرو تو نہ نرمی کرو کلام مین کہ امید لگائے وہ جسکی

فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝

دل مین بیماری ہے اور کہو بات سیدھی

اسے ازواج نبی کریم تم دنیا کی اور عورتون کے مثل نہین ہو جبکہ تم متقی و پرہیزگار رہو تو چاہیئے کہ نرم و شیرین باتین بھی نکرو تاکہ مریضان فسق فجور رغبت و میلان کرین اور بات سیدھی کہا کرو **یا** خطاب کے لیے ہے تاکہ توجہ مزید ہو **ٹہرت** افزون ہوان کو ضمیر لیہ سے گر امر متیقن و ثابت مراد ہے نہ محظور و متردد

یعنے جبکہ تمہارا تقوے سے ثابت ہے تو نرک لینت جو منافی فخر و اہتمام ہے لازم کا حذف تفسیر کہین ہے کہ شاورلت مین مراد
یہی ہے کہ تم مین صرف آدمیت ہی نہین بلکہ دوسرے اوصاف فاضلہ بھی ہین جس سے مساوات و مماثلت نہین ہو سکتی کہا
ابن عباس نے تمہاری تعظیم بقدر سبب دو مروی نہین ف آیت نص ہے ازواج نبی کے فضل مین اور یہ کہ دوسری
انکے برابر نہین لیکن واصطفاک علی نساء العالمین اے مریم تمکو دنیا کی عورتون سے برگزیدہ کر لیا اول سے
اس زمانے کی عورتون سے جیسا کہ فضل بنی اسرائیل اور حدیث فاطمہ سیدۃ نساء اہل الجنۃ خواہ خاص ہے اس عموم سے یا یہ کہ فضل
سیدہ من کل الوجوہ ہے اور یہ خصوصیت خاص امور مین جیسے ام المؤمنین ہونا اور فضل جزئی مقابل فضل کل نہین ہو سکتا تو
افضل ازواج مطہرات سوا مریم و فاطمہ کے دوسری تمام عورتون پر ثابت ہے حضرت فاطمہ کا اس فضیلت مین داخل
ہونا بالاجماع مسلم ہے اہی تفاضل حضرت صدیقہ شیدہ کا مختلف ہے حضرت مریم کا اس آیت سے معارض ہونا ظاہر
فلا تخضعن بظاہر نہی تنزیہی ہے اس لیے کہ مشروط بہ تقوے ہے منفسہ کلام نرم شر نہین بلکہ محمود ہے ہان باعتبار
ترغیب و تشویق بعض اشرار ممنوع لیس یہ فعل خیر و رنج عارض ذی تحریمی ہو گی ہان اگر مراد ہو کہ کبھی کبھی چپکے اور اونکی
لی باتین نہ کرو تو نہی تحریمی ضرور ہے مسئلہ عورتون کو مردون سے لگاوٹ کی باتین کرنا حرام ہے مسئلہ
اسی پر قیاس کرنے کہ مردون کے لیے حکم حرمت ثابت اس لیے کہ علت طمع جو منصوص ہے دونون مین برابر
موجود ہے مسئلہ ایسی باتین کرنا جن مین تلذذ فاسقانہ ہو حرام ہے عام ازینکہ دونون مرد ہون یا
عورت مسئلہ اگر عورتون سے سننے کا یقین و ارادہ ہو تو مردون کو اور مردون کے سنانے یا سننے کا یقین
و قصد ہو تو عورتون کو ایسی باتین مکروہ ہین مسئلہ ایسی باتین سنا بھی ممنوع ہین مسئلہ زن و شوہر مین ایسی
باتین جائز ہین مسئلہ نرم زبانی اور شیرین بیانی جو لوازمات فسق و دواعیہ فجور سے دور ہو مستحسن ہے خصوصًا
اپنے مہمان یا اقارب سے مسئلہ غنا حرام ہے اور کیون نہو جبکہ کلام نرم پر یہ سختی تو غنا کیونکر جائز ہو گا

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ
اور ٹھہرو گھرون مین اپنے اور نہ زینت دکھاؤ دکھانا جاہلیت اولے کا اور قایم کرو نماز اور دو

الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ
زکوۃ اور اطاعت کرو اللہ کی اور اوسکے رسول کی

وقار و قرار اختیار کرو اپنے گھرون مین بیٹھو اور زیب و زینت زمانہ جاہلیت سابقہ کیطرح ظاہر نکرو اور
نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور اللہ و رسول کی فرمانبرداری کرو معالم قرن بفتح قاف اہل مدینہ اور عاصم
کی قراءت مین یعنے اقررن وَقَرْنَ مین بیوتکن سے یعنے گھر ہی مین رہو۔ اور بعض کی قراءت مین بکسر قاف
امر ہے وقار سے یعنے با وقار و تمکین رہو جو واجب ہے ارباب تقوے و طہارت کا لیکن حاصل دونون قراءتونکا
استحباب خانہ نشینی و ترک کوچہ گردی ہے تنبیہ قرن اگر اپنے معنے حقیقی پر مانا جاے تو وجوب سفر حج

وطلب علم و استحباب زیارت والدین و حضور جماعت وجہ از طلب معاش و حوائج ذات سے اشکال لازم
آئیگا پس خواہ امر تقیید ہے یعنے علاوہ ضرورت کے بلا وجہ گھر سے نہ نکلو خواہ محمول ہے غرض و حاصل قرار
پر بطور عموم مجاز کے یعنے شرم ناکی و حیا و سکون و آرام و لزوم بیت و عدم مخالطت رجال و ترک کوچہ گردی و
اختیار عزلت اور یہی اولے ہے اور اس بنا پر امر وجوبی بھی ہو سکتا ہے ابن کثیر اس سے روایت ہے
کہ آئیں کچھ عورتیں خدمت بابرکت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ مرد تو فضل و
ثواب لیگئے جہاد و جماعت وغیرہ میں جاتے ہیں ہمارا کون ایسا عمل ہے کہ ہم اس مرتبے کو پا سکیں ارشاد
ہوا مَنْ قَعَدَتْ مِنْكُنَّ فِي بَيْتِهَا فَإِنَّهَا تُدْرِكُ عَمَلَ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جو تم میں
اپنے گھر میں بیٹھی رہے تو وہ پالیگی عمل مجاہدین فی سبیل اللہ کا ف مراد اس سے بھی وہی اختیار
پارسائی ہے ورنہ بعض فاحشہ بھی گھر سے نہیں نکلتی ہیں۔ فرمایا اَقْرَبُ مَا تَكُوْنُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهَا وَهِيَ
فِي قَعْرِ بَيْتِهَا عورت اپنے رب کی رحمت سے زیادہ نزدیک تب ہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے گھر کے گڑھے
میں یعنے نہایت مخفی گوشے میں ہو ترمذی اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ
عورت ننگی ہے جب گھر سے نکلی شیطان اُسے ڈہانک لیتا ہے لطیفہ یہ حال ہے اُن عورتوں کا جن کے
تمام جسم کو وہ دیتین ان موٹے کپڑے چھپائے ہوتے ہیں والے برحال آج کل کی عورتوں کے جو
لباسات عادیت یعنے کپڑون کے ساتھ بے تکلف اور برہنہ ہین انکو شیطان کس لطف و عنایت سے ڈہانکتا
ہوگا و لا تبرجن تبرج خود را آراستن کہا ابن کثیر نے تبرج یہ ہے کہ عورت سر پر اوڑھنی اوڑھے اور
اسے مستحکم نکرے تاکہ اسکا زیور اور گردن وغیرہ کھلی رہے افسوس ہمارے زمانے کی اوڑھنیون نے تو سینہ
سب کھلا رہا ہے اور کچھ ڈہکا بھی تو خواہ اسکے صفائے عارض سے خواہ لباس نازک کی صفائی باطنی
جسم کا امر عکس آئینہ کیطرح اور بھی کچھ بطون کہاتا ہے پس یہی تبرج ہے جاہلیۃ الاولے
تفسیر میں کہا ابن عباس نے زمانہ ادریس اور نوح کے درمیان میں یہ تبرج ممنوعہ تھا۔ دو قومیں تھیں
ایک کوہستان پر رہتی دوسری زمین پر کوہی مرد خوبصورت عورتیں بدہیئت اور زمین کے مرد بدشکل عورتیں
حسین پھر ابلیس ایک لڑکے کی صورت میں زمین والون کے پاس آیا اور نوکری کی اور ایک باجا بناکر بجانے لگا ایسی آواز
لوگون نے کبھی نہیں سنی تھی گرد و پیش سے جمع ہونے لگے اور ایک دن عید کا مقرر کیا تاکہ اطراف و نواح
سے جمع کثیر ہوا اور وہ شیطانی باجا سنیں پھر ایک مرد کوہی بھی آگیا اور ان عورتوں کا حسن و جمال دیکھکر
اپنی قوم میں تذکرہ کیا پھر لوگ دہ گردہ کوہی اُترنے سے اور بدکاریان ہونے لگیں معالم کہا شعبی نے کہ یہ زمانہ
حضرت عیسے کے بعد سے بعثت شہرا بیٹر مرور عالم تک ہے۔ کہا ابن عالیہ نے حضرت داؤد اور سلیمان

کا زمانہ ہے عورتین بے سی ہوئی قمیص پہنتین اور بدن نظر آتا - کہا کلبی نے یہ زمانہ نمرود کا ہے عورتین اپکو مردون پر پیش کرتی تھین بہر حال تبرج جاہلیت سے اگلی بے شرمی و بے حیائی مراد ہے جو حجاب اسلامی وتہذیب شرعی وحیاے محمدی سے مذموم ومتروک ہوگیا پہر جاہلیۃ اولی قید احترازی نہین کہ دوسرے قسم کے تبرج اور ترک حجاب جائز ہون بلکہ بیان واقعہ ہے یعنی جسطرح جاہلیت مین بے حجابی تہی تم اختیار نہ کرو اور اسلام مین تو بے حجابی رہی ہی نہین مسئلہ عورتون کو اپنی زینت اپنا زیور اپنا جسم بقدر ممنوع ظاہر کرنا حرام مسئلہ ایسا لباس جو بدن کو نہ چھپائے جیسے ململ جالی لوٹ - اور دوسرے نازک کپڑے اور اسطرح پہننا کہ بدن کھلا رہے جیسے کاندھے سے دوپٹا اوڑھنا اور سر کھلا رکھنا یا صرف چھوٹی کرتی پر کفایت کرنا یا چوغا سینہ و مظہر شکم ہون یا ایسے پائجامے جنکے پائنچے رانین کہولدین یا ایسا تنگ کپڑا جو بدن کا ٹھاٹ کھولدے جیسے زنان نصارا مین مروج ہین یہ سب تبرج جاہلیت اور حرام ہین نکتہ اول تعلیم حیا فرمائی پہر نماز و زکوۃ کی ترغیب دلائی تاکہ معلوم ہو عورتون کو سب سے پہلے شرمناکی اختیار کرنا چاہئے گویا کہ سکتے ہین کہ زن فاحشہ و بے حیا کی نماز و زکوۃ سے فائدہ نہ اسلئے کہ یہ ذخیرہ ہے اور حکم حیا مقدم ترغیب ابوہریرہ نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَۃُ خَمْسَہَا وَحَصَنَتْ فَرْجَہَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَہَا دَخَلَتْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَتْ عورت نماز پنجگانہ پڑہے اور شرمگاہ محفوظ رکھے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جس دروازے سے چاہے جنت مین داخل ہو مسئلہ یہ رواج کہ شریف زادیان گہر سے نہ نکلین اور منہ ہاتھ کیسے سایۂ دامن بہی غیر نہ دیکھ سکے آیۂ کریمہ سے مستفاد ہے اور اولے و مستحسن الحمد اللہ کہ یہ شرف زیادہ ترہمارے ملکون مین ہے ربط تعلیم کے بعد ازواج نبی کی تالیف قلوب فرمائی کہ یہ احکام تکلیفی نہین بلکہ تشریفی ہین ہم ان اخلاق سے تمہاری اصلاح چاہتے ہین ضابطہ قرآن مین حجاب کے متعلق چار مقام پر ارشاد ہوا اور ہر بار تاکید بالاے تاکید اور فوائد مزید بیان فرمائے ۱ سورۂ احزاب صفحہ ۵۳۷ مین اسقدر ہدایت ہوئی کہ گہر مین چلے جاؤ جو مانگنا ہو باہر سے مانگو اس مین تمہارے اور عورتون کے دلون کے لیے طہارت و پاکبازی ہے ۲ سورۂ نور صفحہ ۳۹۲ مین نظر نیچی رکھنے اور زینت چھپانے کا حکم دیا اور توبہ کی ہدایت کی ۳ سورۂ احزاب صفحہ ۵۴۴ مین اوڑہنیان لٹکانے اور منہ چھپانے کو حکم دیا اور اسے شرافت کا تمغہ قرار دیا ۴ اس مقام پر ضمن خطاب ازواج پیغمبر مین عدم کشف کا افتخار عطا کیا اور بے حجابی کو شعار جاہلیت بنایا - اور اسی طرح احادیث و آثار بہی اسباب مین بہت ہین جو انہین مقامات پر مذکور ہوئی ان تمام امور پر نظر ڈالنے سے سمجہا گیا کہ حکم حجاب چند درجہ پر ہے اول (فریضۂ نماز) یعنی تمام جسم جیسا کہ مذکور ہوا دوم (عام) جن سے کوئی عورت مستثنے نہین وہ مقدار ستر حیال ہے جسکا کہولنا عورتون کے سامنے بہی بے ضرورت جائز نہین سوم خاص یعنے حرائر کو اپنے محارم سے اور توند یون کو عموماً پیٹ - پیٹہ - اور ناف

سے گھٹنوں تک چھپانا ضرور ہے چہارم فریضہ حرائر (اجنبی مردوں سے تمام بدن چھپانا سوا منہ اور ہتھیلی کے سوا
فرض ہے اسکا انکار بوجہ انکار قرآن کفر و ترک فسق ہے غریب مزدوری پیشہ عورتوں کو یا کسی حاجت والی کو
استثناء نہیں ہے۔ پنجم (وجوب احتیاطی) یہ بھی تمام بدن سے مثل نماز کے جیسا کہ بعض بہر صورت نظارہ و توسے
جلبابت عدم و ضرب جمل وغیرہ سے مستفاد ہے اور اشارت فتنہ جو زیادہ تر منہ کے کھلنے سے ہوتا ہے اور اس زمانہ میں چشم و زبان وغیرہ
سب اعضاء کے موجود ہیں لیس ایسا حجاب اگر موجب حرج و تکلیف مزید نہ ہو تو عورتوں کے حق میں [illegible] اسی لیے کہ مضمون
خطابات امہات المومنین میں فرمایا کہ گھروں میں بیٹھو غیر مردوں سے باتیں بھی نکرو [illegible] اور اہل شرع کو [illegible]
حاصل ہو ششم (حجاب تعارف) جس طرح شرع نے بعض بعض مسائل میں ہمارے عرف کا اعتبار فرمایا ہے
اس پردہ میں بھی ہمارے عرف کو دخل ہے۔ مسافر قراءت و طریق [illegible] وغیرہ وہ سب ہمارے
ہی حق میں اور ہمارے عرف میں نتیجہ ایسا ہی یہ پردہ ہمارے ہی شرف و امتیاز کے لیے احتیاط کے درجہ میں آگیا
لیس مقدار اول عوام عورتوں کے لیے فرض اور طور دوم خواص کے لیے لازم اور یہ اندازہ [illegible] کے لیے اولیٰ و مستحسن
ہے البتہ حق شرع اس سے متعلق نہیں جیسا کہ کنوئیں سے نہیں ہے پس یہ احتیاط جو ہمارے شہر کی شریف زادیوں
میں رائج ہے نہایت مناسب اور حق زوج و اولیا میں منسوب ہے عورتوں کو حق نہیں کہ بدون رضامندی زوج
یا ولی اس احتیاط کو ترک کریں اور اولیا شرعاً دیوث و عاصی ہوں گے اگر مقدار ادنیٰ پر کفایت کریں۔ یہ صحیح فیصلہ
ہے باب حجاب میں جس میں ایک بے جوش گروہ باتیں بنا کر اپنے زور میں خود نکو نشانہ ملامت دعا ہوا

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝

نہیں چاہتا اللہ مگر یہ کہ لیجاوے تم سے نجاست اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا

اے پیغمبر کے گھر والو اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے کفر و فسق گناہ کی نجاست دور کر دے اور تم کو اچھی طرح
پاک کر دے رجس گناہ و سوء خلق لیطہر بصیغہ مبالغہ چاہتا ہے کہ جمیع اوصاف طہارت کامل درجہ کے ان میں
آجائیں مثل معرفت و تزکیہ نفس و تہذیب اخلاق و صفائے قلب و حیات روح و طہارت ظاہر و تنفر معاصی وغیرہ
کے اور مراتب طہارت دو ہیں ایک یہ کہ خبث و نجاست زائل ہو جائے دوسرا یہ کہ صفا و جلا بھی آئے پس مبالغے سے
اسی دوسرے مقام کی طرف اشارہ ہے اور تطہیرا تاکید اور مبالغہ ثابت ہو کہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ طہارت کا مقصود
ہو سکے معلوم ہوا کہ مرتبہ طہارت اہل بیت پیغمبر تمام عالم کی طہارتوں سے بڑھا بڑھا ہوا تھا لیکن یہ مرتبہ عصمت
کا نہیں جیسا کہ گمان کیا روافض نے کہ اہل بیت معصوم ہیں اسلیے کہ کلمہ طہارت چاہتا ہے خبث سابق کو اور
عصمت مقتضی ہے طہارت سابق کو [illegible] عصمت غیر نبی میں گو ہو مگر دعوے بلا دلیل ہے نکتہ تمام دنیا
کی پاک دامن عورتوں نہ اہل بیت پیغمبر افضل و معصوم ہو گیا اسلیے کہ مثل دین بقدر طہارت بیش و کم ہوتا ہے

اور اُن بزرگون کی نسبت حق سبحانہ تعالے نے غایت طہارت کی خبر دی ہیں غایت فضل ثابت ہوگیا بحث انھین مرد (اہل بیت) مین کلام ہے کہا بعض مفسرین نے صرف ازواج پیغمبر مراد ہین اسلیئے کہ اول و اخر انھین کا ذکر ہو رہا ہے اور کہا روافض نے کہ ازواج داخل نہین صرف حضرت علی و حضرت فاطمہ و امام حسن و امام حسین مراد ہین اور بڑا تمسک اُنکا قصۂ مباہلہ ہے جسمین یہی چار بزرگوار حضور کے رداے مبارک مین جمع ہوے اور وہ احادیث جنمین حضور نے فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہین اور ترمذی اسکی بہت طرح ہے (الزالۃ) ایک یہ حضرات آپکے اعتقاد مین انبیا کی طرح معصوم ہین تو ذریت تطہیر مین ازواج کو بھی مین داخل کرنا تنقیص ہے یا تنزیہ وتخصیص؟ تحقیقاً سیاق و سباق قرآنی سے ازواج خارج نہین ہوسکتے کیونکر ہوسکے کہ جنکی مدح وثنا بیان ہو رہی ہے اور آخر مین بھی مذکور ہو درمیان کا ایک جملہ جو نہایت مناسب حال ہو علیحدہ کردیا جاوے ظاہر ہے کہ ازواج پیغمبر معصوم نہ تھین جو لغزشین جو بعد شرف ازدواج ہوئین اور وہ معاصی جو قبل اسلام یا قبل زوجیت وقوع مین آئے حضور سے طلب نفقہ جسکا ذکر گزرا اور جسکی وجہ سے آیۂ تخییر اُتری اُنکی نسبت وعدۂ عفو و تطہیر ہونا نہایت مناسب ہے اور سورۂ ہود صفحہ ۸۸ جلد ۲ مین انکی اہلیت قرار دیا بصراحت ثابت ملائکہ نے حضرت سارہ زوجہ خلیل جلیل سے کہا رحمۃ اللہ و برکاتہ اہل البیت عرف ولغت بھی اسکی ہمزبان ہے ہان آپ لوگ اپنی بیبیون کو خارج بیت رکھنا پسند کرین تو کرین مگر صریح جا بیت اہل سنت کیون گوارا کرینگے اور تحقیق یہ ہے کہ یہ مبارک وعدہ ازواج و آل سب کو شامل ہے اللہ کے گھر مین بخل نہین یہ چارون بزرگ اور ازواج مطہرات اور دوسرے اقارب مثل عباس و ابن عباس و جعفر و حمزہ وغیرہم رضی اللہ عنہم کے سب اہل بیت رسول ہین بلکہ اگر جملہ مومنین سادات کو اسکی برکت پہونچے تو بعید نہین اللہ تعالے کی عطا اور خاندان محبوب پھر بخل غیر ممکن و معیوب نہ بیت رسول تنگ نہ عطاے خداوندی مین درنگ پھر حاسد لیم کے لیے نہین ہے مگر جہنم اور قاعدہ تو اُسکو چاہتا ہے کہ خصوص لفظ مورد عموم حکم کو منع نکرے جو عورتین احکام بالا کی پابند ہونگی اللہ اونکو طاہر کردیگا۔

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ؏

اور یاد کرو جو تلاوت کیا جاتا ہے گھرون مین تمہارے آیتون سے اللہ کی اور حکمت سے بیشک اللہ ہے دانا خبر دار

اور اے اہلبیت پیغمبر تم ذکر کرو آیات قرآنیہ اور حکمت ربانیہ اپنے گھرون مین بیشک اللہ تعالی نازک اور باریک اور مخفی امور سے واقف و خبردار ہے اذکرن جمع امر مونث تمام مومن عورتین اس کی مخاطب ہین اور محمول ہے مراعات کمال حیا و عفت پر یعنے عبادات مین بھی خفا و حیا پیش نظر رہے اور معنے حقیقی یعنے گھر ہی مین ذکر کرنا مراد ہے نہ واجب جیسا کہ احادیث حضور مساجد وغیرہ اور وجوب حج سے ظاہر ہے فرمایا۔ (۲۱)

اِسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ اَحَدِکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعْهَا (متفق علیہ) جب کسی کی عورت مسجد جانیکا اذن مانگے تو اسے منع کرے البتہ تحت عموم مجازین داخل ہوکر تخصیص ہوگا جیساکہ فرمایا بُیُوْتُهُنَّ خَیْرٌ لَّهُنَّ (ابوداود) یعنے عورتونکے لیے گھر انکی نماز کے لیے مساجد سے اچھے ہین اور فرمایا عورتونکی نماز مخدع مین بیت سے اور بیت کی نماز حجرہ سے افضل ہے اور فرمایا مردونکیلئے صف اول اور عورتونکے حق مین صف آخر بہتر ہے مسئلہ آواز عورت کی نماز مین عورت ہے اسلئے وہ جہر کرے اور نہ اذان دیا کرتی ہے نکتہ - حکمت سے مراد سنت رسول ہے مگر ممکن ہے کہ آیات سے آیات ونشانات قدرت کا ظہور ہون اور حکمت سے مصالح ودقائق اسرار الہی اول ایمان ہے اور [illegible] اشارہ ہے کہ اہل بیت نبی کریم جب طہارت کاملہ کو عطا ہوئی تو مراد [illegible] ذکر آیات [illegible] معرفت حقائق احکام واسرار عبودیت وانوار الوہیت بھی [illegible] شرف ہے اور عورتونکے لیے لازم ہیں منظور [illegible] ذکر بھی دائمی ولازم ہوگیا اسطرح کہ عورتونکے لیے قرار بیت (جیساکہ گزر گیا) دائم ولازم ہے اور بیت مین ذکر دائم ولازم ہوگیا لطیف تمام سے لطائف خفی واخفی سے خبردار ہر مقام اسرار مین کارساز ہے [illegible] مسئلہ عورتونکو اشتغال جہریہ اس آیت سے جائز نہین رابطہ جب باب خاص ہوچکے تو [illegible] دامان نبوت وفضلہ خواران خوان رسالت کو صلائی عام ہوئی

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ

بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور مومن مرد اور مومن عورتین اور اطاعت کرنیوالے اور اطاعت کرنیوالیان اور سچے مرد

وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ

اور سچی عورتین اور صبر کرنے والے اور صبر کرنیوالیان اور ڈرنے والے اور ڈرنے والیان اور صدقہ دینے والے

وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصّٰٓئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ

اور صدقہ دینے والیان اور روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیان اور بچانے والے اپنی شرمگاہونکے اور بچانیوالیان

وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۝

اور ذکر کرنیوالے اللہ کا بہت اور ذکر کرنیوالیان تیار کی اللہ نے انکے لیے بخشش اور ثواب بڑا

بیشک مسلمان اور مومن اور مطیع اور سچے اور صابر اور ڈرنے والے اور صدقہ دینے والے اور روزہ دار اور پاکباز اور ذاکر مرد ہون یا عورتین ان سبکے لیے اللہ نے مغفرت اور ثواب عظیم تیار کر رکھا ہے نکتہ یہان مردونکے ذکر پر کفایت نفرمائی جیساکہ داب قرآنی ہے اس لیے کہ یہان مخصوص ذکر مدح ازواج پیغمبر مقصود ہے مدح ومقصود ضمنی وتابع نہین تاکہ مردونکے ساتھ تحفظ فروج مذکور ہے اور عورتون

مین صرف حفظ پر کفایت اس مین وو اشارے ہین ایک یہ کہ حیاے ذکری حاصل ہوا اور عورتین جنھین کہ اللہ تعالے نے انکی تعلیم مین بھی کنایہ فرمایا ہے تو وہ بھی اپنی زبان اور اعضا کو کمال شرم وستر سے رکھین دوسرے اس لیے کہ مردون کے لیے صرف تحفظ شرمگاہ کافی ہے اور عورتون مین یہ تحفظ عام ہے آواز۔ لباس۔ رفتار۔ گفتار حرکات۔ سکنات ہر شے اور ہر حال مین خفا وتحفظ چاہیے پس مقید نکیا نکتہ مردون کے ساتھ ذکر کثیر فرمایا تاکہ انکا فضل ظاہر ہوا اور اس لیے کہ عورتین بعذر ایام معینہ ذکر مین مردون کے برابر نہین ہو سکتی اور یہ کہ عورتین باوجود قلت ذکر اجر مین مساوی رہینگی لہذا اجرا یعنے وعدہ مغفرت واجر عظیم بار مذکور ہوا نکتہ ایک اور امر ہے کہ اللہ کا ذکر کثیر کرنے والے حقیقۃ در رتبہ مردہین گو خلقۃ زن لہذا صیغہ مذکر مذکور فرمایا اور کم ذکر کرنے والے مونث ہین گو خلقۃ کچھ ہون لہم مین چونکہ تکرار ضمیر غیر فصیح تھی اور دخول رجال تحت نسا خلاف قانون لہذا اکتفا فرمایا ان تمام مضامین کے بعد ایک قاعدہ بیان فرمایا جو مومن کامل وعارف صادق کے لیے واجب ولازم ہے

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ

اور نہین کسی مومن مرد اور نہ مومن عورتکو جب کردے اللہ اور اوسکا رسول کوئی امر یہ کہ رہے انکو

الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ

اختیار کامون سے اپنے اور جو نا فرمانبرداری کرے اللہ کی اور اوسکے رسول کی تحقیق بہک گیا بہکنا دور

کسی مومن مرد اور مومن عورت کو روا نہین کہ جب اللہ اور اللہ کا رسول کوئی فیصلہ کردے پھر انکو اپنے کامون مین اختیار رد وقبول باقی رہے اور جو اللہ ورسول کی عدول حکمی کرے وہ دور بھٹک گیا مسئلہ امر مطلق مفید وجوب ہے اس لیے کہ عبارۃ النص چاہتا ہے کہ امر سے مامور کا اختیار مسلوب ہوجاے اور یہی معنے ہین وجوب کے مسئلہ خدا ورسول کے حکم کے مقابلے مین خود مختاری معصیت ہے اور معصیت ضلالت مسئلہ احکام خدا ورسول مین اتحاد وملازمت ہے ایک کا انفکاک دوسرے سے محال ورنہ واو جمع نہ آتا حرف تردید مذکور ہوتا اس لیے کہ کوئی قائل نہین کہ بدون دونون حکمون کے وجوب اتباع وسلب اختیار نہین ہوتا ابن کثیر انس سے مروی ہے کہ انصار اپنی لڑکیون کا نکاح کرتے تو پہلے حضور سے استمزاج کرلیتے کہ شاید آپ ہی منظور فرمائین پھر آپ نے ایک انصاری سے کہا کہ اپنی بیٹی جلیبب سے منسوب کردے اوسنے لڑکی کی مان سے بیان کیا وہ بولی واللہ ایسا نہوگا لڑکی سن رہی تھی بولی رسول اللہ کے حکم کو رد کرتی ہو مجھے جلیبب کے حوالے کردو اللہ تعالے ضایع نکریگا چنانچہ یہ نکاح ہوا اور آیۂ کریمہ نازل ہوئی بعد مدت جلیبب جہاد مین سات کافرونکو قتل کرکے شہید ہوئے حضور نے اپنے ہاتھون سے قبر مین اتارا اور دوبارہ فرمایا یہ مجھسے ہے اور مین اس سے

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ

پ ۲۲ رکوع ۲

امر مطلق مفید وجوب ہے

مگر ترمذی اور معالم اور دوسری تفاسیر مین مروی ہے کہ آیت زینب کے حق مین نازل ہوئی اور یہی صحیح ہے تفصیل آتی ہے

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ وَاتَّقِ

اور جب تو کہنے لگا اوسکو کہ نعمت کی اللہ نے اوسپر اور نعمت کی تو نے اوسپر رہنے دے اپنے پاس بیبی کو اپنی اور ڈر

اللّٰہَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ مَا اللّٰہُ مُبْدِیْہِ وَتَخْشَی النَّاسَ وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰہُ

اللہ سے اور تو چھپاتا تھا اپنے جی مین وہ کہ اللہ کھولنے والا ہے اوسکا اور ڈرتا تھا آدمیون سے اور اللہ مستحق تر ہے کہ ڈرے تو اوس سے

اور جب آپ کہتے تھے اوس سے جسپر ہمنے انعام کیا اور آپنے انعام کیا روک رکھ اپنے پاس اپنی بی بی کو اور ڈر اللہ سے اور آپ اپنے جی مین وہ امر چھپاتے تھے اللہ جسے ظاہر کرنے والا تھا اور ڈرتے تھے آدمیون سے اور اللہ مستحق تر ہے کہ اوس سے ڈرین انعم الخ مراد ہے زید بن حارثہ حبیب رسول اللہ سے اللہ کا انعام عطائے اسلام محبت رسول شرف قبول رسول کا انعام آزاد کرنا رہنمائی زوجہ سے مراد زینب بنت جحش ہین ما سے مراد آنحضرت سے زینب کا نکاح ہونا تھا جسے بخوف اتہام و بدنامی کہا مفسرین نے زید بن حارثہ کو حضور نے خرید فرماکر آزاد کیا اور بیٹا بنایا لوگ زید بن محمد کہتے جب انتساب ممنوع اور تبنیت باطل ہوئی تو زید بن حارثہ کہنے لگے اور بوجہ کمال محبت کے حب رسول اللہ بھی ان کو کہتے اسکے فضائل حدیث مین بہت کچھ وارد ہین سب سے بالاتر یہ ہے کہ آپنے فرمایا کَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ تھے زید میری طرف محبوب ترین مردمان اور اللہ نے انپر اپنا اور اپنے محبوب کا انعام ذکر فرمایا اور اوس مبارک گروہ مین داخل کیا جنکی راہ دعاؤن مین مانگنے کا حکم ہے یعنی انعمت علیہم اور سوائے انکے کسی اور کا نام اصحاب کبار سے قرآن مین نہین آیا پس جو شخص حضرت زید کی نسبت کلمات تحقیر کہے وہ منکر قرآن ہے الغرض آپ نے زینب بنت جحش اسدی سے جو آپکی پھوپھی امیمہ بنت عبد المطلب کی بیٹی صاحب حسن و جمال تیز طبع اور نہایت درجہ سخی تھین زید کے لیے پیغام نکاح دیا زینب نے انکار کیا ارشاد ہوا کہ ایمان والون کو اختیار نہین زینب اور اونکے بھائی عبد اللہ اور اُنکی مان رسول اللہ کی رضا پر راضی ہوگئین بعد نکاح ایک سال آپس مین رہے مگر زید کو زینب کی تیز زبانی کی شکایت رہتی اس لیے کہ وہ انہین اپنا ہمسر نہ جانتی تھین ابن کثیر کہا امام زین العابدین نے کہ اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر کو مطلع کردیا

تھا کہ زینب تمہارے نکاح میں آئین گی پھر ایک دن زید آئے اور کہا کہ مین زینب کو طلاق دونگا آپ نے فرمایا کیوں عورت کی کوئی بات [illegible] بولے [illegible] آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور اپنی زوجہ کو طلاق نہ دو اور [illegible] تنگی اور [illegible] فرمایا کہ لوگ بدگمانی کرینگے پھر زید نے طلاق دی جب ایام عدت گذر گئے حضور نے زید سے کہا جاؤ اور زینب کو میری خواستگاری کی بشارت سناؤ زید گئے آپ [illegible] خطبہ رسول اللہ آپ کی ہیبت جلال و عظمت [illegible] نظر نہوئی سر جھکا کر منہ پھیرے ہوئے [illegible] رسول اللہ [illegible] زینب نے کہا جبتک حق سبحانہ [illegible] نہیں کر سکتی اور نماز مین مشغول ہوئین اور دعا کی [illegible] کے قابل ہون تو میرا نکاح اُنسے [illegible] نازل ہوا

فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَهَا لِکَیْ لَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ

پھر جب پوری کر [illegible] ایمان والون پر تنگی

اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝

بیبیون مین اُنکے منہ بولے [illegible] اور ہے کام اللہ کا کیا گیا

جب پورا کر لیا [illegible] تاکہ نہ ہے ایمان والون پر اپنے منہ بولے بیٹون کی [illegible] پوری کرین یعنے جب وہ طلاق دیدین یا انتقال کر جائین تو نکاح [illegible] منقول ہو کہ آپ حضرت عائشہ کے پاس تھے [illegible] زینب کو یہ بشارت کیا پہنچایا ہے سلمٰی خادمہ دوڑی [illegible] انعام مین دیدیا پھر حضور خود تشریف لیگئے [illegible] قرآنی سنا یا معتبر روایت تو یہی ہے باقی رہی مخالفین [illegible] مین شایع ہوگئی دفع کرنا لازم ہے

واضح رہے کہ تمام مطاعن عقلی ہو یا نقلی خواہ الخفین کے بیانات پر ہو گی یا ہمارے روایات پر شق اول قابل قبول نہیں ۱ اس لیے کہ کفر کو نہ اسلام پر ولایت ہے نہ حق شہادت ۲ خصوصًا ایسا گواہ جو تعصب وعداوت میں مشہور اور خود ہی مدعی ہو پھر رحمۃ اللہ اولی مردود ہے پھر یہود و نصاریٰ کو نبی معصوم پر طعن کرنے سے کون عمدہ موقع اظہار عداوت وخصومت کا ملیگا بہ سبب کچھ نسبی آپکے کتب خالقون میں ہے کوئی روایت جو باصول منقول و وسائط معقول مخبر تک پہونچ سکے اور آپ پہلے تو اپنا صدق وعدل اور صحیح الحواس ہر خرافات دنیا میں حد سے زیادہ مشغول و منہمک ہونا ثابت کرکے بیان کریں کہ ہم نے فلان سے سنی اور اسنے فلان سے پھر یہ سلسلہ بدون انقطاع و دخل مطاعن الخفین بصفات صدق وسند اتصال تقی کے ساتھ منتہی ہو یہ روایت تو صحیح جدا مجھو مگر ہلائے آپ کلام خدا و کلمات انبیا میں بھی اس طور پر ثابت نہیں کر سکتے یہ شہادت مقبول اور سند معقول تو ہم مسلمانون ہی کا حصہ ہے پس اب زبان نہ کھولو جو ہم کہیں وہی سنو اسی پر ایمان لاؤ اور اسی کو اپنا سرمایۂ رد و قبول بناؤ اب ہماری روایتیں معتبرہ صحیح تو آپ سن چکے رہیں موضوع و ضعیف نہ اونکا کچھ اثر ہے نہ انسے کوئی الزام خصوصًا عصمت نبوت اور آیات قرآن کے مقابلے میں جو قطعی اور یقینی ہیں دیکھو اکثر کتب اور صاحب خازن اور صاحب روضۃ الاحباب اور دیگر محققین نے ایسی بے اصل روایتون کو کیسا ان تاڑا ہے اور ہم بھی ایسی بے تکی بات نہ لکھتے گر دروغ گو را تا بخانہ باید رسانید ہم اپنے مخالفین پر احسان کرکے انہیں روایتون سے عصمت وطہارت ثابت کرتے ہیں خازن ایک دن حضور زید کے گھر گئے وہ نہ تھے چونکہ حکم حجاب نہ آیا تھا زینب کو دیکھا اور اونکے حسن خداداد نے دل میں اثر کیا مگر منہ پھیرا اور کہا سُبحَانَ اللهِ مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ اللہ پاک ہے دلوں کا پھیرنے والا یہ فرماتے ہوئے واپس آئے جب زید آئے اور حضور کی تشریف آوری سنی ان کلمات سے سمجھ گئے کہ حضور ادھر مائل ہیں کمال عقیدت سے حاضر ہوکر عرض کرنے لگے میں زینب کو طلاق دیتا ہوں آپ نے باوجود رغبت کہا کہ ایسا نہ کرو کہا علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم صوفی بغدادی نے اپنی تفسیر خازن میں بکہ قطع نظر ضعف کے اس روایت میں چند امر ہین کیا حضور نے زینب کو اسی دن دیکھا تھا کیا وہ لڑکپن سے برابر آپکے سامنے نہ ہولی تھین کیا بوقت خطبہ نکاح زید زینب نے نہایت گرم اور ترش مزاجی سے یہ عذر نہ کیا تھا کہ میں اور زید حضور اپنے ساتھ قبول فرمائیں تو یہ کون نئی بات تھی جس پر حضور کو بے اختیاری ہوئی پھر جو ہوا اسمیں بھی کوئی بات خلاف شان رسالت وعصمت نہیں اسلیے کہ ۱ (النظر) یہ ابتداءً بدون قصد نہ اختیاری ہے نہ گناہ اور ارشاد حضرت رب العباد لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ الخ صفحہ ۲۷ جلد دوم میں

[illegible]

باوجود کمال نہی وتاکید مشیر ہے کہ مبالغہ وتکرار وقصد واختیار حرام ہے ۳ (رغبت دل) یہ مقتضیات طبع انسانی سے ہے خیر مین فضل انعام ہے اور شر مین کوئی الزام نہین لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا اگر مقتضاے طبع ممکن الانفکاک ہوتا تو بشر کا ملائکہ پر فضل ونواہی کا نزول بیہودہ تھا آخر انبیا علیہم السلام کامل الخلقت معتدل المزاج ہوتے ہین لوازم بشری انمین اقوی واکمل ہوا کرتے ہین تاکہ اونکی روک تھام سے قابل کرامت ومستحق خلافت ہوجائین اور حسن کیطرف توجہ عورتون کیطرف میلان مقتضاے انسانی سے ہے یہ مادہ پیغمبرون مین عوام سے زائد ہوتا ہے جیسا کہ خود چند آیتون کے بعد ارشاد فرمایا وَلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ معلوم ہوا کہ باوجود ممانعت نکاح پسند آئیگی اور رغبت ممکن تھی پس امر ایسے کہ محبت مقتضیات بشریہ سے ہے اور مروی ہے کہ فرمایا فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ یعنی القلب مجھے اُس محبت ورغبت مین ملامت نہ کرنا اے اللہ تو ہی مالک ہے مین مالک نہین یعنی دل کا پس خیال آتے ہی دفع کردینا کمال عفت ہے جبتک عزم یا فعل نہ پایا جائے کوئی الزام نہین ۳ (اخفا) یہ دل کی بات نہین معلوم راوی صاحب کو کیونکر معلوم ہوگئی اور ہو بھی تو وہ امر طبعی واضطراری تھا اور جو آپنے شرم سے فرمایا عین اخلاق کمال انصاف لازم طہارت سزاوار نبوت۔ کیا یہ اچھا ہوتا کہ آپ کہتے ضرور چھوڑ دو اور تحقیق اسکی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی روایت مین یون آئی آپنے اس خیال ومقال کی نفی کرکے فرمایا بات یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو مطلع کردیا تھا کہ زید طلاق دیدیگا اور زینب آپکی نکاح مین آئینگی لہذا ارشاد ہوا کہ جو امر اللہ ظاہر کرنے والا ہے اُسے دل مین کیون چھپاتے ہو مخلوق کی شرم کس لیے۔ پس ان روایات پر بھی آپ کی کمال طہارت غایت پرہیزگاری قہر نفس اور زید کی عقیدت ومحبت ثابت اور زعم مخالف باطل ع بگڑنے مین بھی زلف اُسکی بناکی + اور یہود ونصاری تو اپنے پیغمبرون پر ہزارہا الزام ثابت کرتے ہی آتے ہین اسرائیلیات دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے پھر اُنکو ایسا وہم کیون ہوا۔ اور حق تو یہ ہے کہ جب حق تعالی نے فرمایا زوجنا کہا ہم نے نکاح کردیا تو اب جسے گفتگو ہو وہ اللہ سے لڑے جو کچھ ہوا اس سے بہتر عقل تجویز نہین کرسکتی۔ حضرت زینب کی سی کریم النفس شریف النسب حسین الصورت حمید السیرت پھر اس اصرار واہتمام سے آپکا زید سے نکاح کردینا پھر بے وجہ زید کا طلاق سے متوحش کرنا یہی چاہتا تھا کہ آپ زینب کو اُسکا نعم البدل عطا فرمائین پھر کوئی عمدہ عوض اس سے زیادہ نہین ممکن تھا کہ آپ خود انھین اپنی مصاحبت سے سرفراز فرمائین لیکن جبکہ زید سے شرم قوم کے خیالات کا لحاظ بمقتضاے کمال حیا مانع اظہار تھا اللہ تعالی خود متکفل ہوا اور فرمایا جو ہم ظاہر کرنا چاہتے ہین اُسے کیون چھپاتے ہو ہم نے خود زینب کا تمہارے ساتھ نکاح کردیا مطاعن جہال خیال

مین ندلاؤ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ اگر آپ وحی سے کوئی شے چھپاتے تو اسے چھپاتے جسمین اللہ
نے آپ پر تشدد فرمایا اور صاف صاف ظاہر کر دیا **انصاف** سیاق آیت آپ کی نبوت و صدق پر شاہد ہے
اگر کوئی حرف آپ دل سے عشق و کلم کرنے والے ہوتے تو ایسے کلمات نہ ظاہر فرماتے **وہم** کچھ ہو چھپانا جو خلاف
شان نبوت ہے مسلم **دفع** پیغمبر کو ان امور کا اخفا ممتنع ہے جو امت کے نفع و ضرر سے متعلق ہون ورنہ
بہت کچھ اسرار و علوم حضرت رسالت کے لیے خاص تھے تو ہم اونکے مراد ارنہ آپ پر ضرورت اظہار
مسئلہ متبنی کی بیبی حلال ہے **مسئلہ** جب مرد اپنی بیبی کو طلاق دیدے پھر اسکی کارسازی۔
اعانت حقوق اسلامی۔ دوسرے معاملات یا اسکے عقد ثانی مین توسط جائز ہے جیسا کہ زید سے ہوا
ابن کثیر کہا مالک بن انس نے کہ ام المومنین زینب کو اس آسمانی نکاح پر بڑا فخر تھا ایک دن آپنے
ام المومنین عائشہؓ سے کہا میرا نکاح آسمان سے نازل ہوا اور تم سبکے نکاح تمہارے اولیا نے کیے حضرت
عائشہؓ نے کہا میرا عذر یعنے دلائل طہارت آسمان سے نازل ہوے **ربط** پھر اسی مضمون کی تاکید مزید فرمائی

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهُ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ

نہین ہے نبی پر کچھ الزام اسمین کہ حلال کر دیا اللہ نے اسکے لیے اختیار کرو طریقہ اللہ کا ان مین کہ گزرے پہلے

وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا ۙ الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا

اور ہے حکم اللہ کا قدر معین جو پہونچاتے ہین پیغام اللہ کے اور ڈرتے ہین اس سے اور نہین

يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ حَسِيبًا ۝

ڈرتے کسی سے مگر اللہ سے اور کافی ہے اللہ حساب لینے والا

پیغمبر پر تنگی نہین ان امور مین جو کچھ اللہ تعالیٰ نے
اونکے لیے حلال کر دیے اختیار کرو وہ طریقہ جو اوس نے
تمہارے اگلون مین معین فرمایا تھا اور اللہ کا حکم اندازہ مقدر یا ماضی و تعمیل شدہ ہے وہ اگلے جو اللہ کے
پیغام پہنچاتے ہین اور سوائے اللہ کے کسی سے نہین ڈرتے اور اللہ حساب کرنے والا کافی ہے **فرض** معین
معالم حلال و جائز اور کنایہ ہے نکاح زینب سے **قدر** اندازہ **مقدور** اندازہ کیا گیا **الذین** دوم اول
بدل ہے مراد اس سے انبیا **سنت** وہ احکام جو انبیاے سابق پر نازل ہوے اور دائمی رہے جیسے نکاح

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ؕ

نہین محمد باپ کسی کے مردون سے تمہارے اور لیکن رسول اللہ ہین اور مہر پیغمبرون کے

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝

اور ہے اللہ ہر شے پر دانا

۵ محمد رسول اللہ تم مین سے کسی کے باپ نہین بلکہ وہ رسول
ع ہین اللہ کے اور ختم کرنے والے ہین پیغمبرون کے اور اللہ
۲ ہر شے جانتا ہے نفی نسب و ختم رسالت کے وجوہ اور مصالح تجھی اسے معلوم ہین [illegible]

بیٹا ہوتا تو نبی ہوتا اور نبوت ختم ہو گئی تھی شبہہ آپکے صاحبزادے تھے طیب ۔ طاہر ۔ ابراہیم ۔ پھر نفی کیونکر صحیح ہوئی **حل** یہ شیر خوارگی مین انتقال کر گئے رجال مین انکا شمار نہین **شبہہ** حسنین علیہما السلام تو رجال مین تھے **حل** یہان نفی ابنیت حقیقی و بلاواسطہ ہے اور یہ بزرگوار مجازاً و بواسطہ ابن تھے **ف** آیت مین نفی نسب مقصود نہین اور نہ اسکی ضرورت تھی بلکہ مراد بیان تعلق ہے کہ اے ایمان والو تم مین اور ہمارے پیغمبر مین وہ تعلق جو سزاوار وصف نبوت اور جملہ امت کو شامل اور قیامت مین بکار آمد ہے خویشی و قرابت کا نہین بلکہ تعلق رسالت ہے اور رسالت بھی دائمی جو کبھی منقطع و متبدل نہو اور اسی کی طرف اشارہ ہے رجالکم مین یعنے رجال مؤمنین اور نسب مراد ہوتا تو مومنین کی خصوصیت ضروری نہولی خاتم بمعنی مہر ہونکہ مہر آخر مین ہوا کرتی ہے اور حضور کا ظہور تمام انبیا سے موخر پس مراد اس سے یہ ہے کہ اب نبوت ختم ہوئی اور یہ بھی کنایہ ہے کہ بطرح مہر سے تمام عبارت معتبر ہو جاتی ہے امر نبوت آپکی ذات سے کامل و معتبر ہو گیا اسمین نزول عیسیٰ و حیات خضر سے وہم ہوتا ہے مگر کلمۂ خاتم کے یہ معنے نہین کہ اگلے انبیا باقی نہ رہین ہان آئندہ کسی کو نبوت نہ دی جاے پھر حضرت خضر کی نبوت مان بھی لیجاے تو بھی حسب ظاہر انھین نبوت کا تعلق نہین اور حضرت عیسیٰ نہ انجیل پر حکم کرینگے نہ منصب نبوت و حیثیت رسالت پر آئین گے جیسا کہ ابوہریرہؓ سے مروی ہے **مسلم** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ تمہارا امام تم مین سے ہوگا یعنے امام مہدی دوسری روایت مین ہے وَاَمَّکُمْ مِنْکُمْ تمہاری ہی شریعت سے تمہاری امامت کرینگے اور مشکوۃ مین مسلم سے منقول ہے کہ جب حضرت عیسیٰ آسمان سے اترینگے اور مسلمانون کے امیر کہین گے بڑھیے ہمکو نماز پڑھائیے آپ فرمائینگے نہین اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَکْرِمَۃَ اللّٰہِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ بلکہ بعض تمہارے ہی بعضون پر امیر ہین یہ تکریم اللہ کی اس امت پر ہے کہ دوسرون کی محکومیت سے آزاد ہین پس یہ نصرت ہے نہ نبوت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ میری اور دوسرے پیغمبرون کی مثال ایسی ہے کہ ایک مرد نے گھر بنایا اور نہایت عمدہ بنایا مگر بقدر ایک اینٹ کے جگہ چھوڑ دی لوگ دیکھتے اور خوش ہوتے اور کہتے یہان کیون خالی رہنے دیا پھر فرمایا مین وہ اینٹ ہون جس نے عمارت تمام کر دی **شمائل** سائب ابن زید سے مروی ہے کہ خاتم النبوت دونون مونڈھون مین مثل زر حجلہ کے تھی اور کہا سمرہ نے مثل بیضۂ مرغ تھے اور عمرو بن اخطب نے کہا کہ مجھ سے حضور نے فرمایا میرے پاس آ اور میری پشت کو مسح کر پھر مینے آپکی پشت کو مسح کیا تو آپکے ختم نبوت مین میری انگلی واقع ہوئی وہ بال مجتمع تھے ۔ اور سلمان فارسی اسی کو دیکھکر ایمان لائے ۔ ابوسعید خدری نے کہا خاتم نبوت پارۂ گوشت ظاہر تھا اور عبداللہ بن سرجس

کہتے ہین مین حاضر ہوا اور آپ مجمع اصحاب مین ... آپکی پشت کیطرف پھرا آپ سمجھ گئے
اور ردا اوسیارک پشت سے گرا دی خاتم ... کر دا ... گویا مسے ہین نکتہ نفی ابوت
و اثبات مین کئے ... آپکی شفقت ... رسالت و رضاے الٰہی ...
... نسبت اعلیٰ و ارفع ہے ... ہ
نفوس پر آپکا قیاس ... آپ رسول اللہ ... ہین جو ارشاد ہوتا ہے۔ نکتہ ختم نبوت
مین اشارہ ہے کہ اب کوئی ... اصلاح و تعلیم کا باقی نہین تاکہ دوسرے کی ضرورت ہو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝

اے ایمان والو یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت اور پاکی کرو اللہ کی صبح اور شام

اے ایمان والو اللہ کو بکثرت یاد کیا کرو اور رات دن اسی کی تسبیح مین مصروف رہو۔ معالم کہا ابن عباسؓ
نے کہ ہر عبادت محدود ہے اور مجبوری مین عاجز ... مگر ذکر نہ اسمین حد ہے نہ عذر۔ ہر حال۔ ہر وقت
ہر عنوان سے ہر زبان مین مطلوب و محمود ہے ترغیب حضرت یحییٰ پیغمبر فرماتے کہ مجھے پانچ باتون کا حکم
ہے ایک انکا ذکر کثیر ہے۔ ابو سعید خدری نے حضور سے روایت کی اَكْثِرُوا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُولُوا مَجْنُونٌ
اللہ کا ذکر بکثرت کرو کہ لوگ دیوانہ کہین۔ اور انسؓ کی ... سے فرمایا کہ اللہ کے حضور مین کرے کوئی شے محبوب
تو بیش نہین کر سکتی۔ فرمایا جنتیون کو حسرت نہوگی مگر ان وقتون کی حسرت ہوگی جو دنیا مین ذکر سے
خالی گزرے اور فرمایا مَنْ لَمْ يُكْثِرْ ذِكْرَ اللّٰهِ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ الْإِيمَانِ جس نے اللہ کا ذکر بکثرت نہ کیا
وہ کمال ایمان سے دور رہا پھر ذکر کثیر کے ... ہین ... کثیر ہو قلیل نہو یہ مقدار واجب ہے اور
اور ضمن نماز پنجگانہ مین کفایت متحقق ہے۔ اللہ کی یاد دوسرون کی یاد یا اوقات فراموشی سے کثیر ہو اسکے
لیے علمانے احادیث سے منتخب کر کے علیحدہ رسالے جمع کیے ہین ... ہر شے سے زیادہ ... اسکے دو طریق
ہین اول وہ ملکہ جو حرکات ارادی و نفسی وسانی سے ... یہ شان ...
ہے اور یہ اثر قوی پہلے عالم جسم کے ہر ذرے کو رقص و وجد و حال مین لا کر زبان ذاکر و چشم بینا
و دماغ بیدار بنا دیتا ہے اور یہ کمال شاغلین ہے یہ مقام اظہار حقیقت يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
اور کل علم تسبیحہ و صلاتہ کا ہے دوم اپنی ہستی اور عالم امکان کے مکنونات متنوعہ و اجزاے کثیرہ
کو ہیبت جلال و عظمت ایزد متعال سے حقیر و ذلیل بنا دے تاکہ ذکر کثیر و کبیر ہو جائے اور یہ شان واصلین
ہے كُلٌّ لَهُ قَانِتُونَ سب اسکے حضور مین با ادب یعنی ہستی فراموش ہین سعدیؒ چو خورشید
عزت علم برکشد + جہان سر بجیب عدم درکشد + سجود تسبیح یعنے سبحان اللہ کہنا اور شرک سے

بری رہناہے وحدہ لاشریک جاننا اور اسپر دوام واجب ہے اور رات دن سے مراد وقت اور تغیر حالات یا رات سے ظلمات انقباض وحجاب ونوع غفلت وتنذر ہستی جو حقیقت مین حجاب ظلمانی ہے نور حق چھپائے ہوے یا پردۂ بازیگر ہے نابود کو بشکل بود دکھائے ہوے ۔ یا رات سے مراد خلوت وتنہائی ہے اور دن خواہ کیفیت بسط وکشف وکمال ذکر وخود فراموشی وفنائے محض ہے یا کثرت وجمع ہے بہرکیف مراد یہ ہے کہ ہر حال وہر وقت مین اللہ کو پاک جانو یعنی تمام اشکال مجازی وافعال فرضی جو جمال حق پر پردے ڈالے ہین محو ونابود کردو تا کہ جاء الحق وزہق الباطل کا مقام منکشف ہو اور سبوحیت حقیقی جلوۂ ظہور فرمائے اور یہ ظلوم وجہول خاکی اشرقت الارض بنور ربہا سے اور خالص ہوجائے ۔ در منثور ایک شخص ابوامامہؓ کی خدمت مین آیا اور کہا مین نے خواب دیکھا کہ آپ پر فرشتے درود بھیجتے ہین جب آپ داخل یا خارج ہون یا بیٹھین یا اٹھین فرمایا اگر تم بھی چاہو تو تمپر بھی فرشتے درود بھیجین اور یہ آیت پڑھی ربط جب ذکر وتسبیح کا حکم ہوچکا تو اپنی عنایت خاص وتوجہ مزید کے ذکر سے مسرور ومفتخر فرمایا ۔

هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

وہی ہے جو درود بھیجتا ہے تمپر اور فرشتے اسکے تا کہ نکالے تمکو تاریکی سے نور کی طرف

وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ۝

اور ہے اللہ مومنون پر مہربان

اللہ وہ ہے جو تمپر برابر رحمت کرتا ہے اور اسکے ملائکہ تمہارے لیے استغفار کرتے ہین تا کہ تمکو تاریکی کفر ومعاصی کا اور نور ایمان واطاعت مین داخل کرے اور اللہ تعالیٰ مومنین پر مہربان ہے معالم جب نازل ہوا إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ابوبکر صدیق نے عرض کی کہ یارسول اللہ اللہ تعالیٰ نے جس انعام سے آپ کو مخصوص کیا ہے ہم استیون کو بھی شامل فرمایا ہے یہ آیت اوتری ھو ذات باری تعالیٰ یصلی صیغۂ مضارع دال ہے استمرار پر خصوصًا فعل ربانی کہ نہ حادث ہے نہ فانی رمز اسمین کنایہ ہے کہ جب ہم ازل سے ابد تک برابر تمہارے حال پر متوجہ ومہربان ہین تم غلام ہوکر ہمکو بھولے رہو تو کیسی بیحیائی ونمک حرامی ہے پس اے ایمان والو ہمارا ذکر کثیر وتسبیح دوام لازم ہے ۔ کہا مفسرین نے صلوۃ اللہ سے رحمت ہے اور فرشتون سے طلب مغفرت کہا اصولیین نے نہ جمع حقیقت ومجاز جائز ہے نہ عموم مشترک صحیح پس بطور عموم مجاز معنے صلوۃ عنایت واعتنا ہین مگر عنایت آلہی انزال رحمت ہے عنایت ملائکہ استغفار علیکم ضمیر جمع راجع بسوے مومنین اور بقرینۂ ماقبل ومابعد جملہ مومنین صالح سے متعلق ہو اور اگر اطلاق حکم پر نظر کرکے تمام مومن شامل سمجھے جائین صالح ہون یا فاسق تو باعتبار حفظ ایمان ونجات ترجمہ ثابت

اس لیے کہ اطلاق مین ادنیٰ درجے سے اور اسے امر ہو جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ فاسق کا جسے نہ ڈر ہے نہ حیا
ایمان پر ثابت رہنا ہو سب سے زیادہ مخالف نفس ومبغوض شیطان ہے ترحم الٰہی نہین ہے تو کیا ہے اور
بے عمل نجات پا نا گو بعد سزا ہو نتیجہ استغفار و ترحم نہین ہے تو کیا ہے۔ ف آیت سے صلوٰۃ غیر نبی پر
استدلال ممکن ہے گو اللہ کا فعل ہمارے لیے کلیۃً حجت نہین اس لیے کہ اکثر فعل اللہ کے مخصوص بحضرت الوہیت
ہوتے ہین مگر فعل ملائکہ ایسا نہین اگر صلوٰۃ غیر نبی ممنوع ہوتی تو ملائکہ اسکا ممنوع نہ کرتے اسکی تفصیل جلد دوم مین
گذر گئی وہم اس بنا پر کہ یہ صلوٰۃ و ترحم عامہ مومنین کو شامل ہے شبہ ہو سکتا ہے کہ رحمت ولعنت ہی پر لعنت
کاذب وراشی وارتشائی وربا خوار و بدعتی کی نسبت منقول ہوئی ہو یا کا نہیں اجتماع ضدین یعنے رحمت ولعنت کیونکر
صحیح ہوا دفع لعنت یعنے دوری رحمت گویا عام رحمت نہین ورنہ کوئی ملعون ایک آن باقی نہ رہ سکے بلکہ رحمت خاص یعنے
دخول ومغفرت بعد لعنت دو طور پر ہے ایک عام یعنے رحمت مذکورہ کسی طور پر صادق ہی نہ آئے اور
یہ مخصوص بکفار و شیاطین ہے دوسرا خاص یعنے کسی خاص رحمت سے دوری بس بدعتی اس رحمت سے
جو متبع سنت کے لیے ہے اور کاذب اس رحمت سے جو مخصوص صدیقین ہے دور ہے اب کوئی استحالہ
باقی نہ رہا لطیفہ یہ اثر دعا ہے نماز پنجگانہ ہے جیسا کہ بعد التحیات عرض کی جاتی ہے اللّٰھم صلّ علی محمد
وعلی آل محمد اور مومنین امت سب کے سب آل محمد ہین اور عموم فضل مین شامل اور اولاد
نسبی یعنے سادات بفضائل خاصہ وعنایات عامہ مخصوص۔

تَحِیَّتُھُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَہٗ سَلٰمٌ ج وَاَعَدَّ لَھُمْ اَجْرًا کَرِیْمًا ۝

دعا اُن کی جس دن ملین اللہ سے سلام ہے اور مہیا ہے اُن کے لیے ثواب بزرگ

دعا انکی جس دن ملین گے اللہ سے سلام ہے اور تیار کیا ہے اللہ نے انکے لیے اجر کریم ابن کثیر یہ تحیت خواہ اللہ
کی طرف سے جنتیون کو ہے یا آپس مین ایک دوسرے کو بلفظ سلام دعا دیا کرینگا لیس حاصل یہ ہوا کہ انکے لیے دنیا
مین اللہ کی طرف سے صلوٰۃ ملائکہ سے استغفار اور آپس مین سلام اور جنت مین اللہ کیطرف سے اور آپس مین سلام

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۝ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ

اے پیغمبر ہمنے بھیجا تجھے گواہ اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا اور بلانے والا طرف اللہ کے

بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝

حکم سے اُس کے اور چراغ روشن

اے نبی آپکو ہمنے بھیجا رسول کرکے ڈرانیوالا کہ آپ شاہد ہین اور بشارت رسان ہین جنت ورحمت وفتح وغلبہ
کے اور ڈرانے والے ہین غضب و دوزخ وعذاب ومغلوبی سے اور بلانے والے ہین اللہ کیطرف
یعنے ہادی ہین راہ حق وطریق اسلام کے اللہ کے اذن سے اور چراغ روشن ہین جو کبھی نہ بجھے شاہد

گواہ پس آپ گواہ ہین احوال امت کے اور حوادث قیامت کے اور توحید و الوہیت کے اور انبیا و کتب سابقہ کے۔
ف اسمین دو لطیفے ہین ۱ شہادت باب سے لاتے ہے اور آپ شاہد ہین دنیا و آخرت مین جیسا کہ جئنا بک علی ھؤلاء
شہیدا سے ظاہر ہے پس آپکی ولایت دنیا اور آخرت مین عموماً مسلم ہے ۲ شاہد کا قول حجت ملزمہ ہے پس آپکا ارشاد و آپ
الاتباع ہو و مخالف کاذب و محروم۔ اور اگر شاہد بمعنی مشاہدہ کرنیوالے کے ہو تو آپ مشاہد ہین عجائب الملکوت و اسرار لاہوت
کے اور آپکے اخبار چشم دیدہ ہین نہ محض شنیدہ و اعیا حدیث مین وارد ہوا کہ آپ سوتے تھے اور فرشتے
آئے ایک نے کہا انکی مثال بیان کرو دوسرا بولا یہ سوتے ہین ایک بولا آنکھین خواب مین اور دل بیدار
ہے پھر مثال بیان کی کہ ایک شخص نے گھر بنایا خوان بچھایا بلانے والے کو بھیجا جس نے بلانے والے کی
بات قبول کی گھر مین آیا اور خوان نعمت سے کھایا اور جس نے اسکی بات نہ سنی نہ آیا اور نہ کھایا پھر
اسکی تاویل کی کہ گھر جنت ہے اور داعی محمد صلی اللہ علیہ وسلم باذنہ اسی کلمے مین یہ قید بڑھائی اس لیے
کہ جملہ اوصاف مذکورہ اضافی ہین مثلاً شاہد۔ یہ دوسرون کے لیے گواہ ہوتا ہے ایسے ہی مبشر و نذیر و
سراج مگر داعی اس فعل مین احتمال استقلال تھا قید باذنہ کی بڑھادی تاکہ جمال حبیب بے نقاب
نہو بدون تصور باری تعالی حضرت رسالت کیطرف التفات و خطاب نہو اور یہ دلیل کمال اتصال
و رسالت و قرب ہے سراجا اسمین دو ترکیبین ہین اول معطوف ہے شاہد پر اور یہی ظاہر ہے
اسمین مفسرین نے بہت کچھ طبع آزمائی کی ہے مختصر آ بیان کرنا لازم ہے آفتاب نہ فرمایا اور سراج سے تشبیہ دی
کیا اسمین کیے رمز ہین ۱ نور آفتاب گو قوی ہے مگر اسکا فیضان ضعیف اپنا سا کسی کو نہین بنا سکتا
عارضی و نا قابل افاضہ ہوتا ہے اور چراغ سے ہزارہا چراغ روشن اور ہمیشہ قائم رہ سکتے ہین اور
یہی وجہ ہے کہ قیامت تک اولیاے کبار و علماے ابرار ہوتے جائینگے ۲ نور آفتاب مقام بلند و
ظاہر پر بیتوسط اثر ہوتا ہے اور چراغ گھر مین تاریک و مقامات حاجت تک روشنی کرتا ہے اسیطرح
آپکے نور ہدایت نے قلوب مومنین کو روشن کیا جیسے سراج ہوتا ہے اور صحابہ نجوم تاکہ تابعین و
مجتہدین کا علم مشکوٰۃ نبوت سے منسوب اسی نسبت سے دور نہ پڑین ۳ آفتاب کے بعد
ظلمت ہے اور شمع کے بعد صبح روشن یہ اشارت ہے کہ آپ کے بعد نور معرفت و ہدایت کو زیادہ
فروغ ہو ۴ آفتاب کے بعد ایک روشن کرنے والے کی ضرورت رہتی ہے اور شمع کے بعد نہین
پس آپ خاتم الانبیا ہین دوسرے پیغمبر کی ضرورت ہی نہین ۵ نور شمس اپنی ذات سے متعلق
اور نور شمع نار و روغن کیطرف منسوب پس نور محمدی شعشعۂ نور الٰہی ہے ولکن اللہ یرمی
کی اسپر گواہی ہے ۶ نور آفتاب محدود ہے اور حضرت مین افادہ مبہم مقصود نہ مبدا فیاض ہین

بخل ہے نہ بعد نہ ظرف نبوت مین قصور در دوم سراج معطوف ہے کاف ضمیر پر یعنے تمکو بھیجا اور سراج منیر کو
اور یہ استعارہ ہے قرآن سے اور اوس مین بعض رموز ہین کو تحقیق ہین منیر ایا اشارہ ہے دوام پر یعنے نہ نور
قرآن کسی کے بجھانے بجھیگا نہ چراغ نبوت بجھایا جاوےگا ۔ واللہ متم نورہ یا یہ کہ چراغ کے تلے اندھیرا
ہوتا ہے اور یہ چراغ روشن ہے تاریکی پاس نہین آسکتی قطہری (؟) سے مراد یہ کہ آپ
زبان مبارک سے لوگون کو بلاتے تہے علوم آسمانی سکہاتے تہے ۔ پس فیضان علم دو طرفہ ہے
دونون ایک طرف منسوب ایک دوسرے سے ممتاز ہے اور (سراج) آپ کی ذات نورانی ہے اسکی
روشنی [illegible] حاضرین پر [illegible] ہولی تابعین کو کہان نصیب ایسی تزکیہ نفس و تہذیب اخلاق و نور
قلب [illegible] کہا ابن عمرو بن عاص نے بعض صفات حضور کے جو قرآن
[illegible] توریت [illegible] ۔ [illegible] کیا بشیر و نذیر ۔ پناہ قوم تہول میرا بندہ اور
رسول [illegible] نام رکہا متوکل نہ تو بدخلق ہے نہ بدمزاج نہ بازاری ۔ نہ برائی کے عوض مین
برائی [illegible] معاف [illegible] اللہ نے وفات نہ دیگا جبتک مذہب کج راست نہو جاوے
[illegible] لا الہ الا اللہ [illegible] جاوین اس سے آنکھین اندھی اور کان بہرے اور دل ڈھکے ہوئے
[illegible] کہ تو بنی اسرائیل مین ظاہر ہو ہم تیری زبان وحی سے بھر
دینگے [illegible] نہ بدخلق سخت مزاج ۔ بازاری ایسا
[illegible] چراغ [illegible] پاس نکلے تو وہ خشکی اور ریگستان سے ہو کر نکلے تو آواز سن پڑے مین
[illegible] بنادونگا [illegible] جاوینگی اوس سے اندھی آنکھین بہرے کان ۔ ڈہکے دل ۔ اسے درست
کرونگا [illegible] ہے اور عطا کرونگا اخلاق کریمہ ۔ سکینہ اوسکا لباس ۔ نیکی اسکا شعار تقوے
اوسکا ضمیر حکمت اوسکی [illegible] صدق و وفا طبیعت اسکی عفو و صفا شریعت اسکی حق عادت
اوسکی عدل ۔ ملت اسلام ۔ ہدایت امام ۔ احمد اسکا نام ۔ اس سے گمراہی کے بعد ہدایت پھیلاؤنگا جہالت کے
بعد علم سکہاؤنگا اس سے گمنامی کے بعد شہرت ہوگی ۔ اور منکرات کے بعد معرفت بعد قلت اوس سے
کثرت ہوگی بعد تنگی غنا و فراغت اختلاف و نفاق کے بعد اسکی برکت سے اتحاد و اجتماع عطا کرونگا
اور متفرق مین محبت و وفا ہو جاینگی مختلف خواہشین اور متفرق دل متحد ہو جاینگے اور گروہ عظیم ہلاکت
سے آزاد ۔ امت اسکی خیر الامم تمام آدمیون مین منتخب حکم کرینگے بھلائی کا بچائینگے برائیون سے ۔ وہ مومن
موحد مخلص تمام پیغمبرون کے مصدق ہونگے انکے مساجد و مجالس مین خوابگاہ مین تسبیح و تحمید
ثنا و تکبیر الہام کیے جاینگے میری نماز پڑھینگے کھڑے بیٹھے صف بستہ راہ خدا مین جہاد کرینگے

گھرون سے میری رضا کی جستجو مین نکلین گے اونکے پیشرے سے وفا عیان نیتون سے نور انصاف نمایان قربانی اونکی خون اون کے انجیل اونکی بطون رات مین راہب با خبر دن کو شیر اونکے گھرون اور ذریت مین سابقین صدیقین شہدا و صالحین بناؤنگا اونکے بعد اونکی امت حق و ہدایت و عدل کریگی اونکا ناصر منصور اونکا مخالف مقہور و مقہور اونکے مخالفین و باغی پر گردش پڑیگی میں انکو اونکے پیغمبر کا وارث آمر بالمعروف ناہی عن المنکر بناؤنگا نماز پڑہینگے زکوۃ دینگے وعدے وفا کرینگے خیر اونکے اگلون سے شروع ہوئی اسی پر اونہین ختم کرونگا یہ میرا فضل ہے جسے چاہون دونگا اور مین صاحب فضل عظیم ہون ۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ٥

اور بشارت دیجیے ایمان والون کو کہ انکے لیے ہے اللہ کی طرف سے فضل بڑا

اور آپ خدا کے نبی بشیر مومنین کو خوشخبری سنا دیجیے کہ انکے لیے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل یعنے دنیا مین علم و نصرت آخرت مین عفو و جنت جنت مین دیدار دیدار مین مسرت شدید یعنی نعمت و کرامت مین دوام و بقا ہر حال مین قبول و رضا ۔

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ٥

اور نہ اطاعت کر کافرون کی اور منافقون کی اور چھوڑ دے اوذیت اونکی اور توکل کر اللہ پر اور کافی ہے اللہ کارساز

اور آپ کفار و منافقین کی اطاعت نہ کریں اور اونکے ایذا رسانی کی پروا نہ کریں اور اللہ پر بھروسا کریں اللہ کارساز کافی ہے ۔ ف کہا بعض نے کہ آیت منسوخ ہے حکم جہاد سے مگر قتال ہر کسی کی ضرورت نہیں اور صبر او اذیت سے اونکا خبث باطن و کفر ظاہر ہے اور یہ تو بعد جہاد بھی بطور صلح و عہد و ذمہ رہتا ہے ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ

اے ایمان والو جب نکاح کرو تم مومنات سے پھر طلاق دو تم انکو پہلے اس سے کہ چھوؤ تم انکو

فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ٥

تو نہیں تمہارے لیے انپر کوئی عدت کہ گنو تم اسے پس متعہ دو انکو اور رخصت کردو رخصت کرنا اچھا

اے ایمان والو جب تم مومنات سے نکاح کرکے اونکو طلاق دو مس یعنے دخول سے پہلے تو تمہارے لیے اونپر عدت نہین پس تم اونکو متعہ دو اور اچھی طرح رخصت کردو مومنات باعتبار غالب فرمایا ورنہ کتابیات کا بھی یہی حکم ہے یا یہ کہ حکم کتابیہ کا بدرجۂ اولی دلالۃً ثابت ہے حکم حلال تراخی کے لیے ہے طلاق بعد

نکاح ہو سکتی ہے نکاح سے پہلے عقلاً ونقلاً باطل مگر اختلاف ہے اس صورت میں کہ مرد کہے فلان عورت یا جس عورت سے میں نکاح کرون تو اُسے طلاق ہے اکثر اصحاب اور امام شافعی اسے طلاق قبل نکاح سمجھکر نامقبول گردانتے ہیں مگر ابن مسعود اور امام ابوحنیفہ طلاق موقوفہ کو صحیح مانتے ہین اس لیے کہ امام شافعی کے نزدیک طلاق کو کسی شرط سے معلق کرنا اسی وقت سبب طلاق ہوجاتا ہے البتہ حکم یعنے وقوع طلاق موقوف رہتا ہے جبتک شرط پائی جاوے اور قبل نکاح محل نہ قابل ہے سببیت [illegible] تعلیق باطل [illegible] ابوحنیفہ کے نزدیک صرف معلق کرنا سبب نہین کہ محل کا محتاج ہو بلکہ صورۃً سبب ہے [illegible] وجود شرط [illegible] سبب [illegible] ہے [illegible] مذہب امام شافعی کا [illegible] ہے [illegible] دلائل [illegible] مذکور ہین [illegible] مسئلہ ولدیق والدہ [illegible] عورت [illegible] مہر اوسے یا اوس عورت [illegible] اگر مہر ہو تو اوسکا نصف ہی کافی ہے [illegible] اور آخر پارہ ۱۵ ۲ مین دونون شاہد [illegible] ضرورت ہی کیا تھی اور پہلی [illegible] دست برداری وعدم رجوع کے [illegible] ہین جیسا کہ جلد اول صفحہ ۱۹۸ مین گزرا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ

اے نبی ہمنے حلال کردین تجھپر تیری بیبیان [illegible] وہ کہ [illegible] اونکا اور وہ کہ مالک ہوا تیرا داہنا ہاتھ

مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي

اون مین سے کہ [illegible] اللہ نے تجھپر اور بیٹیان تیرے چچا کی اور بیٹیان [illegible] اور بیٹیان تیرے ماموں کی اور بیٹیان تیری خالاؤن کی

هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا

ہجرت کی ساتھ تیرے اور زن مومنہ اگر ہبہ کردے جان اپنی نبی کے لیئے اگر چاہے نبی نکاح کرنا اوس کا

آپ پر آپ کی بیبیان کرین حلال کردین جنکا	خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ خالص ہے تیرے لیے سوائے دوسرے مومنین کے	سوائے نبی کریم ہمنے یعنی جنسے آپ نکاح

مہر آپ نے دیدیا ہے اور وہ لونڈیان جو اللہ نے آپکو عطا کین۔ اور چچا۔ پھوپھی۔ ماموں۔ خالہ کی بیٹیان جنھون نے آپ کے ساتھ ہجرت کی۔ اور وہ عورتین جو اپنا نفس آپکو

ہبہ کرین اور آپ بھی اوسنے نکاح کا ارادہ کرین یہ احکام آپ کے لیے خاص ہین دوسرے
مومن اس مین داخل نہین ف بظاہر آیت مین کوئی خصوصیت نہین مگر کئی امر ہین
جو اخراج کے باعث ہین اوس حکم کی جسمین فرمایا کہ اب آپ کو عورتین نہ سے زیادہ حلال ہین
۲ یا آپ کے لیے کوئی حد نہین دوسرون کو چار سے زیادہ حرام ہین ۳ آپ جس سے
نکاح کرین یا بطور ملک کے آپ کی ہمبستر ہو وہ کبھی کسی پر حلال نہین اسمین کوئی اور
شریک نہین ۴ دوسرون کے لیے تعیین مہر شرط انعقاد نکاح ہے نہ ادا کے مہر شرط
حلت مگر آپ نے بے ذکر مہر نکاح کیا نہ ادا مہر کی ہو کسی اور کو ایسا ہو مگر
سزاوار شان رسالت ایسا نہین ہے ۵ زنان اقارب دوسرون پر مطلقاً حلال ہین آپ کے
لیے شرط ہجرت زیادہ ہے جیسا کہ ام ہانی سے مروی ہے کہ بعد فتح کہ حضور نے مجھے پیغام نکاح
دیا مین نے کچھ عذر کیا وہ مقبول ہوا پھر یہ آیت اتری اور مین مہاجرات سے نہ تھی
۶ اجنبیات مین قید ایمان لازم نہین کتابیہ سے نکاح جائز ہے مگر حضور کے لیے ایسا
نہ تھا کہ صاحب معالم نے یہ سزاوار شان رسالت بھی نہ تھا کہ کسی نصرانیہ یا یہودیہ کو
ہمبستر فرمائین ۷ امام شافعی کے نزدیک لفظ ہبہ سے حلت بھی تنہا حضور سے ہے مگر
حنفیہ کے نزدیک یہ خصوصیت نہین اس لیے کہ ہبہ مجاز ہے ملک استمتاع سے پھر
جائز ہے نکاح اس لفظ سے اور جبکہ یہان ایک مجاز خصوصیت حضرت رسالت
نہ ہو اس کی تائید ظاہر ہے کہ ان اراد النبی ان یستنکحہا مین وہم
(امرأۃ مؤمنۃ) نکرہ بلا سبیل البدل ہر عورت کو شامل ہے جو مومنہ ہو
حالانکہ ایسا نہین دفع یہ عموم بعد اخراج محارم ابدیہ و عارضیہ ہے
اس لیے کہ منکوحہ غیر مجاز نہین کہ اپنا نفس کسی کو ہبہ کرے اور اقارب محارم
تو پہلے ہی خارج تھی جبکہ اطراف قرابت کا ذکر کیا اور اصول و فروع سے سکوت ہوا اور
سلطنت نکاح بھی تمام شبہات کو دور کرتا ہے وہم صرف عورت کا ہبہ
کرنا خواہ بعض تملیک ہو یا نکاح کافی نہین ۔ دفع ان اراد انکحہ سے
قبول بھی شرط کر دیا گیا مسئلہ اولی ہے کہ مہر عورت کا جلد ادا
کر دیا جائے اور حدیث مین وارد ہوا کہ جو مہر باندھے اور عزم ادا نہ رکھے قیامت
کے دن زانیوں کی صف مین ہوگا مسئلہ ایسے لفظ سے جو دوام ملک شئی پر دال ہو نکاح منعقد ہو جاتا ہے

بخلاف اسکے جیسا رہن کے اسمین ملک نفع ہے اور اجارہ میں ملک نہین ہے۔

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ

ہمکو معلوم ہے جو فرض کیا ہے ہم نے ان پر ازواج میں انکے اور لونڈیوں میں انکے

لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا

تاکہ نہ ہو تجھ پر تنگی اور ہے اللہ غفور رحیم

تحقیق ہم جانتے ہیں جو ہمنے مقرر کیا انکی ازواج کے حقوق اور جو لونڈیون کی نسبت ہمنے مقرر کر دیا ہے اور
تخصیص اس لیے ہے کہ آپ پر تنگی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے ماتریدیہ شافعیہ کے نزدیک
یہ آیت بتاتا ہے کہ ہمکو معلوم ہیں جو شرائط و حقوق ازواج و ممالیک مین واجب کیے
ہین اور حنفیہ اسکے معنی (فرضنا) کے بمعنی تقدیر ثابت کرتے ہین یعنے ہمکو معلوم ہے جو مہر ہمنے
مقرر کیا ہے پس یہ تقدیر مجمل ہے روایات سے تفسیر کی گئی اور جانب اقل دس درہم اور اکثر جو قرار
پائے معین ہو اور جبکہ جانا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف رکھا تو سمجھا گیا کہ اگرچہ مہر کے نکاح
ہو تو بھی مقدار اقل یعنے دس درہم ضرور دینا ہوگا بحث اسکی کتب اصول مین مدلل و مشرح
ہے ما ملکت لونڈیان انکے حق مین (قدرنا) مقدرات ما کر دوسرے شروط جو متعلق بمحل وطی
کے ہیں اور ان سے مراد لیے جاتے ہین تا ہم مسلک شافعیہ بلا تکلف و مذہب حنفیہ بتکلف اس آیت
سے ثابت ہوتا ہے لکیلا متعلق بخالصۃ سے ہے اس لیے کہ یہ حکم مخصوص یا مفصل آپکے

حق مین کر دیے کہ آپ کو دنیا مین ازواج کے متعلق تعمیق و تنگی نہ رہے

تُرْجِي مَن تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَن تَشَاءُ ۖ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ

کنارے کر دے تو جسے چاہے عورتوں سے اور جگہ دے طرف اپنے جسے چاہے اور جسے تو طلب کرے ان مین سے کہ علیحدہ کر دیا تھے

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ

نہین گناہ نہیں تجھپر یہ قریب ہے اسکے کہ ٹھنڈی ہون آنکھین انکی اور ہرگز غم نہ کرین اور خوش رہین

بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا

جو کر دیا تو نے ان سب کو اور اللہ جانتا ہے وہ کہ دل مین ہے تمہارے اور ہے اللہ دانا بردبار

معالم کہا ابو رزین نے کہ بعض ازواج نے آپسمین رشک کیا اور بعض نے نفقہ مین زیادہ طلبی کی اور
آپ مکدر ہوکر انتیس دن علیحدہ رہے تو آیۂ خیار نازل ہوئی اور یہ آپکو وسعت دی کہ آپ مختار تھا
جسے چاہین کنارے کر دین یعنے قرب و ہمبستری یا نکاح سے اور جگہ دین اپنی طرف جسے چاہین اور

جس بی بی کو آپ طلب کریں انہیں سے کہ کنارے کر دیا یعنے بعد علیحدگی پھر ہمبستر کریں یا بعد طلاق
رجعی رجوع کریں تو کوئی گناہ آپ پر نہیں یہ اختیار بہت قریب و مناسب ہے اس سے کہ انکی
آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ ہرگز محزون نہوں اور وہ سب خوش رہیں اُسپر کہ آپ انھیں دیں
اپنی مصاحبت اور نفقے سے اور اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ دانا و بردبار
ہے پھر اختلاف کیا گیا کہ آیا آپنے کسی بی بی کو انمیں علیحدہ کیا یا نہیں۔ کہا بعض نے آپنے کسی کو علیحدہ
نہیں کیا۔ اور بعض نے کہا کہ عائشہ اور حفصہ اور زینب اور ام سلمہ کو رکھ دی انہیں تقسیم میں اور کہ ...
اور باقیوں میں جسطرح چاہتے تقسیم کرتے۔ لیکن ابن کثیر نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ آپ اپنے
ازواج میں تقسیم کرتے اور عدل فرماتے پھر کہتے اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ
يَعْنِي الْقَلْبَ اے اللہ یہ تو میرا فعل ہے جسمیں مجھے اختیار ہے تو مجھپر ملامت و بازپرس نہ کر اسمیں جسکا
تو ہی مالک ہے اور میں نہیں یعنے دل کے شوق و کم تو جھی پر اس سے تا ہے اور آپ بیشک عدل
و مساوات فرماتے تھے گو حق سبحانہ تعالیٰ کیطرف سے مختار و مجاز تھے پھر کیفیت ان دونوں آیتوں میں
مفسرین بہت مختلف ہیں اول آپکے لیے سات امر مخصوص ہوئے ... اور ... تھا
مہر۔ اور اسکا اختلاف مذکور ہو گیا ہے علاوہ ازیں یہ قید کہ عفیفہ بی بیاں ہوں ... اور ... کے
اقارب سے مہاجرات حلال ہوں۔ یہ تاویل ضعیف مسلم۔ بلکہ عام عورتوں سے بعوض مہر حلال
ہوں۔ یہ بعض کے نزدیک بوجہ معتبر ہے آپ مختار تھے کہ ازواج میں قسمت کریں یا نہ
یہ دلائل معتبر تھا بخاری نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ اس آیت کے اترنے کے بعد
آپ اپنی بیبیوں سے اذن طلب کرتے تو میں کہتی اِنْ كَانَ ذٰلِكَ اِلَيَّ فَاِنِّي لَا أُرِيدُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ أَنْ أُوثِرَ عَلَيْكَ أَحَدًا اگر یہ اذن میری طرف سے تو میں یا رسول اللہ آپکی
محبت پر کسی کو اختیار کرنا نہیں چاہتی ہے آپ نفقے میں بھی مختار تھے اور اسپر کوئی دلیل نہیں
ہے آپ جس عورت کو پیغام نکاح دیتے دوسروں کو خطبہ اوسکا حلال نہوتا یہانتک کہ آپ ترک
فرمائیں اور دلیل اسکی بخاری سے مفہوم ہوتی ہے کہ جب حضرت عمرؓ کی بیٹی حفصہ رانڈ ہو گئیں انکے
شوہر خنیس بن حذافہ صحابی انتقال کر گئے تو عمرؓ عثمانؓ کے پاس آئے اور انسے کہا کہ حفصہ سے
نکاح کرو عثمان نے کہا میں غور کرونگا پھر جب ملاقات ہوئی تو عثمانؓ نے کہا میری رائے نکاح کی نہیں
پھر آپنے ابوبکر صدیق سے کہا انھوں نے کچھ جواب نہیں دیا حضرت عمرؓ کو اس بے پروائی پر ناگوار ہوا
پھر تھوڑے دنوں کے بعد حضور نے انسے نکاح کر لیا پھر ابوبکر نے عمر سے کہا شاید تم مجھ سے ناخوش ہوئے

ہو گئے عمر نے کہا ہاں کہا ابو بکر نے مجھے کسی نے نہیں منع کیا تھا کہ تمکو جواب دیتا مگر میں جانتا تھا کہ حضور کا انکی طرف خیال ہے اور میں حضور کا راز کبھی افشا کر سکتا تھا اور اگر آپ چھوڑ دیتے تو میں قبول کر لیتا ف اگلی آیت میں آتا ہے کہ آپ پر ان بیبیوں کا بدلنا اور دوسرے سے نکاح منع تھا مگر اسمین بھی خلاف ہے واللہ اعلم ۔ ابن کثیر نے کہا ابن عباسؓ اور دوسرے مفسرین نے کہ جب رسول اللہ کی رضا و اتباع بھی توسیع ازواج پر لازم ہو گئی اور بجہت ام المومنین ہونے کے دوامًا نکاح حرام ہو گیا اللہ تعالی نے انکی جزا و رضا کے طور پر اپنے پیغمبر کو بھی قصر دیا ۔

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ

نہیں حلال تجھے عورتیں پیچھے کو اور نہ یہ کہ بدلے تو ان میں سے بیبیاں اگرچہ خوش آئے تجھے حسن انکا

اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا

مگر جو مالک ہو داہنا ہاتھ تیرے اور ہے اللہ ہر شے پر نگہبان

آپ پر نہیں عورتیں حلال انکے بعد اور نہ یہ کہ آپ ان بیبیوں سے دوسری بدلیں یعنے انکو طلاق دیکر دوسری سے نکاح کریں اگرچہ آپکو ان دوسریوں کے حسن پسند بھی آئیں مگر وہ لونڈیاں جنکے تم مالک ہو اور اللہ ہر شے پر محافظ و نگہبان ہے ۔ اسمین بھی اختلاف ہے بعض نے کہا کہ اس آیت سے دوامًا آپ پر نکاح دوسری عورتوں کا حرام ہو گیا اور کہا بعض نے یہ حکم منسوخ ہے احمدی یہ آیت تلاوۃً موخر اور حکمًا ترجی من تشاء الخ سے مقدم ہے وہ اسکی ناسخ ہے اور اسکی تائید روایات سے ثابت ہوتی ہے ابن کثیر نے ترمذی و نسائی سے روایت کی کہ عائشہ و ام سلمہ سے منقول ہے کہ آپکے انتقال سے پہلے آپ پر نکاح حلال ہو گئے اور بخاری میں مروی ہے کہ فرمایا عائشہ صدیقہ نے ہم ازواج پیغمبر ان عورتوں کو غیرت دلاتے جو آپ کو حضور پر ہبہ کرتیں کہ کیونکر عورت اپنا نفس بدون مہر ہبہ کریگی آیت تُرْجِیْ مَنْ تَشَاءُ الخ اوتری تو ہم نے کہا مَا اَرٰی رَبَّکَ اِلَّا یُسَارِعُ فِیْ ہَوَاکَ میں آپ کے پروردگار کو یہی دیکھتی ہوں کہ آپ کی رضا جوئی میں عجلت فرماتا ہے غالبًا یہ اشارہ ہے اذن عام کا ۔ اور کہا گیا کہ نہ آیت محکم ہے نہ منسوخ اگلی آیت میں حصر تھا اوسی کا بیان ہے یعنے ۱ ازواج موجودہ ۲ بعض اقارب مہاجرہ ۳ مملوکہ ۴ اجنبیات موہبہ آپ پر بعد نکاح حلال ہیں اسکے بعد اور حلال نہیں ف یہ تقریر نہایت دلچسپ تھی اگر ۱ سیاق آیت خلاف ہوتا ۲ لونڈیوں کا ذکر بھی چاہتا ہے کہ یہ مستقل حکم ہو ورنہ ان اقسام میں لونڈیاں بھی حلال ہو چکی ہیں بعض ہاں یہ کہا جاسے کہ اول لونڈیاں مقید نہیں یہ قید غنیمت اسمین مطلق ہے بہرحال آپ پر اور

نکاح حلال ہوئے ہوں یا نہ کہا ابن کثیر نے کہ آپ نے نہ کوئی نکاح اسکے بعد ثابت ہوا نہ انمین سے کسی کو طلاق دی

یا ایہا الذین امنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر نظرین

اے ایمان والو نہ داخل ہو گھروں میں نبی کے مگر یہ کہ اذن دیا جائے تم کو طرف کسی کھانے کے نہ دیکھنے والے

انہ ولکن اذا دعیتم فادخلوا فاذا طعمتم فانتشروا ولا مستانسین لحدیث

اسکے پکنے کے لیکن جب بلائے جاؤ تم لیس داخل ہو تم پھر جب کھا چکو تم پس منتشر ہو جاؤ اور نہ دل لگانے والے کسی بات میں

ان ذلکم کان یؤذی النبی فیستحی منکم واللہ لا یستحی من الحق

بیشک یہ فعل تمہارا ایذا دیتا ہے نبی کو پس حیا کرتا ہے تم سے اور اللہ نہیں شرماتا بیان کرنے حق سے

اے ایمان والو پیغمبر کے گھروں میں آنکے کھانے پر انتظار لگائے ہوئے نہ داخل ہو مگر جب تم کو اذن دیا جائے اور کھانے کے لیے بلائے جاؤ تو جاؤ پھر جب کھانے سے فارغ ہو منتشر ہو جاؤ یہ نہیں کہ باتیں بنایا کرو اور بیٹھے رہو بیشک یہ باتیں پیغمبر کو ایذا دیتی ہیں اور وہ بوجہ کمال مروت و حیا تمکو وہاں سے اٹھ جانے کو کہنے سے شرم کرتے ہیں مگر اللہ حق بات کے ظاہر کرنے سے شرم نہیں کرتا [illegible] نزول آیت آداب نبوت میں ہے مگر حکم عام ہے آداب معاشرت و تہذیب اخلاق اسی پر مبنی ہیں مسئلہ کسی گھر میں بے اذن نہ جانا چاہیے اگرچہ تفصیل صفحہ ۴۹۴ اور آستانہ نبوی پر بدرجۂ اولیٰ اذن شرط ہے مسئلہ کسی کے کھانے پر نظر لگانا اور بے بلائے دعوت میں طفیلی بننا نہ چاہیے مسئلہ طفیلی [illegible] سنت ہے مسئلہ مہمان کو سزاوار نہیں کہ کسی فعل و قول سے صاحب خانہ کو ایذا پہنچائے مسئلہ کسی کے گھر میں بے ضرورت دیر تک بیٹھے رہنا نہ چاہیے مگر یہ معلوم کرے کہ صاحب خانہ اس سے راضی ہے مسئلہ حیا حسن ہے مسئلہ اظہار امر حق میں شرم کی ضرورت نہیں اور [illegible] کی حیا اسلیے تھی کہ [illegible] تھا اللہ کا حق ہوتا تو آپ سکوت نہ فرماتے شان نزول بخاری نے انس بن مالک سے روایت کی کہ جب زینب بنت جحش سے آپنے شب باشی کی طعام ولیمہ تیار کرایا ایک ایک گروہ آتا اور کھا کر چلا جاتا جب سب فارغ ہوئے میں نے عرض کی فرمایا کھانا

[illegible] الا ان یؤذن [illegible] منصوب ہے بنا بر ظرفیت یا حالیت [illegible] الا وقت [illegible] الاذن [illegible] غیر ناظرین الی [illegible] فانتشروا یعنی جب [illegible] دونوں اسی طرح [illegible] اور بیٹھے جاؤ [illegible] بابتی [illegible] ۱۲۱۲

[illegible] مستانسین [illegible] نہیں [illegible] مطلب [illegible]

بڑھاؤ تین آدمی بیٹھے باتین کیا کیے آپ اوٹھے (تاکہ یہ لوگ چلے جائین) اور حجرات ازواج کیطرف چلے ہر بی بی کے حجرے پر جاتے اور فرماتے السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ وہ جواب دیتین وعلیک السلام ورحمۃ اللہ۔ آپنے اپنے اہل کو کیسا پایا اللہ مبارک کرے پھر آپ پھرے دیکھا کہ ابھی تک وہ بیٹھے ہین آپ نہایت باحیا تھے پھر چلے اور عائشہؓ کے حجرے کی طرف التفات کیا کہ آپ کو خبر دی گئی کہ وہ لوگ چلے گئے آپ واپس آئے اور ایک پاؤن دروازے کے اندر رکھا اور حجاب ڈالدیا یہ آیت حجاب نازل ہوئی

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ

اور جب مانگو تم ان سے کوئی چیز مانگو ان سے [illegible] پاکیزہ تر ہے تمھارے دلونکو اور انکے دلون کے لیے

اور جب کوئی چیز تمکو عورتون سے مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو یہ آڑ تمہارے قلوب کے لیے بھی پاکیزہ ہے اور عورتون کے دلون کے لیے بھی یعنے جب سامنا نہوگا تو دونون کو طہارت دامن زیادہ حاصل ہوگی۔ اسی کو آیۂ حجاب کہتے ہین غیر محرم سے حجاب لازم اور اجنبیات سے بات چیت اور کام ہو پردے کی آڑ مین واجب ہوگیا حجاب عام مخصوص منہ البعض ہے اگلی آیتمین محارم علیحدہ کردیے گئے ہین مسئلہ اجنبی عورتین اگر چہ پردہ نہ کرتی ہون مگر اونکے گھر مین جانا نہ چاہیے اسلیے کہ مرد مامور ہین کہ پردے کے باہر رہین عام اس سے کہ عورتین پردہ کرین یا نہ بیس بے پردہ عورت بحیثیت بے پردگی عاصی ہے اور مرد اگر [illegible] گیا دخول ممنوع سے مجرم ہوگا مسئلہ عورتون پر بھی حرام ہے کہ بے پردہ کسی اجنبی مرد پر داخل ہون بخاری عائشہؓ سے مروی ہے کہ بعد حکم حجاب ام المومنین سودہ نکلین اور وہ جسیم تھین پہچاننے والے سے چھپ نہ سکتین راہ مین عمر بن خطاب نے دیکھا اور کہا اے سودہ تم ہم سے چھپی نہین دیکھو کیونکر نکلی ہو دوسری روایت مین ہے کہ یہ قول عمر کا اس لیے تھا کہ اللہ تعالی ممانعت نازل فرمائے سودہ یہ سنکر پھرین حضور گھر مین طعام شب کھاتے تھے اور استخوان آپکے ہاتھ مین تھی یہ قصہ حضرت سے عرض کیا کہ وحی آئی اور فرمایا اللہ نے تمکو حوائج ضروری مین نکلنے کا حکم دیا ہے ابن کثیر کہا حضرت عمرؓ نے تین باتون مین اپنے رب کے موافق ہوگیا [۱] مین نے کہا کہ مقام ابراہیم جانماز بنایا جاے وہی حکم ہوا [۲] مین نے عرض کی آپکے ازواج کے پاس نیک و بد سب آتے ہین کاشکے پردیکا حکم ہو آیۂ حجاب نازل ہوئی [۳] ازواج مطہرات کو منع کیا کہ رسول کو زیادہ طلبی سے دق نہ کرو شاید تمکو طلاق دین اور تم سے اچھی بیبیان اللہ بدلدے وہی ارشاد ہوا وافق آپکے اور قول بھی موافق قرآن ہین جیسے قیدیان بدر۔ شاید کہ جب آپنے یہ فرمایا تھا اوسوقت تین ہی باتین ہونگی۔ اطہر اشارہ ہے کہ نفس طہارت تو تقوی پر منحصر ہے مگر طہارت

زائد یعنے خطرات قلب کا دور ہونا اجنبی عورتون سے دور اور محجوب رہنے مین ہے۔

وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَٰلِكُمْ

اور جائز نہین تمکو کہ اذیت دو رسول اللہ کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو ازواج سے اُسکے بعد اُسکے کبھی بیشک یہ

كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ۝ إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝

پاس اللہ کے گناہ بڑا اگر ظاہر کروگے تم کچھ یا چھپاؤگے اُسے پس بیشک اللہ ہے ہر شئے پر دانا

تمکو جائز نہین کہ رسول اللہ کو اذیت دو اور نہ یہ کہ نکاح کرو بیبیون سے اُسکے بعد اوسکے کبھی بیشک یہ ہے اللہ کے نزدیک گناہ عظیم اگر ظاہر کرو تم کسی شئے کو یا اُسے چھپاؤ پس بیشک اللہ ہر شئے پر علیم ہے۔ مظہری بعض آدمیون نے ارادہ کیا کہ آپ کے بعد آپکے بعض ازواج سے نکاح کرینگے یہ ممانعت وارد ہوئی کہا ابن عباس نے کہ وہ مرد منفعل ہوا اور غلام آزاد کیا اور پیادہ پا حج کیا اور دس اونٹ راہ خدا مین دیے تاکہ اس گستاخی کی توبہ ہو عظیما یعنے گناہ کبیرہ ہے تبدوا یعنے عزم نکاح مذکور یا ہر عزم وقصد خیر ہو یا شر۔ ابدا بعد حکم حجاب محارم کو مستثنی فرمایا کہ حرج وضیق نہو

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ

نہین گناہ اُنپر باپون مین اپنے اور نہ بیٹون مین اور نہ بھائیون مین اپنے اور نہ بھتیجون مین اپنے

وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِينَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ

اور نہ بھانجون مین اپنے اور عورتون مین اور نہ اُس مین کہ مالک ہوے ہاتھ اُنکے اور ڈرو اللہ سے بیشک اللہ

كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ۝

ہر شئے پر گواہ ہے

اور عورتون پر گناہ نہین کہ حجاب نہ کرین اپنے باپ دادا نانا اور بیٹے پوتے نواسے اور بھائیون اور بھانجون اور بھتیجون سے اور نہ زنان مومنہ سے اور لونڈی غلام سے اور ڈرین اللہ سے بیشک اللہ ہر شئے گواہ ہے ف تفصیل حجاب زنان کافرہ وغلام صفحہ ۲۹۳ مین گزر گئی۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

بیشک اللہ اور فرشتے اُسکے درود بھیجتے ہین نبی پر اے ایمان والو درود بھیجو اُسپر اور سلام کرو سلام کرنا

بیشک اللہ اور اللہ کے فرشتے درود بھیجتے ہین نبی کریم پر اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو اوپر اور سلام کرو سلام کرنا یا گردن اطاعت مین جھکادو اچھی طرح۔ اس آیت کے لطائف وفوائد غیر محدود ہین (تعریف صلوۃ) کہا قاضی عیاض نے صلوۃ لغت مین دعا و رحمت ہے ف اصطلاح شرع مین اصلی اللہ کہنا ہے اس لیے کہ گو احادیث مین مختلف ومتعدد طور منقول ہین مگر لفظ صلوۃ سے خالی نہین معلوم

ہوا کہ احکام اسی لفظ کے ساتھ متعلق ہین اور دوسرے دعا اور ترحم کی تخصیص درود مین کسی کے نزدیک نہین بخاری کعب بن عجرہ سے مروی ہے کہا ہمنے یا رسول اللہ آپ پر درود کیونکر ہے فرمایا اللّٰھم صلِّ علےٰ محمّد الخ **مسئلہ** ترجمۂ صلوٰۃ سے اسقاط فرض امر نہین ہو سکتا کیونکہ تعیین شارع علیہ السلام کے **حکم صلوٰۃ** اصل اسمین فرضیت ہے باقی وجوہ عارضی از قبیل صلوٰۃ امر مستحب وجوب ہے۔ کہا قاضی عیاض نے آئمہ علم وعلماے تفسیر اسکی فرضیت پر متفق ہین اور یہ استحباب ابوجعفر طبری سے مروی ہے وہ مادل ہے ایک بار سے زائد پر۔ مگر یہ فرضیت عمر مین ایک بار درود پڑھنے سے ساقط ہوجاتی ہے **(واجب)** کہا صاحب ہدایہ نے کہ جب نام پاک لیا جائے درود واجب ہوتا ہے مگر طحاوی کے نزدیک جب ہر مرتبہ نام اقدس زبان پر آئے درود پڑھے اور کرخی کے نزدیک ایک مجلس مین تکرار کی ضرورت نہین کہا شامی نے کہ صاحب کافی ایک ہی بار درود پڑھنا کافی جانتے ہین اور یہی قوی ہے جیسا کہ سجدہ تلاوت مین۔ پھر کہا کہ یہ وجوب کفائی ہے یعنے بعض حضار کا درود پڑھنا کافی ہوجائیگا **شبہہ** نہ امر مقتضی تکرار ہے نہ حنفیہ اخبار واحد سے زیادت کے قائل پھر یہ بار بار وجوب کیسا **حل** ذکر شریف سبب ہے اور تکرار سبب سے تکرار وجوب مسلم اور ذکر شریف کا سبب ہونا احادیث وعید سے جو آگے مذکور ہونگے ثابت **سنت** قعدۂ آخر مین ہے (شامی) اور کہا امام شافعی نے فرض ہے اور اسکی تائید مین جو احادیث مروی ہین اونکے ضعف کو صاحب شفا اور صاحب مظہری نے ذکر کیا ہے **لطیفہ** نماز مین درود کا فرض ہونا نہایت نفیس قول تھا مگر سنا مین نے بعض مشائخ رح سے کہ امام نے اسلیے فرضیت کیطرف توجہ نہ کی کہ درود شریف تابع ووسیلہ جواز نماز نہو بلکہ خود مقصود رہے اور تعمیل فرضیت مین اضطرار ہے اور سنت مین اختیار اول عبودیت ہے اور ثانی محبت **مستحب** ایک بار سے زائد اور نماز کے علاوہ جسقدر ہوسکے مستحب ہے جیسا کہ احادیث ترغیب سے ظاہر ہوگا۔ **افضل** یعنے ثواب وبرکت معمولی ثواب پر زائد ہو اور وہ مقام ہین جنمین بالخصوص حکم وارد ہے ۱ جیسے شب جمعہ و روز جمعہ فرمایا اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ فِیہِ جمعے کے دن زیادہ درود پڑھو ۲ مسجد مین جاتے اور وہان سے نکلتے وقت **ترمذی** حضور جب مسجد مین جاتے اور نکلتے درود وسلام کرتے اور جاتے وقت کہتے رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور نکلتے وقت فرماتے رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ ۳ اذان کے بعد فرمایا وَصَلُّوا عَلَيَّ ۴ خطبون مین ۵ وضو کے وقت ۶ اقامت کے وقت ۷ وعظ واشاعت علوم وقراءت حدیث ودرس وتدریس کے وقت ۸ زیارت قبر شریف کے وقت ۹ صفا ومروہ پر ۱۰ نام مبارک لکھتے وقت ۱۱ ہر امر اہم مین (شامی) ۱۲ دعا کے اول

فائدہ درود جمعہ

ووسط و آخر مین ابن کثیر کہا حضرت عمرؓ نے اَلدُّعَاءُ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ دعا آسمان وزمین کے بیچ مین معلق رہتی ہے حضور حق سبحانہ تعالیٰ مین بلند نہین ہوتی جبتک تو اپنے پیغمبر پر درود نہ پڑھے شفا کہا ابن عطا نے دعا کے لیے ارکان ہین اور بازو ہین اور سبب ہین اور وقت ہین اگر دعا اپنے ارکان کے موافق ہوئی قوی ہوگی اور بازؤن سے موافق ہوئی اور آسمان پر اڑی اگر وقت کے موافق ہے قبول ہوئی اور اگر اسباب سے موافق ہوئی کارروائی ہوگئی - پھر ارکان اُسکے حضور قلب اور رقت اور خضوع وخشوع ہے اور اللہ کے ساتھ دل کا متعلق اور اسباب دنیا سے منقطع ہونا اور بازو اُسکا صدق ہے اور وقت اوسکا آخر شب ہے صبح تک اور سبب اوسکا درود ہے حضرت سرور عالم پر اور حدیث مین وارد ہوا کہ اَلدُّعَاءُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ لَا يُرَدُّ یعنے جب اول اور آخر درود ہو تو دعا مردود نہین ہوتی اور حدیث مین ہے اور حضرات سلف سے مروی ہے کہ درود غیر مقبول نہین ہوتا ادب نام پاک بدون درود زبان وقلم پر جاری نکرنا اور ذکر شریف بے توجہی سے نکرنا - طہارت مقام ولباس وبدن کا لحاظ - طہارت نیت وقلب کی رعایت کراہت بے ادبی کی صورتون مین - کہا بعض علما نے مال تجارت کھولتے اور عجیب چیز کے دیکھتے وقت - اس لیے کہ صلوۃ تعظیم پیغمبر و استرضاے رب اکبر ہے اور یہان نہ عظمت ہے نہ تو مدنظر - یہ باریک بات ہے مگر جبکہ ہم بامید حصول برکت درود پڑھین یا اس لیے کہ عجیب شے نے ہمکو ذکر نبی محبوب سے بے پروا نہین کیا یا آپکا تصور تمام اشیا سے عجیب وعجیب تر ہے تو کراہت کی کوئی وجہ نہین اور ایسا ہی ذکر کیا صاحب نسیم الریاض نے حلیمی سے ضابطہ ہر حال اور قول پر اور ہر امر اہم وعجیب پر درود بہتر ہے مگر جبکہ شائبہ سوء ادبی وبے پروائی ہو یا وہان کوئی دوسرا ذکر حضور سے مروی ومنقول ہو تو بہتر نہین اس لیے کہ تبدیل سنت بدعت ہے اگرچہ کسی افضل واعلیٰ امر سے بھی ہو جیسے ارکان نماز وادعیہ ماثورۂ مناسک حج وغیرہ اور ذبح اور چھینک کے وقت بھی درود نہ چاہیئے (حرام) کہا صاحب نسیم الریاض نے کہ علما نے فرمایا کہ کسی مکروہ چیز دیکھنے کے وقت اور متسخر مین خوف کفر ہے **فضل صلوۃ** ابن کثیر نے روایت کی کہ کہا عامر بن ربیعہ نے مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ يُصَلِّي عَلَيْهِ مَا صَلّٰى عَلَيَّ فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ لِيُكْثِرْ جس نے مجھپر درود پڑھا ہمیشہ فرشتے اوسپر درود پڑھا کرتے ہین جبتک وہ مجھپر درود پڑھتا رہے اب چاہے بندہ کم کرے یا زیادہ - حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ فرمایا میرے پاس جبریلؑ آئے اور کہا کہ جو آپکی اُمت سے آپ پر ایک بار درود بھیجے اللہ اوسپر دس بار رحمت نازل کرے اور دس درجے اُسکے بلند کرے

اور انسؓ کی روایت مین ہے کہ دس گناہ معاف فرمائے۔ اور اسی حدیث کے متعلق ہے کہ آپنے سجدۂ شکر کیا اور نہایت مسرور ہوئے اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ اُسپر فرشتے ستر بار درود پڑھتے ہین۔ اور ابی ابن کعبؓ سے مروی ہے کہ مین نے عرض کی یا رسول اللہ مین آپپر بہت درود پڑھتا ہون توکسقدر پڑہون فرمایا جسقدر چاہو مین نے عرض کی چوتھائی دعا اپنی آپکے لیے کرون فرمایا جسقدر چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے خیر ہے مین نے عرض کی آدھا وظیفہ درود کردون فرمایا جسقدر چاہو اور زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ مین نے عرض کی دو تہائی کردون فرمایا جسقدر چاہو اور زیادہ کرو تو خیر ہے مین نے عرض کی کل درود ہی پڑھا کرون فرمایا اِذَنْ یَکْفِیکَ اللّٰہُ مَا اَھَمَّکَ مِنْ دُنْیَاکَ وَاٰخِرَتِکَ اب اللہ کفایت کریگا تجھے تیرے مہمات دنیاوی و اخروی کو۔ ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً جو مجھپر زیادہ درود بھیجیگا وہ قیامت مین مجھسے زیادہ نزدیک ہوگا ابوہریرہؓ سے مروی ہے مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ کوئی مجھپر درود سلام نہین کرتا مگر اللہ تعالیٰ میری روح جسم مین پھیر دیتا ہے یہانتک کہ مین جواب سلام دیتا ہون غالباً رد روح سے مراد التفات و کشف ہے ورنہ حضور قبر مبارک مین زندہ ہین شفا روایت کی ابومسعودؓ نے اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ بیشک اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سیاحین زمین مین مقرر فرمائے ہین جو مجھے میری اُمت کا درود و سلام پہونچایا کرتے ہین اور فرمایا اپنے پیغمبر پر جمعہ کے دن درود زیادہ پڑھو وہ مجھپر جمعے کے دن پیش کیا جاتا ہے تنسیم جمعہ کے دن کہ درود و اعمال امت حضور پر پیش ہوتے ہین ابن کثیر ہر صبح کو ستر ہزار فرشتے اور ہر رات کو ستر ہزار فرشتے حضور پر درود پڑھا کرتے ہین وعید حضرت علیؓ سے مروی ہے اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ ثُمَّ لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور مجھپر درود نہ بھیجے ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ ناک ٹوٹے اُس مرد کی جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور درود نہ بھیجے امام باقرؒ سے مروی ہے کہ فرمایا مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ اَخْطَاَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ جو مجھپر درود بھیجنا بھول گیا وہ راہ جنت کی بھول گیا اور ابوہریرہؓ سے ہے کہ جس مجلس مین لوگ بیٹھے ہون اور نہ اللہ کا ذکر کرین نہ مجھپر درود بھیجین انپر گناہ ہوگا قیامت مین اللہ چاہے بخشے چاہے نہ بخشے صفۃ الصلوٰۃ احادیث صحیحہ مین مختلف طور پر درود مروی ہین مگر وہ درود افضل ہے جو نمازون مین داخل کیا گیا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (متفق علیہ) **صلوۃ** اللہ کیطرف سے نزول رحمت اور ملائکہ سے استغفار اور مومنین سے دعا مگر بوجہ عموم مشترک معنے توجہ و اعتنا کے ماخوذ ہین **سلمو** تسلیم کے دو معنے ہین ۱؎ سلام کرنا ۲؎ گردن حکم مین رکھدینا۔ اور دونون کا ارادہ کرنا جائز ہے۔ پس معنے اول مین سلام آپ پر واجب ہے اور فرضیت اس کی اس سلام سے جو التحیات یا آخر نماز مین ہے ساقط نہوگی اس لیے کہ اسکا وجوب مستقل ہے بخلاف صلوۃ کے کہ وہ نماز مین فرض نہین پس فرضیت اوسکی نماز سے بھی ساقط ہوسکتی ہے۔ اور تکرار سلام بوقت ذکر شریف نہ ضروری ہے نہ ثابت اور معنے دوم سے کمال اطاعت واجب ہے جو دوسری آیات سے ثابت ہے لیکن قرینۂ ذکر صلوۃ چاہتا ہے کہ یہان معنے اول مراد ہون کہا امام نووی نے جب حضور پر درود پڑھو تو سلام بھی کرلیا کرو اور صرف درود یا سلام پر اقتصار نہ کرو **ابن کثیر** اولی یہ ہے کہ کہے صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما **ف** تاکہ پوری اتباع آیت پائی جائے **ربط** مراتب تعظیم و احکام صلوۃ و تسلیم کے بعد حضور کی مخالفت و ایذا رسانی سے ڈرایا۔ **نکتہ** یہ فضل کہ حضور کے نام پر درود پڑھنا واجب اور صرف نام پر کفایت جائز ہو مخصوص ہے کسی نبی و ملک کو میسر نہین ہوا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا۝ ایذائے رسول

بیشک جنھون نے اذیت دی اللہ کو اور اسکے رسول کو لعنت کی اللہ نے انپر دنیا مین اور آخرت مین اور تیار کیا انکے لیے عذاب ذلت کا

تحقیق جو لوگ اللہ اور اللہ کے رسول کو ایذا پونہچاتے ہین اللہ نے اونکو اپنی رحمت سے دور کردیا دنیا مین اور دین مین اور اونکے لیے ذلت کی مار تیار ہے **ف** یہان اور ایسے اور مقامون پر معنے او سے ہے ہر واحد پر حکم صادق آتا ہے پھر اللہ کی ایذا خواہ باعتبار شرک ہے جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا آدمی مجھے گالی دیتا ہی جب میرے لیے لڑکا قرار دیتا ہے اور فرمایا آدمی مجھے ایذا دیتا ہے جب زمانے کو گالی دیتا ہے رات دن کا بدلنے والا تو مین ہون۔ معالم کہا ابن عباس نے آیت سے مراد یہود ہین جو عزیر کو ابن اللہ کہتے ہین اور نصاری ہین جو عیسی کو ابن اللہ کہتے ہین اور کفار مکہ ہین جو فرشتون کو اللہ کی لڑکیان ٹھہراتے ہین۔ کہا عکرمہ نے یہ مصور ہین جو تصویر بناتے ہین فرمایا كُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ (مشکوۃ) وعید مصوری خواہ باعتبار اذیت اولیاء اللہ ہے جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْمُحَارَبَةِ جس نے میرے ولی کی دشمنی کی میری لڑائی کو طیار ہوگیا۔ اور اس بنا پر اکثر معاصی اذیت قرار پائین گے جیسا کہ ربوا مین اور بغاوت اور رہزنی مین حرب کا اطلاق آیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ مراد ایذائے رسول ہے تکریما لرسولہ اپنے طرف منسوب فرمایا جیسا کہ فرمایا

یُحَادِ عُوْنَ اللّٰہَ حالانکہ اللہ تعالیٰ خدع و ایذا سے بری ہے (رسول کی ایذا) ۱ تکذیب ہے جسکی تصدیق قرآن مین ہے لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ کیا آپ اونکے ایمان نہ لانے سے آپکو گھونٹ مارینگے ۲ مخالفت امر الٰہی ہے جیساکہ آپکے اخلاق شریف مین ہے کہ آپ کبھی اپنے لیے غضبناک نہوتے مگر جبکہ اللہ کے حدود مین تجاوز کیا جائے ۳ بغض و ایذا سے اہل بیت و اصحاب ہے جیساکہ حضرت سیدہ کے حق مین فرمایا اَنَا سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمْتُمْ وَحَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبْتُمْ جس سے تم اے اہل بیت صلح کرو مین صلح کرون جس سے تم لڑو مین لڑون اور حضرت عایشہ رضؓ کے افترا مین فرمایا کون میری مدد کریگا اوسپر جسنے مجھے میرے اہل مین ایذا دی۔ اور اصحاب کی نسبت فرمایا میرے اصحاب کو نشانہ بناؤ انکی محبت میری محبت سے اور انکا بغض میرے بغض سے ہے جس نے انھین ایذا دی مجھے ایذا دی اور جسنے مجھے ایذا دی اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی اللہ اوسے پکڑ لیگا (ترمذی) افسوس ہے اوس فریق پر جو آپ کو دوست اہل بیت کہین اور آپکی بغض ازواج سے اور اکثر اصحاب کی ایذارسانی و بغض سے اللہ و رسول کے ایذارسان نہین اور عجیب ہے اونسے جو پیغمبر کی محبت کا دم بھرین پھر مراسم شرک و بدعات سے آپ کو ناخوش کرین۔ اپنی ذات کو نمونہ تاویل باطلہ و عبادات واہیۂ کفار مکہ بنائین بدعات کے اختیار سے نبی رحمت کی زبان پر ملعون بنجائین۔

ع ٦ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا۝

اور جو ایذا دیتے ہین مومنین اور مومنات کو بدون اسکے کہ کیا ہو انھون نے تحقیق اوٹھا لیا بہتان اور گناہ ظاہر

جو ایذا دیتے ہین مومن مرد یا مومن عورت کو بدون اسکے کہ اونھون نے خطا کی (یعنے انتقام و قصاص و سزا سے جرم ہو بلکہ محض ظلم سے ستائین انکے مال یا نفس یا آبرو مین ضرر پہچائین) انھون نے اوٹھا لیا بہتان اور گناہ کھلا کھلا ابن کثیر حضور نے فرمایا جانتے ہو اللہ کے پاس کس شئے کا گناہ زیادہ بڑھتا ہے صحابہ نے عرض کی اللہ دانا ہے اور اوسکا رسول فرمایا کسی مسلمان کی آبرو کو حلال کر لینا پھر یہ آیت پڑھی پھر اذیت عام ہے جسطرح ہو معالم کہا مقاتل نے آیت حضرت علی کی شان مین اوتری کہ لوگ انھین برا بھلا کہتے اگر ایسا ہے تو یہ تصریح ہے پہلے ضمن ایذائے رسول مین ایذائے زوج بتول ممتنع ہوئی پھر صراحۃً منع کردیا اور ممکن ہے کہ یہ پیشین گوئی ہو قرآن کی بہ نسبت گستاخی خوارج کے شان مرتضوی مین اور زبان درازی روافض شان صحابہ نبی مین کہا گیا حضرت عائیشہ رضؓ کی شان مین اوتری جبکہ اونپر اتہام کیا۔ کہا کلبی نے انکے حق مین اوتری جو راہون مین مدینے کے چلتے اور عورتون کے پیچھے ہو لیتے اور رات کو قریب آکر دھکا دیتے اگر خاموش ہو رہی تو ساتھ ہو لیتے اور کچھ سخت سست کہا للکارا تو باز رہتے اور وہ اپنے زعم مین

لونڈیون کے درپے ہوتے (اس لیے کہ انکا کوئی محافظ نہین) مگر لاعلمی سے آزاد عورتون کو بھی تکلیف ہوتی تو عورتون نے شوہرون سے اور انھون نے حضور سے شکایت کی یہ وعید شدید نازل ہوئی اور عورتون کے حق مین ارشاد ہوا

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ

اے پیغمبر کہدیجیے اپنی بیبیون سے اور بیٹیون سے اور عورتون سے مومنون کی ڈال لین اپنے اوپر

جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

چادرین اپنی یہ قریب ہے اس سے کہ پہچانی جائین پس نہ ایذا دی جائین اور ہے اللہ غفور مہربان

اے پیغمبر آپ حکم کردیجیے اپنی بیبیون اور بیٹیون اور مسلمانون کی عورتون کو کہ جھکا لین اپنے اوپر اپنی چادرین یہ قریب تر ہے کہ وہ پہچان پڑین اور لونڈیون سے انکا امتیاز ہو جاے پس انکو اذیت نہ دیجاے اور لوگ کنیز سمجھکر انسے وہ برتاؤ جو خلاف شان احرار ہے نہ کرین اور اللہ بخشنے والا ہے اور مہربان ہی **قل** اسمین تاکید و ملاطفت ہے کہ حکم روپوشی شاق نہ گزرے حضور کی فہمایش اور امہات مومنین کی شراکت فخر جانین۔
ازواجک اسمین اشارہ ہے کہ اصلاح ذات مقدم ہے اصلاح غیر پر اسی لیے باب عفت مین زوجہ بیٹی پر بڑھی ہوئی بنات تک اسمین اشارہ ہی کہ اصلاح مین ترتیب شرط ہے ۱ اصلاح نفس ۲ اصلاح اقارب ۳ اصلاح اغیار نسا اسمین اشارہ ہے کہ یہ حکم مخصوص باحرار مومنات ہی کافرہ و کنیز کو یہ شرف نہین جیساکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے لونڈی اوڑھنی سر سے گرا کیا آزاد بیبیون سے مشابہ ہوا چاہتی ہے یدنین قریب کرلین سر ڈھانکنا تو پہلے ہی سے لازم تھا (۲۹۲) اب دنو نہین ہے مگر منہ ڈھانکنا جسے گھونگھٹ کہتے ہین معالم کہا عبیدہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ سر اور منہ ڈھانک لو مگر ایک آنکھ دیکھ سکین **علیهن** کوئی عضو خاص ذکر نہ فرمایا تاکہ اشارہ ہو طرف کمال ستر و جملہ اعضا کے **یعرفن** مطلق فرمایا تاکہ یہ حجاب علامت ایمان و عفت و حریت ہو معلوم ہوا کہ زن بے پردہ کا ایمان مجہول عصمت مشکوک شرف غیر ثابت ہی بلکہ وہ کنیز کے پیرائے مین ہے **لا یؤذین** بھی مطلق ہے اور تمام انواع ایذا کو جو بے پردگی مین پہنچ سکتی ہین محتمل **غفور** خطاے سابقہ کا (مظہری) بعد نقاب کے بضرورت جو مقدار کھلی رہجاے تو اللہ تعالی عفو فرمائیگا **رحیم** مردون پر اس لیے کہ اگر باوجود بے حجابی روکے جاتے بمقتضاے بشریت سختی ہوتی اور حجاب مین بآسانی سد ذریعۂ فجور ہوگیا **مسئلہ** آیت مین حجاب کامل اور روپوشی بتاکید تمام ثابت ہے۔

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ

اگر نہ باز آئینگے منافق اور وہ جن کے دلون مین مرض ہے اور غلط خبرین اڑانے والے شہر مین البتہ پیچھے لگادینگے ہم تجھے

مع ربع

بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا ۝ مَّلْعُونِينَ ۛ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا

انکے پھر نہ ہمسایہ رہ سکینگے تیرے شہر مین مگر تھوڑے پھٹکارے گئے جہان ملے جائین پکڑے جائین

اور اگر نہ باز آئے منافق اور اور عورتون کے چھیڑنے والے

وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا ۝

اور قتل کیے جائین قتل کرنا

جنکے دلون مین مرض ہے یعنی فاسق اور غپ اُڑانے والے

(یعنی منافق جو مسلمانون کی نسبت غلط اور موحش خبرین اوڑایا کرتے) تو ہم آپ کو لگا دینگے یا اونپر مسلط کردینگے پھر وہ آپکے ہمسایہ نہ رہ سکینگے مگر تھوڑے یعنی تھوڑے دن یا تھوڑے چھپے دبے درانحالیکہ ملعون دخوار رہونگے پکڑے اور مارے جائینگے جہان ہونگے ف پہلے ایذا کی ممانعت پھر پاکدامنی کی تعلیم کی پھر فرمایا کہ اگر اب بھی شر پر باز نہ آئے تو پوری سزا دیے جائینگے اخراج وقتل سے۔

الربع

سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۝

(یہ ہی) عادت اللہ انمین جو گزرے پہلے سے اور ہرگز تو نہ پائیگا عادت اللہ مین تبدیل

یہ عادت الٰہی جاری ہے اگلے لوگون مین جو آپ سے پہلے گزرے یونہین شریر منافق عاصی ملعون و مخذول رہتے تھے تو اب بھی عادت الٰہی ویسی ہی پائیگا اسمین تبدل نہین ربط دنیاوی عذاب کا ذکر کرکے اخروی عذاب کی تفصیل اور قیامت کی تقریر شروع فرمائی۔

يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللَّهِ ۚ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ

پوچھتے ہین تجھسے آدمی قیامت سے کہدے نہین علم اسکا مگر پاس اللہ کے اور کیا جانے تو شاید کہ

آپسے لوگ قیامت کا سوال کہ اسکا علم تو اللہ ہی کو ہے اور تو

السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ۝

قیامت ہو نزدیک

کرتے ہین آپ اونسے کہدیجیے کیا جانے شاید کہ قیامت قریب ہی ہو

إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ۝ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ لَّا يَجِدُونَ

بیشک اللہ نے لعنت کی کافرون پہ اور تیار کی انکے لیے آتش سوزان ہمیشہ رہنے والے اسمین ہمیشہ نہ پاوینگے کوئی

بیشک اللہ نے کفار پر لعنت کی ہمیشہ ہمیش رہینگے اور نہ کسی کو اسمین اپنا

وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝

والی اور نہ مددگار

اور اونکے لیے سعیر تیار کی ہے جسمین حمایتی و دوست پائینگے نہ مددگار

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ۝

جس دن کہ پلٹے جاوینگے منہ انکے آگ مین کہینگے کاشکے ہمنے اطاعت کی ہوتی اللہ کی اور اطاعت کی ہوتی رسول کی

جب کفار دوزخ مین اُلٹے پلٹے جائینگے (جیسے پتیلی مین گوشت کی بوٹیان) تو کمال حسرت و افسوس سے کہینگے کاشکے ہم نے دنیا مین اللہ و رسول کی اطاعت کی ہوتی۔ پھر بطور معذرت یا امید مغفرت کہینگے

وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ۝ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ

اور کہینگے ای رب ہمنے اطاعت کی سرداروں کی اپنے اور بڑون کی اپنے پس گمراہ کیا ہمکو راہ سے اسے رب دے انکو دوچند

ع ۱۰

اور کہین گے اسے پروردگار اور بڑے بوڑھون کی

الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا

عذاب سے اور لعنت کر انپر لعنت بڑی

ہمنے تو اپنے سردارون اطاعت کی تو انھون نے

ہمکو راہ سے بہکا دیا اسے رب لا تو انپر عذاب دونا اور لعنت کر اونپر بڑی لعنت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ

اسے ایمان والو نہ ہوجاؤ مثل انکے کہ اذیت دی موسیٰ کو پھر بری کیا اسے اللہ نے اوس سے کہ کہا

اے ایمان والو تم انکے سے ایذا دی پیغمبر اللہ سے اونکو

وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا

اور تھا وہ پاس اللہ کے مرتبے والا

نہوجاؤ جنھون نے حضرت موسیٰ کو بری و پاک کر دیا اس اتہام

والزام سے جو ان ایذا دینے والون نے کیا تھا اور موسیٰ تو اللہ کی جناب مین صاحب جاہ و اعزاز تھے

بخاری میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ بڑے

باحیا تھے بدن چھپائے رکھتے انکا جسم کھلا نہ رہتا بعض بنی اسرائیل کہنے لگے کہ انکے بدن مین کوئی عیب

ہے برص ہو یا ادرہ یا کوئی آفت اس لیے یہ بدن چھپائے رہتے ہین اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اپنے کلیم موسیٰ علیہ

التکریم کو بری کرے ایک دن آپ خلوت مین غسل فرما رہے تھے اور پوشاک پتھر پر رکھدی پھر

غسل چاہا کہ کپڑے لین پتھر بھاگا آپنے عصا لیا اور اوسکا تعاقب کیا یہانتک کہ بنی اسرائیل کے

ایک مجمع کیطرف ہو گزرے اور سبنے دیکھ لیا کہ آپکے جسم اطہر مین کوئی عیب نہین پھر پتھر ٹھہرا آپنے کپڑے

پہنے اور پتھر پر ایک عصا مارا واللہ کہ اوس پتھر پر تین یا چار یا پانچ نشان اس ضرب کے ہین ابن کثیر

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ موسیٰ اور ہارون پہاڑ پر چڑھے وہان ہارون نے انتقال کیا جب آپ

بنی اسرائیل مین آئے وہ کہنے لگے کہ ہارون نہایت شرمناک تھے اونکو موسیٰ نے قتل کر ڈالا انکو

حکم ہوا وہ لاش مبارک ہارون کی لائے اور اس جسد شریف نے کہا کہ مین مر گیا ہون عکرمہ کہتے ہین

اللہ نے موسیٰ پر وحی کی کہ ہم ہارون کو وفات دینے والے ہین تو تم انکو فلان پہاڑ پر لاؤ پھر یہ دونون

بزرگوار پہاڑ پر چڑھے وہان ایک درخت دیکھا جسکا مثل نہ دیکھا تھا اور ایک گھر اسمین فرش و تخت

و ہوائے دلکش دیکھی ہارون بہت خوش ہوئے موسیٰ نے کہا آپ یہان آرام کرین ہارون بولے ایسا

ہو صاحب مکان آئے اور ناخوش ہو موسیٰ نے کہا مین اوسے سمجھا دونگا ہارون نے کہا آپ بھی آرام

کرین تو دونون سو گئے پھر ہارون نے وفات کی اور گھر اور درخت اور تخت آسمان پر اوٹھ گیا جب

موسیٰ واپس آئے تو بنی اسرائیل نے آپکو متہم کیا آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی پھر وہ تخت نازل ہوا اسے دیکھا زمین و آسمان کے درمیان میں اور تصدیق کی **مظہری** اذیت سے مراد وہ افترا ہے جو قارون نے کیا اور معاذ اللہ آپکو منسوب بفحش و زنا کرنا چاہا **ابن کثیر** ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے اپنے اصحاب کو منع کر دیا تھا کہ کسی صحابی کی شکایت نہ کریں پھر ایک بار کچھ مال آیا آپ نے تقسیم کیا پھر میں دو آدمیوں پر گذرا ایک دوسرے سے کہتا تھا واللہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تقسیم میں رضائے الٰہی و ثواب آخرت کا ارادہ نہیں کیا یعنے ظلم و طرفداری کی۔ میں نے حضور سے کہا کہ آپ نے مجھے شکایت سے منع فرمایا مگر فلان فلان یہ کہتے تھے چہرۂ مبارک غضب سے سرخ ہو گیا اور فرمایا چھوڑ دو موسیٰ اس سے زیادہ ستائے گئے اور صبر کیا **ف** ایت میں اشارہ ہے حرمت ایذا رسول اللہ پر بلا واسطہ ہو یا بواسطۂ اصحاب و اہل بیت اور تشدد ہے انپر جو افک صدیقہ کے ہمزبان اور نکاح زینب میں طاعن تھے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ

اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور کہو بات مضبوط اچھے کر دیگا تمہارے لیے کام تمہارے

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝

اور بخشدیگا گناہ تمہارے اور جو اطاعت کرے اللہ کی اور اسکے رسول کی پس پا گیا مقصود بڑا

قول سدید مضبوط بات۔ کہا گیا مراد عدل ہے یا صدق یا لا الٰہ الا اللہ **ف** یہ قول راست و حق و کلمۃ الخیر و نصیحت و امر بالمعروف **اصلاح** عام ہے دینی اور دنیاوی دونوں۔ اور بیشک قول سدید موجب خیر دارین ہے **فوز عظیم** بڑی کامیابی یعنے جنت و رضا یا سعادت دارین **یعنی** اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو اللہ تمہارے اعمال صالح اور گناہ معاف کر دیگا اور جو کوئی اللہ و رسول کی اطاعت کرے وہ فوز عظیم پائے **واضح** رہے کہ آیت اعجاز قرآنی سے ہے چند کلمے اور تمام امور پر حاوی۔ اس لیے کہ جو کچھ ہو سکتا ہے وہ خواہ قلب کا فعل ہے خواہ اعضا کا اور اسمین بھی چار امر مذکور ہیں ۱ جو مخصوص بقلب ہے یعنے ایمان اور اسپر توجہ خطاب حضرت رب الارباب موقوف ہے ۲ جو زیادہ تر متعلق بقلب اور کسیقدر مشتمل بفعل اعضا ہے یعنے تقویٰ لہذا اصلاح اعمال و قبول اسپر موعود ہوا ۳ زیادہ متعلق باعضا اور کچھ متعلق بقلب یعنے قول سدید ہے۔ اسے مغفرت کے لیے مخصوص کیا ۴ اطاعت جو مخصوص بجوارح ہے فوز عظیم اسکی جزا قرار دی۔ اس تقسیم میں لف و نشر مرتب اور کمال مناسبت کی رعایت ہے مگر جبکہ دل

اصل اور تمام اعضا پر فرمان روا ہے اور اسکی اصلاح تمام جسم کی اصلاح ہے اسے مقدم کیا۔ بخاری اِنَّ فِیْ جَسَدِ بَنِیْ اٰدَمَ مُضْغَۃً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَہِیَ الْقَلْبُ بیشک جسم مین آدمی کے ایک پارہ گوشت ہے جب صالح ہو جاتا ہی تمام جسم صالح ہو جاتا ہے اور جب فاسد ہو تمام جسم فاسد ہو آگاہ رہو وہ دل ہے اور قول سدید اگر تقوی و اطاعت مین داخل تھا مگر بالخصوص مذکور ہوا اس لیے کہ تمام اعضا مین زبان کا اثر قوی تر ہے۔ ترمذی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب صبح ہوتی ہے تمام اعضا زبان کی خوشامد کرتے ہین اور کہتے ہین تو اللہ سے ڈرتی رہ اگر تو مستقیم رہی تو ہم بھی مستقیم رہ سکتے ہین اگر تو کج ہوئی تو ہم بھی کج ہو جائین گے مشکوۃ معاذ سے مروی ہے کہ آپنے صوم وصلوۃ کے بعد فرمایا کل ان سب کی اصل زبان ہے اسے روک معاذ نے عرض کی یارسول اللہ کیا ہم کلام پر ماخوذ ہونگے فرمایا وَھَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِھِمْ کیا آدمیون کو سوائے زبان کے اور کوئی چیز بھی منہ کے بھل دوزخ مین ڈالے گی بخاری فرمایا کہ بندہ ایک بات رضاے خدا کی کہتا ہے اگرچہ دل متوجہ نہوا ہو مگر اللہ اسکے مدارج بلند کرتا ہے اور ایک کلمہ اسکی ناخوشی کا کہتا ہے اور وہ امر دل مین نہین ہوتا اللہ اسے جہنم مین گرا دیتا ہے اور فرمایا تم سچائی اختیار کرو صدق نیکی کیطرف رہنما ہے اور نیکی جنت مین لیجاتی ہے اور بندہ ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کا قصد کرتا ہے یہانتک کہ اللہ کے نزدیک صدیقون مین لکھا جاتا ہے اور بچو تم جھوٹھ سے بیشک کذب رہنما سے فجور ہے اور فجور دوزخ مین لیجاتا ہی اور ہمیشہ بندہ جھوٹھ بولا کرتا ہے اور قصد کذب کرتا رہتا ہے چنانکہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھا جاتا ہے (متفق علیہ) اور کہا صاحب فتوحات مکیہ نے کہ قول بھی عمل ہے اعمال اللسان سے پس جسطرح اعمال مین مراعات حسن و قبح کی کیجاتی ہے قول مین بھی چاہیے اور یہ رعایت قلت کلام پر مجبور کرتی ہے مسئلہ قول افضل ہے سکوت سے اس لیے کہ سکوت فعل نہین جسپر جزا مرتب ہو سکوت مامور بہ نہین اور قول مامور بہ ہے بنائے اظہار ایمان و امر رسالت قول پر ہے نہ سکوت پر اور احادیث فضل سکوت باعتبار ترک کذب و لغو و اختیار سلامت کے ہین یعنے ایسے قول سے جو منہیات و لغویات پر مبنی یا ذکر اللہ و کلمات خیر سے خالی ہو سکوت اولی ہے جیساکہ فرمایا مَنْ سَکَتَ سَلِمَ خاموش سالم رہا ہان سکوت بغرض فکر و نظر و مراقبہ و حضور اولی و افضل ہے مسئلہ متقی صادق کے لیے وعدہ الہی ہے کہ اصلاح و عفو و توفیق اطاعت عطا ہوگی اور اسمین تخلف خلاف ہے۔

خلاصہ زبان۔

فائدہ قول سدید۔

فائدہ قول افضل است یا سکوت

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا

ہم نے پیش کی امانت آسمانوں پر اور زمین پر اور پہاڑوں پر تو انکار کیا اٹھانے سے اسکے اور ڈرے اس سے

ہم نے آسمانون اور زمین اور پہاڑون پر امانت پیش کی تو سبنے انکار کیا اوسکے اوٹھانے سے اور

وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا

اور اٹھالیا اسے انسان نے بیشک وہ ہے ظلوم جہول

ڈرے (اسکے نہ اٹھ سکنے اور انجام سے) اور اٹھالیا اسے انسان نے بیشک وہ تھا ظلوم وجہول

ف حل مقام وتعین مراد مین علمانے بہت کچھ زور مارے ہین مگر حق یہ ہی کہ یہ لطائف مکنونہ قرآن واسرار حضرت رحمٰن سے ہے **عرض** پیش کرنا اگر صرف بیان وتوصیف مراد ہے تو حمل اقرار وقبول ہے اور اگر ہیئت واصل امانت دکھائی گئی تھی تو معنے حقیقی پر محمول ہے ۔ بہرحال یہان اختیار وعرض تھا نہ حکم وفرض کہ عذر وانکار سے عصیان لازم آتا الامانۃ مجمل ہے اور تفسیر اسکی غیر منقول اور تاویلین متعدد ۱ ابن عباس وابن مسعود ومجاہد وغیرہ کے مختلف اقوال کا محصل یہ ہے کہ مراد امانت سے تکلیف شرعی والزام اوامر ونواہی ہے (ابن کثیر ومعالم) ۲ حضرات صوفیہ نے کہا کہ مراد نور عقل ہے جس سے معرفت استدلالی حاصل ہو اور نار عشق ہے جس سے احتراق حجاب معرفت حالی حاصل ہو ملائکہ گو نورانی ہین مگر اونکے لیے مقامات معلوم ہین مراتب غیر منتہی پر برابر ترقی کرتے جانا خاصۂ انسان ظلوم (مظہری) ۳ کہا قاضی ثناء اللہ رحمہ نے کہ کلمات حضرت مجدد سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ وہ امانت قابلیت واستعداد تجلی ذاتی ہے جن عبادت سے صالح اور ملک عصمت سے مقرب ہون مگر انوار صفات سے صعود کرکے تجلی ذات سے مشرف نہین ہوسکتے اس لیے کہ بدون ترکیب عنصر ارض تحمل نور ممکن نہین اجرام شفاف پر قیام انوار نہین ہوسکتا اور اجسام کثیف اسکے محل ومتحمل ہوجاتے ہین اور یہی نکتہ ہے کہ عنصر خاک خلافت ونبوت کے لائق قرار دیا گیا پھر کہا کہ سیاق آیت چاہتا ہے کہ یہ امانت انسان مین ہو غیر کو میسر نہ آے حالانکہ تکلیف شرعی جنون مین بھی ہے اور عصمت وخدمت سے ملائک مشرف ہین **ف** اس مقام پر دو شبہے ہوسکتے ہین **اول** ۔ مرویات صحابہ وتاویلات صوفیہ مین اختلاف قابل نظر ہے مگر ایسا نہین بلکہ صورۃً اختلاف اور معنًا اتحاد ہے اسطرح کہ لزوم امر چاہتا ہے کہ مامور آمر کو مالک نفع وضرر جانے اور یہ معرفت ہے ۔ اور کسی کریم ۔ رحیم محمود کو اس صفت پر جاننا محرک سلسلۂ محبت ہوتا ہے اور یہی عشق ہے اور محبت کی کارسازیان محبوب کو آمادۂ التفات اور محب کو قابل حضور بنادیتی ہین اور یہ استعداد تجلی ذات ہے **دوم** خصوصیت انسانی اسکے متعلق جو احتمال تفسیر مظہری مین مذکور ہے ہر مقام پر چل سکتا ہے جسطرح تکلیف مخصوص بانسان

عرض امانت فضیلت انسانی

ع جبرئیل

نہین معرفت و استعداد کی خصوصیت پر بھی کوئی دلیل نہین پائی جاتی گو عموماً مشہور و منقول ہے مگر منصوص نہ معقول۔ پس ممکن ہے کہ مراد یہی تکلیف شرعی ہو گر انسان اس لیے کہ بدون جبر و طلب حاضر ہو گیا امین قرار پایا ہوا اور دوسرے بحکم و حق الوہیت مجبور کیے گئے اُنھین یہ فخر نہ ہاتھ آیا ہو ہان میرے نزدیک اس امانت کے لیے بعض شروط ہین جس سے انسان کو جمیع مخلوق پر افتخار و خصوصیت ہو سکتی ہے اور وہ ایک اعتدال و توسط کے ساتھ ضدین کا جمع کرنا ہے۔ مثلاً ہر فعل خیر و شر کا اللہ ہی خالق ہے تاہم انسان باینہمہ مجبوری کسب مین مختار سمجھا گیا نہ جماد کیطرح مجبور بن کر چھوٹ سکتا ہے نہ پورا خود مختار ہو کر اپنی خواہشین پوری کر سکتا ہے۔ نفس کی خلقی خواہشین ایسے بہتے ہوئے پانی کیطرح پستی کی طرف لیے جاتی ہین مگر اعمال و عقائد کی کشتیان بادبان امر کے ہدایت کے موافق ساحل مقصود پر اوٹھا لاتی ہین۔ عبودیت تمام انقیاد و ادب۔ تعشق قوی الجذب سراپا طلب جمال حقیقت جلوہ گر مگر صورت مجاز پر بھی نظر۔ نہ قوائے بہیمیہ آثار شر دکھا سکین نہ صفات ملکیہ بشریت سے چھپا سکین خور و خواب کے ساتھ بے پروائی اور بیداری۔ شہوت و غضب بھی پاکبازی و خاکساری البتہ خاصۂ بشر اور تمام صفات پر فائق تر ہے۔ اسی بار نے جن و ملک کا سر جھکا یا۔ ہاروت و ماروت کو شائبۂ قوت بشریت نے کیسا نیچا دکھایا۔ السموات آہ کہا ابن عباس نے آسمان و زمین و جبال مراد ہین اور کہا گیا اُنکے رہنے والے مگر ذکر جبال بیوجہ ہوا جاتا ہے اگر خود وہی مراد ہین تو مکین سے سکوت اور مکان پر التفات قابل موضوع ہے اور اہل جبال مقصود ہین تو تجری خلقت بری ہوی جاتی ہے اور جواب یہ ہے کہ بحسب روایت مخاطب ذات ارض و سما ہے مگر خطاب اس ہیئت موجود اور وجود خارجی سے نہ تھا بلکہ باعتبار صلوح و استعداد تھا پس آسمان سے آسمان اور آسمانی مخلوق مراد ہے اور زمین سے زمین اور زمینی چیزین پری ہون یا بحری ہان جن آدم سے اعلیٰ اور ملک سے اسفل ساکن جبل تھے کوہ کے خطاب مین داخل سمجھے گئے ابین یہ ابا تمرد و شرارت سے نہ تھا بلکہ اشفقن ڈر گئے کہ ہم تحمل نکر سکین گے جیسا کہ ابن کثیر نے حسن بصری سے روایت کی کہ ساتون آسمانون اور عرش سے خطاب ہوا کہ کیا تم یہ امانت اور جو اسمین ہے اوٹھاؤ گے بولے اسمین کیا فرمایا نیکی مین ثواب بدی مین عذاب تو عذر کیا۔ پھر زمین سے پھر جبال سے خطاب و جواب ہوا اور کہا جریج نے یہ عرض تین دن رہا اور سب نے بکمال خشیت عذر کیا اور کہا اے رب ہم تو تابع ہین ثواب و عذاب نہین چاہتے الانسان آدم علیہ السلام معالم کہا ابن مسعودؓ نے امانت پتھر کی صورت

مین ڈالدی گئی اور زمین وآسمان سے پوچھا گیا تم اوٹھاؤگے سب نے عذر کیا تو آدم خود آئے اور پتھر اوٹھا کہا مجکو حکم ہوتا تو فورا اوٹھا لیتا۔ کہا گیا اوٹھاؤ آپنے گھٹنے تک اوٹھایا اور رکھدیا اور کہا واللہ اگر مین چاہتا تو زیادہ اوٹھا لیتا کہا گیا اوٹھاؤ آپنے کاندھے پر رکھ لیا۔ پھر چاہا کہ اوتارین ارشاد ہوا یہین رہنے دو یہ بار قیامت تک تمہارے اور تمہاری اولاد کے کاندھے پر رہیگا **ابن کثیر** آدم سے کہا گیا تم اوٹھاؤگے اور حق رعایت بجالاؤگے عرض کی حق کیا ہے۔ فرمایا محسن کو جنت اور بدکار کو جہنم آدم نے بامید وصال وکمال علوے ہمت وشوق رضاے محبوب کہا اے رب مین راضی ہون۔ ارشاد ہوا جب تو اوٹھا چکا تو آنکھ پر حجاب زبان پر قفل۔ فرج پر ستر رکھ **ظلوم** بڑا ظالم **جہول** بڑا نادان گویہ الفاظ تمام قرآن مین بمعنے مرادی محل ذم و قبح مین مستعمل ہین (ظالم) عاصی اور (جاہل) احکام آلہی سے بیخبر مگر یہان بحکم قرآن تو یہ معانی لغوی ۱ کسطرف عدول کیا (اطاعت) کہ اپنے مولی کی ودیعت بعض اشارے پر اوٹھا لے ۲ (توکل وحسن ظن) کہ جس نے بار ڈالا ہے وہی مدد کریگا نیارے کو بندگی سے کام ہے ۳ (کمال شوق) کہ شاید اسی بجھ خونخوار مین گوہر مقصود ملے ۴ (کلمہ حمل) جو بحالت اطلاق فرد کامل کا مقتضی ہے اور حمل کامل حفظ واداکو شامل ہے پس یہ سب امر مدح ہین یا قبح ۵ اور اگر مین عادل ودانا ہوتا ہے یا ظالم ونادان۔ اور نظائر اسکے قرآن مین کثیر ہین حضرت خلیل کو فرمایا (یجادلنا فی قوم لوط) جدال اگرچہ بے ادبی ہے مگر ناز غلامانہ مراد ہے۔ حضرت یونسؑ کو کہا (ذھب مغاضبا) بندہ ورب اور غضب ہان حضرت آدم کو عاصی دعوی فرمایا اور کیسی معصیت جسکا صلہ اجتبا تھا اور یہ غوایت جس نے ہدایت کا فائدہ دیا۔ اور حضور نے ابوذر کو کہا علی رغم انف ابے ذر اور بعض ازواج کو فرمایا تربت یداک پس جسطرح یہ تمام خطابات کمال لطف ونوازش اور منقبت پر محمول ہین ایسے ہی یہ ظلوم وجہول۔ بیشک یہ دونون پیارے خطاب ہین جنسے ہمکو ہمارے رب نے مخاطب فرمایا جنکو صلاحیت وذوق ہے وہ آج تک ان دلکش کلمات کی مبارکباد صبح کرتے ہین **اور** اگر اسکے خلاف حسب عام استعمال ارادہ کیا جاے تو کئی خرابیان لازم آئین گی ۱ حذف ناجائز لازم آئیگا یعنی فحمل خان فصار ظلوما ولم یطق فکان جھولا ۲ عملا وہ یہ بین اسوقت آدم سے کیا خطا ہوئی تھی کہ ظالم وجاہل سمجھا گیا حضرت حق مین عطا ہے مگر خدید و الزام وصد وخطا نہین **اور** اسی کی معین ہے عامہ مفسرین کی راے **مظہری** جاہل وظالم تھا مگر ہو گیا عادل ودانا اس انقیاد وعلوی ہمت سے یا کنایہ ہے صلاحیت واستعداد تحمل انوار ذات سے اس لیے کہ بدون ظلوم وجہول ہوے قابلیت کیونکر آتی اور کثافت نہ ہوتی تو روشنی قرار نہ پاتی۔ بہرحال

محققین کا یہی قول ہے کہ یہ خطاب مدح ومنقبت ہے قدح ومنقصت نہین اور کہا کلبی نے شجرۂ ممنوعہ کھاکر ظلوم اور نفع وضرر نہ جاننے سے جہول ہوا معالم مجاہد نے کہا امانت اوٹھانے اور جنت سے نکلنے مین اتنا وقفہ ہوا جتنا ظہر سے عصر تک **مظہری** کہا گیا یہ خطاب باعتبار اکثر افراد انسانی ہے جو ظالم وجاہل ہین **تطبیق** معانی اسطرح ہے کہ اپنے نفس پر زیادتی کرنے والا اس لیے کہ جس امر کا تحمل نہ تھا اوٹھا لیا اپنی قوت وحد سے زیادہ بڑھنے والا - اور حق امانت وطریق حفظ وادا یا ل عدم مراعات سے ناواقف - یا عواقب امور وضعف خلق وتشدد نفس واغواے شیطان وتزئین وتلذذ دنیا سے بیخبر یا ظلم کیا کہ خاک نے اُس نور بحت کے قرب کی ہمت کی اور نہ جانا کہ یہ تمنا اُسکی ہستی کو مٹا دیگی **نکتہ** امانت سے مفہوم ہوا کہ خطا معاف ہے اور عمد مین اخذ وگرفت **نکتہ** رضاے مولی کو ہواے نفس سے ملانا جائز نہین اس لیے کہ امین امانت کو خلط کرنے سے خائن ہوجاتا ہے **نکتہ** امتثال امر مین اللہ کے توقف نچاہیئے اس لیے کہ امانت فوراً نہ دینے سے الزام آتا ہے **نکتہ** بندہ اپنی خدمت سے استحقاق صلہ نہین حاصل کرسکتا اس لیے کہ امین ہے اجیر نہین **نکتہ** انسان کی تحقیر بے ادبی ہے اس لیے کہ امین حضرت حق ہے **نکتہ** جبتک آدمی حوصلے سے زیادہ تحمل نہ کرے اور وادی ہولناک مین دلیرانہ درنہ آئے مناصب عالی ومقامات بلند کا لائق نہین ہوتا -

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ

تاکہ عذاب کرے اللہ منافق مردون اور منافق عورتون کو اور مشرکین مردون اور مشرکین عورتون کو اور رجوع برحمت کرے

اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ ع ۵

اللہ مومن مردون اور مومنہ عورتون پر اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان

تاکہ عذاب کرے اللہ منافق اور مشرک مرد وزن پر اور رجوع برحمت فرمائے مومن مرد وزن پر اور ہے اللہ غفور مہربان **ف** ہر تاویل کے مناسب آیت سے نفاق وشرک وایمان مراد لینا چاہیے اور حاصل یہ ہے کہ امانت دار پر ترحم وثواب ہے اور خائن کے لیے غضب وعقاب

سُوْرَةُ سَبَا	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	مکی ہے

نام اسکا سورۂ سبا - اسمین ملک سبا کی شادابی وبربادی - حضرت داؤد کی زرہ سازی اور عطیات پھر حضرت سلیمان کی بادشاہت اور تعمیر بیت المقدس آخر مین کفار کا انجام کار مذکور ہے **تیسیر** ویری الذین الخ مدنی ہے اسمین ۵۴ یا ۵۵ آیتین ہین -

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ

سب تعریف واسطے اللہ ہی کے ہے ایسا کہ اُس کے لیے ہے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں اور اُسی کے لیے حمد ہے آخرت میں

وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ

اور وہی حکمت والا خبردار ہے

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جسکے مملوک و مخلوق ہیں سب آسمان و زمین والے اور آخرت میں بھی حمد اُسی کے لیے ہے اور وہی حکیم و خبیر ہے الحمد تکرار سے سمجھا گیا کہ ابتدا میں بھی حمد اسی کے لیے ہے یعنی ازل میں باعتبار تخلیق و اظہار و ایجاد اور آخرت میں باعتبار ربوبیت و عطائے انعام آخرۃ خواہ حمد اہل جنت ہے (یا عالم) یا یہ کہ ابتدا میں گو کوئی منعم سمجھا جائے مگر بعد تحقیق و نظر وہی معطی و منعم ہے۔ یا دنیا میں جو حجاب ہو گا وہ آخرت میں سب حجاب و مجاز نہ رہیگا وہ منظر شہود آئیگا۔

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا

وہ جانتا ہے جو داخل ہوتا ہے زمین میں اور جو نکلتا ہے اُس سے اور جو اترتا ہے آسمان سے اور جو چڑھتا ہے اُس میں

وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ

اور وہی مہربان غفور ہے

جانتا ہے اُسے جو در آتا ہے زمین میں جیسے پانی یا اموات یا دفائن اور اُسے جو زمین سے نکلتا ہے جیسے نباتات و معادن وغیرہ۔ اور جو اترتا ہے آسمان سے جیسے مینھ و احکام۔ و تاثیرات جو نجوم و فلک کو عطا فرمائے ہیں۔ اور اُسے جو آسمان میں بلند ہوتا ہے جیسے اعمال و ملائکہ اور دعائیں۔ اور وہی مہربان ہے بخشنے والا

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ ۖ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَالِمِ

اور کہا اُنھوں نے جو کافر ہوئے نہ آئیگی ہمکو قیامت کہدے ہاں اور قسم ہے مجھے رب کی البتہ آئیگی تمپر جاننے والا ہے

الْغَيْبِ ۖ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَٰلِكَ

غیب کا نہیں پوشیدہ اُس سے بوزن ذرہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ چھوٹا اس سے

وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ

اور نہ بڑا مگر ہے کتاب ظاہر میں

اور کہا اُنھوں نے جو کافر ہوئے ہمپر قیامت نہ آئیگی کہدیجیے ہاں اور قسم ہے مجھے اپنے رب کی البتہ قیامت تمپر ضرور آئیگی (میرا رب) غیب کا جاننے والا ہے اس سے کوئی شئے ذرہ برابر آسمان و زمین میں مخفی نہیں اور نہ بڑی ہے اس سے نہ چھوٹی مگر کتاب روشن یعنی لوح محفوظ میں موجود ہے

پس ایسے عالم الغیب کی خبر کو سچ نہ ماننا کیسی بیخبری و نادانی ہے۔

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

تاکہ بدلا دے اُنکو جو ایمان لائے اور کیے نیک کام وہی ہیں اُنکے لیے ہے بخشش اور رزق بزرگ

ابو سعود یہ قیامت کا لانا اس لیے ہے کہ اللہ تعالی ایمان والے نیک بندون کو ثواب عطا فرمائے
وہی لوگ ہین جنکے لیے بخشش اور رزق کریم یعنے نعیم جنت ہے۔

وَالَّذِينَ سَعَوْ فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ

اور جنھون نے سعی کی آیتون مین ہماری عاجز کرنے والے وہی ہین انکے لیے عذاب ہے سخت دردناک

رجز قسم ہے سخت عذاب کی۔ اور جنھون نے ہماری آیتون مین سعی کی کہ عاجز کردین یا اللہ کی گرفت اور پکڑ سے بھاگ جائین وہی ہین انکے لیے عذاب سخت اور دردناک ہے۔

وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي

اور جانتے ہین جو دیے گئے علم کہ جو اتارا گیا طرف تیرے رب سے تیرے وہی حق ہے اور رہنما ہے

اور جنھین علم عطا ہوا وہ طرف احکام و آیات نازل

إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ

طرف راہ غالب محمود کے

اعتقاد کرتے ہین کہ جو آپکی کیے گئے وہ حق ہین اور

حضرت عزیز و حمید کی راہ بتاتے ہین ف اسمین بیان تعصب یہود و نصاری ہے کہ جانتے ہین مانتے نہین اور اشارہ ہے کہ قرآن و ایمان شان علم سے ہے۔ اور تعریض ہے کہ جاہل منکر و کافر ہے مسئلہ علم علم دین ہے اور وہی مفید معرفت و یقین ہے مطلق جاننا کہ اسے تصدیق قرآن و پیغمبر لازم نہین آ

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ

اور کہا انھون نے کہ کافر ہوئے کیا بتائین ہم تمکو ایسا مرد کہ خبر دے تمکو جبکہ ٹکڑے ٹکڑے ہوجاؤگے تم پوری طور پر

اور کہا کافرون نے (آپسمین تمسخر و پاس لیچلین جو تمکو خبر دے کہ جب گل

إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ

بیشک تم ہی پیدائش مین ہو

استہزاء سے) کیا ہم تمکو ایسے مرد کے سڑگل جاؤگے ریزہ ریزہ ہوکر

نظر نہ آؤگے بیشک تم نئے سرے سے پیدا ہوکر میدان محشر او رعرض حساب مین جاؤگے۔ رجل سے مراد ہمارے حضور۔

أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَم بِهِ جِنَّةٌ ۗ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي

باندھا ہے اللہ پر جھوٹ یا اسے جن ہے بلکہ جو نہین ایمان لاتے آخرت پر

اسمین دو احتمال ہین ممکن ہے ہوسکتا ہے کہ سننے والے کا

الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ

عذاب اور گمراہی بعید مین ہین

کہ بقیہ قول کفار ہو اور قول ہو وہ عجیب بات سنکر

یون کہتے ہون کہ خواہ اللہ پر افترا باندھا ہے یا دیوانہ و مجنون ہے یعنے دانشمند راست گو کا یہ کام نہین بکمال غضب سے تردید فرمایا کچھ نہین) بلکہ آخرت پر ایمان نہ لانے والے دور پڑے ہوئے ہین کہ راہ پر آ نہین سکتے اور ایسے عذاب مین ہین کہ نجات و خلاص کے قریب نہین جاسکتے

مسئلہ اشارۃً معلوم ہوا کہ معترضین اسلام جب حد انصاف سے تجاوز اور شروط مناظرہ سے
عدول اور اپنے انکار پر اصرار کریں تو جواب انکا حوالہ عذاب رب یا قتل و عقاب

أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ
کیا نہ دیکھا طرف اسکے جو سامنے انکے ہے اور جو پیچھے انکے آسمان سے اور زمین سے اگر چاہیں ہم دھنسا دیں
بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ۝
انکو زمین میں یا گرا دیں انپر ٹکڑا آسمان سے بیشک اس میں نشانی ہے ہر بندہ رجوع کرنے والے کو

ع ۹

کیا نہیں دیکھا انہوں نے اور گرد آسمان و زمین کو اگر ہم چاہیں تو دھنسا دیں انکو زمین میں یا انپر کوئی ٹکڑا
آسمان سے گرا دیں بیشک اسمیں نشانی ہے رجوع کرنے والے بندے کو

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا ۖ يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ۝
اور تحقیق دیا ہمنے داؤد کو اپنی طرف سے فضل اے پہاڑ تسبیح کرو ساتھ اسکے اور اسے چڑیو اور نرم کر دیا اسکے لیے لوہا
أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ ۖ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝
یہ کہ بنا پوری زرہ اور اندازہ کر بننے میں اور کرو تم سب نیک عمل جو تم کروگے دیکھتا ہوں

اور تحقیق ہمنے اپنی طرف سے داؤد کو بزرگی عطا کی (اور حکم دیا کہ) اے پہاڑو اور اے چڑیو ان کے ساتھ تسبیح کیا کرو (تاکہ لذت ذکر و سماع قند مکرر بنکر ذوق و وجد استغراق زیادہ کرے) اور نرم کر دیا انکے لیے لوہا (اور کہا) بناؤ پوری زرہیں اور اندازہ کرو بننے میں (یعنے حلقہائے زرہ برابر و موزون و خوشنما ہوں) اور کرو تم (سب اے رہنمایان خدا آل داؤد و اتباع داؤد) کام اچھے میں تمہارے کام دیکھتا ہوں انعام و ثواب عطا کرونگا فضل نبوت حکمت خلافت اور ہر نعمت پھر انمیں سے چھ امر ذکر فرمائے ۱ تسبیح کوہ ۲ تسبیح الطیر و طیور ۳ نرمی آہن ۴ صناعت زرہ ۵ کمال تمیز و سلیقہ ۶ توفیق عمل صالح ابن کثیر جب داؤد تسبیح کرتے پہاڑ آپکے ساتھ تسبیح کرتے چڑیاں وحشت بھول جاتیں اپنی اپنی بولیوں میں ذکر حق کرتیں ف اس امت کے شاغلین و اہل بھی اس مقام سے متلذذ ہوتے ہیں ع بذکرش ہرچہ بینی در خروش ست معالم جب آپ بنی اسرائیل کے خلیفہ ہوئے اپنے قصور و عیوب پر مطلع ہونے کے لیے بھیس بدل کر پھرتے اور ہر اجنبی سے پوچھتے داؤد کیسا آدمی ہے ہر شخص وصف و ثنا بیان کرتا حق سبحانہ تعالیٰ نے فرشتہ بھیجا کہ بشکل بشر آپکو مطلع کرے آپنے اس سوال کے جواب میں کہا کہ آدمی تو بہت اچھے ہیں اگر ایک بات نہ ہوتی۔ گھبرا گئے اور کہا بتاؤ وہ کیا ہے فرشتے نے کہا بیت المال سے بسر اوقات کرتے ہیں۔ آپنے جناب باری

مین دعا کی کہ کوئی سبب ہو جائے لوہا پانی کر دیا گیا اور زرہ سازی بتا دی گئی اسی کی تجارت کرتے اور بسر اوقات فرماتے **ف** آیت سے نہ یہ ثابت ہے کہ آپ سے پہلے آہنگری یا زرہ سازی نہ تھی اور نہ یہ کہ بیت المال سے کھانا بُرا ہے البتہ دستکاری کی فضیلت ثابت اور تصدیق اسکی خبر صحیح مین مروی فرمایا کسی نے اُس سے بہتر کھانا نہین کھایا جو اپنے ہاتھ کی مزدوری سے کھائے اور وظیفہ بیت المال مین اگر کوئی وجہ تخفیف ہو بھی تو امم سابقہ کے لیے ہمارے حضور اور آپکے خلفائے معزز کے اختیار و قبول سے کوئی شبہہ باقی نہ رہا بلکہ وظیفہ خواری کے تین درجے ہین ۱؎ یہ کہ بیت المال سے کھائین اور وقت فضول گنوائین یہ کمال دون ہمتی ہے ۲؎ عبادات و طاعات مین مشغول رہین یہ امر محمود و انفع ہے ۳؎ انصرام مہم اسلام و کارسازی مسلمین مین سرگرمی یہ کمال علوے ہمت و اولی ہے **حدید** معلوم ہوا کہ آہنگری نہایت مفید و احسن امر ہے اور اسمین سلیقہ و نظم انعامات آلٰہی سے ہے **قدر** اسمین اشارہ ہے کہ سلیقہ اور خوشنمائے امر محمود ہے خصوصاً صناعات مین **صالحا** بخاری مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت داؤد پر تلاوت خفیف و سبک کر دی گئی تھی آپ حکم دیتے کہ سواری کسی جائے اور تلاوت شروع کرتے سواری تیار ہونے سے پہلے ختم کرتے۔ ابن عمرو سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا بہترین صوم صوم داؤد ہے ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے اور بہترین نماز نماز داؤد ہے پہلے آدھی رات سوتے پھر ایک تہائی رات مین نماز پڑھتے پھر پچھلے چھٹے حصے مین آرام فرماتے (اُسمین مشقت مزید اور ادائے حق اللہ و حق نفس بھی ہے۔

وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَیْنَ الْقِطْرِ ؕ

اور مطیع کر دیا سلیمان کا ہوا کو اسکی صبح کی سیر ایک مہینہ اور شام ایک مہینہ اور جاری کیا ہمنے اسکے لیے چشمہ تانبے کا

ابن کثیر ہوا آپ کے فرش کو اوٹھا لیتی جہان فرماتے پونہچا دیتی صبح کو دمشق سے اصطخر مین اور شام کو اصطخر سے کابل مین آتے آپ کے لیے گلے ہوئے تانبے کا چشمہ تین دن تک جاری رہا بے تکلیف جو چاہین بنائین یہ چشمہ یمن کے قریب نکلا تھا۔

وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ یَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ

اور جنون سے وہ تھے کہ کام کرتے سامنے اسکے حکم سے اسکے رب کے اور جو کجی کرتا اُن مین سے حکم سے ہمارے چکھاتے ہم اُسے

اور بعض جنون سے وہ تھے اونکے رب کے حکم سے اونکے	مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ	کہ آپکے سامنے کام کیا کرتے کہ سلیمان کی اطاعت کا حکم
	عذاب جلن کا	

اللہ ہی کیطرف سے تھا) اور جو اُن جنون سے کجی اور سرتابی کرتا ہمارے حکم سے (یعنے اطاعت سلیمانی سے جو ہمارا ہی حکم تھا) چکھاتے ہم اُسے عذاب سعیر معالم جن مطیع وخادم تھے ایک فرشتہ معین تھا تازیانہ آتشین ہاتھ میں لیے جو جن عدول حکمی کرتا اُسے مارتا وہ جل جاتا پس عذاب سے عذاب دنیاوی و اخروی دونون مراد ہو سکتی ہین

یَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَ تَمَاثِیْلَ وَ جِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَ قُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ

بناتے تھے جن سلیمان کے لیے جو چاہتے محرابون سے اور تصویرون سے اور لگن مثل حوضون کے اور پاندہان جمی رہنے والی

جن سلیمانؑ کے لیے جو وہ چاہتے بناتے (بیت المقدس کی محرابین) اور نقش و نگار (اور اپنے لشکر کے لیے لگن حوض کے برابر اور دیگین جو جگہ سے نہ ہل سکین **یعملون** اسمین ذکر ہے بناے بیت المقدس کا عرائس جب اولاد ابراہیم ملک شام مین آباد ہوئی اور اللہ تعالی نے برکت عطا فرمائی حضرت داؤد نے چاہا کہ اسکا شمار کرائین بہت کچھ سعی کی ممکن نہو اوحی آئی اے داؤد ہمارے خلیل نے اپنے فرزند کے ذبح پر صبر کیا ہم نے اوسکی اولاد مین برکت عنایت فرمائی تم چاہتے ہو کہ اونکی تعداد جانو مین نے قسم کھائی ہے کہ انپر وہ بلا بھیجون کہ گنتی کم ہو جائے خواہ تین برس کا قحط قبول کرو خواہ تین مہینے کے لیے دشمن کا تسلط یا تین دن کی موت۔ بنی اسرائیل نے بعد شورہ موت قبول کی اور آمادۂ مرگ ہو کر نہا دھو کر اُس ٹیلے پر جمع ہوے جہان اب بیت المقدس ہے۔ طاعون کا مرض پھیلا اور رات دن مین بیشمار آدمی مرے نبی اللہ داؤد سے دیکھا نہ گیا بیتاب سجدہ مین گر پڑے و بصد گریہ و زاری حضرت رب العزت سے عفو و ترحم کے خواہان ہوے بیماری موقوف ہوئی آپ نے دیکھا کہ فرشتے ننگی تلوارین لیے تھے اب میان مین کرتے ہین اور ایک سنہری سیڑھی کے ذریعے سے آسمان پر چڑھ گئے پھر آپنے لوگون سے کہا اللہ کا شکر کرو عرض کی کیونکر فرمایا اس مقام پر جہان تیر رحمت نازل ہوئی اللہ کا گھر بناؤ۔ انتظام شروع ہو گیا خود نبی اللہ پتھر ڈھوتے اور صلحا و علما کام کاج مین حاضر رہتے مسجد ہنوز تیار نہ ہوئی تھی کہ وحی آئی کہ یہ عمارت حضرت سلیمانؑ کے ہاتھ سے تیار ہوگی صاحب حیات القلوب سے مروی ہے کہ جب حضرت داؤد نے بناے مسجد ڈالی ایک اسرائیلی کا گھر اسمین آگیا آپنے اُس سے کہا کہ یہ گھر ہمارے ہاتھ بیچ ڈال اُسنے قبول نہ کیا داؤد نے قصد کیا کہ بزور گھر لیکر مسجد درست کرنا چاہیئے یہ خیال آنا ہی تھا کہ وحی آئی ہمارے گھر کے لیے آدمیون کے گھر غصب کرنا اسکا عوض یہی ہے کہ یہ گھر تمہارے ہاتھ سے نہ بنوایا جاے تمہارے بیٹے سلیمان کے اہتمام سے یہ کار خیر انجام پاے۔ الغرض جب سلیمان بادشاہ ہوے جن و انس کو جمع کیا جو خدمت جسکے قابل تھی بہا لیے فرمائی اور جنون کو حکم دیا کہ ہر قسم کے عمدہ پتھر۔ یاقوت۔ عقیق۔ طلا و نقرہ اور بیش قیمت جواہرات نکالو

مرصع بنائیں غرضکہ دنیا مین کوئی مکان اس حسن وصفا کا نہ تھا منجملہ اور عجائب کے ایک مکان ایسا
مصقل تھا کہ جو اندر جاتا صورت خیال نظر آتی قلعی کھل جاتی صدہا فاسق نادم وتائب ہوے اور بیتاؤ
مسجد مین ایک آبنوسی عصا تھا اُسے سوائے اولاد انبیا کے جو چھوے جل جائے نکتہ بنی اسرائیل
کی دولتمندانہ بادشاہت اور بیت المقدس کی جواہرین عمارت اور زمین شام کی شادابی اُسکے
مقابل مین ہمارے حضور اور آپکے اصحاب کا زہد وفقر مکہ معظمہ کی فقیرانہ بنیاد اور زمین مکہ کا
ناقابل زراعت ہونا صاف بتا رہا ہے کہ ازل سے ہمارے پروردگار غنی وحمید کو ہم مسلمانون کا فقر
وفاقہ محبوب ہے **تماثیل** جمع تمثال یعنی پیکر ونگار کہا مفسرین نے یہ تصویرین فرشتون کی یعنی انبیا
کہا گیا جانور ون کی تھین پھر صورت اونکی شریعت مین جائز تھا ہمارے حضور نے قطعاً ذی روح کی
تصویر کو ناجائز کردیا مصور کو ملعون اور اُس گھر کو جہان تصویر ہو ملک رحمت سے محروم فرمایا نماز
تصویر سے مکروہ ہوتی ہے **جفان** لگن اور بڑے کاسے یہ آپ کے لشکر کے لیے بنائے جاتے ایک
کاسے پر ہزار آدمی کھانا کھاتے **قدور** جمع قدر دیگہ **راسیات** قایم اتنے بھاری اور بڑے تھے
کہ جگہ سے نہ ہل سکین اونپر لوگ سیڑھی لگا کر چڑھتے **ربط** ان نعمتون کو بیان کرکے فرمایا

اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُکۡرًا ؕ وَ قَلِیۡلٌ مِّنۡ عِبَادِیَ الشَّکُوۡرُ ۝
اختیار کرو اے آل داؤد شکر اور تھوڑے ہیں میرے بندون سے شکر گزار

اے آل داؤد یعنے سلیمان اور تمام توابع واولاد داؤد علیہ السلام شکر کرو اور میرے بندون مین شکرگزار کم ہین

فَلَمَّا قَضَیۡنَا عَلَیۡہِ الۡمَوۡتَ مَا دَلَّہُمۡ عَلٰی مَوۡتِہٖۤ اِلَّا دَآبَّۃُ الۡاَرۡضِ تَاۡکُلُ مِنۡسَاَتَہٗ
پھر جب حکم کیا اُسپر موت کا نہ بتایا انھین اُسکی موت پر مگر دیمک نے کھاتی تھی عصا اُسکا

فَلَمَّا خَرَّ تَبَیَّنَتِ الۡجِنُّ اَنۡ لَّوۡ کَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ الۡغَیۡبَ مَا لَبِثُوۡا فِی الۡعَذَابِ الۡمُہِیۡنِ ۝
پھر جب گر پڑا جان لیا جنون نے اگر ہوتے جانتے غیب نہ ٹھہرتے عذاب مین رسوائی کے

پھر جب حضرت سلیمانؑ کی موت آگئی اُنکی موت پر دلالت نہ کی مگر دیمک نے پھر جب آپ گرے جان لیا
جنون نے اگر وہ غیب دان ہوتے تو ذلت وخواری کے عذاب مین نہ ٹھہرے رہتے اسمین حضرت
سلیمانؑ کا انتقال اور جنون کا عالم الغیب نہونا مذکور ہے **ابن کثیر** حضرت سلیمان جب نماز پڑھتے
ایک درخت دیکھتے وہ اپنا نام وخواص بتاتا اُسے باغ مین بوتے اور اثر لکھہ لیا جاتا چنانچہ ایک
دن ایک درخت نے کہا میرا نام خراب ہے فرمایا کس کی خرابی کے لیے درخت بولا اس گھر کی خرابی
کے لیے آپ سمجھ گئے کہ میری موت آگئی دعا کی کہ جنون کو یہ حال معلوم نہو تاکہ آدمی جان لین کہ جن عالم الغیب

نہین - اور تعمیر مسجد پوری ہوجاے - ابن کثیر - جب آپ محراب مین نماز شروع کرتے ایک ایک دو دو برس نماز مین مشغول رہتے جنون کی مجال نہ تھی کہ آپ کی طرف دیکھین اور دیکھین تو جل جائین اور ایک روایت مین ہے کہ جب آپکو اپنی موت کا حال معلوم ہوا جنون سے حکم دیا کہ آپ کے گرد گرد ایک شیشے کا مکان بنادین فرمانا تھا کہ قبہ تیار ہوگیا آپ عصا ٹیک کر مشغول نماز ہوے - اور جن بدستور کام کیا کرتے ایک سال بعد دیمک نے عصا کھالیا اور آپ گر پڑے جنون کو معلوم ہوا - بعض کتب مین ہے کہ جن اسی دن سے دیمک کے بہت شکر گزار ہین اور خشک لکڑی مین اسکے لیے پانی اور مٹی پونہچایا کرتے ہین

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ

تحقیق تھی اہل سبا کو انکے گھرون مین نشانی دو باغ داہنے اور بائین کھاؤ روزی اپنے رب کی

وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ

اور شکر کرو اسکا شہر پاکیزہ ہے اور رب بخشنے والا

البتہ تھی قوم سبا کے لیے انکے گھرون مین نشانی دو باغ ایک داہنے دوسرا بائین - کھاؤ رزق سے اپنے رب کے اور شکر کرو اوسکا شہر پاکیزہ و لطیف ہے اور پروردگار بخشنے والا - سبا حدیث مین وارد ہوا کہ نام تھا ایک مرد کا اوسکے دس لڑکے ہوے چھ یمن مین مقیم ہوے اور چار شام مین آرہے یمنیون کی اولاد سے مذحج و کندہ و ازد و اشعری و انمار و حمیر کے قبائل ہین اور شامیون سے جذام و غسان و عاملہ ہین مساکن سے مراد شہر و قریے (یمین و شمال) یعنے دو رویہ باغ تھے طیبہ کہا صاحب معالم نے اُس ملک مین مچھر پیسو - مار کژدم وغیرہ ایذا رسان جانور نہ تھے اگر کوئی مسافر آجاتا اور اُسکے کپڑون مین جُون ہوتی تو وہان کی ہوا سے مرجاتی جذب القلوب مین ہے کہ زمین سبا ملک یمن سے ہے - یہ ملک نہایت شاداب پربہار - درختان سرسبز و میوہ دار - نہرین روا ہوا روح پرور و عنبر فشان - اور دو چار کوس نہین دو مہینے کی راہ طولاً و عرضاً یہی کیفیت - اور ملک شام تک برابر برابر بستیان آباد کہ مسافر کو نہ حاجت رہنما و نہ ضرورت زاد (جسطرح ہمارے ہند کے بعض ملک کہ ہر میل دو میل پر باغ پر باغ کنوان - گاؤن - بازار موجود میدان مہلک و حیوان موذی نادر الوجود -) جیسا کہ فرمایا دو رویہ باغ رزق مین وسعت و فراغ غریب ٹوکرے سر پر رکھکر درختون کے تلے تھوڑی دور تک چلے اور ٹوکرے ہر قسم کے میوؤن سے بھر گئے یہ تمام آدمی ایک ملت اور امر پر مجتمع تھے نہایت فراغت و بے پروائی سے بسر کرتے اسی کیطرف اشارہ ہے اوشکروا اور غفور مین

فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ

پھر منھ پھیرا تو بھیجی ہمنے اونپر بہیا بندبن کی اور بدلدیے ہمنے اُنکو باغون کے دو باغ میوہ بدمزہ کے

وَّ اَثْلٍ وَّ شَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِیْلٍ ۝ ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَ هَلْ نُجٰزِیْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ۝ ١٧

اور جھاؤ کے اور کچھ بیر تھوڑے یہ بدلا دیا ہمنے انکو کفر کا نہین سزا دیتے ہم مگر ناشکرے کو

اعراض کہا صاحب معالم نے تیرہ پیغمبر وہان گئے اور اللہ کیطرف بلایا اور اوسکے نعمات کثیر یاد دلائے وہ کہنے لگے ہمپر تمہارے رب کی کیا نعمتین ہین اگر اُسنے کچھ دیا ہے تو کہو کہ روک رکھی اور پیغمبرون کی تکذیب کی **عرم** بند آب۔ باران سخت **ذوالی** تثنیہ ذات یعنی صاحب **اکل** کھانے والی چیز میوہ **خمط** بد مزہ و میوہ تلخ و درخت خاردار۔ اور ایک قسم کا پیلو **اثل** جھاؤ **سدر** بیر یہان جھڑ بیری جنگلی مراد ہے۔ **نجازی** کہا صاحب معالم نے خیر و ثواب مین (نجزی) اور شر و عقوبت مین (نجازی) کہتے ہین پس یہان معنے سزا و عذاب ہے **معالم** اہل سبا اپنے وادی کے پانی مین جھگڑا کرتے تو ملکہ بلقیس نے ایک بند مین باندھ دیا اُسمین تین دروازے ایک دوسرے سے بلند جب پانی آتا حوض مین بھر لیتے اور ہر قوم اپنے اپنے پانی سے فائدہ اوٹھاتی جب کم ہوتا تو دوسرا پھر تیسرا دروازہ تلے کا کھول دیتے تمام سال پانی لیتے سبب ناشکری کی اللہ تعالی نے اینر ٹیڑی بھیجی جس نے دیوار سوراخ سوراخ کردی اور پانی توڑ کر نکلا تمام باغ۔ کھیت۔ شہر دریا برد ہوا لوگ متفرق ہو گئے آبادی کی جگہ بربادی اور میوہ ہائے شیرین کے بدلے جنگلی درخت خاردار اور تلخ میوے پیدا ہوے۔ **خازن** یہ سیلاب سرخ رنگ کے پانی کا تھا اللہ تعالی نے جہان سے چاہا بھیجا **حاصل** پھر ہماری اطاعت سے منہ پھیرا پیغمبرون کو جھٹلایا تو ہم نے اینر سخت بہیا بھیجی جس نے اونکو غرقاب کر دیا اور اونکے باغون کی جگہہ وہ باغ بدل دیئے جنکے پھل نہ درخت خاردار۔ اور جھاؤ اور جھڑ بیری اگائی یہ اونکے کفر کا بدلا ہے اور ہم ناشکرون کو سزا دیتے ہین

وَ جَعَلْنَا بَیْنَهُمْ وَ بَیْنَ الْقُرَى الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّ قَدَّرْنَا فِیْهَا السَّیْرَ ؕ

اور بنائی ہمنے اُن مین اور اُس بستی مین کہ برکت دی ہمنے اُس مین بستیان ظاہر اور مقدر کردی ہمنے اُسمین سیر

سِیْرُوْا فِیْهَا لَیَالِیَ وَ اَیَّامًا اٰمِنِیْنَ ۝ ١٨

سیر کرو اُس مین رات اور دن بیخوف

اور بنائی ہم نے درمیان مین اونکے اور اس بستی کے کہ برکت دی ہم نے اُسمین (مراد اس سے ملک شام ہے) بستیان ظاہر یعنے پیش نظر اور بر سر راہ ایک مین ہوتے دوسری بستی سامنے نظر آتی اور اندازہ کر دیا اُن بستیون مین سیر کا یعنے منزل تمام ہوئی اور آبادی ملی (اور کہا) کہ سیر کرو ان مین رات دن۔ بیخوف۔ نہ راہزن۔ نہ درندہ جانور۔ نہ آب و خورش کی نایابی کا ڈر

فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَیْنَ اَسْفَارِنَا وَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ

پس کہنے لگے اے رب ہمارے دوری کر درمیان ہمارے سفر کے اور ظلم کیا جانون پر اپنی تو بنا دیا ہمنے اونکو بات

وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝

اور کر دیا ہمنے انکو پاش پاش بیشک اس میں نشانیان ہین ہر صابر شاکر کے لیئے

پس کہنے لگے اے رب ہمارے سفرون مین بعد کر دے یعنے قریب قریب آبادی اور باغ نہ رہے تاکہ پوری اور کڑی منزلین کرنا پڑین مشقت سفر کا مزہ زاد و راحلے کی ضرورت پیدا ہو اور اس ناشکری سے ظلم کیا اپنی جانون پر تو کر دیا ہم نے انکو کہانی یعنے نیست و نابود کر دیا صرف قصہ رہگیا اور انکو ریزہ ریزہ کر دیا ادھر ادھر منتشر ہو گئے بیشک اسمین نشانیان ہین ہر صبر کرنے والے کے لیے کہ معاصی سے نہ بچنے اور نفس کو نہ روکنے کا نتیجہ اور صبر کا پھل دیکھین۔ اور ہر شکر گزار کے لیے اللہ کے نعمتون کی قدر نہ کرنے کا انجام اور شکر کا انعام معلوم کرین معالم سبا والے کہتے ہکو سیر و سفر کا کچھ مزہ نہین کاش کہ میدان بعیدہ اور وادی سخت گزار ہوتے زاد و راحلے ساتھ رہتے اللہ تعالیٰ نے وہ تمام ملک اپنے قہر سے برباد کر دیا اور انکے مجتمع قوم ملکون مین متفرق ہو گئین۔ چنانچہ قبائل اوس و خزرج مدینہ مین آئے انھین کی اولاد انصار جان نثار نبی مختار ہین۔

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ (١

اور تحقیق سچا کیا انپر ابلیس نے گمان اپنا پس پیروی کی اسکی مگر ایک گروہ نے مومنین سے اور نہ تھا ابلیس کیلیے

ع ٣ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ۭ وَرَبُّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝

انپر غلبہ مگر تاکہ جان لین ہم اسکو کہ ایمان لایا آخرت پر اس سے کہ وہی آخرت سے شک مین ہے اور رب تیرا ہر شے پر نگہبان ہے

علیہم اہل سبا اور یہی مناسب و ظاہر ہے اور کہا بعض نے کہ جملہ کفار۔ **ظن** سے وہ زعم شیطانی مراد ہے جو ملعون ہوتے وقت کیا تھا کہ مین ضرور اولاد آدم کو ہر طرح بہکاؤنگا **فریقاً** سے خواہ خواص مومنین مراد ہین جنھون نے کسی امر مین شیطان کی اتباع نہین کی اب من تبعیضیہ ہوگا اور اگر عامہ مومنین مراد ہون الا من بیانیہ ہو یعنے وہ گروہ جو مومن تھا تو شیطان کا تابع ہونا باعتبار توحید و رسالت و اعتقاد ہے نہ تمامی افعال **علیہم** مین تمام آدمی داخل ہین تاکہ امتحان الٰہی عام ہو جلے **سلطان** غلبہ و زور و حجت **لنعلم** یہ علت ہے غلبۂ شیطان کی یعنے شیطان کے مسلط کرنے مین سوا اسکے اور کوئی امر ملحوظ نہ تھا کہ امتیاز مخلص و منافق ہو جائے **شک** وہ جسمین جانب وجود و عدم مساوی ہو اور یہ لازم ہے اہل باطل کو اس لیے کہ جب آدمی کسی امر باطل پر میلان کرتا ہے تو اس لیے کہ باطل پر دلیل صحیح کہان اور اس لیے کہ حق ضرور عقل و دل مین اختلاج کرتا رہتا ہے امر باطل پر یقین نہین ہو سکتا شک باقی رہتا ہے **حاصل** تحقیق گمان شیطان سبا والون پر صادق آ گیا پس انھون نے شیطان کی

اتباع ازلی مگر مومنین نے اپنے اعتقاد اور توجہ قلب سے اوسکا ساتھ نہ دیا یا خواص مومنین نے شیطان کی بات نہ سنی اور شیطان کو ابتر غلبہ وقوت اس لیے ہے کہ ہم جانچ و آزمائش کریں اونکی جو آخرت پر ایمان لائے ہین شیطان کے دم مین نہین آتے اور او سکے جو آخرت سے شک مین ہے اور شیطان کی پیروی کرتا ہے اور تیرا پروردگار تمام چیزون پر محافظ ہے **ف** سبا والون کے ذکر سے کمال تاکید ظاہر ہے کہ آدمی ہمیشہ اللہ کے انعام کو سمجھتا رہے اور ناشکری سے نعمت کو بیقدر نہ جانے ورنہ نعمت ضایع اور بلا واقع ہوجاتی ہے

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا

کہہ دیجیے پکارو انکو کہ گمان کرتے تھے تم سواے اللہ کے نہین مالک ہین برابر ایک ذرہ کے آسمانون مین اور نہ

فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ ۞ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ

زمین مین اور نہین انکے لیے اُن مین کوئی شرکت اور نہین اللہ کے لیے اُن مین سے کوئی مددگار اور نہ کام دیگی سفارش

عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ۚ

پاس اوسکے مگر اوسکے لیے کہ اللہ اذن دے اوسے

کبیر مذاہب شرک کی چار صورتین ہین ۱ اللہ خالق مالک و حاکم بنایا ہے ۲ آسمان والے بلا واسطہ اور زمین والے بواسطہ عالم علوی تخلیق کیے گئے ہین ۳ مخلوق سب اللہ کے ہین مگر اللہ نے کواکب کو متصرف و موثر کردیا ہے ۴ یہ ہے ملائکہ کی صورتین ہین حضور باری تعالی مین ہمارے سفارشی ہونگے - ان چارون کا رد اس آیہ کریمہ مین فرمایا **یعنے** کہہ دیجیے پکارو اونکو کہ تم اللہ کے سوا گمان کرتے ہو وہ اسمان و زمین مین ذرہ برابر بھی مالک نہین (یہ رد ہے مذہب اول کا) اور نہین اونکو زمین و آسمان مین کسی قسم کی شرکت (اسمین تردید ہے مذہب ثانی کی کہ وہ عالم علوی کو سفلیات کے خلق مین شریک جانتے ہین) اور نہین اللہ کے لیے انھین سے کوئی مددگار (یہ ابطال ہے مذہب ثالث کا جو انتظام مین کواکب کو معین جانتے ہین) اور نہ نفع دیگی شفاعت اونکی حضور مین اللہ کے (یہ ابطال ہے مذہب رابع کا) مگر جس کے لیے اللہ تعالی اذن دے (اسمین تائید ہے مذاہب حقہ کی جو شفاعت انبیاء و صلحا کے قائل ہین اور جواز اذن باحادیث صحیحہ ثابت و مذکور ہوچکا ہے -

حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا الْحَقَّ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۞

یہانتک کہ جب دور ہو دلون سے اُنکے ڈر کہیں کیا کہا رب نے تمھارے کہا حق اور وہی ہے برتر بزرگ ہے

یعنی جنکو اوسکے حضور مین سفارش کرنے کی اجازت دی گئی ہے اونکی بھی یہ حالت ہے کہ جب خوف اونکے دلون سے دور کردیا جاے کہتے ہین کیا فرمایا ہمارے رب نے کہا کہ حق فرمایا اور وہ برتر و بزرگ ہے (یعنی جب اونکی یہ حالت ہے تو یہ جھوٹے سفارشی کس شمار و قطار مین ہین) **ف** یہ توضیح ہے مقام شفاعت

کی کہ حکم کیا ہے وہ وہاں کسی کو مجال دم زدن نہیں بجا رہی جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم آسمان پر نافذ کرتا ہے کمال ہیبت و فرو تنی سے ملائکہ پر پھڑپھڑانے لگتے ہیں گویا آسمان پتھر پر زنجیر ہے کھڑکھڑاتے وہ ہیبت انکے دلوں سے اٹھالی جاتی ہے اور ہوش آتا ہے سب سے پہلے جبرئیل سر اٹھاتے ہیں اور حضرت حق کی وحی سے مطلع ہو کر دوسرے ملائکہ پر گذر فرماتے ہیں فرشتے کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا جبرئیل کہتے ہیں الحق وھو العلی الکبیر یعنے ارشاد اسکے حق ہیں ذات اسکی سب سے رفیع و اکبر ہے نہ رسالت نہ مجال ہند نہ تاب مقاومت کسی قسم سے خواہ یہی وحی مراد ہے خواہ قرب قیامت جہان سب دم بخود ہونگے خواہ بعد وقت موت فزع دور کیا جائیگا پھر ہر شخص اقرار کریگا جس نے اس سے پہلے بھی اقرار کیا تھا اسے یہ قول نفع دیگا اور جو منکر تھا اسے یہ فائدہ نہ ہوگا فزع شدید مقدار مراد ہے جس سے کی موہوم نہ ہوگی غایت منفی نہیں بلکہ غایت مفہوم جملہ مقدرہ ہے یعنی شفاعت تو کیا ہے یہاں تک کہ جب بعد اذن خوف دلوں سے دور ہو تب بھی سوا ئے فرشتوں کے اور نہیں عرض کر سکتے

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلِ اللّٰهُ ۖ وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى أَوْ فِي ضَلٰلٍ مُبِينٍ

کہہ دیجئے کون روزی دیتا ہے تمکو آسمانوں سے اور زمین سے کہہ دیجئے اللہ اور ہم یا تم ضرور ہدایت پر ہیں یا گمراہی ظاہر میں

ف یہ الزام بعد تردید ہے یعنے وہ کا ہم یا وہ بتلاؤ توبا طل ہے پہلا رزق دیکھ کر انسے پوچھئے کون دیتا ہے رزق تمکو آسمان و زمین سے اگر جب ساکت ہوں کہہ دیجئے اللہ ہی رزق دیتا ہے اور جب ہمارے تمہارے اسقدر خلاف ہے اور دو میں ایک ہی حق پر ہوگا تو ہوسکتا ہے کہ ہم ہدایت پر ہوں اور تم کھلی ہوئی گمراہی میں اور دلیل اسکی تمہارا ساکت ہوجانا ف محض اس لیے کہ مخاطب ضد سے حق نہ چھوڑ دے کلمہ تردد فرمایا اور اس لیے کہ انکے مقابل ھدیٰ کو ضلال یعنے تشریح کو

قُلْ لَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ أَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ

کہہ دیجئے نہ پوچھے جاؤگے تم اس گناہ سے جو کیا ہم نے اور نہ ہم پوچھے جائینگے اس سے کہ کرتے ہو تم کہہ دیجئے جمع کریگا ہم کو رب ہمارا پھر فیصلہ کر دیگا

بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۖ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ

ہم میں ساتھ حق کے اور وہ فیصلہ کرنے والا دانا ہے

کہہ دیجئے کہ جو گناہ ہم نے کیے ہیں اسکی باز پرس تم سے نہ ہوگی اور تمہارے اعمال کی گرفت ہم پر نہیں ہے کہہ دیجئے جمع کریگا ہمارے تمہارے درمیان میں ہمارا رب پھر قیامت میں فیصلہ کریگا آپس میں حق طوت اور وہ بڑا فیصلہ کرنے والا جاننے والا ہے۔

قُلْ أَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ أَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

کہہ دیجئے دکھاؤ تم مجھے انکو جو ملا دیا ہے ساتھ اسکے شریک کرکے کچھ نہیں بلکہ وہی اللہ غالب حکمت والا ہے

کہدے مجھے دکھاؤ تم مجھے انکو جنھیں تم نے ملادیا اللہ کے ساتھ شریک بناکر کچھ نہیں بلکہ وہ اللہ ہے غالب حکمت والا

اور لی دکھاؤ بتاؤ مراد اس سے یہ کہ انکے دلائل و وجوہ پیش کرو اور جب عاجز ہوں تو کہدو کہ یہ کچھ نہیں

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

اور نہیں بھیجا ہمنے تجھے مگر تمام آدمیوں کے لیے خوشی سنانے والا اور ڈرانے والا لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے

اور ہم نے تو آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام آدمیوں کے لیے جنت کی بشارت سنانے والا اور دوزخ سے ڈرانے والا
مگر اکثر آدمی نہیں جانتے ف اسمین آپکی عام رسالت پر تصریح و تخصیص ہے۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ

اور کہتے ہیں کب ہے یہ وعدہ اگر ہو تم سچے کہدے تمھارے لیے وعدہ ہے ایک دن کا نہ پیچھے رہو گے

عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ۝
اس سے اور نہ آگے بڑھو گے

اور کہتے ہین کب ہے یہ وعدہ وعدہ گاہ ایک دن ہے جس سے اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) کہدیجیے تمھاری نہ تم پیچھے رہ سکتے ہو نہ آگے بڑھ سکتے
ہو یعنے اسقدر تمکو جان لینا کافی ہے کہ قیامت کے لیے دن مقرر ہے زیادہ علم تمھارے امکان مین نہین

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى

اور کہا کافروں نے نہ ایمان لاوینگے ہم اس قرآن پر اور نہ اسپر کہ سامنے اسکے ہے اور اگر تو دیکھتا

اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ښ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ۨ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا

جب ظالم کھڑے کیے جاوینگے پاس اپنے رب کے پھیر دیگا ایک انکا طرف دوسرے کی بات کہینگے جو کمزور تھے

لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ۝
ان سے کہ بڑائی کی اگر نہ ہوتے تم البتہ ہوتے ہم مومن

اور کہا انھوں نے جو کافر ہوئے ہم اس قرآن پر ایمان نہ لائینگے اور نہ اسپر جو سامنے اسکے ہے
اور آپ اے رسول کریم اگر ظالموں کو دیکھیں کہ حساب کے لیے پروردگار کے حضور مین ٹھہرائے گئے ہین
اور ایک دوسرے پر رجوع یعنے اعتراض و طعن اور رد و بدل کرتا ہے کہتے ہوں ضعیف انسے جو مغرور ہین
اگر تم نہوتے البتہ ہم ہوتے ایمان والے۔ بین یدیہ سے مراد خواہ جنت و اخبار آیندہ ہے خواہ توریت و
انجیل مظہری بین یدیہ سے حضور کے وہ فضائل و بشارات جو کتب سابقہ مین ہین مراد

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ

کہا انھوں نے کہ تکبر کیا ان سے کہ کمزور تھے کیا ہمنے روک رکھا تھا تمکو راہ راست سے بعد اسکے کہ

اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ۝
آگئی تمھارے پاس بلکہ تھے تم گناہگار

کہا بڑائی کرنیوالوں نے کمزوروں سے کیا ہم نے روک رکھا تھا تمکو ہدایت کی راہ سے بعد اسکے کہ تمھارے پاس آگئی تھی بلکہ تم ہی گناہگار تھے

ربع
ملہ الاالامن
اور رسالت مطلقہ ... رسالت ...
ف

وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا

اور کہا کمزوروں نے ان سے کہ بڑائی کرتے تھے بلکہ حیلہ گری نے رات اور دن کی جب تم حکم کرتے تھے ہمکو

أَن نَّكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَندَادًا وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ وَجَعَلْنَا

کہ ہم کفر کرین اللہ سے اور بنائین ہم اوسکے لیے شریک اور ظاہر کی ندامت جب دیکھا اور عذاب اور ڈالدین ہم نے

الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

زنجیرین گردنوں مین ان کی کہ کافر ہوے نہ عوض دیے جائینگے مگر اوسکا کہ تھے کرتے

اور کمزوروں نے منکرین سے کہا بلکہ تمہارے رات دن کے مکر وحیلہ گری نے ہمکو راہ راست سے روکا جبکہ تم ہمکو حکم کرتے تھے کہ ہم اللہ سے کفر کریں اور اوسکے لیے شرکا بنائیں اور اون سبنے ندامت ظاہر کی جب عذاب الٰہی کو دیکھا یعنے آپس کے جھگڑے بھول گئے اور اپنی اپنی نادانی پر نادم ہوے اور ڈالدیں ہم نے کافروں کی گردنوں مین زنجیرین کیا اونکو اوسکے سواے دوسرا عوض ملیگا جو وہ کرتے تھے یعنے یہ کیونکر ہو کہ کرین کفر اور پائین جنت اسرو یہ لغات اضداد سے ہے معنے اسکے اظہار و اخفا دونوں آے ہین۔ یعنے بوقت عذاب نادم ہوگئے مگر یہ رسوائی دل مین چھپائی کہ اب اظہار سے سواے تذلل زائد کے کیا حاصل۔ یا ندامت و شرمندگی کھل گئی اور مقر ہوے کہ بیشک ہم گمراہ تھے

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ

اور نہین بھیجا ہمنے کسی بستی مین کوئی ڈرانے والا مگر کہا دولتمندوں نے اوسکے کہ ہم اس چیز سے کہ تم جسکے ساتھ بھیجے گئے ہو کافر ہین

ہم نے کسی بستی مین ڈرانے والا نہین بھیجا مگر وہان کے امراے مغرور نے کہا کہ ہم اوس چیز سے کافر و منکر ہین تم جس کے ساتھ بھیجے گئے ہو مترفوا اتراف سے ہے اسکے دو معنی ہین ۱ بہت نعمت دینا ۲ نعمت کا گمراہ کر دینا اور یہی دوسرے معنے یہان مراد ہین یعنے وہ لوگ جو مال و دولت کے غرور مین بھٹے ہمیشہ کفر و انکار کرتے آے ہین ربط بعد قاعدہ کلیہ امراے کفار مکہ کا حال اسی پر منطبق فرمایا۔

وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ

اور بولے ہم زیادہ ہین مال اور اولاد مین اور نہین ہم عذاب دیے جانے والے

اور کہنے لگے ہم زیادہ ہین مال اور اولاد مین اور ہمیں عذاب نہ ہوگا۔

ع قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

کہہ مجھے بیشک میرا رب کشادہ کرتا ہے رزق جسکے لیے چاہے اور کم کرتا ہے لیکن اکثر آدمی نہین جانتے

آپ یون سمجھا دین کہ غرور مال و اولاد عبث ہے یہ تو اللہ کی دین ہے چاہے جسکا رزق وسیع کر

اور جس کے لیے چاہے تنگ کرے بلکہ اکثر آدمی نہیں جانتے وہ اپنی تدبیر و محنت وغیرہ پر نازان ہیں یہ غلط ہے

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ

اور نہیں مال تمہارے اور نہ اولاد تمہاری ایسی کہ نزدیک کردیں تمکو پاس ہمارے درجے میں مگر جو ایمان لایا اور کیا

صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ۝

اچھا کام پس وہی انکے لیے ہے عوض زیادتی کا بسبب اسکے کہ کیا اور وہ بالاخانوں میں اطمینان کا ہونگے

تمہارے مال و اولاد ایسے نہیں ہیں کہ اللہ کے حضور میں تمکو مراتب میں مقرب کر سکیں ہان جو ایمان لایا اور نیک کام کیے اونکے لیے زیادتی کا عوض ہے بسبب اسکے کہ کیا اور وہ جنت کے بالاخانوں میں بے خوف و خطر ہونگے یعنے عذاب سے بچنا مال و اولاد کے ذریعے سے ممکن نہیں بلکہ ایمان و اصلاح اعمال پر موقوف ہے **بحث** مال و اولاد سے نفع احادیث میں مصرح ہے فرمایا بعد موت تین عمل باقی رہتے ہیں ۱ علم نافع ۲ صدقہ جاریہ ۳ اولاد صالح **جواب** یہ نفی بمقابلہ کفار ہے جو متکبر و مغرور تھے یہاں جو ثواب منقول ہے وہ من حیث خیر و صلاح ہے نہ من حیث مال و اولاد اور آیت میں ایمان و صلاح کا ذکر اسی کیطرف اشارہ کرتا ہے **ضعف** دو چند جیسا کہ فرمایا مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝

اور جو سعی کرتے ہیں آیتوں میں ہماری عاجز کرنے والے وہی عذاب میں حاضر کیے گئے ہیں

آیات نشانی - احکام **بحث معجزین** عاجز کرنے والے - یا بھاگ نکلنے والے یعنے جو لوگ ہمارے احکام و آیات کو عاجز کرنے اور اونکی گرفت سے بچ بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں وہی عذاب میں حاضر کیے جائینگے نہ خود بچ سکتے ہیں نہ ہماری آیتوں کو مٹا سکتے ہیں -

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ

کہدیجیے بیشک رب میرا کشادہ کرتا ہے رزق جسکے لیے چاہے اپنے بندوں سے اور تنگ کرے اسکے اور جو خرچ کروگے تم کسی

شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

شے سے پس وہ عوض دیگا اوسکا اور وہ بہتر ہے رزق دینے والوں کا

کہدیجیے میرا رب ہے رزق کشادہ کرتا ہے جس کے لیے اپنے بندوں سے چاہے اور تنگ کرتا ہے اور تم جو کچھ خرچ کروگے اوسکا عوض تمکو عطا ہوگا اور وہ بہتر ہی روزی رسان **خلف** عام ہے ثواب اخروی ہو یا برکت دنیاوی **مسلم** ایک فرشتہ صبح کو کہتا ہے اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا اے اللہ خرچ کرنے والے کو عوض عطا کر دوسرا کہتا ہے اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا اے اللہ کنجوس کا مال ضایع کر۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ أَهَٰٓؤُلَآءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ۝ قَالُوا

اور جس دن جمع کرینگے ہم اُن سب کو پھر کہینگے ہم فرشتوں سے کیا یہی تھے تمکو پوجتے کہینگے

سُبْحَٰنَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِمْ ۖ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ ۖ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ ۝

پاک ہے تو تو مددگار ہمارا ہے سوائے اُنکے بلکہ تھے پوجتے جنّوں کو اکثر اُنکے ساتھ جنوں کے ایمان لانیوالے تھے

اور جس دن ہم ان سب کو جمع کرینگے پھر فرشتوں سے پوچھینگے کیا یہی لوگ تمکو پوجتے تھے فرشتے عرض کرینگے تو پاک و منزہ ہے (شرک سے) تو ہی ہمارا مددگار ہے نہ یہ مشرک ہمارے مولیٰ اور دوست نہیں بلکہ یہ لوگ جنوں کی پرستش کرتے تھے اور اکثر ان کا ذکر ان کے جنوں پر ایمان لائے تھے۔ ف یہ سوال الزامی نہیں بلکہ مقصود اظہار توہین مشرکین ہے کہ دیکھیں اونکے معبود اونسے بری و متنفر اور حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کے وحدانیت کے مقر ہیں اور یہ قول فرشتوں کا کہ مشرک جن پرست تھے باعتبار حقیقت ہے اس لیے کہ ضلالت و اغوا شیاطین ہی کیطرف سے ہے اور وہ حقیقۃً اونھیں کے تابع تھے یا یہ کہ جن بتوں کو فرشتوں کی تصویر سمجھتے تھے اونمیں جن حلول کرتے اور انکو بہکاتے۔ اکثر اگر اپنے معنے پر ہے تو ظاہر ہے سب کافر جن پرست نہیں بلکہ بعض وجود جن کے منکر ہیں اور اگر بمعنے کل لیا جائے تو باعتبار اغوائے شیاطین سب جن پرست تھے

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَلَا ضَرًّا وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا

پس آج نہ مالک ہوگا ایک تمہارا دوسری کا نفع میں اور نہ ضرر میں اور کہینگے ہم اُن سے کہ ظلم کیا چکھو

عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ۝

عذاب آگ کا کہ تھے تم اُسے جھٹلاتے

پس آج کے دن نہیں اختیار ہوگا بعض تمہارا بعض پر نفع میں نہ ضرر میں اور ہم کہیں گے اُنسے جنھوں نے ظلم کیا چکھو عذاب آگ کا وہ آگ کہ تھے تم اُسے جھٹلاتے۔ پس حال دنیا پر نازاں اور اطاعت انبیا سے اغماض حماقت ہے۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَن يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ

اور جب پڑھی جاتی ہیں اُن پر آیتیں ہماری واضح کہیں نہیں یہ مگر ایک مرد چاہتا ہے کہ روکے تمکو اُس سے کہ تھے پوجتے باپ تمہارے

وَقَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ مُّفْتَرًى ۚ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ

اور بولے نہیں یہ مگر اتہام باندھا ہوا اور کہا اُنھوں نے کہ کفر کیا حق سے جب آگیا اُنکے نہیں یہ مگر جادو

مُّبِينٌ ۝ وَمَا آتَيْنَاهُم مِّن كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا ۖ وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِن نَّذِيرٍ

ظاہر اور نہیں دی تھی ہمنے اُنکو کوئی کتاب کہ پڑھتے ہیں اُسکو اور نہیں بھیجا ہمنے طرف اُنکے پہلے تجھ سے کوئی ڈرانے والا

اور جب پڑھی جاتی ہیں اونپر آیتیں ہماری کھلی ہوئی کہیں نہیں ہے یہ لیتے پیغمبر مگر ایک مرد چاہتا

کہ روک دے تمکو اس سے کہ تمہارے باپ دادے پوجتے تھے (گویا غرض دعوی نبوت کی یہی ہے کہ تمکو تمہارے دین قدیم سے پھیرے) اور کہنے لگے نہیں ہے یہ (یعنے قرآن یا قول نبی رحمٰن) مگر اتہام افترا کیا ہوا اور کہا اونھون نے جو امر حق یعنے (قرآن) سے منکر ہوئے جب اونکے پاس حق آگیا نہین ہے یہ مگر کھلا کھلا جادو حالانکہ نہ دی ہم نے اونکو کوئی کتاب جسے وہ پڑھتے ہون اور نہ آپ سے پہلے اونپر کوئی ڈرانے والا آیا کہ انکو اسکے غلط ہونے کا علم ہوتا جبکہ یہ انبیا اور کتب سے ناواقف ہین تو یہ اعتراض محض طبعی و تعصب سے ہین انکو چاہیئے کہ اگلون کے حالات دیکھین اور اوسی پر اپنا قیاس کرین۔

ع ۹ ۱۱ وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَا آتَيْنَاهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِي فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝

اور جھٹلایا اونھون نے کہ پہلے تھے انسے حالانکہ نہ پہونچے وہ دسوین حصے کو اسکے کہ دیا تھا ہمنے انکو پس جھٹلایا میرے رسولون کو تو کیسا ہوا ڈرانا میرا

اور جھٹلایا اونھون نے کہ انسے پہلے تھے اور یہ لوگ نہین پونہچے دسوین حصے کو اسکے کہ دیا ہمنے اونکو پھر اونھون نے باوجود اس ناز و نعمت کے میرے پیغمبرون کو جھٹلایا پھر کیسا ہوا ڈرانا میرا۔ یعنے اگلے لوگ مثل عاد و ثمود و قوم فرعون و نمرود وغیرہ کے جو اے عرب تم سے مال و قوت و تعداد مین بدرجہا زیادہ تھے تم اونکے دسوین حصے کو بھی نہین پونہچے ہو جب اونھون نے ہمارے پیغمبرون کی تکذیب کی اونپر کیسے سخت عذاب نازل ہوئے جس نے اونکو بالکل نیست و نابود کر دیا کچھ بن نہ آئی تو تمہاری کیا ہستی ہے۔ ربط عبرت کے بعد تدبیر احقاق حق کی تعلیم فرمائی تاکہ اشتباہ اور لاعلمی کا عذر باقی نہ رہے۔

قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ ۖ أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا ۚ

کہدیجیے نہین نصیحت کرتا مین مگر ایک بات کی یہ کہ کھڑے ہو واسطے اللہ کے دو دو اور ایک ایک پھر فکر کرو

مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ

نہین ہے تمھارے صاحب پر جن نہین وہ مگر ڈرانے والا تمھارا سامنے عذاب سخت کے

واحدۃ ایک بات تقوموا قیام مراد نہین بلکہ آمادگی اور توجہ کامل صاحب کنایہ ہے آنحضرت سے مثنیٰ دو دو۔ مگر یہان مراد ہے عموم حالت سے انفرادی ہو یا اجماعی بین یدی سامنے دنیا کا عذاب تو قریب ہی ہے اور عذاب آخرت بھی دور نہین یعنے آپ کہدیجیے مین تمکو ایک ہی بات کی نصیحت کرتا ہون کہ آمادہ و متوجہ ہو جاؤ اکیلے یا کیے کیے آدمی ملکر پھر غور و نظر کرو کہ تمہارے صاحب پر جن اور دیوانگی تو نہین اور وہ سوا اسکے تمکو عذاب شدید سے جو تمہارے سامنے ہے ڈراتے ہون اور کچھ نہین کہتے واحدۃ سے بعض کے نزدیک توحید مراد ہے مگر تقریر اول اولیٰ ہے ف آیت سے ظاہر ہوا کہ عل سے بانصاف شور لینے مین امر حق منجلی ہو جاتا ہے اُسے قبول کرے اور قائم رہے یا نہ مسئلہ عذر

جمل وغلط فہمی واغواے غیر مقبول نہیں جبکہ خود انسان حق سمجھ سکتا ہے — ف اس آیت میں اشارہ ہے کہ مراقبات صوفیہ امر حق کیطرف رہنما ہوجاتے ہیں۔

قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

کہد یجیے جو مانگا ہو میں نے تم سے اجر تو وہ تمہارے ہی لیے ہے نہیں مزدوری میری مگر اللہ پر اور وہ ہر شے پر گواہ ہے

آپ کہد یجیے کہ میں نے تم سے اگر کوئی اجرت مانگی ہو تو میں لیچاؤ میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے وہ سب چیزیں جانتا دیکھتا ہے

قُلْ إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ

کہد یجیے بیشک رب میرا ڈالتا ہے حق جاننے والا ہے غیبوں کا کہد یجیے آگیا حق اور نہیں پیدا کرتا ہے باطل اور نہ دوہراتا ہے

آپ کہد یجیے کہ بیشک میرا رب ڈالتا ہے حق یعنے امر حق کا ظاہر و ثابت اور انبیا پر القا کرتا ہے اور وہ ہر قسم کے غیب کو خوب جانتا ہے اور آپ کہد یجیے کہ امر حق یعنے قرآن یا پیغمبر یا معجزات آگئے اور نہیں ابتدا کرتا ہے باطل کہ نہ دوہراتا ہے یعنے باطل کا وجود نہ اول میں معتبر ہے نہ آخر میں پس اگر بیقول پیغمبر و کتاب رب اکبر حق نہوتا تو وجود اولی جو انبیاے سابق سے ہوا اور ظہور اخری جو نبی آخر الزمان سے ہے متحقق نہوتا

ف اسمین دلیل ہے کہ باطل انصاف اور غور کے وقت باقی و ثابت نہیں رہ سکتا۔

قُلْ إِن ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ

کہد یجیے اگر بہکا میں تو نہیں بہکا میں مگر اپنی جان پر اور اگر راہ پائی میں نے پس اس کے کہ وحی کرتا ہے طرف میرے رب میرا بیشک وہ سنتا ہے قریب ہے

آپ کہد یجیے اگر میں گمراہ ہوں (جیسا کہ تمہارا زعم ہے) تو یہ گمراہی میری جان پر ہے اور اگر میں نے راہ پائی تو یہ میرے رب نے مجھپر وحی کی تو وہ سنتا ہی نزدیک ہی ہے یہ جواب ہے کفار کا کہتے کہ اپنے باپ دادا کا دین چھوڑا اور گمراہ ہو گئے

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ

اور اگر تو دیکھے جب گھبرا جائیں اور فوت یعنی بھاگ بچنا نہیں اور پکڑ لیے گئے مکان نزدیک سے

اور اگر آپ اے نبی کریم کبھی کفار کا وہ حال دیکھیں جبکہ موت یا ہول محشر سے گھبرائیں اور انکو مجال فوت یعنے اللہ سے بھاگ بچنے کی نہ رہی اور پکڑ لیے جائیں مکان قریب سے کہا مفسرین نے کہ فزع سے خواہ جانکنی مراد ہے خواہ وقت بعث اور مکان قریب یعنے پشت زمین سے بطن زمین میں یا موقف محشر سے نار جہنم کیطرف اور سب اللہ کے نزدیک ضرور قریب ہے

وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۝ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِن قَبْلُ ۖ وَيَقْذِفُونَ

اور کہنے لگے ہم ایمان لائے اور کہاں ہے انکے لیے یہو بچنا مکان بعید سے اور تحقیق کفر کیا پہلے سے اور پھینکتے تھے

تناوش یعنے حرکت وتناول	بالغیب من مکان بعید	یعنے یا لینا - مکان بعید عالم
آخرت جو ہمارے اعتبار سے دور ہے	ساتھ غیب کے مکان بعید سے	من قبل سے مراد قبل موت

یعنے اور کہنے لگین ہم ایمان لائے حالانکہ کہان ہے اونھین پالینا ایمان کا یا حرکت اور لوٹنا آخرت سے دنیا مین کر اعمال یا قات کہین مکان بعید یعنے عالم آخرت سے حالانکہ کفر کرچکے ہین پہلے سے اور ڈالتے تھے غیب سے یعنے پیغمبر کی نسبت دل سے گڑھ گڑھ کر باتین کرتے اور چھپی باتون کا دعوی کرتے کہ معاذ اللہ آپ ساحر یا کاذب یا مجنون ہین یا یہ کہ اخبار غیب جو اللہ کیطرف سے پیغمبر پر نازل ہوتے اونکو پھینکدیتے اور قبول نہ کرتے اور یہ امر انکے مکان بعید سے تھے یعنے بتعلیم شیطانی و تعصب نفسانی جو حق سے دور ہے

وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ع ۹ ۱۲

اور پردا ڈالا گیا ان مین اور اسمین جسکی کہ خواہش کرین جسطرح کیا گیا انکے پہلے گروہون سے بیشک وہ تھے شک ریب مین

اور حائل ہوگیا انکے اور انکی خواہشون کے درمیان مین مانع وحجاب یعنے دنیا مین آنا یا توبہ قبول ہونا یا ترحم وعفو جو اونکی مراد وخواہش ہے وہ محجوب ومعدوم ہوگئی جسطرح کیا گیا اونکے امثال اور نظائر کے ساتھ اونسے پہلے مثل قوم عاد وثمود وغیرہ کے بیشک وہ تھے ایسے شک مین جو اونکو تردد مین ڈالے ف ان آیتون مین کمال اختصار ومتانت سے کفار کی محرومی ویاس وخرابی کا بیان ہے کہ ادھر موت آئی اور سب کرا دھرا نکل گیا اب توبہ کرتے ہین ایمان لاتے ہین دنیا مین آنے کی مہلت مانگتے ہین مگر ساعت نہین ہوتی نہ دنیا مین آسکتے ہین نہ وہان ایمان وندامت ومعذرت سے فائدہ اٹھا سکتے ہین

مکیہ ہے	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ	سورۂ ملائکہ

نام اسکا سورۂ ملائکہ ہے بمناسبت ذکر اوصاف ملائکہ اور سورۂ فاطر بھی نام ہے اس لیے کہ اللہ کے خالق وفاطر ومعبود وقاہر ہونے کے عمدہ دلائل مذکور ہین مکے مین نازل ہوئی اسمین ۵ ع ۴۶ یا ۴۵ آیتین ہین

الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى

سب خوبیان ہین واسطے اللہ کے بنانے والا آسمانون کا اور زمین کا بنانے والا فرشتون کا پیغمبر پردار دو دو

وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اور تین تین اور چار چار بڑھاتا ہے پیدائش مین جو چاہے بیشک اللہ ہر شے پر توانا ہے

تمام خوبیان اللہ ہی کے لیے ہین آسمان وزمین کا بنانے والا فرشتون کو پیغامبر اور صاحب بال ویر کرنیوالا اپنی مخلوق اور اونکی تخلیق مین جو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے رسل جمع رسول فرستادہ۔ چونکہ ملائکہ تدبیر عالم واجرائے احکام ونظم امور کے لیے ایک مقام سے دوسرے مقام پر بھیجے جاتے ہین لہذا رسول فرمایا رسول یعنے اصطلاحی ہے اور یہ چند فرشتے ہین مثل جبرئیل کے ف رسالت

ملائکہ رسالت بشر سے اولیٰ درجے پر ہے اس لیے کہ انکی رسالت نہ کسی منکر و مقابل قوی سے متعلق ہے نہ تحمل مشقت و ثبات و امتحان سے موئد تو ضیع اسکی سورت مین آئیگی اجنحۃ جمع جناح معلوم ہوا کہ ملائکہ پردار ہین مگر آیت مین یہ دلیل نہین کہ سب پردار ہون یزید خواہ مراد اس سے بازو ہین جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا کہ حضور نے شب معراج مین جبریل کو دیکھا چھ سو بازو تھے ہر بازو مغرب سے مشرق تک (ابن کثیر) ف ہو سکتا ہے کہ جو شئے چاہے خلق مین زیادہ کرے عالم علوی سے ہو مثل سماء و نجوم و ملک وغیرہ کے یا عالم سفلی سے مثل زمین و جن و حیوانات کے یا اور کچھ جسے ہمارا علم نہین پا سکتا۔

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ

جو کھولتا ہے اللہ واسطے آدمیون کے رحمت سے تو نہین کوئی روکنے والا اسکا اور جو روکتا ہے تو نہین کوئی کھولنے والا اسکا

مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

بعد اُسکے اور وہی غالب ہے حکمت والا

اللہ تعالیٰ آدمیون پر جو خزائن رحمت کھولتا ہی اسکا کوئی روکنے والا نہین اور جو روک دیتا ہے اوسکا کوئی کھولنے والا نہین بعد اللہ کے اور وہی غالب ہی اپنے ارادون پر حکمت والا ہے تدبیر عالم مین بعدہ سے مراد غیرہ اس لیے کہ اللہ پر اولیت و بعدیت باطل و کفر ہے وہ سب اولون کا خالق اور آخر اول ہے اور تمام موخرون کا باقی رکھنے والا اور اُنکے بعد ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ

اے آدمیون یاد کرو نعمتون کو اللہ کی جو تمپر ہین ہے کوئی خالق ہے سوائے اللہ کے کہ رزق دے تمکو آسمانون سے

وَالْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝

اور زمین سے نہین کوئی معبود مگر وہی پھر کہان پھیرے جاتے ہو

اے آدمیو ذکر کرو اللہ کی نعمتون کا جو تمپر ہین کوئی خالق ہے اللہ کے سوا جو تمکو آسمان سے رزق بھیجے بذریعۂ باران و تاثیرات سماویہ اور روزی دے زمین سے نباتات و حیوانات مین اور جب کوئی خالق روزی رسان نہین تو کوئی معبود نہین مگر اللہ پھر کہان بہکے جاتے ہو۔

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

اور اگر جھٹلائین تجھے پس جھٹلائے گئے ہین پیغمبر پہلے تجھسے اور طرف اللہ کے رجوع کرتے ہین کام

اے نبی کریم اگر آپکو یہ کفار جھٹلائین تو کچھ پروا نہ کیجیے ملول و مضمحل نہو جیے تحقیق آپسے پہلے انبیا جھٹلائے گئے ہین اور انجام کار تو اللہ ہی کیطرف مرجع ہی وہ اپنے بندون پر عفو و انتقام کا مختار ہے

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۥ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝

اے آدمیون بیشک وعدہ اللہ کا حق ہے تو نہ فریب دے تمکو زندگی دنیاوی اور شیطان تمکو اللہ کا نام لیکر فریب نہ دے

غرور بالضم فریب و بالفتح فریب دہندہ کنایہ از دنیا و شیطان و ہر فریب کار۔ اے آدمیو بیشک اللہ کا وعدہ حق ہے (وہ مطیع کو بہشت میں ہمیشہ زندہ و مسرور رکھیگا اور عاصی عذاب جہنم چکھیگا) پس ایسا نہو کہ دنیا کی زندگی تمکو دھوکے میں ڈالدے اور عہد میثاق و وعدۂ الٰہی اور موت آنے والی بھلا دے اور تمکو شیطان سبز باغ دکھائے اور اللہ سے دھوکے میں ڈالدے ف غرور کا لفظ مکرر ہے پہلا متعلق بحیات دنیا۔ دوسرا منسوب بذات خدا۔ اسمین اشارہ ہے کہ آدمی کے بہکانے والے دو ہین پہلا وہ جو صرف لذات دنیا کی سے متعلق ہو اور یہ نفس ہے اسے لذت سے کام ہے حلال و حرام سے غرض نہین دوسرا وہ جو اللہ سے بہکائے لذت و راحت ہو یا نہ ہو اور یہ شیطان ہے پھر نفس کو اس لیے مقدم کیا کہ بنائے قبول فساد وہی ہے اگر یہ لذتون کا فریفتہ اور میٹھی میٹھی باتونکا شنوا نہ ہوتا تو شیطان کا داؤن کیون چلتا

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ۚ إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا

بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو بلاتا اپنے گروہ کو مگر اسلیے کہ ہو جاوین وہ

مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ

دوزخ والے جو کافر ہوئے انکے لیے عذاب سخت ہے

اے اولاد آدم جیسا کہ شیطان تمہارا دشمن ہے تو تمکو بھی چاہیے کہ تم اُسے دشمن سمجھو وہ اپنے گروہ یعنے تابعین کو اس لیے بلاتا ہے کہ دوزخی ہو جاوین اور جو کافر ہوے اُنکے لیے سخت عذاب ہے

ع ۱۴

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ

اور جو ایمان لائے اور کین نیکیاں انکے لیے بخشش ہے اور مزدوری بڑی

وعدہاے شیطانی اور اُسکے نتیجہ کو بیان کرکے وعدۂ رحمانی و انعام سبحانی کا ذکر فرمایا کہ جو لوگ ایمان لائے اور اونھون نے نیکیان کین انکے لیے بخشش ہے اور بڑا اجر ہے۔

أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي

کیا وہ کہ اچھی دکھائی گئی اُسے برائی اسکے کام کی پس دیکھا اُسے اچھا پس بیشک اللہ بہکاتا ہے جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہے

مَنْ يَشَاءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ

جسے چاہے پس نہ جاوے جان تیری اُنپر حسرت سے بیشک اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہین

آیت مین محذوف ہے۔ کیا وہ شخص جس کے برے کام اُسے خوشنما کرکے دکھائے گئے اور اُسنے اس تصنع و تلبیس کو اچھا بھی سمجھ لیا اپنی خوبی پر نازان ہوا برابر ہوسکتا ہے اسکے جسکی یہ حالت نہو بیشک اللہ جسے چاہے منع توفیق سے گمراہ کر دے اور جسے چاہے بیتصان عنایت کے راہ پر لائے پس اے نبی کریم آپ ان اشقیائے ازلی کی بری حالت پر حسرت و افسوس کرکے اپنی جان مغموم نہ کیجیے بیشک اللہ جانتا ہے جو کرتے ہین ف اسمین خوشنما کرنے والے اور

خوشامد سننے والون کی بھی مذمت ہے جو امرا کی بد اخلاقی کو محمود اور ظلم کو عدل کہکر انھین خوش کرتے ہین ۔

وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ

اور اللہ وہ ہے جس نے بھیجی ہوا پس اٹھاتی بدلی پھر چلایا ہم نے بدلی کو ملک مردہ کیطرف پھر زندہ کردیا پانی سے زمین کو

بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ

بعد اسکے مرجانے کے ایسا ہی قبرون سے اٹھنا ہے

اللہ وہ ہے جس نے ہوائین بھیجی ہوا نے بدلیان اوٹھائین اور بدلے اوپر جمع ہوکر بشکل سحاب ہوگئین پھر ہم نے اس سحاب کو کسی مردہ یعنی خشک ملک کیطرف چلایا اور اوسکی بارش سے زمین مردہ و خشک کو زندہ کردیا بعد ازان کہ وہ مردہ ہوگئی تھی ایساہی قیامت مین مردے قبرون سے اٹھائین گے آب حیات برسیگا سب جسم مرکب و مرتب ہوکر حیات تازہ پائین گے یہ تماشا تو دنیا مین روزانہ دیکھتے ہو پھر اسے اوسپر کیون تعجب و منکر ہوکر مرنے کے بعد جینا مشکل ہے

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ

جو چاہتا ہے عزت تو اللہ ہی کیلیے ہے عزت سب اوسکی طرف چڑھتی ہین باتین اچھی اور کام نیک بلند کرتا ہے اسکے

عزت سے مراد اصل وہ عزت ہے جو آخرت مین ملے وہ عزت نہین وہ اعزاز جو خلاف رضاے الٰہی امرا متکبر و اغنیاے بخیل و کفار ذلیل کو حاصل ہے معتبر نہین الکلم الطیب ہر اچھی بات جو بسبب رضاے الٰہی ہو اور روایات (کہ مراد لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے یا دوسرے اذکار و تسبیح وغیرہ) اسی کے تحت مین داخل ہین حاصل جو عزت چاہتا ہے (اللہ ہی سے چاہے) اس لیے کہ اللہ ہی کے لیے ہر قسم کی عزت ہے اور کلمات طیبہ اسی کیطرف صعود کرتے ہین اور نیک کام بلند ہوتے ہین یرفعہ اسمین چار طور ہین ۱ بلند کرتا ہے عمل کو اللہ ۲ عمل صالح بلند کرتے ہین کلمہ طیبہ کو جیسا کہ خبر مین وارد ہوا کہ اللہ تعالیٰ قول بے فعل قبول نہین فرماتا ۳ کلمہ طیبہ عمل صالح کو بلند کرتا ہے اس لیے کہ ایمان قول ہے اور کوئی عمل بے ایمان مقبول نہین ہوتا ۴ بلند کرتا ہے اللہ ہر ایک کو کلمہ طیبہ و عمل صالح سے پس صعود انکا حسن و خیریت کے قوت سے ہے اور رفع اللہ کے قبول و فضل پر موقوف ہے جیسا کہ احادیث مین وارد ہوا کہ عمل مقبول کا ثواب بڑہایا جاتا ہے ابن کثیر نے کعب احبار سے ذکر کیا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ عرش کے گرد گنگناتے ہین جیسے مگس شہد اور صاحب قول کا ذکر کرتے ہین اور عمل صالح خزینہ مین ہے ۔

وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّـيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَمَكْرُ اُولٰۗىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ

اور جو کرتے ہین برائیان انکے لیے عذاب سخت ہے اور مکر اون کا وہی ہلاک ہوگا

یمکرون بمعنے یفعلون ہو ضمیر فصل یعنے جو لوگ برائیان کرتے ہین اونکے لیے عذاب سخت ہے اور انکا مکر ہلاک و باطل ہوگا ... ... آنحضرت ... قتل ... اکے لیے

مکر و حیلے کیا کرتے آخر کار خائب و خاسر ہوئے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ

اور اللہ نے بنایا تمکو مٹی سے پھر نطفے سے پھر بنایا تمکو جوڑے جوڑے اور نہین اٹھاتے کوئی مادہ اور نہین جنتی

اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ

مگر اسکے علم سے جانتا ہے اور نہین عمر والا ہوتا کوئی عمر والا اور نہ کم ہوتی ہے عمر سے اسکے مگر کتاب مین ہے بیشک یہ اللہ پر آسان ہے

اور اللہ نے تمکو پیدا کیا مٹی سے یعنے آدم کو پھر نطفے سے اُنکے اولاد کو پھر بنایا تمکو ازواج مرد و عورت سے اور کوئی مادہ حاملہ نہین ہوتی اور نہ کچھ جنتی ہے مگر اللہ اُسے جانتا ہے اور کوئی بڈھا مسن نہین ہوتا اور نہ کوئی اپنی ہمعصرین سے کم عمر ہوتا ہے مگر اُنکے مقادیر اور مدتین (کتاب یعنے لوح محفوظ مین مندرج ہین اور یہ اندازہ و علم اللہ پر آسان ہے

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ڰ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَاۗىِٕغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۭ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا

اور نہین برابر دو دریا یہ میٹھا ہے پیاس بجھاتا آسان ہے پینا اوسکا اور یہ شور کڑوا اور ہر ایک سے کھاتے ہو تم گوشت

طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

تازہ اور نکالتے ہو زیور کہ پہنتے ہو اُسے اور وہ دیکھتا ہے تو کشتی اُسمین پھاڑنے والی کہ ڈھونڈھو فضل سے اُسکے اور تاکہ تم شکر کرو

اور دونون دریا یعنے شیرین و شور برابر نہین یہ شیرین ہے پیاس بجھانیوالا آسان گذرا گھونٹ اوسکا اور یہ یعنے دوسرا نمکین اور تلخ ہے اور دونون سے گوشت تازہ یعنے مچھلی کھاتے ہو اور صرف دریائے شور سے حلیہ یعنے موتی مونگا نکالتے ہو جسے تم لباس و زینت بناتے ہو اور تو دیکھتا ہے کہ کشتی دریا مین پانی پھاڑتی ہوئی چلی جاتی ہے اس لیے کہ تم تلاش کرو اللہ کا فضل یعنے منافع سفر و فوائد دریا اور تاکہ تم شکرگزار ہو۔ ف آیت مین منافع بحر سے دو قسم اور چار امر بیان فرمائے (منافع مخصوص) ۱ فائدہ شرب یہ دریائے شیرین مین ہے ۲ استخراج حلیہ یہ دریائے شور مین ہے (منافع مشترک) ۳ منافع سفر ۴ منافع گوشت ماہی ہر دریا سے حاصل ہے وہم اہل فرمایا دونون مساوی نہین پھر بعض منافع مشترک مذکور فرمائے دفع عدم مساوات کے لیے بعض امر کا اختلاف کافی ہے ورنہ جنسیت مین دونون پانی متحد ہین۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ تمثیل ہو مومن و کافر کی کہ صورت و معاش و کامیابی و ناکامی وغیرہ دونون ایک سان ہین مگر اصل کافر کی کہ تلخ و مستوجب نار ہے اور اصل مومن شیرین اور جنت کے سزاوار ہے۔

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ڮ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى

داخل کرتا ہے رات دن میں اور داخل کرتا ہے دن رات مین اور مسخر کیے سورج اور چاند سب جاری ہین مدت معینہ تک

ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ لَہُ الْمُلْکُ ۭ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ مَا یَمْلِکُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ ۭ

یہ اللہ ہے رب تمہارا اسی کے لیے بادشاہت ہے اور جن کو پکارتے ہو تم سوائے اللہ کے نہیں مالک کسی ادنیٰ چھلکے

اللہ تعالیٰ رات دن میں اور دن رات میں داخل کرتا ہے یعنے ایک ظاہر دوسرے مخفی ہوتی ہی یا کبھی رات بڑی دن کا حصہ اسمین داخل کبھی دن بڑا حصۂ شب اسمین بتدریج۔ اور فرمانبردار حکم کردیے چاند سورج سب ایک وقت تک چلے چاری ہین ایسا قدرت والا اللہ تمہارا پروردگار ہے اسی کے لیے بادشاہت حقیقی ہی اور مشرک جنکو اللہ کے سوا پکارتے ہین وہ تو کسی ادنی چھلکے کبھی مالک نہین پھر کس بات پر معبود کارساز سمجھ گئے

اِنْ تَدْعُوْھُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَکُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَکُمْ ۭ وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَکْفُرُوْنَ

اور اگر بلاؤ تم انکو نہ سنین پکار تمھاری اور اگر سنین نہ جواب دین تمکو اور دن قیامت کے انکار کرینگے

بِشِرْکِکُمْ ۭ وَلَا یُنَبِّئُکَ مِثْلُ خَبِیْرٍ

تمھارے شرک سے اور نہ بتایگا تجھے کوئی مثل خبردار کی

اے مشرکو تم اُن معبودان باطل جماد ہون یا غائب) اور بالفرض کو اگر پکارو وہ تمہاری پکار تو سنین بھی (جبکہ ذی روح و حاضر ہون) تو جواب نہ دے سکین یعنے قبول و کارسازی سے عاجز ہین اور قیامت کے دن (جبکہ جماد بھی گویا کردیے جائینگے اور حق ظاہر و باطل معدوم ہو جائیگا انکار کرینگے کہ تمہارا شرک انکی خوشی و رضا سے نہ تھا یا تم انکو پوجتے نہ تھے جیسا کہ کئی مقام پر مذکور ہوا اور تمکو ان اخبار آیندہ و واقعات گزشتہ اور اصل امر سے کوئی شخص یون مطلع نہین کر سکتا جیسا کہ عالم الغیب کل و جز کا خبردار مطلع کریگا پس شیاطین اور بت کیطرف التفات اور انکے اغوا پر اعتماد حمق ہی وہ خود ہی بیخبر و متحیر ہین ہان حق سبحانہ تعالیٰ جو دانا نہان و آشکار ہے ہر امر سے خبردار ہی۔ خبیر گو یہان صفت عام ہی مگر بوجہ اختصاص بحضرت عالم الغیب مثل علم کے اللہ ہی کے لیے ہے۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ ۚ وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ

اے آدمیو تم سب محتاج ہو طرف اللہ کے اور اللہ وہی غنی ہے تعریف کیا گیا

اے آدمیو تم سب وجود و بقا اور تمام حاجات مین اللہ کے محتاج ہو اور وہ تمہاری مدد کیا ملوکیت و عبدیت سے بھی بے پرواہ ہے اور ہر حال ہر فعل و قول مین ہر حیثیت سے ہر زبان پر حمد کیا گیا ہی فقر کہا حضرات صوفیہ نے کہ فقر دو قسم پر ہے اول اضطراری) سمین تمام مخلوق مساوی ہے اس لیے کہ نہ ہم اپنے وجود مین نہ بقا مین نہ فنا مین کسی مین مختار نہین پس ایک قادر علیم واجب حکیم کی ضرورت ہوئی اور ان جملہ صفات کے ساتھ موصوف باتفاق عقل و نقل کوئی نہین مگر ایک ہی ذات پاک جسے ہم مسلمان اللہ جل شانہ کہتے ہین ۲۔ (فقر اختیاری) یعنے جن امور مین مجازی اور عارضی اختیار عطا ہوا ہے

اور ہمین بھی اوسکے حکم و رضا کے محتاج رہنا زیبا ہے اگر چہ گویا ہے مگر محتاج اذن شارع اور جسم گو توانا ہے مگر تنقطاً
حضرت خالق یہ موجب ثواب وسعادات بے حساب ہے حمید اس لیے کہ مجرد غنا گو وصف حسن ہے
مگر دوسرے کو کیا اور محمود ہونا اشارہ کرتا ہے کہ اوسکا غنا ہمارے فقر کا چارہ ساز ہے۔

اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَ یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍۚ وَ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ

اگر چاہے لیجائے تمکو اور لاوے خلق نئی اور نہین یہ اللہ پر دشوار

اگر اللہ تعالیٰ چاہے تم سب کو منعدم کرے اور نئی اوس مخلوق کی جگہ پیدا کردے اور یہ تمہارا مٹانا
اور دوسرون کا بنانا اللہ پر دشوار نہین وہان سب برابر ہے جدید سے یہ ضرور نہین کہ ایسے ہی آسمان
و زمین و مخلوق بنائی اس لیے کہ یہ جدت تو اکثر مخلوقات مین برابر شایع ہے حیوانات۔ نباتات
وغیرہ ہمیشہ فنا اور پیدا ہوا کرتے ہین بلکہ وہ نئی ان کی جو اس عالم کے کسی شئے سے مشابہ نہو
جسے ہمارا علم کیا وہم بھی تصور مین نہ لاسکے ممکن ہے۔

وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰىؕ وَ اِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا یُحْمَلْ مِنْهُ شَیْءٌ وَّ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰىؕ

اور نہ اٹھائیگا اٹھانے والا بوجھ دوسری کا اور اگر بلائے بوجھل اسکے اٹھانے کی طرف نہ اٹھائے اس سے کچھ اگرچہ ہو قرابت والا

یعنے ایک شخص دوسرے کا بار گناہ ہرگز نہ اوٹھائیگا اگر کوئی بوجھل دوسرے کو بلائے اور درخواست کرے کہ
تو میرے بوجھ سے کچھ بٹالے تب بھی یہ اعانت شریک نہوگا اگرچہ یہ قریب و عزیز بھی ہو ابن کثیر کہا کہ
نے ہمسایہ اپنے ہمسایہ سے اعانت مانگیگا اور کافر مومن کو دنیاوی احسان یاد دلائیگا اور باپ بیٹے سے
اور زوجہ شوہر سے تھوڑی مدد چاہیگی اور ایک دوسری کی مدد نہ کرسکیگا جیسا کہ فرمایا یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ
مِنْ اَخِیْهِ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ خازن یہان فرمایا
کہ ایک دوسرے کا بوجھ نہین اوٹھا سکتا یہ ذاتی اعمال مین ہے جو انسان اپنی ذات پر کرے اور دوسرے
مقام پر فرمایا لَیَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَ اَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ اپنا بوجھ اپنے تابعین کے بوجھ کے ساتھ
اوٹھائینگے یہ باعتبار اغوا و اضلال ہے جسکا اثر دوسرون پر ہوتا ہے۔

اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَؕ وَ مَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا یَتَزَكّٰى

تو نہین ڈراتا مگر انکو کہ ڈرتے ہین رب سے اپنے ساتھ غیب کے اور قائم کی نماز اور جس نے طہارت کی پس نہین کی طہارت

لِنَفْسِهٖؕ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ

مگر اپنی جان کے لیے اور طرف اللہ کے ہے بازگشت

آپ انہین کو ڈرا سکتے ہین جو اپنے رب سے بحالت غیب ڈرتے ہین دوزخ کو دیکھا
نہین مگر خوفناک ہین اور وہ نماز کو قائم کرتے ہین اور جو اخلاق حسنہ
و عقاید حقہ و اعمال صالحہ سے طہارت حاصل کرتا ہے اور اپنی جان کے لیے طہارت کرتا ہے اور بازگشت

اللہ کی طرف ہے معالم تنزیل سے مراد یہ ہے کہ آپکا ڈرانا انھین کو فائدہ دیگا۔

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۝ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ۝ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ

اور نہین برابر اندھا اور بینا اور نہ تاریکی اور نہ روشنی اور نہ سایہ اور نہ دھوپ

وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ

اور نہین برابر زندے اور نہ مردے بیشک اللہ سناتا ہے جسے چاہتا ہے اور نہین تو سنانیوالا انکو جو

فِي الْقُبُورِ ۝ إِنْ أَنْتَ إِلَّا نَذِيرٌ

قبروں میں ہین نہین تو مگر ڈرانے والا

اور برابر نہین اندھا اور آنکھ والا اور نہ اندھیرا اور اجالا اور نہ سایہ اور دھوپ اور نہین برابر زندے اور مردے بیشک اللہ سناتا ہے کلمہ الحق جسے چاہے اور تو نہین سنانے والا اس شخص کا جو قبر مین ہے یعنے مردہ دل تو نہین مگر ڈرانے والا یعنے آپکا کام راہ پر لے آنا نہین صرف ڈرا دینا اسمین مثال ہے کافر و مومن کی کافر اندھا ہے اور مردہ ہے اور مومن بینا و زندہ اور مثال ہے اسلام و کفر کی اسلام نور اور سایہ ہے اور کفر ظلمت اور دھوپ اور قبر والون سے کفار ناشنوا مراد ہین

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ

ہمنے بھیجا تجھے ساتھ حق کے بشارت دینے والا اور ڈرانیوالا اور نہین کوئی امت مگر گزرا اسمین ڈرانے والا

ہم نے آپکو حق بھیجا اور آپکی الیکہ بشیر و نذیر ہین اور کوئی امت ایسی نہین گزری مگر انہین کوئی نہ کوئی ڈرانیوالا ضرور گزرا ہے اس سے ہر امت کے لیے پیغمبر کا ہونا ثابت اور وجود علما و وعاظ ظاہر۔ اور کہا بعض نے کہ مراد نذیر سے عقل ہے جو نیک و بد امور مین تمیز [illegible]

وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ

اور اگر جھٹلاتے ہین تجھے پس تحقیق جھٹلا چکے جو ان سے پہلے تھے لائے پاس انکے پیغمبر انکے دلائل واضح اور

الْمُنِيرِ ۝ ثُمَّ أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ

صحائف اور کتاب روشن پھر پکڑ لیا میں نے انکو کافر ہوے پس کیسا تھا ڈرانا ہمارا

اور اگر آپکو اہل مکہ جھٹلاتے ہین تو کیا مضایقہ جو انسے پہلے لوگ گزر گئے وہ بھی انبیا کو جھٹلا چکے ہین انکے پیغمبر انکے پاس کھلی نشانیاں اور صحائف اور روشن کتاب لائے مگر کچھ عبرت نہوئی پھر ہمنے پکڑ لیا کافرون کو تم نے دیکھا اور پہلے اگلون سے سنا کیونکر ہوا ہمارا ڈرانا اور عذاب ویسا ہی تم بھی منتظر رہو

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ

کیا نہ دیکھا بیشک اللہ اتارتا ہے آسمان سے پانی پھر نکالے ہمنے ساتھ اوسکے پھل رنگ برنگ ہین رنگ انکے اور پہاڑون

[illegible]

[illegible]

جُدَدٌۢ بِيضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ

راہین سفید اور سرخ مختلف ہین رنگ اُنکے اور سخت سیاہ اور آدمیون مین اور جانورون اور چارپایون مین

مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ

مختلف ہین رنگ اُنکے ایسا ہی

سماء کنایہ ہے ابر سے باعتبار علو کے یا یہ کہ بارانی آسمان سے بذریعہ ابر آتی ہی
جیساکہ ہم لکھ چکے ہین جدد جمع جدہ کا یعنے خطوط جیسے پگ ڈنڈی کہتے
ہین بعض سفید غرابیب جمع غربیب بمعنے سخت سیاہ سود سیاہ ۔ دواب ہر جانور ۔ انعام
جمع نعم مراد گائے بکری اونٹ حاصل کیا تو نے نہین دیکھا بیشک اللہ نے اتارا پانی آسمان سے پھر اوس سے نکالے
ہم نے پھل جنکے رنگ مختلف ہین اور بعض پہاڑون مین راہین سپید ہین اور سرخ ہین رنگ انکے مختلف
یعنے کسی مین سفیدی زائد کہین سرخی کم اور بعض پہاڑ نہایت سیاہ ہین ۔ اور آدمیون مین اور جانورون
اور چارپایون سے بھی رنگ مختلف ہین اسی طرح (دوسری چیزون کے بھی اختلافات ہین زبانین نام
مزے ۔ طبایع ۔ افعال ۔ خواص ۔ اخلاق وغیرہ کہ یہ تمام اختلافات موزون اور اعجوبہ نمائیان کیا خود
ہوسکتی ہین ہرگز نہین بلکہ ایک صانع قادر وعالم رحیم حکیم کے کمال قدرت سے پس یہ دلیل ہے حسیات
وبدیہات سے جاننے نظرین مین حاصل ہوتی ہے اور جب حق سبحانہ تعالی ان تمام موجودات نباتی وجمادی کو
بدون طلب وتدبیر اونکے مناسب ایسی پرورش فرماتا ہے تو کیا آدمیون کو اونکی ضرورتون مین دوسرون کی
کا محتاج کریگا ہرگز نہین اور اسیقدر مرد دانا کو انتیار توحید وترک غیر کے لیے کافی ہے پھر اسمین اشارہ ہے
کہ اپنے گوش وچشم کو بھی الوان واصوات کے ملاحظے مین ہمارے ہی طرف متوجہ رکھو اور دل تو مخصوص جناب
الوہیت ہے اور جو قادر عالم یہ سب کچھ کرسکے اسے مار کر جلانا کیا دشوار ہوگا مسئلہ صناعات پر نظر اور اس سے عبرت
مستحب ہے صیغۂ الم تر ہونے سے صورت ہی رکھی جبکہ ان تمام صناعات پر نظر کرکے نتایج نکالنا علم وفہم پر موقوف تھا فرمایا

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝

نہین ڈرتے اللہ سے مگر اُسکے بندون سے جاننے والے بیشک اللہ غالب ہے بخشنے والا

اللہ کے بندے نہین اللہ سے وہی ڈرتے
ہین جو علم والے ہین بیشک اللہ غالب ہے
اور بخشنے والا ہے انما حصر کے لیے ہے معلوم ہوا کہ خشیت الٰہی بدون علم ممکن نہین اور ظاہر ہے کہ شے مجہول سے
کسی قسم کا تعلق نہین ہوسکتا اسی لیے فرمایا امام غزالی رحمہ نے کہ جبتک علوم پر نظر نہین ہوتی عرفان نہین ہوسکتا
اور فرمایا حضور نے واللہ انی لاعلمکم باللہ واشدکم لہ خشیۃ یعنی مین تم سب سے زیادہ اللہ کے صفات
واحکام وعظمت کا جاننے والا ہون اور زیادہ ڈرتا ہون ۔ اور فرمایا لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا
اگر تم جانتے جو مین جانتا ہون البتہ کم ہنستے اور بہت روتے تحقیق اسکے تین درجے ہین ۱ اللہ کے عذاب سے ڈرنا
۲ اسکے ثواب کی محرومی اور انعام کی ناکامی سے ڈرنا یہ مرتبہ اکثر مومنین کو حاصل ہے ۳ اسکی ذات سے ڈرنا

یعنے اللہ کی ذات پاک کو مدِ نظر ملاحظۂ عذاب وقہر وخوف حرمان وخسران ایسا عظیم جاننا کہ دل خاشع یعنی خائف
تام ہو لرزان رہے اور یہ مقام عشاق عارف وعباد عالم کا ہے پھر اس پیے کہ ایسی خشیت خواہ کمال عبودیت
سے پیدا ہوتی ہے خواہ غایت محبت سے اس خوف کے دو حال ہیں ملا اختیاری) یعنے بتکلف عواقب امور
اور نتائج اعمال پیش نظر کرکے خوف غالب کرے ملا اضطراری) یعنے یہ حالت خود بخود پیدا ہوجائے۔ اور
یہ مرتبہ کمال ایمان وغایت عرفان ہے اور ایسے حضرات غالبًا محفوظ رہتے ہیں العلماء سے اصطلاحی عالم
یعنے کتابیں پڑھنے والے مراد نہیں بلکہ کبریائے ذات وعظمت صفات کو نور ایمان وشمع عرفان سے دیکھنے
والے۔ اس لیے کہ اصحاب رسول ودار باب ولایت وقبول سبکے سب علمائے کتابی نہ تھے گو انکا علم نافع اعلیٰ
درجے کا تھا ابن کثیر سفیان ثوری سے منقول ہے کہ عالم تین درجے پر ہیں ملے اللہ اور اسکے احکام کا جاننے والا
جو اللہ سے ڈرے اور اسے جانے اور اسکی رعایت رکھے ملا اللہ سے ڈرے مگر اسکے حدود نہ جانے ملا اللہ کے
احکام جانے اور اللہ کو نہ جانے ف پہلے علمائے باعمل ہیں دوسرے زہاد وعباد جاہل عوام صوفیہ جو بے علم تھے مگر ذات
باری تعالیٰ سے پورا تعلق حاصل تھا تیسرے حکما ہیں جو تعلیم عقل وسلامت ذہن سے احکام ومراتب عدل کو
خوب سمجھے مگر اس وجہ سے کہ شمع نبوت سے نور نہ لیا تاریکی حیرت وظلمات ادراک میں بھٹکے رہے مسروق کہا
مسروق نے اللہ سے ڈرنے کے لیے علم ہی اور نڈر رہنے کے لیے جہل ف علم سے وہ یقین صحیح وانکشاف صحیح
مراد ہے جو غیب کو حاضر اور مستقبل کو حال بناکر ہر دم خائف ولرزان رکھے اور جہل بے پروائی وبیہوشی ہے
کہ آدمی جانے اور نہ مانے نکتہ خشیت باری تعالیٰ علم میں اور علم دین خشیت میں منحصر ہے نہ نادان ڈرتا ہے نہ دانا
نڈر رہے نکتہ ایسے شخص کو جو باوجود علم وفضل معاصی پر دلیر اور بیباک ہو عالم کہنا کسر شان علم ہے غفور اسمیں تسکین ہے
علمائے خائف کی کہ ہم تمہاری ان خطاؤن کو جو نادانی اور خطاسے اجتہادی یا اضطراری سے ہوں عفو کرینگے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ
بیشک جو پڑھتے ہیں کتاب اللہ کی اور قائم رکھتے ہیں نماز اور خرچ کرتے ہیں اس سے کہ دیا ہمنے انکو چھپے اور کھلے امید رکھتے ہیں

تِجَارَةً لَّن تَبُورَ ۝ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ۝
ایسی تجارت کی کہ نہ ہلاک ہوگی تاکہ پورا دے انکو اجرت انکی اور بڑھائے انکو فضل سے اپنے بیشک وہ بخشنے والا قدردان ہے

بیشک جو لوگ تلاوت کرتے ہیں اللہ کی کتاب اور قائم کرتے ہیں نماز اور اللہ کے دیے ہوئے مال سے خرچ
کرتے ہیں مخفی وظاہر وہ ایسی تجارت کے درپے ہیں جو کبھی ہلاک وبرباد نہو گھاٹا نہ پڑے تاکہ اللہ انکو انکی
مزدوریاں پوری پوری عطا کرے اور اپنے فضل وکرم سے زیادہ کرے یعنے ایک نیکی کے دس یا سات سو
ثواب عطا کرے بیشک اللہ خطا بخشنے والا اور خدمت کا قدردان ہے۔

وَالَّذِیٓ اَوۡحَیۡنَآ اِلَیۡکَ مِنَ الۡکِتٰبِ هُوَ الۡحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِیۡرٌۢ بَصِیۡرٌ ۝

اور جو وحی کی ہم نے تیری طرف کتاب سے وہی حق ہے سچا کرنے والا اسکا کہ سامنے اسکے ہے بیشک اللہ اپنے بندوں سے خبر رکھنے دیکھنے والا

جو کچھ ہم نے آپکی طرف وحی کی کتاب ہے وہ حق ہے سچا کرنے والا ہے اسکا جو اسکے سامنے ہے یعنے توریت و انجیل وغیرہ کا بیشک اللہ اپنے بندوں پر خبردار ہے اور انکے حال کا نگران ۔

ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡکِتٰبَ الَّذِیۡنَ اصۡطَفَیۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا ۚ فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ ۚ وَمِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ ۚ وَمِنۡهُمۡ سَابِقٌۢ

پھر وارث بنایا ہم نے کتاب کا انکو برگزیدہ کیا بندوں سے اپنے تو ان میں سے ظالم ہیں اپنی جان پر اور کچھ میانہ رو ہیں اور ان کچھ سابق

بِالۡخَیۡرٰتِ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِکَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡکَبِیۡرُ ۝

بالخیرات ہیں اذن سے اللہ کے یہ وہی فضل بڑا ہے

پھر وارث بنایا ہم نے کتاب کا انکو کہ برگزیدہ کیا ہم نے اپنے بندوں سے پس انمیں وہ ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں اپنی جانوں پر اور انمیں سے میانہ رو ہیں اور انمیں سے سبقت لیجانے والے ہیں نیکیوں میں اللہ کے حکم و توفیق سے یہ بزرگی بڑی ہے اور ثنا میراث باعتبار معانی ہے یعنے وہ علم جو انبیا میں متوارث و متداول تھا قرآن کے ذریعے سے تمکو ملا یعنی آخر الزمان وارث ہوے **الکتاب** قرآن **الذین** امت نبی آخر الزمان من یعنے بعض **عبادنا** جملہ بندگان باری تعالی پس یہ فضل و کرامت ہے اس امت کی جو اللہ کے تمام بندوں میں برگزیدہ اور ہمیشہ کے لیے اسکی کتاب کے وارث ہوے پھر اللہ تعالی نے تمام امت محمدی کی تین قسمیں کین ۵
ظالم ۔ مقتصد ۔ سابق بالخیرات ۔ اسکی تفسیر و بیان میں جو تحقیق و تقریر امام فخر الدین رازی نے کی ہے وہ کافی ہے فرمایا ۱ ظالم وہ جسکے سیئات زائد اور مقتصد وہ جسکی خیر و شر مساوی اور سابق وہ جسکے حسنات زائد ہوں ۲ ظالم جسکا ظاہر باطن سے اچھا اور سابق جسکا باطن ظاہر سے اچھا اور مقتصد جو ظاہر و باطن برابر ہو ۳ ظالم صاحب کبیرہ مقتصد صاحب صغیرہ ۔ سابق محفوظ بےخطا ۴ ظالم قرآن خوان بےعمل ۵ مقتصد پڑھے اور جانے ۔ سابق پڑھے اور سمجھے اور عمل کرے ۶ ظالم جاہل مقتصد متعلم ۔ سابق عالم ۷ ظالم جسے بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال ملے مقتصد جسے داہنے ہاتھ میں ملے ۔ سابق مقرب ۸ ظالم جو بعد حساب قابل نار ہو مقتصد جو بعد حساب نجات پاے سابق جو بے حساب و عذاب جنت میں جاے ۹ بیہقی نے حضرت عمر سے روایت کی کہ حضور نے منبر پہ یہ آیت پڑھکر فرمایا سابقنا سابق و مقتصدنا ناج وظالمنا مغفور یعنے میرے امت کے سابق حساب سے پہلے جائیں گے اور مقتصد بعد حساب نجات پائیں گے اور ظالم رحمت سے بخشے جائیں گے ۱۰ ظالم جو گناہ پر اصرار کرے مقتصد جو نادم و تائب ہو ۔ سابق توبہ جسکی مقبول ہو معالم نقل ابن عباس سے مروی ہے کہ ظالم کافر ہے مقتصد ریاکار ۔ سابق مخلص **ف** مذہب جمہور یہ ہے کہ یہ تینوں قسمیں مومنین تابعین کی ہیں اور کہا بعض نے کہ ظالم سے کفار مراد ہیں ۔ قول اول پر میراث قرآن بحق اہل اسلام

ظاہر اور قول دوم پر ظالم میراث سے ویسے ہی محروم کر دیے جاوینگے جیسے غلامی یا کفر یا قتل وغیرہ سے باوجود قرابت محروم رہتے ہیں اس لیے کہ حضور کی تشریف آوری سے تمام بنی آدم طالب و مستحق قرآن ہو جنھون نے مانا وہ سابق یا مقتصد ہو کر سرفراز ہوے جو منکر رہے وہ ظالم و محروم رہے پھر یہ میراث پانچ طور پر ہے ۱ حفاظ جنکو صرف الفاظ سے غرض ہے ۲ احکام جو حدود و قصاص و قواعد سیاست کے حامی ہین ۳ علما جو احکام ظاہری کی تعلیم فرماتے ہین ۴ عباد و عوام جو عمل کرنے کے پابند ہین ۵ حضرات ارباب باطن نورانیت آیات سے متلذذ اور ادعیہ کی تاثیرات سے متصرف ہین۔ اور ان پانچون میں جو ان کے حق ادا نہ کرے وہ ظالم ہین

جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ۚ وَ لِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ

باغ ہین رہنے کے جنمین داخل ہونگے انکو اس مین زیور پہنایا جائیگا کنگنون سے سونے کے اور موتی کے اور پوشاک انکی اس مین ریشمی ہوگی

باغ عطا ہونگے ہمیشہ بہار داخل ہونگے زیور پہنائے جائینگے اسمین موتی اور سونے کے کنگنون سے اور پوشاک انکی جنت مین حریر کی ہوگی حدیث مین وارد ہوا تبلغ الحلیۃ من المؤمن حیث یبلغ الوضوء ولباسہم فیہا حریر مومن کا زیور وہان تک ہوگا جہانتک وضو کا پانی پہونچتا ہے اور پوشاک حریر کی ہوگی۔ اور فرمایا من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ جس نے دنیا مین ریشمی کپڑا پہنا آخرت مین نصیب نہوگا۔ ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ حضور نے جنتیون کے زیور کا ذکر آیا فرمایا سونے چاندی کے کنگن پہنائے جائینگے جنمین موتی جڑے ہوے اور سرون پر تاج مرصع بہ در و یاقوت ہونگے۔

وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۙ

اور کہینگے سب تعریف ہے اللہ کو جو لیگیا ہمسے ملال بیشک رب ہمارا غفور ہے قدردان

اور کہینگے سب تعریف ہو اللہ کیلیے دور کر دیا ہم سے حزن و ملال بیشک رب ہمارا غفور و قدردان ہے۔ حزن سے خواہ حزن دنیاوی مراد ہے خواہ حزن حساب و کتاب معالم ابو درداؓ سے مروی ہے کہ ظالم لنفسہ ٹھہرائے جائینگے یہانتک کہ اونکے دلون مین حزن و ملال پیدا ہوگا پھر جب بہشت مین جائینگے تو شکریہ مین کہینگے ابن کثیر ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے لا الٰہ الا اللہ کہنے والون کی قبرون مین وحشت اور نہین انکے اوٹھنے مین گویا مین دیکھتا ہون کہ لا الٰہ الا اللہ کہنے والے اپنی قبرون سے اسطرح اٹھینگے کہ اپنے سرون سے خاک جھاڑتے ہین اور کہتے ہین الحمد للہ

الَّذِیْۤ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ

ایسا رب جس نے داخل کیا ہمکو جنت مین فضل سے اپنے نہ چھوئیگی ہمکو اس مین مشقت اور نہ چھوئیگی اس مین تھکن

ایسا اللہ جس نے ہمکو دار المقام یعنے جنت مین داخل کیا اپنے فضل سے ایسی جنت جسمین ہمکو نہ مشقت چھوئیگی ورنہ ماندگی عارض ہوگی دار المقام دوسری جنت کا نام ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ

اور جو کافر ہوئے انکے لیے آگ ہے دوزخ کی نہ حکم کیا جائیگا انپر تا کہ مرجائیں اور نہ تخفیف کیا جائیگا ان سے عذاب اسکا ایسی ہی عوض دیتے ہیں ہم ہر ناشکر کو

اور جو کافر ہوئے انکے لیے آگ ہے جہنم کی نہ حکم کیا جائیگا انپر تا کہ مرجائیں اور نہ تخفیف کیا جائیگا انسے عذاب جہنم ایسا ہی سزا دیتے ہیں ہم ہر ناشکرے کو۔ یعنے نہ دوزخ میں موت ہے نہ تخفیف عذاب

وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ

اور وہ فریاد کرینگے اس میں اے ہمارے رب نکال ہمکو کرینگے ہم نیکی سوائے اسکے کہ تھے ہم کرتے کیا نہ عمر دی تھی ہم نے تم کو

مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ

اسقدر کہ سوچتا اس میں جو سوچے اور آگیا تمہارے پاس ڈرانیوالا پس چکھو پس نہیں ظالموں کے لیے کوئی مددگار

اور وہ چیخینگے اس دوزخ میں اے رب ہمارے نکال ہمکو کرینگے ہم نیکی سوائے ان کاموں کے کہ ہم دنیا میں کرتے تھے (ارشاد ہوتا ہے) کیا ہم نے تمکو اسقدر عمر نہ دی تھی کہ اسمین نصیحت و تذکر حاصل کرسکتا وہ شخص جو نصیحت اختیار کرے اور آئے تمہارے پاس ڈرانے والے انبیا اور علما اور معجزات اور عذاب اور تنبیہات عقلی بس چکھو سزا اپنے فعلوں کا نہیں ہے ظالموں کے لیے کوئی مددگار اب تمہارا معین و فریادرس کوئی نہیں

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

بیشک اللہ ہی جانتا ہے غیب آسمانوں کا اور زمین کا بیشک وہ عالم ہے ہونے والے امر کا

آسمان و زمین کے چھپے اسرار اللہ ہی کو معلوم ہیں اور وہ ہونے والی باتوں کو جانتا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ

وہی ہے جس نے بنایا تمکو خلیفہ زمین میں تو جس نے کفر کیا اسپر ہے کفر اسکا اور نہ بڑھاوے گا کافروں کو کفر انکا

عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا

پاس انکے رب کے مگر غضب اور نہ بڑھاوے گا کافروں کو انکے کفر نے مگر گھاٹا

وہی ہے جس نے بنایا تمکو زمین میں خلیفہ و جانشین تمہارے اگلوں کے بعد بس جو کفر کریگا اسکے انعام و الوہیت سے اُسی پر ہے اسکا کفر یعنے وبال کفر اور کافروں کے لیے انکا کفر نہ بڑھائیگا انکے رب کے حضور میں مگر ناخوشی اور غضب اور نہ بڑھائیگا کفر کفار کا مگر نقصان و خسارت اسمیں کمال غضب و تاکید فرمایا کہ کفار کیلئے سوائے غضب و خسارت کے کسی امر کے امیدوار نہیں خلیفہ یہاں بمعنے جانشین و پس آئندہ ہے یعنے ایک کے بعد دوسرا آدمی آتا ہے اور پھر پہلا گزر گیا

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ

کہدے کیا دیکھا تم نے اپنے شریکوں کو وہ کہ پکارتے ہو تم سوائے اللہ کے دکھاؤ تم مجھے کیا پیدا کیا زمین سے یا انکے لیے شرکت ہے

ع ۱۶

فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا

آسمانون مین یا دی ہے ہم نے انکو کوئی کتاب کہ وہ دلیل پر ہین اُس سے بلکہ نہین وعدہ دیتا ظالم ایک اُن کا دوسرے کو مگر دھوکا

کہدیجیے اے مشرکو کیا دیکھا تم نے اپنے شرکا کو جنہین اللہ کے سوا تم پکارتے ہو دکھاؤ تم مجھے انھون نے کیا پیدا کیا ہے زمین مین یا انکے لیے شرکت ہے آسمانون مین یا ہمنے انکو کوئی کتاب عطا کی تو وہ اوسکی وجہ سے کسی دلیل پر ہین بلکہ ظالم ایک دوسرے کو آپسمین وعدہ نہین دیتے مگر فریب یعنے عجب نہ انکے معبودون کی کوئی ادنےٰ مخلوق زمین مین موجود ہے نہ آسمان مین کسی قسم کی شرکت نہ کوئی آسمانی دلیل و حجت بیہودہ آپسمین باتین صرف فریب مین جنکی کوئی اصل نہین

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ

بیشک اللہ روکتا ہے آسمانون کو اور زمین کو یہ کہ ٹل جائین اور اگر ٹلجائین نہ روکے گا اُن کو

اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کو روکے ہوے ہے یہ کہ نہ گرجائین اور اگر گرجائین یہ دونون تو نہ روک سکے اونکو کوئی سوا

اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا

کوئی بعد اُسکے بیشک وہ ہے بردبار بخشنے والا

اللہ کے بیشک وہ اللہ ہے بردبار نہین کرتا جلد گرفت بخشنے والا ہے اس مین غیر اللہ سے نفی ہی ربوبیت کی کہ سوا اسکے کوئی رب و حفیظ نہین خازن جب مکے والے سنتے کہ یہود و نصاریٰ اپنے پیغمبرون کی تکذیب و مخالفت کرتے ہین کہتے اللہ انپر لعنت کرے واللہ اگر ہمارے پاس کوئی پیغمبر آیا تو ہم پوری اطاعت کرینگے اور تمام امتون سے زیادہ رو براہ ہوجائین گے پھر جب حضور مبعوث ہوے بغض و حسد سے انکار و رد ظاہر کیا الخ ارشاد

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاۗءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى

اور قسمین کھائین اللہ کی سخت اپنی قسمین اگر آجائے انکے پاس ڈرانیوالا ہو جائین رو براہ زیادہ ہر ایک

الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ۙ اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ

امت سے اور جب آگیا انکے پاس ڈرانیوالا نہ بڑھائے انکو مگر نفرت بسبب تکبر کے زمین مین اور مکر

السَّيِّئِ ۭ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۭ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ

بد کے اور نہین گھیرتا مکر بد مگر اہل کو اسکے پس نہین منتظر این مگر عادت کے اگلون کی پس نہ پائیگا تو عادت الٰہی مین

جہد کوشش یہان مراد ہی سخت و موکد قسم سے احدی الامم کہا صاحب مدارک نے ہر امت اپنے امتیازات خاصہ

تَبْدِيْلًا ڄ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا

بدلنا اور نہ پائیگا تو عادت اللہ مین تغیر

سے ایک ہے پس مراد اس سے جملہ امتین ہو سکتی ہین اور یہان یہود و نصاریٰ مراد ہین مکر حیلہ یعنے فعل سیی بد (مکر السیء) افعال قبیحہ یعنے مکے والون نے قسمین کھائین اللہ کی نہایت سخت و غلیظ قسم واللہ اگر آئیگا اونکے پاس کوئی ڈرانے والا البتہ ہونگے وہ رو براہ زیادہ تمام امتون سے اور جب آگیا انکے پاس

نفوراً نہ و الا یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ زیادہ کیا انکے لیے اس آنے نے مگر نفرت و عداوت و انکار کو بسبب تکبر
کے زمین مین اور بد فعلیون کے ارتکاب یہ رد و انکار بوجہ تکبر و افعال قبیحہ کے تھا جہل و لا علمی نہ تھی اور نہین
گھیرتا فعل بد مگر اپنے اہل یعنے مکار کو پس نہین منتظر ہین مگر اگلے امتون کی عادت و طریق کے
یعنے جسطرح انپر شامت معصیت و مخالفت سے عذاب الٰہی آیا یہ بھی منتظر ہین پس ہرگز تو نہ پایگا
عادت اللہ مین تبدیل اور ہرگز نہ پایگا سنت اللہ مین تغیر و تحویل یعنے ہم جسطرح بعد اتمام حجت
و مہلت گناہگارون پر عذاب بھیجا کیے ہین وہی ہوگا وہ عادت نہ بدلے گی۔

اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ وَکَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْہُمْ

کیا نہ چلے زمین مین پھر دیکھتے کیونکر ہوا انجام ان کا جو پہلے تھے ان سے اور تھے سخت تر ان سے

قُوَّۃً وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعْجِزَہٗ مِنْ شَیْءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ اِنَّہٗ کَانَ عَلِیْمًا قَدِیْرًا۝

قوت مین اور نہ تھا اللہ کہ عاجز کرے اسے کوئی شے آسمانون مین اور نہ زمین مین بیشک وہ ہے دانا قادر

کیا نہین سیر کی زمین مین تو دیکھتے کیا ہوا انجام انکا جو انسے پہلے تھے اور تھے انسے سخت تر قوت مین
اور نہین اللہ کہ عاجز کرے اسے کوئی شے آسمان مین اور زمین مین بیشک وہ ہے دانا و قادر یعنے
یہ ممکن نہین کہ کوئی شے اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ رہے اور اللہ اسپر قابو نہ پاسکے

وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِمَا کَسَبُوْا مَا تَرَکَ عَلٰی ظَہْرِہَا مِنْ دَآبَّۃٍ وَّلٰکِنْ

اور اگر مواخذہ کرتا اللہ آدمیون سے جو کمایا نہ چھوڑتا پشت پر زمین کے کوئی رینگنے والا مگر

یُّؤَخِّرُہُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاِذَا جَآءَ اَجَلُہُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِعِبَادِہٖ بَصِیْرًا۝

ڈھیل دیتا ہے انکو مدت نام نہادہ تک پس جب آجاوے مدت انکی پس بیشک اللہ ہے اپنے بندون پر بینا

اور اگر پکڑتا اللہ آدمیون کو بسبب اسکے جو انھون نے کیا نہ چھوڑتا پشت زمین پر کوئی چلنے
والا سب کے سب عذاب مین گرفتار ہوجاتے مگر مہلت دیتا ہے اللہ انکو ایک مدت نامزد
تک پھر جب آجاوے موت انکی بیشک اللہ ہے اپنے بندون پر محافظ و نگران دابۃ اگر مراد خاص ہے یعنے
عاصی بحسب معانی و مقتضائے مقام تو عموم عذاب ظاہر اور اگر عام مراد ہے بحکم لفظ تو مومن و مطیع
بشامت و نحوست اعمال عاصیون ... بوجہ لوازمات بشریت ہے قابل انعدام ہوجائیگی عبادہ
عام ہے ہر شخص کی نگرانی فرماتا ہے عاصی کو سزا یا عفو سے اور مطیع کو جزا و انعام دیتا ہے

تمت